

اس کتاب میں ۹۰۰ شخصیات کے اقوال، اقوال اور روایات پر مشتمل مستند و سب سے متالی کتاب

# حدیث الاولیاء و طبقات الاصفیاء

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد تاؤ والنون المصری اور اہل مشرق،  
اہل عراق، اہل بغداد، محدثین اہل اصہبان اور ایک جماعت جن سے مؤلف  
کو ملاقات کا شرف حاصل ہوا، جیسے ۲۳۷ عظیم بزرگوں کا تذکرہ۔

امام حافظ عدلہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

دارالاحیاء

آرڈو بازار، ایم ایس جناح روڈ، کراچی پاکستان فون: 32671861



تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء

## طبقات الاصفیاء

حصہ نہم

عبدالرحمن بن مہدی، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، مشہور عبادت گزار  
تابعین کرام، ابوسلیمان دارانی، ذوالنون مصری رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

مترجم

مولانا محمد یوسف تنولی فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی  
استادہ رسد عربیہ حنفیہ دارالسلام آزاد کشمیر

امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

اردو بازار ایم ای بچل روڈ  
کراچی پاکستان 2213788

دارالاشاعت

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی  
طباعت : جنوری ۲۰۰۶ء علمی گرافکس  
ضخامت : 488 صفحات

### قارئین سے گزارش

اپنی ختی الوع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

### ..... ملنے کے پتے .....

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور  
بیت العلوم 20 نابھ روڈ لاہور  
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور  
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان  
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور  
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی  
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی  
بیت القرآن اردو بازار کراچی  
ادارۃ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی  
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی  
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی  
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد  
مکتبۃ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

### انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Islamic Books Centre  
119-121, Halli Well Road  
Bolton BL 3NE, U.K.

Azhar Academy Ltd.  
At Continents (London) Ltd.  
Cooks Road, London E15 2PW

### امریکہ میں ملنے کے پتے

DARUL-ULOOM AL-MADANIA  
182 SOBIESKI STREET,  
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE  
6605 BINTLIEFF, HOUSTON,  
TX-77074, U.S.A.



بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

## حلیۃ الاولیاء

### حصہ نہم دہم

۹۸	کمالات شافعی رحمہ اللہ	۱۱	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱۰۲	ذبیح کے بچھونے سے احتیاط	۱۲	حلیۃ الاولیاء (حصہ نہم)
۱۰۳	تلاذہ کے لئے گھر بنانا	۱۳	عبدالرحمن بن مہدی
۱۰۷	امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت	۱۴	ہر سنی سنائی بات بیان نہ کی جائے
۱۲۳	امام شافعی رحمہ اللہ بحیثیت ایک عبادتگوار کے	۱۵	آدی کھانے پینے سے زیادہ علم کا محتاج ہے
۱۲۹	مسانید امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ	۱۶	عرفت حدیث میں ابن مہدی کا مقام
۱۳۰	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	۱۷	حجہ سے ترک معاملات
۱۳۷	امام احمد رحمہ اللہ کا نسب اور وفات	۱۸	قرآن کریم غیر مخلوق ہے
۱۶۱	علماء محدثین اور فقہاء کے نزدیک امام احمد بن حنبل	۱۹	اہل بدعت کی توقیر سے ممانعت
۱۶۶	رحمۃ اللہ کی جلالت و مرتبہ	۲۰	حرام مال کا حکم
۱۷۳	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا زہد و تقویٰ	۲۱	استحاضہ کا حکم
۱۸۳	متوکل کے خط کے بیان میں	۲۲	خضور ﷺ کا ایلاء فرمانا
۱۸۵	امام احمد بن حنبل کی وصیت	۲۳	امام شافعی رحمہ اللہ
۱۸۸	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسانید	۲۴	امام شافعی رحمہ اللہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسب تعلق
۱۹۹	اسحق بن ابراہیم خطی رحمہ اللہ	۲۵	امام شافعی رحمہ اللہ کے نسب، پیدائش اور وفات کے
۱۹۹	مسانید اسحق بن ابراہیم	۲۶	بیان میں
	محمد بن اسلم رحمہ اللہ	۲۷	امام شافعی کا موطا امام مالک حفظ کرنا
	زہد و عبادت میں مشہور تابعین کے بیان میں	۲۸	امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے آئمہ و علماء کے کلمات تحسین
	ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ		



۲۱۵	مسانید ابوسلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۱۶	احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ
۲۲۷	محمد بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۳۰	مسانید محمد بن مالک رحمہ اللہ
۲۳۵	سعید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۴۱	علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۴۱	مسانید علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۴۵	قاسم بن عثمان رحمہ اللہ
۲۴۶	مسانید قاسم بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۴۶	مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ
۲۴۷	منصور بن عمار رحمہ اللہ
۲۵۰	مسانید منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ
۲۵۲	حضرت ذوالنوان مصری رحمہ اللہ
۳۰۱	مسانید حضرت ذوالنوان مصری رحمہ اللہ
۳۰۵	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۳۲۰	حلیۃ الاولیاء، حصہ دہم
۳۲۲	احمد بن ابی الحواری
۳۲۵	ابو یزید بسطامی
۳۲۶	احمد بن الخضر
۳۲۹	ابراہیم ہروی
۳۳۱	ابو تراب خشبی کے فرامین
۳۳۲	تکلی بن معاذ
۳۵۱	سعید بن العباس الرازی
۳۵۱	حارث بن اسد محاسبی
۳۵۲	علی جریانی
۳۵۳	فدیم رحمہ اللہ
۳۶۰	شرح بن یونس
۳۶۱	سری سقطی
۳۶۲	ابراہیم بن شماس
۳۶۲	محمد بن عمرو مغربی
۳۶۲	بشیر طبری
۳۶۲	خزیمہ عابد
۳۶۲	قادم دلیلی
۳۶۲	احمد بن عمر
۳۶۲	بشر بن بشار
۳۶۲	مجاہد صوفی
۳۶۲	ابو ابیض
۳۶۲	احمد میمون و احمد موصلی
۳۶۲	عرفی الکونی
۳۶۲	عمر بجلی
۳۶۲	محمد بن ابی قاسم
۳۶۲	سباع الموصلی

ختم شد حصہ نہم

۳۷۲	دیلی کے فرامین	۳۶۳	محمد بن نمیری
۳۷۲	امیر بن صلت	۳۶۳	مسکین صوفی
۳۷۲	حلال بن وزیر	۳۶۳	ابو ایوب
۳۷۳	محارب بن حسان	۳۶۵	ابو عبد اللہ بزان
۳۷۳	ابو عمرو مروزی	۳۶۵	احمد بن منوی ثقفی
۳۷۳	ابراہیم بن سعید	۳۶۵	ابو محرز طغوی
۳۷۴	ابو محرز	۳۶۵	خثیم عجمی
۳۷۴	داؤد بن ہلال	۳۶۵	حسن حفری
۳۷۴	مسکین صوفی	۳۶۶	حازم الحنفی
۳۷۴	عباس بن مؤمل	۳۶۶	فیس بن سکن
۳۷۴	مغیت الاسود	۳۶۶	حکم بن ابان
۳۷۴	القلانی	۳۶۶	ابو اسحاق تیمی
۳۷۵	شبل المدری	۳۶۶	ابو کریم عبدی
۳۷۵	عبد اللہ بن محمد دینار	۳۶۷	علی بن ثابت
۳۷۵	مساور مغربی	۳۶۷	سلیمان بن خیان احمد
۳۷۵	الفرج بن سعید	۳۶۷	مغیت الاسود
۳۷۶	ابو یحییٰ	۳۶۷	محمد بن صالح تیمی
۳۷۶	خیان اسود	۳۶۷	علی بن حسین
۳۷۶	ابو فضل ہاشمی	۳۶۸	خطاب عابد
۳۷۶	ابراہیم مغربی	۳۶۸	ابو جعفر محول
۳۷۶	ابو تراب رملی	۳۶۸	عمر صوفی
۳۷۶	سعید شہید	۳۶۸	عباس مجنون
۳۷۷	سیار بنائی	۳۶۸	شداد مجذوم
۳۷۷	احمد بن روح	۳۶۹	ابو سعید برافعی
۳۷۷	جابر رجمی	۳۶۹	کریم ابو ہاشم
۳۷۷	علوی	۳۶۹	عزود الحمیری
۳۷۷	عبد اللہ بن خبیب	۳۶۹	زہیر بابی
۳۷۹	چند گنام اولیاء اللہ	۳۷۰	محمد بن اسحاق
۳۹۷	سہل بن عبد اللہ بن عبد اللہ الفرغان	۳۷۱	قاسم بن محمد
۴۰۰	محمد بن منصور	۳۷۱	یزید بن یزید کے فرامین

۲۳۷	ابو یوب جمال	۲۰۲	ابو تراب
۲۳۸	ابو عبد اللہ جلاء	۲۰۳	ابو یحییٰ الاجری
۲۳۹	ابن ابی ورد	۲۰۴	القاسم الجری
۲۴۰	صدقہ مقابری	۲۰۴	ابو یعقوب الزیات
۲۴۰	طاہر مقدسی	۲۰۴	ابو جعفر بن الکوئی
۲۴۱	نصر صامت	۲۰۵	ابو ہاشم الزاہد
۲۴۱	محمد بن ابراہیم بغدادی	۲۰۵	العباس بن ساحق
۲۴۲	حسن مسوحی	۲۰۵	عبید اللہ العمری
۲۴۲	ابو عبد اللہ برائی	۲۰۶	علی بن معبد
۲۴۲	ابو شعیب برائی	۲۰۶	ایک ولی کامل کے فرامین
۲۴۳	بنان بغدادی	۲۰۶	عمر والنیسابوری
۲۴۴	ابراہیم خواص	۲۰۸	محمد بن علی الترمذی
۲۴۶	ابو عبد اللہ خاقان	۲۰۹	ابو بکر الوراق
۲۴۶	ابراہیم مارستانی	۲۱۱	یوسف الرازی
۲۴۷	ابو جعفر مجزوم	۲۱۲	سعید بن اسماعیل
۲۴۸	ابو عبد اللہ مغربی	۲۱۵	احمد بن عیسیٰ
۲۴۸	عبد الرحیم بن عبد الملک	۲۱۷	احمد نوری
۲۴۹	محمد البسمین	۲۱۹	جنید بن محمد جنید کے اقوال زریں
۲۴۹	محمد بن سعید قرشی	۲۲۸	محمد بن یعقوب
۲۴۹	علی سامری	۲۳۰	عمر بن عثمان مکی
۲۵۰	ابو جعفر حداد	۲۳۱	رویم بن احمد
۲۵۰	ابو جعفر کبیر و ابو حسن صغیر	۲۳۱	احمد بن محمد بن عطاء
۲۵۰	ابو احمد قلائی	۲۳۳	ابراہیم بن سری
۲۵۱	ابو سعید قرشی	۲۳۳	بدر المغازی
۲۵۱	ابو یعقوب زیات	۲۳۴	قلائی
۲۵۱	ابو جعفر کتابی	۲۳۵	خیر النساء
۲۵۲	ابو بکر زقاق	۲۳۵	ابو بکر بن مسلم
۲۵۲	ابو عبد اللہ حضری	۲۳۶	سنون بن حمزہ
۲۵۲	عبد اللہ صراد	۲۳۷	علی بن موفی
۲۵۳	ابو عمرو دمشقی	۲۳۷	ابو عثمان وراق



۲۶۵	ابوبکر شبلی	۲۵۳	ابونصر محبت
۲۷۰	ابن الاعرابی	۲۵۴	ابوسالم دباغ
۲۷۰	ابوعمر وزجانی	۲۵۴	ابومحمد جریری
۲۷۰	محمد بن علیان	۲۵۴	ابن الفرغانی
۲۷۰	احمد بن ابی سعدان	۲۵۵	ابوعلی جورجانی
۲۷۱	ابوخیر قطع	۲۵۵	ابوعبداللہ سجری
۲۷۱	ابوعبداللہ بصری	۲۵۵	محموظ بن محمود
۲۷۲	ابوالحسن البوسنجی	۲۵۶	ابن طاہر ابھری
۲۷۲	قاسم سیاری	۲۵۶	ابوبکر ابھری
۲۷۳	جعفر خلذی	۲۵۷	ابوحسن صانغ
۲۷۴	ابوبکر طمستانی	۲۵۷	ممشاد الدینوری
۲۷۴	ابوعباس احمد دینوری	۲۵۷	ابواحق قصار
۲۷۵	احمد بن عطاء	۲۵۷	ابوعبداللہ بن بکر
۲۷۵	بندار بن حسن	۲۵۸	مرغش
۲۷۶	ابن حنیف	۲۵۸	انھر جوزی
۲۷۷	اہل اصہبان کی محدثین کی ایک جماعت	۲۵۹	ابوعلی روزباری
۲۷۷	نعمان بن عبدالسلام	۲۵۹	ابوبکر کتانی
۲۷۸	ابن معدان	۲۶۰	ابن فاتک
۲۷۸	عامر بن حمدویہ	۲۶۰	ابن علان
۲۷۸	عصام بن یزید	۲۶۰	سہل الانباری
۲۷۸	منوی بن مساور	۲۶۱	عبداللہ بن دینار
۲۷۸	محمد بن ولید	۲۶۱	ابوعلی وراق
۲۷۸	محمد بن نعمان	۲۶۱	القرمیسینی
۲۷۸	صالح بن مہران	۲۶۲	ابراہیم بن شیبان
۲۷۹	رجاء بن صہیب	۲۶۲	ابوحسین بن جنان
۲۷۹	عبداللہ بن داؤد	۲۶۳	علی قاری
۲۷۹	ابراہیم بن عیسیٰ	۲۶۳	حسین بن علی
۲۸۰	عبدالوہاب الفسی	۲۶۴	ابراہیم بن احمد المولدا
۲۸۰	جامد شاذہ	۲۶۵	علی بن عبدالحمید
۲۸۰	اسید بن عاصم	۲۶۵	سعید بن عبدالعزیز

۲۸۰

ابو جعفر فریابی

۲۸۱

احمد بن محمد بن الحق

۲۸۱

منویٰ فزار

۲۸۲

احمد بن مہدی

۲۸۳

بارون راغی

۲۸۳

عباس بن اسماعیل

۲۸۳

زکریا بن صلت

۲۸۴

دو بہائی عبد اللہ و ہمام

۲۸۴

محمد بن فرج و دزکائی

۲۸۴

ابن معدان

۲۸۶

ابو حسن بن سہل

۲۸۶

احمد بن جعفر بن ہانی

۲۸۷

محمد بن حسین خشوع

۲۸۸

اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

ختم شد حصہ نہم دہم



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حلیۃ الاولیاء (حصہ نہم)

(۴۴۱) عبد الرحمن بن مہدیؑ

بزرگان دین میں سے ایک امام، قوی، آثار کے نقاد، احادیث کے حافظ عبد الرحمن بن مہدی ہیں، آپ رحمہ اللہ سنن اور آثار کے پیروکار اور قیاس آرائیوں اور خواہشات کے مخالف تھے۔

۱۲۸۱۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ہارون بن سفیان الدیک کی سند سے مروی ہے عبید اللہ بن عمر قرار فرماتے ہیں عبد الرحمن بن مہدی نے بیس ہزار احادیث اپنے حافظے سے لکھوائی ہیں۔

۱۲۸۱۹- ابراہیم بن محمد بن اسحاق، یوسف بن ضحاک، خالد بن یزید خواص مخری کی سند سے مروی ہے، حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبد الرحمن بن مہدی حدیث کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔

۱۲۸۲۰- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ہناد بن تکی کی سند سے مروی ہے، ہناد فرماتے ہیں میں نے حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے دریافت کیا، عبد الرحمن بن مہدی اور تکی بن سعید میں سے کون زیادہ فقیہ ہے؟ فرمایا عبد الرحمن بن مہدی۔

۱۲۸۲۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق کی سند سے مروی ہے عبید اللہ بن سعید فرماتے ہیں میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے ساتھ چل رہا ہوتا اور وہ کسی حدیث کو اجنبی سمجھتے تو فرماتے ٹھہرو میں اس کو لکھ لوں۔

۱۲۸۲۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق کی سند سے مروی ہے عبید اللہ بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی فرمایا کرتے تھے: یاد کرتے رہو کیونکہ آدمی اس وقت تک امام نہیں ہو سکتا جب تک وہ صحیح اور غلط کو نہ پرکھ سکے نیز جب تک وہ تمام چیزوں کو نہ جان لے اور جب تک وہ علم کے تمام ہر چشموں سے سیراب نہ ہو جائے۔

۱۲۸۲۳- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی بات کہے سوائے اس چیز کے جو کسی ثقہ سے سنا ہو ان کی مراد اس سے اصحاب البرائی ہیں۔

۱۲۸۲۴- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحاق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی کی ملاقات اپنے سے زیادہ علم رکھنے والے سے ہو جاتی تھی تو کہا جاتا تھا کہ غنیمت کا دن تھا۔ اور اپنے برابر علم رکھنے والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ مذاکرہ ہوتا تھا اور اس سے علم حاصل کرتا تھا اور اپنے سے کم علم والے سے ملاقات ہو جاتی تھی تو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آتا

۱- طبقات ابن سعد ۲/ ۲۹۷، والتاریخ الکبیر ۵/ ۱۲۲۳، والجرح ۵/ ۱۳۸۲، وتاریخ بغداد ۱۰/ ۳۲۰، والجمع ۲۸۸/۱، والکاشف ۲/ ۳۳۶، وتهذیب التهذیب ۶/ ۲۷۹، وتهذیب الکمال ۹/ ۳۹۶، والخلاصة ۲/ ۲۵۹.



اور اس کو علم سکھاتا تھا اور جو ہر سنی ہوئی حدیث کو بیان کرے وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو ہر کسی سے حدیث بیان کرتا ہو وہ علم میں امام نہیں ہوتا اور جو علم میں سے شاذ کو بیان کرے وہ بھی امام نہیں ہوتا۔ اور یاد کرنا (حفظ) پختگی ہے۔

۱۲۸۲۵- ہر سنی سنائی بات بیان نہ کی جائے..... ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے، فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کے لئے حرام ہے کہ دین کے معاملے میں کوئی حدیث بیان کرے جب تک کہ اس پر پختہ یقین نہ ہو جائے اور اس کو ایسا یاد نہ کیا جائے جیسے کہ قرآن کی آیت ہو یا آدمی کا نام ہو۔ فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن کو سنا جب اس سے کسی محدث کے بارے میں سوال ہوا کہ آیا وہ ثقہ ہے یا نہیں؟ فرمایا کہ چھوڑو انکو نہ بڑھاؤ ان سے مجھے حدیث بیان نہ کرو۔ پوچھنے والے نے کہا کہ کیوں؟ فرمایا کہ ان کی احادیثیں پیدا ہو گئیں ہیں یعنی زیادہ ہو گئی ہیں، اور میں نے ابو عبدالرحمن کو اس حال میں سنا جبکہ ان کے سامنے محدثین کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے۔ اور فرمایا کہ علم زیادہ ہے اور علماء کم ہیں۔

۱۲۸۲۶- آدمی کھانے پینے سے زیادہ علم کا محتاج ہے..... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد بن جعفر نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن یحییٰ نے فرمایا کہ میں عباس بن عبد العظیم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے علی بن عبداللہ کو سنا فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی کھانے پینے سے بھی زیادہ علم کا محتاج ہے۔

۱۲۸۲۷- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن جعفر اشعری نے موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی سے اور وہ اپنے والد سے بیان کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت کی تو میں نے کہا کہ آپ نے کس چیز کو سب سے افضل پایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حدیث۔

۱۲۸۲۸- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن ابی حاتم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی ابن الحسین بن الجنید نے فرمایا کہ میں نے ابن نمیر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبدالرحمن بن مہدی نے حدیث البہاء کے جاننے کے متعلق کہا، پھر ابن نمیر نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا، (راوی کہتے ہیں اگر میں یہ کہتا کہ کہاں سے سچ کہا تو ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوتا۔

۱۲۸۲۹- معرفت حدیث میں ابن مہدی کا مقام..... ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن ابی اسید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن احمد بن نصر نے، فرمایا کہ میں نے علی بن مدینی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حدیث میں عبدالرحمن بن مہدی کا علم جادو کی طرح تھا۔ نعیم بن حماد نے کہا کہ میں نے ابن مہدی سے پوچھا کہ آپ سقیم حدیث میں سے صحیح کو کیسے پہچان لیتے ہو؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جس طرح طبیب ڈاکٹر کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۸۳۰- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن ادریس نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن سلمہ نے فرمایا کہ میں نے ابو قتادہ سرہسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے ابن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کسی ایک حدیث کا کسی سے پوچھ لینا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ میں دس احادیث سے استفادہ کروں۔

۱۲۸۳۱- ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سہل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے ابن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی کے لئے فتویٰ دینا حرام ہے سوائے اس چیز کے



بارے میں جو اس نے ثقہ سے سنا ہو۔

۱۲۸۳۲- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ میں نے ابو قدامہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی کی حدیث کو نہیں چھوڑا مگر اس کا نام لے کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

۱۲۸۳۳- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے فرمایا کہ میں نے یوسف بن ضحاک کو کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبید اللہ بن عمر قواریری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ عبد الرحمن بن مہدی اپنی حدیثوں کو اور اپنے علاوہ کے حدیثوں کو جانتا تھا اور یحییٰ بن سعید، انہی حدیثوں کو جانتا تھا۔

۱۲۸۳۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے زیاد بن ایوب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم حشیم کی مجلس میں تھے جب وہ اٹھے تو احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور خلف بن سالم نے ایک بے خوف جوان کو ہاتھ سے پکڑا اور مسجد میں لے گئے اور ان سے احادیث لکھیں اور ہم نے بھی لکھیں پس اچانک وہ عبد الرحمن بن مہدی تھے۔

۱۲۸۳۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن سلیمان بن یزید بن زیاد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی خالد بن خدش نے فرمایا کہ میں اور خول جہاد کے پاس تھے اتنے میں عبد الرحمن بن مہدی آ کر بیٹھ گئے پھر اٹھ گئے، تو حماد نے کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر ایوب ان کو پالے تو ان کا اکرام کرے۔

۱۲۸۳۶- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے فرمایا کہ میں نے حسن بن محمد بن صباح کو سنا فرمایا کہ مجھے کئی لوگوں نے بتلایا کہ وہ حماد بن زید کے پاس تھے کہ ان سے کسی مسئلہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابن مہدی کہاں گئے؟ اس کے لئے ابن مہدی کے علاوہ کون ہے؟ فرمایا کہ چنانچہ عبد الرحمن آ گئے تو انہوں نے ان سے وہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا۔ پس جب وہ ان کے پاس سے اٹھ گئے تو فرمایا کہ یہ تیس سال یا اس کے قریب قریب سے بصرہ کا سردار ہے یا فرمایا کہ بصرہ کا مل جوان ہے۔

۱۲۸۳۷- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی یوسف بن ضحاک نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبید اللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں نے حماد بن زید کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر عبد الرحمن بن مہدی زندہ رہے تو ضرور بالضرور اہل بصرہ سے کامل آدمی نکلے گا۔

۱۲۸۳۸- ہمیں حدیث بیان کی محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمرو نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم ایک جنازے میں شامل تھے جس میں عبید اللہ بن حسن غبری بھی تھے جو اس زمانے میں بصرہ کے قاضی تھے اپنی قوم میں ان کا مقام تھا اور لوگوں میں ان کی بڑی قدر تھی اس نے ایک چیز کے بارے میں بات کی جس میں غلطی کر گئے میں اس وقت جوان تھا میں نے ان سے کہا کہ اے میرے باپ اس طرح نہیں ہے اثر لاؤ میرے گرد لوگوں کا اضافہ ہو گیا تو عبید اللہ نے لوگوں سے کہا کہ ان کو چھوڑ دو، پھر مجھے کہا کہ اس طرح صحیح ہے؟ چنانچہ میں نے اس کو بتلایا، تو کہا کہ اے لڑکے تو نے سچ کہا، تب میں چھوٹا بن کر تمہارے قول کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

۱۲۸۳۹- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ کہتے ہوئے سنا اور حال یہ تھا کہ ان کی مجلس میں ایک آدمی ہنسا جسکو انہوں نے سن لیا تو فرمایا کہ یہ ہنسنے والا کون ہے؟ کئی دفعہ یہ کہا پھر ایک آدمی کی طرف اشارہ کیا تو وہ انکی جانب آئے تو انہوں نے کہا کہ علم حاصل کرتے ہوئے ہنستے ہو؟ دو مرتبہ یہ فرمایا، میں ضرور تمہیں دو مہینے تک حدیث بیان کروں گا پس لوگ کھڑے ہو گئے اور



(راوی کہتا ہے) مجھے معلوم نہیں کہ میں نے کبھی عبدالرحمن بن مہدی کو تہقیب کے ساتھ زور سے ہستے ہوئے دیکھا ہو سوائے تبسم کے اگر ڈر ہوتا کہ یہ ہنسی ان پر غالب آ جائے تو منہ کو بند کر دیتے تھے اور فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن کو سنا کہ ایک آدمی ہے کہا کہ میں یہ کام نہیں کروں گا پھر اس آدمی نے اس کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ نہیں کروں گا انہوں نے عرض کیا کہ آپ نے قسم تو نہیں کھائی تھی تو فرمایا کہ یہ زیادہ سخت ہے اگر قسم کھاتا تو کفر کرتا۔

۱۲۸۴۰- ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو فرماتے ہوئے سنا کہ حدیث کا فتنہ مال کے فتنے سے زیادہ سخت ہے اولاد کا فتنہ حدیث کے فتنے سے ملتا جلتا ہے کتنے ہی آدمی ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ خیر کا گمان کیا جاتا ہے جنکو حدیث کے فتنے نے جھوٹ پر برا بیخونہ کیا۔

۱۲۸۴۱- جہمیہ سے ترک معاملات..... ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن جعفر رازی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو بکر بن ابواسود نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو جہمیہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا جبکہ یحییٰ بن سعید قطان بیٹھے ہوئے تھے فرمایا کہ میں ان کے ساتھ نکاح کا معاملہ کرنے والا نہیں ہوں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں اور اگر ان کا کوئی آدمی میرے پاس میری باندی کے لئے نکاح کا پیغام بھیجے تو ان کے ساتھ نکاح نہیں کراتا۔

۱۲۸۴۲- ہمیں حدیث بیان کی سلیمان بن احمد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن صالح ولید زہبی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابو موسیٰ محمد بن شہن نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کے جبروں میں ایک کتاب دیکھی جس میں ایک آدمی کی حدیث پر نشان لگایا گیا تھا تو میں نے پوچھا کہ اسے ابو سعید آپ نے ان کی حدیث پر نشان کیوں لگایا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یحییٰ نے خبر دی کہ یہ جہم کی رائے کا قول کرتا ہے تو میں نے اس کی حدیث پر نشان لگایا۔

۱۲۸۴۳- قرآن کریم غیر مخلوق ہے..... ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن مہاجر نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو اور ان کے ساتھ راستے پر چلو اور نہ ان سے نکاح کا معاملہ کرو۔

۱۲۸۴۴- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن ولید نے انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن زیاد، سلمان نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے پوچھا کہ جو یہ کہے کہ قرآن مخلوق ہے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اگر میری طاقت ہوتی تو میں پل پر کھڑے ہو کر ہرگز رنے والے سے اس بارے میں پوچھتا اگر وہ یہ کہتا کہ مخلوق ہے تو میں اس کی گردن اڑا دیتا اور اس کو پانی میں پھینک دیتا۔

۱۲۸۴۵- ہمیں حدیث بیان کی ابراہیم بن عبد اللہ نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن اسحق نے فرمایا کہ میں نے فضل بن اسحق دوری کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو یہ گمان کرے کہ قرآن مخلوق ہے اس سے توبہ طلب کرو، اگر توبہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن کو اڑا دو اس لئے کہ وہ قرآن کا کافر ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام فرمایا کلام کرتے ہوئے) (النساء: ۱۶۴)

۱۲۸۴۶- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن سلم نے، انہوں نے کہا کہ



ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ لوگوں نے ان کے پاس جہمیہ کا ذکر کیا جو کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے تو فرمایا کہ بلاشبہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کلام کو نفی کریں۔ اور قرآن تو کلام اللہ ہوگا اور بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ (و کسلم اللہ موسیٰ تکلیما) (النساء: ۱۶۴)

۱۲۸۴۷- ہمیں حدیث بیان کی عبد اللہ بن محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد بن عمر نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان سے اصحاب الاہوا کے پیچھے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ جب بدعت کی طرف بلانے والے اور اس میں جھگڑا کرنے والے نہ ہوں تو ان کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے سوائے دو قسموں کے جہمیہ اور رافضیہ، اس لئے کہ جہمیہ کتاب اللہ کا انکار کرتے ہیں اور رافضیہ صحابہ رسول ﷺ کی تنقیص کرتے ہیں۔

۱۲۸۴۸- ہمیں حدیث بیان کی احمد بن اسحاق نے، انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن محمد بن سلم نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا اس حال میں کہ ان کے پاس جہمیہ کے ایک آدمی کا ذکر کیا کہ انہوں نے اس آدمی کے سامنے یہ بات ذکر کی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا۔ تو اس نے کہا کہ اپنے ہاتھ سے ان کو گوندا پھر اس گوندے ہوئے مٹی کو اپنے دونوں ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے بنایا۔ تو عبد الرحمن بن مہدی کہنے لگے کہ اگر یہ بادشاہ مجھ سے مشورہ طلب کرے جہمیہ کے بارے میں تو میں یہ مشورہ دوں گا کہ ان سے تو بہ کروائے اگر تو بہ کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کے گردنوں کو مارے۔

۱۲۸۴۹- ہمیں حدیث بیان کی ابو محمد بن حیان نے انہوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن احمد، بن عمرو اور محمد بن سہل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی عبد الرحمن بن عمر نے فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا کہ وہ جعفر بن سلیمان ہاشمی کے اولاد میں سے ایک نوجوان سے فرما رہے تھے کہ اپنی جگہ بیٹھو، چنانچہ وہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سب لوگ منتشر ہو گئے تو پھر ان سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اس قصبے میں جو اختلاف اور بدعات ہیں اسکو تو تم جانتے ہو اس لئے معاملہ ہمیشہ کمزور رہتا ہے جب تک کہ آپ لوگوں تک نہ پہنچے یعنی بادشاہ تک پس جب آپ لوگوں تک پہنچتا ہے تو جلالت والا اور عظیم ہو جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ اے ابوسعید وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ پروردگار کے بارے میں کلام کرتے ہو اور ان کا وصف بیان کرتے ہو اور تشبیہ دیتے ہو۔ لڑکے نے کہا کہ جی ہاں اے ابوسعید۔ ہم نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں انہاں سے خوبصورت اور اولیٰ کسی چیز کو نہ دیکھا، چنانچہ وہ صفت میں کلام کرنے لگ گیا پس عبد الرحمن نے ان سے فرمایا کہ اے بیٹے ٹھہرو! یہاں تک کہ ہم مخلوق میں سب سے پہلی چیز کے بارے میں بات کریں اگر ہم مخلوق سے عاجز آ گئے تو خالق سے ہم زیادہ عاجز ہوں گے۔

فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے ایک حدیث کے بارے میں شعبہ نے شیبانی سے فرمایا کہ میں نے سعید ابن جبیر کو سنا، انہوں نے فرمایا

”عبد اللہ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”لقد رآی من آیات ربہ الکبریٰ“

ترجمہ ”تحقیق انہوں نے دیکھا انکے پروردگار کی بڑی نشانیوں میں سے (النجم: ۱۸) کے بارے میں فرمایا کہ جبریل امین کو دیکھا کہ ان کے چھ سو پر ہیں چنانچہ لڑکا اسکی طرف دیکھنے لگا تو عبد الرحمن نے فرمایا کہ اے بیٹے میں اس مسئلے کو تمہارے لئے آسان کر دیتا ہوں اور پانچ سو ستانوے پر تم سے کم کرتا ہوں، مجھے بیان کرو ایسی مخلوق کا وصف جس کے تین پر ہوں اور تیسرے پر کو اس جگہ کے علاوہ کسی جگہ میں جوڑ کر بتاؤ جہاں اللہ تعالیٰ نے دو پر جوڑ رکھے ہیں تاکہ میں جان لوں، چنانچہ لڑکے نے کہا کہ اے ابوسعید ہم مخلوق کی



صفت سے عاجز ہوئے اور ہم خالق کے وصف سے زیادہ عاجز ہیں پس میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس سے رجوع کیا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۲۸۵۰- اہل بدعت کی توقیر سے ممانعت..... ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر) فرماتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی کے پاس اہل بدعت میں سے ایک قوم کا ذکر ہوا اور عبادت میں انکی مشقت جھیلنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو صرف اس چیز کو قبول فرماتے ہیں جو امر اور سنت کے موافق ہو پھر یہ آیت تلاوت کی۔ (ورہمہم) ابتداء عوہا ما کتبنا ہا علیہم (الحمد ۲۷) پس قبول نہیں کیا ان سے یہ بلکہ ان کو اس پر تو بیخ کی گئی۔ پھر فرمایا کہ طریقت اور سنت کو لازم پکڑو۔ اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن کو سنا کہ وہ اصحاب الراۃ اور اصحاب اہواء کے پاس بیٹھنے کو ناپسند کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مجالست اور ممارست کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ پس میں نے کہا کہ کیا تم جائز سمجھتے ہو ایسے آدمی کے بارے میں کہ اس کی خصومت ہو اور ارادہ کرے کہ اپنا وعدہ پورا کر کے۔ ان کے پاس آئے؟ تو فرمایا کہ نہیں ان کے پاس آپ کا جانا یہ انکی توقیر ہے اور صاحب بدعت کی توقیر کرنے والے کے بارے میں جو کچھ آیا ہے وہ آیا ہے۔

۱۲۸۵۱- حرام مال کا حکم..... ابو نعیم اصفہانی، (عبد الرحمن بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن مہدی سے اس حال میں کہ ان کے پاس کسی قوم کا تذکرہ ہوا جنہیں شمر یہ کہا جاتا ہے ابو شمر کے ساتھیوں میں سے کہ وہ لوگ اس طرح کہتے ہیں تو فرمایا عبد الرحمن نے کہ انکا یہ قول کتنا ہی خبیث ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی کپڑا خریدے اور اس میں ایک درہم یا ایک دانق خرام کا ہو تو انکی نماز قبول نہیں ہوتی، اور اگر کوئی آدمی کسی عورت سے نکاح کرے اور انکی مہر میں ایک درہم حرام کا ہو تو وہ عورت اس کے لئے حلال نہیں ہوتی اس کے ساتھ وطی کرنا حرام ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کسی آدمی نے دوسرے آدمی کے چاقو پر انکی اجازت کے بغیر بکری ذبح کی یا چاقو کی قیمت حرام تھی تو وہ بکری مردار ہے اور میں نے ان کے قول سے زیادہ اجبست قول نہیں دیکھا پس ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگتے ہیں۔

۱۲۸۵۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو عبد الرحمن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبد الرحمن بن مہدی کے پاس موجود تھا اور آنحالیکہ انہوں نے بغداد کے ایک آدمی سے باندی خریدنے کا ارادہ کیا جب وہ آدمی اٹھ کر چلے گئے تو انکو بتایا گیا کہ اس آدمی نے رائے میں کتابیں وضع کی ہیں اور یہ بدعت کی ہے۔ تو کہنے لگے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں ان کی شر سے۔ اور وہ جب ان کے پاس آتے تھے تو انکو اپنے بہت قریب کرتے تھے پھر اب جب وہ انکے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ وہ داخل ہوئے اور عبد الرحمن بیمار تھے چنانچہ اسے سلام کیا پس انہوں نے جواب نہ دیا۔ پس وہ بیٹھ گئے۔ اس سے کہا کہ اے فلاں یہ کیا ہے جو مجھے آپ کے متعلق پہنچا ہے؟ کہ آپ نے کتابیں بدعت کی لکھی ہیں یا کہا کہ آپ نے رائے میں کتابیں لکھی ہیں، تو اس نے ارادہ کیا کہ ابو حنیفہ کے بارے میں سوئے کہ ذریعے انکی قربت حاصل کرے چنانچہ کہنے لگے کہ اے ابو سعید میں نے یہ کتابیں وضع کی ہیں ابو حنیفہ پر رد کرنے میں تو آپ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ پر آثار رسول اللہ ﷺ اور آثار صالحین کے ذریعے رد کرتے (تو اچھا ہوتا) اور رہا وہ جو آپ نے کہا کہ نہیں اتباع کرتا ہوں حرمت کا آپ کے ہاں اگرچہ اس کے ذریعے ہو یا اس کے ذریعے ہو۔ چنانچہ وہ باتیں کرتا ہوا چل پڑا، تو آپ نے ان سے کہا کہ حرام ہے آپ کے لئے کہ بات کرو یا قدرت حاصل کر و میرے گھر میں پس وہ اٹھا اور چلا گیا۔

۱۲۸۵۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد عبد الرحمن بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے



پوچھا کہ ابو حنیفہ سے وہ آثار جو بیان کرتے ہیں اور جو حق کے موافق ہوں لیا کریں؟ فرمایا کہ نہیں کوئی کرامت نہیں۔ اسلام کی طرف آیا ہے۔ کوئی چیز قبول نہیں کی جاتی۔

۱۲۸۵۴- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھ عبد الواحد بن زیاد نے کہا کہ میں نے زفر بن ہذیل سے کہا کہ کیا تم لوگوں نے تمام حدود اللہ کو مغفل کر دیا؟ پس ہم نے کہا تم سے کہ اس میں تمہاری دلیل کیا ہے؟ تو تم لوگ کہنے لگے کہ ”ادر و الحدود بالشبہات“ یہاں تک کہ جب حدود میں سب سے بڑی حد تک پہنچے جو حضور ﷺ کا قول ہے کہ ”لا یقتل مؤمن بکافر“ تو تم لوگوں نے کیوں کہا کہ مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل کیا جائے گا؟ جس سے منع کئے گئے تھے اس کو لیا اور جس کے کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس کو چھوڑ دیا۔ یہ اور اسی طرح کا کلام کیا، اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں محمد بن الحسن جو کہ صاحب رائے ہیں پر داخل ہوا تو ان کے پاس ایک کتاب پڑی ہوئی دیکھی میں نے اسے اٹھایا اور اس میں دیکھا تو اچانک وہ اس میں غلطی کر گئے تھے اور غلط پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا کہ یہ کیڑے کے بارے میں ابوخلدۃ عن ابوالعالیہ کی حدیث ہے (اس کیڑے میں) جو دبر سے نکلتا ہے اور اس کی اصل تاویل کے علاوہ تاویل کی تھی اور اس پر قیاس کیا تھا تو میں نے کہا کہ یہ تو اس طرح نہیں ہے تو فرمایا کہ کیسا ہے؟ پس میں نے انکو بتلایا تو کہنے لگا کہ تو نے سچ کہا، اور ایک قینچی منگوائی اور اپنی کتاب سے اتنے اتنے ورقے کاٹ دیئے۔

۱۲۸۵۵- ابو نعیم اصفہانی (عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمرو، عبد الرحمن بن عمر رستہ) روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن مہدی سے درآں حالیکہ ان کے پاس اصحاب رائے کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ ”ولا تتبعوا اهلواء قوم قد ضلوا من قبل واضلوا کثیرا و ضلوا عن سبیل“ (المائدہ ۷۷) ترجمہ: اتباع نہ کرو ایسی قوم کی خواہشات کا جو گمراہ ہو گئے ہیں پہلے سے اور بہت سوں کو گمراہ کیا اور سیدھے راستے سے بھٹک گئے۔

۱۲۸۵۶- ابو نعیم اصفہانی، (عبد اللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن منہ، رستہ) روایت کرتے ہیں کہ عبد الرحمن بن مہدی سے کہا گیا کہ بلاشبہ نے فلاں پر رد کرتے ہوئے سنت میں کتاب تصنیف کی ہے۔ تو عبد الرحمن نے کہا کہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت کے ذریعے رد کیا ہے؟ کہا گیا کہ کلام کے ذریعے فرمایا کہ اس نے باطل کا رد باطل کے ذریعے کیا۔

۱۲۸۵۷- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، عبد الرحمن بن عمر) عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا درآں خلیفہ ایک آدمی نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابوسعید مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کہتے ہو کہ مالک ابو حنیفہ سے زیادہ جانتے تھے، تو فرمایا کہ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ وہ ابو حنیفہ کے استاذ یعنی حماد بن ابی سلیمان سے بھی زیادہ جانتے تھے۔ اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا جبکہ ان کے پاس ابو حنیفہ کا ذکر ہوا فرمایا کہ (لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیامۃ ومن اوزار الذین یضلونہم بغیر علم الاساء ما یزرون) (التخل: ۲۵)

اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو حنیفہ تو یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ علم کیا ہے۔

۱۲۸۵۸- ابو نعیم اصفہانی (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، عبد الرحمن بن عمر) روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن مہدی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں یہ ناپسند نہ کرتا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی جائے گی تو میں یہ تمنا کرتا کہ اس شہر میں کوئی بھی ایسا نہ رہے جو مجھ میں واقع نہ ہو جائے اور میری غیبت نہ کرے، اس لئے کہ اس نیکی سے زیادہ کوئی نیکی آسان ہے جسکو آدمی قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں پالے کہا اسکو کیا ہو اور اس کے بارے میں جانتا نہ ہو۔

۱۲۸۵۹- ابو نعیم اصفہانی (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو سنا



اس حالت میں کہ اس نے اپنی زمین فروخت کرنے کا ارادہ کیا پس دلال نے کہا کہ جہاں تک مجھے یاد ہے کہ آپ کو ایک جریب کے عوض ڈھائی سو دینار دیئے گئے لیکن دیکھا خراب زمین کی طرف اور جزیں نکلی ہوئی کھجوروں کی طرف اگر اس کو کھا دیا ہوتا تو مجھے امید ہے کہ ایک جریب پچاس دینار کی زیادتی کے ساتھ فروخت کرتا۔ اور حالت یہ تھی کہ زیادہ تر چار ہزار دینار ایک لاکھ درہم ہوتے تھے، میں اور آپ کا غلام چلتے ہیں اسکو کھا دیتے ہیں پھر فروخت کرتے ہیں اور شاید کہ آپ اس کو نہیں دیکھتے ہو، تو وہ غصہ ہوئے اور کہا کہ چار ہزار دینار؟ میں اللہ سمیع علیم کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے (لا یتوی الخبیث والطیب ولو اعجبک کثرة الخبیث فاتقوا اللہ یا اولی الابواب) (المائدہ: ۱۰۰)

نہیں، اس طرح نہیں ہوگا، اور میں گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کہا کہ نہ لاکھ دینار۔

۱۲۸۶۰- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر) عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن جامع مسجد میں بیٹھا کرتا تھا تو لوگ میرے پاس بیٹھ جاتے تھے تو اگر زیادہ لوگ ہوتے تو مجھے خوشی ہوتی تھی اگر کم ہوتے تو مجھے غم ہوتا تھا تو میں نے بشر بن منصور سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بری مجلس ہے اس کی طرف نہ لوٹنا فرمایا کہ پھر میں کبھی نہ لوٹا اس مجلس کی طرف اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن کو ایک دن سنا اور حالت یہ تھی کہ مجلس قائم ہو گئی اور لوگوں نے اس کی اتباع کی تو انہوں نے فرمایا کہ اے قوم میری پشت کو نہ روندو۔ اور میرے پیچھے نہ چلو اور ٹھہر گئے اور فرمایا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابولاشہب نے الحسن سے فرمایا کہ حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ بلاشبہ الحق کے پیچھے جوتوں کی آہٹ بہت کم اس کے دین کو چھوڑتا ہے اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن کو سنا اور میں ان کے پاس حاضر تھا ان کے سامنے اہل مسجد میں خزانہ کے ایک آدمی کا تذکرہ ہوا گویا کہ وہ ان میں واقع ہوا یا کہا گیا کہ انہوں نے کہا کہ میں اعمش کے بارے میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تو قوم نے ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پس اچانک ہم نے دیکھا کہ وہ آدمی آگیا جب اس نے سلام کیا تو ان کو خوش آمدید کہا اس کو قریب کیا اپنے پاس بٹھایا اس کیلئے خندہ رو ہو گیا لوگ ان سے چلے گئے تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید کیا تو نہیں جانتا کہ جس آدمی کو آپ نے پاس بٹھایا تھا وہی تھا جس نے آپ کی غیبت کی اور آپ کو آڑے ہاتھوں لیا؟ تو کہا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (ادفع بالتی ہی احسن فاذا الذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم) (فصلت: ۳۴)

۱۲۸۶۱- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر) یحییٰ بن عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک رات قیام کیا اور وہ ساری رات کو (عبادت سے) زندہ کرتا تھا جب صبح ہوئی تو اپنے آپ کو بستر پر گرادیا اور صبح کی نماز سے سوتا رہا یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا تو فرمایا یہ وہ جرم ہے جو اس بستر نے مجھ سے کروایا چنانچہ اس نے اپنے پر یہ لازم کیا کہ دو مہینے تک اپنی جلد اور زمین کے درمیان کسی چیز کو حائل نہیں بنائے گا پس ان کے ران سارے زخمی ہو گئے۔ اور میں ایک مرتبہ عبد الرحمن کے گھر گیا اچانک وہ غصہ کے نکلا اور روز ہاتھ تو میں نے کہا کہ ابوسعید تمہیں کیا ہو گیا فرمایا کہ میں اس طرح پڑھنے اور ایسی چیزوں سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے لوگوں میں سے تھا پس مجھے مصیبت نے مجبور کیا یہاں تک کہ میں نے پانی پر کچھ پڑھ کر اس پانی سے غسل کیا اور اس کی حالت یہ تھی کہ رو رہا تھا۔

فرمایا کہ مجھے حدیث بیان کی شیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا:

۱۲۸۶۲- ابو نعیم اصفہانی، (احمد، عبد الرحمن) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو کہتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کوئی نہیں الایہ کہ ان سے مجھ پر ندامت اس سے کم تھی سوائے عمار بن یاسر کے اس لئے کہ بلاشبہ وہ اپنے معاملے پر قائم رہا یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے پاس چلا گیا۔ اور فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے گھر والے خراب ہوئے ہوں کیا



ان دنوں میں جماعت چھوڑ سکتا ہے فرمایا کہ نہیں ایک نماز بھی نہیں اس لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ کی نافرمانی کرے۔

اور فرمایا کہ عبدالرحمن کے پاس حاضر ہوا اس صبح جس دن انکی بیٹی کی رخصتی ہوئی تو وہ نکلے اذان دی پھر ان کے دروازے کے پاس آئے اور کہا جاریہ سے کہ ان دونوں کو کہو کہ نماز کے لئے نکلیں تو عورتیں اور لڑکیاں نکلیں اور کہا کہ سبحان اللہ! یہ کیا چیز ہے فرمایا کہ جب نہیں نکلیں گے تو میں ہٹوں گا نہیں چنانچہ وہ نکل گئے جب عبدالرحمن نے نماز پڑھ لی۔ اور ان کے پاس محمد ثین کا تذکرہ ہوا تو فرمایا کہ اس کام کے لئے ایک قوم ہے علم بہت زیادہ ہے اور علماء کم ہیں اور میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ مؤمن میں اللہ کے ساتھ کفر کرنے کے بعد جھوٹ سے زیادہ سخت کوئی خصلت نہیں اور وہ نفاق کی سخت ترین صورت ہے۔ اور میں نے عبدالرحمن سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو ایسے آدمی کے ساتھ مشارکت کرتا ہے جو دین کے بارے میں ثقہ نہ ہو۔ تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرو اور اس کے ساتھ میل جول بھی نہ کرو اس لئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ وہ تمہیں کوئی خبیث یا حرام کھلائے گا اور میں نے ان سے دریافت کیا غصب شدہ زمین کے بارے میں یا کوئی غصب شدہ قریہ جو کسی قوم کے ہاتھ میں ہو کہ کیا میں اس سے طعام خرید سکتا ہوں؟ فرمایا کہ نہیں میں نے کہا اگر سفر میں ہو اور مناسب سمجھے کہ اس قریہ میں آجائے تو؟ فرمایا کہ میں اس قریہ میں اترنے کو پسند نہیں کرتا اور نہ اس میں نماز پڑھنے کو۔

۱۲۸۶۳- ابو نعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمن بن عمر) عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ: ان سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے بارے میں جو موت کی تمنا کرتا ہے؟ تو فرمایا کہ میں اس میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا ہوں جب آدمی اپنے دین پر فتنہ آنے کے خوف سے موت کی تمنا کرے لیکن کسی مصیبت یا فاقہ یا اسی طرح دوسری چیزوں سے موت کی تمنا کرنا مناسب نہیں ہے۔ پھر عبدالرحمن نے فرمایا کہ حضرت ابو بکر غزوی اور ان کے بعد والوں نے بھی موت کی تمنا کی ہے اور میں نے ابن کو سنا در آنحالیکہ ہم عبدالوہاب کے جنازے سے واپس آ رہے تھے، فرمایا کہ میں فتنے کا بوسوگتا ہوں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے اس سے مقدم کرے اور میں نے انکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے دو بھائی تھے وہ دونوں مر گئے اور جو شر ہم دیکھ رہے ہیں اسکو اپنے سے دور کیا اور ہم ان کے بعد باقی رہے اور نہیں رہا میرا کوئی بھائی سوائے اس آدمی سخی بن سعید، اور آج کسی پر رشک نہیں کیا جاتا سوائے المؤمن پر ان کی قبر میں۔

۱۲۸۶۴- ابو نعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن احمد، عبدالرحمن بن عمر) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مہدی نے فرمایا کہ وہ حدیث جو آئی ہے (دع بیا یوبیک الی مالایوبیک) چھوڑ اس کو جو تجھے شک میں ڈالے ان تک جو تجھے شک میں نہ ڈالے تو میں نے کہا کہ کیا کہتے ہو ابو حنیفہ اس کے بارے میں؟ فرمایا کہ لے لو اسکو جو تجھے شک میں نہیں ڈالتا یہاں تک کہ نہ پہنچے تمہیں وہ چیز جو تجھے شک میں ڈالے یعنی حلت۔

۱۲۸۶۵- ابو نعیم اصفہانی، (عبداللہ بن محمد بن احمد، عبدالرحمن بن عمر) روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمن ہر سال حج کرتے تھے ان کے بھائی کا انتقال ہوا تو انہیں وصیت کی جو انہوں نے قبول کی اور اس کے یتیموں کی نگرانی کرنے لگے اور حج چھوڑ دیا، اور میں نے عبدالرحمن کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ بسا اوقات میں نے مالدار آدمی کو حکم دیتا کہ سائل کو درہم یا چند درہم دے دو پھر بھول جاتا کہ ان کو لوٹا دوں اسکی وجہ سے ساری رات جاگتا رہتا اور تحقیق میں ان یتیموں کے بارے میں بتلا ہوا ہوں پس میں نے سخی بن سعید سے چار سو دینار قرض لئے اور اس کی ضرورت انکی زمین وغیرہ کی مصلحت کی وجہ سے پڑی، اور میں نے ان کو کہتے ہوئے سنا کہ میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ مجھ سے ایک حج کا موسم خالی جائے اور مجھے گمان ہے کہ وہ اللہ کے راستے میں تیار کرتا تھا اور حج میں دیتا تھا۔

مسند ابیان کیا ہے عبدالرحمن بن مہدی نے ائمہ اور اعلام سے اور تابعین میں سے بھی بڑی تعداد کو پایا ان میں سے انشی، سعید، ابوخلدہ، یزید بن ابی صالح، داؤد بن قیس صالح بن درہم اور جریر بن حازم ہیں۔ ان سے ان ائمہ نے بھی روایت کی ہے جن سے انہوں نے روایت کی۔ اور انہوں نے روایت کی ہے مالک بن انس اور حماد بن زید سے بھی۔ اور بڑے بڑے اعلام میں جنہوں نے ان



سے حدیثیں روایت کی ہیں ابن السبارک، تکی بن قطان، ابوداؤد طیالسی، عبداللہ بن وہب اور فریابی ہیں۔

۱۲۸۶۶- استخاضہ کا حکم..... ابو نعیم اصفہانی، (عبداللہ بن جعفر نے کہا اس میں کہ ان پر پڑھا گیا اور مجھے اجازت دی، ہارون بن سلیمان خزاز، عبدالرحمن بن مہدی، ابراہیم بن سعد، زہری، عمرہ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی ہیں کہ ام حبیبہ بنت جحش نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور ان کو سات سال تک استخاضہ ہوتا رہا تو آپ ﷺ سے اسکی شکایت کی اور اس بارے میں حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے لیکن یہ رگ ہے لہذا آپ غسل کریں اور نماز پڑھیں اور وہ ہر نماز کے لئے غسل کرتی تھی اور نماز پڑھتی تھی چنانچہ وہ ٹپ میں بیٹھتی تھی تو خون کی سرخی پانی پر بلند ہوتی تھی، پھر وہ نماز پڑھتی تھی۔

۱۲۸۶۷- ابو نعیم اصفہانی (حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، زہری، ہند بنت الحارث) حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو اٹھنے سے پہلے تھوڑی دیر تک مصلے پر بیٹھ جاتے تھے۔

۱۲۸۶۸- ابو نعیم اصفہانی، (محمد بن علی بن حبیش، قاسم بن زکریا، یعقوب دورق، عبدالرحمن بن مہدی، ابراہیم بن سعید، عن ابیہ، عمر بن ابی سلمہ، عن ابیہ) ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کا نفس معلق ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے قرض کو اتار دے۔

۱۲۸۶۹- ابو نعیم اصفہانی، (علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، بندار عبدالرحمن بن مہدی، ابراہیم بن نافع، ابن ابی نجیح، مجاہد) ام قریبہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت میمونہؓ کو ایک ہی برتن سے ایک بڑے تھال میں جس میں آٹے کا اثر تھا غسل کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۲۸۷۰- ابو نعیم اصفہانی، (محمد بن احمد بن جعفر، الحسن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ابراہیم بن طہمان، عبدالعزیز بن رفیع، عن عبید بن عمیر) حضرت عائشہؓ سے اور وہ جناب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حلال نہیں ہے مسلمان آدمی کا خون سوائے ان تین میں سے ایک کی وجہ سے، زنا کرنے والا محسن، پس اسکو رحم کیا جائے گا۔ ایسا آدمی جس نے کسی مسلمان کو قتل کیا پس اس کو قتل کیا جائے گا، ایسا آدمی جو اسلام سے نکلے اور اللہ اور رسول سے محاربت کرے۔

۱۲۸۷۱- ابو نعیم اصفہانی احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن مسلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، اسماعیل بن مسلم کے سلسلہ سند سے ابو متوکل ناجی سے روایت کرتے ہیں کہ جارود نے قدامہ پر گواہی دی کہ انہوں نے شراب پی لی ہے، حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ کیا تمہارے ساتھ دوسرا گواہ ہے؟ کہا کہ نہیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جارود میں تو تمہیں مجلود ہی دیکھتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ اپنے داماد پر تو پردہ ڈال دیا اور مجھے حد لگائی پس علقمہ وہاں بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ کیا خسی کی شہادت جائز ہے؟ فرمایا خسی کو کیا ہوا کہ ان کی شہادت جائز

۱- مسند الامام احمد ۲/۳۳۴، والمصنف لعبد الرزاق ۱/۱۶۳.

۲- صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۲۶، وفتح الباری ۲/۳۳۶، والسنن ابی داؤد ۱۰۳۰، ومسند الامام احمد ۳۱۰/۶.

۳- سنن الترمذی ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، والسنن ابن ماجہ ۲۳۱۳، والمستدرک ۲/۲۶۲، ۲۷۰، ومسند الامام احمد ۲/۳۴۰.

۴- السنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۳۹، ۷۲، ۲۵/۴، والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/۱۳۳، والترغیب والترہیب ۲/۶۰۶.

۵- صحیح البخاری ۶/۶، وصحیح مسلم، کتاب المساقاة باب ۶، وفتح الباری ۱۲/۱۰۱.



نہ ہو، تو علقمہ نے کہا کہ میں نے اسکو شراب کی بے کرتے ہوئے دیکھا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ شراب کی بے کرتے نہیں کرتا جبکہ پی نہ لیا ہوتا چنانچہ ان کو کھڑا کیا اور حد لگا دی۔

۱۲۸۷۲- ابو نعیم اصفہانی احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، اسماعیل بن ابراہیم، ابن عقبہ، نافع کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ جب آدمی نے کہا کہ مجھ پر کعبہ تک کی مشی ہے، تو یہ نذر ہے چنانچہ ان کو چاہیے کہ کعبہ تک مشی کر لے۔

۱۲۸۷۳- ابو نعیم اصفہانی (حسن بن انس بن عثمان انصاری، احمد بن حمدان عسکری، یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، اسرائیل، اسماعیل السری، عن ابیہ) ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں، ”یو اندعوا کل اناس بامامہم“ (الاسراء: ۷۱) ترجمہ: اس دن ہم بلائیں گے تمام لوگوں کو ان کے پیشوا کے ساتھ فرمایا کہ: لوگوں میں سے ایک کو بلایا جائے گا پس دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دے دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز تک لمبا کر دیا جائے گا اور چہرے کو روشن کر دیا جائے گا اور ان کے سر پر موتیوں کا ایک تاج رکھا جائے گا جو چمکتا ہوگا چنانچہ ان کے ساتھی دیکھیں گے تو دور سے دیکھ کر کہیں گے اے اللہ ہمیں بھی یہ دیدیں اور ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما۔ فرمایا کہ وہ آدمی ان کے پاس آ کر کہے گا کہ خوشخبری سن لو کہ تم میں سے ہر ایک آدمی کے لئے یہ ہے۔ اور رہا کافر تو ان کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا چہرہ سیاہ کر دیا جائے گا اس کے جسم کو ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا آدم علیہ السلام کی لمبائی، اور آگ کا تاج پہنایا جائے گا ان کے ساتھی ان کو دیکھ کر کہیں گے، ہم اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اے اللہ ہمیں یہ نہ عطا کرنا چنانچہ وہ اسے لے کر ان کے پاس آئے گا تو وہ کہیں گے یا اللہ اس سے پناہ میں رکھیں۔ تو وہ انہیں کہے گا کہ اللہ تم کو دور کرے اس لئے کہ تم میں سے ہر ایک کے لئے اس طرح ہے۔

۱۲۸۷۴- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، اسرائیل، ابی اسحاق کے سلسلہ سند سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ:

۱۲۸۷۵- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبد الرحمن، ابان بن یزید، قتادہ، عبد اللہ بن ابی عقبہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا حج اور عمرہ کیا جائے گا یا جوج ماجوج کے نکلنے کے بعد۔

۱۲۸۷۶- ابو نعیم اصفہانی، (ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی ابان بن خالد، عبید اللہ بن رواحہ) سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس ابن مالک کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ چاشت پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھے گئے سوائے سفر سے واپس آنے اور باہر جانے پر۔

۱۲۸۷۷- ابو نعیم اصفہانی، (ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی ابان بن خالد، عبید اللہ بن رواحہ، اسود بن شیبان) خالد بن سمیر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہمارے پاس عبد اللہ بن زیاد یا لوگوں میں سے کچھ لوگ ان کے پاس جمع ہو گئے

۱۔ سنن الترمذی ۳۱۳۶۔ ۲۔ المستدرک ۲/۲۳۳۔ ۳۔ صحيح ابن حبان ۲۵۸۸۔ ۴۔ الترغیب والترہیب ۲۸۵/۲۔ ۵۔ ۳۱۵۔

۶۔ صحيح البخاری ۱۸۲/۲۔ ۷۔ المستدرک ۳/۴۵۳۔ ۸۔ مسند الامام احمد ۲/۲۷۳۔ ۹۔ صحيح ابن خزيمة ۲۵۰۷۔



تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ ﷺ نے امراء کا لشکر ترتیب دیا اور فرمایا کہ زید بن حارثہ کو لازم پکڑو، اگر وہ شہید ہو گئے تو جعفر کو اگر وہ بھی شہید ہوئے تو عبد اللہ بن رواحہ انصاری کو، تو جعفر اٹھے اور کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں مجھے تو یہ ڈر نہیں تھا کہ آپ زید کو مجھ پر عامل بنائیں گے تو آپ نے فرمایا کہ جانے دو اس لئے کہ تم نہیں جانتے ان میں سے کونسا خیر ہے۔

۱۲۸۷۸- ابو نعیم اصفہانی، (ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، ایمن بن نائل) حضرت قدامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے یوم النحر میں رسول اللہ ﷺ کو رمی الجمار کرتے ہوئے دیکھا آپ سرخی مائل اونٹنی پر تشریف فرماتھے نہ مارنا تھا نہ ہٹانا تھا۔

۱۲۸۷۹- ابو نعیم اصفہانی، (ابو محمد بن حیان، ابو بکر بن ابی عاصم، ابو موسیٰ، ابن مہدی، اسامہ بن زید، زید) ان کے جدا مجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر ابو بکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ اپنی زبان کے کنارے کو پکڑ کر حرکت دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ بلاشبہ اسی نے مجھے ہلاکت کے گھاٹوں میں اتار دیا۔

۱۲۸۸۰- احمد بن اسحاق، حسن بن جہم، موسیٰ بن عبد الرحمن بن مہدی، ابوہ، ابو بکر بن محمد، داؤد بن ابی ہند، مکحول) ابو ثعلبہ خثنی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرائض فرض کئے ہیں چنانچہ ان کو ضائع مت کیجئے۔ اور حدود مقرر کئے ہیں ان سے تجاوز نہ کریں اور کچھ چیزوں کو حرام کیا ہے ان کے قریب نہ جائیں اور کچھ چیزیں بغیر بھولے ہوئے تم پر رحمت کرتے ہوئے چھوڑ دی ہیں چنانچہ ان سے بحث نہ کریں۔

۱۲۸۸۱- ابو نعیم اصفہانی (محمد بن احمد بن محمد، محمد بن سہل بن صباح، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، بکیر بن ابی السمیٹ، قتادہ، عبد اللہ بن تائب) روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے کعبہ کا طواف کرتے ہوئے فرمایا ”کہ بلاشبہ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو یہ تمام مخلوقات کی درود ہے اور جب الحمد للہ کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ شکر ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے کبھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اور جب ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے تو یہ ایسا کلمہ اخلاص ہے کہ جب تک بندہ یہ نہ کہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ ان سے کسی عمل کو کبھی قبول نہیں کرتا۔ اور جب اللہ اکبر کہتا ہے زمین و آسمان کے درمیانی فضا کو بھر لیتا ہے۔ اور ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام لایا اور جھک گیا۔

۱۲۸۸۲- ابو نعیم اصفہانی، (حبیب بن الحسن، محمد بن الحسن بن شہریار، یوسف بن سلیمان، عبد الرحمن بن مہدی، بشر بن منصور، ثور بن یزید) خالد بن معدان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ روزانہ صدقہ کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو اپنی مخلوق پر کسی چیز کا صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ صدقہ کرے۔

۱۲۸۸۳- ابو نعیم اصفہانی (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن سلم، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی ابو عقیل بشر بن عقبہ) ابو نصرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطابؓ کے دور میں ایک غلام کو لفظ ملا چنانچہ اس نے اپنے کو خرید لیا اور پھر اس کی طرح جمع کیا پھر عمر بن الخطابؓ کے پاس آ کر عرض کیا کہ اے امیر المؤمنین میرا ایک قصہ ہے اس میں دیکھیں۔ کہا کہ میں ایک مملوک غلام تھا مجھے ایک لفظ مل گیا میں نے اس سے اپنے آپ کو خرید لیا پس میں آزاد ہوا پھر اس کی طرح مال مجھے ملا جو کہ آپ کے سامنے ہے، تو اس بارے میں

۱- مسند الامام احمد ۵/۲۹۹، ۳۰۰، مجمع الزوائد ۹/۵۶۷، وفتح الباری ۷/۱۱۷، ودلائل النبوة ۳/۳۶۷، وطبقات ابن سعد ۳/۱۷۳۔

۲- المستدرک ۲/۱۲۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۱۳، وفتح الباری ۱۳/۲۶۶، والمطالب العالیہ ۹/۲۹۰، ومشکاۃ المصابیح ۱۹۷۔



آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ایسا آدمی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے آزاد کرنے کا ارادہ کیا، چنانچہ حضرت عمرؓ نے اس کے آزاد ہونے کی اجازت دی اور مال کو لے کر بیت المال میں جمع کر دیا۔

۱۲۸۸۴- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابیہ، عبد الرحمن بن مہدی ثابت بن قیس ابو غصن، ابو سعید الخدری) روایت کرتے ہیں کہ اسامہ بن زیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دن روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا کہ اب افطار نہیں کریں گے اور جب افطار کرتے تو قریب نہ تھا کہ روزہ رکھیں مگر جمعہ میں سے دو دن اگر وہ آپ کے روزوں میں ہوتے اور اگر نہ ہوتے تو ان کا روزہ رکھتے اور مہینوں میں سے کسی مہینے میں اتنے روزے نہ رکھتے تھے جتنے کے شعبان میں رکھتے تھے تو میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ جب روزہ رکھتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ افطار کر دیں اور افطار کرتے ہیں تو قریب نہیں ہوتا کہ اب روزہ رکھیں سوائے دو دنوں کے اگر وہ آپ ﷺ کے روزوں میں داخل ہوں ورنہ ان دو دنوں کا روزہ رکھتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ کونسے دو دن؟ میں نے کہا کہ پیر اور جمعرات، آپ نے فرمایا کہ یہ دو دن ایسے ہیں کہ ان میں اعمال اللہ تعالیٰ پر پیش کئے جاتے ہیں تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اور میں روزہ سے ہوں میں نے کہا کہ میں نہیں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کو کہ کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے تھے کہ شعبان میں رکھتے ہو آپ نے فرمایا کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ رمضان اور رجب کے درمیان لوگ اس سے غافل ہوتے ہیں حالانکہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں اعمال رب العالمین کے پاس اٹھائے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرے عمل اٹھالیا جائے درآنحالیکہ میں روزہ سے ہوں۔

۱۲۸۸۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو علی محمد بن احمد بن الحسن، ابو شعیبہ الحرانی، علی بن عبد اللہ المدینی، الحسن بن انس بن عثمان النصارى، احمد بن حمدان عسکری، علی بن عبد اللہ المدینی، عبد الرحمن بن مہدی، جریر بن حازم، الحسن کے سلسلہ سند سے، عبد الرحمن بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ امارۃ نہیں مانگو اسی لئے کہ اگر وہ تجھے دی گئی مانگنے سے تو تم اس کے سپرد کئے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے دی جائے تو تمہاری اس میں مدد کی جائے گی اور اگر تم کسی یمن کا حلف اٹھاؤ اور پھر اس کا غیر اس سے بہتر دیکھو تو اپنی یمن کا کفارہ دو اور وہ کرو جو خیر اور بہتر ہے۔

۱۲۸۸۶- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، عبد الرحمن بن مہدی، جعفر بن زیاد، اسماعیل بن ابی خالد) شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ قراء کا عیادت کرنا مریض کے گھر والوں پر اپنے مریض کے مرض سے زیادہ سخت ہے کہ وہ اپنے دنوں کے علاوہ میں آتے ہیں اور اپنے وقت کے علاوہ تک بیٹھتے ہیں۔

۱۲۸۸۷- ابو نعیم اصفہانی، (احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد بن مسلم، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، جریر بن عبد الرحمن، عمارۃ بن القعقاع) روایت کرتے ہیں ابو زرعہ بن عمر بن جریر سے فرمایا کہ پہلی چیز جو قلم سے لکھی جاتی ہے کہ بلاشبہ میں توبہ قبول کرنے والا ہوں جو توبہ کرے انکی توبہ کو قبول کرتا ہوں۔

۱۲۸۸۸- ابو نعیم اصفہانی (عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب عبد الرحمن بن مہدی، ابوالا شہب جعفر بن حیان، ابو نصر کی سند سے ابو سعید سے روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ: میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں۔ کوئی قوم ہمیشہ پیچھے ہوتی رہتی ہے یہاں تک کہ اللہ پاک ان کو پیچھے کر لیتا ہے۔

۱۲۸۸۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، انس بن سیرین کی

۱۔ مسند الامام احمد ۲۰۱/۵، وفتح الباری ۲۱۵/۳، والترغیب والترہیب ۱۱۶/۲۔

۲۔ صحیح البخاری ۱۵۹/۸، ۱۸۳، ۷۹/۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۳، وفتح الباری ۶۱۶/۱۱، ۶۳/۱۳۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۸۲/۱، وفتح الباری ۲۰۳/۲، وکنز العمال ۲۰۶۳۹، ۲۳۰۰۸۔



سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی۔

۱۲۸۹۰- ابو نعیم اصفہانی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، بندار، ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، حماد بن سلمہ، ابوالزبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے اور آپؐ کا لے رنگ کا عمامہ پہنے ہوئے تھے۔

۱۲۸۹۱- ابو نعیم اصفہانی، (ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن، حماد بن زید، ثابت کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خوبصورت تھے، لوگوں میں سب سے زیادہ شجاع تھے لوگوں میں سب سے زیادہ بخشنے والے تھے، اور مدینہ منورہ میں کوئی گھبراہٹ ہوئی تو لوگ آواز کی جانب نکلے چنانچہ ان کو راستے میں نبی کریم ﷺ واپس آتے ہوئے ملے جو ان سے پہلے ہی پہنچ گئے تھے اور گھبراہٹ کی تفتیش کی ابو طلحہ کے گھوڑے پر جونگی کمر تھا اس پر کوئی زین نہ تھی۔ آپؐ کی گردن میں تلوار تھی اور آپؐ نے فرمایا کہ ہرگز نہ ڈرو۔ اور گھوڑے کو کہا کہ ہم نے اسکو سمندر پایا۔ یا یہ فرمایا کہ یہ تو دریا ہے۔

۱۲۸۹۲- ابو نعیم اصفہانی قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، الحسن بن ابی جعفر، موسیٰ بن عقبہ، ابوسلمہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی کسی ایسے عمل کا تکلف نہ کرے جس کی طاقت نہ رکھتا ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے یہاں تک کہ تم ہی تھک جاؤ قریب کرو اور ٹھیک ٹھیک کرو۔

۱۲۸۹۳- ابو نعیم اصفہانی، الحسن بن احمد بن صالح السبعی، علی بن عبد الحمید الغصاری، محمد بن عبد الاعلیٰ الصنعانی، عبد الرحمن بن مہدی، الحسین بن زیاد، یحییٰ بن سعید الحمضی، ابراہیم بن محمد، الضحاک حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کرو اور تم میں سے بعض بعض سے علم نہ چھپاؤ اس لئے کہ علم میں خیانت کرنا مال میں خیانت کرنے سے زیادہ سخت ہے۔

۱۲۸۹۴- ابو نعیم اصفہانی، ابوہ، الحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن موسیٰ مولیٰ بن ہاشم، عبد الرحمن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ موسم سرما عبادت کرنے والوں کے لئے غنیمت ہے۔

۱۲۸۹۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، رستہ، عبد الرحمن بن مہدی، الحارث بن عمیر، ایوب کی سند سے محمدؐ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ کے بعد اصحاب نبی ﷺ میں سے حج کے مناسک کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے ابن عمیر تھے۔

۱۲۸۹۶- ابو نعیم اصفہانی، (جعفر بن محمد، ابو حصین الوادعی، یحییٰ بن عبد الحمید، عبد الرحمن بن مہدی، حبیب بن ابی حبیب، عمرو بن ہرم) جابر بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ جو صدقۃ الفطر لیتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کھاتا ہے۔

۱۲۸۹۷- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ محمد بن احمد بن حسن، ابو شعیب الحرانی علی بن عبد اللہ مدنی، عبد الرحمن بن مہدی، حوشب بن عقیل، العبدی کی سند سے عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں ابو ہریرہؓ کے گھر میں داخل ہوا تو میں نے ان سے یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے یوم عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع کیا۔

۱۲۸۹۸- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، حرب بن شداد، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ) حضرت عروہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

۱- أمالی الشجرى ۳۹۱، وتاریخ بغداد ۳۵۷، ۳۸۹، والاحادیث الضعیفة ۷۸۳، والترغیب والترہیب ۱۲۳، وکنز العمال ۲۸۹۹۹، ۲۹۲۸۵.



کوئی چیز اللہ پاک سے زیادہ غیرت والی نہیں ہے۔

۱۲۸۹۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، خالد بن سلمہ، انس بن سیرین کی سند سے انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مہینہ تک رکوع کے بعد قنوت پڑھی فرمایا۔

۱۲۹۰۰- ابو نعیم اصفہانی محمد بن حمید، الحسین بن ابی عیسیٰ، الحسن بن عمر، ابو حنیفہ، عبد الرحمن بن مہدی، بکیر السلمی، نافع کی سند سے ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ غسل الن پر واجب ہے جن پر جمعہ واجب ہے۔

۱۲۹۰۱- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن احمد بن جعفر، زیاد بن محمد، حسن بن محمد بن عمر، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، خالد بن ابی عثمان القرشی، ایوب بن عبد اللہ بن یسار، ابن ابی عقرب کہتے ہیں کہ میں نے عتاب بن اسید کو سنا اور وہ کعبہ کو ٹیک لگائے ہوئے تھے فرمایا کہ مجھے نہیں پہنچا میرے کسی عمل سے جس پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا سوائے دو گروہ دار کپڑوں کے جسکو میں نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کی سان کو پہنایا۔

۱۲۹۰۲- ابو نعیم اصفہانی، عبد الملک بن الحسن المعدل، یحییٰ بن محمد الجبائی، یحییٰ بن معین، عبد الرحمن بن مہدی، داؤد بن قیس العواء، موسیٰ بن یسار کی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ موجود تھے اس وقت ہمارا مہر دس اوقیہ ہوتا۔

۱۲۹۰۳- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن جعفر، ابو معشر الدارمی، محمد بن خلاد، عبد الرحمن بن مہدی، داؤد بن قیس، ابراہیم بن عبد اللہ بن حسن، ابوہ، ابن عباس کی سند سے حضرت علی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ مجھے میرے حبیب ﷺ نے تین چیزوں سے منع کیا۔ سونے کے انگوٹھی بنانے سے اور میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو منع کیا اور یہ کہ میں قرأت کروں اس حالت میں کہ میں رکوع یا سجدہ کرنے والا ہوں اور قسی کپڑے اور کسم کے رنگ شدہ کپڑوں سے منع کیا۔

۱۲۹۰۴- ابو نعیم اصفہانی (احمد بن اسحق، ابو یحییٰ، رستہ، عبد الرحمن بن مہدی، داؤد بن ابی القرات، ابراہیم صانع کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں ایک آدمی کے بارے میں کہ اس نے کہا کہ میں اپنے گھر کے ولیدہ کو ہدیہ کروں گا پھر اپنے یمین سے عاجز ہو گیا تو انہوں نے فرمایا کہ مینڈھا ہدیہ کرے۔

۱۲۹۰۵- ابو نعیم اصفہانی (احمد، ابو یحییٰ، رستہ، عبد الرحمن بن مہدی، داؤد بن عبد الرحمن) کہتے ہیں کہ میں نے سنا سالم بن عبد اللہ کو اس حالت میں کہ ہم بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا اعرابی مہاجر امامت کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ جب وہ نیک آدمی ہے تو اس کے امامت کرنے میں کیا نقصان ہے؟

۱۲۹۰۶- ابو نعیم اصفہانی (ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، ابن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، داؤد بن عبد الرحمن، ابو حاتم شہر بن حوشب کی سند سے اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اے لوگو! تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ جھوٹ میں مسلسل پڑتے رہو جیسے کہ پروانے آگ میں پڑھتے رہتے ہیں۔ پس جھوٹ سارا کا سارا بنی آدم پر حرام ہے سوائے تین خصلتوں کے ایک وہ آدمی جو بیوی کو خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولے، دوسرا وہ آدمی جو جنگ کے دھوکے میں جھوٹ بولے، تیسرا وہ جو دو مسلمان آدمیوں میں صلح کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب التوبۃ باب ۶، ومسند الامام احمد ۶/۳۵۲۔

۲- نسائی ۲/۲۱۷، ۸/۱۶۷۔

۳- الکامل لابن عدی ۱/۵۴، ومجمع الزوائد ۱/۲۴۲۔



۱۲۹۰۷- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، ربیع بن اسلم، محمد بن زیاد کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔

۱۲۹۰۸- ابو نعیم اصفہانی احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، زائدہ، مختار بن فلفل کی سند سے انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم وہ دیکھ لو جو میں نے دیکھا تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے کیا دیکھا؟ فرمایا میں نے جنت اور جہنم کو دیکھا، اور آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ جب آپ نماز پڑھائیں تو رکوع اور سجدے میں آپ سے سبقت کریں۔ اور آپ کے فارغ ہونے سے پہلے نماز سے فارغ نہ ہوں اس لئے کہ میں تمہیں آگے سے بھی اور پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

۱۲۹۰۹- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن الحسن، یوسف القاضی، محمد بن ابی بکر ابن مہدی، زائدہ، ہدی، عبد اللہ البہی (حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا یہ چھوٹی جائے نماز مجھے دید و جبکہ آپ نے اس پر نماز کا ارادہ فرمایا: تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں تو حائضہ ہوں۔ فرمایا کہ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

۱۲۹۱۰- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن محمد بن اہشتم تستری، تکی بن معاذ بن الحارث، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، زائدہ، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ مسروق کی سند سے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے اندر ادھر ادھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”یہ اچک لینا ہے جو کہ شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔“

۱۲۹۱۱- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، حفص الرمالی، عبد الرحمن بن مہدی، زائدہ، ہماک کی سند سے حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز میں سورہ قاف پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کی نماز اس میں مختلف ہوتی تھی۔

۱۲۹۱۲- ابو نعیم اصفہانی، مخلد بن جعفر، جعفر القریابی، علی بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن مہدی، زائدہ، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں بدترین صف پہلی ہے اور بہترین آخری ہے۔ اور فرمایا کہ اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو آپ اپنی آنکھیں نیچی رکھو اور ازار کی تنگی کی وجہ سے مردوں کی شرمگاہ کو نہ دیکھو۔

۱۲۹۱۳- ابو نعیم اصفہانی ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ابو عبید قاسم بن سلام، عبد الرحمن بن مہدی، زہیر، زید بن اسلم کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ لوگ ان سواتنوں کی طرح ہیں جو کہ قریب ہے کہ ایک دوسرے کی جانے والا نہ ہو۔

۱- صحیح مسلم ۲۴۵، و سنن ابی داؤد ۲۶۱، و سنن الترمذی ۱۳۳، و سنن ابن ماجہ ۶۳۲، و مسند الامام احمد ۱۸۶/۱، ۱۸۶/۲، ۱۸۶/۳، ۱۸۶/۴، ۱۸۶/۵، ۱۸۶/۶، ۱۸۶/۷، ۱۸۶/۸، ۱۸۶/۹، ۱۸۶/۱۰، ۱۸۶/۱۱، ۱۸۶/۱۲، ۱۸۶/۱۳، ۱۸۶/۱۴، ۱۸۶/۱۵، ۱۸۶/۱۶، ۱۸۶/۱۷، ۱۸۶/۱۸، ۱۸۶/۱۹، ۱۸۶/۲۰، ۱۸۶/۲۱، ۱۸۶/۲۲، ۱۸۶/۲۳، ۱۸۶/۲۴، ۱۸۶/۲۵، ۱۸۶/۲۶، ۱۸۶/۲۷، ۱۸۶/۲۸، ۱۸۶/۲۹، ۱۸۶/۳۰، ۱۸۶/۳۱، ۱۸۶/۳۲، ۱۸۶/۳۳، ۱۸۶/۳۴، ۱۸۶/۳۵، ۱۸۶/۳۶، ۱۸۶/۳۷، ۱۸۶/۳۸، ۱۸۶/۳۹، ۱۸۶/۴۰، ۱۸۶/۴۱، ۱۸۶/۴۲، ۱۸۶/۴۳، ۱۸۶/۴۴، ۱۸۶/۴۵، ۱۸۶/۴۶، ۱۸۶/۴۷، ۱۸۶/۴۸، ۱۸۶/۴۹، ۱۸۶/۵۰، ۱۸۶/۵۱، ۱۸۶/۵۲، ۱۸۶/۵۳، ۱۸۶/۵۴، ۱۸۶/۵۵، ۱۸۶/۵۶، ۱۸۶/۵۷، ۱۸۶/۵۸، ۱۸۶/۵۹، ۱۸۶/۶۰، ۱۸۶/۶۱، ۱۸۶/۶۲، ۱۸۶/۶۳، ۱۸۶/۶۴، ۱۸۶/۶۵، ۱۸۶/۶۶، ۱۸۶/۶۷، ۱۸۶/۶۸، ۱۸۶/۶۹، ۱۸۶/۷۰، ۱۸۶/۷۱، ۱۸۶/۷۲، ۱۸۶/۷۳، ۱۸۶/۷۴، ۱۸۶/۷۵، ۱۸۶/۷۶، ۱۸۶/۷۷، ۱۸۶/۷۸، ۱۸۶/۷۹، ۱۸۶/۸۰، ۱۸۶/۸۱، ۱۸۶/۸۲، ۱۸۶/۸۳، ۱۸۶/۸۴، ۱۸۶/۸۵، ۱۸۶/۸۶، ۱۸۶/۸۷، ۱۸۶/۸۸، ۱۸۶/۸۹، ۱۸۶/۹۰، ۱۸۶/۹۱، ۱۸۶/۹۲، ۱۸۶/۹۳، ۱۸۶/۹۴، ۱۸۶/۹۵، ۱۸۶/۹۶، ۱۸۶/۹۷، ۱۸۶/۹۸، ۱۸۶/۹۹، ۱۸۶/۱۰۰، ۱۸۶/۱۰۱، ۱۸۶/۱۰۲، ۱۸۶/۱۰۳، ۱۸۶/۱۰۴، ۱۸۶/۱۰۵، ۱۸۶/۱۰۶، ۱۸۶/۱۰۷، ۱۸۶/۱۰۸، ۱۸۶/۱۰۹، ۱۸۶/۱۱۰، ۱۸۶/۱۱۱، ۱۸۶/۱۱۲، ۱۸۶/۱۱۳، ۱۸۶/۱۱۴، ۱۸۶/۱۱۵، ۱۸۶/۱۱۶، ۱۸۶/۱۱۷، ۱۸۶/۱۱۸، ۱۸۶/۱۱۹، ۱۸۶/۱۲۰، ۱۸۶/۱۲۱، ۱۸۶/۱۲۲، ۱۸۶/۱۲۳، ۱۸۶/۱۲۴، ۱۸۶/۱۲۵، ۱۸۶/۱۲۶، ۱۸۶/۱۲۷، ۱۸۶/۱۲۸، ۱۸۶/۱۲۹، ۱۸۶/۱۳۰، ۱۸۶/۱۳۱، ۱۸۶/۱۳۲، ۱۸۶/۱۳۳، ۱۸۶/۱۳۴، ۱۸۶/۱۳۵، ۱۸۶/۱۳۶، ۱۸۶/۱۳۷، ۱۸۶/۱۳۸، ۱۸۶/۱۳۹، ۱۸۶/۱۴۰، ۱۸۶/۱۴۱، ۱۸۶/۱۴۲، ۱۸۶/۱۴۳، ۱۸۶/۱۴۴، ۱۸۶/۱۴۵، ۱۸۶/۱۴۶، ۱۸۶/۱۴۷، ۱۸۶/۱۴۸، ۱۸۶/۱۴۹، ۱۸۶/۱۵۰، ۱۸۶/۱۵۱، ۱۸۶/۱۵۲، ۱۸۶/۱۵۳، ۱۸۶/۱۵۴، ۱۸۶/۱۵۵، ۱۸۶/۱۵۶، ۱۸۶/۱۵۷، ۱۸۶/۱۵۸، ۱۸۶/۱۵۹، ۱۸۶/۱۶۰، ۱۸۶/۱۶۱، ۱۸۶/۱۶۲، ۱۸۶/۱۶۳، ۱۸۶/۱۶۴، ۱۸۶/۱۶۵، ۱۸۶/۱۶۶، ۱۸۶/۱۶۷، ۱۸۶/۱۶۸، ۱۸۶/۱۶۹، ۱۸۶/۱۷۰، ۱۸۶/۱۷۱، ۱۸۶/۱۷۲، ۱۸۶/۱۷۳، ۱۸۶/۱۷۴، ۱۸۶/۱۷۵، ۱۸۶/۱۷۶، ۱۸۶/۱۷۷، ۱۸۶/۱۷۸، ۱۸۶/۱۷۹، ۱۸۶/۱۸۰، ۱۸۶/۱۸۱، ۱۸۶/۱۸۲، ۱۸۶/۱۸۳، ۱۸۶/۱۸۴، ۱۸۶/۱۸۵، ۱۸۶/۱۸۶، ۱۸۶/۱۸۷، ۱۸۶/۱۸۸، ۱۸۶/۱۸۹، ۱۸۶/۱۹۰، ۱۸۶/۱۹۱، ۱۸۶/۱۹۲، ۱۸۶/۱۹۳، ۱۸۶/۱۹۴، ۱۸۶/۱۹۵، ۱۸۶/۱۹۶، ۱۸۶/۱۹۷، ۱۸۶/۱۹۸، ۱۸۶/۱۹۹، ۱۸۶/۲۰۰، ۱۸۶/۲۰۱، ۱۸۶/۲۰۲، ۱۸۶/۲۰۳، ۱۸۶/۲۰۴، ۱۸۶/۲۰۵، ۱۸۶/۲۰۶، ۱۸۶/۲۰۷، ۱۸۶/۲۰۸، ۱۸۶/۲۰۹، ۱۸۶/۲۱۰، ۱۸۶/۲۱۱، ۱۸۶/۲۱۲، ۱۸۶/۲۱۳، ۱۸۶/۲۱۴، ۱۸۶/۲۱۵، ۱۸۶/۲۱۶، ۱۸۶/۲۱۷، ۱۸۶/۲۱۸، ۱۸۶/۲۱۹، ۱۸۶/۲۲۰، ۱۸۶/۲۲۱، ۱۸۶/۲۲۲، ۱۸۶/۲۲۳، ۱۸۶/۲۲۴، ۱۸۶/۲۲۵، ۱۸۶/۲۲۶، ۱۸۶/۲۲۷، ۱۸۶/۲۲۸، ۱۸۶/۲۲۹، ۱۸۶/۲۳۰، ۱۸۶/۲۳۱، ۱۸۶/۲۳۲، ۱۸۶/۲۳۳، ۱۸۶/۲۳۴، ۱۸۶/۲۳۵، ۱۸۶/۲۳۶، ۱۸۶/۲۳۷، ۱۸۶/۲۳۸، ۱۸۶/۲۳۹، ۱۸۶/۲۴۰، ۱۸۶/۲۴۱، ۱۸۶/۲۴۲، ۱۸۶/۲۴۳، ۱۸۶/۲۴۴، ۱۸۶/۲۴۵، ۱۸۶/۲۴۶، ۱۸۶/۲۴۷، ۱۸۶/۲۴۸، ۱۸۶/۲۴۹، ۱۸۶/۲۵۰، ۱۸۶/۲۵۱، ۱۸۶/۲۵۲، ۱۸۶/۲۵۳، ۱۸۶/۲۵۴، ۱۸۶/۲۵۵، ۱۸۶/۲۵۶، ۱۸۶/۲۵۷، ۱۸۶/۲۵۸، ۱۸۶/۲۵۹، ۱۸۶/۲۶۰، ۱۸۶/۲۶۱، ۱۸۶/۲۶۲، ۱۸۶/۲۶۳، ۱۸۶/۲۶۴، ۱۸۶/۲۶۵، ۱۸۶/۲۶۶، ۱۸۶/۲۶۷، ۱۸۶/۲۶۸، ۱۸۶/۲۶۹، ۱۸۶/۲۷۰، ۱۸۶/۲۷۱، ۱۸۶/۲۷۲، ۱۸۶/۲۷۳، ۱۸۶/۲۷۴، ۱۸۶/۲۷۵، ۱۸۶/۲۷۶، ۱۸۶/۲۷۷، ۱۸۶/۲۷۸، ۱۸۶/۲۷۹، ۱۸۶/۲۸۰، ۱۸۶/۲۸۱، ۱۸۶/۲۸۲، ۱۸۶/۲۸۳، ۱۸۶/۲۸۴، ۱۸۶/۲۸۵، ۱۸۶/۲۸۶، ۱۸۶/۲۸۷، ۱۸۶/۲۸۸، ۱۸۶/۲۸۹، ۱۸۶/۲۹۰، ۱۸۶/۲۹۱، ۱۸۶/۲۹۲، ۱۸۶/۲۹۳، ۱۸۶/۲۹۴، ۱۸۶/۲۹۵، ۱۸۶/۲۹۶، ۱۸۶/۲۹۷، ۱۸۶/۲۹۸، ۱۸۶/۲۹۹، ۱۸۶/۳۰۰، ۱۸۶/۳۰۱، ۱۸۶/۳۰۲، ۱۸۶/۳۰۳، ۱۸۶/۳۰۴، ۱۸۶/۳۰۵، ۱۸۶/۳۰۶، ۱۸۶/۳۰۷، ۱۸۶/۳۰۸، ۱۸۶/۳۰۹، ۱۸۶/۳۱۰، ۱۸۶/۳۱۱، ۱۸۶/۳۱۲، ۱۸۶/۳۱۳، ۱۸۶/۳۱۴، ۱۸۶/۳۱۵، ۱۸۶/۳۱۶، ۱۸۶/۳۱۷، ۱۸۶/۳۱۸، ۱۸۶/۳۱۹، ۱۸۶/۳۲۰، ۱۸۶/۳۲۱، ۱۸۶/۳۲۲، ۱۸۶/۳۲۳، ۱۸۶/۳۲۴، ۱۸۶/۳۲۵، ۱۸۶/۳۲۶، ۱۸۶/۳۲۷، ۱۸۶/۳۲۸، ۱۸۶/۳۲۹، ۱۸۶/۳۳۰، ۱۸۶/۳۳۱، ۱۸۶/۳۳۲، ۱۸۶/۳۳۳، ۱۸۶/۳۳۴، ۱۸۶/۳۳۵، ۱۸۶/۳۳۶، ۱۸۶/۳۳۷، ۱۸۶/۳۳۸، ۱۸۶/۳۳۹، ۱۸۶/۳۴۰، ۱۸۶/۳۴۱، ۱۸۶/۳۴۲، ۱۸۶/۳۴۳، ۱۸۶/۳۴۴، ۱۸۶/۳۴۵، ۱۸۶/۳۴۶، ۱۸۶/۳۴۷، ۱۸۶/۳۴۸، ۱۸۶/۳۴۹، ۱۸۶/۳۵۰، ۱۸۶/۳۵۱، ۱۸۶/۳۵۲، ۱۸۶/۳۵۳، ۱۸۶/۳۵۴، ۱۸۶/۳۵۵، ۱۸۶/۳۵۶، ۱۸۶/۳۵۷، ۱۸۶/۳۵۸، ۱۸۶/۳۵۹، ۱۸۶/۳۶۰، ۱۸۶/۳۶۱، ۱۸۶/۳۶۲، ۱۸۶/۳۶۳، ۱۸۶/۳۶۴، ۱۸۶/۳۶۵، ۱۸۶/۳۶۶، ۱۸۶/۳۶۷، ۱۸۶/۳۶۸، ۱۸۶/۳۶۹، ۱۸۶/۳۷۰، ۱۸۶/۳۷۱، ۱۸۶/۳۷۲، ۱۸۶/۳۷۳، ۱۸۶/۳۷۴، ۱۸۶/۳۷۵، ۱۸۶/۳۷۶، ۱۸۶/۳۷۷، ۱۸۶/۳۷۸، ۱۸۶/۳۷۹، ۱۸۶/۳۸۰، ۱۸۶/۳۸۱، ۱۸۶/۳۸۲، ۱۸۶/۳۸۳، ۱۸۶/۳۸۴، ۱۸۶/۳۸۵، ۱۸۶/۳۸۶، ۱۸۶/۳۸۷، ۱۸۶/۳۸۸، ۱۸۶/۳۸۹، ۱۸۶/۳۹۰، ۱۸۶/۳۹۱، ۱۸۶/۳۹۲، ۱۸۶/۳۹۳، ۱۸۶/۳۹۴، ۱۸۶/۳۹۵، ۱۸۶/۳۹۶، ۱۸۶/۳۹۷، ۱۸۶/۳۹۸، ۱۸۶/۳۹۹، ۱۸۶/۴۰۰، ۱۸۶/۴۰۱، ۱۸۶/۴۰۲، ۱۸۶/۴۰۳، ۱۸۶/۴۰۴، ۱۸۶/۴۰۵، ۱۸۶/۴۰۶، ۱۸۶/۴۰۷، ۱۸۶/۴۰۸، ۱۸۶/۴۰۹، ۱۸۶/۴۱۰، ۱۸۶/۴۱۱، ۱۸۶/۴۱۲، ۱۸۶/۴۱۳، ۱۸۶/۴۱۴، ۱۸۶/۴۱۵، ۱۸۶/۴۱۶، ۱۸۶/۴۱۷، ۱۸۶/۴۱۸، ۱۸۶/۴۱۹، ۱۸۶/۴۲۰، ۱۸۶/۴۲۱، ۱۸۶/۴۲۲، ۱۸۶/۴۲۳، ۱۸۶/۴۲۴، ۱۸۶/۴۲۵، ۱۸۶/۴۲۶، ۱۸۶/۴۲۷، ۱۸۶/۴۲۸، ۱۸۶/۴۲۹، ۱۸۶/۴۳۰، ۱۸۶/۴۳۱، ۱۸۶/۴۳۲، ۱۸۶/۴۳۳، ۱۸۶/۴۳۴، ۱۸۶/۴۳۵، ۱۸۶/۴۳۶، ۱۸۶/۴۳۷، ۱۸۶/۴۳۸، ۱۸۶/۴۳۹، ۱۸۶/۴۴۰، ۱۸۶/۴۴۱، ۱۸۶/۴۴۲، ۱۸۶/۴۴۳، ۱۸۶/۴۴۴، ۱۸۶/۴۴۵، ۱۸۶/۴۴۶، ۱۸۶/۴۴۷، ۱۸۶/۴۴۸، ۱۸۶/۴۴۹، ۱۸۶/۴۵۰، ۱۸۶/۴۵۱، ۱۸۶/۴۵۲، ۱۸۶/۴۵۳، ۱۸۶/۴۵۴، ۱۸۶/۴۵۵، ۱۸۶/۴۵۶، ۱۸۶/۴۵۷، ۱۸۶/۴۵۸، ۱۸۶/۴۵۹، ۱۸۶/۴۶۰، ۱۸۶/۴۶۱، ۱۸۶/۴۶۲، ۱۸۶/۴۶۳، ۱۸۶/۴۶۴، ۱۸۶/۴۶۵، ۱۸۶/۴۶۶، ۱۸۶/۴۶۷، ۱۸۶/۴۶۸، ۱۸۶/۴۶۹، ۱۸۶/۴۷۰، ۱۸۶/۴۷۱، ۱۸۶/۴۷۲، ۱۸۶/۴۷۳، ۱۸۶/۴۷۴، ۱۸۶/۴۷۵، ۱۸۶/۴۷۶، ۱۸۶/۴۷۷، ۱۸۶/۴۷۸، ۱۸۶/۴۷۹، ۱۸۶/۴۸۰، ۱۸۶/۴۸۱، ۱۸۶/۴۸۲، ۱۸۶/۴۸۳، ۱۸۶/۴۸۴، ۱۸۶/۴۸۵، ۱۸۶/۴۸۶، ۱۸۶/۴۸۷، ۱۸۶/۴۸۸، ۱۸۶/۴۸۹، ۱۸۶/۴۹۰، ۱۸۶/۴۹۱، ۱۸۶/۴۹۲، ۱۸۶/۴۹۳، ۱۸۶/۴۹۴، ۱۸۶/۴۹۵، ۱۸۶/۴۹۶، ۱۸۶/۴۹۷، ۱۸۶/۴۹۸، ۱۸۶/۴۹۹، ۱۸۶/۵۰۰، ۱۸۶/۵۰۱، ۱۸۶/۵۰۲، ۱۸۶/۵۰۳، ۱۸۶/۵۰۴، ۱۸۶/۵۰۵، ۱۸۶/۵۰۶، ۱۸۶/۵۰۷، ۱۸۶/۵۰۸، ۱۸۶/۵۰۹، ۱۸۶/۵۱۰، ۱۸۶/۵۱۱، ۱۸۶/۵۱۲، ۱۸۶/۵۱۳، ۱۸۶/۵۱۴، ۱۸۶/۵۱۵، ۱۸۶/۵۱۶، ۱۸۶/۵۱۷، ۱۸۶/۵۱۸، ۱۸۶/۵۱۹، ۱۸۶/۵۲۰، ۱۸۶/۵۲۱، ۱۸۶/۵۲۲، ۱۸۶/۵۲۳، ۱۸۶/۵۲۴، ۱۸۶/۵۲۵، ۱۸۶/۵۲۶، ۱۸۶/۵۲۷، ۱۸۶/۵۲۸، ۱۸۶/۵۲۹، ۱۸۶/۵۳۰، ۱۸۶/۵۳۱، ۱۸۶/۵۳۲، ۱۸۶/۵۳۳، ۱۸۶/۵۳۴، ۱۸۶/۵۳۵، ۱۸۶/۵۳۶، ۱۸۶/۵۳۷، ۱۸۶/۵۳۸، ۱۸۶/۵۳۹، ۱۸۶/۵۴۰، ۱۸۶/۵۴۱، ۱۸۶/۵۴۲، ۱۸۶/۵۴۳، ۱۸۶/۵۴۴، ۱۸۶/۵۴۵، ۱۸۶/۵۴۶، ۱۸۶/۵۴۷، ۱۸۶/۵۴۸، ۱۸۶/۵۴۹، ۱۸۶/۵۵۰، ۱۸۶/۵۵۱، ۱۸۶/۵۵۲، ۱۸۶/۵۵۳، ۱۸۶/۵۵۴، ۱۸۶/۵۵۵، ۱۸۶/۵۵۶، ۱۸۶/۵۵۷، ۱۸۶/۵۵۸، ۱۸۶/۵۵۹، ۱۸۶/۵۶۰، ۱۸۶/۵۶۱، ۱۸۶/۵۶۲، ۱۸۶/۵۶۳، ۱۸۶/۵۶۴، ۱۸۶/۵۶۵، ۱۸۶/۵۶۶، ۱۸۶/۵۶۷، ۱۸۶/۵۶۸، ۱۸۶/۵۶۹، ۱۸۶/۵۷۰، ۱۸۶/۵۷۱، ۱۸۶/۵۷۲، ۱۸۶/۵۷۳، ۱۸۶/۵۷۴، ۱۸۶/۵۷۵، ۱۸۶/۵۷۶، ۱۸۶/۵۷۷، ۱۸۶/۵۷۸، ۱۸۶/۵۷۹، ۱۸۶/۵۸۰، ۱۸۶/۵۸۱، ۱۸۶/۵۸۲، ۱۸۶/۵۸۳، ۱۸۶/۵۸۴، ۱۸۶/۵۸۵، ۱۸۶/۵۸۶، ۱۸۶/۵۸۷، ۱۸۶/۵۸۸، ۱۸۶/۵۸۹، ۱۸۶/۵۹۰، ۱۸۶/۵۹۱، ۱۸۶/۵۹۲، ۱۸۶/۵۹۳، ۱۸۶/۵۹۴، ۱۸۶/۵۹۵، ۱۸۶/۵۹۶، ۱۸۶/۵۹۷، ۱۸۶/۵۹۸، ۱۸۶/۵۹۹، ۱۸۶/۶۰۰، ۱۸۶/۶۰۱، ۱۸۶/۶۰۲، ۱۸۶/۶۰۳، ۱۸۶/۶۰۴، ۱۸۶/۶۰۵، ۱۸۶/۶۰۶، ۱۸۶/۶۰۷، ۱۸۶/۶۰۸، ۱۸۶/۶۰۹، ۱۸۶/۶۱۰، ۱۸۶/۶۱۱، ۱۸۶/۶۱۲، ۱۸۶/۶۱۳، ۱۸۶/۶۱۴، ۱۸۶/۶۱۵، ۱۸۶/۶۱۶، ۱۸۶/۶۱۷، ۱۸۶/۶۱۸، ۱۸۶/۶۱۹، ۱۸۶/۶۲۰، ۱۸۶/۶۲۱، ۱۸۶/۶۲۲، ۱۸۶/۶۲۳، ۱۸۶/۶۲۴، ۱۸۶/۶۲۵، ۱۸۶/۶۲۶، ۱۸۶/۶۲۷، ۱۸۶/۶۲۸، ۱۸۶/۶۲۹، ۱۸۶/۶۳۰، ۱۸۶/۶۳۱، ۱۸۶/۶۳۲، ۱۸۶/۶۳۳، ۱۸۶/۶۳۴، ۱۸۶/۶۳۵، ۱۸۶/۶۳۶، ۱۸۶/۶۳۷، ۱۸۶/۶۳۸، ۱۸۶/۶۳۹، ۱۸۶/۶۴۰، ۱۸۶/۶۴۱، ۱۸۶/۶۴۲، ۱۸۶/۶۴۳، ۱۸۶/۶۴۴، ۱۸۶/۶۴۵، ۱۸۶/۶۴۶، ۱۸۶/۶۴۷، ۱۸۶/۶۴۸، ۱۸۶/۶۴۹، ۱۸۶/۶۵۰، ۱۸۶/۶۵۱، ۱۸۶/۶۵۲، ۱۸۶/۶۵۳، ۱۸۶/۶۵۴، ۱۸۶/۶۵۵، ۱۸۶/۶۵۶، ۱۸۶/۶۵۷، ۱۸۶/۶۵۸، ۱۸۶/۶۵۹، ۱۸۶/۶۶۰، ۱۸۶/۶۶۱، ۱۸۶/۶۶۲، ۱۸۶/۶۶۳، ۱۸۶/۶۶۴، ۱۸۶/۶۶۵، ۱۸۶/۶۶۶، ۱۸۶/۶۶۷، ۱۸۶/۶۶۸، ۱۸۶/۶۶۹، ۱۸۶/۶۷۰، ۱۸۶/۶۷۱، ۱۸۶/۶۷۲، ۱۸۶/۶۷۳، ۱۸۶/۶۷۴، ۱۸۶/۶۷۵، ۱۸۶/۶۷۶، ۱۸۶/۶۷۷، ۱۸۶/۶۷۸، ۱۸۶/۶۷۹، ۱۸۶/۶۸۰، ۱۸۶/۶۸۱، ۱۸۶/۶۸۲، ۱۸۶/۶۸۳، ۱۸۶/۶۸۴، ۱۸۶/۶۸۵، ۱۸۶/۶۸۶، ۱۸۶/۶۸۷، ۱۸۶/۶۸۸، ۱۸۶/۶۸۹، ۱۸۶/۶۹۰، ۱۸۶/۶۹۱، ۱۸۶/۶۹۲، ۱۸۶/۶۹۳، ۱۸۶/۶۹۴، ۱۸۶/۶۹۵، ۱۸۶/۶۹۶، ۱۸۶/۶۹۷، ۱۸۶/۶۹۸، ۱۸۶/۶۹۹، ۱۸۶/۷۰۰، ۱۸۶/۷۰۱، ۱۸۶/۷۰۲، ۱۸۶/۷۰۳، ۱۸۶/۷۰۴، ۱۸۶/۷۰۵، ۱۸۶/۷۰۶، ۱۸۶/۷۰۷، ۱۸۶/۷۰۸، ۱۸۶/۷۰۹، ۱۸۶/۷۱۰، ۱۸۶/۷۱۱، ۱۸۶/۷۱۲، ۱۸۶/۷۱۳، ۱۸۶/۷۱۴، ۱۸۶/۷۱۵، ۱۸۶/۷۱۶، ۱۸۶/۷۱۷، ۱۸۶/۷۱۸، ۱۸۶/۷۱۹، ۱۸۶/۷۲۰، ۱۸۶/۷۲۱، ۱۸۶/۷۲۲، ۱۸۶/۷۲۳، ۱۸۶/۷۲۴، ۱۸۶/۷۲۵، ۱۸۶/۷۲۶، ۱۸۶/۷۲۷، ۱۸۶/۷۲۸، ۱۸۶/۷۲۹، ۱۸۶/۷۳۰، ۱۸۶/۷۳۱، ۱۸۶/۷۳۲، ۱۸۶/۷۳۳، ۱۸۶/۷۳۴، ۱۸۶/۷۳۵، ۱۸۶/۷۳۶، ۱۸۶/۷۳۷، ۱۸۶/۷۳۸، ۱۸۶/۷۳۹، ۱۸۶/۷۴۰، ۱



۱۲۹۱۳- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابویحییٰ، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، زہیر بن محمد، العلاء بن عبد الرحمن، ابوہ کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نذر نہ مانا کرو اس لئے کہ نذر اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتا اس سے تو بخیل سے مال نکلوا یا جاتا ہے۔

۱۲۹۱۵- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن اسحاق، ابویحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر رستہ، عبد الرحمن بن مہدی و ابو داؤد، زمرہ بن صالح، سلمۃ بن وھرام و طاؤس کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ غلاف سے کسی افضل چیز میں علم نہیں اٹھایا گیا۔

۱۲۹۱۶- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، حفص بن عمر ریانی، عبد الرحمن بن مہدی، زربان بن ابی زربان، زربان کہتے ہیں میں نے حسن بصری رحمہ اللہ کو سنا آپ نے فرمایا: فتنہ جب متوجہ ہوتا ہے تو عالم اس کو پہچان لیتا ہے۔ (لیکن جاہل نہیں پہچان پاتا) اور جب فتنہ ختم ہو جاتا ہے تو ہر جاہل اس کو پہچان لیتا ہے۔

۱۲۹۱۷- ابو نعیم اصفہانی ابو بکر بن خلاد، حارث، ابو عبیدہ قاسم بن سلام، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان بن سعید، اسماعیل سدی، رفاعہ الثقفانی کی سند سے عمرو بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی آدمی کو خون کا امان دے کر قتل کیا تو میں اس قاتل سے بری ہوں اگرچہ مقتول کافر ہی کیوں نہ ہو۔

یہ حدیث غریب ہے ثوری کی حدیث کے مقابلے میں، اس میں ابو عبد الرحمن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۸- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان، ابی اسحاق، سعید بن جبیر کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی بھی چوپایہ کو ظلماً قتل کرنے سے منع کیا۔

سلیمان بن احمد نے کہا کہ اس حدیث میں ابو عبد الرحمن بن مہدی متفرد ہیں۔

۱۲۹۱۹- ابو نعیم اصفہانی، احمد بن جعفر، سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، سفیان کی سند سے ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ پر گواہی دیتا ہوں کہ وہ رسول اللہ ﷺ پر گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے نہیں بیٹھتی مگر رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ پاک اپنے ہاں کے لوگوں میں ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے اس میں عبد الرحمن نے تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۰- ابو نعیم اصفہانی۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، ابن مہدی، سفیان، ابو اسحاق، سعید بن ابی کریب کی سند سے جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاکت ہے وعدے کی خلافت ورزی کرنے والوں کی آگ سے۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد، عبد الرحمن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان ابو اسحاق، ابو الاحوص حضرت عبد اللہ

۱- صحیح مسلم، کتاب النذر باب ۲، و سنن الترمذی ۱۵۳۸، و سنن النسائی ۱۶۷۷، و مسند الامام احمد ۴۶۳/۲، و السنۃ لابن ابی عاصم ۱۳۷/۱، و الدر المنثور ۳۵۱/۱.

۲- سنن ابن ماجہ ۲۶۸۸، و مجمع الزوائد ۲۸۵/۶، و الاحادیث الصخیحہ ۴۴۱.

۳- مسند الامام احمد ۳۹/۳، و مجمع الزوائد ۷۶/۱۰، و امالی الشجرى ۶۵/۱، و الترغیب والترہیب ۴۰۴/۲.

۴- صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۲۹، و صحیح البخاری ۲۳/۱، ۳۵، ۵۲، ۵۳، و فتح الباری ۱۴۳/۱، ۱۸۹، ۲۶۷.



سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام سے ابتداء کرنے والا کاٹنے سے بری ہے۔  
یہ ثوری عن ابی اسحق کی حدیث سے غریب ہے گویا کہ غیر محفوظ ہے۔

۱۲۹۲۲- ابو نعیم اصفہانی، حبیب بن حسن، یوسف القاضی بن ابی بکر، ابن مہدی، سفیان، ابو قیس، عمرو بن میمون کی سند سے حضرت مسعود سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

۱۲۹۲۳- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، بندار، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان کی سند سے ابو اسحق خثیمہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میرے والد کا نام عزیز تھا رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام عبدالرحمن رکھا۔  
یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا۔

۱۲۹۲۴- ابو نعیم اصفہانی ابو محمد بن حیان، حامد بن شعیب، شریح ابن یونس، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ابو اسحق حارثہ بن مضرب کی سند سے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ بدر کے دن ہم میں سے حضرت مقداد کے علاوہ کوئی فارس نہ تھا اور میں نے اپنے کو دیکھا کہ ہم میں سے کوئی کھڑا نہ تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے آپ ﷺ درخت کے نیچے نماز پڑھ رہے تھے رو رہے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی۔  
اس حدیث کو ان الفاظ میں ثوری سے صرف ابن مہدی نے ہی روایت کیا ہے۔

۱۲۹۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو محمد بن حیان اسحق بن احمد، عبدالرحمن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، ابو اسحق، مصعب بن سعد، ابوہ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے تمام کھانوں پر زید کی فضیلت ہے۔  
یہ ثوری اور ابو اسحق کی حدیث سے غریب ہے۔ ہم نے اس کو صرف ابن مہدی کے حدیث سے لکھا ہے۔

۱۲۹۲۶- ابو اسحق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابو موسیٰ، ابن مہدی، سفیان، ابو زبیر کی سند سے حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے کہ آدمی اپنے گھر میں رات کو سفر سے جائے یا ان کے ساتھ خیانت کرے۔  
یہ حدیث ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ عبدالرحمن اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۲۷- ابو اسحق بن عمر، ابراہیم بن ہاشم، ابراہیم بن عرعرة، ابن مہدی، سفیان، حبیب یعنی ابن ثابت، عطاء کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ طلوع شمس سے پہلے رمی الجمار نہ کرو۔  
یہ ثوری عن حبیب کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۲۸- ابو اسحق بن حمزہ، علی بن اسماعیل، ابو حفص بن مہدی، سفیان، جہضم کی سند سے عبداللہ بن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین والأقربین) البقرة: ۱۸۰ اس کو آیۃ المواریث نے منسوخ کر دیا ہے۔

یہ ثوری کے حدیث سے غریب ہے صرف ابن مہدی کی حدیث سے ہم نے اس کو لکھا ہے۔

۱- کنز العمال ۲۵۳۰۱، والجامع الكبير ۱۰۲۷۲، ۱۰۲۷۳.

۲- صحيح البخاری ۲۰۰۷۳، ۳۶۷۵، ۹۷۷۷، ۹۸۰۹، وصحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة ۸۹، وفتح الباری ۱۰۶۷۷، ۵۵۵، ۵۵۱/۹.

۳- مسند الامام احمد ۱۷۵/۱، ۳۰۲/۳، ۳۱۰، ۳۵۱، والمصنف لابن أبي شيبة ۵۲۳/۱۲، ۵۲۳.

۴- سنن الترمذی ۸۹۳، وسنن ابن ماجه ۳۰۲۵، ومسند الامام احمد ۲۳۳/۱، ۲۷۷، ۳۲۶، ۳۳۳، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۵۷/۱، ۳۸۵، ۳۹۸، وسنن الدارقطني ۲۷۳/۲.



۱۲۹۲۹- ابو الحسن محمد بن المظفر، محمد بن اسحق بن عیسیٰ بن فروخ، زید بن اخزم، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی کریم ﷺ سے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا اور نہ میں نے تمہیں اس کی خبر دی پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ“ (الایۃ السجدۃ: ۷) ترجمہ پس نہیں جانتا کوئی نفس جو کچھ ان کے لئے پوشیدہ رکھا گیا ہے آنکھوں کی ٹھنڈک میں سے۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے ابن مہدی اس کے ساتھ متفرد ہیں۔

۱۲۹۳۰- محمد بن المظفر، محمد بن عبدالحمید الفرغانی، عمر بن شیبہ، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے بعد میں اس کے والدین اسکو یہودی نصرانی بناتے ہیں۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے عبدالرحمن نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۱- محمد بن المظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، بندار بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، اعمش، ابوصالح کی سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ ایک بالشت تک میری قربت حاصل کرتا ہے تو میں ایک گز اس کے قریب ہوتا ہوں اگر وہ ایک گز میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

یہ ثوری کی حدیث سے غریب ہے۔ ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۲- سلیمان بن احمد، احمد بن علی بن جارود، عبدالرحمن بن عمر رستہ، ابن مہدی، سفیان، اعمش ابوصالح حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے، یہ ثوری کی حدیث غریب ہے ابن مہدی نے اس کے ساتھ تفرد کیا ہے۔

۱۲۹۳۳- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، سفیان، ابوہ عبادة، رفاعہ محمد بن سلمہ کی سند سے حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی اپنے پڑوسی کے بغیر سیر نہیں ہوتا۔

یہ حدیث غریب ہے۔ ہم نے اس کو عمر بن الخطابؓ کی اسناد سے صرف یہی حدیث لکھی ہے۔ عبدالرحمن اس کے ساتھ متفرد

ہیں۔

۱۲۹۳۴- عبداللہ بن محمد بن عباس بن محمد، محمد بن مہدی، سفیان، اعمش، ابوسقیان، جابر کی سند سے ابوسعید خدریؓ سے روایت

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۴۳۸، و مسند الحمیدی ۱/۱۳۳، والترغیب والترہیب ۴/۵۲۱، ۵۵۷، و انہاف السادة المتقين

۵۶۸/۸، ۵۳۵/۱۰، ۵۵۰، و الدر المنثور ۵/۱۷۶۔

۲۔ صحیح البخاری ۲/۱۱۸، ۱۳۳/۶، و صحیح مسلم، کتاب القدر ۲۲، ۲۳، و فتح الباری ۸/۵۱۲، ۱۱/۴۹۳۔

۳۔ مسند الامام احمد ۲/۳۱۵، ۱۰۶/۳، و الترغیب والترہیب ۲/۳۹۳، ۴۷۷، ۱۰۳/۳، و فتح الباری ۳/۳۸۴، و حسن

الظن باللہ لابن ابی الدنیا ۳، و انہاف السادة المتقين ۵/۵، ۷، ۷۰۔

۴۔ صحیح البخاری ۹/۱۷۵۔

۵۔ المستدرک ۴/۱۶۷، و مسند الامام احمد ۱/۵۵۷، و مجمع الزوائد ۸/۱۶۷، و المطالب العالیۃ ۲۷۲۔



AlHidayah - الهداية



۱۲۹۴۲- ابو نعیم اصفہانی ابو بکر بن عبد اللہ، محمد بن سہل، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، ابن عیینہ، زہری (ابو سلمۃ) ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حبشی کا انتقال ہوا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لئے استغفار کرو۔

۱۲۹۴۳- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس، ایوب، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، شعبۃ، سفیان ابن عیینہ، زہری کی سند سے سالم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نہیں سنا ان کو پڑھتے ہوئے مگر یہ کہ چلو اللہ کے یاد کی طرف، تو شعبۃ نے کہا تم پر سوز نہیں واجب ہیں جب آپ کے پاس اس طرح موجود ہیں تو مجھ سے کیوں روایت کرتے ہو؟

۱۲۹۴۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، حبیب، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابو محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، سلیمان بن کثیر، زہری، سالم ابوہ کی سند سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا در آنحالیکہ سالم نے مجھے حضور ﷺ کی وہ کتاب الصدقہ پڑھائی جو آپ نے وفات سے پہلے لکھی تھی آپ نے فرمایا کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ اور حدیث کو مفصل بیان کیا۔

۱۲۹۴۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، محمد بن حمید، عباس بن ابراہیم قرطبی، محمد بن بشار بن دار، ح' ابو محمد بن حیان، عباس بن مشجع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی سلیم بن اجضر، عبید اللہ نافع کی سند سے ابن عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ غنیمت کے مال کو اس طرح تقسیم کیا کہ گھوڑے کو دو حصے اور پیدل آدمی کو ایک حصہ ہم دیا۔

۱۲۹۴۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، ثابت بنانی، انس بن مالک بن مرثد بن ریح سے روایت کرتے ہیں اور وہ عتبان بن مالک سے فرمایا کہ میں ملاعتبان ابن مالک سے تو اس نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نہیں ہے کہ جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور پھر اس کو آگ کھائے۔ تو حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث اچھی لگی چنانچہ میں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اسکو لکھ دو۔

۱۲۹۴۷- ابو بکر بن عبد اللہ محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال کی سند سے ہشام بن عامر سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ احد کے دن انصار نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں آئے اور عرض کیا کہ ہمیں زخم اور مشقت پہنچی ہے آپ نے فرمایا کہ قبریں کشادہ کھودو اور ایک ہی قبر میں دو اور تین دفن کرو۔ انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول کس کو مقدم کریں؟ فرمایا جس کے پاس قرآن زیادہ ہو۔ چنانچہ ابن عامر انصار کے دو آدمیوں سے مقدم کر دیئے گئے۔

۱۲۹۴۸- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، سلیمان بن حیان قتادہ کی سند سے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جنت میں ایک درخت ہے کہ اس کے سائے کے نیچے کوئی سوار سو سال تک چلے پھر بھی اس کو ختم نہ کر سکے گا۔

۱۲۹۴۹- ابو محمد بن احمد جر جانی، حسن بن سفیان، ابو بکر بن خلاد، عبد الرحمن بن مہدی، سلیم بن حیان، سعید بن مینا حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔

۱۲۹۵۰- ابو نعیم اصفہانی ابو العباس احمد بن محمد بن ایشم تستری، یحییٰ بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، ابوالاخص،

۱- مسند الامام احمد ۲/۲۴۱، ۵۲۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۲/۳۶۷۔

۲- صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۱۰۔

۳- مسند الامام احمد ۲/۱۹، ۲۰، سنن النسائي ۳/۸۱، ۸۳، سنن ابن ماجه ۱۵۶۰، سنن أبي داود ۳۲۱۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۳۳، ودلائل النبوة ۳/۲۹۶۔

۴- صحيح البخاري ۳/۱۳۳، ۱۸۳، ۱۳۲، وصحيح مسلم، كتاب الجنة ۶، ۷، ۸، وفتح الباري ۱۱/۳۱۵، ۳۱۶۔



سلام بن سلیم، اشعث بن ابی الشعثاء، ابوہ، مسروق حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر متوجہ ہونے کے بارے میں روایت کرتی ہیں فرمایا کہ وہ اچک لینا ہے جو شیطان بندے کی نماز سے اچک لیتا ہے۔

۱۲۹۵۱- ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، ابوالاحوص سلام بن سلیم، اعمش، عبد اللہ بن سائب، زاذان) حضرت عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں قتل ہونا گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے سوائے امانت کے قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اگر چہ وہ اللہ کے راستے میں شہید ہو گیا ہو تو اس کو کہا جائے گا کہ اپنی امانت ادا کرو، وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں کہاں سے ادا کروں دنیا تو چلی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اسکو ہادیہ میں لے چلو تو اسکو لے جایا جائے گا اور جہنم کے تہہ میں اس چیز کو اس ہیئت کے ساتھ بنایا جائے گا جس دن اس نے اس کے ساتھی سے لیا تھا فرمایا کہ پھر اسکو گرا دیا جائے گا تو یہ اسکو اپنی گردن پر لادے گا پھر اسکو اٹھائے گا پھر وہ گرا دی جائے گی اور یہ اسکے پیچھے گرا دیا جائے گا اور وہ ہمیشہ اسی طرح رہے گا۔ عبد اللہ نے فرمایا کہ امانت جنابت سے غسل میں بھی ہے، نماز میں بھی ہے، حدیث میں بھی ہے، ناپنے اور تولنے میں بھی ہے اور ان سب سے سخت و دلیعہ ہے۔

۱۲۹۵۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع (عثمان بن عبد اللہ بن مویہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ام سلمہؓ کے پاس گئے تو اس نے ہمارے لئے نبی کریم ﷺ کے بالوں میں سے ایک بال نکالا جو مہندی اور کتم سے رنگا ہوا تھا۔

۱۲۹۵۳- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبید، عبد الرحمن بن مہدی، سلام بن ابی مطیع کی سند سے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے عمان کے گورنر کو لکھا کہ مچھلی میں سے کچھ نہ لیا کر یہاں تک کہ دوسو درہم تک پہنچے جب دوسو درہم تک پہنچے تو اس سے زکوٰۃ لیا کرو۔

۱۲۹۵۴- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین، کثیر بن زیاد کی سند سے حسن سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان امراء میں سے بعض کہا کرتے تھے کہ ثناء (یعنی جو خیر و شر کے دو مستقل قوت ہونے کا قائل ہو) کی گواہی قبول نہ کرو کیونکہ انہوں نے اہل اسلام کی مجاورت کے مقابلے میں اہل شرک کی مجاورت کو اختیار کیا ہے۔

۱۲۹۵۵- ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، سلام بن مسکین کی سند سے شعیب بن حجاب سے روایت کرتے ہیں کہ جب جنازے میں چار آدمی ہوتے تو ابراہیم انتظار نہ فرماتے۔

۱۲۹۵۶- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، سلام بن عبد اللہ کی سند سے موسیٰ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو سعید خدریؓ کو دیکھا کہ نماز میں اشارہ کر رہے تھے۔

۱۲۹۵۷- ابو جعفر محمد بن حسن یقطینی، احمد بن عمر بن سنان، سکی، عبد اللہ بن عبد الرحمن تمیمی، عبد الرحمن بن مہدی، سعید بن زید، حماد بن زید کا بھائی، زبیر بن خربت ابولبید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اہل بصرہ نے گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کروایا جب مقابلہ ختم ہوا تو ہم انس بن مالک سے ہوتے ہوئے گزرے اور ان سے کہا کیا تم لوگ حضور ﷺ کے دور میں مقابلہ بازی کرتے تھے ایسے گھوڑے پر جسکو سبخت کہتے تھے پس لوگ اس میں سہقت کر گئے اور اس کا کوئی معنی نہیں ہے اور اسکو پسند کیا۔

۱۲۹۵۸- ابو نعیم اصفہانی سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبید، عبد الرحمن بن مہدی، سعید بن عبد الرحمن امجی، صالح بن محمد بن زائد کی سند سے مکحول سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے دن فوس سے زیادتی لی۔



۱۲۹۵۹- ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، کی سند سے سہل بن ابی صلت السراج سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا اس حال میں کہ ان سے سوال کیا گیا ایسی قوم کے بارے میں جو قیدیوں کو لے کر آئے تھے اور وہ جب ان قیدیوں کو نماز کا حکم دیتے تو وہ نہ پڑھتے، ان میں سے ایک انسان مر گیا تو ابن سیرین نے فرمایا کہ تمہارے لئے اب ظاہر ہو گیا کہ وہ اصحاب انجیم میں سے ہے۔ فرمایا کہ ان کو غسل دو کفن پہنا دو اسکو مسالہ لگا دو پھر جنازہ پڑھ کر دفنادو۔

۱۲۹۶۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندہ، بندار، عبد الرحمن بن مہدی کی سند سے سہل سراج بن حسن سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں روایت کرتے ہیں (کَلَامُهُمْ لَا وَهْلًا مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ) فرمایا کہ ہر ایک کو ہم دنیا میں رزق دیتے ہیں نیک کو بھی اور برے کو بھی۔

۱۲۹۶۱- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی کی سند سے سری بن یحییٰ کی روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا اس حال میں کہ ایک آدمی نے ان سے سوال کیا کہ اے ابوسعید ایک قیدی لڑکی سے اس نے ایک نماز کے علاوہ کبھی نماز نہیں پڑھی پھر وہ مر گئی کیا اس کو دفن کر دوں تو فرمایا کہ ہاں اور جنازہ بھی پڑھ لو۔

۱۲۹۶۲- حبیب بن حسن، یوسف بن یعقوب قاضی، محمد بن ابی بکر، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، ابو اسحق، ابوسلمہ کی سند سے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ سب سے پسندیدہ عمل نبی کریم ﷺ کو وہ عمل تھا جس پر بندہ مداومت کرے اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

۱۲۹۶۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، عبید اللہ بن سعید، یعقوب بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ میں نے مدائنت نہیں کی صرف اس حدیث میں قنوت پڑھا کہ انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر خراب کیا جائے جو وہ حدیث کو۔

۱۲۹۶۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے کسی آدمی سے بھی حدیث نہیں سنی مگر یہ کہ اس نے مجھے کہا کہ حدیثی یا حدیثا کہا سوائے ایک حدیث کے، شعبہ نے کہا کہ قنوت پڑھا کہ انسؓ نے فرمایا کہ نماز کے حسن میں سے صف کا سیدھا کرنا ہے اوکما قال: پس میں نے ناپسند کیا کہ مجھ پر جو وہ حدیث کو خراب کیا جائے حال ۱۲۹۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن حسین بن حفص، سفیان بن وکیع، ابن مہدی، شعبہ، حمید سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے قنوت پڑھا ہے تو انہوں نے فرمایا ہاں ایک مہینہ کے لئے قنوت پڑھا ہے میں نے کہا رکوع سے پہلے یا بعد؟ تو فرمایا کہ پہلے بھی اور بعد میں بھی۔

۱۲۹۶۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر ابن مہدی، شعبہ، حمید کی سند سے حضرت انس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ یہ سب کچھ رکوع سے پہلے اور بعد میں ہوا۔ یعنی حضور ﷺ نے قنوت پڑھی۔

۱۲۹۶۷- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، عبید اللہ بن عمر قواریری، عبد الرحمن بن مہدی، شعبہ، قناتہ، مطرف بن عبد اللہ بن شخیر کی سند سے روایت ہے کہ شخیر نے فرمایا کہ میں آیا نبی کریم ﷺ کے پاس بنی عامر کی ایک جماعت میں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اونٹوں میں سے پاتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کا گمشدہ چیز جہنم کی آگ ہے۔

۱- مسند الامام احمد ۱۲۲/۳. والمصنف لابن ابی شیبہ ۳۵۱/۱، والدر المنثور ۲۹۳/۵.

۲- سنن الترمذی ۱۸۸۱، وسنن ابن ماجہ ۲۵۰۲. ومسند الامام احمد ۲۵۰۲، ۸۰/۵، وسنن الدارمی ۲۶۶/۲. والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۹۰/۶، ۱۹۱، وصحیح ابن خزيمة ۱۱۷۰، ۱۱۷۱. وفتح الباری ۹۲/۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۲، ۱۸۳/۱۷. والصغیر ۲۸/۲.



۱۲۹۶۸- سلیمان بن احمد، احمد بن تکی بن سہیل تستری، ابوالریج حارثی، عبدالرحمن، شعبہ، سہیل بن ابی صالح کی سند سے حضرت ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ نبی کریم ﷺ سے کہ آپ جب فجر کی دو رکعتیں پڑھتے تو پھر لیٹ جاتے تھے۔

۱۲۹۶۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد، عبدالرحمن بن مہدی، شریک، سماک حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم جب نبی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی اس جگہ بیٹھا جہاں مجلس ختم ہوتی۔

۱۲۹۷۰- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، شریک، مقدم بن شرح ان کے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے دریافت کیا کہ نبی علیہ السلام کس چیز سے ابتداء کرتے تھے، فرمایا کہ ان ٹیلوں تک۔

۱۲۹۷۱- احمد بن الحنفی، ابوتکی رازی، عبدالرحمن بن رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، شریک بن ابراہیم بن مہاجر ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ خباب بن الارتؓ جو ان تھے اور وہ چاندی سے آراستہ تلوار خریدتا تھا۔

۱۲۹۷۲- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابوعبید، عبدالرحمن بن مہدی، شریک، ابولہان کی سند سے وسق رومی سے روایت کرتے ہیں کہ میں عمر بن الخطابؓ کا غلام تھا وہ مجھے کہتے تھے کہ اسلام لاؤ اس لئے کہ اگر تم اسلام لائے تو میں تیرے ذریعے مسلمانوں کی امانت میں مددلوں گا اس لئے کہ میرے لئے مناسب نہیں کہ میں انکی امانت میں ایسے شخص سے مددلوں جو ان میں سے نہیں ہے فرمایا کہ میں نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا کہ دین میں اکراہ نہیں ہے جب ان کی وفات کا وقت ہو گیا تو مجھے آزاد کر دیا اور کہا کہ جہاں چاہو جاؤ۔

۱۲۹۷۳- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم حضرت عبداللہ بن حضرمی، محمد بن بشار بندار، عبدالرحمن بن مہدی ابوبکر بن عیاش، عاصم زریکی سند سے حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سحری کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے۔ کہا گیا ہے کہ ابوبکر بن عیاش کا نام شعبہ ہے۔

۱۲۹۷۴- جعفر بن عبداللہ بن صباح، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، شعیب بن صفوان، عطاء بن السائب ابوالفضلی کی سند سے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے کتاب اللہ سیکھی پھر تابعداری کی ان چیزوں کی جو اس میں سے اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کو گمراہی سے ہدایت دے گا اور قیامت میں انکو برے حساب سے بچائے گا پھر یہ آیت نازل فرمائی (فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یسقی)۔

۱۲۹۷۵- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن ضبل، ابوہ عبدالرحمن بن مہدی، شیبان بن عبدالرحمن، رکیبن بن ریج، ابوہ، عمہ کی سند سے خریم بن فاتک سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ چار قسم کے ہیں اور اعمال چھ ہیں پس لوگوں کے لئے دنیا و آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور بعض لوگوں کے لئے دنیا میں وسعت آخرت میں تنگی کر دی گئی ہے اور بعض لوگوں کے لئے دنیا میں تنگی اور آخرت میں وسعت کر دی گئی ہے اور ایک قسم ایسی ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں شقی ہے۔ اور اعمال چھ ہیں۔ دو واجب کرنے والے اور مثلاً بمثل اور دس گنا، سات سو گنا، اور واجب کرنے والے دو وہ ہیں کہ جو مسلمان یا مؤمن ہو کر مرا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا تھا تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ اور جو کافر ہو کر مرا اس کے لئے جہنم ہے۔ اور جو لوگ ایسی نیکی کے ساتھ ہیں جنکو انہوں نے کیا نہیں ہے تو اللہ پاک چانتا ہے۔ اور حدیث کو ذکر کیا۔

۱۲۹۷۶- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمن بن مہدی، صخر بن جویریہ، نافع کی سند سے مسلم بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت ام سلمہؓ جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ مبارک ہیں کی طرف سے ایک آدی آیا اور کہا کہ ایک عورت کو خون آتا ہے



اور رکتا نہیں ہے فرمایا کہ وہ ان دن رات کی تعداد میں دیکھے جن میں اس کو حیض آتا تھا اور اسکی مقدار نماز چھوڑ دے۔ پھر فرمایا کہ جب نماز کا وقت آجائے تو غسل کرے اور کپڑے سے اپنے آپ کو ڈھانپ کر نماز پڑھ لے۔

۱۲۹۷- احمد بن اسحاق، ابوتحی الرازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، صالح بن رستم کی سند سے عطاء سے روایت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں ”ولا یأب الشهداء اذا ماعوا“ ترجمہ: اور انکار نہیں کرتے شہداء جب ان کو بلایا جائے۔ فرمایا کہ اقامت کے وقت، حسن نے کہا کہ اقامت اور شہادت کے وقت۔

۱۲۹۸- احمد بن اسحاق، ابوتحی الرازی، عبدالرحمن بن مہدی کی سند سے الصق بن خزن سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن سیرین کو سنا جب ان سے سوال کیا گیا ایسی عورت کے بارے میں جس نے نذر مانا کہ بیت اللہ تک مشی کرے گی تو حسن نے ان کو حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے اور ابن سیرین اس کا انکار کرتا تھا اور فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو سنا فرماتے ہیں کہ ”ومنہم من عاہد اللہ لئن آتانا من فضلہ“ (التوبہ: ۷۵)

۱۲۹۹- احمد بن اسحاق، ابوتحی الرازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، صباح بن عبد اللہ، عبید اللہ بن سلیمان کی سند سے ابو حکیم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں کوئہ کی مسجد میں بیٹھ کر مصاحف لکھ رہا تھا میرے پاس سے حضرت علی گزرے پس وہ میرے پاس کھڑے ہو کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ اللہ کی کتاب کو منور کر کے لکھو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو منور کیا ہے۔

۱۲۹۸۰- احمد بن بندار، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی کی سند سے طعمہ بن عمرو سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے موسیٰ بن طلحہ کو دیکھا کہ اپنے دانتوں کو سونے سے مضبوط کر رہے تھے۔

۱۲۹۸۱- احمد بن جعفر بن مسلم احمد بن الآبار، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی طاہر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابراہیم بن ادھم کو سنا کہ اس بندے نے اللہ کی تصدیق نہیں کی جس نے شہرت کو پسند کیا۔

۱۲۹۸۲- محمد بن یحییٰ بن مندہ، محمد بن بشر، عبدالرحمن بن مہدی کی سند سے طالب بن سلمیٰ، سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہا ان لوگوں نے بھاگے ہوئے غلام اور گمشدہ اونٹ میں جعل یعنی مزدوری مقرر کی ہے میرے لئے اس میں سے کچھ داخل اور کچھ خارج ہے فرمایا کہ مسلمان زیادہ مستحق ہے مسلمان پر لوٹانے سے، اور مسلمان پر کیوں نہیں لوٹاتے؟ اگر وہ خوش ہوا تو اس کا صلہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۲۹۸۳- احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمن، عبد اللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید کی سند سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثمامہ ابن اثان مسلمان ہوا تو تبتی علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ اسکو بنی فلان کے باغ میں لے کر جاؤ اور انہیں حکم دو کہ غسل کر لے۔

۱۲۹۸۴- سلیمان، علی بن عبد العزیز، ابو عبید، عبدالرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عمر کی سند سے زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اس مال میں ہر مسلمان کا حق ہے اور میں اسکو دوں گا یا یہ کہ وہ روک دے۔

۱۲۹۸۵- احمد بن اسحاق، ابوتحی رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عمر، نافع کی سند سے ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عورتوں پر بیت اللہ میں رمل کرنا نہیں ہے، اور نہ ان کے لئے صفا اور مروۃ کے درمیان دوڑنا ہے اور نہ ہی وہ صفا اور مروہ پر چڑھیں گی۔



۱۲۹۸۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن جعفر، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعید کی سند سے عباس بن عبد المطلب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے بعض اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، گھٹنے اور دونوں قدم۔

۱۲۹۸۷- عبد اللہ بن جعفر، ابن عبد الرحمن بن المسور بن مخرمہ، محمد بن ابراہیم، ابو یعلیٰ، ابو خثیمہ عبد الرحمن بن مہدی، ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم، عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن محمد ابن سعد، عامر بن سعید کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں جانب سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ رخسار ظاہر ہو جاتا تھا اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ رخسار مبارک ظاہر ہو جاتا تھا۔

۱۲۹۸۸- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدی، ح، محمد بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن حسین ماسرجسی، اسحق بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن بکر بن عبد اللہ مزنی، عطاء بن ابی میمونہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام کی خدمت میں قصاص میں لایا گیا تو آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔ اور مقدی نے کہا کہ کوئی بھی قصاص نہیں لایا گیا حضور ﷺ کے پاس مگر یہ کہ آپ نے معاف کرنے کا حکم دیا۔

۱۲۹۸۹- احمد بن اسحق، ابوتحیٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن نبیب مدینہ، جدہ عبد اللہ بن ابی امامہ بن ثعلبہ (اپنے والد ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے لئے نکلنے کا ارادہ کیا جب میں نے حضور ﷺ کے ساتھ نکلنے کا عزم کیا تو مجھے ابو بردہ بن دینار نے کہا کہ تو اپنی ماں کے ساتھ ٹھہر جا۔ تو میں نے کہا کہ تو اپنی بہن کے پاس ٹھہر جا۔ یہ بات حضور ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو آپ نے ابو امامہ کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ابو بردہ نکل گئے اور حضور ﷺ کی اس حال میں واپسی ہوئی کہ والدہ کا انتقال ہو گیا تھا آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔

۱۲۹۹۰- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، ابن ابی بکر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، اوزاعی محمد بن علی، سعید بن المسیب، ابن عباس (نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو کچھ صدقہ کرتا ہے پھر واپس لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے۔

۱۲۹۹۱- حسن بن محمد بن کیسان، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبد الرحمن بن مہدی، ابن مبارک یونس بن یزید، زہری، سعید بن المسیب جبیر بن مطعم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اس حال میں کہ عثمان بن عفان حضور ﷺ سے گفتگو کر رہے تھے خیبر کے اس فحش میں جسکو آپ ﷺ نے بنو ہاشم اور بنو المطلب میں تقسیم کر دیا تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہمارے بھائیوں بنی عبد المطلب بن عبد مناف میں تقسیم کر دیا اور ہمیں کچھ نہ دیا اور ہماری قرابت بھی تو ان ہی کی قرابت کی طرح ہے تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مطلب اور ہاشم دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

۱۲۹۹۲- سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، موسیٰ بن محمد بن حبان، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک حرملہ بن عمران، عبد اللہ بن حارث عرفہ بن حارث سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نبی علیہ السلام کے پاس اس وقت حاضر تھا کہ آپ حجۃ الوداع میں بدنہ لائے تھے۔

۱- صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۲۳۱، وسنن ابی داؤد ۸۹۱، وسنن الترمذی ۲۷۲، وسنن النسائی ۱۰۸۰۲۱۰/۲، وسنن ابن ماجہ ۸۸۵، وصحیح ابن خزيمة ۲۳۰۱، وفتح الباری ۲۹۶/۲، وسنن النسائی ۲۶۶/۶، وسنن ابن ماجہ ۲۳۹۱، وامسند الامام احمد ۳۳۰۹/۱، وسنن الدارمی ۴۱۳/۲، وصحیح ابن خزيمة ۲۳۷۵، ۲۳۷۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۵۶/۱۰.



۱۲۹۹۳- احمد بن علی بن عبد اللہ الخراز الکوفی، عبد اللہ بن محمد بن سوار، اسماعیل بن بشر بن منصور عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، عمر، ابن برقان، یزید بن الاصم، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے سے پینے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۲۹۹۴- مخلد بن جعفر، عبید اللہ بن عثمان عثمانی، علی بن عبد اللہ مدنی، عبد الرحمن بن مہدی، ابو ادریس واثلہ بن الاسقع، ابو مرثد غنوی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ قبروں پر نہ بیٹھو اور اسکی طرف نماز بھی نہ پڑھو۔

۱۲۹۹۵- ابراہیم بن عبد اللہ، ابو بکر بن خزیمہ، بندار، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، موسیٰ بن عقبہ، سالم ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قسم یہ تھی ”لا و مقلب القلوب“۔

۱۲۹۹۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبید اللہ بن عمر، عبد اللہ بن اشعث بن سوار محارب بن دثامہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ بلاشبہ میری امت میں سے ایسے لوگ ہیں جو ننگے ہونے کی وجہ سے اپنی مسجد اور عید گاہ میں نہیں جاسکتے اور ان کا ایمان انکو لوگوں سے مانگنے سے روکتا ہے۔ ان میں سے اولیں قرنی اور فرات بن حیان ہیں۔

۱۲۹۹۷- محمد بن فتح، یحییٰ بن محمد، محمد بن عبد اللہ مخرمی، عبد الرحمن بن مہدی، ابن وہب، عمرو بن حارث، جعفر بن ربیعہ، عبد الرحمن اعرج ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی جہام نہیں ہے کوئی ہام نہیں ہے۔

۱۲۹۹۸- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرحمن بن یزید، ح، حبیب بن حسن، محمد بن یحییٰ مروزی، داؤد بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن یزید طائی، سارۃ بن مقسم میمونہ بنت کرم سے روایت کرتی ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کرم بن سفیان کے ساتھ نبی علیہ السلام کے حج کے سال حج کیا اور ان کا والد ان کو آگے کرتا تھا چنانچہ میں ان سے پڑھتی اور آپ کو سنتی تھی پس میرے والد نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول، میں جاہلیت کے بعض سالوں میں عذرات کے لشکر میں حاضر ہوا تھا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ سال پہچان لیا اور میرے والد نے کہا کہ طارق بن مدقح نے کہا کہ کون مجھے اپنا نیزہ دے گا کہ میں ان کو بدلہ دوں؟ میں نے کہا کہ اس کا بدلہ کیا ہوگا؟ کہا کہ میں اپنی پیدا ہونے والی پہلی بیٹی سے اسکی شادی کراؤں گا، چنانچہ میں نے اپنا نیزہ ان کو دیا پھر جتنا اللہ نے چاہا میں ٹھہرا رہا۔ پھر مجھے یہ اطلاع پہنچی کہ ان کے پاس بیٹی ہوئی ہے اور بالغ ہو چکی ہے چنانچہ میں اس کے پاس آیا اور کہا کہ کیا میں اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہوں؟ تو اس نے قسم کھائی کہ جب تک میں ان کو نئے سرے سے اس نیزے کے علاوہ کچھ اور مہر میں نہ دوں ایسا نہیں کرنے دے گا۔ اور میں نے قسم کھائی کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔ یا رسول اللہ اس بارے میں آپ کیا خیال رکھتے ہیں؟ تو ان کے والد نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ آپ انکو چھوڑ دو۔ کہا کہ آپ ﷺ نے میرے چہرے کی ناپسندیدگی کو بھانپ لیا اور فرمایا کہ تم گناہگار نہیں ہو گے اور تمہارا ساتھی گناہگار ہو گا۔ اور فرماتی ہیں کہ میرے والد نے اسی جگہ یہ بھی پوچھا کہ اے اللہ کے رسول میں نے یہ نذر مانی ہے کہ میں بوابہ کے سر پر چند بکریاں ذبح کر دوں۔ آپ نے پوچھا کہ

۱- صحیح مسلم، کتاب الجنائز باب ۳۱۳، سنن ابی داؤد ۳۲۲۹، سنن الترمذی ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، مسند الامام احمد ۱۳۵/۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۳۵/۲، ۴۹/۳، المستدرک ۲۲۰/۳۔

۲- صحیح البخاری ۱۵۷/۸، ۱۶۰، ۱۳۵/۹، سنن ابی داؤد ۳۲۶۳، سنن الترمذی ۲۵۳۰، سنن النسائی ۲/۷، مسند الامام احمد ۲۵/۲، ۲۶، ۶۷، ۶۸، ۱۲۷، سنن الدارمی ۱۸۷/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۷/۱۰، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۶/۱۲، ۲۹۷، ۵۱۳/۱۱، ۵۲۳۔

۳- الزہد للامام احمد ۱۳۰، ۳۴۱، وکنز العمال ۳۳۰۶۰۔

۴- مسند الامام احمد ۲۲۱/۲۔



کیا وہاں بتوں میں سے کچھ ہیں۔ کہا کہ نہیں، فرمایا کہ پھر اپنی نذر پوری کرو۔ فرماتی ہیں کہ میرے والد وہاں ذبح کرنے لگے تو ایک بکری بھاگ گئی تو وہ اس کے پیچھے دوڑنا شروع ہوئے اور کہہ رہے تھے کہ یا اللہ مجھ سے میری نذر پوری کر لے۔ فرماتی ہیں کہ اس بکری کو پکڑ کر ذبح کر دیا۔

اس حدیث کا سیاق داؤد بن عمر کا ہے۔ اور ابو محمد کے الفاظ مختصر ہیں۔

۱۲۹۹۹- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی ابن لہعۃ سے روایت کرتے ہیں کہ اصحاب رأی میں سے ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ نے توبہ نصیب فرمائی تو اس نے ہمیں کہا دیکھا کرو کہ یہ حدیث تم کس سے لیتے ہو یا کیسے لیتے ہو؟ اس لئے کہ ہم جب بھی کوئی رائے دیکھتے تو اسکو حدیث بناتے تھے۔

۱۳۰۰۰- عبد اللہ اصفہانی ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد الرحمن بن مہدی، مسعودی اس کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عتبہ بن عبد اللہ بن مسعود ہے قاسم بن مسعود سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ پیدائش رزق اور موت کا معاملہ فارغ کر دیا گیا ہے۔  
۱۳۰۰۱- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، مسعودی اپنے بھائی سے اور وہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے یاد کیا کہ میں دنیا میں چلنے والا ہوا ہوں۔

۱۳۰۰۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، مسعودی، اخوہ قاسم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس وقت عتبہ بن مسعود کا انتقال ہو گیا تو عمر بن الخطابؓ نے عتبہ بن مسعود کی ماں کا انتظار فرمایا چنانچہ جب تک وہ آئی نہیں تھی اس وقت تک جنازہ نہیں پڑھایا۔

۱۳۰۰۳- حضور ﷺ کا ایلاء فرمانا..... عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرحمن بن ابی الرجال، ابوہ، عمرہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو گوشت ہدیہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ حضرت زینب کو ہدیہ کرو۔ چنانچہ میں نے وہ زینب کو ہدیہ کیا تو اس نے واپس کر دیا آپ ﷺ نے فرمایا انکو لوٹاؤ، میں نے اسکو روک دیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے قسم کھائی ہے کہ میری بات کو رد نہیں کرے گی تو مجھے غیرت آئی اور غصے میں کہنے لگی کہ اس نے آپ کی توہین کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم سب اللہ پر اس سے زیادہ اہون ہو اس بات سے کہ تم میں سے کوئی میری توہین کرے، میں قسم کھاتا ہوں کہ ایک مہینے تک تم میں سے کسی کے پاس نہیں آؤں گا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ انتیس دن ہم سے غائب رہے فرماتی ہیں کہ پھر آئے اور میرے پاس داخل ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ نے قسم کھائی تھی کہ ایک مہینے تک ہمارے پاس نہیں آؤ گے آپ نے فرمایا کہ مہینہ اس طرح ہے اور اس طرح ہے۔ تین مرتبہ دس انگلیوں سے اشارہ کیا۔ اور اس طرح ہے اور اس طرح ہے اور تیسری بار ایک انگلی کو بند رکھا۔  
۱۳۰۰۴- (ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرحمن بن بزیل، ابوہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض خاص گھر کے لوگ ہیں۔ صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن والے اللہ کے اہل اور اس کے خواص ہیں۔  
۱۳۰۰۵- (ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن ایاد بن لقیط، ابوہ) البوریہ سے روایت کرتے



ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔

۱۳۰۰۶- (حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن لقیط، ابوہ، سدید بن سرجان) مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے کھانا تناول فرمایا اور اس حال میں نماز کھڑی ہو گئی اور آپ ﷺ اس سے قبل وضو فرما چکے تھے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا تو آپ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اپنے پیچھے رکھو، مجھے یہ بہت برا لگا جب میں نماز پڑھ چکا تو حضرت عمرؓ سے اس کی شکایت کی تو انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مغیرہ پر آپ کا ڈانٹا بڑا گراں گزرا اور ان کو ڈر ہے کہ آپ ﷺ کے جی میں ان کے لئے کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میرے جی میں اس کے لئے خیر ہی ہے لیکن وہ میرے پاس پانی لے کر آیا تھا حالانکہ میں نے صرف کھانا ہی کھایا تھا اگر میں وضو کرتا تو میرے بعد لوگ پھر وضو کرتے۔

۱۳۰۰۷- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، ابن ایاد بن لقیط، اپنے والد سے اور وہ قیس بن نعمان شکاری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ اور ابو بکرؓ جا کر غار ثور میں پناہ گزین ہو رہے تھے تو ایک غلام پر ان کا گزر ہوا جو کہ بکریاں چرا رہا تھا تو ان دونوں نے اس سے پانی طلب فرمایا۔

۱۳۰۰۸- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن جریر، علی، عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبید اللہ بن الحسن سے ایک حدیث کا مذاکرہ کیا وہ اس زمانے میں خلیفہ تھے چنانچہ میں ان کے پاس گیا اس حال میں کہ ان کے پاس لوگ دولڑیوں میں تھے تو اس نے مجھے کہا کہ وہ حدیث اسی طرح ہے جیسے کہ میں نے ذکر کیا ہے اور تم چھوٹا بن کر واپس لوٹو۔

۱۳۰۰۹- (احمد بن اسحاق، ابویحییٰ، رستہ) عبدالرحمن بن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن حسن سے ایسے دو آدمیوں کے بارے میں سوال کیا جنہوں نے مل کر کوئی سامان خریدا پھر اس میں عیب ظاہر ہوا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنا حصہ واپس کر دیا اور دوسرے نے اپنا حصہ روک لیا (اس کا کیا حکم ہے) تو انہوں نے کہا کہ وہی ان دونوں کے لئے ہے۔

۱۳۰۱۰- عبد اللہ بن حسن بن باکویہ، احمد بن محمد بن ابراہیم بن ہاشم، محمد بن ادیس سرخسی، بندار عبدالرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن نصر، ابوہ، جدہ قیس بن عباد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وحشی یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔

۱۳۰۱۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن قطبہ بن ابی صفوان، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، عبدالرحمن بن مہدی، عبید اللہ بن شمیٹ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے قصوں میں کہا کرتا تھا کہ متقین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کے پاکیزہ رزق کو کھانا اور آخرت کی نعمتوں کی زیادتی میں زندگی گزاری۔

۱۳۰۱۲- ابو العباس احمد بن محمد بن ہشیم تستری، یحییٰ بن معاذ بن حارث، عمرو بن علی، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالعزیز بن مختار، عبد اللہ بن فیروز، ابورافع، ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہؓ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہمیں یہاں تک کہ اس کے عسیلہ (شہد) کو پہنچے۔

۱۳۰۱۳- علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالعزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ، عبد اللہ بن الفضل، عبدالرحمن اعرج ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ لیک اللہ الخلق تھا۔

۱۳۰۱۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، عبدالعزیز بن مسلم، ربیع بن انس، ابو العالیہ، ابی بن کعب نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اس امت کو بلندی مدد اور قدرت کی خوشخبری دو۔ پس جس نے ان میں سے آخرت کے عمل کو

۱۔ صحیح البخاری ۵۵/۷۔ صحیح مسلم ۱۰۵۷، سنن النسائی ۱۲۸/۶، مسند الامام احمد ۶۲/۲، ۱۹۳/۶، وفتح الباری ۳۶۲/۹، سنن الدارمی ۱۶۱/۲، ۱۶۲/۲۔



دنیا کے لئے کیا تو آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں۔

۱۳۰۱۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، محمد بن اسحاق ثقفی، عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، عبد العزیز بن ابی حازم، سہیل بن ابی صالح، ابوہ ابی صالح ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین آدمی ابو بکر ہیں۔ بہترین آدمی عمر ہیں۔ بہترین آدمی ابو عبیدہ ہیں۔ بہترین آدمی ثابت بن قیس ہیں، بہترین آدمی معاذ بن عمرو بن الجموح ہیں، بہترین آدمی معاذ بن جبل ہیں، بہترین آدمی سہیل بن بیضاء ہیں۔

۱۳۰۱۶- محمد بن احمد بن الحسن، ابو شعیبہ الحرانی، علی بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن مہدی، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، ابو مودود، رجل رجل آخر، ابان بن عثمان، عثمان بن عفان نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو صبح کے وقت تین مرتبہ پڑھے۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وهو السميع العليم۔ ترجمہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جن کے نام کے ساتھ زمین آسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتا اور وہ خوب سننے والا اور خوب جاننے والا ہے تو اس کو شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک۔

۱۳۰۱۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابراہیم بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، ابو مودود، عبد اللہ القراط، ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے مدینہ کے ساتھ برا ارادہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔ ۱۳۰۱۸- (عبد اللہ بن محمد، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الملک بن زید محمد بن ابی بکر، ابو بکر، عمر) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جماعت والوں کی لغزشوں کو سوائے حدود کے معاف کر دو۔

۱۳۰۱۹- ابو محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الواحد بن زیاد حسن بن عبید اللہ، ابراہیم بن عبد الرحمن بن یزید ابن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام جب شام کرتے تو کہتے: ہم نے شام کی اور ملک نے شام کی اللہ کے لئے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ ۱۳۰۲۰- (احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الواحد بن زیاد، عاصم بن کلیب، کلیب، ابوہ، ابو ہریرہؓ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خطبہ جس میں شہادت نہ ہو وہ کوڑی ہاتھ کی طرح ہے۔

۱۳۰۲۱- (احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الواحد بن زید، حسن بن عبید اللہ، جامع، عن الاسود) ۱- سنن الترمذی ۳۷۹۵، ومسند الامام احمد ۴۱۹/۲، والمستدرک ۲۳۳/۳، ۲۶۸، ۲۶۹، الادب المفرد ۳۳۷، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۲/۱۲۔

۲- سنن ابی داؤد ۵۰۸۸، ومسند الامام احمد ۶۲/۱، وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۴۲، وصحیح ابن حبان ۲۳۵۲۔

۳- صحیح مسلم، کتاب الحج، ۴۹۴، مکرر، ۴۹۵، وسنن ابن ماجہ ۳۱۱۳، ومسند الامام احمد ۳۵۷/۲، وفتح الباری ۹۴/۴۔

۴- سنن ابی داؤد ۳۳۷۵، ومسند الامام احمد ۱۸۱/۶، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۶۷/۸، ۳۳۴، وسنن الدارقطنی ۲۰۷/۳، وصحیح ابن حبان ۱۵۲۰، والادب المفرد للبخاری ۲۶۱۵، وفتح الباری ۸۸/۱۲، وكشف الخفا ۱۸۳/۱، والدر المنثور ۴۱۱۔

۵- صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۷۴، ۷۶، والادب المفرد ۶۰۴، وسنن ابی داؤد، کتاب الادب ۱۰۹، وسنن الترمذی ۳۳۹۰، ومسند الامام احمد ۴۴۰/۱، وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۶۴۰۳۳۔

۶- مسند الامام احمد ۳۰۲/۲۔



بن حلال) عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ من جاء بالخسنة ترجمہ: جو نیکی کے ساتھ آیا۔ فرمایا کہ ”لا اله الا الله“ مراد ہے ۱۳-۲۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الحمید بن بہرام، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت کے لئے خیر باندھا گیا ہے۔ پس جس نے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں تیاری کے واسطے باندھا پھر اس پر اللہ کے راستے میں ثواب کی امید سے خرچ کیا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا سیراب ہونا، پیاسا ہونا، اس کا گوبر و پیشاب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ڈالا جائے گا۔ اور جس نے گھوڑے کو ریاکاری، شہرت اور فخر کے لئے باندھا تو اس کا سیر ہونا بھوکا ہونا پیاسا ہونا اس کا بول و براز خسارے کے طور پر اس کے ترازو میں قیامت کے دن ڈالا جائے گا۔

اور روایت کیا عبد الرحمن بن مہدی نے عبد القاهر بن تلید ابی رفاعہ سے، اسی طرح روایت کیا ہے عبد الجبار بن الوردی کی سے، اور عبد المؤمن بن عبد اللہ ابی عبیدہ اور عباد بن صالح بھری سے بھی روایت کیا ہے۔

۱۳-۲۳- (احمد بن اسحق، ابویحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی عباد بن راشد) حسن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ سائون یعنی چلنے والے وہ روزہ دار ہی ہیں۔

۱۳-۲۴- محمد بن احمد بن محمد المعدل، محمد بن علی بن مغلہ، سلیمان بن داؤد، عبد الرحمن بن مہدی، عبید بن القاسم، علاء بن ثعلبہ، ابوالاسود بن اسامة وائلہ بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول مجھے ایسے کام کا فتویٰ دیں کہ آپ کے بعد میں کسی سے اس بارے میں نہ پوچھوں۔

فرمایا کہ اپنے نفس سے فتویٰ لیا کرو اگرچہ آپ کو کوئی فتنہ میں مبتلا شخص فتویٰ دے۔

۱۳-۲۵- حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، عبد الرحمن بن مہدی، عمر بن ابی زائدہ، ابوالاسحق، اسود، حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بھی میرے چہرے سے نہ رکتے تھے۔

۱۳-۲۶- (ابوبکر بن عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عمر بن ذر) ذر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر بولنے والے کی زبان کے ساتھ ہے پس بولنے والے کو چاہئے کہ وہ ڈرے اور جو بات کرتا ہے اس میں دیکھے۔ ۱۳-۲۷- الشیخ حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، محمد بن ابی یعقوب، ہارون بن سلیمان، عبد الرحمن بن مہدی عمر بن ابی وہب، جمیل عجمی، ابو وہب خزاعی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جس نے اپنی شرم گاہ کو چھوا اس کو چاہئے کہ وضو کرے اور جس نے کپڑے کے پیچھے سے چھوا تو اس پر وضو نہیں ہے۔

۱۳-۲۸- عبد اللہ اصفہانی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن مہدی، عمر بن محمد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سالم بن عبد اللہ کو سنا جبکہ ایک آدمی نے اس سے پوچھا کہ کیا زنا مقدر میں لکھا جاتا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ ہر چیز کو اللہ نے میرے اوپر لکھا ہے؟ فرمایا کہ ہاں، کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر لکھا ہے پھر بھی عذاب مجھے دیگا؟ پس ایک کٹکر اٹھایا اور اس پر مارا مجھے مسعی

ابن صحیح البخاری ۲/۲۵۲۔ وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ ۹۶۔

۲- امالی الشجرى ۲/۲۲۸۔ والتاریخ الكبير للبخارى ۱/۱۳۵۔ وتاریخ ابن عساکر ۳/۲۱۲۔ واتحاف السادة المتقين ۱/۱۶۰۔ وکنز العمال ۹/۲۹۳۳۔

۳- المصنف لابن ابي شيبة ۱۳/۲۳۴۔ والزهد لابن المبارك ۱۲۵۔ وتاریخ بغداد ۹/۳۲۹۱۔ واتحاف السادة المتقين ۶/۳۵۳۔ والدر المنثور ۶/۱۰۵۔ والجامع الكبير للسيوطي ۶/۳۸۷۶۔ ۳۸۷۷۔



سے یہ خبر ملی ہے۔

۱۳۰۲۹- داؤد بن عمرو رضی، عبدالرحمن بن مہدی، عمر یا عمرو بن کثیر، عبدالرحمن بن کیسان اپنے والد کیسان سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے اسیح کے مقام پر مر علیا کے پاس حضور ﷺ کو ایک ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۰۳۰- (عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، ابو حنیفہ محمد بن ہامان، احمد بن سالم، عبدالرحمن بن مہدی، عثمان خراسانی، اپنے والد سے اور وہ معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا فرمایا کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہے۔

۱۳۰۳۱- عبداللہ بن جعفر، ہارون بن سلیمان، عبدالرحمن بن مہدی، عثمان بن موسیٰ، نافع، ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے قتل کے دن عمرؓ کی تلوار کو گلے میں لٹکایا جو کہ زیورات سے آراستہ تھا، میں نے پوچھا کہ اس کا زیور کتنا تھا۔ فرمایا کہ چار سو کا۔

۱۳۰۳۲- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، محمد بن ابراہیم، عثمان بن کریمؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ۲۔ جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی وہ ایسا ہے جیسے کہ آدھی رات تک قیام کیا ہو اور جس نے فجر جماعت کے ساتھ پڑھی وہ ایسا ہے کہ ساری رات قیام کرنے والے کی طرح ہے۔

۱۳۰۳۳- عبداللہ اصفہانی ابوہ، محمد بن ابراہیم بن یحییٰ، حسن بن عرفہ، عبدالرحمن بن مہدی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن ابی کثیر، مصمم بن جوش ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے اندر اسودین (سانپ اور بچھو) کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۳۰۳۴- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، عمران بن قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصرہ، دومتہ الجندل اور اکیدہ کی جانب خطوط لکھے اور ان کو اللہ کی طرف بلایا۔

۱۳۰۳۵- ابو محمد بن حیان و ابو احمد الغطریفی، ابو خلیفہ، علی بن مدینی، عبدالرحمن بن مہدی، عمران قطان، قتادہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ابن ام مکتوم کو دو مرتبہ مدینہ پر اپنا قائم مقام مقرر کیا۔

۱۳۰۳۶- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، عزرة بن ثابت ثمامہ بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت انسؓ خوشبو کو رد نہ فرماتے اور ان کا گمان یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ خوشبو کو رد نہ فرماتے تھے۔

۱۳۰۳۷- ابو احمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیردہ، اسحق بن ابراہیم، عبدالرحمن بن مہدی، عزرة بن ثابت ثمامہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت انسؓ برتن میں تین دفعہ سانس لیتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی کریم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۱۳۰۳۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو عبید، عبدالرحمن بن مہدی، عکرمہ بن عمار، یحییٰ بن ابی کثیر، حلال بن عیاض ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نہ نکلیں دو آدمی قضائے حاجت کے لئے کہ دونوں کی شرمگاہیں کھلی ہوئی ہوں اور آپس میں گفتگو کرتے ہوں اس ﷺ کہ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتے ہیں۔ ۳۔

۱۔ سنن الترمذی ۲۶۸۲، سنن ابن ماجہ ۲۲۳، صحیح ابن حبان ۸۰، و اتحاف السادة المتقين ۷۹/۱، ۸۱، ۸۳، و کنز العمال ۲۸۷۹۵۔

۲۔ صحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۲۰، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب ۳۸، و مسند الامام احمد ۱/۵۸، ۶۸۔

۳۔ سنن ابی داؤد ۱۵، و مسند الامام احمد ۳۶/۳، و السنن الكبرى للبيهقي ۱۰۰/۱، و المستدرک ۱/۱۷۵، و صحیح ابن خزيمة ۷۱، و مشکاة المصابيح ۳۵۶۔



۱۳۰۳۹- ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن میمون کی راشد بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ طاوس مردے کے لئے مشک کو ناپسند کرتے تھے۔

۱۳۰۴۰- احمد بن اسحاق، عبد الرحمن بن محمد، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، عیسیٰ بن یونس، اعمش، ابراہیم ہمام سے روایت کرتے ہیں کہ مصعد سجدے کے اندر تکیہ لگائے ہوئے سو گئے جب بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اے اللہ (---) نیند سے آسانی کے ساتھ، اور پھر اپنی نماز کو جاری رکھا۔

۱۳۰۴۱- عیسیٰ بن خالد رحمی، عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز، عیسیٰ بن سلیمان بن احمد نے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے فضالہ سے زیادہ کوئی ثابت شامیوں میں نہیں دیکھا اور مجھے ان سے کوئی حدیث نہیں بیان کی گئی اور میں ان سے حدیث لینے میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہوں، تو میں نے کہا کہ اے ابوسعید مجھے ان سے کوئی حدیث بیان کرو۔ فرمایا کہ فرج بن فضالہ کی دو حدیثیں لکھو۔

۱۳۰۴۲- عبد اللہ بن محمد، محمد بن احمد بن عمر، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، فلیح بن سلیمان، ہلال بن علی، عبد الرحمن بن عمر ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس نے اللہ پر ایمان لایا، نماز قائم کی، زکوٰۃ ادا کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے چاہے اس نے ہجرت کی ہو یا اللہ کے راستے میں یا اسی زمین میں محبوس رہا جس میں پیدا ہوا، صحابہ کرام نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول، کیا لوگوں کو اس کی خبر نہ دیں؟ فرمایا کہ جنت کے سو درجے ہیں اور ہر دو درجہ کا فاصلہ زمین پر آسمان کے فاصلے جتنا ہے چنانچہ جب تم اللہ سے مانگو تو جنت الفردوس مانگا کرو کہ وہ جنت کے پچوچ میں ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے نہر پھوٹی ہیں۔

۱۳۰۴۳- ابو نعیم اصفہانی محمد بن جعفر، جعفر فریابی، قواری، عبد الرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد، ضرغامہ بن علیہ، ابوہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں محلے کے ایک وفد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی تو ہم نے قوم کے چہروں پر نظر دوڑائی تو انکو اندھیرے کی وجہ سے نہ پہچان سکے اور روایت کیا ہے فضیل بن عیاض اور فیاض بن اسود طائی سے بھی۔

۱۳۰۴۴- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عبد اللہ بن سعید، یحییٰ بن سعید، عبد الرحمن بن مہدی، قرۃ بن محمد بن سیرین حضرت ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ (اذا السماء انشقت) اور (اقرأ باسم ربك) میں ابو بکر عمرؓ اور جوان دونوں سے بہتر ہے انہوں نے سجدہ کیا۔ تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ کی مراد نبی کریم ﷺ ہیں؟ فرمایا کہ تو اور کون مراد ہے؟

۱۳۰۴۵- ابو بکر عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، قرۃ بن خالد ابو یزید کی سے روایت کرتے ہیں کہ ابو ایوب اور مقدادؓ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے، کہ ہر حال میں جہاد کے لئے نکلیں اور وہ اس آیت کریمہ کی اطاعت کرتے تھے "انفروا خفافاً وثقلاً" (التوبہ: ۴۱)

۱۳۰۴۶- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، قیس بن ربیع، رجل، حماد، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں اس آدمی کے بارے میں جو قسم کھائے کہ میں گوشت نہ کھاؤں گا اور پھر مچھلی کھائے فرمایا کہ اس پر کچھ بھی نہیں ہے۔ اور عبد الرحمن بن قاسم بن فضل حدانی اور حمس بن حسن سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۱۳۰۴۷- علی بن بارون، احمد بن محمد حرانی، اسحاق بن اسرائیل، عبد الرحمن بن مہدی، ابو ہلال راسبی ان کا نام محمد بن سیم ہے، اسحاق بن عبد اللہ



بن طلحہ انشاء اللہ جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے فحادہ بنایا (۔۔۔۔) اس میں پے ہوئے گندم کا بار یک کھانا تھا۔

۱۳۰۴۸- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن مسلم طاکھی، ابراہیم بن سیرۃ، مجاہد قیس بن سائب سے روایت کرتے ہیں کہ وہ جب بوڑھے ہو گئے تو فرمایا کہ بلاشبہ ہر آدمی کی طرف سے رمضان میں نصف صاع کھلایا جاتا ہے اور تم میری طرف سے پورا صاع کھلا دیا کرو، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مانہ جہالت میں میرے شریک تھے تو آپ بہت بہترین شریک تھے نہ جھگڑا کرتے تھے اور نہ جدال کرتے۔

۱۳۰۴۹- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، بنی بن عبدان، عبد اللہ بن ہاشم، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن عبد اللہ کبیری زہری سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ غلام کی دیت انکی قیمت اور آزاد کی دیت انکے قرضے سے ادا کی جائے گی، اور سعید بن مسیب رحمہ اللہ اسی طرح کہا کرتے تھے۔  
۱۳۰۵۰- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن مردان عجل، ابن ابی النضرۃ، ابوہ (ابو سعید خدری) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت تلاوت کی (اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی) الی قولہ (فلیؤد الذی اوتمن امانتہ) (البقرۃ: ۲۸۲-۲۸۳) فرمایا کہ اس آیت نے ماقبل کی آیت کو منسوخ کر دیا۔

۱۳۰۵۱- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی محمد بن جعفر (حماد سے اس غلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں جسکو مشرکین قید کر لیں اور ایک مسلمان اسکو خرید کر آزاد کرے تو فرمایا کہ مولیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے جبکہ وہ مشتری کو اس کی قیمت دے دے اور میں اس کا آزاد کر دینا جائز نہیں سمجھتا۔

۱۳۰۵۲- احمد، ابو یحییٰ، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن تمیم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حسن سے بازار کی دکانوں کے فروخت کرنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے انکی بیع و شراء اور اجارے کو ناپسند کیا۔

۱۳۰۵۳- احمد، ابو یحییٰ، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن دینار، یونس حسن سے اس آیت (واشهدوا اذا تباعتم) کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اسکو فان امن بعضکم بعضاً نے منسوخ کر دیا ہے۔

۱۳۰۵۴- سلیمان بن احمد، علی بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن طلحہ، داؤد بن سلیمان جعفی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز نے عبد الحمید بن عبد الرحمن کو لکھا کہ تجھ پر سلام ہو۔ بلاشبہ کوفہ والوں کو مصیبت اور سختی پہنچی ہے اور احکام اور خبیث طریقوں میں ظلم پہنچا ہے اور یہ خبیث طریقے ان کے برے اعمال نے ایجاد کئے ہیں بے شک دین کا قوام عدل اور احسان ہے کسی چیز میں تیرے لئے اس سے اہم کوئی چیز نہ ہونی چاہیے کہ اپنے نفس کو اللہ کی اطاعت میں لگاؤ اس لئے کہ گناہ میں سے کوئی چھوٹا گناہ نہیں ہوتا۔

۱۳۰۵۶- سلیمان بن احمد، راشد، لیث بن ابی رقیہ، عمر بن عبد العزیز، ابو عبیدہ، عبد الرحمن بن محمد بن ابی الوضاع، حصین، مجاہد یا سعید بن جبیر (اسی طرح عبد الرحمن نے کہا) سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ وہ تختیاں زمرہ کی تھیں جب موسیٰ علیہ السلام نے انکو لیعیل میں پھینک دیا اور ہدایت باقی رہا۔

۱۳۰۵۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، عمرو بن علی، ابو معاویہ، اسماعیل ابو صالح سے روایت کرتے ہیں کہ (الامن اذن له الرحمن وقال صواباً) ترجمہ: مگر جس کو رحمن اجازت دے اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو کہ اس سے مراد "لا الہ الا اللہ" ہے فرمایا کہ میں نے اس کا تذکرہ یحییٰ بن سعید سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اسی طرح میں نے عبد الرحمن بن مہدی سے اور انہوں نے ابو معاویہ سے سنا ہے۔

۱۳۰۵۸- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، عمرو بن علی، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن ابی الداری سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حسن سے



رات کو بلند آواز سے تلاوت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ جب تک اس میں ریانہ ملی ہو تو کوئی حرج نہیں۔  
۱۳۰۵۹- محمد بن یعقوب، کتابہ، عبد اللہ بن جعفر اذنا، رون بن سلیمان، عبد الرحمن بن مہدی، محمد بن النضر حارثی، ربیع بن خثیم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ فقہ حاکم اور دیگر جہاد ہو جاؤ،

۱۳۰۶۰- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسین الخذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عباس بن ولید، ابن مہدی، محمد بن یوسف اصہبانی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے تمہاری یہ زمین دیکھ لی تو مجھے یہ بات خوش نہیں کرتی کہ یہ مجھے دو پیسوں کی ملے، اور فرمایا کہ وہ مکہ کی طرف نکلے اور ان کے پاس ایک دینار اور فرمایا کہ اس کی تھیلی میں صرف ایک چادر اور ایک کپڑا تھا۔

اور عبد الرحمن نے روایت کیا ہے محمد بن عقبہ بصری عن مالک بن دینار اور روایت کیا ہے محمد بن ہلال بن ابی ہلال مدنی سے، اور محمد بن ابان بن صالح بن عمیر جعفی کوئی سے۔

۱۳۰۶۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن دینار، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، موسیٰ بن علی، ابوہ، عبد العزیز بن مردان، ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آدمی میں بدترین خصلت گھبرانے والا بخل اور نکالنے والی بزدلی ہے۔

۱۳۰۶۲- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن مہدی، انس، زہری حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر خود تھی، آپ سے کہا گیا کہ ابن حنبل کعبے کے کپڑے سے چمٹا ہوا ہے فرمایا کہ اسکو قتل کرو۔

عبد الرحمن نے کہا کہ میں نے مالک کے سامنے جسکی قرأت کی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس دن حالت احرام میں نہ تھے واللہ اعلم۔  
۱۳۰۶۳- (علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن مغول، عاصم بن عمر حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔

۱۳۰۶۴- محمد بن محمد بن احمد المقری، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن یزید، ح، احمد بن اسحاق، محمود بن احمد بن فرج، اسماعیل بن بشر بن منصور، عبد الرحمن بن مہدی، مشعل بن لیا، عمرو بن سلیم، رافع بن عمرو مزی رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ عجوۃ اور صخرۃ دونوں جنت میں سے ہیں۔

۱۳۰۶۵- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، مستمر بن ریان ابو نضرہ البوسعید سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے پاس ایک ایسی عورت کا تذکرہ کیا جس کے پاس انگوٹھی تھی اور اس کی خوشبودار مشک سے تحسین کر دی تھی۔  
۱۳۰۶۶- (ابو بکر بن محمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، مقرر بن کرزمت، ابو کثیر حمیمی) ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کا حکم دیا وتر کے بعد سونے کا، چاشت کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا اور ہر مہینے

۱- سنن ابی داؤد ۲۵۱۱، مسند الامام احمد ۳۰۲/۲، ۳۲۰، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۷۰/۹، وصحیح ابن حبان ۸۰۸، والمصنف لابن ابی شیبہ ۹۸/۹، ومسند الامام الشہاب ۱۳۳۸، والاعراف السادة المتقين ۱۹۳/۸، والترغیب والترہیب ۳۷۹/۳، وکشف الخفا ۷/۲،

۲- فتح الباری ۵۹/۳، ۹۹/۱۲،

۳- سنن الترمذی ۱۳۳، وسنن ابن ماجہ ۶۵۱، وسنن الدارمی ۲۳۸/۱، ومسند الامام احمد ۳۴۲/۳، ۲۹۳/۵،

۴- المستدرک ۵۸۸/۳،



میں تین دن روزہ رکھنے کا۔

۱۳۰۶۷۔ جعفر بن محمد بن عمرو، ابو حصین، دواعی، یحییٰ حماتی، عبدالرحمن بن مہدی، مقرن بن کریم، معاویہ بن صالح، علاء بن الحارث، حرام بن حکیم، عمہ عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھنے کا معاملہ تو یہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ میں گھر میں نماز پڑھوں نسبت مسجد میں نماز پڑھنے کے سوائے فرض نماز کے۔

۱۳۰۶۸۔ علی بن ہارون، جعفر فریابی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، علاء بن حارث، حرام بن حکیم ان کے چچا عبداللہ بن سعد سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حائضہ کے ساتھ مواکلت کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ نے فرمایا کہ ان کے ساتھ مواکلت کرو۔

۱۳۰۶۹۔ (ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن صالح، عمرو بن قیس عبداللہ بن بشر سے روایت کرتے ہیں کہ دواعی بنی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں آئے ان میں سے ایک نے کہا کہ لوگوں میں سے بہترین کون ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جسکی زندگی لمبی ہو اور عمل اچھا ہو، دوسرے نے کہا کہ شرائع اسلام میں سے کونسی (۔۔۔۔) تو آپ نے فرمایا کہ تیری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہے،۔۔۔

۱۳۰۷۰۔ احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، معاویہ بن عبدالکریم سے روایت کرتے ہیں کہ میں عبدالملک بن یعلیٰ کے ہاں ایک فیصلے میں حاضر تھا کہ وہاں سے ایک جھوٹی گواہی دینے والے کو گزارا گیا اور جس کے لئے اس نے گواہی دی۔ تو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے حکم دیا ان کے آدھے سر منڈانے کا اور ان کے چہروں کو سیاہ کر کے گمایا۔

۱۳۰۷۱۔ حبیب بن الحسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، مہدی بن میمون، غیلان بن جریر، عبداللہ بن معبد ابو قتادہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے پیر کے دن کے روزے رکھنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ ایسا دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا۔۔۔

۱۳۰۷۲۔ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوہ، عبدالرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، قتادہ، انس بن کریم سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز سے سو جائے یا غافل ہو جائے تو جب یاد آئے تو پڑھ لے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”اقم الصلاة لذكركي“ ترجمہ: نماز قائم کرو میری یاد کے لئے“ اور آپ ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو فرماتے کہ اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے تو یہی میرا مددگار ہے اور آپ ہی کی مدد سے قبال کرتا ہوں۔۔۔

۱۳۰۷۳۔ ابو اسحاق بن حمزہ، عبدان بن احمد، عمرو بن العباس، عبدالرحمن بن مہدی، ثنی بن سعید، ابو حمزہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۳۴۲

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، مسند الامام احمد ۳/۱۸۸، ۳۰/۵، ۳۳، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۵۰، سنن الدارمی

۳۰۸/۲، والمستدرک، ۳۳۹/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۳۷۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۲۰، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳/۲۵۳، ۲۵۶، والترغیب والترہیب ۳/۲۵۳، وأمالی الشجرى ۱/۲۵۵۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۳۶، ومسند الامام احمد ۵/۲۹۷۔

۴۔ مسند الامام احمد ۳/۱۸۳، وصحیح ابن حبان، ۱/۶۶۱، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰/۳۵۱، ۱۲/۳۶۳، والخاف السادة المتقین ۵/۱۰۵



فرمایا کہ جب ابو ذرؓ کو نبی کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر پہنچی تو اس نے کہا (اپنے بھائی سے) کہ اس وادی کی طرف سوار ہو کر جاؤ اور اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کر لو جس کو آسمان سے وحی آئی ہے اور اس کے قول کو سنو پھر میرے پاس آ جاؤ چنانچہ وہ مکہ آئے اور پھر ابو ذرؓ کے اسلام کا پورا واقعہ طوالت سے ذکر کیا۔

۱۳۰۷۴- ابو بکر بن قنید، ابو علی محمد بن حسن مقرئ صواف، حفص بن عمرو ریانی، عبدالرحمن مفضل بن یونس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے ربیع بن خثیم کے سامنے ایک آدمی کا تذکرہ کیا تو فرمایا کہ میں اپنے نفس سے راضی نہیں ہوں کہ اس کے ذمہ سے دوسرے کے ذمہ کے لئے فارغ ہو جاؤں، بلاشبہ لوگ دوسروں کے گناہوں پر اللہ سے ڈرتے ہیں اور اپنے گناہوں پر اللہ سے مطمئن ہیں۔

۱۳۰۷۵- (احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن محمد بن سلم، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، مفضل بن فضالہ) ابو عاصم تمیمی سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ ہم ابن ذبیان کے زمانے میں حریر کے ٹکڑے چالیس درہم پر خریدتے تھے اور پھر ساٹھ درہم پر عطاء کو فروخت کرتے تھے تو میں نے ابن عمر سے پوچھا ”سرق“ کے بارے میں تو میں نے حریر کہا تو انہوں نے فرمایا کہ حریر کے ٹکڑے کیوں نہیں کہتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہم چالیس کے خریدتے ہیں اور عطاء کے ہاتھ ساٹھ کے فروخت کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ جب تم نے اسکو خرید کر قبضہ کر لیا تو اب جس طرح چاہو فروخت کرو سستا ہو یا مہنگا۔

۱۳۰۷۶- احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، مفضل بن لاحق سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن حیرین سے کہا کہ میں ایک آدمی سے دینار خرید کر وزن کرتا ہوں پھر قبضہ کر کے فروخت کرتا ہوں فرمایا کہ لوگوں میں سے کچھ لوگ صرف سے بھی قبیح کام کرتے ہیں۔

۱۳۰۷۷- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، عباس بن ولید نرسی، عبدالرحمن بن مہدی، منصور بن سعد عثمان بن عروہ، ابوہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں فرماتی ہیں کہ میں نے آخر میں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

۱۳۰۷۸- محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین، ح' ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، عباس بن عبدالعظیم عبدالرحمن بن مہدی، منصور بن سعید، ہدیل، عبداللہ بن شقیق میسرۃ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول آپ کب سے نبی تھے؟ فرمایا کہ جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

۱۳۰۷۹- عبداللہ بن احمد بن الفضل، عباس بن الفضل بن شاذان، عبدالرحمن بن عمر رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، منصور بن سعد عمار مولیٰ بنی ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے تقدیر کے متعلق سوال کیا تو فرمایا کہ سورہ فتح کے آخر میں اسکو ”ذو ثلثہ“ محمد رسول اللہ والذین معہ (فتح ۲۹) الیٰ آ خر ہا۔ عبدالرحمن بن مہدی نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ انکو پیدائش سے پہلے مبعوث کیا۔

۱۳۰۸۰- زیاد بن محمد بن فی جماعہ، حسن بن محمد، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، معاذ بن علاء، ابوہ جدہ (علی بن ابی طالبؓ سے

۱- سنن النسائی، کتاب الجنائز باب ۱۰۵، ومسند الامام احمد ۳۶۶/۲، ۱۸۳/۵، ۱۸۶، والمستدرک ۱۹۴/۳،

والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲۷/۱، ۱۳۱، ۱۶۶/۵، والصغير ۳۳/۱، مجمع الزوائد ۲۸، ۲۷/۲،

۲- المستدرک ۶۰۹/۲، والمصنف لابن أبي شيبة ۲۹۲/۱۲، وطبقات ابن سعد ۹۵/۱، ۳۱/۷، والدر المنثور ۱۲۶

و كشف الخفاء ۱۹۱/۲.



روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں جب بے کوفہ میں داخل ہوا ہوں مجھے اس شیشے کے علاوہ اور کچھ نہیں پہنچا اور وہ مجھے ایک ہدیہ کیا ہے

اور روایت کیا ہے عبدالرحمن نے معاذ عثیری اور معاذ بن بصری سے۔

۱۳۰۸۱- احمد بن اسحاق، ابوتحی رازی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، منذر بن ثعلبہ، عبداللہ بن یزید، یزید سے روایت کرتے ہیں حضرت عمرؓ ہمیں حکم دیتے تھے کہ اپنے نعلین کو بائیں جانب لٹکائیں اور ننگے پاؤں چلیں اور میرے والد اپنے نعل کو لٹکاتے اور ایک بستی سے دوسری بستی میں ننگے پاؤں چلتے تھے۔

۱۳۰۸۲- عیسیٰ بن خالد بن عیسیٰ الرزحی، یثیم بن خلف وردی، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمن طفاوی حماد بن زید ایوب سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ کوئی آدمی حسن اور ابن سیرین کے پاس بیٹھتا تھا لیکن انکی ہیبت کی وجہ سے ان سے پوچھتا نہیں تھا۔

۱۳۰۸۳- عبداللہ بن احمد بن فضل، عباس بن فضیل بن شاذان، عبدالرحمن بن عمر رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، منکدر بن محمد بن منکدر (ابوہ) حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ حضور ﷺ نے ان سے ایک اونٹ خریدا اور فرمایا کہ اے بلال جاؤ اور ان کا حق دے دو چنانچہ اس نے مجھے میرے حق سے بھی زیادہ دیا۔ چنانچہ میں نبی علیہ السلام کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو۔ پس اس نے مجھے دیکھا کہ میں نے اس کو ناپسند کیا تو فرمایا کہ اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی لے لو۔

۱۳۰۸۴- احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن محمد، رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، معمر بن قیس سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے حسن سے اپنے بھائی کے متعلق پوچھا جو انتقال کر گیا اور اس کے ذمہ روزہ اور اعتکاف باقی تھا تو فرمایا کہ تو روزہ رکھ لے اور اعتکاف کر لے کیونکہ جو بھی خیر کے کام تم اپنے مردوں کے ایصالِ ثواب کے لئے کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس کا ثواب ان کو پہنچا دیتا ہے اور تمہارے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا۔

۱۳۰۸۵- احمد بن اسحاق، عبدالرحمن بن محمد، رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، مسلم بن عقیل، عقیل سے روایت کرتے ہیں کہ ہم مسجد حرام کے قریب ابن عمرؓ کے پاس موجود تھے کہ محارب کی ایک عورت نے ان سے سوال کیا کہ اس کے والد نے اللہ کے راستے میں ایک اونٹ صدقہ کرنے کی وصیت کی ہے تو ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کے بہت سارے راستے ہیں، حج بیت اللہ، اللہ کے راستے میں سے ہے صلہ رحمی کرنا اللہ کے راستوں میں سے ہے۔ اور اللہ کے راستوں میں سے مسلمانوں کی ایسی جماعت بھی ہے جو کفار کی قوم کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اور ان کے پاس سواری نہیں ہے۔

۱۳۰۸۶- احمد بن اسحاق، عبدالرحمن رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، معمر سلم بن ابی الذیال سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں نے ابن سیرین سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا جس نے کسی دوسرے آدمی کو کچھ مال مضاربہ کے لئے دیا تھا کیا اس سے سرمایہ کاری کر سکتا ہے؟ فرمایا کہ میں اس میں کوئی حرج نہیں جانتا۔

۱۳۰۸۷- الحسین بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سنان، عبدالرحمن بن مہدی، مروان بن عبدالواحد موسیٰ بن ابی درام، وہب ابن منہب ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ بنو سہم کے دروازے کے پاس ایک قوم غاصمت کر رہی تھی میرے خیال میں تقدیر کے بارے میں فرمایا کہ وہ ان کی طرف اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی لاشی عکرمہ کو دیدی اور اپنا ایک ہاتھ عکرمہ پر اور دوسرا ہاتھ طاؤس پر رکھا جب ان تک پہنچ گئے تو انہوں نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دی، پھر حدیث کو طوالت سے بیان کیا۔

۱۳۰۸۸- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن احمد بن اسید، حمید، ربیع بن خراز، احمد بن محمد بن فضیل، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمن بن مہدی، معاذ، شعبہ، ابو بکر بن ابی حفص ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے بالوں کو ادنیٰ و فرۃ



کی طرح لیتی تھیں۔

اور محمد بن ابی عتاب اعین نے حمید سے اسی طرح روایت کیا ہے اور جن سے عبدالرحمن بن مہدی نے روایت کی ہے ان میں سے و معمر بن عبدالرحمن بن مسعود، منشور بن ابی الاسود، معلى بن خالد دارمی، مستورد بن عباد اور مزروع بن موسیٰ ہیں۔

۱۳۰۸۹- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن جاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ طلحہ بن عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث روایت نہیں کرتا ہوں سوائے اس کے کہ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔

۱۳۰۹۰- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی، نافع، ابن عمر، ابن ابی ملیکہ (عبید بن عمیر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نعمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجالس کو اختیار کرو۔ جب تم کوئی مجلس دیکھو کہ جس میں اللہ کو یاد کیا جاتا ہو تم ان کے ساتھ بیٹھو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو علم تجھے نفع دیگا، اور اگر تم کند ذہن ہو تو وہ تمہیں علم دیں گے اور اگر اللہ ان پر رحمت نازل کرے گا تو تجھے بھی حصہ ملے گا، اور اے بیٹے دور رہو اور ایسی مجالس میں نہ بیٹھو جس میں اللہ کا ذکر نہ کیا جاتا ہو اس لئے کہ اگر تم عالم ہو تو خیر علم تجھے کوئی نفع نہیں دے گا، اور اگر تم کند ذہن ہو تو وہ تیرے کند ذہنی میں اضافہ کریں گے اور اگر اللہ تعالیٰ کا غضب اس کے بعد نازل ہوگا تو تمہیں بھی پہنچے گا اور ہرگز رشک نہ کرنا ایسے آدمی پر جو کشادہ بازوؤں والا ہو اور مسلمانوں کا خون بہاتا ہو اس لئے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ایسا قاتل ہے جو مرتا نہیں ہے۔

۱۳۰۹۱- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی ابو معشر جس کا نام نجیح ہے، نافع ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ میں بدر کے دن نبی کریم ﷺ پر پیش ہوا جبکہ میری عمر تیرہ سال تھی تو آپ نے مجھے قبول نہ کیا۔ اور احد کے دن پیش ہوا جبکہ میں چودہ سال کا تھا تو قبول نہ ہوا پھر خندق کے دن پیش ہوا جبکہ میری عمر پندرہ سال تھی تو قبول ہوا۔

ابو معشر نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ یہ لوگوں میں سے ایک ہیں اور آپ ﷺ کسی کے لئے جہاد فرض نہ کرتے جب تک کہ پندرہ سال تک نہ پہنچے۔

۱۳۰۹۲- ابراہیم بن عبداللہ، مکی بن عبدان، عبداللہ بن ہاشم، عبدالرحمن بن مہدی، ابو عوانہ، اعمش زبید، ابوالاحوص (عبداللہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اچانک مرجانا مؤمن کے لئے آسانی ہے اور کافر کے لئے افسوس ہے۔

۱۳۰۹۳- عبداللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی، یعقوب، عبدالرحمن، ابو عوانہ، اعمش مجاہد، ابی عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ جو اللہ کے نام کے ساتھ آپ سے پناہ مانگے تو انہیں پناہ دو۔ اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے تو انہیں عطا کر دو۔ اور جو تمہارے ساتھ اچھائی کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اسکی تعریف کرو یہاں تک کہ وہ جان لے کہ تم نے بدلہ دے دیا۔

۱۳۰۹۴- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن، ابو عوانہ، اعمش منہال بن عمرو، زاذان حضرت براء سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک انصاری آدمی کے جنازے میں نکلے تو ہم قبر تک پہنچ گئے۔ اور حدیث کو طوالت کے ساتھ بیان کیا۔

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۵/۱۸، مجمع الزوائد ۳۵۴/۹، وطبقات ابن سعد ۱/۹۲، وکنز العمال ۳/۴۳۵ والاحادیث الصحیحة ۶۵۳۔

۲- سنن ابی داؤد، کتاب الزکاة باب ۳۹، والادب باب ۱۱۸، وسنن النسائی ۸۲/۵، ومسنن الامام احمد ۲۵۰/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۹۷، والادب المفرد ۲۱۶۔



۱۳۰۹۶- عبد اللہ بن محمد، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن، ابو عوانہ، منصور بن راذان، ولید ابو بشر، ابو صدیق ابو سعید سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلے دو رکعتوں میں تمیز آیات کے بقدر تلاوت فرماتے اور آخری دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں ابو عوانہ کا نام ”وضاع“ ہے اور وہ یزید بن عطاء کے مولیٰ ہیں۔

۱۳۰۹۷- محمد بن حیان، عباس بن مجاشع، محمد، عبد الرحمن، ورقاء، یزید بن ابی زیاد، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہماری دشمن سے مدد بھیڑ ہوئی اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے اور ہم شکست کھانے والوں میں سے تھے، تو ہم نے کہا کہ ہم نے تو پیٹھ پھیر دیا۔ پس ہم مدینہ پہنچے اور کہا کہ زیادہ ہو کر نکلیں گے، چنانچہ ہم نے کہا کہ اچھا ہوگا کہ نبی کریم ﷺ سے ملیں کہ اگر ہماری توبہ قبول ہوتی ہو تو توبہ کر لیں چنانچہ ہم فجر کی نماز میں آپ کے پاس آئے اور کہا کہ ہم تو بھاگنے والے ہیں فرمایا کہ نہیں بلکہ تم پینتر بدل کر حملہ کرنے والے ہو۔ فرمایا کہ اس طرح کہا اور اس طرح کہا تو انہوں نے آپ کو پوری خبر بتادی اور آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کی جماعت ہیں۔

۱۳۰۹۸- ابو محمد بن حیان، ابو جعفر اخزم، عبد اللہ بن عمر، عبد الرحمن، ابو حرہ، سلیمان دمشقی، ابن عباسؓ کی روایت ہے فرمایا: شیطان کہتا ہے: ایک عالم مجھ پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے۔ عابد اللہ کی عبادت اکیلے کرتا ہے جبکہ عالم لوگوں کو علم پڑھاتا ہے حتیٰ کہ سب عالم ہو جاتے ہیں۔

ابو حرہ کا اصل نام واصل بن عبد الرحمن ہے۔

۱۳۰۹۹- ابو علی محمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، وہیب، ابو واقد لیثی کی سند سے مروی ہے عامر بن سعد حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ڈھال کے برابر قیمت میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔  
۱۳۱۰۰- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن، دکیع، عطاء بن سعید کی سند سے مروی ہے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ جنازے کو آہستہ سے سلام کیا کرتے تھے۔

یہی روایت حضرت شعبہ کے شاگرد ولید بن خالد ہروی سے بھی منقول ہے۔

۱۳۱۰۱- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، ہشام، ابو عاصم کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت سانس لیتے تھے اور ارشاد فرماتے یوں پانی پینا خوشگوار و مزیدار اور زیادہ شفاء بخش ہوتا ہے۔

۱۳۱۰۲- ابو نعیم اصفہانی، ابو احمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، ہشام، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کے بعد ایک مہینہ قنوت نازلہ پڑھی ہے چنانچہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے لئے بددعا کرتے تھے۔ اور پھر (ایک مہینہ کے بعد) چھوڑ دی۔

۱۳۱۰۳- عبد اللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، ہشام بن ابی عبد اللہ، قتادہ، سالم بن ابی جعد، معدان بن ابی

۱- سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد باب ۱۰۵، و سنن الترمذی ۱۷۱۶، و مسند الامام احمد ۱۱۱/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۷۸/۹۰، و فتح الباری ۵۶/۱۱، و مشکاة المصابیح ۳۹۵۸.

۲- مسند الامام احمد ۱۶۹/۱، و فتح الباری ۱۰۱/۱۲، و الکنی للذولابی و کشف الخفا ۳۵۳/۱.

۳- سنن ابی داؤد ۳۷۲۷، و مسند الامام احمد ۱۸۵/۳، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۰۱/۳، و المعجم الکبیر للطبرانی ۳۵/۲، و کشف الخفا ۱۳۴/۱.



ظلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت ثوبانؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جنازے کے پیچھے چلا اور پھر اس پر نماز جنازہ پڑھی تو اس کے لئے ایک قیراط (کے برابر) ثواب ہے اور جو آدمی (نماز جنازہ میں بھی حاضر رہا) اسکو دفنانے میں بھی موجود رہا اس کے لئے دو قیراط (کے برابر) ثواب ہے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! دو قیراط کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں سے جو چھوٹا ہے وہ احد پہاڑ کے برابر ہے۔

۱۳۱۰۴- ابو بکر، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن، ہشام، قتادہ، حسن، قیس بن عباد کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام تین مقامات پر منہ سے آواز نکالنا مکروہ سمجھتے تھے۔ (۱) جنگ کے وقت، (۲) جنازے کے وقت، (۳) اور ذکر کرتے وقت۔

۱۳۱۰۵- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابن عمرؓ کے ساتھ عبداللہ بن مطیع کے پاس گیا، وہ کہنے لگے: ابو عبدالرحمن خوش آمدید ابن مطیع نے خادموں کو حکم دیا کہ اس کے لئے تکیہ لاؤ، ابن عمرؓ نے کہا: میں تمہارے پاس بیٹھنے کے لئے نہیں آیا ہوں لیکن میں تمہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن رکھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا (یعنی جماعت سے اختلاف کیا) قیامت کے دن آئے گا اس کے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی اور جس نے جماعت سے علیحدگی اختیار کی وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۱۳۱۰۶- ابو بکر عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام بن سعد، حاتم، ابونضر، عبادہ بن نسی کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نئے کپڑا بہترین کفن ہے اور سینگوں والا مینڈھا بہترین قربانی ہے۔

۱۳۱۰۷- سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، ابو عبید، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام بن سعد، زید بن اسلم، اسلم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو میں لوگوں کے آخری آدمی کو انکے اول سے ملا دوں گا تاکہ ایک چیز بن جائیں۔

۱۳۱۰۸- احمد بن محمد بن یوسف، قاضی یوسف، محمد بن ابی بکر، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام، داؤد بن عمر، عبداللہ بن ابی زکریا کے سلسلہ سند سے حضرت ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ قیامت کے دن تمہیں اپنے ناموں اور اپنے آباء کے ناموں سے پکارا جائے گا لہذا اپنے اچھے اچھے نام رکھا کرو۔

۱۳۱۰۹- احمد بن عبداللہ، محمود بن محمد، ہشام، ابو زبیر، جابرؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

- ۱۔ صحیح البخاری ۱۱۰/۲، و صحیح مسلم، کتاب الجنائز ۵۵، و مسند الامام احمد ۲/۲، ۲/۳، ۲/۵، ۲/۶، ۲/۷، ۲/۸، ۲/۹، ۲/۱۰، ۲/۱۱، ۲/۱۲، ۲/۱۳، ۲/۱۴، ۲/۱۵، ۲/۱۶، ۲/۱۷، ۲/۱۸، ۲/۱۹، ۲/۲۰، ۲/۲۱، ۲/۲۲، ۲/۲۳، ۲/۲۴، ۲/۲۵، ۲/۲۶، ۲/۲۷، ۲/۲۸، ۲/۲۹، ۲/۳۰، ۲/۳۱، ۲/۳۲، ۲/۳۳، ۲/۳۴، ۲/۳۵، ۲/۳۶، ۲/۳۷، ۲/۳۸، ۲/۳۹، ۲/۴۰، ۲/۴۱، ۲/۴۲، ۲/۴۳، ۲/۴۴، ۲/۴۵، ۲/۴۶، ۲/۴۷، ۲/۴۸، ۲/۴۹، ۲/۵۰، ۲/۵۱، ۲/۵۲، ۲/۵۳، ۲/۵۴، ۲/۵۵، ۲/۵۶، ۲/۵۷، ۲/۵۸، ۲/۵۹، ۲/۶۰، ۲/۶۱، ۲/۶۲، ۲/۶۳، ۲/۶۴، ۲/۶۵، ۲/۶۶، ۲/۶۷، ۲/۶۸، ۲/۶۹، ۲/۷۰، ۲/۷۱، ۲/۷۲، ۲/۷۳، ۲/۷۴، ۲/۷۵، ۲/۷۶، ۲/۷۷، ۲/۷۸، ۲/۷۹، ۲/۸۰، ۲/۸۱، ۲/۸۲، ۲/۸۳، ۲/۸۴، ۲/۸۵، ۲/۸۶، ۲/۸۷، ۲/۸۸، ۲/۸۹، ۲/۹۰، ۲/۹۱، ۲/۹۲، ۲/۹۳، ۲/۹۴، ۲/۹۵، ۲/۹۶، ۲/۹۷، ۲/۹۸، ۲/۹۹، ۲/۱۰۰، ۲/۱۰۱، ۲/۱۰۲، ۲/۱۰۳، ۲/۱۰۴، ۲/۱۰۵، ۲/۱۰۶، ۲/۱۰۷، ۲/۱۰۸، ۲/۱۰۹، ۲/۱۱۰، ۲/۱۱۱، ۲/۱۱۲، ۲/۱۱۳، ۲/۱۱۴، ۲/۱۱۵، ۲/۱۱۶، ۲/۱۱۷، ۲/۱۱۸، ۲/۱۱۹، ۲/۱۲۰، ۲/۱۲۱، ۲/۱۲۲، ۲/۱۲۳، ۲/۱۲۴، ۲/۱۲۵، ۲/۱۲۶، ۲/۱۲۷، ۲/۱۲۸، ۲/۱۲۹، ۲/۱۳۰، ۲/۱۳۱، ۲/۱۳۲، ۲/۱۳۳، ۲/۱۳۴، ۲/۱۳۵، ۲/۱۳۶، ۲/۱۳۷، ۲/۱۳۸، ۲/۱۳۹، ۲/۱۴۰، ۲/۱۴۱، ۲/۱۴۲، ۲/۱۴۳، ۲/۱۴۴، ۲/۱۴۵، ۲/۱۴۶، ۲/۱۴۷، ۲/۱۴۸، ۲/۱۴۹، ۲/۱۵۰، ۲/۱۵۱، ۲/۱۵۲، ۲/۱۵۳، ۲/۱۵۴، ۲/۱۵۵، ۲/۱۵۶، ۲/۱۵۷، ۲/۱۵۸، ۲/۱۵۹، ۲/۱۶۰، ۲/۱۶۱، ۲/۱۶۲، ۲/۱۶۳، ۲/۱۶۴، ۲/۱۶۵، ۲/۱۶۶، ۲/۱۶۷، ۲/۱۶۸، ۲/۱۶۹، ۲/۱۷۰، ۲/۱۷۱، ۲/۱۷۲، ۲/۱۷۳، ۲/۱۷۴، ۲/۱۷۵، ۲/۱۷۶، ۲/۱۷۷، ۲/۱۷۸، ۲/۱۷۹، ۲/۱۸۰، ۲/۱۸۱، ۲/۱۸۲، ۲/۱۸۳، ۲/۱۸۴، ۲/۱۸۵، ۲/۱۸۶، ۲/۱۸۷، ۲/۱۸۸، ۲/۱۸۹، ۲/۱۹۰، ۲/۱۹۱، ۲/۱۹۲، ۲/۱۹۳، ۲/۱۹۴، ۲/۱۹۵، ۲/۱۹۶، ۲/۱۹۷، ۲/۱۹۸، ۲/۱۹۹، ۲/۲۰۰، ۲/۲۰۱، ۲/۲۰۲، ۲/۲۰۳، ۲/۲۰۴، ۲/۲۰۵، ۲/۲۰۶، ۲/۲۰۷، ۲/۲۰۸، ۲/۲۰۹، ۲/۲۱۰، ۲/۲۱۱، ۲/۲۱۲، ۲/۲۱۳، ۲/۲۱۴، ۲/۲۱۵، ۲/۲۱۶، ۲/۲۱۷، ۲/۲۱۸، ۲/۲۱۹، ۲/۲۲۰، ۲/۲۲۱، ۲/۲۲۲، ۲/۲۲۳، ۲/۲۲۴، ۲/۲۲۵، ۲/۲۲۶، ۲/۲۲۷، ۲/۲۲۸، ۲/۲۲۹، ۲/۲۳۰، ۲/۲۳۱، ۲/۲۳۲، ۲/۲۳۳، ۲/۲۳۴، ۲/۲۳۵، ۲/۲۳۶، ۲/۲۳۷، ۲/۲۳۸، ۲/۲۳۹، ۲/۲۴۰، ۲/۲۴۱، ۲/۲۴۲، ۲/۲۴۳، ۲/۲۴۴، ۲/۲۴۵، ۲/۲۴۶، ۲/۲۴۷، ۲/۲۴۸، ۲/۲۴۹، ۲/۲۵۰، ۲/۲۵۱، ۲/۲۵۲، ۲/۲۵۳، ۲/۲۵۴، ۲/۲۵۵، ۲/۲۵۶، ۲/۲۵۷، ۲/۲۵۸، ۲/۲۵۹، ۲/۲۶۰، ۲/۲۶۱، ۲/۲۶۲، ۲/۲۶۳، ۲/۲۶۴، ۲/۲۶۵، ۲/۲۶۶، ۲/۲۶۷، ۲/۲۶۸، ۲/۲۶۹، ۲/۲۷۰، ۲/۲۷۱، ۲/۲۷۲، ۲/۲۷۳، ۲/۲۷۴، ۲/۲۷۵، ۲/۲۷۶، ۲/۲۷۷، ۲/۲۷۸، ۲/۲۷۹، ۲/۲۸۰، ۲/۲۸۱، ۲/۲۸۲، ۲/۲۸۳، ۲/۲۸۴، ۲/۲۸۵، ۲/۲۸۶، ۲/۲۸۷، ۲/۲۸۸، ۲/۲۸۹، ۲/۲۹۰، ۲/۲۹۱، ۲/۲۹۲، ۲/۲۹۳، ۲/۲۹۴، ۲/۲۹۵، ۲/۲۹۶، ۲/۲۹۷، ۲/۲۹۸، ۲/۲۹۹، ۲/۳۰۰، ۲/۳۰۱، ۲/۳۰۲، ۲/۳۰۳، ۲/۳۰۴، ۲/۳۰۵، ۲/۳۰۶، ۲/۳۰۷، ۲/۳۰۸، ۲/۳۰۹، ۲/۳۱۰، ۲/۳۱۱، ۲/۳۱۲، ۲/۳۱۳، ۲/۳۱۴، ۲/۳۱۵، ۲/۳۱۶، ۲/۳۱۷، ۲/۳۱۸، ۲/۳۱۹، ۲/۳۲۰، ۲/۳۲۱، ۲/۳۲۲، ۲/۳۲۳، ۲/۳۲۴، ۲/۳۲۵، ۲/۳۲۶، ۲/۳۲۷، ۲/۳۲۸، ۲/۳۲۹، ۲/۳۳۰، ۲/۳۳۱، ۲/۳۳۲، ۲/۳۳۳، ۲/۳۳۴، ۲/۳۳۵، ۲/۳۳۶، ۲/۳۳۷، ۲/۳۳۸، ۲/۳۳۹، ۲/۳۴۰، ۲/۳۴۱، ۲/۳۴۲، ۲/۳۴۳، ۲/۳۴۴، ۲/۳۴۵، ۲/۳۴۶، ۲/۳۴۷، ۲/۳۴۸، ۲/۳۴۹، ۲/۳۵۰، ۲/۳۵۱، ۲/۳۵۲، ۲/۳۵۳، ۲/۳۵۴، ۲/۳۵۵، ۲/۳۵۶، ۲/۳۵۷، ۲/۳۵۸، ۲/۳۵۹، ۲/۳۶۰، ۲/۳۶۱، ۲/۳۶۲، ۲/۳۶۳، ۲/۳۶۴، ۲/۳۶۵، ۲/۳۶۶، ۲/۳۶۷، ۲/۳۶۸، ۲/۳۶۹، ۲/۳۷۰، ۲/۳۷۱، ۲/۳۷۲، ۲/۳۷۳، ۲/۳۷۴، ۲/۳۷۵، ۲/۳۷۶، ۲/۳۷۷، ۲/۳۷۸، ۲/۳۷۹، ۲/۳۸۰، ۲/۳۸۱، ۲/۳۸۲، ۲/۳۸۳، ۲/۳۸۴، ۲/۳۸۵، ۲/۳۸۶، ۲/۳۸۷، ۲/۳۸۸، ۲/۳۸۹، ۲/۳۹۰، ۲/۳۹۱، ۲/۳۹۲، ۲/۳۹۳، ۲/۳۹۴، ۲/۳۹۵، ۲/۳۹۶، ۲/۳۹۷، ۲/۳۹۸، ۲/۳۹۹، ۲/۴۰۰، ۲/۴۰۱، ۲/۴۰۲، ۲/۴۰۳، ۲/۴۰۴، ۲/۴۰۵، ۲/۴۰۶، ۲/۴۰۷، ۲/۴۰۸، ۲/۴۰۹، ۲/۴۱۰، ۲/۴۱۱، ۲/۴۱۲، ۲/۴۱۳، ۲/۴۱۴، ۲/۴۱۵، ۲/۴۱۶، ۲/۴۱۷، ۲/۴۱۸، ۲/۴۱۹، ۲/۴۲۰، ۲/۴۲۱، ۲/۴۲۲، ۲/۴۲۳، ۲/۴۲۴، ۲/۴۲۵، ۲/۴۲۶، ۲/۴۲۷، ۲/۴۲۸، ۲/۴۲۹، ۲/۴۳۰، ۲/۴۳۱، ۲/۴۳۲، ۲/۴۳۳، ۲/۴۳۴، ۲/۴۳۵، ۲/۴۳۶، ۲/۴۳۷، ۲/۴۳۸، ۲/۴۳۹، ۲/۴۴۰، ۲/۴۴۱، ۲/۴۴۲، ۲/۴۴۳، ۲/۴۴۴، ۲/۴۴۵، ۲/۴۴۶، ۲/۴۴۷، ۲/۴۴۸، ۲/۴۴۹، ۲/۴۵۰، ۲/۴۵۱، ۲/۴۵۲، ۲/۴۵۳، ۲/۴۵۴، ۲/۴۵۵، ۲/۴۵۶، ۲/۴۵۷، ۲/۴۵۸، ۲/۴۵۹، ۲/۴۶۰، ۲/۴۶۱، ۲/۴۶۲، ۲/۴۶۳، ۲/۴۶۴، ۲/۴۶۵، ۲/۴۶۶، ۲/۴۶۷، ۲/۴۶۸، ۲/۴۶۹، ۲/۴۷۰، ۲/۴۷۱، ۲/۴۷۲، ۲/۴۷۳، ۲/۴۷۴، ۲/۴۷۵، ۲/۴۷۶، ۲/۴۷۷، ۲/۴۷۸، ۲/۴۷۹، ۲/۴۸۰، ۲/۴۸۱، ۲/۴۸۲، ۲/۴۸۳، ۲/۴۸۴، ۲/۴۸۵، ۲/۴۸۶، ۲/۴۸۷، ۲/۴۸۸، ۲/۴۸۹، ۲/۴۹۰، ۲/۴۹۱، ۲/۴۹۲، ۲/۴۹۳، ۲/۴۹۴، ۲/۴۹۵، ۲/۴۹۶، ۲/۴۹۷، ۲/۴۹۸، ۲/۴۹۹، ۲/۵۰۰، ۲/۵۰۱، ۲/۵۰۲، ۲/۵۰۳، ۲/۵۰۴، ۲/۵۰۵، ۲/۵۰۶، ۲/۵۰۷، ۲/۵۰۸، ۲/۵۰۹، ۲/۵۱۰، ۲/۵۱۱، ۲/۵۱۲، ۲/۵۱۳، ۲/۵۱۴، ۲/۵۱۵، ۲/۵۱۶، ۲/۵۱۷، ۲/۵۱۸، ۲/۵۱۹، ۲/۵۲۰، ۲/۵۲۱، ۲/۵۲۲، ۲/۵۲۳، ۲/۵۲۴، ۲/۵۲۵، ۲/۵۲۶، ۲/۵۲۷، ۲/۵۲۸، ۲/۵۲۹، ۲/۵۳۰، ۲/۵۳۱، ۲/۵۳۲، ۲/۵۳۳، ۲/۵۳۴، ۲/۵۳۵، ۲/۵۳۶، ۲/۵۳۷، ۲/۵۳۸، ۲/۵۳۹، ۲/۵۴۰، ۲/۵۴۱، ۲/۵۴۲، ۲/۵۴۳، ۲/۵۴۴، ۲/۵۴۵، ۲/۵۴۶، ۲/۵۴۷، ۲/۵۴۸، ۲/۵۴۹، ۲/۵۵۰، ۲/۵۵۱، ۲/۵۵۲، ۲/۵۵۳، ۲/۵۵۴، ۲/۵۵۵، ۲/۵۵۶، ۲/۵۵۷، ۲/۵۵۸، ۲/۵۵۹، ۲/۵۶۰، ۲/۵۶۱، ۲/۵۶۲، ۲/۵۶۳، ۲/۵۶۴، ۲/۵۶۵، ۲/۵۶۶، ۲/۵۶۷، ۲/۵۶۸، ۲/۵۶۹، ۲/۵۷۰، ۲/۵۷۱، ۲/۵۷۲، ۲/۵۷۳، ۲/۵۷۴، ۲/۵۷۵، ۲/۵۷۶، ۲/۵۷۷، ۲/۵۷۸، ۲/۵۷۹، ۲/۵۸۰، ۲/۵۸۱، ۲/۵۸۲، ۲/۵۸۳، ۲/۵۸۴، ۲/۵۸۵، ۲/۵۸۶، ۲/۵۸۷، ۲/۵۸۸، ۲/۵۸۹، ۲/۵۹۰، ۲/۵۹۱، ۲/۵۹۲، ۲/۵۹۳، ۲/۵۹۴، ۲/۵۹۵، ۲/۵۹۶، ۲/۵۹۷، ۲/۵۹۸، ۲/۵۹۹، ۲/۶۰۰، ۲/۶۰۱، ۲/۶۰۲، ۲/۶۰۳، ۲/۶۰۴، ۲/۶۰۵، ۲/۶۰۶، ۲/۶۰۷، ۲/۶۰۸، ۲/۶۰۹، ۲/۶۱۰، ۲/۶۱۱، ۲/۶۱۲، ۲/۶۱۳، ۲/۶۱۴، ۲/۶۱۵، ۲/۶۱۶، ۲/۶۱۷، ۲/۶۱۸، ۲/۶۱۹، ۲/۶۲۰، ۲/۶۲۱، ۲/۶۲۲، ۲/۶۲۳، ۲/۶۲۴، ۲/۶۲۵، ۲/۶۲۶، ۲/۶۲۷، ۲/۶۲۸، ۲/۶۲۹، ۲/۶۳۰، ۲/۶۳۱، ۲/۶۳۲، ۲/۶۳۳، ۲/۶۳۴، ۲/۶۳۵، ۲/۶۳۶، ۲/۶۳۷، ۲/۶۳۸، ۲/۶۳۹، ۲/۶۴۰، ۲/۶۴۱، ۲/۶۴۲، ۲/۶۴۳، ۲/۶۴۴، ۲/۶۴۵، ۲/۶۴۶، ۲/۶۴۷، ۲/۶۴۸، ۲/۶۴۹، ۲/۶۵۰، ۲/۶۵۱، ۲/۶۵۲، ۲/۶۵۳، ۲/۶۵۴، ۲/۶۵۵، ۲/۶۵۶، ۲/۶۵۷، ۲/۶۵۸، ۲/۶۵۹، ۲/۶۶۰، ۲/۶۶۱، ۲/۶۶۲، ۲/۶۶۳، ۲/۶۶۴، ۲/۶۶۵، ۲/۶۶۶، ۲/۶۶۷، ۲/۶۶۸، ۲/۶۶۹، ۲/۶۷۰، ۲/۶۷۱، ۲/۶۷۲، ۲/۶۷۳، ۲/۶۷۴، ۲/۶۷۵، ۲/۶۷۶، ۲/۶۷۷، ۲/۶۷۸، ۲/۶۷۹، ۲/۶۸۰، ۲/۶۸۱، ۲/۶۸۲، ۲/۶۸۳، ۲/۶۸۴، ۲/۶۸۵، ۲/۶۸۶، ۲/۶۸۷، ۲/۶۸۸، ۲/۶۸۹، ۲/۶۹۰، ۲/۶۹۱، ۲/۶۹۲، ۲/۶۹۳، ۲/۶۹۴، ۲/۶۹۵، ۲/۶۹۶، ۲/۶۹۷، ۲/۶۹۸، ۲/۶۹۹، ۲/۷۰۰، ۲/۷۰۱، ۲/۷۰۲، ۲/۷۰۳، ۲/۷۰۴، ۲/۷۰۵، ۲/۷۰۶، ۲/۷۰۷، ۲/۷۰۸، ۲/۷۰۹، ۲/۷۱۰، ۲/۷۱۱، ۲/۷۱۲، ۲/۷۱۳، ۲/۷۱۴، ۲/۷۱۵، ۲/۷۱۶، ۲/۷۱۷، ۲/۷۱۸، ۲/۷۱۹، ۲/۷۲۰، ۲/۷۲۱، ۲/۷۲۲، ۲/۷۲۳، ۲/۷۲۴، ۲/۷۲۵، ۲/۷۲۶، ۲/۷۲۷، ۲/۷۲۸، ۲/۷۲۹، ۲/۷۳۰، ۲/۷۳۱، ۲/۷۳۲، ۲/۷۳۳، ۲/۷۳۴، ۲/۷۳۵، ۲/۷۳۶، ۲/۷۳۷، ۲/۷۳۸، ۲/۷۳۹، ۲/۷۴۰، ۲/۷۴۱، ۲/۷۴۲، ۲/۷۴۳، ۲/۷۴۴، ۲/۷۴۵، ۲/۷۴۶، ۲/۷۴۷، ۲/۷۴۸، ۲/۷۴۹، ۲/۷۵۰، ۲/۷۵۱، ۲/۷۵۲، ۲/۷۵۳، ۲/۷۵۴، ۲/۷۵۵، ۲/۷۵۶، ۲/۷۵۷، ۲/۷۵۸، ۲/۷۵۹، ۲/۷۶۰، ۲/۷۶۱، ۲/۷۶۲، ۲/۷۶۳، ۲/۷۶۴، ۲/۷۶۵، ۲/۷۶۶، ۲/۷۶۷، ۲/۷۶۸، ۲/۷۶۹، ۲/۷۷۰، ۲/۷۷۱، ۲/۷۷۲، ۲/۷۷۳، ۲/۷۷۴، ۲/۷۷۵، ۲/۷۷۶، ۲/۷۷۷، ۲/۷۷۸، ۲/۷۷۹، ۲/۷۸۰، ۲/۷۸۱، ۲/۷۸۲، ۲/۷۸۳، ۲/۷۸۴، ۲/۷۸۵، ۲/۷۸۶، ۲/۷۸۷، ۲/۷۸۸، ۲/۷۸۹، ۲/۷۹۰، ۲/۷۹۱، ۲/۷۹۲، ۲/۷۹۳، ۲/۷۹۴، ۲/۷۹۵، ۲/۷۹۶، ۲/۷۹۷، ۲/۷۹۸، ۲/۷۹۹، ۲/۸۰۰، ۲/۸۰۱، ۲/۸۰۲، ۲/۸۰۳، ۲/۸۰۴، ۲/۸۰۵، ۲/۸۰۶، ۲/۸۰۷، ۲/۸۰۸، ۲/۸۰۹، ۲/۸۱۰، ۲/۸۱۱، ۲/۸۱۲، ۲/۸۱۳، ۲/۸۱۴، ۲/۸۱۵، ۲/۸۱۶، ۲/۸۱۷، ۲/۸۱۸، ۲/۸۱۹، ۲/۸۲۰، ۲/۸۲۱، ۲/۸۲۲، ۲/۸۲۳، ۲/۸۲۴، ۲/۸۲۵، ۲/۸۲۶، ۲/۸۲۷، ۲/۸۲۸، ۲/۸۲۹، ۲/۸۳۰، ۲/۸۳۱، ۲/۸۳۲، ۲/۸۳۳، ۲/۸۳۴، ۲/۸۳۵، ۲/۸۳۶، ۲/۸۳۷، ۲/۸۳۸، ۲/۸۳۹، ۲/۸۴۰، ۲/۸۴۱، ۲/۸۴۲، ۲/۸۴۳، ۲/۸۴۴، ۲/۸۴۵، ۲/۸۴۶، ۲/۸۴۷، ۲/۸۴۸، ۲/۸۴۹، ۲/۸۵۰، ۲/۸۵۱، ۲/۸۵۲، ۲/۸۵۳، ۲/۸۵۴، ۲/۸۵۵، ۲/۸۵۶، ۲/۸۵۷، ۲/۸۵۸، ۲/۸۵۹، ۲/۸۶۰، ۲/۸۶۱، ۲/۸۶۲، ۲/۸۶۳، ۲/۸۶۴، ۲/۸۶۵، ۲/۸۶۶، ۲/۸۶۷، ۲/۸۶۸، ۲/۸۶۹، ۲/۸۷۰، ۲/۸۷۱، ۲/۸۷۲، ۲/۸۷۳، ۲/۸۷۴، ۲/۸۷۵، ۲/۸۷۶، ۲/۸۷۷، ۲/۸۷۸، ۲/۸۷۹، ۲/۸۸۰، ۲/۸۸۱، ۲/۸۸۲، ۲/۸۸۳، ۲/۸۸۴، ۲/۸۸۵، ۲/۸۸۶، ۲/۸۸۷، ۲/۸۸۸، ۲/۸۸۹، ۲/۸۹۰، ۲/۸۹۱، ۲/۸۹۲، ۲/۸۹۳، ۲/۸۹۴، ۲/۸۹۵، ۲/۸۹۶، ۲/۸۹۷، ۲/۸۹۸، ۲/۸۹۹، ۲/۹۰۰، ۲/۹۰۱، ۲/۹۰۲، ۲/۹۰۳، ۲/۹۰۴، ۲/۹۰۵، ۲/۹۰۶، ۲/۹۰۷، ۲/۹۰۸، ۲/۹۰۹، ۲/۹۱۰، ۲/۹۱۱، ۲/۹۱۲، ۲/۹۱۳، ۲/۹۱۴، ۲/۹۱۵، ۲/۹۱۶، ۲/۹۱۷، ۲/۹۱۸، ۲/۹۱۹، ۲/۹۲۰، ۲/۹۲۱، ۲/۹۲۲، ۲/۹۲۳، ۲/۹۲۴، ۲/۹۲۵، ۲/۹۲۶، ۲/۹۲۷، ۲/۹۲۸، ۲/۹۲۹، ۲/۹۳۰، ۲/۹۳۱، ۲/۹۳۲، ۲/۹۳۳، ۲/۹۳۴، ۲/۹۳۵، ۲/۹۳۶، ۲/۹۳۷، ۲/۹۳۸، ۲/۹۳۹، ۲/۹۴۰، ۲/۹۴۱، ۲/۹۴۲، ۲/۹۴۳، ۲/۹۴۴، ۲/۹۴۵، ۲/۹۴۶، ۲/۹۴۷، ۲/۹۴۸، ۲/۹۴۹، ۲/۹۵۰، ۲/۹۵۱، ۲/۹۵۲، ۲/۹۵۳، ۲/۹۵۴، ۲/۹۵۵، ۲/۹۵۶، ۲/۹۵۷، ۲/۹۵۸، ۲/۹۵۹، ۲/۹۶۰، ۲/۹۶۱، ۲/۹۶۲، ۲/۹۶۳، ۲/۹۶۴، ۲/۹۶۵، ۲/۹۶۶، ۲/۹۶۷، ۲/۹۶۸، ۲/۹۶۹، ۲/۹۷۰، ۲/۹۷۱، ۲/۹۷۲، ۲/۹۷۳، ۲/۹۷۴، ۲/۹۷۵، ۲/۹۷۶، ۲/۹۷۷، ۲/۹۷۸، ۲/۹۷۹، ۲/۹۸۰، ۲/۹۸۱، ۲/۹۸۲، ۲/۹۸۳، ۲/۹۸۴، ۲/۹۸۵، ۲/۹۸۶، ۲/۹۸۷، ۲/۹۸۸، ۲/۹۸۹، ۲/۹۹۰، ۲/۹۹۱، ۲/۹۹۲، ۲/۹۹۳، ۲/۹۹۴، ۲/۹۹۵، ۲/۹۹۶، ۲/۹۹۷، ۲/۹۹۸، ۲/۹۹۹، ۲/۱۰۰۰، ۲/۱۰۰۱، ۲/۱۰۰۲، ۲/۱۰۰۳، ۲/۱۰۰۴، ۲/۱۰۰۵، ۲/۱۰۰۶، ۲/۱۰۰۷، ۲/۱۰۰۸، ۲/۱۰۰۹، ۲/۱۰۱۰، ۲/۱۰۱۱، ۲/۱۰۱۲، ۲/۱۰۱۳، ۲/۱۰۱۴، ۲/۱۰۱۵، ۲/۱۰۱۶، ۲/۱۰۱۷، ۲/۱۰۱۸، ۲/۱۰۱۹، ۲/۱۰۲۰، ۲/۱۰۲۱، ۲/۱۰۲۲، ۲/۱۰۲۳، ۲/۱



۱۳۱۱۰- ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد، محمد بن اہل، عبد الرحمن بن عمر، عبد الرحمن بن مہدی، یثیم بن بشیر، حصین، ابو مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مقتولین احد کی نو نو آدمیوں کی ٹولیاں بنا کر ان پر نماز پڑھی اور ہر بار دسویں حضرت حمزہؓ ہوتے جب نماز پڑھ لی جاتی تو (۹) اٹھالیا جاتا اور حمزہؓ ادھر ہی رکھے رہتے حتیٰ کہ حضرت حمزہؓ پر نو مرتبہ یا سات مرتبہ نماز پڑھی گئی۔

۱۳۱۱۱- سند مذکورہ بالا عبد الرحمن بن مہدی، یثیم، مجالد، عبید اللہ بن مسلم کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ سال مہینے کے برابر نہ ہو جائے مہینہ ہفتہ کے برابر نہ ہو جائے ہفتہ دن کے برابر نہ ہو جائے دن گھنٹے کے برابر نہ ہو جائے اور گھنٹہ حریق السعفہ (چنگاری کے اڑنے کے بقدر) ہو جائے۔

۱۳۱۱۲- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ثنی، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام قتادہ، ابو یمنہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بلاشبہ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں لہذا مجھے ہر چیز سے آگاہ کر دیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی میں نے عرض کیا: مجھے ایک ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کلام پاکیزہ کرو، سلام پھیلاؤ، صلہ رحمی کرو۔ زاتوں کو جب لوگ سو رہے ہوں تم اللہ کے حضور کھڑے نماز پڑھ رہے ہو پھر سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۱۳۱۱۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، ہمزہ قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے والد سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں والد بولے: کیا آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام لیا ہے۔

۱۳۱۱۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن ابی یعقوب، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ، حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو قرآن مجید پڑھتا ہو اسکی مثال اس پھل کی طرح ہے جسکا ذائقہ اچھا ہو لیکن خوشبو اسکی نہ ہو اور وہ فاجر جو قرآن مجید نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن جیسی ہے جسکا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور بو بھی نہیں ہوتی۔

۱۳۱۱۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، ہمام، قتادہ، خلید قسری، ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوا اس کے کنارے پر دو فرشتے کھڑے ہو کر آواز لگاتے ہیں جو مال قلیل ہو اور کفایت کرتا ہو وہ اس مال سے بدرجہا بہتر ہے جو کثیر ہو اور غفلت میں ڈالنے والا ہو۔

۱۳۱۱۶- احمد بن علی بن عبد اللہ جزار کوفی، عبد اللہ بن محمد بن سوار، علی بن حسان عطاء، عبد الرحمن بن مہدی، ہانی بن ایوب طاؤس کے سلسلہ سند سے حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حج و عمرہ کے لئے ایک ہی طواف کیا ہے۔

۱۳۱۱۷- احمد بن اسحاق، ابو یحییٰ رازی، رستہ، عبد الرحمن بن مہدی، یثیم بن رافع کہتے ہیں ایک آدمی نے حضرت حسن بصریؒ رحمہ اللہ سے

۱- فتح الباری ۱/۳۵۷، ۱/۳۵۸، ۱/۳۵۹، ۱/۳۶۰، ۱/۳۶۱، ۱/۳۶۲، ۱/۳۶۳، ۱/۳۶۴، ۱/۳۶۵، ۱/۳۶۶، ۱/۳۶۷، ۱/۳۶۸، ۱/۳۶۹، ۱/۳۷۰، ۱/۳۷۱، ۱/۳۷۲، ۱/۳۷۳، ۱/۳۷۴، ۱/۳۷۵، ۱/۳۷۶، ۱/۳۷۷، ۱/۳۷۸، ۱/۳۷۹، ۱/۳۸۰، ۱/۳۸۱، ۱/۳۸۲، ۱/۳۸۳، ۱/۳۸۴، ۱/۳۸۵، ۱/۳۸۶، ۱/۳۸۷، ۱/۳۸۸، ۱/۳۸۹، ۱/۳۹۰، ۱/۳۹۱، ۱/۳۹۲، ۱/۳۹۳، ۱/۳۹۴، ۱/۳۹۵، ۱/۳۹۶، ۱/۳۹۷، ۱/۳۹۸، ۱/۳۹۹، ۱/۴۰۰، ۱/۴۰۱، ۱/۴۰۲، ۱/۴۰۳، ۱/۴۰۴، ۱/۴۰۵، ۱/۴۰۶، ۱/۴۰۷، ۱/۴۰۸، ۱/۴۰۹، ۱/۴۱۰، ۱/۴۱۱، ۱/۴۱۲، ۱/۴۱۳، ۱/۴۱۴، ۱/۴۱۵، ۱/۴۱۶، ۱/۴۱۷، ۱/۴۱۸، ۱/۴۱۹، ۱/۴۲۰، ۱/۴۲۱، ۱/۴۲۲، ۱/۴۲۳، ۱/۴۲۴، ۱/۴۲۵، ۱/۴۲۶، ۱/۴۲۷، ۱/۴۲۸، ۱/۴۲۹، ۱/۴۳۰، ۱/۴۳۱، ۱/۴۳۲، ۱/۴۳۳، ۱/۴۳۴، ۱/۴۳۵، ۱/۴۳۶، ۱/۴۳۷، ۱/۴۳۸، ۱/۴۳۹، ۱/۴۴۰، ۱/۴۴۱، ۱/۴۴۲، ۱/۴۴۳، ۱/۴۴۴، ۱/۴۴۵، ۱/۴۴۶، ۱/۴۴۷، ۱/۴۴۸، ۱/۴۴۹، ۱/۴۵۰، ۱/۴۵۱، ۱/۴۵۲، ۱/۴۵۳، ۱/۴۵۴، ۱/۴۵۵، ۱/۴۵۶، ۱/۴۵۷، ۱/۴۵۸، ۱/۴۵۹، ۱/۴۶۰، ۱/۴۶۱، ۱/۴۶۲، ۱/۴۶۳، ۱/۴۶۴، ۱/۴۶۵، ۱/۴۶۶، ۱/۴۶۷، ۱/۴۶۸، ۱/۴۶۹، ۱/۴۷۰، ۱/۴۷۱، ۱/۴۷۲، ۱/۴۷۳، ۱/۴۷۴، ۱/۴۷۵، ۱/۴۷۶، ۱/۴۷۷، ۱/۴۷۸، ۱/۴۷۹، ۱/۴۸۰، ۱/۴۸۱، ۱/۴۸۲، ۱/۴۸۳، ۱/۴۸۴، ۱/۴۸۵، ۱/۴۸۶، ۱/۴۸۷، ۱/۴۸۸، ۱/۴۸۹، ۱/۴۹۰، ۱/۴۹۱، ۱/۴۹۲، ۱/۴۹۳، ۱/۴۹۴، ۱/۴۹۵، ۱/۴۹۶، ۱/۴۹۷، ۱/۴۹۸، ۱/۴۹۹، ۱/۵۰۰، ۱/۵۰۱، ۱/۵۰۲، ۱/۵۰۳، ۱/۵۰۴، ۱/۵۰۵، ۱/۵۰۶، ۱/۵۰۷، ۱/۵۰۸، ۱/۵۰۹، ۱/۵۱۰، ۱/۵۱۱، ۱/۵۱۲، ۱/۵۱۳، ۱/۵۱۴، ۱/۵۱۵، ۱/۵۱۶، ۱/۵۱۷، ۱/۵۱۸، ۱/۵۱۹، ۱/۵۲۰، ۱/۵۲۱، ۱/۵۲۲، ۱/۵۲۳، ۱/۵۲۴، ۱/۵۲۵، ۱/۵۲۶، ۱/۵۲۷، ۱/۵۲۸، ۱/۵۲۹، ۱/۵۳۰، ۱/۵۳۱، ۱/۵۳۲، ۱/۵۳۳، ۱/۵۳۴، ۱/۵۳۵، ۱/۵۳۶، ۱/۵۳۷، ۱/۵۳۸، ۱/۵۳۹، ۱/۵۴۰، ۱/۵۴۱، ۱/۵۴۲، ۱/۵۴۳، ۱/۵۴۴، ۱/۵۴۵، ۱/۵۴۶، ۱/۵۴۷، ۱/۵۴۸، ۱/۵۴۹، ۱/۵۵۰، ۱/۵۵۱، ۱/۵۵۲، ۱/۵۵۳، ۱/۵۵۴، ۱/۵۵۵، ۱/۵۵۶، ۱/۵۵۷، ۱/۵۵۸، ۱/۵۵۹، ۱/۵۶۰، ۱/۵۶۱، ۱/۵۶۲، ۱/۵۶۳، ۱/۵۶۴، ۱/۵۶۵، ۱/۵۶۶، ۱/۵۶۷، ۱/۵۶۸، ۱/۵۶۹، ۱/۵۷۰، ۱/۵۷۱، ۱/۵۷۲، ۱/۵۷۳، ۱/۵۷۴، ۱/۵۷۵، ۱/۵۷۶، ۱/۵۷۷، ۱/۵۷۸، ۱/۵۷۹، ۱/۵۸۰، ۱/۵۸۱، ۱/۵۸۲، ۱/۵۸۳، ۱/۵۸۴، ۱/۵۸۵، ۱/۵۸۶، ۱/۵۸۷، ۱/۵۸۸، ۱/۵۸۹، ۱/۵۹۰، ۱/۵۹۱، ۱/۵۹۲، ۱/۵۹۳، ۱/۵۹۴، ۱/۵۹۵، ۱/۵۹۶، ۱/۵۹۷، ۱/۵۹۸، ۱/۵۹۹، ۱/۶۰۰، ۱/۶۰۱، ۱/۶۰۲، ۱/۶۰۳، ۱/۶۰۴، ۱/۶۰۵، ۱/۶۰۶، ۱/۶۰۷، ۱/۶۰۸، ۱/۶۰۹، ۱/۶۱۰، ۱/۶۱۱، ۱/۶۱۲، ۱/۶۱۳، ۱/۶۱۴، ۱/۶۱۵، ۱/۶۱۶، ۱/۶۱۷، ۱/۶۱۸، ۱/۶۱۹، ۱/۶۲۰، ۱/۶۲۱، ۱/۶۲۲، ۱/۶۲۳، ۱/۶۲۴، ۱/۶۲۵، ۱/۶۲۶، ۱/۶۲۷، ۱/۶۲۸، ۱/۶۲۹، ۱/۶۳۰، ۱/۶۳۱، ۱/۶۳۲، ۱/۶۳۳، ۱/۶۳۴، ۱/۶۳۵، ۱/۶۳۶، ۱/۶۳۷، ۱/۶۳۸، ۱/۶۳۹، ۱/۶۴۰، ۱/۶۴۱، ۱/۶۴۲، ۱/۶۴۳، ۱/۶۴۴، ۱/۶۴۵، ۱/۶۴۶، ۱/۶۴۷، ۱/۶۴۸، ۱/۶۴۹، ۱/۶۵۰، ۱/۶۵۱، ۱/۶۵۲، ۱/۶۵۳، ۱/۶۵۴، ۱/۶۵۵، ۱/۶۵۶، ۱/۶۵۷، ۱/۶۵۸، ۱/۶۵۹، ۱/۶۶۰، ۱/۶۶۱، ۱/۶۶۲، ۱/۶۶۳، ۱/۶۶۴، ۱/۶۶۵، ۱/۶۶۶، ۱/۶۶۷، ۱/۶۶۸، ۱/۶۶۹، ۱/۶۷۰، ۱/۶۷۱، ۱/۶۷۲، ۱/۶۷۳، ۱/۶۷۴، ۱/۶۷۵، ۱/۶۷۶، ۱/۶۷۷، ۱/۶۷۸، ۱/۶۷۹، ۱/۶۸۰، ۱/۶۸۱، ۱/۶۸۲، ۱/۶۸۳، ۱/۶۸۴، ۱/۶۸۵، ۱/۶۸۶، ۱/۶۸۷، ۱/۶۸۸، ۱/۶۸۹، ۱/۶۹۰، ۱/۶۹۱، ۱/۶۹۲، ۱/۶۹۳، ۱/۶۹۴، ۱/۶۹۵، ۱/۶۹۶، ۱/۶۹۷، ۱/۶۹۸، ۱/۶۹۹، ۱/۷۰۰، ۱/۷۰۱، ۱/۷۰۲، ۱/۷۰۳، ۱/۷۰۴، ۱/۷۰۵، ۱/۷۰۶، ۱/۷۰۷، ۱/۷۰۸، ۱/۷۰۹، ۱/۷۱۰، ۱/۷۱۱، ۱/۷۱۲، ۱/۷۱۳، ۱/۷۱۴، ۱/۷۱۵، ۱/۷۱۶، ۱/۷۱۷، ۱/۷۱۸، ۱/۷۱۹، ۱/۷۲۰، ۱/۷۲۱، ۱/۷۲۲، ۱/۷۲۳، ۱/۷۲۴، ۱/۷۲۵، ۱/۷۲۶، ۱/۷۲۷، ۱/۷۲۸، ۱/۷۲۹، ۱/۷۳۰، ۱/۷۳۱، ۱/۷۳۲، ۱/۷۳۳، ۱/۷۳۴، ۱/۷۳۵، ۱/۷۳۶، ۱/۷۳۷، ۱/۷۳۸، ۱/۷۳۹، ۱/۷۴۰، ۱/۷۴۱، ۱/۷۴۲، ۱/۷۴۳، ۱/۷۴۴، ۱/۷۴۵، ۱/۷۴۶، ۱/۷۴۷، ۱/۷۴۸، ۱/۷۴۹، ۱/۷۵۰، ۱/۷۵۱، ۱/۷۵۲، ۱/۷۵۳، ۱/۷۵۴، ۱/۷۵۵، ۱/۷۵۶، ۱/۷۵۷، ۱/۷۵۸، ۱/۷۵۹، ۱/۷۶۰، ۱/۷۶۱، ۱/۷۶۲، ۱/۷۶۳، ۱/۷۶۴، ۱/۷۶۵، ۱/۷۶۶، ۱/۷۶۷، ۱/۷۶۸، ۱/۷۶۹، ۱/۷۷۰، ۱/۷۷۱، ۱/۷۷۲، ۱/۷۷۳، ۱/۷۷۴، ۱/۷۷۵، ۱/۷۷۶، ۱/۷۷۷، ۱/۷۷۸، ۱/۷۷۹، ۱/۷۸۰، ۱/۷۸۱، ۱/۷۸۲، ۱/۷۸۳، ۱/۷۸۴، ۱/۷۸۵، ۱/۷۸۶، ۱/۷۸۷، ۱/۷۸۸، ۱/۷۸۹، ۱/۷۹۰، ۱/۷۹۱، ۱/۷۹۲، ۱/۷۹۳، ۱/۷۹۴، ۱/۷۹۵، ۱/۷۹۶، ۱/۷۹۷، ۱/۷۹۸، ۱/۷۹۹، ۱/۸۰۰، ۱/۸۰۱، ۱/۸۰۲، ۱/۸۰۳، ۱/۸۰۴، ۱/۸۰۵، ۱/۸۰۶، ۱/۸۰۷، ۱/۸۰۸، ۱/۸۰۹، ۱/۸۱۰، ۱/۸۱۱، ۱/۸۱۲، ۱/۸۱۳، ۱/۸۱۴، ۱/۸۱۵، ۱/۸۱۶، ۱/۸۱۷، ۱/۸۱۸، ۱/۸۱۹، ۱/۸۲۰، ۱/۸۲۱، ۱/۸۲۲، ۱/۸۲۳، ۱/۸۲۴، ۱/۸۲۵، ۱/۸۲۶، ۱/۸۲۷، ۱/۸۲۸، ۱/۸۲۹، ۱/۸۳۰، ۱/۸۳۱، ۱/۸۳۲، ۱/۸۳۳، ۱/۸۳۴، ۱/۸۳۵، ۱/۸۳۶، ۱/۸۳۷، ۱/۸۳۸، ۱/۸۳۹، ۱/۸۴۰، ۱/۸۴۱، ۱/۸۴۲، ۱/۸۴۳، ۱/۸۴۴، ۱/۸۴۵، ۱/۸۴۶، ۱/۸۴۷، ۱/۸۴۸، ۱/۸۴۹، ۱/۸۵۰، ۱/۸۵۱، ۱/۸۵۲، ۱/۸۵۳، ۱/۸۵۴، ۱/۸۵۵، ۱/۸۵۶، ۱/۸۵۷، ۱/۸۵۸، ۱/۸۵۹، ۱/۸۶۰، ۱/۸۶۱، ۱/۸۶۲، ۱/۸۶۳، ۱/۸۶۴، ۱/۸۶۵، ۱/۸۶۶، ۱/۸۶۷، ۱/۸۶۸، ۱/۸۶۹، ۱/۸۷۰، ۱/۸۷۱، ۱/۸۷۲، ۱/۸۷۳، ۱/۸۷۴، ۱/۸۷۵، ۱/۸۷۶، ۱/۸۷۷، ۱/۸۷۸، ۱/۸۷۹، ۱/۸۸۰، ۱/۸۸۱، ۱/۸۸۲، ۱/۸۸۳، ۱/۸۸۴، ۱/۸۸۵، ۱/۸۸۶، ۱/۸۸۷، ۱/۸۸۸، ۱/۸۸۹، ۱/۸۹۰، ۱/۸۹۱، ۱/۸۹۲، ۱/۸۹۳، ۱/۸۹۴، ۱/۸۹۵، ۱/۸۹۶، ۱/۸۹۷، ۱/۸۹۸، ۱/۸۹۹، ۱/۹۰۰، ۱/۹۰۱، ۱/۹۰۲، ۱/۹۰۳، ۱/۹۰۴، ۱/۹۰۵، ۱/۹۰۶، ۱/۹۰۷، ۱/۹۰۸، ۱/۹۰۹، ۱/۹۱۰، ۱/۹۱۱، ۱/۹۱۲، ۱/۹۱۳، ۱/۹۱۴، ۱/۹۱۵، ۱/۹۱۶، ۱/۹۱۷، ۱/۹۱۸، ۱/۹۱۹، ۱/۹۲۰، ۱/۹۲۱، ۱/۹۲۲، ۱/۹۲۳، ۱/۹۲۴، ۱/۹۲۵، ۱/۹۲۶، ۱/۹۲۷، ۱/۹۲۸، ۱/۹۲۹، ۱/۹۳۰، ۱/۹۳۱، ۱/۹۳۲، ۱/۹۳۳، ۱/۹۳۴، ۱/۹۳۵، ۱/۹۳۶، ۱/۹۳۷، ۱/۹۳۸، ۱/۹۳۹، ۱/۹۴۰، ۱/۹۴۱، ۱/۹۴۲، ۱/۹۴۳، ۱/۹۴۴، ۱/۹۴۵، ۱/۹۴۶، ۱/۹۴۷، ۱/۹۴۸، ۱/۹۴۹، ۱/۹۵۰، ۱/۹۵۱، ۱/۹۵۲، ۱/۹۵۳، ۱/۹۵۴، ۱/۹۵۵، ۱/۹۵۶، ۱/۹۵۷، ۱/۹۵۸، ۱/۹۵۹، ۱/۹۶۰، ۱/۹۶۱، ۱/۹۶۲، ۱/۹۶۳، ۱/۹۶۴، ۱/۹۶۵، ۱/۹۶۶، ۱/۹۶۷، ۱/۹۶۸، ۱/۹۶۹، ۱/۹۷۰، ۱/۹۷۱، ۱/۹۷۲، ۱/۹۷۳، ۱/۹۷۴، ۱/۹۷۵، ۱/۹۷۶، ۱/۹۷۷، ۱/۹۷۸، ۱/۹۷۹، ۱/۹۸۰، ۱/۹۸۱، ۱/۹۸۲، ۱/۹۸۳، ۱/۹۸۴، ۱/۹۸۵، ۱/۹۸۶، ۱/۹۸۷، ۱/۹۸۸، ۱/۹۸۹، ۱/۹۹۰، ۱/۹۹۱، ۱/۹۹۲، ۱/۹۹۳، ۱/۹۹۴، ۱/۹۹۵، ۱/۹۹۶، ۱/۹۹۷، ۱/۹۹۸، ۱/۹۹۹، ۱/۱۰۰۰، ۱/۱۰۰۱، ۱/۱۰۰۲، ۱/۱۰۰۳، ۱/۱۰۰۴، ۱/۱۰۰۵، ۱/۱۰۰۶، ۱/۱۰۰۷، ۱/۱۰۰۸، ۱/۱۰۰۹، ۱/۱۰۱۰، ۱/۱۰۱۱، ۱/۱۰۱۲، ۱/۱۰۱۳، ۱/۱۰۱۴، ۱/۱۰۱۵، ۱/۱۰۱۶، ۱/۱۰۱۷، ۱/۱۰۱۸، ۱/۱۰۱۹، ۱/۱۰۲۰، ۱/۱۰۲۱، ۱/۱۰۲۲، ۱/۱۰۲۳، ۱/۱۰۲۴، ۱/۱۰۲۵، ۱/۱۰۲۶، ۱/۱۰۲۷، ۱/۱۰۲۸، ۱/۱۰۲۹، ۱/۱۰۳۰، ۱/۱۰۳۱، ۱/۱۰۳۲، ۱/۱۰۳۳، ۱/۱۰۳۴، ۱/۱۰۳۵، ۱/۱۰۳۶، ۱/۱۰۳۷، ۱/۱۰۳۸، ۱/۱۰۳۹، ۱/۱۰۴۰، ۱/۱۰۴۱، ۱/۱۰۴۲، ۱/۱۰۴۳، ۱/۱۰۴۴، ۱/۱۰۴۵، ۱/۱۰۴۶، ۱/۱۰۴۷، ۱/۱۰۴۸، ۱/۱۰۴۹، ۱/۱۰۵۰، ۱/۱۰۵۱، ۱/۱۰۵۲، ۱/۱۰۵۳، ۱/۱۰۵۴، ۱/۱۰۵۵، ۱/۱۰۵۶، ۱/۱۰۵۷، ۱/۱۰۵۸، ۱/۱۰۵۹، ۱/۱۰۶۰، ۱/۱۰۶۱، ۱/۱۰۶۲، ۱/۱۰۶۳، ۱/۱۰۶۴، ۱/۱۰۶۵، ۱/۱۰۶۶، ۱/۱۰۶۷، ۱/۱۰۶۸، ۱/۱۰۶۹، ۱/۱۰۷۰، ۱/۱۰۷۱، ۱/۱۰۷۲، ۱/۱۰۷۳، ۱/۱۰۷۴، ۱/۱۰۷۵، ۱/۱۰۷۶، ۱/۱۰۷۷، ۱/۱۰۷۸، ۱/۱۰۷۹، ۱/۱۰۸۰، ۱/۱۰۸۱، ۱/۱۰۸۲، ۱/۱۰۸۳، ۱/۱۰۸۴، ۱/۱۰۸۵، ۱/۱۰۸۶، ۱/۱۰۸۷، ۱/۱۰۸۸، ۱/۱۰۸۹، ۱/۱۰۹۰، ۱/۱۰۹۱، ۱/۱۰۹۲، ۱/۱۰۹۳، ۱/۱۰۹۴، ۱/۱۰۹۵، ۱/۱۰۹۶، ۱/۱۰۹۷، ۱/۱۰۹۸، ۱/۱۰۹۹، ۱/۱۱۰۰، ۱/۱۱۰۱، ۱/۱۱۰۲، ۱/۱۱۰۳، ۱/۱۱۰۴، ۱/۱۱۰۵، ۱/۱۱۰۶، ۱/۱۱۰۷، ۱/۱۱۰۸، ۱/۱۱۰۹، ۱/۱۱۱۰، ۱/۱۱۱۱، ۱/۱۱۱۲، ۱/۱۱۱۳، ۱/۱۱۱۴، ۱/۱۱۱۵، ۱/۱۱۱۶، ۱/۱۱۱۷، ۱/۱۱۱۸، ۱/۱۱۱۹، ۱/۱۱۲۰، ۱/۱۱۲۱، ۱/۱۱۲۲، ۱/۱۱۲۳، ۱/۱۱۲۴، ۱/۱۱۲۵، ۱/۱۱۲۶، ۱/۱۱۲۷، ۱/۱۱۲۸، ۱/۱۱۲۹، ۱/۱۱۳۰، ۱/۱۱۳۱، ۱/۱۱۳۲، ۱/۱۱۳۳، ۱/۱۱۳۴، ۱/۱۱۳۵، ۱/۱۱۳۶، ۱/۱۱۳۷، ۱/۱۱۳۸، ۱/۱۱۳۹، ۱/۱۱۴۰، ۱/۱۱۴۱، ۱/۱۱۴۲، ۱/۱۱۴۳، ۱/۱۱۴۴، ۱/۱۱۴۵، ۱/۱۱۴۶، ۱/۱۱۴۷، ۱/۱۱۴۸، ۱/۱۱۴۹، ۱/۱۱۵۰، ۱/۱۱۵۱، ۱/۱۱۵۲، ۱/۱۱۵۳، ۱/۱۱۵۴، ۱/۱۱۵۵، ۱/۱۱۵۶، ۱/۱۱۵۷، ۱/۱۱۵۸، ۱/۱۱۵۹، ۱/۱۱۶۰، ۱/۱۱۶۱، ۱/۱۱۶۲، ۱/۱۱۶۳، ۱/۱۱۶۴، ۱/۱۱۶۵، ۱/۱۱۶۶، ۱/۱۱۶۷، ۱/۱۱۶۸، ۱/۱۱۶۹، ۱/۱۱۷۰، ۱/۱۱۷۱، ۱/۱۱۷۲، ۱/۱۱۷۳، ۱/۱۱۷۴، ۱/۱۱۷۵، ۱/۱۱۷۶، ۱/۱۱۷۷، ۱/۱۱۷۸، ۱/۱۱۷۹، ۱/۱۱۸۰، ۱/۱۱۸۱، ۱/۱۱۸۲، ۱/۱۱۸۳، ۱/۱۱۸۴، ۱/۱۱۸۵، ۱/۱۱۸۶، ۱/۱۱۸۷، ۱/۱۱۸۸، ۱/۱۱۸۹، ۱/۱۱۹۰، ۱/۱۱۹۱، ۱/۱۱۹۲، ۱/۱۱۹۳، ۱/۱۱۹۴، ۱/۱۱۹۵، ۱/۱۱۹۶، ۱/۱۱۹۷، ۱/۱۱۹۸، ۱/۱۱۹۹، ۱/۱۲۰۰، ۱/۱۲۰۱، ۱/۱۲۰۲، ۱/۱۲۰۳، ۱/۱۲۰۴، ۱/۱۲۰۵، ۱/۱۲۰۶، ۱/۱۲۰۷، ۱/۱۲۰۸، ۱/۱۲۰۹، ۱/۱۲۱۰، ۱/۱۲۱۱، ۱/۱۲۱۲، ۱/۱۲۱۳، ۱/۱۲۱۴، ۱/۱۲۱۵، ۱/۱۲۱۶، ۱/۱۲۱۷، ۱/۱۲۱۸، ۱/۱۲۱۹، ۱/۱۲۲۰، ۱/۱۲۲۱، ۱/۱۲۲۲، ۱/۱۲۲۳، ۱/۱۲۲۴، ۱/۱۲۲۵، ۱/۱۲۲۶، ۱/۱۲۲۷، ۱/۱۲۲۸، ۱/۱۲۲۹، ۱/۱۲۳۰، ۱/۱۲۳۱، ۱/۱۲۳۲، ۱/۱۲۳۳، ۱/۱۲۳۴، ۱/۱۲۳۵، ۱/۱۲۳۶، ۱/۱۲۳۷، ۱/۱۲۳۸، ۱/۱۲۳۹، ۱/۱۲۴۰، ۱/۱۲۴۱، ۱/۱۲۴۲، ۱/۱۲۴۳، ۱/۱۲۴۴، ۱/۱۲۴۵، ۱/۱۲۴۶، ۱/۱۲۴۷، ۱/۱۲۴۸، ۱/۱۲۴۹، ۱/۱۲۵۰، ۱/۱۲۵۱، ۱/۱۲۵۲، ۱/۱۲۵۳، ۱/۱۲۵۴، ۱/۱۲۵۵، ۱/۱۲۵۶، ۱/۱۲۵۷، ۱/۱۲۵۸، ۱/۱۲۵۹، ۱/۱۲۶۰، ۱/۱۲۶۱، ۱/۱۲۶۲، ۱/۱۲۶۳، ۱/۱۲۶۴، ۱/۱۲۶۵، ۱/۱۲۶۶، ۱/۱۲۶۷، ۱/۱۲۶۸، ۱/۱۲۶۹، ۱/۱۲۷۰، ۱/۱۲۷۱، ۱/۱۲۷۲، ۱/۱۲۷۳، ۱/۱۲۷۴، ۱/۱۲۷۵، ۱/۱۲۷۶، ۱/۱۲۷۷، ۱/۱۲۷۸، ۱/۱۲۷۹، ۱/۱۲۸۰، ۱/۱۲۸۱، ۱/۱۲۸۲، ۱/۱۲۸۳، ۱/۱۲۸



حوال کیا میں وہاں حاضر تھا کہ میں نے ایک نذر مانی ہے (جو پوری نہیں کر سکا) حسن رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم نے کسی چیز کا نام بھی لیا ہے؟ آدمی نے نفی میں جواب دیا: حضرت حسن رحمہ اللہ بولے: دس مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

۱۳۱۱۸- احمد بن اسحاق، ابوتحی، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، ہشام بن اسماعیل، ابن اسلم، زید بن عبدالرحمن بن سلمانی، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید ہوتا ہے جو نبی اس کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتا ہے اسکے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جنت سے اس کی طرف ایک بریطہ (عمدہ قسم کا صندوق) بھیجا جاتا ہے جس میں اسکی جان قبض کر کے لائی جاتی ہے۔ جنت سے ایک جسد اسکی طرف بھیجا جاتا ہے جس میں اس کی روح لائی جاتی ہے پھر وہ فرشتوں کے ساتھ آسمان کی طرف چڑھ جاتا ہے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ پیدائش کے وقت سے فرشتے اس کے ساتھ لگے ہوئے ہیں حتیٰ کہ وہ آسمان میں آ جاتا ہے۔ (الحديث)

۱۳۱۱۹- احمد بن اسحاق، ابوتحی، رستہ، عبدالرحمن بن مہدی، ہذیل بن بلال سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا: میرے پاس ایک بکا و غلام ہے خوارج مجھے اسکی قیمت میں سود رہم زیادہ دے رہے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم اسے یہود و نصار کے ہاتھوں بھی بیچ دو گے؟ (یعنی خوارج کو بیچنے سے منع فرمایا)

۱۳۱۲۰- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عباس بن محمد بن مجاشع، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن عطاء، سماک بن حرب، عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ انشاء اللہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سود کھانے والے کھلانے والے اسکے گواہ اور اسکے کاتب جنت کرے۔

۱۳۱۲۱- ابوبکر بن عبداللہ بن محمد، محمد بن سہل، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن عطاء، مطرف، شعبی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہؓ اور ان کے دیگر (شہید ہونے والے) ساتھیوں پر اُحد کے دن نماز پڑھی ہے۔

۱۳۱۲۲- احمد بن اسحاق، ابوتحی رازی، عبدالرحمن بن مہدی، یزید، عطاء، سماک بن حرب، محمد بن بشر سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے منت مان رکھی کہ اگر میرا دشمن میرے ہاتھ سے نکل بھاگا تو میں اپنے آپ کو ذبح کر دوں گا۔ ابن عباسؓ نے فرمایا جاؤ اور مسروق رحمہ اللہ سے پوچھو۔ چنانچہ اس آدمی نے مسروق رحمہ اللہ سے یہی سوال پوچھا، انہوں نے جواب دیا: تم اپنے آپ کو ذبح مت کرو چونکہ اگر تم مؤمن ہو تو مؤمن کو قتل کرو گے اور اگر تم کافر ہو تو جہنم کی آگ کی طرف جلد بازی کرنے والے ہو گے، لہذا ایک مینڈھا خریدو اور اسے ذبح کر لو، چونکہ اسحق علیہ السلام کے فدیے میں مینڈھا ہی ذبح کیا گیا تھا بلاشبہ وہ تم سے بہتر تھے، وہ آدمی جواب سن کر حضرت ابن عباسؓ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی: چنانچہ انہوں نے کہا: میں بھی تمہیں اسی طرح فتویٰ دینا چاہتا تھا واضح رہے کہ ذبح اللہ کون تھے اسماعیل علیہ السلام یا اسحق علیہ السلام مفسرین کا اس میں اختلاف ہوا ہے جمہور امت کے نزدیک ذبح اللہ اسماعیل علیہ السلام تھے جبکہ بنی اسرائیل اور ایک دوسرے حضرات مسلمین کا قول ہے کہ ذبح اللہ اسحق علیہ السلام تھے بہر حال تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو معارف القرآن۔ - سوت صافات آیت ۱۰۲، ۱۰۳ نیز تفسیر ابن کثیر

۱۳۱۲۳- ابومحمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، یحییٰ بن ابی کثیر، ابونضرہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (تم لوگ) صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھ لیا کرو۔

۱- مسند الامام احمد ۱/۳۹۳، ۳۰۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۲/۱۸۴، واتحاف السادة المتقين ۶/۱۵۱، وفتح الباری ۱۳/۴۱۲.

۲- صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ۱۶۱، وسنن النسائي ۳/۲۳۱، وسنن الترمذی ۲۶۹، ومسند الامام احمد

۳/۳۵، والمستدرک ۱/۳۰۲، وصحيح ابن خزيمة ۱۰۸۹، وکنز العمال ۱۲/۱۹۵.



۱۳۱۲۴- احمد بن اسحاق، ابوتحی، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن ابراہیم، قتادہ عبداللہ بن شقیق کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذرؓ سے عرض کیا: کاش اگر میں نبی ﷺ کو دیکھتا تو میں ان سے ضرور ایک سوال کرتا، ابوذرؓ نے کہا: تم آپ ﷺ سے کیا سوال کرتے؟ کہا: میں سوال کرتا کہ کیا آپ نے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ ابوذرؓ نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال پوچھا تھا اور آپ ﷺ نے جواب دیا: ایک نور ہے جسے میں نے دیکھا ہے۔

۱۳۱۲۵- ابو محمد بن حیان، عباس بن محمد، محمد بن ابی یعقوب، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن زریع، علی بن حکم، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مال لے کر) نر کو دوانے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۱۲۶- احمد بن اسحاق، ابوتحی، عبدالرحمن بن مہدی، یزید بن ابی صالح کہتے ہیں کہ حضرت انسؓ مالکؓ سے ناچختہ کھجور اور چھوہارے کی نبیذ کے متعلق پوچھا گیا انہوں نے فرمایا: جس دن شراب پر حرمت کا حکم لگایا اس دن ہم نے شراب کے ساتھ ان دونوں کی نبیذ کو بھی بہا دیا تھا۔

۱۳۱۲۷- مخلد بن جعفر، احمد بن محمد حبیل بن جعد، نوح بن حبیب، عبدالرحمن بن مہدی، یحییٰ بن سعید، سفیان، اعمش، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن شریلؓ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں کچھ باغات میں بہت سارے خوبصورت خیمے دیکھے میں نے پوچھا: یہ کس کے خیمے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا یہ حضرت عمارؓ اور ان کے ساتھیوں کے ہیں میں نے پھر کچھ اسی طرح کے خوبصورت خیمے باغات میں لگے ہوئے دیکھے پوچھا یہ کس کے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ حضرت ذوالکلاعؓ اور ان کے ساتھیوں کے ہیں، میں نے کہا یہ لوگ تو ایک دوسرے کو قتل کرتے تھے (پھر جنت کی نعمتیں انھیں کیسے مل گئیں)؟ کہا: ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو وسیع مغفرت کرنے والا پایا ہے۔

۱۳۱۲۸- ابوحسن سہل بن عبداللہ، ابوبکر احمد بن عمرو براز، عباس بن عبدالعظیم، عبدالرحمن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسح کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھوٹے بچے کے پیشاب پر پانی کے چھینٹے مار دیئے جائیں اور چھوٹی بچی کا پیشاب دھویا جائے۔

۱۳۱۲۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن یزید مستملی، عبدالرحمن بن مہدی، یحییٰ بن ولید، محل بن خلیفہ، ابوسح کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کا خادم تھا چنانچہ جب آپ ﷺ غسل کرنا چاہتے تو مجھے حکم دیتے: میری طرف پیٹھ پھیر کر میرے آگے کپڑے سے پردہ کر لو۔

۱۳۱۳۰- احمد بن عبید اللہ، عبداللہ بن وہب، احمد بن ثابت، علی بن حسان، عبدالرحمن بن مہدی، یعلیٰ بن حارث محارب، غیلان بن جامع، ابن عمار بن یاسر کے سلسلہ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑا پیٹ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۳۱۳۱- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، عمر بن عباس، عبدالرحمن بن مہدی، یعقوب عی، جعفر بن ابی مغیرہ، سعید بن جبیر، ابن عباسؓ کی

۱- سنن الترمذی ۱۲۷۳، سنن النسائی ۳۱۰۷، سنن الدارمی ۲۷۳/۲، والمستدرک ۴۲/۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۳۵/۷، ۱۳۶.

۲- سنن الترمذی ۶۱۰، سنن ابن ماجہ ۵۲۵، ومسند الامام احمد ۱۳۷/۱، والسنن الکبری للبیہقی ۴۱۵/۳، وصحیح ابن حبان ۲۴۷، وسنن الدارقطنی ۱۲۹/۱، وصحیح ابن خزيمة ۲۸۳، وکنز العمال ۲۷۲۸.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۲۹۱/۱، وسنن ابی داؤد ۳۷۶، وسنن النسائی، کتاب الطہارۃ باب ۱۴۰، وسنن ابن ماجہ ۶۱۳، والسنن الکبری للبیہقی ۴۱۵/۲، وسنن الدارقطنی ۱۳۰/۱.



روایت ہے کہ جب نبی ﷺ نے مکہ فتح کیا تو ابلیس باواز بلند رونے لگا حتیٰ کہ اسکی آواز سن کر اسکا لشکر اس کے پاس جمع ہو گیا ابلیس نے لشکر سے کہا: تم آج کے بعد امت محمد کو شرک میں مبتلا کرنے سے مایوس ہو چکے ہو لیکن تم انھیں انکے دین کے فتنے میں ڈال دو اور ان میں انوحہ عام کر دو۔

۱۳۱۳۲- احمد بن اسحاق، ابوی، عبدالرحمن، عبدالرحمن بن مہدی، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا تو اس کی صورت فرشتوں کی صورت سے بدل گئی، ابلیس (اس حالت پر) آواز بلند رونے لگا، پس قیامت تک ہر رونے والی آواز ابلیس کے رونے کی آواز میں سے ہے، ابلیس پر لعنت ہو۔

۱۳۱۳۳- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبدالرحمن بن مہدی یعقوب بن محمد بن طحلان، ابورجال، عمرہ، عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں (یعنی جس گھر میں کھجور ہو اس گھر والوں کا بھوک کا شکوہ کرنا فضول بات ہے) عبدالرحمن کہتے ہیں کہ سفیان رحمہ اللہ ہمیں یہ حدیث یعقوب بن محمد کے واسطے سے سنایا کرتے تھے۔

۱۳۱۳۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمرو، عبدالرحمن بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، یعقوب بن محمد بن طحلان سے مروی ہے کہ اسحاق بن یسار کپڑا فروشوں کے پاس سے گزرتے تو انھیں کہتے: اپنی تجارت کے ساتھ لازم رہو بلاشبہ تمہارا باپ یعنی ابراہیم علیہ السلام بھی کپڑا فروش تھا۔

### (۲۲۲) امام شافعی رحمہ اللہ

حضرات اولیاء تبع تابعین میں سے ایک امام کامل عالم، عامل، شرف و کرامت والے، عمدہ و ظریفانہ اخلاق کے مالک، سخی و کریم، تاریکیوں کی روشنی، مشکلات کی وضاحت کرنے والے، دشواریوں کو حل کرنے والے، جنکا علم مشرق و مغرب پھیلا، بروہ بحر میں جنکا مذہب مشہور ہوا، سنن و آثار کے متبع، مہاجرین و انصار کے اجتماعی مقتدی، مشہور ائمہ اخیار سے علم حاصل کرنے والے، جن سے آئمہ نے علم حاصل کیا، حجازی، مطہلی ابو عبد اللہ بن محمد بن ادریس شافعی بھی ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ عالیشان مراتب و مناقب پر فائز تھے، امام شافعی عالی نسب اور عالی مراتب کے مالک تھے، علم و عمل سے مشرف ہوئے، ان کی حسی شرافت کو رسول اللہ ﷺ کی قرابت نے چار چاند لگا دیئے تھے، علم میں انھیں بلند پایہ حاصل تھا اللہ تعالیٰ نے انھیں وجوہ علم میں مختلف طریقوں سے تصرف کرنے کی خصوصیت عطا کر رکھی تھی، فنون حکم میں انھیں کمال درجے کی مہارت حاصل تھی، انہوں نے پوشیدہ معانی کو ظاہر کر کے رکھ دیا، اپنی سمجھ سے اصول و مبانی کی شرح کی، اللہ تعالیٰ نے جن جن خصوصیات سے قریش کو سرفراز کیا تھا وہ علی وجہ الاتم ان میں پائی جاتی تھیں۔

۱۳۱۳۵- عبداللہ بن جعفر، یوسف بن حبیب، ابوداؤد، (دوسری سند) ابو نعیم، محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، ابن ابی ذئب، زہری، طلحہ بن عبد اللہ بن عوف عبد اللہ ازہر، جبیر بن مطعم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر کی قوت عطا ہوتی ہے، ابن شہاب سے کسی آدمی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے جواب

۱- صحیح مسلم، کتاب الاشربة ۱۵۳، و سنن الترمذی ۱۸۱۵، و سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة باب ۲۲، و سنن ابن ماجہ.

۳۳۲۸، و سنن الدارمی ۱۰۴/۲، و مسند الامام احمد ۱۷۹/۶، ۱۸۸، و الاحادیث الصحیحة ۱۷۷۶.

۲- التاریخ الکبیر ۷۳/۱، والجرح ۷۲/۱، و تاریخ بغداد ۵۶/۲، و سیر النبلاء ۵/۱۰، و الکاشف ۳/۲۷۷.

و تہذیب التہذیب ۲۵۹/۹، و الخلاصة ۲/۲، و تہذیب الکمال ۵۰۴۹.



دیا: کہ اس سے مراد رائے کی عظمت و نبالت ہے۔

۱۳۱۳۶

محمد بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عوف، عمرو بن عثمان، عثمان، عبد اللہ بن عبد العزیز، محمد بن عبد العزیز، ابن شہاب، ابو سلمہ و سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت نحسینہ بن غزوہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔

۱۳۱۳۷

احمد بن جعفر بن مالک، محمد بن یونس بن موسیٰ، یونس بن موسیٰ، محمد بن سلیمان بن مسحول مخزومی، عبد العزیز بن ابی داؤد، عمرو بن ابی عمرو کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! قریش کو مقدم رکھو اور خود ان سے آگے بڑھنے کی کوشش مت کرو، قریش سے علم سیکھو انھیں سکھاؤ نہیں، قریش کے ایک آدمی کو جو قوت عطا کی گئی ہے وہ غیر قریش کے دو آدمیوں کے بقدر ہے اور قریش کے ایک آدمی کی امانت غیر قریش کے دو آدمیوں کی امانت کے برابر ہے۔

۱۳۱۳۸

عبد اللہ بن جعفر، احمد بن یونس ضبی، عمار بن نصر، ابراہیم بن یسع مکی، جعفر بن محمد اپنے والد اور دادا کے واسطے سے حضرت علی کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ میں ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں تمہارے اوپر تمہاری جانوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا ہوں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں، ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں حوض کوثر پر تمہارا پہلے سے پہنچا ہوا اجر ہوں اور میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا (۱) قرآن مجید کے بارے میں اور (۲) اپنی اولاد کے بارے میں قریش پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان سے اختلاف مت کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے قریش کے ایک آدمی کو غیر قریش کے دو آدمیوں کے برابر قوت عطا کی گئی ہے۔ قریش سے علم فقہ حاصل کرو چونکہ وہ تم سے زیادہ فقیہ ہیں، اگر مجھے قریش کے فخر میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہوتا میں تمہیں بتا دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا کیا مرتبہ ہے، جو قریش کے خیال ہیں وہ تمام لوگوں میں سے خیار ہیں اور قریش کے برے لوگ عام برے لوگوں سے بہتر ہیں۔

۱۳۱۳۹

یونس بن حبیب، ابو داؤد، جعفر بن سلیمان، نصر بن معبد، جارد، ابوا حوص، عبد اللہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریش کو گالی مت دو بلاشبہ قریش کا ایک عالم ساری زمین کو علم سے بھر دے گا، یا اللہ! تو نے قریش کے پہلے لوگوں کو عذاب و بال چکھایا اب ان کے بعد میں آنے والوں کو عطا و خیر چکھاؤ گے۔

۱۳۱۴۰

سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، اسحاق بن سعید بن ادلون ابو سلمہ، حجاج دمشقی، خلید بن علی ابو عمرو سدوسی، عطاء بن ابی رباح کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل زمین اختلاف سے ایک ہی صورت میں بے خوف رہ سکتے ہیں کہ قریش کی موالات میں داخل ہو جائیں، قریش اہل اللہ ہیں (تین بار یہی بات دہرائی) چنانچہ جب بھی عرب کوئی

۱۔ صحیح ابن حبان ۲۲۸۹، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۱۵/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۸۶/۱، والسنة لابن أبي عاصم، ۶۳۵/۲، وتاریخ بغداد ۱۶۶/۳، وکنز العمال ۲۳۸۶۶۔

۲۔ کنز العمال ۳۷۹۹۶، وتنزیہ الشریعة ۳۹۹/۱۰۔

۳۔ الاحادیث الضعیفة ۳۹۸، وتاریخ بغداد ۶/۲، وکنز العمال ۳۳۷۸۶، والبدایة والنهاية ۲۵۳/۱۰، وتذکرة الموضوعات

۵۔ تذکرة الموضوعات للفتنی ۲۲۱، وتذکرة الموضوعات للقیروانی ۱۴۶۔



قبیلہ قریش کی مخالفت کرے گا وہ ابلیس کے لشکر میں داخل ہو جائے گا۔

۱۳۱۴۱- محمد بن جعفر، حلیس بن ابی احوص، علاء بن ابی عمرو، (دوسری سند) ابو نعیم، ابو معاویہ، اسماعیل بن مسلم، عطاء، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! قریش کو ہدایت نصیب فرما بلاشبہ قریش کے ایک عالم کا علم زمین کے مختلف طبقات کو بھر دے گا، یا اللہ! قریش کے اولین کو تو نے عذاب دیا ان کے آخرین کو خیر و عطاء دیدے۔

۱۳۱۴۲- محمد بن عبدالعزیز بن سہل خشاب نیشاپوری، ابراہیم بن اسحق انماطی، محمد بن سلیمان کریم، سفیان بن عیینہ، ابن ابی نجیح کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام مجاہد رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ ”وانہ لذكر لك ولقومك“ (زحرف: ۴۴) اور یقیناً یہ قرآن آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے ایک نصیحت ہے، کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: پوچھا جاتا ہے آدمی کن لوگوں میں سے ہے؟ جواب دیا جاتا ہے عرب میں سے ہے، پھر پوچھا جاتا ہے عرب کے کس قبیلہ میں سے ہے کہا جاتا ہے قریش سے ہے۔

### امام شافعی رحمہ اللہ کا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نسبی تعلق

۱۳۱۴۳- ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، محمد بن اسحق، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے قریشی رشتہ داروں بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان مال تقسیم کیا، میں اور عثمان بن عفانؓ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ لوگ بنو ہاشم ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں جو فضل و مرتبہ عطا کیا ہے اس سے انکار نہیں (لیکن) ہمیں بتائیے یہ جو بنی مطلب ہمارے بھائی ہیں آپ نے انہیں تو عطا کر دیا ہمیں کیوں نہیں دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ ہم اور وہ (یعنی بنی مطلب) شئی واحد ہیں آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر کے بتایا۔

یہ حدیث یثیم و جریر بن حازم نے بھی محمد بن اسحق رحمہ اللہ کی سند سے روایت کی ہے حدیث یونس بن یزید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۴- سلیمان بن احمد، ہارون بن کامل، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، یونس بن یزید، ابن شہاب، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے حضرت جبیر بن مطعمؓ کی روایت ہے کہ وہ اور عثمانؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور خیبر کے خمس جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کیا تھا کے بارے میں آپ ﷺ سے بات کی۔ الحدیث۔

یہ حدیث عبد الرحمن بن مہدی نے عبد اللہ بن مبارک عن یونس کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد الرحمن بن مہدی، عبد اللہ بن مبارک، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعمؓ نے کہا کہ وہ اور حضرت عثمان بن عفانؓ خیبر کے خمس کے متعلق آپ ﷺ سے بات کرنے آئے جو کہ آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ (الحدیث)

یہ حدیث عثمان بن عمرو بن وہب و دافع بن یزید نے یونس سے اسی طرح روایت کی ہے اور عبید نے زہری سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن رافع، حمیر بن ثنی، ابو عثمان (ایک ثقہ راوی ہیں) لیث بن سعد، عقیل بن شہاب،



سعید بن مسیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ نے خیبر کے خمس میں سے بنو مطلب کو حصہ دیا اور ہمیں نہیں دیا حالانکہ آپ کے اعتبار سے ہم سب ایک ہی مرتبہ کے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں۔  
یہ حدیث نعمان بن راشد نے بھی روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۷- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، وہب بن جریر بن حازم، جریر بن حازم، نعمان بن راشد، زہری، سعید بن مسیب، جبیر بن مطعم کی روایت ہے کہ حضرت عثمانؓ نے نبی ﷺ سے سوال کیا جس وقت آپ ﷺ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو خیبر کا خمس دے رہے تھے اور بنی عبد شمس اور بنی عبد مناف کو کچھ نہ دیا۔ (نہ دینے کے متعلق حضرت عثمانؓ نے پوچھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا، بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک ہی چیز ہیں۔

یہ حدیث قتادہ نے سعید بن مسیب عن جبیر کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۱۴۸- محمد بن عمر بن اسلم، محمد بن ہارون بن کثیر، ابو محمد بن صاعد، احمد بن ابی عباس رملی، ضمیرہ بن ربیعہ، ابن شاذب، قتادہ، سعید بن مسیب رحمہ اللہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ میں اور حضرت عثمان بن عفانؓ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے بنی ہاشم اور بنی مطلب کے قریبی رشتہ داروں کے لئے مال غنیمت میں سے حصہ مقرر کیا تھا پھر راوی نے پوری حدیث ذکر کی۔

شرف و فضیلت کے لئے اتنی بات بھی کافی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا نسب محمد عربیؐ کے نسب کے ساتھ ملتا ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے نسب، پیدائش اور وفات کے بیان میں

۱۳۱۴۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی (دوسری سند) ابو نعیم، احمد بن اسحق ابوطیب احمد بن روح (تیسری سند) ابو نعیم، ابو محمد بن حیان، زکریا بن تکی ساجی، (سب رواۃ) حسن بن محمد بن صباح زعفرانی، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف امام شافعی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے ہمارے پاس دو سال مقیم رہے پھر مکہ آگئے پھر ۱۹۸ھ میں دوبارہ ہمارے پاس تشریف لائے اور کئی مہینے تک ہمارے پاس اقامت کی اور پھر ہم سے رخصت ہو گئے، ڈاڑھی کو سرخ رنگ کی مہندی سے رنگتے تھے اور ہلکے ہلکے رخساروں والے تھے، یہ حدیث ابوطیب کے الفاظ میں ہے۔

۱۳۱۵۰- سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سرح، ربیع کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

۱۳۱۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ غزہ یا عسقلان میں پیدا ہوئے۔

۱۳۱۵۲- محمد بن عبد الرحمن بن سہل، محمد بن تکی بن آدم جوہری، محمد بن عبد اللہ بن الحکم کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میں ۱۵۰ھ میں غزہ میں پیدا ہوا اور مجھے دو (۲) سال کی عمر میں مکہ لایا گیا۔

۱۳۱۵۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق، حسن بن محمد بن صباح کا بیان ہے کہ محمد بن ادریس ابو عبد اللہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کے لوا سے کا بیان ہے کہ میرے نانا نے مصر میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے کچھ زیادہ



تھی، امام شافعی رحمہ اللہ کی والدہ از دیہ (یعنی قبیلہ بنو از دے) تھیں، امام شافعی رحمہ اللہ مکہ کے نچلے حصہ میں رہا کرتے تھے اور آپ کی بیوی جس سے آپ کی اولاد بھی ہوئی اس کا نام حمدہ بنت نافع بن عنبسہ بن عمرو بن عثمان بن عفان ہے۔

۱۳۱۵۴- ابو محمد بن عبد الرحمن بن ابی قاضی جر جانی، عبد الرحمن بن ابی حاتم، یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ۲۰۴ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر پچاس سال سے چند سال زائد تھی۔

۱۳۱۵۵- ابو حامد احمد بن محمد بن حسن و عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن بن ابی حاتم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور رجب کے آخری دن ۲۰۴ھ میں وفات پائی گویا انھوں نے زندگی کی کل ملا کر چون ۵۴ بہاریں دیکھیں۔

۱۳۱۵۶- عبد الرحمن، ابن ابی عبد الرحمن، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے جمعہ کی رات بعد از نماز عشاء، مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد رجب کے آخری دن وفات پائی ہم نے انھیں جمعہ کے دن دفن کیا پھر اسی دن کی شام کو ہم نے ۲۰۴ھ ماہ شعبان کا چاند دیکھا۔

۱۳۱۵۷- عبد الرحمن، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ربیع کا بیان ہے کہ رات کے وقت بعد از مغرب امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی، ان کے چچا زاد بھائی ابن یعقوب نے ان سے کہا: کیا ہم نیچے اتر کر نماز پڑھ آئیں؟ فرمایا: تم لوگ یہیں بیٹھو اور میری روح نکلنے کا انتظار کرو، چنانچہ ہم نیچے اترے اور پھر واپس اوپر چڑھ گئے ہم نے ان سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی حالت درست فرمائے کیا آپ نے نماز پڑھ لی؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، سردی کا موسم تھا انہوں نے پانی مانگا چچا زاد بھائی نے کہا انھیں تھوڑا نیم گرم پانی دو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: بخدا نہیں، پھر عشاء کے بعد وفات پائی۔

۱۳۱۵۸- عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن، ابن ابی حاتم، احمد بن سنان واسطی، کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سرخ تھے، یعنی اتباع سنت کے لئے خضاب استعمال کرتے تھے۔

۱۳۱۵۹- محمد بن عبد الرحمن، عبد الوہاب بن سعید حمزوی، محمد بن سحنویہ، یونس بن عبد الاعلیٰ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے پچاس سال سے کچھ چند سال زائد عمر پائی ڈاڑھی میں خضاب کرتے بالوں میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۳۱۶۰- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یوسف بن یزید قرطبی کا بیان ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی مجالست کی ہے اور ان کا کلام بغور سنا ہے وہ ڈاڑھی میں ہلکا سا خضاب کرتے تھے اس وقت میری عمر تقریباً سترہ (۱۷) سال تھی۔ میں نے سلیمان بن احمد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابو یزید قرطبی کا بیان ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بھی حاضر ہوا اور ابن وہب کے جنازے میں بھی حاضر ہوا۔

۱۳۱۶۱- احمد بن اسحق، احمد بن روح بغدادی زعفرانی، ابو ولید بن جارود کا بیان ہے کہ میرے والد اور امام شافعی رحمہ اللہ کی سن ایک ہی ہے جب ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر میں غور کیا تو پتہ چلا کہ باون سال کی عمر میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۳۱۶۲- امام شافعی کا موطا امام مالک حفظ کرنا..... ابو احمد محمد بن احمد جر جانی، ابو بکر بن خزیمہ، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کہتے ہیں

کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آنے سے قبل موطا حفظ کر لیا تھا، چنانچہ جب میں ان کے پاس آیا مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہیں پڑھ کر سنائے، میں نے کہا: آپ پر کوئی حرج نہیں آپ مجھ سے سنیں سو اگر آپ کو میری قرأت اچھی لگے تو بہتر ہے ورنہ میں کسی اور کو تلاش کر لوں گا، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا، میں نے موطا پڑھ کر انھیں سنانا



۱۳۱۶۳- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ مصری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا میں مؤطا حفظ کر چکا تھا، امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جو تمہارے اوپر پڑھے، میں نے کہا: اسکا بوجھ آپ پر نہیں ڈالوں گا میں خود پڑھوں گا، آپ مجھ سے سنتے رہیں، ہاں اگر آپ کو میری قرأت اچھی نہ لگے تو میں کسی اور کو تلاش کر لاؤں گا، مجھے پڑھنے کو کہا، چنانچہ میں نے خود پڑھنا شروع کر دیا، اسی بناء پر امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے روایت کرتے وقت "اخبّرنا مالک" کہتے تھے۔

۱۳۱۶۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد فارسی، محمد بن خالد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بارہ (۱۲) سال کی عمر میں امام مالک کے پاس آیا تاکہ میں انھیں مؤطا پڑھ کر سناؤں چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے مجھے کسین سمجھا۔۔۔ الخدیث۔

۱۳۱۶۵- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن ربیع بن سلیمان جیزی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں امام مالک رحمہ اللہ کے پاس آیا اور داخل ہونے کی اجازت طلب کی میرا ارادہ تھا کہ میں ان سے عقیقہ کے متعلق حدیث سن لوں، میں نے سوچا کہ اگر میں ان سے شروع میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کر لوں تو وہ بتانے سے انکار کر دیں اور مجھے حدیثیں نہ سنائیں اور اگر آخر میں مطلوبہ حدیث کے بارے میں سوال کروں مجھے خوف ہے کہ دس حدیثوں کے بعد بھی اس تک نہ پہنچ سکیں، چنانچہ میں ان سے ایک ایک حدیث کر کے سوال کرنے لگا، جب دس حدیثیں ہو گئیں تو فرمایا، بس تمہیں اتنی ہی حدیثیں کافی ہیں تاہم میں ان سے وہ حدیث نہ سن سکا۔

۱۳۱۶۶- محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبد الواحد بن سفیان، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی مؤطا امام مالک میں نظر کی میری فہم میں چند در چند اضافہ ہوتا گیا۔

۱۳۱۶۷- ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن جامع، یحییٰ بن عثمان بن صالح، ہادون بن سعید سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب ایسی نہیں جو مؤطا امام مالک سے زیادہ نفع بخش ہو۔ (یہ بات اس وقت تھی جب صحیح بخاری و صحیح مسلم کو مرتب نہیں کیا گیا تھا اب کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری صحیح مسلم کا درجہ ہے۔

۱۳۱۶۸- محمد بن ابراہیم، ابو جعفر طحاوی، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتے حجاز کا علم ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۱۶۹- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجا، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام مالک آئے تو آسمان کے روشن ستارے کی طرح چمکنے لگے۔

۱۳۱۷۰- عبد اللہ بن جعفر، عبد الرحمن بن داؤد بن منصور، عبید بن خلف بن ابی محمد، اسحاق بن عبد الرحمن، حسین کراہیسی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عام سا آدمی تھا دیہاتوں میں جا جا کر اشعار لکھتا رہتا اور وہاں کے لوگوں سے اشعار سنتا رہتا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مکہ آیا جب واپس باہر نکلنے لگا تو میں نے لبید کا ایک شعر پڑھا: اچانک مجھے کوڑے کی آواز سنائی دی پھر درباؤں میں سے کسی آدمی نے پیچھے سے مارا، پھر ایک قریشی نے کہا: مطلبی اپنے دین و دنیا سے راضی ہے کہ وہ مغلم بن جائے شعری کیا حیثیت ہے؟ جب تم شعر میں پختگی پیدا کر لو تو معلم بننے کا قصد کرو اور علم فقہ حاصل کرو اللہ تعالیٰ تمہیں علم سے سرفراز فرمائے گا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس دربان کے کلام سے بڑا فائدہ پہنچایا، میں اسی وقت مکہ واپس آیا اور ابن عیینہ سے احادیث سن کر لکھنے لگا، پھر میں مسلم بن خالد زنجی کی مجلس میں بیٹھنے لگا، پھر میں نے امام مالک رحمہ اللہ کا مؤطا لکھا پھر ان سے عرض کیا کہ میں آپ پر مؤطا کی قرأت کرنا



چاہتا ہوں، امام مالک رحمہ اللہ نے کہا: اے بھتیجے کسی آدمی کو لاؤ جو مجھ پر قرأت کرے اور تم سنتے رہو، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! میں خود ہی قرأت کروں گا، مجھے قرأت کا حکم دیا، جب انہوں نے میری قرأت سنی تو مجھے قرأت کی اجازت دے دی حتیٰ کہ میں کتاب السیر تک پہنچ گیا مجھے کہا: اے بھتیجے کتاب لپیٹ لو، علم فقہ حاصل کرو بلند مرتبہ پاؤ گے، پھر میں مصعب بن عبد اللہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں سے بات کریں تاکہ مجھے علم حاصل کرنے کے لئے کچھ مال دیدیں چونکہ اس وقت میں شدید فقر و فاقہ میں مبتلا تھا، چنانچہ مصعب نے مجھے کہا کہ میں فلاں کے پاس گیا اور اس سے بات کی ہے اس نے کہا: کیا تم ایسے آدمی کے بارے میں بات کرتے ہو جو ہمیں میں سے ہے پھر ہمارے مخالف ہو جائے۔ چنانچہ اس نے مجھے ایک سو دینار دیئے مصعب نے مجھے کہا: ہارون الرشید نے مجھے خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ میں قاضی بن کر یمن جاؤں پس تم بھی ہمارے ساتھ نکل جاؤ ممکن ہے اللہ تعالیٰ تمہیں کسی ایسے آدمی سے ملا دے جو تمہیں قرض دیدے چنانچہ مصعب قاضی کا عہدہ لے کر یمن گیا اور میں بھی اس کے ساتھ ہولیا، چنانچہ جب ہم یمن پہنچے اور لوگوں کے ساتھ مل بیٹھے تو ہمیں دیکھ کر مطرف بن ہارون کو خط لکھا: اگر آپ یمن کو فساد سے بچانا چاہتے ہیں اور یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ یمن آپ کے ہاتھ سے نہ نکلے تو محمد بن ادریس اور اس جیسے دیگر طالبین کو یہاں سے نکال دو، چنانچہ ہارون نے حماد عزیزی کی طرف پیغام بھیجا وہ ہمیں جھکڑیوں میں جکڑ کر لے آیا، مجھے ہارون کے پاس داخل کیا گیا اور پھر اسی لمحے واپس باہر نکال دیا، میں ہارون کے پاس آیا اس وقت میرے پاس پچاس دینار تھے۔

اس زمانے میں محمد بن حسن رحمہ اللہ رقبہ میں موجود تھے میں نے یہ پچاس دینار ان کی کتابوں پر خرچ کئے، چنانچہ میں نے ان کی کتابوں کو ایسا پایا جیسا کہ ہمارے ہاں ایک آدمی ہوتا تھا جسے فروخ کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ ایک مشکیزے میں تیل اٹھائے پھرتا تھا چنانچہ جب اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روغن ہے؟ کہتا جی ہاں اور اگر اس سے پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس چنبیلی کا تیل ہے؟ جواب دیتا جی ہاں اور اگر پوچھا جاتا کیا تمہارے پاس روشنائی ہے؟ کہتا جی ہاں، پس جب اس سے کہا جاتا ہمیں دکھاؤ تو اس کے مشکیزے کے بہت سارے سر ہوتے وہ ہمیں مشکیزے کے مختلف سر دکھاتا حالانکہ فی الواقع اس کے پاس صرف ایک ہی قسم کا تیل ہوتا میں نے ابو حنیفہ کی کتاب کو بھی ایسا ہی پایا وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے مطابق ہے حالانکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے محمد بن حسن کو بے شمار مرتبہ کہتے سنا ہے کہ اگر شافعی تمہاری متابعت کرے تو اسکے بعد کوئی حجازی ایسا نہیں ہوگا کہ اسکو کوئی مکلف بنائے۔ چنانچہ ایک دن میں محمد بن حسن کے پاس آ بیٹھا ان دنوں میں امیر المؤمنین کے غیظ و غضب کی وجہ سے سخت پریشان و غمزدہ تھا اور میرا خرچہ وغیرہ بھی ختم ہو چکا تھا چنانچہ جب میں ان کے پاس بیٹھا تو وہ اہل مدینہ کو کچھ طعنے دینے لگے میں نے کہا: آپ کس کو طعنے دے رہے ہیں؟ شہر کو یا اہل شہر کو؟ اگر آپ اہل مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو بخدا آپ فی الواقع ابو بکر و عمر و مہاجرین و انصار کو طعنے دے رہے ہیں اور اگر آپ شہر مدینہ کو طعنے دے رہے ہیں تو وہ ایسا شہر ہے کہ اس کے لئے رسول اللہ ﷺ نے برکت کی دعا کر رکھی ہے کہ اس کے صاع و مد میں اللہ تعالیٰ برکت فرمائے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے جس طرح کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا ہے حتیٰ کہ مدینہ کا شکار قتل نہیں کیا جائے گا، تو ہم آپ کس کو برا بھلا کہہ رہے ہیں؟ امام محمد بولے: معاذ اللہ! میں ان میں سے کسی ایک کو بھی برا بھلا نہیں کہوں گا اور نہ ہی شہر کو برا کہوں گا، میں تو ان لوگوں کو طعنے دے رہا ہوں کہ احکام میں ہیر پھیر کرتے ہیں، میں نے پوچھا کونسا حکم؟ انہوں نے کہا: ایک گواہ کے ساتھ قسم کے اعتبار کا حکم، میں نے کہا: آپ اس حکم کو کیوں برا سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: چونکہ وہ کتاب اللہ کے مخالف ہے میں نے کہا کیا ہر وہ حدیث جو کتاب اللہ کے مخالف ہو آپ اسے ساقط کر دیں گے؟ کہا: ہاں اسی طرح واجب ہے، میں نے کہا: آپ والدین کے لئے وصیت کرنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن تھوڑی دیر سوچنے لگے، میں نے کہا: جواب دیجئے، کہا: والدین کے لئے وصیت واجب نہیں ہے، میں نے کہا: یہ کتاب اللہ کے مخالف ہے، پھر آپ کیوں عدم جواز کا



قول کرتے ہیں؟ کہا: چونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”لا وصیۃ للوالدین“ یعنی والدین کے لئے وصیت نہیں ہے۔ میں نے کہا: مجھے دو گواہوں کے ہونے کے متعلق بتائیے کیا دو گواہیوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے؟ کہا: تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا اگر آپ کا یہی دعویٰ ہے کہ دو گواہوں کا ہونا من جانب اللہ حتمی فیصلہ ہے تو پھر آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ یہ قول کریں کہ جب کوئی آدمی زنا کر بیٹھے اور اس کے خلاف دو آدمی گواہی دیں (تو دو گواہوں پر) اگر وہ محض ہو تو اسے رجم کر دیں اور اگر وہ غیر محض ہو تو اسے کوڑے لگائیں، کہنے لگے: دو گواہوں کا اللہ کی طرف سے حتمی فیصلہ نہیں ہے، میں نے کہا: جب یہ بات ہے تو پھر احکام کو ان کے مراتب پر اتار دیا جائے گا، چنانچہ زنا میں چار گواہوں کا اختیار کیا گیا ہے غیر زنا میں دو گواہوں کا اور دیگر امور میں ایک مرد اور دو عورتوں کا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے مختلف احکام نازل کیے ہیں کچھ احکام چار گواہوں سے ثابت ہوتے ہیں کچھ دو گواہوں سے کچھ ایک مرد اور دو عورتوں سے اور کچھ ایک گواہ اور قسم سے، میں آپ کو اس کے علاوہ کچھ اور فیصلہ کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، میں نے ان سے پوچھا: آپ کیا حکم لگائیں گے جب بیوی خاوند کا گھریلو ساز و سامان میں اختلاف ہو جائے؟ کہا: ہمارے اصحاب کے قول کے مطابق اگر گواہ نہ ہوں تو ہم عقد کی طرف دیکھیں گے کہ وہ ہماری طرف سے کس نسبت میں ہے چنانچہ ہم مالک کے لئے فیصلہ کر دیں گے میں نے کہا: کیا یہ مسئلہ کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے، میں نے کہا آپ کیا کہیں گے جب دو آدمیوں کا موتی کے متعلق اختلاف ہو جائے اور ان میں سے کسی کے پاس گواہ نہ ہوں؟ کہا ہم اس کے معاذ کی طرف دیکھیں گے کہ اس کی کیا صورت بنتی ہے پھر اس کے لئے فیصلہ کر دیں گے، میں نے کہا: کیا یہ بات کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟ میں نے کہا آپ کا کیا قول ہے جب دوران ولادت عورت کے پاس صرف ایک آیا موجود ہو اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو؟ کہا صرف ایک آیا کی گواہی جائز ہے ہم اسے قبول کریں گے۔ میں نے کہا یہ حکم کتاب اللہ سے ثابت ہے یا سنت رسول اللہ ﷺ سے؟

پھر میں نے ان سے کہا: کیا آپ اس حکم سے تعجب کرتے ہیں جسکے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا جسکے مطابق ابو بکر و عمرؓ نے فیصلہ کیا اور اسی کو لیکر عراق میں حضرت علیؓ نے فیصلہ کیا اور قاضی شریح رحمہ اللہ بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے رہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی میرے پیچھے بیٹھا میرے الفاظ لکھتا رہا مجھے اسکا علم نہیں تھا، چنانچہ وہ کاتب ہارون کے پاس گیا اور سارا مناظرہ اسے پڑھ سنایا، ہرثمہ بن اعین کا بیان ہے کہ ہارون ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا سنتے ہی سیدھا نہو کر بیٹھ گیا، اور دوبارہ پڑھنے کو کہا، سن کر ہارون الرشید کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

”قریش سے علم حاصل کرو انھیں علم سکھانے کے درپے مت ہو قریش کو مقدم کرو اور خود ان پر مقدم ہونے کی کوشش مت کرو“ مجھے انکار نہیں کہ محمد بن اور یس محمد بن حسن سے بڑے عالم ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ہارون مجھ سے راضی ہو گیا اور میرے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا، چنانچہ ہرثمہ باہر آیا اور میری طرف اشارہ کیا میں اس کے پیچھے ہولیا اس نے مجھے سارا قصہ سنایا اور کہا: ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے اور ہم نے اس کے دو گنا آپ کو دینے کا ارادہ کیا ہے، بخدا اس سے پہلے میں ایک ہزار دینار کا کبھی مالک نہیں بناتا تھا، میں تنگدست آدمی تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے مصعب کے ہاتھوں غنی کر دیا۔

۱۳۱ھ - قاضی عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابو بشر احمد بن حماد، دولابی، ابو بکر بن ادریس، وراق حمیدی، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں بچپن ہی میں والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہو گیا اور والدہ کی پرورش میں رہا۔ والدہ کے پاس اتنا مال بھی نہیں ہوتا تھا جو معلم کو دیتیں۔ ہاں البتہ معلم اس پر راضی تھا کہ جب وہ درس گاہ سے اٹھ جاتا میں درس گاہ میں اسکا نائب بن جاتا (یعنی مانیٹر کے فرائض سرانجام دیتا) چنانچہ جب میں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تو میں مسجد میں داخل ہو کر علماء کی



مجلس میں بیٹھنے لگا، جو بھی حدیث یا کوئی مسئلہ سنتا اسے یاد کر لیتا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف میں تھا، مجھے جب کوئی سفید ہڈی نظر آتی اسے اٹھا لیتا اور اس پر حدیث یا کوئی مسئلہ لکھ لیتا۔ ہمارے پاس ایک پرانا منکا تھا جب وہ ہڈیوں سے بھر جاتا تو میں ہڈیاں ایک بڑے مٹکے میں ڈال دیتا۔

۱۳۱۷۲- عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن قاضی، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن روح، زبیر بن سلیمان قرشی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے طلب علم کا زمانہ نہایت تنگدستی کی حالت میں گزارا ہے علماء کی مجالس میں بیٹھتا احادیث اور مسائل حفظ کرتا رہتا پھر مجھے کتابیں لکھنے کا شوق پیدا ہوا، ہمارا گھر مکہ میں شعب خیف کے قریب واقع تھا، میں ہڈیاں اور دستیاں جمع کرتا رہتا اور ان پر احادیث و مسائل لکھتا رہتا حتیٰ کہ ہمارا گھر ہڈیوں سے بھر گیا۔

عبدالرحمن بن ابی عبدالرحمن، ابن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر کسی عالم کی مفت گراں نہیں گزری، بجز ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کی موت کے میں نے اس گرائی کا تذکرہ اپنے والد صاحب سے کیا وہ کہنے لگے: میرا گمان نہیں کہ ان کو کسی آدمی نے پایا ہو اور پھر ان کی موت پر اس نے افسوس نہ کیا ہو۔

۱۳۱۷۳- محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبدالحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار امام محمد بن حسن نے مجھے کہا: کیا ہمارے صاحب بڑے عالم ہیں یا تمہارے؟ میں نے کہا: کیا آپ سینہ زوری کرنا چاہتے ہیں یا انصاف؟ کہا بلکہ انصاف کرنا چاہتا ہوں، میں نے کہا: تمہارے نزدیک کیا کیا چیزیں حجت ہیں؟ کہا: کتاب، سنت، اجماع اور قیاس، میں نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا ہمارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: جب تم نے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھا تو پھر تمہارے صاحب کتاب اللہ کے بڑے عالم ہیں، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب سنت رسول اللہ ﷺ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: تمہارے صاحب، میں نے کہا: کیا ہمارے صاحب اقوال صحابہ کے بڑے عالم ہیں یا آپ کے صاحب؟ کہا: آپ کے صاحب میں نے پوچھا: کیا قیاس کے علاوہ کچھ اور بھی باقی رہا ہے؟ کہا: کچھ باقی نہیں رہا، میں نے کہا: پھر یہ بات حق ہے کہ قیاس کے ہمارے دعاوی تمہارے دعاوی سے کہیں زیادہ ہیں چونکہ اصول کو سامنے رکھ کر قیاس کیا جاتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے صاحب سے مالک بن انس مراد لیتے تھے۔

۱۳۱۷۴- محمد بن عبدالرحمن، ابوبکر بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: محمد بن حسن کا بیان ہے کہ میں امام مالک بن انس رحمہ اللہ کے پاس تین سال سے زیادہ عرصہ رہا، امام محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے سات سو سے زائد احادیث سنی ہیں، چنانچہ امام محمد جب مالک رحمہ اللہ کی سند سے مروی احادیث بیان کرتے تو انکا گھر بھر جاتا لوگوں کی کثرت سے جگہ تنگ پڑ جاتی اور جب امام مالک کے علاوہ کسی اور کی سند سے احادیث بیان کرتے تو ان کے پاس تھوڑے سے لوگ جمع ہوتے کہا کرتے تھے: میں نے تمہارے اصحاب کی بری تعریف کرنے والا تم سے زیادہ کسی کو نہیں پایا چنانچہ جب میں تمہیں مالک رحمہ اللہ سے مروی احادیث سناتا ہوں تو تم میرا گھر بھر دیتے ہو اور جب میں تمہیں تمہارے اپنے اصحاب کے اقوال و مرویات سناتا ہوں تم لوگ ناپسندیدگی کے عالم میں آتے ہو۔

۱۳۱۷۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمن بن محمد، جعفر، عبدالرحمن بن داؤد، ابو زکریا یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ابوسعید فریابی، محمد بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں بچپن میں طالب شعر میں لگا رہتا جہاں کہیں سے بھی مجھے اشعار ملتے لکھ لیتا اسی دوران ایک مرتبہ میں مکہ میں چل رہا تھا چانک میں نے ایک گرجدار آواز سنی کوئی کہہ رہا تھا: اے محمد بن ادریس! علم کی طلب میں لگ جاؤ، میں نے جو پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی بھی نظر نہ آیا، میں واپس لوٹا اور طلب علم میں مصروف ہو گیا،



میں احادیث و مسائل کو ہڈیوں پر لکھتا اور پھر ہڈیاں ایک مکان میں جمع کر دیتا حتیٰ کہ مٹکا بھر جاتا، میں یتیم تھا میری والدہ کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، میرے ایک چچا کو یمن کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا جب وہ یمن جانے لگے میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا، جب میں یمن سے واپس آیا تو مسلم بن خالد زنجی کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے انھیں سلام کیا مگر انھوں نے مجھے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا بعض لوگ ہمارے پاس آتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اپنی اصلاح کریگا مگر وہ اپنے نفس کو فاسد کر دیتا ہے میں پھر سفیان بن عیینہ کے پاس چلا گیا انھیں سلام کیا انہوں نے مجھے سلام کا جواب دیا اور کہا: اے ابو عبد اللہ! ہمیں خبر مل چکی ہے تم کن چکروں میں پھنس گئے تھے، ہمیں تمہاری خیریت ہی پہنچی ہے لہذا آئندہ اس طرف مت لوٹو، پھر میں مدینہ کی طرف نکل پڑا اور وہاں جا کر امام مالک کو موطا سنایا، پھر میں عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کے پاس آیا اور ان کے ساتھیوں (تلامذہ) کے ساتھ مناظرہ کرتا تھا، چنانچہ ان کے تلامذہ نے میری شکایت کی کہ یہ حجازی ہمارے اقوال میں عیب نکالتا ہے اور خطا کا ارتکاب بھی کرتا ہے، چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھ سے شکایت کا تذکرہ کیا میں نے کہا: ہم تو صرف تقلید ہی کو جانتے تھے لیکن جب ہم آپ کے پاس آئے آپ لوگوں کو کہتے ہوئے سنا: تقلید مت کرو بلکہ حق و صحبت کو طلب کرو، امام محمد نے کہا: میرے ساتھ مناظرہ کرو، میں نے کہا: میں آپ کے کسی شاگرد کے ساتھ مناظرہ کروں گا، ہاں آپ سنتے رہیں، کہا: نہیں بلکہ میرے ساتھ کرو، میں نے کہا: درست ہے، کہا: تم سوال کرو گے یا میں سوال کروں گا؟ میں نے کہا: جیسے آپ کی مرضی، کہنے لگے: تم اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہو جو کسی دوسرے کا ستون غضب کر لے اور اس پر اپنا مکان تعمیر کر لے پھر ایک اور آدمی آجائے جو ستون میں اپنا استحقاق ظاہر کرنے لگے؟ میں نے کہا: اس آدمی کو ستون اور اس کی قیمت میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے ستون اختیار کیا تو عمارت گرا دی جائے گی اور ستون مالک کو واپس کر دیا جائے گا پھر بولے: تم کیا کہتے ہو ایک آدمی نے کسی کی لکڑی غضب کر لی پھر اس سے کشتی بنا کر سمندر میں اتار لی پھر اس کا مالک آ گیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا کشتی کو قریب ساحل پر لنگر انداز کر دیا جائے گا اور پھر مالک کو لکڑی کی قیمت اور لکڑی میں اختیار دیا جائے گا اگر اس نے قیمت لے لی تو بہت اچھا ورنہ کشتی اکھاڑ کر لکڑی مالک کو واپس کی جائے گی، امام محمد کہنے لگے: تم کیا کہتے ہو کہ ایک آدمی نے ریشم کے دھاگے غضب کر لئے پھر ان سے تھیلا بنایا اتنے میں دھاگوں کا مالک آ گیا اور استحقاق کا دعویٰ کرنے لگا؟ میں نے کہا مالک کو ریشم کی قیمت ملے گی۔ جواب سن کر امام محمد اور ان کے اصحاب نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور کہنے لگے: اے حجازی! تم نے اپنا ہی قول ترک کر دیا۔ میں نے اس سے کہا: اچھا مجھے بتائیے، اگر مالک مکان اپنے مکان کو منہدم کر کے مالک ستون کو ستون واپس کر دے کیا سلطان مالک مکان کو ایسا کرنے سے روکے گا؟ جواب دیا: سلطان نہیں روکے گا، میں نے کہا مجھے بتائیے اگر کشتی کا مالک کشتی کو توڑ کر لکڑی مالک کو واپس دینا چاہے تو کیا سلطان اس کو ایسا کرنے سے روکے گا؟ کہا نہیں میں نے کہا: اسی طرح اگر تھیلے والا تھیلے کو ادھیڑ کر دھاگے مالک کو واپس کر دے تو کیا سلطان اس کو ایسا کرنے سے منع کرے گا؟ کہا جی ہاں میں نے کہا: جو چیز ممنوع نہیں اس پر آپ کیسے منظور کو قیاس کر رہے ہیں؟

۱۳۱۷ھ - ابو محمد بن حیان، ابو بکر نسائی، عبد اللہ بن اسلم اسفرائینی، محمد بن ادریس، حمیدی، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں یتیم تھا اور والدہ کے ساتھ رہتا تھا والدہ کے پاس اتنی چیز بھی نہیں ہوتی تھی جو معلم کو دیتیں۔ راوی نے پوری حدیث بمثل مذکور بالا کے اور امام محمد کے ساتھ ہونے والے مناظرہ کو ذکر کیا اس حدیث میں اتنا اضافہ ہے: میں نے امام محمد سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ نے مباح پر حرام کو قیاس کر دیا؟ یہ اس پر حرام ہے اور وہ اس کے لئے حلال ہے، امام محمد رحمہ اللہ بولے: پھر تم کشتی کے ساتھ کیا کرو گے؟ میں نے کہا: میں کشتی کے مالک کو کہوں گا کہ قریب ترین ساحل پر کشتی کو لا کر لنگر انداز کرے تاکہ ہلاکت سے بچ جائے پھر میں تختہ (لکڑی) نکال کر مالک کو دوے دوں گا اور اسے کہوں گا: کشتی درست کر کے چلے جاؤ، امام محمد رحمہ اللہ بولے: کیا نبی ﷺ کا ارشاد نہیں ہے کہ "لا فسرر ولا ضرار" میں نے کہا اس کو کس نے ضرر پہنچایا؟ اس نے خود اپنے آپ کو ضرر پہنچایا ہے میں نے ان



سے کہا: آپ اس آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی لونڈی غصب کرے پھر اسی لونڈی کے بطن سے غاصب کے دس لڑکے پیدا ہوں وہ سب کے سب حافظ قاری ہوں منبروں پر کھڑے ہو کر خطاب کرتے ہوں اور مسلمانوں کے قاضی بھی ہوں پھر لونڈی کا اصل مالک دو عادل گواہ لیکر آ جائے اور دعویٰ کرے کہ اس آدمی نے میری یہ لونڈی غصب کی تھی حتیٰ کہ اس کے بطن سے دس لڑکے پیدا ہوئے۔ آپ یہاں کیا فیصلہ کریں گے؟ امام محمد رحمہ اللہ نے کہا: میں غاصب کی اولاد کو لونڈی کے حقیقی مالک کے لئے غلام قرار دوں گا اور لونڈی کو اسے واپس کراؤں گا، میں نے کہا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ ان دونوں مسئلوں میں سے کونسا زیادہ باعث شر ہے؟ آیا غاصب کی اولاد کو غلام قرار دے کر واپس کرو یا کشتی میں لگا ہوا تختہ اکھاڑ کر واپس کرو۔

۱۳۱۷- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، عبد الرحمن بن ابی جاتم، ابو بشر احمد بن حماد، دولابی، ابو بکر بن اوریس وراق حمیدی، حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے نجران کا اختیار سپرد کیا گیا اس وقت نجران میں قبیلہ بنو حارث اور بنو ثقیف کے کچھ لوگ رہ رہے تھے میں نے ان سب کو جمع کیا اور کہا تم لوگ اپنے میں سے سات آدمیوں کا انتخاب کر لو وہ جسکی بھی تعدیل کریں گے وہ عادل سمجھا جائے گا اور جسکو مجروح قرار دیں گے وہ مجروح قرار پائے گا، چنانچہ انہوں نے سات آدمیوں کو جمع کیا اور میں فیصلے کرنے کے لئے بیٹھ گیا، خاصمین سے کہہ دیا کہ جب دو گواہ میرے پاس گواہی دیں گے میں ان سات معدلین کی طرف متوجہ ہوں گا اگر انھوں نے مذکورہ گواہوں کی تعدیل کر دی تو عادل قرار پائیں گے اگر انھوں نے ان کی جرح کر دی تو میں کہوں گا کہ مزید گواہ لاؤ، جب یہ معاملہ طے پا گیا میں لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے لگا، چنانچہ ایک مرتبہ میں نے ایک حکم جاری کیا لوگوں نے کہا: یہ جائدادیں اور یہ اموال جنکا فیصلہ ہمارے خلاف ہوا ہے یہ ہمارے نہیں ہیں یہ تو منصور بن مہدی کے ہیں اور ہم نے ان پر قبضہ کر رکھا ہے، میں نے کاتب سے کہا: لکھو کہ فلاں بن فلاں نے اقرار کیا ہے کہ یہ مال اور یہ جائداد جسکا میں نے فیصلہ کیا ہے وہ اس کی ملکیت نہیں ہے وہ منصور بن مہدی کی ملکیت ہے اور اس کے قبضے میں ہے، چنانچہ یہ لوگ مکہ کی طرف آ گئے اور میرے بارے میں مختلف افواہیں پھیلاتے رہے حتیٰ کہ مجھے عراق بھیج دیا گیا، یہاں مجھے کہا گیا کہ دروازے پر اتر واپس میں نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سے بعض کے ساتھ اختلاف کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے، عراق میں محمد بن حسن رحمہ اللہ کا ایک عظیم مرتبہ سمجھا جاتا تھا میں نے ان کی کتابوں کو بھرپور لکھا اور ان کے اقوال کی باخوبی معرفت حاصل کی چنانچہ جب امام محمد رحمہ اللہ مجلس درس سے اٹھ کر چلے جاتے میں ان کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ شروع کر دیتا۔

۱۳۱۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے عمر بھر میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا سامنا کرنا پڑا حتیٰ کہ میں نے اپنے اموال میں سے قلیل و کثیر اور بیوی اور بیٹی کے زیورات تک بیچ دیئے تھے ان تین مرتبہ جیسی مفلسی میں نے کبھی نہیں دیکھی، عمرو بن سوادہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کھانے اور دراهم و دنانیر پر سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے۔

۱۳۱۹- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن داؤد، ابراہیم بن فتحون، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کا بیان ہے کہ ہمارے ایک ساتھی نے مجھے بتایا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے پاس مال وغیرہ نہیں ہوتا تھا اور میں نے کمسنی ہی میں طلب علم شروع کر لی تھی (فکنت اذهب الی الدیوان استوہب الظہور اکتب علیہا) یعنی ہڈیاں وغیرہ تلاش کر کے علم اس پر لکھا تھا۔

۱۳۱۸۰- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، عمرو بن سوادہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزیں میرا خاص نصب العین تھیں تیر اندازی اور طلب علم، چنانچہ میں نے تیر اندازی میں کمال درجے کی مہارت حاصل کر لی حتیٰ کہ اگر میں دس نشانے لگانا چاہتا تو دس کے دس درست لگتے، امام شافعی رحمہ اللہ علمی مرتبے کو بیان کرنے سے خاموش ہو گئے، میں نے عرض کیا:



بخدا آپ علم میں تیر اندازی سے زیادہ مہارت رکھتے ہیں۔

۱۳۱۸۱- عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ عمرو بن عثمان بن مکی کے سلسلہ سند سے امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے والد نے کہا کہ امام شافعی رحمہ اللہ نو جوانی میں ستاروں میں غور و فکر کرتے رہتے تھے چنانچہ آپ رحمہ اللہ جس چیز میں غور و فکر کرتے اس میں بھرپور مہارت حاصل کر لیتے تھے، ایک دن آپ رحمہ اللہ بیٹھے ہوئے تھے اور محلے میں ایک مطلقہ عورت تھی، آپ رحمہ اللہ کہنے لگے: وہ مطلقہ عورت کافی بچی جنم دے گی اور اسکی شرم گاہ پر ایک سیاہ رنگ کا خال (قل) ہوگا اور اتنی اتنی مدت میں مرجائے گی، چنانچہ اس عورت نے ان کے بیان کے عین مطابق بچی جنم دی، اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے اوپر شرط لگا دی کہ آئندہ ستاروں میں نہیں دیکھیں گے اور علم نجوم کے متعلق ان کے پاس جو کتابیں تھیں وہ دفن کر دیں۔

۱۳۱۸۲- عبد الرحمن بن ابو عبد الرحمن جرجانی، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان (دوسری سند) ابو نعیم، محمد بن عبد الرحمن بن مخلد محمد بن موسیٰ بن نعمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے محمد بن حسن سے ایک بار شتر علم حاصل کیا یہ سارا علم سماعی تھا۔

۱۳۱۸۳- عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، احمد بن ابی سرتج کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے محمد بن حسن کی کتابوں پر ساٹھ دینار خرچ کئے پھر میں نے ان کتابوں میں تذکرہ و تفکر کی پھر ہر مسئلہ کی ایک طرف ایک حدیث رقم کر دی۔

۱۳۱۸۴- عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سلمہ بن عبد اللہ نیشاپوری، ابو بکر بن ادریس وراق حمیدی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں فہم و فراست کی کتابوں کی تلاش میں یمن گیا حتیٰ کہ میں نے ان کتابوں کو جمع کر کے بھرپور لکھ لیا۔

۱۳۱۸۵- عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، احمد بن ابی سرتج، احمد بن سنان واسطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابن عجلان عن علی بن یحییٰ بن خالد عن ابیہ عن عمہ کے سلسلہ سند سے حدیث نقل کی کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے مسجد کے ایک کونے میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، (جب وہ نماز پڑھ چکا) آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور نماز پڑھو بلاشبہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ الحدیث۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ حدیث حسین النخعی بن سعید قطان، ابن عجلان، ابو محمد بن ابی حاتم کے سلسلہ سند سے لکھی، چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ صحیح حدیث کی طلب کے حریص تھے اور لکھا: عن رجل عن یحییٰ بن سعید قطان، الحدیث۔ چنانچہ انھیں اپنے سے عمر میں چھوٹے محدث سے لکھنے میں ذرہ برابر باک محسوس نہ کی ممکن ہے یحییٰ بن سعید اس وقت زندہ ہوں اور اس کی پرواہ نہ کی ہو۔

۱۳۱۸۶- ابو بکر بن جعفر بغدادی غندر، ابو بکر محمد بن عبیدہ ابو نصر مخزومی کوئی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین نے اپنے سامنے بہت ساری تلواریں اور دیگر آلات عذاب (بیڑیاں اور جھکڑیاں وغیرہ) جمع کرائے، پھر مجھے آواز دی: اے فضل! میں نے کہا: لبیک! اے امیر المؤمنین! اس حجازی یعنی امام شافعی کو میرے پاس لاؤ میں نے دل میں کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون! اس آدمی کا کام آج تمام ہو گیا، بہر حال میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہا: امیر المؤمنین کے پاس جائیے کہا: میں دو رکعت نماز پڑھ لوں پھر چلوں گا، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھی اور پھر اپنے خچر پر سوار ہو کر ہارون الرشید کے دربار کی طرف چل دیے، جب ہم پہلے دروازے سے داخل ہونے لگے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی پھر جب دوسرے دروازے سے داخل ہوئے امام رحمہ اللہ نے دوبارہ ہونٹوں کو حرکت دی، جب ہم ہارون الرشید کے بالکل سامنے پہنچ گئے ہارون فوراً امام شافعی کی طرف اٹھا جیسا کہ ان سے کوئی راز نہ والا ہو۔ ہارون نے امام رحمہ اللہ کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ کر معذرت کرنے لگا اور تمام درباری کھڑے دیکھتے کے دیکھتے رہ گئے ایک وقت وہ تھا کہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو قتل کرنے کا تمام تر سامان مہیا کر لیا تھا ایک وقت اب آ گیا ہے کہ



وہ امام رحمہ اللہ کے سامنے عاجز بنا بیٹھا ہے۔ کافی دیر تک بیٹھے دونوں گفتگو کرتے رہے پھر امام کو واپس جانے کی اجازت دی پھر مجھے آواز دی میں حاضر ہوا کہا کہ اشرفیوں کی تھیلی لے کر ان کے ساتھ جاؤ میں دراہم سے بھری ہوئی تھیلی اٹھا کر چل دیا اور جب ہم پہلے دروازے پر پہنچے میں نے کہا، میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دیکر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو رضا مندی سے بدل دیا آپ نے امیر المؤمنین کے چہرے پر کیا پڑھا کہ وہ رضا مندی پر مجبور ہو گیا، امام رحمہ اللہ بولے: اے فضل: میں نے کہا: اے سید فقیہ لبیک! کہا مجھ سے لے لو اور یاد کرو ”شہد اللہ انہ لا الہ الاہو“ (آل عمران: ۱۸) ”اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں یا اللہ میں تیری پاکی کے نور تیری پاکیزگی کی برکت اور تیرے جلال کی عظمت کی پناہ مانگتا ہوں ہر طرح کی آفت سے اور ہر جن و انس کے پیش آنے سے الایہ کہ جو خیر کا پیغام لائے، اے رحمٰن! یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اور تیرے حضور فریاد کرتا ہوں اے وہ ذات جس کے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جس کے سامنے ظالموں اور جابروں کے غصے نرم پڑ جاتے ہیں تیرا ذکر میرا شعار ہے اور تیری ثناء میرا اوڑھنا بچھونا ہے میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیکھنا چاہتا ہوں مجھے بچالے اور خیر کے ساتھ بے نیاز کر دے اے رحمٰن! فضل کہتے ہیں میں نے یہ دعا اپنے پاس لکھ لی چنانچہ ہارون الرشید بہت غصے والا تھا تاہم جب بھی غصہ ہوتا میں فوراً یہ دعا پڑھ لیتا اس کا غصہ رفع ہو جاتا اور رضا مند ہو جاتا یہ فضیلت مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی برکت سے حاصل ہوئی۔

۱۳۱۸ھ - ابو بکر بن مالک بن محمد بن موسیٰ، محمد بن حسن بن مکرم، عبدالاعلیٰ بن حماد زری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک دن ہارون الرشید نے فضیل بن ربیع سے کہا فضل اس وقت ہارون کے پاس کھڑا تھا: اے فضل! حجازی کہاں ہے؟ ہارون نے غضبناک ہو کر پوچھا: میں نے جواب دیا: وہ یہیں ہے کہا: اس کو میرے پاس لاؤ، میں باہر نکل گیا چونکہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کی فصاحت و بلاغت عقل و دانش اور علم و نقاہت کی وجہ سے ان سے محبت تھی اس لئے میں بہت غمزدہ ہوا۔ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر آ گیا اور دستک دی آپ رحمہ اللہ اندر نماز پڑھ رہے تھے۔ دستک سن کر نماز ہی میں کھانس دیئے تاکہ میں انکا تھوڑا انتظار کر لوں، حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہوئے اور دروازہ کھولا میں نے کہا: امیر المؤمنین کے پاس چلئے، آپ بولے: ہم نے سنا اور اطاعت بجالائی، تازہ وضو کیا کپڑے زیب تن کئے اور نکل کر چل پڑے جب ہم دربار میں پہنچے میں نے شفقت کی غرض سے کہا: اے ابو عبد اللہ رکئے تاکہ میں اندر جا کر اجازت طلب کر آؤں۔ میں امیر المؤمنین کے پاس گیا اور اسے بحالت سابقہ غضبناک ہی پایا۔ پوچھا: کہاں ہے حجازی؟ میں نے کہا: دروازے پر کھڑا ہے، کہا: اسے میرے پاس لے آؤ، چنانچہ میں آپ رحمہ اللہ کو لیکر اندر آ گیا آتے وقت آپ رحمہ اللہ آہستہ آہستہ کچھ پڑھتے رہے، جب امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو دیکھا فوراً اٹھا اور گرمجوشی سے انکا استقبال کیا اور ماتھے پر بوسہ لیا اور اچھی طرح سے آؤ بھگت کی پھر بولا: آپ ہمیں ملنے کیوں نہیں آتے یا پھر ہمارے ہی پاس رہ جائیے؟ امیر المؤمنین نے آپ رحمہ اللہ کو اپنے پاس تخت پر بٹھایا اور تھوڑی دیر گفتگو کرتے رہے پھر دیناروں سے بھری ہوئی ایک تھیلی کا آپ رحمہ اللہ کے لیے حکم دیا، آپ رحمہ اللہ بولے: مجھے اس کی حاجت نہیں فضل کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف اشارہ کیا اور وہ خاموش ہو گئے امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ رحمہ اللہ کو واپس گھر تک پہنچاؤں میں نکل کر ان کے ساتھ چل دیا دیناروں کی تھیلی بھی ساتھ اٹھالی آپ رحمہ اللہ نے راستے میں جاتے جاتے ہی وہ پوری کی پوری تھیلی دائیں بائیں اور آگے پیچھے خرچ کر دی (یعنی لوگوں میں تقسیم کر دی) حتیٰ کہ اپنے گھر میں داخل ہوئے ان کے پاس ایک دینار بھی باقی نہیں بچا تھا، جب گھر میں داخل ہوئے میں نے کہا: بلاشبہ آپ نے میری محبت کو پہچان لیا ہوگا میں آپ کو اس ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ جس نے امیر المؤمنین کے غصے کو ٹھنڈا کیا آپ نے امیر المؤمنین کے پاس داخل ہوتے وقت کیا پڑھا تھا؟ کہنے لگے مجھے امام مالک رحمہ اللہ نے نافع عن ابن عمرؓ کی سند سے حدیث سنائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے موقع پر یہ آیت تلاوت کی ”شہد اللہ انہ لا الہ الاہو... ان الدین عند اللہ الاسلام“ تک (آل عمران: ۱۸-۱۹) پھر کہا: میں



اس چیز کی گواہی دیتا ہوں جسکی گواہی اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ودیعت رکھتا ہوں تاکہ قیامت کے دن اس کی ادائیگی ہو یا اللہ! میں تیری پاکی کے نور اور تیری عظیم برکت اور تیری پاکیزگی کی عظمت کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہر طرح کی بلا و آفت سے، دن رات میں پیش آنے والے مصائب سے الایہ کہ رات کو کوئی بھلائی پیش آئے۔ یا اللہ تو میری فریاد کو سننے والا ہے میں تجھی سے فریاد کرتا ہوں تو ہی میری پناہ گاہ ہے میں تیری ہی پناہ میں آتا ہوں تو ہی مجھے پناہ دینے والا ہے میں تیری ہی پناہ طلب کرتا ہوں اے وہ ذات جسکے سامنے جابروں کی گردنیں جھک جاتی ہیں اور جسکے سامنے بڑے بڑے فرعونوں کی گردنیں زمین بوس ہو جاتی ہیں میں تیرے رسوا کرنے پر وہ کے چاک کرنے، تیرے ذکر کو بھولے اور تیرے لشکر سے اعراض کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں دن رات میں نیند و آرام میں کوچ و سفر میں حیات و ممات میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں تیرا ذکر میرا شعار ہے تیری ثناء میرا اور ڈھنسا بچھونا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے اور تعریفوں والا ہے تمام تر عظمت و شرافت تیرے لئے ثابت ہے، تو اپنی ذات کے انوار کی وجہ سے باعث تکریم ہے مجھے اپنی رسوائی اور اپنے بندوں کی شر سے محفوظ رکھ اور مجھ پر اپنی حفاظت کے خیمے تان دے اور مجھے اپنی عنایت کی حفاظت میں داخل کر دے اور میرے لئے خیر و بھلائی کے دروازے کھول دے یا ارحم الراحمین فضل کہتے ہیں یہ دعا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے سن کر یاد کر لی پھر اس کے بعد رشید مجھ پر غصہ نہیں ہوا۔ یہ امام شافعی رحمہ اللہ کی پہلی برکت تھی جو مجھے دیکھنے کو ملی۔

۱۳۱۸۸- محمد بن ابراہیم بن احمد، زاہر بن محمد بن فیض بن صقر خمیری شیرازی، منصور بن عبد العزیز ثعلبی، محمد بن اسماعیل بن حبال خمیری، اسماعیل بن حبال خمیری کا بیان ہے کہ محمد بن اور لیس شافعی رحمہ اللہ شریف آدمی تھے، بچپن میں لغت، عربیت، فصاحت و بلاغت اور اشعار کی طلب میں لگے رہتے تھے۔ دیہاتوں میں جا کر ادب حاصل کرتے چنانچہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ عرب کی دیہاتی بستیوں میں سے ایک بستی میں تھے کہ اچانک ان کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: تم اس عورت کے بارے میں کیا کہتے ہو جسے ایک دن حیض آئے اور ایک دن پاک رہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: میں نہیں جانتا، دیہاتی کہنے لگا: اے بھتیجے فضیلت زائد چیز سے زیادہ افضل ہے (یعنی علم فقہ علم ادب سے افضل ہے) امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں منصوص ادب سے حصول فقہ کا ارادہ کیا ہوا ہے اور علم فقہ حاصل کرنے کا میں نے مصمم ارادہ کیا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینا والا ہے اور میں اسی سے مدد طلب کرتا ہوں پھر امام شافعی رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ کے پاس چلے گئے، امام مالک حدیث میں صدوق تھے اور مجلس میں بھی صادق تھے اور مجلس میں انکا مفرد مقام تھا، امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک کے تلامذہ کے ساتھ مناظرہ کر کے ان پر غلبہ پالیتے امام مالک رحمہ اللہ نے انھیں ڈانٹا تو انھیں علم ادب سے بھرا ہوا پایا پھر امام مالک رحمہ اللہ کی وفات تک ان کے ساتھ چمٹے رہے پھر ان کی وفات کے بعد یمن آ گئے یمن میں ایک خارجی نے ہارون کے خلاف سراٹھایا ہوا تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے لعن طعن کیا اور اس کے مددگاروں سے اعراض کیا، اس خارجی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں شکایت کی گئی، خارجی نے آدمی بھیج کر امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے پاس حاضر کیا اور انھیں قتل کرنے کا ارادہ کیا، لیکن خارجی نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کا فصاحت بھرا کلام سنا تو اسے آپ رحمہ اللہ کے فضل و شرف اور پاکدامنی کا یقین ہوا نہ صرف ان کا قصور معاف کر دیا بلکہ انھیں عہدہ قضاء بھی پیش کیا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ نے عہدہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد ہارون نے اس خارجی پر لشکر کشی کی چنانچہ خارجی کو گرفتار کر کے ہارون کے پاس لایا گیا اس کے ساتھ امام شافعی رحمہ اللہ بھی لائے گئے۔ دونوں ہارون کے سامنے لائے گئے ہارون نے دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ بولے امیر المؤمنین اگر آپ بہتر سمجھیں تو میری بات سن لیں پھر مجھ پر سزا جاری کریں کیا جو کہنا چاہتے ہو کہو، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کے مقام و مرتبے کو پہچانا، بلکہ ہارون نے کلام ایک بار پھر دہرانے کی پیشکش کی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ساری بات ایک بار پھر انتہائی شیریں الفاظ میں پیش کر دی۔



ہارون بولا: اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں آپ جیسے افراد کو بکثرت پیدا فرمائے۔

دربار میں امام محمد بن حسن موجود تھے، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام محمد کے پاس کئی دن تک قیام کیا اسی دوران انہوں نے امام محمد اور امام ابو حنیفہ کی کتابیں لکھیں۔ پھر یہاں سے فارغ ہو کر شام چلے گئے اور وہاں ایک مدت تک قیام کیا اس عرصے میں اقوال ابو حنیفہ پر نقض وارد کرتے رہے اور ان پر رد کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلام مدون کر لیا گیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے امام مالک پر رد کرنے کے لئے استخارہ کیا خواب میں رد کرنے کے متعلق انھیں اشارہ مل گیا، تقریباً پانچ اجزاء پر مشتمل کلام پر رد کیا، پھر مصر چلے گئے وہاں امام مالک رحمہ اللہ کے تلامذہ کے ساتھ بحث مباحثہ کرتے رہے جب تلامذہ نے انھیں بعض مسائل میں امام مالک کی مخالفت کرتے ہوئے دیکھا تو تلامذہ امام شافعی پر چڑھ دوڑتے، جب سلطان کو خبر ملی اس نے تلامذہ کو اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے دربار میں جمع کیا چنانچہ سلطان نے جب امام شافعی رحمہ اللہ کو جامع مسجد میں بیٹھنے کا حکم دیا اور دربان کو حکم دیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی تشریف لائیں انھیں مت روکو، یوں دن بدن امام شافعی رحمہ اللہ کی شان میں اضافہ ہوتا رہا اور ان کے تلامذہ میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید کا مسئلہ پیش آیا جسکی طرف وہ لوگوں کو دعوت دیتا تھا فقہاء پہلے اسے چھپاتے رہے بعض نے اسے طوعاً قبول کیا اور بعض نے کرہاً، اسی دوران یہ مسئلہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لایا گیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس میں غور فکر کیا اور کہا کہ بخدا! امیر المؤمنین نے غفلت سے کام لیا، امیر المؤمنین کے حق کی نسبت اللہ تعالیٰ کا حق ہمارے اوپر زیادہ واجب ہے یہ مسئلہ تو صحابہ کرام کے موقف کے خلاف ہے اور آئمہ کرام کے اعتقاد کے بھی مخالف ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کو اپنا موقف لکھ بھیجا۔ ہارون نے اسے جواباً لکھا کہ شافعی کو بیڑیوں میں جکڑ کر لایا جائے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے دربار میں حاضر کئے گئے اور انھیں فی الحال کسی حجرے میں ٹھہرایا گیا پھر محمد بن حسن اور بشر مرسی دونوں اکٹھے دربار میں داخل ہوئے، ہارون نے ان دونوں سے کہا: وہ قریشی جس نے ہمارے مسئلہ کی مخالفت کی ہے وہ دربار میں حاضر کر دیا گیا ہے اور وہ بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہے آپ دونوں اس کے معاملہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ محمد بن حسن بولے: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر پہنچی ہے کہ وہ اپنے استاذ کی مخالفت کرتا ہے اور میرے استاذ کی بھی مخالفت کرتا ہے اور ان پر رد بھی کرتا ہے۔ اپنے موقف کی طرف لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اگر آپ بہتر سمجھیں تو اسے یہاں حاضر کر لیں تاکہ ہم اس کا امتحان لے لیں اور اسکی حجت کا خاتمہ کریں چنانچہ امیر المؤمنین نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ہتھکڑیوں میں جکڑ کر دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ امیر المؤمنین کے سامنے لائے گئے امام رحمہ اللہ نے سلام کیا مگر امیر المؤمنین نے سلام کا جواب نہ دیا آپ رحمہ اللہ کافی دیر تک کھڑے رہے امیر المؤمنین نے انھیں بیٹھنے کی اجازت نہ دی۔ امیر المؤمنین محمد بن حسن اور بشر مرسی کی طرف متوجہ رہے اور آپ رحمہ اللہ کی طرف مطلق توجہ نہ دی پھر آپ رحمہ اللہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا پھر محمد بن حسن بولے: اے شافعی! مسئلہ لاؤ تاکہ ہم اس پر بحث کریں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: جو چاہو مجھ سے پوچھو بشر مرسی بولے: اگر امیر المؤمنین کی مجلس نہ ہوتی ہم تمہیں اس مقام پر (یعنی قتل و سزا پر) پہنچاتے جس کے تم اہل ہو، تم عمر کے انتہائی درجے پر نہیں ہو، اور نہ ہی تم ذمہ علم میں ہو کہ تم اس کے لائق ہوتے، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے کہا: تم ایسا نہیں کر سکتے، بشر بولے: یہ اہل یمن کی عادت ہے اور پھر یہ اشعار پڑھے۔

اھابک یا عمرو ما ہبتنی . وخاف بشراک اذ ہبتنی . وتزعم امی عن ابیہ . من اولاد حام بھا عبثی

اے عمرو میں تجھ سے ڈرتا ہوں حالانکہ تو مجھ سے نہیں ڈرتا ہے جب تو مجھ سے ڈرے گا بشر بھی تجھ سے خوفزدہ ہوگا اور تیرا گمان ہے کہ میری ماں اور میرا باپ حام کی اولاد سے ہیں تب تو مجھے عیب لگاتا ہے۔

ومن ھاب الرجال ھیوہ . ومن حق الرجال لن یھاہا . من قضت الرجال له حقوقا . ولم یعص الرجال فما اصابا . جو آدمی مردوں سے ڈرے اس سے تم ڈرتے ہو، اور جو مردوں کی تحقیر کرتا ہے اس سے ہیبت نہیں محسوس کی جاتی لوگ جسکے



حقوق ادا کریں وہ ان کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ درستی کو پہنچا نہیں۔  
بشر نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

هذا وان الحرب فاشتدی زیم

یہ لڑائی کا وقت ہے اور لٹاؤ کی شدت بکڑ چکی۔

امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا۔

سيعلم ما يريد اذا التقينا . بشط الراب ای فتی اکون

عنقریب معلوم ہو جائے گا جب ہماری باہمی مذبذبیٹ ہوگی کہ میں کیسا نو جوان ہوں۔

بشر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین مجھے اور شافعی کو چھوڑ دیجئے ہم آپس میں پلیٹ لیتے ہیں ہارون نے کہا: چلو تمہیں ایسا کرنے کی اجازت ہے، بشر نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے بتاؤ اس پر کیا دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے بشر! جس موقف کو لیکر خواص کی زبان گویا ہوئی ہے میں اس سے بات کروں گا، مگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ میں تمہیں تمہارے مقام و مقدار کے مطابق جواب دوں، تمہارے پوچھے ہوئے سوال پر دلیل خود اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہے، مصوت میں اصوات کا اختلاف جبکہ محرک واحد ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ جسد واحد میں چار مختلف خواص استفاضہ بیکل میں جسد کی ترتیب پر متفق ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے۔ اس طرح چار مختلف قسم کے طبائع اضداد غیر اشکال ہیں وہ متفق ہیں اصلاح احوال پر، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے پر دلیل ہے، آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں، زمین پر ہر طرح کے چوپانے کے پھیلانے میں، ہواؤں کے پھیلانے و پھیرنے میں اور آسمان و زمین میں مسخر بادلوں میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں، یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے واحد لاشریک ہونے پر دلیل ہے۔ بشر نے کہا: اس پر کیا دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: قرآن و اجماع اس پر دلیل ہے، تقدیر معلوم دلیل واضح پر ایمان کے ہونے میں دلیل ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا، دیگر فنون علوم سے ہٹ کر تمہارا مجھ سے یہ دو سوال پوچھنا دلیل ہے کہ تم دین میں شک ہو اور اللہ عز و جل کے بارے میں لغزش کھا رہے ہو اگر میرے لئے یہاں سکوت کرنے کی گنجائش ہوتی بخدا! میں ضرار سکوت اختیار کرتا، اگر تم کہو کہ میں نے ان دو سوالوں کے جواب میں گرجوشی سے کام نہیں لیا میں کہوں گا کہ یہ چیز یقین سے دور ہے، میرے ہاتھ تم سے کیسے کوتاہی کرتے حالانکہ میری زبان تم تک پہنچ چکی ہے، بشر نے کہا: تم نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے کیا تم ایسی کوئی چیز جانتے ہو جس پر لوگوں نے اجماع کیا ہو؟ کہا جی ہاں! لوگوں نے اجماع کر رکھا ہے کہ یہ موجود آدمی امیر المؤمنین ہے اور جو اس کی مخالفت کرے گا اسے قتل کیا جائے گا، ہارون ہنس دیا اور پاؤں سے بیڑیاں اتار لینے کا حکم دیا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طبیعت میں نکھار آگئی اور بڑی عمدگی سے کلام کیا، ہارون الرشید کلام سن کر متعجب ہوا اور امام شافعی رحمہ اللہ کو اپنے قریب کیا اور ان دونوں پر انھیں ترجیح دی پھر دونوں لغت میں بحث کرنے لگے، بشر لغت میں لغزش کھا جاتا پھر لغت اہل یمن کی طرف نکل گئے کئی جگہوں میں بشر زیر ہو جاتا، محمد بن حسن نے بشر سے کہا: اے آدمی! یہ تو قریشی ہے لغت تو اس کی طبیعت ثانیہ ہے، تو لغت میں سینہ زوری کر رہا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنے دو چنانچہ محمد بن حسن رحمہ اللہ اور شافعی رحمہ اللہ کے درمیان دس مسائل میں بحث ہوئی ان میں سے پانچ مسائل میں محمد بن حسن رحمہ اللہ زیر ہو گئے، امام شافعی رحمہ اللہ نے بدلہ دینا چاہا تو کہنے لگے: اے امیر المؤمنین میں نے کسی یمنی کو ان سے بڑا تھپہ نہیں دیکھا، امیر المؤمنین کے سامنے محمد بن حسن کی تعزیتیں کرنے لگے اور ان کی فضیلت بیان کی، ہارون سمجھ گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کیا ارادہ ہے چنانچہ ہارون نے دونوں کو خلعت فاخرہ پیش کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کو خلعت خاص سے نوازا اور امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خصوصاً پچاس ہزار درہم کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ گھر واپس پلٹے



جب گھر پہنچے ان کے پاس ایک درہم بھی باقی نہیں بچا تھا سب کے سب خیرات کر دیئے، ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: میں اب المؤمنین ہوں اور آپ قوم کے پیشوا ہیں، آپ سے پہلے میرے پاس فقہاء میں سے کوئی بھی نہیں آیا، محمد بن حسن نے یہ اشعار پڑھے

اخذت ناراً بیدی. اشعلتها فی کبدی فقللت

و یحیی سیدی. قتلت نفسی بیدی

میں نے آگ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے جگر میں بھڑکادی، پس میں نے کہا: اے میرے سردار میری ہلاکت میں نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دیا۔

(یہ واقعہ مذکور تو ہے لیکن اس کے سچ و جھوٹ ہونے میں بحث ہے وہ یوں کہ پہلے گزر چکا ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ میں نے امام محمد رحمہ اللہ سے ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر علم حاصل کیا ہے دونوں حضرات میں استاذ و شاگرد کا احترام ملحوظ رہا ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں سارے کے سارے شوافع پر واجب ہے کہ آئمہ احناف کا شکر یہ ادا کریں جن سے انھیں فقہ ملا، اس واقع کے سارے راوی متکلم فیہ ہیں بعض کذاب ہیں اور بعض حدیثیں وضع کرنے میں بہت شہرت رکھتے ہیں بہر حال حقیقت حال اس سے الگ ہے)

۱۳۱۸ھ - محمد بن ابراہیم بن احمد، ابو عمرو، عثمان بن احمد بن عبد اللہ دقاق المعروف بابن سماک بغدادی، محمد بن عبید اللہ مدنی، احمد بن موسیٰ نجار، ابو عبد اللہ بن محمد بن اسماعیل اموی (سند میں مذکور احمد بن موسیٰ نجار کے بارے میں ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ وحشی درندہ ہے اور جھوٹا کذاب و دجال ہے۔) اور عبد اللہ بن محمد اموی کے بارے میں دارقطنی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ وہ اپنی طرف سے حدیثیں گھڑ لیتا تھا۔ عبد اللہ بن محمد بلوی (یہ بھی موضوع حدیثیں بیان کیا کرتا تھا جھوٹا کذاب ہے) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ جب ابو عبد اللہ امام شافعی رحمہ اللہ عراق لائے گئے تو رات کے وقت خچر پر سوار کر کے لائے گئے انہوں نے اپنے اوپر ایک چادر اوڑھ رکھی تھی اور پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور عبد اللہ بن حسن کے ساتھیوں میں سے تھے، شعبان ۱۸۴ھ کا واقعہ ہے، اس وقت ہارون الرشید کے پاس تھیں ابو یوسف کا طوطی بولتا تھا اور قاضی القضاۃ کا عہدہ محمد بن حسن کے پاس تھا ہارون ان دونوں کی رائے کو ترجیح دیتا تھا اور ان دونوں کے اقوال کو فقہ قرار دیتا تھا، چنانچہ اس روز دونوں ہارون کے پاس گئے اور اسے امام شافعی رحمہ اللہ کی خبر دی اور اس کے ساتھ کھلے دل سے گفتگو کی، محمد بن حسن نے کہا: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے تمام علاقوں کو آپ کے زیر نگیں کیا اور لوگوں کا آپ کو بادشاہ بنایا، لیکن تاقیامت کچھ لوگ باغی ہیں اور کچھ معاند، تحقیق دعوت زور پکڑتی گئی، اور اللہ تعالیٰ کا امر غالب ہوتا گیا لیکن وہ لوگ اسے ناپسند سمجھتے رہے، عبد اللہ بن حسن کے اصحاب کی ایک جماعت جمع ہو گئی ہے حالانکہ وہ تفرقہ کا شکار تھے آپ کے پاس ایک آدمی توبہ تائب ہو کر آ گیا ہے اور وہ اس وقت دروازے پر موجود ہے، اسے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف کہا جاتا ہے اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ امر خلافت کا وہ حقدار ہے کلا و حاشا للہ، پھر وہ علمی مرتبے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس مرتبے کی اسکی عمر ہی نہیں ہے اسکی گواہی نہ اسکی قدر و منزلت دیتی ہے اور نہ ہی اس کی زبان میں خوفزدہ ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کے امور مہمہ میں آپکی کفایت کرے اور آپکی لغزشوں کو درگزر کرے، پھر محمد بن حسن خاموش ہو گئے اور امیر المؤمنین ابو یوسف کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے یعقوب! کیا آپ کو محمد بن حسن کی کسی بات کا انکار ہے؟ ابو یوسف بولے: محمد بن حسن اپنے قول میں سچے ہیں۔ وہ آدمی ایسا ہی ہے، ہارون نے کہا: دو گواہوں کے بعد مزید اطلاع کی ضرورت نہیں، آدمی کے لئے اتنی بات بھی کافی



ہے کہ خفیۃ دو آدمی اس کی گواہی دے دیں، آپ دونوں یہیں رہیں اور یہاں سے ہلو نہیں پھر ہارون نے امام شافعی رحمہ اللہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا امام شافعی رحمہ اللہ اندر داخل کئے گئے ان کو بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا، جب مجلس میں آگئے درباریوں نے گھور کر انھیں دیکھا، امام شافعی رحمہ اللہ نے نکلیوں سے امیر المؤمنین کی طرف دیکھا اور کہا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، رشید نے جواب دیا: علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، تو نے سنت سے کلام کی ابتداء کی ہے حالانکہ اس کو قائم کرنے کا تجھے حکم نہیں دیا گیا۔ بات یہ ہے کہ تم نے ہماری اجازت کے بغیر مجلس میں کلام کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ:

الذین آمنوا وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبذلہم من بعد خوفہم اٰمنًا (النور: ۵۵) تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انھیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا، جیسا کہ ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے، اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے وہ ان کے لئے پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ اہل امن و امان سے بدل دے گا۔

اللہ تعالیٰ جب وعدہ کرتا ہے اسے پورا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زمین میں تمکین دی ہے، اور خوف و خطر سے امن و امان دیا ہے اے امیر المؤمنین۔ ہارون نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس وقت امن دیا ہے جب میں تمہیں امن دوں، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اپنی قوم کو بحالت صبر قتل نہیں کرتے اور نہ ہی آپ اپنی قوم کی حقارت کے درپے ہوتے ہیں اور اگر آپ کی قوم آپ کے پاس عذر بیان کرے آپ اسکی تکذیب نہیں کرتے، رشید نے کہا: بات ایسی ہی ہے، لیکن میں جو تمہاری حالت دیکھ رہا ہوں اس کے باوجود تمہارا کیا عذر ہو سکتا ہے، کہ تم اپنے حجاز کو چھوڑ کر ہمارے عراق کی طرف آئے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسکی فتح سے سرفراز کیا اور تمہارے صاحب نے سرکشی کی اور تم اسکے مقبضین کے رئیس اعظم تھے؟ پس اقامت حجت کے ساتھ تمہیں قول کچھ نفع پہنچائے گا اور اظہار توبہ کے ساتھ شہادت ضرور نہیں پہنچائے گی، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: اے امیر المؤمنین ہم صرف عدل و انصاف پر مبنی کلام کریں گے۔ رشید نے کہا: چلو تمہیں یہ حق حاصل ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! بخدا! میرے لئے ان بیڑیوں کا بوجھ برداشت کرتے ہوئے اگر کلام کی گنجائش نہ ہوتی بخدا! میں شکایت نہ کرتا، اگر آپ کچھ نرمی دکھلائیں تو میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھ سکتا ہوں ورنہ آپ کا ہاتھ اوپر ہے اور میرا ہاتھ نیچے ہے آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں۔ رشید نے اپنے غلام کو آواز دی اے سراح! بیڑیاں کھول دو، چنانچہ غلام نے بیڑیاں اتار دیں اور امام شافعی رحمہ اللہ دوزانو ہو کر بیٹھ گئے بایاں پاؤں پھیلا یا اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے بات شروع کرتے ہوئے کہا: بخدا! اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ مجھے عبد اللہ بن حسن کے جھنڈے تلے جمع کرے حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اسکا تعلق کن لوگوں سے ہے مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ مجھے قطری بن فناء کے جھنڈے تلے جمع کرے، ہارون الرشید تخت پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا امام شافعی رحمہ اللہ کی بات سن کر سیدھا بیٹھ گیا اور کہنے لگا: تم نے درست و سچ کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کے کسی آدمی کے جھنڈے تلے رہو بہتر ہے اس سے کہ تم کبھی خارجی کے جھنڈے تلے رہو، اے شافعی! مجھے بتاؤ تمہارے پاس کیا حجت ہے کہ قریش سارے کے سارے آئمہ ہیں اور تم بھی قریش میں سے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: اے امیر المؤمنین! آپ کا مقصد میرے نفس کو خوش کرنا ہے آپ نے افتراء باندھا، یہ بات پہلے گزر چکی اور جنھوں نے اس بات کو امیر المؤمنین کے سامنے حکایت کیا ہے انھوں نے اس کے معافی کو باطل کر کے رکھ دیا ہے، بلاشبہ شہادت صرف اسی طرح جائز ہو سکتی ہے، امیر المؤمنین نے ان دونوں کی طرف دیکھا، جب انھوں نے کوئی بات نہ کی امیر المؤمنین معاملہ بھانپ گئے اور کچھ کر گزرنے سے رک گئے، پھر رشید بولا: اے شافعی تم نے سچ کہا، کتاب اللہ کے بارے میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا، کوئی



کتاب اللہ کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے بہتر (۷۳) کتابیں پانچ انبیاء پر نازل کی ہیں، اور ایک کتاب جو کہ وعظ و نصیحت سے لبریز ہے ایک نبی پر نازل کی ہے، پہلے نمبر پر آدم علیہ السلام ہیں ان پر تیس (۳۰) صحیفے نازل کئے ان میں تقریباً سب ہی امثال تھیں، اور اخنوخ یعنی اوریس علیہ السلام پر سولہ (۱۶) صحیفے نازل کئے ان سب میں احکام کا ذکر تھا، ابراہیم علیہ السلام پر آٹھ صحیفے نازل کئے ان میں مفصل احکام، فرائض اور نذر کا بیان تھا، موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی اس میں تحویف اور وعظ و نصیحت کا بیان تھا، عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی تاکہ بنی اسرائیل کے سامنے کھول کر بیان کریں داؤد علیہ السلام پر ایک کتاب (زبور) نازل کی یہ بھی وعظ و نصیحت بھی بھری پڑی تھی اس میں خصوصاً داؤد علیہ السلام کے لئے بھی وعظ تھا اور ان کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی نصیحت تھی۔

اس کے بعد محمد ﷺ پر فرقان حمید نازل کیا اور اس میں تقریباً تمام کتابوں کے مضامین کو جمع کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "تبیانا لكل شیء" اس میں ہر شے کا بیان ہے (نحل: ۸۹) "وہدیٰ و موعدة" قرآن مجید سرِ اہدایت و نصیحت ہے" (مائدہ: ۴۶)

"احکمت آیاتہ ثم فصلت" قرآن مجید کی آیات محکم ہیں اور پھر ان کی تفصیل بھی کی گئی ہے (ہود: ۱) رشید نے کہا: شاباش آپ نے بہت اچھی تفصیل کی کیا آپ اس سب کا علم رکھتے ہیں؟ کہا: بخدا! جی ہاں ہارون نے کہا: میں کتاب اللہ کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے چچا کے بیٹے یعنی رسول اللہ ﷺ پر نازل کی، اسکو قبول کرنے کی طرف ہمیں دعوت دی اور ہمیں آپ ﷺ نے اس کی محکم آیات پر عمل کرنے اور اس کی متشابہ آیات پر ایمان لانے کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: آپ اس کی کوئی آیت کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں محکم کے متعلق یا متشابہ کے متعلق؟ اسکی آیت مقدم کے متعلق یا مؤخر کے متعلق؟ ناخ کے متعلق یا منسوخ کے متعلق؟ یا اس آیت کے متعلق جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور مثال کے بیان کیا یا جسکو اللہ تعالیٰ نے بطور اعتبار کے بیان کیا؟ یا ان کی آیات کے متعلق جن میں گزشتہ امور کے حالات کو بیان کیا گیا ہے؟ حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے تقریباً تہتر انواع کی آیات گن دیں ہارون بولا: تعجب ہے اے شافعی کیا ان تمام انواع احکام کا تمہارے علم نے احاطہ کر رکھا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: قائل پر امتحان کا اثر ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ آگ کا چاندی پر چنانچہ آگ پر چاندی کو تپایا جائے تو کھوٹی الگ ہو جاتی ہے، میں آپ کے سامنے حاضر ہوں میرا امتحان لے لیجئے، رشید نے کہا: بہت اچھا تیار رہو انشاء اللہ میں عنقریب اس مجلس کے بعد آپ سے سوال کروں گا، کہا: سنت رسول اللہ ﷺ میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ جواب دیا: میں سنت میں سے اتنی مقدار پہچانتا ہوں جو بقدرِ ایجاب کے ظاہر ہو، اسکا ترک جائز نہیں جس طرح کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے واجب کردہ حکم کا ترک جائز نہیں، اسی طرح سنت میں سے ان احادیث کو جانتا ہوں جو تادیب کی غرض سے وارد ہوئی ہیں کہ جن میں خصوص بھی آگیا ہو اور جو کسی سائل کے سوال کے جواب میں وارد ہوئی ہیں اور جو فی نفسہ خاص ہوں اور خاص و عام نے اسکی اقتداء کی ہو اور وہ احادیث بھی جانتا ہوں جنکا تعلق خاص نبی ﷺ کی ذات سے ہے اور عوام الناس سے ان کا کوئی تعلق نہیں چونکہ نبی ﷺ نے ان احادیث کو لوگوں کے ذمہ سے ساقط قرار دیا ہے ہاں البتہ ان کا ذکر مسنون قرار دیا ہے، رشید بولا: اے شافعی! تم نے سنت رسول اللہ ﷺ کی پوری ترتیب کو اپنے لئے جمع کر رکھا ہے ہمیں تمہارے ساتھ تکرار کرنے کی حاجت نہیں ہے ہم اور حاضرین سب جانتے ہیں کہ تم سنت رسول اللہ ﷺ کے اچھے خاصے نصاب کا علم رکھتے ہو، امام شافعی رحمہ اللہ بولے یہ اللہ تعالیٰ کا ہمارے اوپر اور لوگوں پر فضل ہے۔

ہارون نے کہا: عربیت میں تمہاری بصیرت کیسی ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: عربیت ہی تو ہمارا مبداء ہے اور اسی سے ہماری طبیعت درست رہتی ہیں، ہمہ وقت ہماری زبانیں عربیت میں جاری رہتی ہیں، پس عربیت ہماری زندگی بن چکی ہے جو صرف اور صرف سلامتی کی محتاج ہے اسی طرح عربیت بھی صرف انہی لوگوں کو سپرد کی جاتی ہے جو اسکی اہلیت رکھتے ہوں، جب سے میں پیدا ہوا مجھ سے عربیت کی غلطی سرزد نہیں ہوئی، پس میں اس آدمی کی طرح ہوں جو ہر طرح کی بیماری سے سلامت ہو اور کامل خوشیوں میں زندگی



بسر کر رہا ہو، اسی کی گواہی میرے حق میں قرآن نے بھی دی ہے۔

وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ ہم نے ہر رسول کو اسکی قوم کی زبان میں بھیجا (ابراہیم: ۴)

یعنی آپ ﷺ کو قریش میں سے بھیجا، اے امیر المؤمنین آپ بھی قریش میں سے ہیں اور میں بھی قریش میں سے ہوں۔ اے امیر المؤمنین ہمارا عنصر پاکیزہ ہے اور جرثومہ باوقار ہے، آپ اصل ہیں اور ہم فرع ہیں اور آپ ﷺ تفسیر کرنے والے اور واضح کرنے والے ہیں اسی پر ہمارے انساب کا اجتماع ہوتا ہے اور ہم سب مسلمان ہیں اور اسلام کا ہی ہم دعویٰ کرتے ہیں اور اسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں رشید نے کہا: تم نے سچ کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے، پھر کہا: تم اشعار کے بارے میں کیسی معرفت رکھتے ہو؟ امام شافعی رحمہ اللہ بولے میں اشعار کی مختلف اقسام کو جانتا ہوں جیسے طویل، کامل، سرلیح و محبت، منسرخ، خفیف، ہزج، رجز، حکم اور غزل وغیرہ اور جو اشعار بیان اخبار کے لئے بطور مثال کے لائے گئے ہیں اور وہ اشعار جو عشاق نے ملاقات کی غرض سے پڑھے ہیں، جو اشعار اوائل نے مرثیہ کی غرض سے بعد میں آنے والوں کے لئے پڑھے ہیں، جو اشعار شاعروں نے امراء کی مدح میں پڑھے ہیں جنکا اکثر حصہ جھوٹ پر مشتمل ہے۔ اور جو اشعار کسی شاعر نے اپنی برتری سامنے کرنے کے لئے پڑھے ہیں اور جو طرب و مستی میں پڑھے گئے اور جو اشعار حکمت و بصیرت کے پیش نظر پڑھے گئے، رشید بولا: اے شافعی! بس رک جاؤ یقیناً تم نے تو اشعار کو اصل رواج بخش دیا ہے، میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی آدمی اشعار کے چشمے بہادے، بتائے عربوں کے بارے میں تمہاری معرفت کیسی ہے؟ کہا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عربوں کے انساب کو ضبط کئے ہوئے ہوں میں ان کے انساب و احساب، ان کے واقعات، ان کی جنگوں، ان کے بادشاہوں کی تعداد، ان کی بادشاہتوں کی کیفیت و ماہیت ان کی منازل کی تکمیل کو باخوبی جانتا ہوں، ان میں سے تیج، حمیر، جھنہ، اسطخ، عمیس، وعویص، اسکندر و اسفاد، اسططا و لیس و سوط، بقراط و اسططالینس اور کسری تک دیگر فارسی فرمانبردار و قیصر و نوبہ، احمر، عمرو بن ہند، سیف بن ذی یزن، نعمان بن منذر، قطر بن اسعد، سعد بن سغفان جو کہ سطح غسانی کا جد اعلیٰ ہے اور ان جیسے دیگر ملوک قضاعہ و ہمدان اور ربیعہ و مضر کے بادشاہ سرفہرست ہیں، ہارون بولا: اے شافعی! اگر تم قریش میں سے نہ ہوتے میں کہہ دیتا کہ لوہا بھی تمہارے لئے نرم کر دیا گیا ہے، کیا کوئی وعظ و نصیحت ہے؟

امام شافعی رحمہ اللہ بولے اگر آپ بڑھائی کی چادر کو کاندھے سے اتار پھینکیں، ہیبت کے تاج کو سر سے اتار دیں، تجھ کی قمیص کو جسم سے الگ کریں، اپنے نفس کی تلاشی دیں اپنا راز میرے سامنے رکھیں اور حیاء کی چادر اپنے چہرے سے دور ہٹا دیں تو میں آپ کو حق بات کی نصیحت کروں گا اور آپ بھی اسے اچھی طرح سے قبول کر لیں، جو کچھ میں کہوں گا اللہ تعالیٰ اسکا مجھے بھی نفع دے گا اور سن کر آپ کو بھی نفع ہوگا، ہارون الرشید نے کہا: سو میں نے تمہارے کہنے کے مطابق ایسا کر دیا اور میں وعظ کو اللہ واللہ کے رسول کے لئے سنتا ہوں پس مجھے وعظ کرو لیکن مختصر ہو، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی تہبند درست کی اور آستینیں چڑھا کر بولے، اے امیر المؤمنین جان لیجئے! بلاشبہ اللہ عز و جل نے آپ کو بے تحاشا نعمتوں کے امتحان میں ڈالا ہے آپ کو شکر کی آزمائش میں مبتلا کیا ہے، نعمتوں کی فراوانی تب اچھی ہے جب آپ ان کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کریں پس اللہ تعالیٰ کے شاگرد بن جائیے، اللہ کی نعمتوں کو ہمہ وقت یاد رکھئے، آپ پھر مزید نعمتوں کے مستحق قرار پائیں گے ظاہر و باطن میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہئے تاکہ طاعت کی تکمیل ہو جائے، حق گوئی بات کو بغور سنئے، اپنی رعایا کا ایک مقام و مرتبہ سمجھئے یاد رکھئے اللہ تعالیٰ آپ کے باطن کا ظاہر کے ساتھ تقابل کرتے ہیں اگر آپ کے ظاہر کو باطن کے خلاف پائیں تو آپ کو دنیا کی آزمائشوں میں مبتلا کر دیں گے، اللہ تعالیٰ بے نیاز اور قابل ستائش ذات ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کے باطن کو ظاہر کے موافق پایا تو آپ سے محبت کریں گے اور دنیا سے آپ کے دل کو پھیر دیں گے آپ کی تمام مروت و نیت کی کفایت کریں گے، آپ کی سیاست کو قوت بخشیں گے، آپ کی فرمانبرداری بھی اسی صورت میں ممکن ہوگی جب آپ اللہ



تعالیٰ کی فرمانبرداری بجالائیں گے، اطاعت بجالانے والے ہو جائیں دنیا میں سلامتی ملے گی، آخرت میں آپکا لوٹنا بہتر صورت میں ہوگا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون (نحل: ۱۲۸)

یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو لوگ نیکو کار ہوتے ہیں۔

اس آدمی کی طرح ڈرتے رہیے جو دشمن کے وجود سے باخبر ہو اسکا مددگار فی الحال غائب ہو، راتوں کو چلنے والے کی طرح خوف خدا کو دل میں بٹھا کر رکھئے، پے درپے اپنے اوپر نعمتوں کی بارش سے اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے غافل مت رہیو، کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں چونکہ کتاب اللہ سے راہنمائی لینے والا کبھی گمراہ نہیں ہو سکتا اور آپ ہرگز ہلاکت کے گڑھے میں نہیں گریں گے جب تک کہ آپ کتاب اللہ کا تمسک کرتے رہیں گے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیجئے آپ اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے پائیں گے، سنت رسول اللہ ﷺ پر اپنی گرفت مضبوط کیجئے یوں آپ ان لوگوں کے راستے پر چل پڑیں گے جنکو اللہ تعالیٰ نے ہدایت سے سرفراز کیا پس ان کے ہدایت والے راستے کی اقتداء کیجئے خلفائے راشدین نے ٹیکس اور خراج کے متعلق جو طریقہ کار اپنایا اسے اپنے سامنے رکھئے، نیز تمام علاقہ جات، ذبیہات اور عارضی ٹھکانوں میں نمایاں اصولوں کی اتباع کیجئے، خلفاء راشدین کے تابع رہیے اور فرمانبرداری اور رضا مندی کے ساتھ ان کے اصول پر عامل رہے، تلپیس سے لڑتے رہو چونکہ آپ سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا مہاجرین و انصار کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ چنانچہ ان کے متعلق فرمان باری تعالیٰ ہے۔

”الذین تبوءوا الدار والايمان“ (حشر: ۹) جو لوگ کہ دار آخرت اور ایمان کے مستحق ٹھہرے ان کے نیکو کار اور محسن کی اچھائی کو قبول کرو اور ان کے گناہ گار کو معاف کرو اور اللہ تعالیٰ کے عطاء کئے ہوئے مال میں سے انھیں حصہ دو، ان پر کسی قسم کے حق کے بروکنے پر زبردستی نہ کرو، یہ وہی لوگ ہیں کہ ان ہی کی بدولت آپ کو علاقہ جات میں اثر و رسوخ ملا، انہوں نے آپ کے لئے بندگان خدا کو خالص کیا اور تاریکیوں کو اجالوں سے بدلا، معاملات پر پڑے ہوئے دبیز پردوں کو انہی نے چاک کیا، انہی نے آپ کو سیاست کے گر سمجھائے اور آپ کو انہی کی بدولت جاہ و شہرت ملی، پس آپ صغف کے بعد بوجھ کے تلے سے نکل کر اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کے امور پر اگندہ احوال ہو گئے تھے آپ نے ان پر اپنی گرفت مضبوط کی، آپ عام لوگوں کو تاریکی میں ڈال کر خاص لوگوں کی اطاعت نہ کریں اور نہ ہی آپ خواص پر ظلم کر کے عوام کا قرب حاصل کریں تاکہ آپ کی سلامتی کو دوام نصیب ہو، اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اسی طرح کیجئے جس طرح کہ آپ عوام الناس سے فرمانبرداری کے خواہاں ہیں یاد رکھئے جس آدمی کے بھی سپرد لوگوں کے معاملات ہوں اور وہ لوگوں سے خیر خواہی کے معاملہ میں کوتاہی کرے وہ قیامت کے دن آئے گا در آنحالیکہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں باندھے ہوئے ہوں گے، اس کے ہاتھوں کو صرف اسکا عدل ہی کھول کر کے آزاد کر سکتا ہے، آپ اپنے نفس سے باخوبی واقف ہیں ہارون الرشید و عظمیٰ کرور پڑا، حالانکہ وعظ کے درمیان میں بھی چپکے سے روتارہا، لیکن امام شافعی رحمہ اللہ جب مضمون بالا پر پہنچے تو ہارون نے باؤز بلند رو دیا، حتیٰ کہ اس کے جلسا بھی رو دیئے، اور امام محمد و امام ابو یوسف بھی رو دیئے، والی بول اٹھا: اے آدمی اپنی زبان کو روک لو بلاشبہ تم نے امیر المؤمنین کو غمگین کر کے ان کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے، اے شافعی! اپنی زبان کو نیام میں بند کر لو چونکہ تمہاری زبان تلوار سے بھی زیادہ چلنے والی ہے، رشید مسلسل روئے جارہا تھا اور ذرہ برابر بھی افاقہ نہیں ہونے پارہا تھا، امام شافعی، محمد بن حسن اور دیگر جلساء کی طرف متوجہ ہو کر گویا ہوئے، خاموش رہو اللہ تمہاری حفاظت فرمائے حکمت کی نورانیت کو ختم نہ کرو اے ڈنڈے کوڑے کی جماعت، اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کا دل حق کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے، بخدا! جب بھی تم جیسے لوگ دربار خلافت سے الگ تھلگ رہے خلافت خیریت پر برابر جمی رہی، ہارون نے ہاتھ اٹھا کر ہم جیسوں کی طرف اشارہ کیا کہ خاموش رہو، پھر امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: میں نے



آپ کے لئے صلے کا حکم دے دیا ہے اسکے قبول کرنے میں آپکو اختیار ہے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے: ہرگز نہیں بخدا! اللہ تعالیٰ مجھے وہ وقت نہ دکھائے کہ میں اپنے وعظ و نصیحت کو جزاء وصلہ لے کر غبار آلود کروں، میں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کر رکھا ہے کہ میں کبھی بھی کسی ایسے بادشاہ کے ساتھ اختلاط نہیں کروں گا جو متکبر ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ حقیر تصور کیا جاتا ہے مگر یہ کہ میں اسے ضرور نصیحت کروں گا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ اسے نصیحت حاصل کرنے کی توفیق دے دیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اٹھ کر چل پڑے اور ہارون امام محمد و امام ابو یوسف کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا بخدا میں نے آج کے دن جیسا کوئی دن نہیں دیکھا، کیا تم نے اس جیسا دن کبھی دیکھا ہے؟ ہم ہارون کی تائید کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں پار ہے تھے ہارون ان دونوں سے کہنے لگا: کیا تم نے مجھے اسی امر پر ابھارا ہے؟ اگر میں کچھ کر گزرتا بخدا تم تو گناہ عظیم کے مستحق ٹھہرتے، اگر اللہ تعالیٰ کی تائید مجھے حاصل نہ ہوتی اور تم مجھے کسی جرم میں ڈال دیتے تو میں کسی صورت میں بھی خلاصی نہ پاسکتا، پھر ہارون نے مجلس برخواست کر دی اور لوگ واپس لوٹ گئے اس کے بعد میں نے امام محمد کو اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے جاتے دیکھا ہے، بسا اوقات امام محمد ملاقات سے روک بھی دیے جاتے، پھر اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ ایک دن ہارون الرشید کے پاس آئے ہارون الرشید نے ایک ہزار دینار پیش کئے امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے اب کی بار ہارون نہیں دیا، جب امام شافعی رحمہ اللہ اس کے پاس سے اٹھ کر چل دیئے تو ہارون نے اپنا غلام سراج امام شافعی کے ساتھ لگا دیا، چنانچہ امام شافعی راستے میں ایک ایک مٹھی بھر کر لوگوں میں دینار تقسیم کرتے رہے حتیٰ کہ جب گھر پہنچے ان کے پاس صرف مٹھی بھر دینار باقی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو دیدے پئے اور اس سے کہا: ان سے نفع اٹھا لو، سراج واپس آیا اور تمام تر قصہ ہارون کو سنایا ہارون بولا اسی وجہ سے امام شافعی کی کمر مضبوط و مستحکم ہو گئی ہے۔

۱۳۱۹۰- امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے آئمہ و علماء کے کلمات تحسین..... ابراہیم، خضر بن داؤد، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اصحاب حدیث کسی دن بات کرنا چاہیں تو وہ امام شافعی رحمہ اللہ کی زبان میں بات کریں۔ یعنی جب انہوں نے اپنی کتاب تصنیف کر لی تھی۔ (مطلب یہ ہے کہ محدثین کو حدیث گوئی میں امام شافعی رحمہ اللہ کا طریقہ تحدیث اپنانا چاہیے)

۱۳۱۹۱- عبد اللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، احمد بن محمد بن بنت شافعی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد، اور چچا کو کہتے ہوئے سنا کہ امام سفیان بن عیینہ سے جب کبھی تفسیر و خواب کے بارے میں سوال کیا جاتا تو سفیان بن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف متوجہ ہو کر کہتے! اس آدمی سے پوچھ لو۔

۱۳۱۹۲- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابو حاتم، محمد بن روح، ابراہیم بن محمد شافعی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم سفیان بن عیینہ کی مسجد میں تھے اور ابن عیینہ، زہری عن علی بن حسین کی سند سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ ایک مرتبہ رات کو ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گزرا نبی ﷺ اپنی بیوی حضرت صفیہؓ نے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میری بیوی صفیہ ہے، وہ آدمی بولا: یا رسول اللہ! سبحان اللہ (یعنی آپ کے متعلق میرے دل میں بدگمانی کیسے ہو سکتی ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون کے چلنے کی طرح سرایت کرتا ہے سفیان بن عیینہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! اس حدیث کی فقہ کیا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگر لوگ نبی ﷺ پر تہمت لگا دیتے تو کافر ہو جاتے لیکن اس کے بعد نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جب تم ایسی حالت میں پائے جاؤ تو ایسا ہی کرو جیسا کہ میں نے کیا ہے تاکہ تمہارے بارے میں بدگمانی نہ کی جائے، چونکہ نبی ﷺ پر تہمت نہیں لگائی جاسکتی وہ تو اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کے امین ہیں، ابن عیینہ امام شافعی رحمہ اللہ کی فقہی بحث سن کر برملا پکار اٹھے یا ابا عبد اللہ! جزاک اللہ خیراً۔ ا۔



۱۳۱۹۳- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی حدیث کہ ”بلاشبہ وہ تو (میری بیوی) صفیہ ہے“ کے بارے میں کہتے سنا کہ نبی ﷺ سے یہ بات کسی ادب کی بنا پر صادر نہیں ہوئی تھی بلکہ آپ ﷺ نے تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی ایسے آدمی، کسی ایسے مرد کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کلام کر رہا ہو اور آنحالیہ عورت کے ساتھ اسکا کوئی نسبى تعلق (رشتہ داری) ہو تو اس مرد کو چاہیے کہ یوں کہے: یہ فلاں عورت ہے اور اسکے ساتھ میرا نسبى تعلق (یعنی رشتہ داری) ہے، ابن عیینہ بولے! اے ابو عبد اللہ! جزاک اللہ خیراً۔

۱۳۱۹۴- ابو احمد غطریفی، ابو علی، آدم بن موسیٰ جواری، ابو معین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ہمارے ایک ساتھی کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے نماز میں نفخ (یعنی پھونک مارنے) کے بارے میں سوال کیا، اسکا کفارہ کیا ہے؟ مجلس میں امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیٹھے ہوئے تھے سفیان رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: نفخ میں تین حرف۔ ن۔ ف۔ خ۔ ہیں اسکا کفارہ سبحان سے ہو جاتا ہے چنانچہ سبحان کے چار حرف ہیں ہر حرف کے بدلے میں ایک حرف ہے بلکہ سبحان اللہ کا ایک حرف زیادہ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (انعام: ۱۶۰) جو ایک نیکی لایا اسکو دس گنا زیادہ نیکیاں ملیں گی۔

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہنے لگے: وددت انی کنت احسن مثلها

۱۳۱۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبدان بن احمد، عمر بن عباس کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن مہدی کو کہتے سنا کہ امام شافعی رحمہ اللہ مفہم نوجوان ہیں۔

۱۳۱۹۶- عبد اللہ بن محمد، عمرو بن عثمان مکی، زعفرانی، یحییٰ بن معین سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ کہا: میں چار سال سے شافعی رحمہ اللہ کے لئے نماز میں دعائیں کرتا آ رہا ہوں۔

۱۳۱۹۷- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن ساجی، حسن بن محمد زعفرانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے فرمایا: مثل مذکور بالا کے حدیث ذکر کی۔

۱۳۱۹۸- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن احمد بن ابی رجا، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام محمد بن حسن مجھ پر ایک جز پڑھتے اور اپنے تلامذہ پر چند اوراق پڑھتے، تلامذہ نے پوچھا: اسکی کیا وجہ ہے کہ آپ حجازی پر ایک جز پڑھ دیتے ہیں اور ہمارے اوپر چند اوراق پڑھتے ہیں؟ امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: خاموش رہو اگر یہ تمہاری متابعت کرے تمہارے لئے کوئی بھی ثابت نہ رہے۔

۱۳۱۹۹- احمد بن اسحاق، ابوطیب احمد بن روح (دوسری سند) عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن عبد الرحمن بن ابی حاتم (دونوں) ربیع بن سلیمان، حمیدی سے مروی ہے کہ مسلم بن خالد زنجی رحمہ اللہ نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہا: اے ابو عبد اللہ! لوگوں کو فتویٰ دیا کرو بخدا! اب تمہارے فتویٰ دینے کا وقت آ گیا ہے۔ اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ کی عمر پندرہ سال تھی۔

۱۳۲۰۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ میں فتویٰ کے لئے مسجد حرام میں ابن عباسؓ کے لئے حلقہ لگتا تھا، ابن عباسؓ کے بعد عطاء بن ابی رباح کا حلقہ ہوتا تھا ان کے بعد عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج کا حلقہ لگتا تھا، ابن جریج کے بعد مسلم بن خالد زنجی کا حلقہ لگتا۔ مسلم کے بعد سعید بن سالم قداح کا فتویٰ کے لئے حلقہ لگتا تھا، اور سعید کے بعد فتاویٰ کے لئے محمد بن ادريس شافعی رحمہ اللہ کا حلقہ لگتا تھا اس وقت امام شافعی رحمہ اللہ نوجوان تھے۔



۱۳۲۰۱- احمد بن اسحاق، احمد بن روح، (دوسری سند) ابو نعیم، عبد اللہ بن محمد عمرو بن عثمان (دونوں راوی) احمد بن عباس، علی بن عثمان و جعفر وراق سے مروی ہے کہ ابو عبید رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے شافعی رحمہ اللہ سے بڑا عقلمند کسی کو نہیں دیکھا۔

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

۱۳۲۰۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حمید رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ سید الفقہاء (فقہاء کے سردار) ہیں۔

۱۳۲۰۳- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو نعیم عبد الملک بن محمد بن عدی، ربیع، ایوب بن سوید کہا کرتے تھے میرا گمان نہیں کہ میں زندگی بھر امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی دیکھ سکوں گا۔

۱۳۲۰۴- محمد بن عبد الرحمن بن سہل، محمد بن احمد بن ابی یوسف خلاد، یحییٰ بن نصر شافعی، سفیان بن عیینہ عبید اللہ بن ابی یزید، ابو یزید، سباع بن ثابت کے سلسلہ سند سے ام کرز کی حدیث ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو، امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث بالا کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرمایا: زمانہ جاہلیت میں عرب پرندے اڑا کر، خط کھینچ کر اور بے راہ چل پڑنے سے فال لیتے تھے چنانچہ جب کسی آدمی کو کوئی بڑا معاملہ پیش آ جاتا اور اسے سر کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلتا اور کسی پرندے کو بائیں طور اترتے ہوئے دیکھتا کہ بائیں سے دائیں طرف گزرتا تو وہ کہتا یہ منحوس پرندہ ہے اور مقصد کی طرف آگے بڑھنے کی بجائے واپس پلٹ آتا اور کہتا میرا مقصد و مطلب نحوست زدہ ہے۔ حلیہ شاعر نے ابو موسیٰ اشعرؓ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔ شعر:-

لاتزجر الطیر حان عرضن لہ

ولایفینض علی قسمی ازلام

یعنی ابو موسیٰ خدائے تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دین اسلام پر چلتے رہتے ہیں اور شگون لینے کے لئے پرندے وغیرہ نہیں اڑاتے اور نہ ہی اپنی قسمت جگانے کے لئے تیر پھینکتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور عربی شاعر نے اپنی مدح کرتے ہوئے کہا تھا۔

ولا انما من یزجر الطیر نعمہ

صباح غراب ام تعرض ثعلب

یعنی مجھے پرندے اڑانے سے کوئی سروکار نہیں میرے لئے برابر ہے خواہ میرے سر پر کوہ چلائے یا راستے میں چلتے ہوئے کوئی لومڑی۔ زمانہ جاہلیت میں عرب شگون لینے کے لئے پرندوں کو گھونسلوں سے اڑایا کرتے تھے اور دیکھتے کہ آیا کہ پرندہ منحوس راستے پر چلتا ہے یا کہ مبارک راستے پر لہذا اسی نظریہ کو سامنے رکھ کر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں مطمئن بیٹھے رہنے دو۔ یعنی ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ مت کرو چونکہ پرندوں کی اڑان اللہ تعالیٰ کی قضاء و تقدیر کو نہیں ٹال سکتی۔ حالانکہ نبی ﷺ سے بد شگون کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کھٹکا ہے جسے تم لوگ اپنے دلوں میں پاتے ہو یہ تمہیں اپنے مقصود کے گزرتے میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکتا۔ ۲

۱۳۲۰۵- احمد بن اسحاق، ابو طیبہ حمد بن روح، محمد بن مہاجر، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن یزید، سباع بن ثابت، ام کرز کے سلسلہ سند سے حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں بیٹھے رہنے دو، محمد بن مہاجر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن

۱۔ ۲۔ ۳۔ سنن أبی داؤد ۲۸۳۵، والسنن الکبری للبیہقی ۳۱۱/۹، والمستدرک ۲۳۷/۲ وصحیح ابن حبان ۱۴۳۲۔

وشرح السنة ۲۶۵۱، ومشکاة المصابیح ۳۱۵۲، والمصنف لابن أبی شیبہ ۴۰۲/۹، ومسند الحمیدی ۳۴۷۔



عینہ کو حدیث بالا کی اسی طرح تفسیر کرتے ہوئے سنا جس طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تفسیر کی ہے۔ اسی طرح اصمعی سے میں نے پوچھا انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔ لیکن وکیع رحمہ اللہ سے حدیث بالا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا: ہمارے نزدیک یہ حدیث رات کو (پرنڈوں کے) شکار کرنے کے متعلق ہے میں نے ان کے سامنے امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ذکر کیا انہوں نے اس قول کی تحسین کی انہوں نے دوبارہ فرمایا: میرا ظن غالب ہے کہ یہ حدیث شکار کے بارے میں ہے۔

۱۳۲۰۶- ابو حامد احمد بن محمد بن حسن، احمد بن زیاد، تمیم بن عبد اللہ رازی، سوید بن سعید کہتے ہیں ہم ایک مرتبہ سفیان بن عیینہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور مجلس میں بیٹھ گئے ابن عیینہ رحمہ اللہ نے ایک رقت آمیز حدیث سنائی جسے سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر غشی طاری ہو گئی، کسی نے کہا: اے ابو محمد! محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں ابن عیینہ بولے: اگر فی الواقع محمد بن ادریس وفات پا چکے ہیں تو سمجھ لو اپنے زمانے کے افضل ترین آدمی وفات پا چکے۔

۱۳۲۰۷- ابو حامد، تمیم، ابو زرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے رخصت ہونے کی وجہ سے سنت بھی رخصت ہو گئی۔

۱۳۲۰۸- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، زعفرانی کہتے ہیں ایک سال بشر مریمی حج کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے جب واپس تشریف لائے تو فرمایا: بخدا! میں نے حجاز مقدس میں ایک ایسا آدمی دیکھا کہ اس جیسا کوئی سوال کرنے والا دیکھا اور نہ ہی جواب دینے والا ان کی فراد امام شافعی رحمہ اللہ تھے۔

۱۳۲۰۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابو ثور ابن بناء کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ بشر مریمی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حجاز مقدس میں ایک نو جوان دیکھا ہے اگر وہ باقی رہا تو بے مثال دیکھتا ہوگا کچھ عرصہ گزرا تھا کہ بشر رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے جس نو جوان کا میں نے تم سے تذکرہ کیا تھا وہ یہاں آیا ہوا ہے چلو ہم اس کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم اس نو جوان کے پاس پہنچے اسے سلام کیا پھر بشر اور وہ نو جوان (امام شافعی رحمہ اللہ) ایک دوسرے سے سوال و جواب کرنے لگے: چنانچہ امام شافعی درستی و اصابت کے پہاڑ تھے اور بشر خطا کر جاتے تھے اور وہ جو کچھ کہتا درست کہتا تھا: بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے اس سے بڑا فقیہ کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۰- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن علی رازی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن عبد اللہ بن نمیر سے پوچھا: کیا میں ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کا اعتبار کروں اور اس کو لکھوں؟ انہوں نے جواب نفی میں دیا اور کہا نہ ہی ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی کسی کتاب کو لکھو۔ میں نے پوچھا: پھر میں کس کی رائے کا اعتبار کروں اور لکھوں؟ انہوں نے جواب دیا: امام مالک والوزاعی و ثوری اور شافعی کی آراء کا اعتبار کرو اور لکھو۔

۱۳۲۱۱- ابو محمد بن حاتم، ابو بکر بن ادریس، وراق حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے حمیدی کا بیان ہے کہ ہم اصحاب رائے پر رد کرنا چاہتے تھے لیکن ہم ان پر اچھی طرح سے رد نہیں کر سکتے تھے حتیٰ کہ ہمارے پاس امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے اور انہوں نے ہمارے لئے رد کا دروازہ کھولا۔

۱۳۲۱۲- محمد بن علی بن حمیش و ابو محمد بن احمد جرجانی، حیان بن اسحاق بلخی، محمد بن مردویہ کا بیان ہے کہ میں نے حمیدی رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ میں نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کی صحبت میں بصرہ تک سفر کیا وہ مجھ سے حدیث میں استفادہ کرتے رہے اور میں ان سے مسائل میں استفادہ کرتا رہا۔

۱۳۲۱۳- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو بشر بن خداد و لابی، ابو بکر بن ادریس، حمیدی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے ہمارے پاس مکہ مکرمہ میں قیام کیا ایک دن انہوں نے مجھ سے فرمایا: یہاں قریش کا ایک آدمی ہے اسے معرفت و بیان میں بھرپور دسترس حاصل ہے لگ بھگ سو مسائل بیان کرتا ہے اور ان میں صرف پانچ دس ہی میں اس سے خطا ہوتی ہے لہذا جو اس



سے خطا واقع ہوا سے چھوڑ دو اور جو درست و صواب ہوا سے حاصل کر لو۔ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کی بات میرے دل میں گھر کر گئی اور میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں باقاعدہ بیٹھنے لگا اور باقیوں کی بہ نسبت میں نے ان سے زیادہ استفادہ کیا پھر کچھ دنوں کے بعد میں امام شافعی رحمہ اللہ کے ہمراہ مصر چلا گیا مصر میں امام شافعی رحمہ اللہ ایک مکان کی بالائی منزل میں رہتے اور میں درمیانی منزل میں رہتا چنانچہ بسا اوقات میں رات کے وقت باہر نکلتا اور چراغ کی روشنی دیکھتا اور میں باتکلف غلام کو آواز دیتا اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ میری آواز سنتے اور کہتے: میرا جو تمہارے اوپر حق ہے اسکا واسطہ اوپر آؤ، میں اوپر چلا جاتا اور میں ان کے سامنے قلم دوات اور کاغذ رکھا ہوا دیکھتا میں کہتا: اے ابو عبد اللہ رک جائیے کیا معاملہ ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے میں ایک حدیث کے معنی میں غور و فکر کر رہا تھا یا فرماتے: میں کسی مسئلہ میں غور و فکر کر رہا تھا مجھے خوف لاحق ہوا کہیں وہ دل و دماغ سے محو نہ ہو جائے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ مجھے املاء کرتے جاتے اور میں لکھتا رہتا۔

۱۳۲۱۴- محمد بن مظفر، ابو جریہ عبد الوہاب بن سعد بن عثمان بن عبد الحکم، جعفر، ابو خلف، سعد بن عبد اللہ بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ والد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ میری آنکھوں نے امام شافعی رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۲۱۵- محمد بن مظفر، محمد بن بشر بن عبد اللہ، ہاشم بن مرشد، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ صدوق ہیں اور ان سے حدیثیں لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۳۲۱۶- احمد بن اسحاق، ابوطیب احمد بن روح زعفرانی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا ایک آدمی نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: اے ابو زکریا! شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں: یحییٰ بن معین نے جواب دیا: ایسی بات چھوڑ دو بالفرض اگر انھیں جھوٹ بولنا گوارہ ہوتا یقیناً ان کی مروت انھیں جھوٹ بولنے سے روک لیتی۔

۱۳۲۱۷- محمد بن حمید، عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں مصر سے واپس آیا تو ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آیا انہوں نے فرمایا کیا تم نے امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھی ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: تم تقریباً شکار ہو گئے ہمیں جمل و مفصل اور ناسخ و منسوخ کا علم نہیں تھا حتیٰ کہ ہم نے شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں بیٹھنا شروع کیا، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے برا بیٹھتے کیا اور میں مصر واپس لوٹ گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں لکھیں پھر مصر سے میں واپس اپنے وطن لوٹا۔

۱۳۲۱۸- ابو احمد بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابوبکر بن ابی حاتم، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مجھے کیا رائے دیتے ہیں کہ میں کونسی کتاب دیکھوں تاکہ ہمارے لئے احادیث و آثار کے دروازے کھل جائیں؟ کیا امام مالک کی رائے یا ثوری یا اوزاعی کی؟ چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے مجھے ایک بات کہی جسکا ذکر میں بہت ہی گراں سمجھتا ہوں بہر حال انہوں نے فرمایا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ لازم رہو چونکہ وہ درستی و صواب میں ید طولیٰ رکھتے ہیں نیز آثار و سنن کی شدت کے ساتھ اتباع کرتے ہیں۔ میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا آپ کو امام شافعی کی وہ کتابیں زیادہ پسند ہیں جو کہ اہل عراق کے پاس ہیں یا وہ کتابیں جو انہوں نے مصر میں تصنیف کی ہیں؟ امام احمد نے فرمایا: امام شافعی نے جو کتابیں مصر میں تصنیف کی ہیں تم ان سے استفادہ کرو چونکہ دوسری کتابیں انہوں نے عراق میں لکھی ہیں لیکن ان کے مطابق انھوں نے فیصلہ نہیں کیا پھر امام شافعی رحمہ اللہ مصر تشریف لائے اور وہاں کتابیں تصنیف کیں اور ان کے مطابق فیصلے بھی صادر فرمائے۔ چنانچہ جب امام احمد رحمہ اللہ سے یہ بات سنی حالانکہ میں اپنے علاقے کو آنا چاہتا تھا لیکن میں نے مصر آنے کا عزم کر لیا۔

۱۳۲۱۹- احمد بن اسحاق، احمد بن روح، محمد بن عبد اللہ رازی، ابن راہویہ کہتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ میں احمد رحمہ اللہ کیساتھ تھا وہ مجھ سے کہنے لگے: آؤ میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تمہاری آنکھوں نے نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ انہوں نے مجھے امام شافعی رحمہ اللہ



دکھائے۔

۱۳۲۲۰- ابو محمد بن حیان، اسحق بن احمد فارسی، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، حمید بن زنجویہ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کی ایک حدیث روایت کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے اختتام پر میرے اہل بیت میں سے کسی آدمی کو بھیج کر اہل دین پر احسان فرمائیں گے جو کہ امرو دین کو زندہ و واضح کرے گا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: چنانچہ میں نے پہلی صدی پر نظر کی تو رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے میری نظر عمر بن عبد العزیز پر پڑی میں نے دوسری صدی کے اختتام پر غور کیا تو میری نظر رسول اللہ ﷺ کی آل میں سے محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ پر پڑی۔

۱۳۲۲۱- ابو محمد بن حیان، اسحق بن احمد، محمد بن خالد بن یزید شیبانی، فضیل بن زیاد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جو کچھ تم لوگ مجھ میں دیکھ رہے ہو یہ سارے کا سارا یا اس کا اکثر حصہ اور عام حصہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ سے حاصل ہوا ہے چنانچہ میں تیس (۳۰) سال سے لگا ہوا امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے دعائیں کر رہا ہوں۔

۱۳۲۲۲- ابو محمد، ابو عبد اللہ مکی، ابن مجاہد، محمد بن لیث، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے، میں نے اتنے اتنے سالوں سے جو نماز پڑھی مگر امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ضرور دعا کی۔

۱۳۲۲۳- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، ابو عثمان بن خوارزمی، محمد بن عبد الرحمن دینوری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اصحاب حدیث کے نفوس امام ابو حنیفہ کے مضبوط ہاتھوں میں گرفتار تھے حتیٰ کہ ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے حوالے سے لوگوں میں بلند مقام رکھتے تھے، انھیں معمولی طلب حدیث کفایت نہیں کرتی تھی، ذہب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ جامع مسجد میں تھا کہ اسی دروازہ سے حسین کراہیسی کا گزر ہوا کہنے لگے: یہ (امام شافعی) اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں چونکہ وہ محمد ﷺ کی آل میں سے ہیں۔ پھر میں حسین کے پاس آیا اور ان سے پوچھا آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔؟ انہوں نے جواب دیا: میں اس آدمی کے بارے میں کیا کہوں گا جسکی طرف کتاب، سنت اور اجماع کے حوالے سے لوگ ہمہ تن متوجہ ہوں؟ تاہم ہمیں معلوم نہیں تھا کہ کتاب کیا ہے سنت کیا ہے حتیٰ کہ ہم سے پہلے لوگ بھی نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ میں نے کتاب سنت اور اجماع کے متعلق امام شافعی رحمہ اللہ سے سنا۔

فضل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ حج کیا اور میں ان کے ساتھ ایک مکان میں اتر چنانچہ امام احمد صبح سویرے ہی باہر نکل گئے تاہم میں بھی ان کے بعد باہر چلا گیا، جب میں نے صبح کی نماز پڑھ لی تو میں نے مسجد میں چکر لگانے شروع کر دیے پہلے سفیان بن عیینہ کی مجلس میں آیا پھر میں نے ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تلاش میں ایک ایک مجلس چھان ماری حتیٰ کہ میں نے انھیں ایک نوجوان کے پاس بیٹھا ہوا پایا اس نوجوان نے رنگدار کپڑے زیب تن کئے ہوئے تھے اور سر کے بال کانوں کی لوتک رکھے ہوئے تھے چنانچہ میں بھی امام احمد بن حنبل کے پاس جا بیٹھا میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے ابن عیینہ کو کیوں چھوڑ دیا حالانکہ ان کے پاس زہری، عمرو بن دینار اور زیاد بن علاقہ جیسے اساطین علم اور دیگر تابعین بیٹھے ہوئے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: خاموش رہو اگر سند عالی کے ساتھ کوئی حدیث تمہارے ہاتھوں سے نکل جائے اور تم اسے سند نازل کے ساتھ حاصل کرو تو تمہارے دین تھل اور فہم و فراست میں کوئی قدغن نہیں آئے گا لیکن بالفرض اگر تمہارے ہاتھوں سے اس نوجوان کی عقل نکل گئی تو مجھے خوف ہے کہ تم تا قیامت اسکو نہیں پاسکو گے میں نے اس قریشی نوجوان سے بڑھ کر کتاب اللہ کے بارے میں کسی فقیہ کو نہیں دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب دیا: محمد بن ادریس شافعی۔



۱۳۳۲۳- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن زعفرانی کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں شرکت کی اس میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور پایا۔

۱۳۳۲۵- ابو محمد بن حیان، عمرو بن عثمان مکی، ابو توبہ بغدادی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد حرم میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دیکھا میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! مسجد کے اس کونے میں سفیان بن عیینہ مجلس حدیث لگائے بیٹھے ہیں (اور آپ یہاں تشریف فرما ہیں)؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ) ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہیں اور وہ (یعنی ابن عیینہ) ہاتھوں سے نکلے نہیں جا رہے۔

۱۳۳۲۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، محمد بن جبریل، یحییٰ بن معین کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ تشریف لائے تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان کے پاس جانے سے روکتے تھے، چنانچہ میں نے انھیں ایک دن بائیں حالت پایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار جا رہے تھے اوزان کے پیچھے پیچھے امام احمد جا رہے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ آپ تو ہمیں شافعی رحمہ اللہ سے روکتے تھے حالانکہ آپ خود ان کے پیچھے پیچھے جا رہے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا خاموش رہا اگر تم خچر کے ساتھ چمٹے رہو گے تو بھر پور نفع اٹھاؤ گے۔

۱۳۳۲۷- حسن بن سعید، زکریا ساجی، جعفر بن احمد بن جبریل بزاز کے سلسلہ سند سے حدیث بالا بمثلہ مروی ہے۔

۱۳۳۲۸- احمد بن اسحاق، احمد بن روح، محمد بن ماجہ قزوینی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس یحییٰ بن معین تشریف لائے اسی دوران اچانک امام شافعی رحمہ اللہ خچر پر سوار ان کے پاس سے گزرے امام احمد نے چھلانگ لگائی اور سلام کر کے ان کے پیچھے ہو لئے وہیں بیٹھے رہے، چنانچہ جب احمد رحمہ اللہ واپس آئے تو یحییٰ رحمہ اللہ کہنے لگے:

اے ابو عبد اللہ یہ کیا ماجرا ہے؟ امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اس بات کو چھوڑو، ہاں البتہ اگر تم حصول فقہ کا ارادہ رکھتے ہو تو پھر اس خچر کی دم کے ساتھ چمٹ جاؤ۔

۱۳۳۲۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ابو عباس ساجی، کہتے ہیں میرے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے درمیان بے شمار مناظرے ہوئے چنانچہ امام احمد دوران مناظرہ اکثر فرمایا کرتے تھے: ابو عبد اللہ شافعی نے یوں ہی فرمایا ہے، اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ سہو کے دو جہدے سلام سے پہلے ہوں گے برابر ہے خواہ نماز میں کی ہو یا زیادتی۔ امام احمد فرمایا کرتے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کسی کو بھی آثار و سنن کی اتباع کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۱۳۳۳۰- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عبد الملک بن حبیب بن میمون بن مہران کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: تم امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو کیوں نہیں دیکھتے ہو؟ سو امام شافعی رحمہ اللہ سے بڑھ کر کوئی مصنف تتبع سنت نہیں۔

۱۳۳۳۱- محمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جعفر بن خلیل مقری، فرماتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر ترمذی کو کہتے ہوئے سنا: میں نے اہل رائے کی کتابوں کو لکھنا چاہا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں نے کتب میں امام مالک کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا جو بات میری سنت کے موافق ہو اسے لکھ لو، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں شافعی رحمہ اللہ کی رائے لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: وہ رائے نہیں ہے بلکہ وہ تو میری سنت کی مخالفت کرنے والے پرورد ہے۔

۱۳۳۳۲- عبد اللہ بن محمد بن نصر ترمذی کہتے ہیں انتیس (۲۹) سال تک حدیثیں لکھتا رہا اور امام مالک کے مسائل کو بغور سناتا رہا لیکن امام شافعی رحمہ اللہ کے بارے میں میری رائے اچھی نہیں تھی کہ ایک دن میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: نہیں، میں



نے عرض کیا: کیا میں امام مالک رحمہ اللہ کو لکھ لوں؟ ارشاد ہوا: جو بات میری سنت کے موافق ہو وہ لکھ لو، میں نے پھر عرض کیا: کیا میں امام شافعی رحمہ اللہ کی رائے کو لکھوں؟ آپ ﷺ نے غضبناک آدمی کی طرح سر جھکا لیا اور پیٹھ پھیر کر چل پڑے ارشاد فرمایا: وہ رائے نہیں ہے۔ یہ میری سنت کی مخالفت کرنے والوں پر رد ہے۔ محمد بن نصر کہتے ہیں پھر میں اس خواب کے نقش قدم پر مصر کی طرف چل پڑا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو بالاستیعاب لکھا۔

۱۳۳۳۳- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو عثمان خوارزمی، محمد بن رشیق، محمد بن حسن بلخی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ امام مالک اور اہل عراق کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے سوا کسی کا قول معتبر نہیں، میرے قول کے سوا کوئی قول معتبر نہیں، میں نے پھر عرض کیا، آپ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میرے قول کے علاوہ کسی کا قول معتبر نہیں ولکنہ صد قواہل البدع۔

۱۳۳۳۴- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان، ابولیت خفاف، عزیزی کہتے ہیں جس رات امام شافعی رحمہ اللہ نے وفات پائی میں نے خواب میں انھیں دیکھا گویا کہ کہا جا رہا ہے کہ نبی ﷺ نے وفات پائی، امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: تم عبدالرحمن زہری کی مجلس میں مسجد میں سو جاتے ہو۔ چنانچہ جب صبح کو اٹھا تو مجھے کہا گیا کہ امام شافعی رحمہ اللہ وفات پا گئے اور ہم انھیں جمعہ کے بعد لے کر باہر نکلیں گے، میں نے خواب میں آنے والے سے کہا: ہم انھیں عصر کے بعد لے کر باہر نکلیں گے نیز خواب میں دیکھا کہ ان کی چار پائی کے ساتھ ایک عورت کی بھی حالت پراگندہ حالت میں چار پائی لائی جا رہی ہے۔ عزیزی کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا چنانچہ جب میں ایک کشادہ جگہ پہنچا دیکھا کہ واقعہ ان کی چار پائی کے ساتھ ایک عورت کی چار پائی بھی لائی جا رہی ہے جو کہ پراگندہ حالت میں ہے۔

۱۳۳۳۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبد اللہ بن سہل شیبانی، ربیع، ابولیت خفاف، عزیزی، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا پھر مثل مذکور بالا کے خواب ذکر کیا۔

۱۳۳۳۶- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابو زکریا نیشاپوری، علی بن حسان، ابن ادریس، اہل بغداد کے ایک آدمی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے پاس تشریف لائے انھوں نے ہمیں واضح صحبت پر لا بٹھایا۔

۱۳۳۳۷- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرملہ بن حکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: احمد نے ہم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ ہم مصر آئیں۔

۱۳۳۳۸- عبدالرحمن، ابو محمد، ابراہیم بن یوسف، حسن بن محمد صباح، احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں ابو عبد اللہ شافعی رحمہ اللہ کو تنہا دیکھتا تو وہ مجھے بتلا دیتے چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دن چڑھے وقت تشریف لاتے اور شام تک ان کے پاس رہتے۔

۱۳۳۳۹- عبدالرحمن، ابو محمد، ابو عثمان خوارزمی، ابو ایوب حمید بن احمد بصری کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس تھا اور ہم آپس میں ایک مسئلہ کے بارے میں مذاکرہ کر رہے تھے ایک آدمی امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے جواب دیا: اگرچہ اس مسئلہ کے بارے میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں تاہم امام شافعی رحمہ اللہ کا قول تو اس کے بارے میں ہے ہی اور ان کا قول اس میں حجت ہے۔ ابو ایوب کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے کہا: آپ فلاں فلاں مسئلہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انھوں نے مجھے جواب دیا میں نے عرض کیا آپ نے یہ مسائل کہاں سے مستط کئے ہیں کیا ان میں کوئی حدیث مروی ہے یا کوئی آیت ہے؟ چنانچہ انہوں نے مجھے اثبات میں جواب دیا اور حجت میں



نبی ﷺ کی ایک مرفوعہ حدیث بیان کی۔

۱۳۳۴۰- احمد بن اسحاق، احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابوطالب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرنے والا کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۴۱- حسن بن سعید، زکریا ساجی، اسحاق بن ابراہیم، حمید بن زنجویہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے تھے: حدیث میں امام شافعی رحمہ اللہ پر کوئی سبقت نہیں لے سکا۔

۱۳۳۴۲- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، عبد الرحمن بن ابی حاتم، علی بن حسن، ہستیانی، ابواسماعیل ترمذی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے فرمایا ثوری داوڑی و مالک اور ابو حنیفہ میں سے جس نے بھی رائے قائم کی مگر ان میں سے امام شافعی اتباع آثار میں بڑھے ہوئے تھے اور ان سے خطا باقیوں کی بہ نسبت کم سرزد ہوتی تھیں۔

۱۳۳۴۳- محمد بن عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، احمد بن عثمان نخوی، ابوہدیکہ نسائی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں میں نے ان سے شافعی رحمہ اللہ کی کچھ کتابوں کا مطالبہ کیا چنانچہ امام احمد نے میری طرف کتاب الرسالہ بھیجی۔

۱۳۳۴۴- عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن مسلم، نیشاپوری کا بیان ہے کہ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ نے مرو میں ایک آدمی کی بیوہ کے ساتھ محض اس لئے شادی کر رکھی تھی کہ اس عورت کے پاس اس کے متوفی خاوند کی کتابیں تھیں جو کہ ساری کی ساری امام شافعی رحمہ اللہ کے مسلک و مذہب کی تصنیفات تھیں، چنانچہ امام اسحاق رحمہ اللہ نے اپنی جامع کبیر امام شافعی کی کتاب کی طرح پر تصنیف کی اور جامع صغیر امام ثوری رحمہ اللہ کی جامع صغیر کی طرز پر تصنیف کی، کچھ عرصہ کے بعد ابواسماعیل ترمذی رحمہ اللہ نیشاپور تشریف لائے ان کے پاس امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں جو انھیں بوہیطی کے واسطے سے ملی تھیں اسحاق بن راہویہ نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک ضروری کام ہے وہ یہ کہ جب تک آپ یہاں موجود ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں نہیں شائع کرنی چنانچہ ابواسماعیل نے ان کی بات قبول کر لی اور جب تک رہے کتابیں باہر تک نہ نکالیں حتیٰ کہ وہ نیشاپور سے کوچ کر گئے۔

۱۳۳۴۵- عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو عثمان خوارزمی، ابو ثور کہتے ہیں: میں اسحاق بن راہویہ، حسین کرامیسی اور عراقیین کی ایک بڑی جماعت ہم اپنی بدعت کو نہیں ترک کر رہے تھے کہ اسی دوران ہم نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیکھا، ابو ثور کہتے ہیں جب امام شافعی رحمہ اللہ عراق تشریف لائے میرے پاس حسین کرامیسی آئے اور وہ اصحاب رائے کے پاس آتے جاتے تھے کہنے لگے: اصحاب حدیث میں سے ایک آدمی آیا ہے اور فقہ میں ید طولی رکھتا ہے کھڑے ہو جاؤ ہم اس کے پاس جاتے ہیں، چنانچہ ہم چلے اور اس آدمی کے پاس پہنچ گئے پھر حسین مسلسل مختلف مسائل کے بارے میں گفتگو کرتے رہے اور امام شافعی رحمہ اللہ بدستور کہتے جاتے قال اللہ وقال رسول اللہ ﷺ حتیٰ کہ ہم رات کو تاریکی میں واپس لوٹے یوں ہم نے بدعت ترک کی اور امام شافعی رحمہ اللہ کی اتباع کی۔

۱۳۳۴۶- عبد اللہ بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن مردک، حرملہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرما رہے تھے: ایک مرتبہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے میلے کپڑے پہن رکھے تھے اور کہہ رہے تھے اے شافعی میرے لئے مالک کے لئے کیا ہے؟

۱۳۳۴۷- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن داؤد، ابو زکریا نیشاپوری، ابن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے ایک مرتبہ میں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں نظر کی جو کہ ایک سو بیس (۱۲۰) یا ایک سو تیس (۱۳۰) اوراق پر مشتمل تھی اس میں اسی (۸۰) اوراق وضو اور نماز کے بارے میں تھے میں نے اس میں جو مسائل دیکھے وہ یا تو کتاب اللہ کے مخالف تھے یا سنت رسول



اللہ کے مخالف یا اس میں اختلاف تھا یا تافض تھا یا قیاس کے مخالف۔

۱۳۳۴- عبد اللہ، عبد الرحمن، ابو زکریا کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے جسکو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہوتی تھی۔ ہارون بن سعید کہتے ہیں اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھر کے بندے ہوئے کسی ستون پر مناظرہ کریں اور وہ اسے لکڑی کا ثابت کرنے کے درپے ہوں تو مناظرہ پر زبردست دسترس رکھنے کی وجہ سے غلبہ پالیں گے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ عراق میں ایک آدمی کے ساتھ مناظرہ کیا وہ اگر ایک علت کے ساتھ اظہار خیال کرتا میں دوسرا معنی و علت لے کر اس پر حملہ آور ہوتا ہم نے ایک مسئلہ کے بارے میں مناظرہ کیا میں نے کہا اسکا قول کس نے کیا ہے؟ اس نے جواب دیا۔ ابو بکر و عثمانؓ نے یوں ہی کیا ہے، ہمارے ارد گرد بہت سارے لوگ جمع تھے جنہیں روایت حدیث کے بارے میں کچھ خبر نہیں تھی، پھر ہم مجلس میں اکٹھے ہو گئے میں نے اس سے پوچھا جو بات تم ابو بکر و عثمان اور علی سے روایت کرتے ہو وہ تم سے کس نے بیان کی ہے؟ وہ آدمی بولا میں نے تم سے کوئی روایت بیان نہیں کی اور نہ ہی مجھے کسی نے سنائی ہے میں نے تو صرف اتنی بات کہی تھی کہ ابو بکر و عثمانؓ و علیؓ نے یوں ہی اسکا کیا ہے، امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ ہر قسم کے فن سے باخوبی واقفیت رکھتے تھے اگر میں انہیں پالیتا تو میں کامل آدمی ہوتا اور میں ان کے دونوں پہلوؤں سے بہت سارے علوم نکالتا، بخدا میں نے ان کے پاس قبیلہ ہذیل کے بہت سارے اشعار پائے ہیں میں نے جب بھی ان سے کسی قصیدے کا تذکرہ کیا مگر انہوں نے مجھے شروع تا آخر حرف بہ حرف کہہ سنایا۔ انہوں نے چون (۵۴) سال کی عمر میں وفات پائی۔

۱۳۳۴۹- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، یونس، شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کیا ہمارے مناظرہ نے شدت اختیار کر لی حتیٰ کہ ان کی رگیں پھول گئیں اور ان کی قمیص کے بٹن ایک ایک کر کے ٹوٹنے لگے۔

۱۳۳۵۰- ابو محمد احمد بن محمد بن مصعب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے بھانجے ابو محمد کا بیان ہے کہ میری والدہ کہتی ہیں: بسا اوقات ہم ایک رات میں میں تیس تیس بار امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آتے اور چراغ ان کے سامنے بدستور جلتا ہوا دیکھتے اور امام شافعی رحمہ اللہ گدی کے بل لیٹے ہوئے کسی گہری سوچ میں پڑے ہوتے پھر چراغ قریب کے لئے لونڈی کو آواز دیتے لونڈی چراغ آگے بڑھا دیتی اور امام شافعی رحمہ اللہ نے جو کچھ لکھنا ہوتا لکھتے رہتے۔ پھر چراغ اٹھا لینے کا کہتے۔ میں نے ابو محمد سے پوچھا چراغ واپس کرنے سے ان کا کیا مقصد ہوتا تھا؟ کہنے لگے چونکہ اندھیرے میں دل زیادہ عمدگی کے ساتھ روشن ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۵۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن یزید، ابو طاہر، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حدیث شریف ”لیس منہم یتغن بالقرآن“ یعنی وہ آدمی ہم میں سے نہیں ہے جو قرآن مجید کو سریلی آواز کے ساتھ نہ پڑھے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی جو آدمی قرآن مجید پڑھ کر غمزہ نہ ہو اور اسے گنگنائے نہیں۔

۱۳۳۵۲- ابو محمد بن حیان، ابو عبد اللہ بن عمرو بن عثمان مکی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نواسے کا بیان ہے کہ میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ قرآن مجید میں جو کچھ ہے میں جانتا ہوں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی کیا مراد ہے: بجز دو جگہوں کے ان میں سے ایک یہ ہے وقد خاب من دسہا (الشمس ۱۰) اور جس نے نفس کو کام میں نہ لگایا وہ رسوا ہوا۔ پس مجھے اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی مراد سے آگاہی نہیں ہو سکتی۔

۱۳۳۵۳- ابو محمد بن حیان، ابو فضل صالح بن محمد، ابو محمد شافعی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے۔ کوئی قریشی بھی مکہ میں رہ کر شرافت اختیار کر سکتا ہے اور نہ ہی اپنے معاملہ کو غالب کر سکتا ہے یہ اس لئے کہ نبی ﷺ اس وقت تک امر نبوت کو غلبہ نہیں



دے سکے جب تک کہ مکہ سے نکلے نہیں۔ اور کوئی قریشی عمدہ شعر نہیں کہہ سکے گا چونکہ نبی ﷺ کے بارے میں کہا گیا ہے: ”وما علمناہ الشعر وما ينبغي له“ ہم نے انھیں شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ ہی شعر ان کے شایان شان ہیں۔ (یس ۶۹) اور قریش کو خط و کتاب بھی اچھی طرح سے کرنی نہیں آئے گی چونکہ نبی ﷺ امی (ان پڑھ) تھے۔

۱۳۳۵ھ - ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، یونس بن عبد الاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن و سنت اصول ہیں اگر کسی مسئلہ میں اصل مقصود ہو تو پھر قیاس حجت ہے۔ اور جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی اصل حدیث ہو اور اسناداً صحیح ہو تو وہ سنت ہے اور خبر منفرد سے اجماع کا درجہ آگے ہے نیز حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کیا جائے گا، اگر کوئی حدیث مختلف معانی کا احتمال رکھتی ہو تو جو معنی ظاہر کے زیادہ موافق ہوگا اسکا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے، اور جب حجت میں مختلف احادیث برابر ہوں تو سند کے اعتبار سے جو حدیث زیادہ صحیح ہوگی اسکا اعتبار کیا جائیگا اور حدیث منقطع کی کوئی حیثیت نہیں بحر سعید بن مسیب رحمہ اللہ کی منقطع احادیث کے چونکہ وہ متصل کے درجے میں ہیں۔ نیز ایک اصل کو دوسری اصل پر قیاس نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی اصل کے بارے میں کہا جائے گا کہ یہ کیوں اور کیسے ہے، ہاں البتہ فروع کے لئے کہا جاتا ہے کہ یہ کیوں اور کیسے ہیں۔ سوجب اصل کے مطابق قیاس صحیح ہو جائے گا تو اس وقت قیاس کو بطور حجت کے پیش کیا جاسکتا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا! میں نے جسکو بھی حدیث منفرد کو عمل میں لاتے دیکھا ہے تو اہل مدینہ نبی ﷺ کی حدیث کو تغلیس میں عمل میں لاتے ہیں اور اہل عراق حدیث غرر کو عمل میں لاتے ہیں لہذا ان لوگوں نے ایک حدیث پر عمل کر لیا اور دوسری کو ترک کر دیا اور ان لوگوں نے بھی ایک پر عمل کیا اور دوسری کو ترک کر دیا۔ اور میں نے اصحاب نبی ﷺ کو لازم کر رکھا ہے چنانچہ جب ان کا نظر میں اختلاف ہوتا ہے تو میں ان کی اتباع میں قیاس کو اپنالیتا ہوں اور جب کوئی اصل نہیں ملتی ہے تو میں ان کے تبعین قیاس کی اتباع کر لیتا ہوں چنانچہ حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کا تین مسائل میں اختلاف ہوا ہے جو کہ قیاس ہیں۔ چنانچہ مفقود کے بارے میں ان دونوں حضرات میں اختلاف ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ مفقود کے لئے چار سال کی مدت مقرر کی جائے گی پھر اسکی بیوی چار ماہ دس دن عدت گزار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے جبکہ اس بارے میں حضرت علیؓ کا موقف یہ ہے کہ مفقود کی بیوی دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور وہ انتظار میں رہے گی تا وقتیکہ اسکی موت کا پتہ چل جائے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جس نے حالت سفر میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو اور پھر خاوند نے رجوع کر لیا ہو کچھ عرصہ بعد عورت کو طلاق کی خبر پہنچی ہو لیکن رجعت کا علم اسے نہ ہوا ہو حتیٰ کہ وہ عورت عدت گزار کر دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کر لے چنانچہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ دوسرا خاوند اگر دخول کر لے تو وہ اس عورت کا زیادہ حقدار ہے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ زوج اول عورت کا زیادہ حقدار ہے۔

اسی طرح حضرت عمرؓ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا:

جو کسی عورت کے ساتھ عدت میں نکاح کرے اور دخول بھی کرے ان دونوں میں تفریق کر دی جائے گی اور پھر وہ آدمی اسکے ساتھ کبھی بھی نکاح نہیں کر سکتا ہے۔

(لیکن حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی بعد میں بھی اس کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔)

اسی طرح صحابہ کرامؓ کا اقراء کے مصداق کے بارے میں اختلاف ہوا ہے اور اصل بات یہ ہے کہ قرء کا مصداق طہر ہے نہ کہ حیض چونکہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا کہ ابن عمرؓ سے کہو کہ وہ اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہہستری نہ کی ہو پس یہ وہی عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے پیش نظر عورتوں کو طلاق دی جائے سوجب نبی ﷺ نے طہر کو عدت کا نام دیا ہے تو قرء کو طہر پر محمول کرنا اصح ہوگا۔



۱۳۳۵۵- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مصر میں تھا امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث سنائی ایک آدمی بول اٹھا کہنے لگا اے ابو عبد اللہ! کیا آپ اس حدیث کو لیتے ہیں یعنی آپ کے ہاں یہ حدیث معمول سے ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم سمجھتے ہو کہ میں کینہ سے نکلا ہوں یا تم مجھے زنا رپیتے ہوئے دیکھ رہے ہو؟ جب میرے نزدیک کوئی حدیث آپ ﷺ سے مروی ثابت ہو جائے تو میں اس کا قول کرتا ہوں اور اس کا پرچار بھی کرتا ہوں، اور اگر وہ حدیث میرے نزدیک ثابت نہ ہو میں اس کا قول نہیں کرتا ہوں اب بتاؤ کیا تم مجھے زنا رپینے دیکھ رہے ہو جو میں اس کا قول نہ کروں۔

۱۳۳۵۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میرے والد نے امام شافعی رحمہ اللہ کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو کہتے سنا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو تو مجھ سے کہہ لو حتیٰ کہ میں اس حدیث کو جہاں چاہوں لے جاؤں۔

۱۳۳۵۷- محمد بن علی بن حمیش، حسن بن علی جصاص، ربیع بن سلیمان کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے حدیث رسول اللہ ﷺ کے بارے میں سوال کیا اور آدمی نے کہا آپ کا کیا قول ہے؟ سن کر امام شافعی رحمہ اللہ پر کچپی طاری ہو گئی اور فرمایا: کون سے آسمان نے مجھے ڈھانپ لیا ہے اور کونسی زمین نے مجھے بوجھل بنا دیا ہے جب میں رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو روایت کرتا ہوں پھر کیوں کر کوئی دوسرا قول اپنا سکتا ہوں۔

۱۳۳۵۸- محمد بن عبد الرحمن بن سہل، ابراہیم بن میمون بن ابراہیم صواف، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر کی ایک آدمی کہنے لگا کیا آپ اس حدیث کے مطابق قول کرتے ہیں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ گواہی دو جب کوئی حدیث میرے نزدیک صحیح ہو اور میں اس حدیث کے مطابق قول نہ کرتا ہوں کہ میری عقل ختم ہو چکی ہے۔

۱۳۳۵۹- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان جرجانی، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو حاتم، حرمہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اب بھی میں کسی بات کا قول کروں اور وہ نبی ﷺ کی کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو کسی صحیح حدیث کے خلاف ہو پس وہ حدیث اولیٰ ہے اور میری تقلید مت کرو۔

۱۳۳۶۰- احمد بن اسحاق، ابو طیب احمد بن روح، اسماعیل بن شجاع، فضل بن زیاد، ابو طالب، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ حدیث کی اتباع کرتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۳۶۱- محمد بن عبد الرحمن بن مخلد، عمر بن ربیع خشاب، ابو حمزہ خولانی، حرمہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بغداد میں ناصر الحدیث کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔

۱۳۳۶۲- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، احمد بن محمد مکی، ابو ولید بن جارود کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سے مروی کوئی صحیح حدیث موجود ہو اور میں ان کے خلاف کوئی دوسرا قول کر رہا ہوں سو میں اپنے قول سے رجوع کرتا ہوں اور اس حدیث کو اپناتا ہوں۔

۱۳۳۶۳- ابو نعیم اصفہانی، حسن بن سعید، زکریا ساجی، زعفرانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تم حدیث رسول اللہ ﷺ کو پاؤ تو اسی کی اتباع کرو اور کسی دوسرے کے قول کی طرف مطلق التفات نہ کرو۔

۱۳۳۶۴- حسن بن سعید، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی تم تک پہنچے تو اس کو اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے۔



۱۳۳۶۵- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجا، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے: ابو زبیر کسی سہارے کا محتاج ہے۔

۱۳۳۶۶- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبد العزیز بن ابی رجا، ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حزام بن عثمان کی حدیثیں بد بھسی کے مترادف ہیں یعنی غیر صحیح ہیں۔

۱۳۳۶۷- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن موسیٰ بن نعمان، عمر بن عبد العزیز بن مقلاص، عبد العزیز بن مقلاص، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: امام شعبہ بن حجاج رحمہ اللہ کا قول ہے کہ بد لیس کذب کا جزواں بھائی ہے۔

۱۳۳۶۸- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن جعفر ابو طاہر، اسحق بن ابراہیم، ابن رزین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ شام میں امام اوزاعی جیسا کسی نے نہیں ہونا لیکن یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں کہ بس انہی پر اکتفا کر لیا جائے حتیٰ کہ ان کے علاوہ اوروں کی حدیثوں سے واقفیت نہ حاصل ہو جائے، امام شافعی رحمہ اللہ نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر کا تذکرہ بھی کیا اور انہیں ثقہ و امین قرار دیا اور کہا کہ ان جیسے لوگوں سے علم حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن عبد الرحمن بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے ابو جابر سے بیاضی کی حدیث روایت کی اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو سفید کرے۔

۱۳۳۷۰- محمد بن عبد الرحمن، علی بن احمد بن سلیمان، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ابو جابر ہتھی کا ایک ایسا کلام سنا ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھ پر چھت نہ گر پڑے۔

۱۳۳۷۱- ابو عبد اللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے حدیث منقطع کا ذکر کیا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس آدمی کو حکم دیا کہ عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے پاس جاؤ وہ تمہیں یہ حدیث اپنے باپ اور نوح کی سند سنائیں گے۔

۱۳۳۷۲- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجا، ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سفیان رحمہ اللہ کو خبر پہنچی کہ شعبہ رحمہ اللہ جابر ہتھی کے متعلق کچھ کلام کرتے ہیں تو انہوں نے امام شعبہ کی طرف پیغام بھجوایا کہ اگر آپ جابر ہتھی کے بارے میں کلام کریں گے تو میں آپ کے بارے میں کلام کروں گا۔

۱۳۳۷۳- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجا، ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ امام محمد بن حسن نے مجھ سے کہا: اگر مجھے علم ہوا کہ سفیان بن سلیمان نے ایک گواہ کی موجودگی میں ساتھ قسم کے ہوتے کی حدیث روایت کی ہے تو میں اسے فاسد قرار دوں گا، میں نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ جب آپ اسے فاسد قرار دیں گے تو وہ فاسد ہو جائے گی۔

۱۳۳۷۴- ابو عبد اللہ بن مخلد، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا کہ عمرو بن عبید نے حسن رحمہ اللہ سے سماع کیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی مغفرت طلب کرتا ہوں کہ اگر عمرو بن عبید نے حسن سے سماع کیا ہو۔

۱۳۳۷۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن سلمہ طحاوی، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں لیث بن سعد اور ابن ابی ذئب کا میرے ہاتھوں سے نکل جانا میرے اوپر بہت ہی گراں گزرا۔

۱۳۳۷۶- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن اسماعیل بن عاصم، یحییٰ بن عثمان بن صالح، حرملہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کرتے تھے کہ لیث بن سعد مالک بن انس کی بہ نسبت آثار کی زیادہ اتباع کرنے والے ہیں۔



۱۳۳۷- ابو احمد غطریفی، ابو بکر محمد بن اسحق بن خزیمہ، ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے جب میں اصحاب حدیث میں سے کسی آدمی کو دیکھتا ہوں مجھے یوں لگتا ہے کہ گویا کہ میں نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کسی آدمی کو دیکھ رہا ہوں۔

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ آثار و سنن کے منبع تھے اور انھیں احکام و قضایا کے استنباط میں ید طولیٰ حاصل تھا۔ قیاس کی بنیاد پر اخذ کے کئے مسائل کے قائل تھے اور وہ آراء فاسدہ جو کہ اصول کے مخالف تھیں ان سے یکسر فروتنی برتتے تھے۔

۱۳۳۷۸- ابو نصر شافعی بن محمد بن ابو عوانہ، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام بن مکحول، بیروقی، یونس بن عبد الاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا قرآن و سنت اور ان کے مطابق کا قیاس اصل کا درجہ رکھتا ہے اور اجماع حدیث کی بنسبت اکثر ہے۔

۱۳۳۷۹- محمد بن عبد الرحمن بن سہل، ابو علی حسان بن ابان بن عثمان، ابو احمد جامع بن قاسم، ابو بکر مستملی محمد بن یزید بن حکیم کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے محمد بن اور یس شافعی رحمہ اللہ کو مسجد حرام میں دیکھا اور ان کے لئے چٹائی بچھائی گئی تھی اور امام شافعی رحمہ اللہ اس پر تشریف فرما تھے اتنے میں ان کے پاس اہل خراساں کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ! آپ بھڑکے بچے کے بارے میں کیا فرماتے ہیں

کھانا حلال ہے یا حرام؟ شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: حرام ہے۔ خراسانی بولا: کیا حرام ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔ اسکی حرمت کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ اور عقل سے ثابت ہے۔

”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وما آتاکم الرسول فخذوه وما نہاکم عنہ فائتھوا“ (حشر: ۷) جو تعلیمات تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں انھیں پکڑ لو اور جن سے تمہیں باز رہنے کی تاکید کی ہے ان سے باز رہو، سو بھڑکی حرمت کتاب اللہ سے ثابت ہو گئی،

اور ہمیں سفیان، زائدہ، عبد الملک بن عمیر، مولیٰ الربیع کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہؓ کی حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے بعد آنے والے خلفاء راشدین کی اقتداء کرو۔ یعنی ابو بکر و عمرؓ اور یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

نیز ہمیں اسرائیل، ابو بکر مستملی، ابو احمد، اسرائیل، ابراہیم بن عبد الاعلیٰ، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے حدیث پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے زنبور یعنی بھڑکوتل کرنے کا حکم دیا تھا۔

اور عقل اس امر کا متقاضی ہے کہ جس چیز کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہو اس چیز کا کھانا حرام ہے وہ آدمی خاموش ہو کر چل پڑا چنانچہ مستملی امام شافعی رحمہ اللہ کے اس استنباط پر تعجب کرتے تھے۔

۱۳۳۸۰- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن کہنے لگے جس نے رمضان کا ایک روزہ ضائع کیا وہ اس کی قضاء میں بارہ روزے رکھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینوں میں سے صرف ایک مہینہ رمضان کو روزوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”لیلۃ القدر خیر من الف شہر“ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے۔ (القدر: ۲) لہذا جو آدمی لیلۃ القدر کی ایک نماز ترک کر دے تو مذکور بالا قیاس کی رو سے وہ ایک ہزار مہینوں میں اس کی قضاء کرے۔

۱۳۳۸۱- ابو بکر محمد بن احمد، محمد بن حسن کرخی، علی بن احمد خوارزمی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک بلخی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ایمان کے متعلق سوال کیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس آدمی سے کہا تم ایمان کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ وہ آدمی بولا: میں کہتا ہوں کہ ایمان صرف قبول کا نام ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے پوچھا تم یہ قول کہاں سے کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

”ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات“ (بقرہ: ۲۷۷) اس آیت میں ایمان اور عمل کے درمیان واؤ برائے فصل لائی گئی ہے۔

پس ایمان قول ہے اور اعمال ایمان کے شرائع میں سے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تمہارے نزدیک واؤ فصل کے



لئے آتی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: پھر تو تم دو معبودوں کی عبادت کرتے ہو ایک معبود مشرق میں اور مغرب میں چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”رب المشرقین ورب المغربین“ (الرحمن: ۱۷۱) پس سن کر وہ آدمی غصہ ہو گیا اور کہنے لگا سبحان اللہ! کیا آپ نے مجھے بتوں کا پجاری بنا دیا؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلکہ تم نے خود اپنے آپ کو بتوں کا پجاری بنا دیا ہے اس نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ تمہارا دعویٰ ہے کہ واؤ فصل آتی ہے لہذا آیت کا تقاضا ہے کہ پھر ایک معبود مشرق میں ہو اور ایک مغرب میں، آدمی بولا! میں نے جو کچھ کہا اس سے استغفار کرتا ہوں۔ بلکہ میں صرف ایک ہی رب کی عبادت کرتا ہوں۔ میں آج کے بعد نہیں کہوں گا کہ واؤ فصل کے لئے آتی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا کہ ایمان قول و عمل دونوں سے مرکب ہے۔ نیز ایمان میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے، ربیع کہتے ہیں کہ اس آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کے دروازے پر مال عظیم خرچ کیا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں کو جمع کر کے مصر سے چل دیا۔

۱۳۳۸۲- احمد بن اسحاق، ابوطیب احمد بن روح، جعفر بن احمد بن یاسین، حسین بن علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بشر مرسی کی والدہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آئی اور ان سے کہنے لگی: اے ابو عبد اللہ! میرا یہ بیٹا آپ سے بہت محبت کرتا ہے اگر اس کے سامنے آپ کا ذکر کیا جاتا ہے تو آپ کے نام کی بہت تعظیم کرتا ہے، اگر میں اسے رائے سے روکتی ہوں تو لوگ اس کی عداوت پر اتر آئیں گے، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں اسکی خبر لوں گا، حسین کہتے ہیں میں شافعی رحمہ اللہ کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس بشر داخل ہوئے امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: مجھے بتاؤ جس چیز کی طرف تم دعوت دیتے ہو وہ تم نے کہاں سے لائی ہے کیا کسی کتاب میں اس کو بیان کیا گیا ہے وہ قائم فریضہ ہے، یا وہ سنت ہے اور لوگوں پر اس کے متعلق بحث و سوال کرنا واجب کیا گیا ہے؟ بشر نے جواب دیا نہ کسی کتاب میں اسکو بیان کیا گیا ہے نہ یہ فرض شدہ فریضہ ہے نہ سنت ہے اور نہ ہی اس کے متعلق بحث کرنا سلف پر واجب کیا گیا ہے لیکن وہ ایک بات ہے کہ اس کے خلاف کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے خود اپنے بارے میں خطا کا اقرار کر لیا ہے تم کہاں ہو اور حدیث و فقہ میں تمہارے کلام کی کیفیت کیا ہے کیا اس میں لوگ تمہاری موافقت کریں گے اور توحید و فقہ کو چھوڑ دیں گے؟ بشر بولے: اس میں ہمارے لئے تہمت ہے۔ چنانچہ جب بشر وہاں سے چل دیئے امام شافعی رحمہ اللہ بولے اس نے قلاب نہ پائی۔

۱۳۳۸۳- حسن بن عبید بن جعفر، زکریا ساجی، ابو یعقوب بویطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو لفظ کن سے پیدا کیا ہے، پس جب لفظ کن مخلوق ہو پس گویا کہ مخلوق مخلوق سے پیدا ہوئی۔

۱۳۳۸۴- حسن بن سعید، ساجی، محمد بن اسماعیل، حسین بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے علم کلام کے کسی مسئلہ کے بارے میں سوال کیا گیا امام شافعی رحمہ اللہ سخت غصہ ہو گئے اور کہنے لگے یہ سوال حفص فردا اور اسکے اصحاب سے کرو۔ اللہ تعالیٰ انھیں رسوا کرے۔

۱۳۳۸۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو محمد بن ابی حاتم، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی منہیات میں مبتلا کر دیا جائے بجز شرک کے یہ ابتلاء اس کے لئے علم کلام میں نظر کرنے سے بدرجہا بہتر ہے چونکہ میں نے اہل کلام کی ایک بات پر واقفیت حاصل کی ہے جس کا مجھے کبھی گمان تک بھی نہیں ہو سکتا تھا۔

۱۳۳۸۶- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن محمد بن حارث، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے، کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے کہ اس پر گناہوں کا انبار لگا ہو بجز شرک کے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ وہ کسی بدعت کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے۔

۱۳۳۸۷- عبد اللہ بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو ثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے، کوئی آدمی ایسا نہیں کہ اس نے کلام







۱۳۳۹۴- محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی بھاص، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے کہا: قرآن مخلوق ہے وہ نرا کافر ہے۔

۱۳۳۹۵- سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائی اور پھر وہ حائث ہو گیا اس پر کفارہ واجب ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نام غیر مخلوق ہیں اور جس نے کعبہ یا صفا و مروہ کی قسم اٹھائی اس پر کفارہ نہیں ہے چونکہ یہ مخلوق ہیں۔

۱۳۳۹۶- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرمہ، حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ کلام میں نظر کرنے سے بچتے رہو، چونکہ اگر کسی آدمی سے کوئی فقہی مسئلہ دریافت کیا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی یا کسی آدمی سے قتل کی دیت کے بارے میں سوال کیا گیا اور اس نے جواب دیا کہ قتل کی دیت ایک انڈہ ہے پس اس پر زیادہ سے زیادہ ہنس لیا جائے گا لیکن بالفرض اگر کسی آدمی سے کلام کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اس نے بتانے میں خطا کر دی تو اسے بدعت کی طرف منسوب کر دیا جائے گا۔

۱۳۳۹۷- علی بن ہارون، ابوبکر بن ابی داؤد، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مثال اس آدمی کی جو رائے میں نظر رکھتا ہو اور پھر توبہ تائب ہو جائے اس بیمار کی طرح ہے جو زیر علاج ہو حتیٰ کہ درخت ہو جائے اور اس کی بیماری رفع ہو جائے۔

۱۳۳۹۸- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے، کیا تم جانتے ہو قدری کون ہے؟ قدری وہ ہے جو اقرار کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے شر و برائی کو پیدا نہیں کیا یعنی اللہ تعالیٰ خالق شر نہیں اور پھر شر و برائی کا ارتکاب کرے۔

۱۳۳۹۹- ابوبکر آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، حرمہ بن یحییٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ محمد بن اور لیس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: بدعت کی دو قسمیں ہیں بدعت محمودہ، بدعت مذمومہ سو جو سنت کے موافق ہو وہ بدعت محمودہ ہے اور جو سنت کے مخالف ہو وہ بدعت مذمومہ ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ اپنے اس قول پر عمر بن الخطابؓ کے قول سے حجت پکڑتے تھے کہ انہوں نے قیام رمضان کے بارے میں فرمایا تھا: یہ بدعت اچھی ہے۔

۱۳۴۰۰- ابومحمد بن حیان، عبد الرحمن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمان باری تعالیٰ ”وہو الذی یبداء الخلق ثم یعینہ وھو اھون علیہ“ اور اللہ وہ ذات ہے جس نے مخلوق کو پہلے پیدا کیا اور بعد میں بھی وہی پیدا کرے گا اور یہ کام اللہ تعالیٰ پر بہت ہی آسان ہے۔ کے بارے میں فرمایا، اللہ تعالیٰ تا پید چیز کے بارے میں کہتے ہیں ”کن“ تو وہ چیز وجود میں آ جاتی ہے نیز اللہ تعالیٰ کسی موجود چیز کو واپس عدم کی طرف لوٹائیں تو یہ اللہ تعالیٰ پر اور بھی زیادہ آسان ہے۔ الغرض کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ پر گراں نہیں ہے۔

۱۳۴۰۱- محمد بن عبد الرحمن، جعفر بن احمد بن یحییٰ سراج، ربیع بن سلیمان بن مرادی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ لوگ جو حضرت علیؓ و ابوبکرؓ و عمرؓ کے بارے میں زبان درازی کر رہے ہیں یہ اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ ان حضرات صحابہ کرام کے کھاتے میں نیکیاں لکھ دیں حالانکہ وہ میت ہیں۔

۱۳۴۰۲- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن ابراہیم بن مکویہ، یونس بن عبد الاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا کہ آپ اہل صفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ان مقدس خونوں سے میرے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے مجھے پسند نہیں کہ اب میں اپنی زبان کو ان میں آلودہ کروں۔

۱۳۴۰۳- محمد بن عبد الرحمن، ابن احمد بن خلّال، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ”فتنہ عثمان



کے بارے میں نبی ﷺ کی کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے، بجز عثمان بن عفانؓ کی حدیث کے۔ وہ یہ کہ ”حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اس دن حق پر ہوں گے۔“

۱۳۴۰۴۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرمہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا، میں نے اہل بدعت سے کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے رافضیوں سے بڑھ کر جھوٹی گواہی دی ہو۔

۱۳۴۰۵۔ عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ بن عمرو بن عثمان مکی، ربیع بن سلیمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ قدس سرہ کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ سمجھتے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل ترین حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں پھر عمرؓ پھر عثمانؓ اور پھر علیؓ۔

۱۳۴۰۶۔ محمد بن عبد الرحمن، ابو احمد حاتم بن عبد اللہ جہازی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایمان قول و عمل ہے نیز طاعت سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے اور معصیت سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی۔  
ويزداد الذين آمنوا ايمانا“ اور اہل ایمان ایمان میں آگے بڑھے رہتے ہیں۔ (المائدہ: ۳۱)

۱۳۴۰۷۔ عبد اللہ بن محمد بن یعقوب ابو حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں مرجعہ کی رد میں اس آیت کے سوا زیادہ قوی کوئی قول نہیں پاتا ہوں وہ آیت یہ ہے۔

وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة وذلك دين القيمة“ (البینہ: ۵) اور انھیں حکم نہیں کیا گیا بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اس لئے کہ دین کو خالص رکھتے ہوئے سیدھی طرح اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پس سیدھا دین یہی ہے۔

۱۳۴۰۸۔ حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا پوری امت نے حضرت ابو بکرؓ پر اجماع کیا اور انھیں خلیفہ نامزد کیا ہے پھر ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ مقرر کیا ہے، پھر عمرؓ نے خلافت کا معاملہ چھ آدمیوں کی شوریٰ کے سپرد کیا ہے بایں شرط کہ انہی چھ میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کریں پس شوریٰ نے عثمانؓ کو خلیفہ مقرر کیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہ اس لئے کہ نبی ﷺ کی رحلت کے بعد لوگ بے چین ہو گئے تاہم لوگوں نے آسمان کے نیچے ابو بکرؓ سے افضل کسی کو نہ پایا لہذا انہوں نے ابو بکرؓ کی خلافت کے سامنے اپنے سرگوں کر لئے۔

حسن کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابوں میں روایت باری تعالیٰ اور عذاب قبر کے متعلق احادیث موجود تھیں لیکن انہوں نے ان امور کے بارے میں کلام نہیں کیا۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے مطالبہ کیا گیا کہ مسئلہ رجاء کے متعلق کوئی کتاب تصنیف کر دیں مگر امام شافعی رحمہ اللہ نے انکار کر دیا، امام شافعی رحمہ اللہ بے جا مناظرہ جدل جدال اور کلام سے منع فرماتے تھے لیکن بایں ہمہ اہل بدعت کی سخت مذمت کرتے تھے اور فقہ میں غور و فکر کرنے کی تاکید کرتے تھے۔

۱۳۴۰۹۔ ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرمہ بن یحییٰ کہتے ہیں ایک مرتبہ حفص فرد اور مصلان امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس جرودی کے گھر میں اکٹھے ہو گئے، حفص فرد اور مصلان ایمان میں الجھ پڑے تاہم حفص فرد نے مصلان پر غلبہ پالیا اور مصلان کمزور دکھائی دیئے۔ اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ کو سخت غیرت آئی اور مسئلہ کی وضاحت کر دی کہ ایمان قول و عمل دونوں کا نام ہے یوں امام شافعی رحمہ اللہ نے حفص فرد کو زچ کر دیا اور یوں بحث و تمحیص کا خاتمہ ہوا۔



۱۳۳۱۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوبکر، نیشاپوری، ہارون بن سعید سے مروی ہے کہ اگر امام شافعی رحمہ اللہ پتھروں کے بنے ہوئے اس ستون کے بارے میں مناظرہ کریں اور اسے لکڑی سے بنے ہوئے کے درپے ہوں حالانکہ زور مناظرہ کی وجہ سے غلبہ پا جائیں گے۔

۱۳۳۱۱- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا، محمد سے مروی ہے کہ میں نے کسی کو بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کرتے نہیں دیکھا مگر یہ کہ اسکی رحمت امام شافعی کے ساتھ ہوئی تھی۔

۱۳۳۱۲- حسن بن سعید، زکریا ساجی ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے تھے کہ اصحاب کلام کے بارے میں میری رائے اور میرا مذہب یہ ہے کہ چھریوں کے ساتھ ان کی خوب پٹائی کی جائے اور پٹائیوں پر بٹھا کر محلوں اور قبیلوں میں پھیرا جائے اور ساتھ آواز لگوائی جائے کہ یہ اس آدمی کی سزا ہے جو کتاب و سنت کو ترک کر کے کلام میں مشغول ہو جائے۔

۱۳۳۱۳- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبداللہ نسائی سراج، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ایک آدمی مختار بن ابی عبید ثقفی کے پاس آ بیٹھا اور اس کے پاس دائیں بائیں دو تکیے رکھے ہوئے تھے، مختار نے اس آدمی کو دیکھ کر ایک اور تکیہ منگوانا چاہا، وہ آدمی بولا یہ دو تکیے رکھے ہوئے جو ہیں؟ مختار کہنے لگا، اس تکیے کو چھوڑ کر ادھر سے جبریل اٹھ گئے ہیں اور دوسرے تکیے کو چھوڑ کر میکائیل اٹھ گئے ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے:

جونہوٹ کے کچھ دعویٰ دہارتے ہیں ان کے پاس صرف ایک ہی فرشتہ آتا ہے اور مختار جھوٹا کذاب ہے اسکا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں۔

۱۳۳۱۴- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عمرو بن اسود سرجی، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو معجزات اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو عطا کئے ہیں وہ کسی نبی کو بھی نہیں ملے، چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام کو مردے زندہ کرنے کا معجزہ ملا تھا اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھجور کا ایک تناعطا فرمایا تاہم جب آپ ﷺ کے لئے خطبہ ارشاد فرمانے کے واسطے منبر بنالیا گیا تو وہ تاروں نے لگا حتیٰ کہ اس کے رونے کی آواز سنائی دیتی تھی پس یہ معجزہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے بڑا ہے۔

۱۳۳۱۵- عبدالرحمن، ابو محمد، یونس بن عبدالاعلیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس کوئی چیز رکھی ہوئی تھی ہم نے اسے لپٹائی ہوئی نظروں سے دیکھا امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: یا اللہ ہم تجھ سے اس چیز کے بارے میں بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور تیرے حضور فقر کو طلب کرتے ہیں لہذا یا اللہ مغفرت فرما دے۔

۱۳۳۱۶- ابو جعفر محمد بن عبداللہ بن محمد قاری، علی بن عیسیٰ قاری، محمد بن اسحق بن خزیمہ، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں ہمارے ساتھی یعنی لیث بن سعد نے فرمایا ہے کہ اگر میں کسی بدعتی کو پانی پر چلتے ہوئے دیکھوں میں اس کی یہ کرامت قطعاً قبول نہیں کروں گا۔

۱۳۳۱۷- محمد بن ابراہیم، علی بن بشر واسطی، احمد بن سنان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ابو حنیفہ کی رائے کو خیط صحاب کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں سو تم اگر اسے یوں کھینچو تو پیلا پڑ جاتا ہے اور اگر یوں کھینچو تو سرخ ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۱۸- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن زیاد بن ابی صفیر، ابو ابراہیم اسماعیل بن یحییٰ مزینی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے، ہر آدمی کا ایک دوست اور ایک دشمن ہوتا ہے سو اس کے لئے اگر کوئی چارہ کار نہ ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طاعت کرنے والوں کی صحبت اختیار کرے۔

۱۳۳۱۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن احمد بن موسیٰ خیاط، علی بن ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ لوگ جب کسی چیز کو دیکھتے ہیں اور وہ ان کی پہنچ سے دور ہو تو اس کے متعلق زبان درازی کرنا شروع کر دیتے ہیں۔



۱۳۲۲- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن داؤد، ابو زکریا نیشاپوری، مزنی، ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”کَلَّا اِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ“ (المطففين: ۱۵)

بے شک کفار قیامت کے دن اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکیں گے۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: اس آیت میں دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کو اس کی اپنی صفت و حالت پر دیکھیں گے۔

۱۳۲۲- احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر خلیل، ربیع بن سلیمان، سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی آدمی پر حق و حجت کو وارد کیا اور اس نے میری حجت کو قبول کیا مگر میں نے دل میں اس کی محبت کا یقین ضرور کیا، اور جس نے بھی حق و حجت کو قبول کرنے سے انکار کیا حالانکہ وہ حجت فی الواقع صحیح ہو مگر وہ میری نظروں سے ضرور گر گیا اور اس نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۲۲- سلیمان بن احمد، احمد بن ظاہر بن حرمہ، حرمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: میں نے امام مالک بن انس سے ایک مسئلہ دریافت کیا انہوں نے مجھے جواب دیا میں نے دوسرا سوال کیا انہوں نے جواب دیا میں نے پھر تیسرا سوال کیا فرمانے لگے: کیا تم قاضی بننا چاہتے ہو؟ پس مجھے جواب دینے سے انکار کر دیا۔

۱۳۲۳- محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبد الواحد بن سفیان، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ میں نے جب بھی امام مالک رحمہ اللہ کے موطا میں نظر کی میری فہم میں ضرور اضافہ ہوا۔

۱۳۲۳- حسن بن سعید بن زکریا ساجی، حارث بن محمد اموی، ابو ثور سے مروی ہے کہ میں محمد بن حسن کے تلامذہ کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ میں جب امام شافعی رحمہ اللہ ہمارے ہاں تشریف لائے میں ایک دن شیخی خورے کے روپ میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا میں نے ان سے دور کا ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہا لیکن انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور کہنے لگے: تم نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہو میں نے جواب دیا یوں، کہنے لگے تم نے خطا کی، میں نے انداز بدل کر کہا: یوں، انہوں نے پھر کہا: تم نے خطا کی، میں نے پوچھا: پھر میں کیسے رفع یدین کروں؟

امام شافعی رحمہ اللہ نے بالاسناد حدیث بیان کرنی شروع کی سفیان عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کا ندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع کرتے اس وقت بھی اور رکوع سے اوپر اٹھتے اس وقت بھی ابو ثور کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں جاگزیں ہو گئی پھر میں نے بالالتزام امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس آنا شروع کیا اور امام محمد بن حسن کے پاس جانے میں کمی کر دی میں نے کہا حق کا اکثر حصہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہے امام محمد نے پوچھا وہ کیسے؟ میں نے عرض کیا، آپ نماز میں رفع یدین کیسے کرتے ہیں؟ چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ نے مجھے ایسا ہی جواب دیا جیسا میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو دیا تھا، میں نے کہا آپ نے خطا کی، امام محمد کہنے لگے: پھر میں کیسے کروں؟ میں نے کہا: شافعی عن سفیان، عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ کا ندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے تھے اسی طرح جب رکوع کرتے اور رکوع سے جب اوپر اٹھتے۔ ابو ثور کہتے ہیں، جب ایک مہینہ گزر گیا اور امام شافعی رحمہ اللہ سمجھ گئے کہ میں نے ان کی مجلس کا التزام کر لیا ہے کہنے لگے: اے ابو ثور! دور کے بارے میں تمہارا کیا مسئلہ تھا؟ میں نے اس وقت آپ کو اس لئے مسئلہ نہیں بتایا تھا چونکہ آپ محض (ضدی) لگے تھے۔

۱۳۲۴- حسن بن سعید، زکریا ساجی، احمد بن عباس ساجی، احمد بن خالد خلیل کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ہے محض خیر خواہی کی نیت سے کیا ہے۔

■ موسیٰ بن جارد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جب بھی کسی کے ساتھ مناظرہ کیا ضرور چاہا کہ اسے توفیق مل جائے اور راستے کا انتخاب کر لے چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت و رعایت ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ امام شافعی



رحمہ اللہ نے محمد بن یعقوب سے کہا: اگر میں قدرت رکھتا کہ تمہیں علم کا کھانا کھلاؤں تو میں ایسا ضرور کرتا۔

۱۳۲۲۶- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجا، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ مخلوق خدا مجھ سے یہ علم حاصل کرے اور میری طرف اس کی کچھ نسبت نہ کرے۔

۱۳۲۲۷- ابراہیم بن احمد مقری، احمد بن محمد بن عبید شغرائی، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس داخل ہوا وہ اس وقت کچھ علیل تھے انہوں نے ہمارے اصحاب کے بارے میں پوچھا اور پھر کہنے لگے اے بیٹے! میں چاہتا ہوں کہ ساری کی ساری مخلوق میری کتابوں سے علم حاصل کرے اور میری طرف کسی قسم کی فضیلت کو منسوب نہ کرے۔

۱۳۲۲۸- ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو خاتم، حرمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: میں چاہتا ہوں کہ جتنا علم میرے پاس ہے لوگ اسے حاصل کریں اور مجھے اس پر اجر و ثواب ملے اور لوگ میری تعریفیں نہ کریں۔

۱۳۲۲۹- محمد بن ابراہیم، ابو عقیل دمشقی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ احقاق حق کرتے ہیں تو میں ذی حق کے لئے حق کو پہچان لیتا ہوں۔

۱۳۲۳۰- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، ابوزکریا ساجی، علی بن حسان۔ نیشاپوری محمد بن نادر لیس مکی، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ بسا اوقات مجھ سے اور اپنے بیٹے عثمان سے کوئی مسئلہ پوچھتے اور کہتے جو درست بتائے گا اسے انعام میں ایک دینار ملے گا۔

۱۳۲۳۱- محمد بن مظفر، محمد بن احمد بن حماد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے افضل ہے۔

۱۳۲۳۲- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عبید شغرائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ طلب علم نفلی نماز سے بدرجہا افضل ہے۔

۱۳۲۳۳- ابو احمد غطریفی، ابو علویہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی صلاحیت صرف مفلس کو حاصل ہوتی ہے، کسی نے کہا: کیا غنی مکلفی کو بھی طلب علم کی صلاحیت حاصل نہیں ہوتی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا۔

۱۳۲۳۴- محمد بن عبدالرحمن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام محمد بن حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: طلب علم کی شان تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جس نے دشواریاں برداشت کرنے کے لئے اپنے دل کو جلایا ہو۔

۱۳۲۳۵- ابو احمد غطریفی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: علم کی شان عالی تک وہی آدمی پہنچ سکتا ہے جسے فقر و فاقہ نے بہت تنگ کر رکھا ہو اور اس نے فقر و فاقہ کو ہر چیز پر ترجیح دی ہو۔

۱۳۲۳۶- ابو محمد بن حیان، سلم بن عصام، احمد بن مردک، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں کہ جس نے تعق اور نفس کی بڑھائی کے ساتھ علم طلب کیا ہو اور پھر اس نے فلاح پائی ہو لیکن جس نے تنگ دستی و ذلت نفس اور عالم کی خدمت کر کے علم حاصل کیا اس نے فلاح پائی۔

۱۳۲۳۷- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن ابی رجا، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ بیمار ہو گئے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے ابو عبداللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف کو قوت عطا فرمائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہنے لگے: اے ابو محمد! اگر اللہ تعالیٰ نے میری قوت پر میرے ضعف کو بڑھا دیا گویا میں ہلاک ہو گیا، میں نے عرض کیا: اے ابو عبداللہ! میں نے تو صرف خیر کا ارادہ کیا ہے آپ کو بددعا تو نہیں دی فرمانے لگے: بالفرض اگر تم میرے لئے بددعا بھی کرو تب بھی میں سمجھوں گا کہ تم نے میرے لئے خیر و بھلائی کا ارادہ کیا ہے۔



۱۳۳۳ھ - محمد بن عبدالرحمن، محمد بن صالح خولانی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سواری پر سوار ہوئے اور کہا: بخدا میں تو کمزور ہو گیا ہوں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے ضعف و کمزوری کو قوت عطا فرمائے۔ پھر راوی نے حدیث بالا کی طرح بیان کی۔

۱۳۳۴ھ - عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، ابوعبداللہ احمد بن عبدالرحمن بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ہر طالب علم تین خصلتوں کا محتاج ہے (۱) دل ہاتھوں کا اچھا ہو یعنی رزق حلال کھاتا ہو اور مالداری کا طلبگار نہ ہو، (۲) طول عمر، (۳) یہ کہ اسے ذکاوت حاصل ہو۔

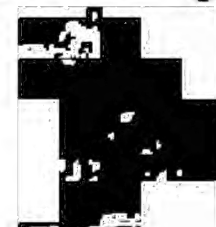
۱۳۳۵ھ - اپنے والد عبداللہ سے ابونصر، حسین بن معاویہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہا کرتے تھے جب اصل دل میں قائم و ثابت ہو تو زبان فروع کو اگلنا شروع کر دیتی ہے۔

۱۳۳۶ھ - اپنے والد عبداللہ سے، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ حضرت عمرو بن عاصؓ کے پاس گئے اور کہا: اے ابوعبداللہ آپ نے صبح کس حال میں کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے صبح کی ہے در آنحالیکہ میں اپنے دین کا اکثر حصہ ضائع کر چکا ہوں اور اپنی دنیا کو بہت کم مقدار میں درست سمت لایا ہوں، کاش! میری درست سمت لائی ہوئی چیز (یعنی دنیا) میری بگاڑی ہوئی چیز (یعنی دین) ہوتی اور جس چیز کو میں نے بگاڑا ہے وہ میری درست کی ہوئی چیز ہوتی (یعنی یوں بگاڑا دنیا بنائی کاش معاملہ اس کے برعکس ہوتا) تو میں سو فیصد کامیاب ہو جاتا۔ کاش! اگر طلب مجھے نفع پہنچاتی میں ضرور طلب کرتا اور دنیا سے بھاگنا مجھے نجات دیتا میں ضرور بھاگتا پس میں آسمان اور زمین کے درمیان دیوانہ ہو گیا ہوں نہ ہی میں ہاتھوں کے بل بوتے پر آسمان پر چڑھ سکتا ہوں اور نہ ہی پاؤں کے ذریعے نیچے اترنے کی جسارت رکھتا ہوں۔ اے ابن عباس! مجھے کچھ نصیحت کرو جو مجھے نفع پہنچائے، ابن عباسؓ بولے: افسوس معاملہ دور نکل گیا، آپ کا بھتیجا آپکا بھائی بن گیا، عمروؓ نے کہا: جو آدمی مقیم ہو اسے کوچ کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے؟ ابن عباسؓ بولے: اسکی جنایت کے مطابق۔۔۔ جبکہ وہ اسی سال کی عمر کو پہنچ گیا ہو کیا تم مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس کر رہے ہو؟ عمرؓ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا کرنے لگے: یا اللہ! ابن عباس نے مجھے تیری رحمت سے مایوس کر دیا ہے تیری عاجزی و ندامت کو قبول فرماتا کہ تو راضی ہو جائے، ابن عباسؓ کہنے لگے: اے ابوعبداللہ! افسوس معاملہ دور ہو گیا! آپ پرانا دے کر نیا لینا چاہتے ہیں، عمرؓ کہنے لگے: اے ابن عباس! مجھے تم سے کون بچائے گا؟ میں نے جو کلمہ بھی زبان سے نکالا تم نے اسکی نفیض ضرور وارد کی۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ کسی صحابی یا تابعی نے حضرت ابی بن کعبؓ سے کہا: مجھے مختصری نصیحت کی کیجئے زیادہ نہیں آتا کہ میں بھول نہ جاؤں، ابیؓ نے فرمایا:

جو آدمی تمہارے پاس حق لے کر آئے اسے فوراً قبول کرو اگرچہ وہ آدمی تم سے کوسوں دور ہو اور تمہارا ناپسندیدہ ہو، اور جو آدمی تمہارے پاس باطل لے کر آئے باطل کو اس کے منہ پر پٹخ دو اگرچہ وہ آدمی تمہارا گہرا دوست ہی کیوں نہ ہو اور لوگوں کے ساتھ ان کے تقویٰ کے بقدر بھائی چارہ قائم کرو، اپنی زبان کو لوگوں کے سامنے پھیلا نہ دو اور کسی زندہ آدمی پر رشک نہ کرو مگر اسی ارادے سے کہ جس سے تم کسی مردے پر رشک کرتے ہو۔

۱۳۳۷ھ - اپنے والد عبداللہ سے، ابونصر، اسماعیل بن یحییٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں املاء کیا اور فرمایا: ایک مرتبہ ابن عمامہؓ حضرت عمرو بن العاصؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ابن عمامہؓ نے انھیں روزے کی حالت میں پایا خدام نے کھانا و ستر خوان پر رکھا ہوا تھا، حضرت عمرؓ نے نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر کچھ مال لے آئے فرمایا: یہ مال فلاں کے پاس لے جاؤ اور یہ فلاں کے پاس حتی کہ وہ





سارے کا سارا مال تقسیم کر دیا، ابن عمامہ ان سے کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ میں نے آپ کو دلکش انداز میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حاضرین متسبین کو کھانا بھی کھلایا ہے اور پھر آپ کے پاس مال کثیر آیا حالانکہ آپ بذات خود اس کے زیادہ حقدار تھے لیکن آپ نے اسے لوگوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا یہ سب کچھ آپ نے کیوں کیا؟ حضرت عمرؓ کہنے لگے: اے ابن عمامہ تعجب ہے: اگر دنیا دینداری کے ساتھ جمع ہو جاتی، ہم ضرور دنیا کو حاصل کرتے اور اگر دنیا باطل سے یکسر الگ تھلگ ہوتی، ہم دنیا لے لیتے اور باطل کو ترک کر دیتے، پس جب تم نے یہ کچھ دیکھا تو ہم نے نیک عمل کو برے عمل کے ساتھ خلط کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ تجھ پر بارانِ رحمت کرے۔

۱۳۴۴۳- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، ابو نصر، ابن انخی حرمہ، حرمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ہمیں بتائیے آیا کہ عقل سمیت آدمی پیدا کیا جاتا ہے؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا لیکن عقل مردوں کی مجاہست اور لوگوں کے ساتھ مناظرہ کرنے سے حاصل کی جاتی ہے۔

کمالات شافعی رحمہ اللہ... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ لطیف النظر اور گہری فکر و سوچ والے تھے۔

۱۳۴۴۴- ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد بغدادی، عبد اللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں۔ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے یونس! جب تمہیں اپنے کسی دوست کی ناپسندیدہ حرکت پر اطلاع ہو جائے تو تم اس کی عداوت اور دوستی کے منقطع کرنے سے پرہیز کرو، ورنہ تمہارا شمار ان لوگوں میں ہو جائے گا جن کا یقین شک سے زائل ہو جاتا ہے بلکہ تم اپنے دوست سے کہو کہ مجھے تمہاری فلاں فلاں حرکت کی شکایت پہنچی ہے بہتر ہے کہ تم اسکی حرکت کا نام لیکر استحضار کر دو پس اگر تمہارا دوست اس حرکت کا انکار کر دے تو بر ملا اس سے کہہ دو کہ تم سچے ہو تم نیکو کار ہو، تو ہرگز اس سے زیادہ کچھ نہ کہو، اور اگر وہ اپنی حرکت کا اعتراف کرے تم اس کے لئے کوئی نہ کوئی وجہ عذر نکالو اور اس کی معذرت کو قبول کرو اور اگر اس کی حرکت کی کوئی معقول وجہ تمہاری سمجھ میں نہ آئے پھر اس سے سوال کرو کہ تمہارا ارادہ کیا تھا؟ اور اگر وہ جواب میں کوئی معقول وجہ ذکر کرے بلا تاہل قبول کر لو بصورت دیگر اگر وہ کوئی وجہ نہ ذکر کر سکے اور تم اس پر کبیدہ خاطر بھی ہو جاؤ تو سمجھ لو کہ تم نے اس سے سرزد ہونے والی حرکت کا اثبات کر دیا ہے، پھر تمہیں اس کی خبر لینے میں اختیار ہے چاہے تم اس سے برابر کا بدلہ لے لو یا اسے معاف کر دو، یاد رکھو معاف کرنا تقویٰ کی اعلیٰ مثال ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے "و جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا فمن عفا و اصلح فاجرہ علی اللہ"

برائی کا بدلہ اس کی بمثل برائی ہے سو جو معاف کر دے اور اصلاح کا در پے رہے تو اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ (شوری ۴۰) اگر تمہارا نفس مکافات میں تم سے منازعت کرے تو تم اس کے گزشتہ تعلق کو یاد رکھو احسان سابق کو اس برائی کی وجہ سے فراموش نہ کر دو۔ یہ عین ظلم ہے چنانچہ ایک نیک آدمی کہا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو میری برائی پر مجھ سے پورا پورا بدلہ لے اور کسی قسم کی کمی بیشی کا ارتکاب نہ کرے، اے یونس جب تمہارا کوئی دوست ہو تو اسکی دوستی کی لگام اپنے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑو چونکہ دوست بنانا بہت مشکل امر ہے اور اسکی مفارقت و جدائی بہت آسان ہے چنانچہ ایک نیک آدمی مثال دیا کرتے تھے کہ دوست کی جدائی اتنی سہل و آسان ہے جیسے کوئی بچہ ایک بڑا پتھر کنویں میں لڑھکا دے، چنانچہ بڑے پتھر کا کنویں میں لڑھکانا بہت آسان ہے لیکن اس پتھر کا کنویں سے نکالنا بڑے بڑے ٹکڑے مردوں پر بھی دشوار ہو جاتا ہے۔ پس یہ میری تمہیں وصیت ہے والسلام۔

۱۳۴۴۵- ابو بکر محمد بن جعفر، ابو بکر نیشاپوری، یونس بن عبد الاعلیٰ الصدقی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کی فرمایا: اے یونس! لوگوں سے دوری اختیار کرنے سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ساتھ بے تکلفی برے ہمنشیوں کو جنم دیتی ہے پس دوری اور بے تکلفی کا درمیانی راستہ اختیار کرو۔



۱۳۴۳- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: کوئی چیز کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے لئے سلامتی کے سوا کوئی چارہ کار بھی نہیں پس جو چیز تمہارے لئے نفع بخش ہو اس پر اپنی گرفت مضبوط کر لو۔

۱۳۴۴- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابو علی محمد بن ہارون بن شعیب انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحییٰ وزیر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: چغلخو رکا قبول کرنا چغلخوری سے زیادہ ضرر رساں ہے چونکہ چغلخوری کا عمل ایک طرح کی دلالت ہے اور اسکی ولایت اجازت ہے، سو کسی چیز کی طرف راہنمائی کرنے والا قبول کرنے والے کی طرح نہیں ہو سکتا، چغلخو رخص و عداوت کا مورد بنتا ہے اگر وہ سچا ہو چونکہ فی الواقع وہ پردے کی حدود کو چاک کر کے یہ عمل سرانجام دیتا ہے، نیز وہ حرمت کی پاسداری بھی نہیں کرتا، اور اگر جھوٹا ہو تو عقوبت کا سزاوار ہوتا ہے چونکہ وہ بہتان باندھ کر اور جھوٹی گواہی دے کر اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کرنے کی جرأت کرتا ہے، چنانچہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کی تنفیص کرنے لگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اسے ٹوک کر کہا: تو بنے گوشت کی ایک بوٹی ہونٹوں کے قریب کی ہے شریف لوگ اسے فوراً پھینک دیتے ہیں۔

۱۳۴۵- محمد بن ابراہیم انصاری، محمد بن ہارون بن حسان، احمد بن یحییٰ وزیر سے مروی ہے کہ ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ بازار قنادیل سے نکل کر اپنے حجرے کی طرف جانے لگے ہم بھی ان کے پیچھے پیچھے ہوئے اتنے میں ایک آدمی نے کسی عالم کی برائیاں بیان کرنی شروع کر دیں امام شافعی رحمہ اللہ بولے: تم لوگ اپنے کانوں کو غیبت کے سننے سے پاکیزہ رکھو جس طرح کہ تم اپنی زبانوں کو غیبت میں لودہ کرنے سے بچاتے ہو، چونکہ غیبت کا سننے والا کہنے والے کا شریک ہوتا ہے بلاشبہ بے وقوف آدمی اپنے برتن میں جب گندگی دیکھتا ہے تو وہ فوراً تمہارے برتنوں میں اس گندگی کو انڈیل دینا چاہتا ہے۔ اگر بے وقوف کی بات کو اس کے منہ پر مار دیا جائے تو رد کرنے والا اسی طرح خوش بختی سے سرفراز ہو جس طرح کہ کہنے والا۔

۱۳۴۶- ابو حسن احمد بن محمد بن مقیم، ابو حسن خلّال، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع کا سب سے بڑا ذخیرہ تقویٰ ہے اور ضرر و نقصان کا سب سے بڑا ذخیرہ ظلم و تعدی ہے۔

۱۳۴۷- احمد بن محمد، ابو الحسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ علم وہ نہیں جسے حفظ کر لیا جائے فی الواقع علم تو وہ ہے جو بھر پور نفع پہنچائے۔

۱۳۴۸- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد عثمان، ابو بکر نیشاپوری، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! لوگوں کی انتہائی رضامندی کو تم نہیں پاسکتے ہو پس جو امر تمہارے لئے باعث اصلاح ہو اسے اپنے اوپر لازم کر دو، چونکہ لوگوں کو راضی کرنے کا کوئی راستہ نہیں خوب سمجھ لو! جو قرآن مجید کا علم حاصل کرتا ہے وہ لوگوں کی نظروں میں عظیم ہو جاتا ہے جو علم حدیث حاصل کرتا ہے اس کی حجت قوی تر ہو جاتی ہے جو علم حاصل کرتا ہے اس سے ہیبت محسوس کی جاتی ہے، جو علوم عربیت سیکھتا ہے اسکی طبیعت میں رفعت آ جاتی ہے جو حساب و ریاضی کا علم حاصل کرتا ہے اس کی رائے میں جلالت و پختگی آ جاتی ہے اور جو علم فقہ حاصل کرتا ہے اسکی قدر و منزلت دو بالا ہو جاتی ہے نیز جو آدمی حصول علم کے لئے اپنے آپ کو کھپاتا نہیں اسے علم کچھ نفع نہیں پہنچاتا۔ اس سارے کے سارے کا خلاصہ اور اصل تقویٰ ہے۔

۱۳۴۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن معانی بن حنظلہ، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے کہ لبیب عقلمند وہ ہے جو سمجھدار ہو اور امور دنیا میں غفلت سے کام لیتا ہو۔

۱۳۵۰- محمد بن ابراہیم، مفضل بن محمد جندی، ابو ولید جاردی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: اگر مجھے پتہ چل



جائے کہ ٹھنڈا پانی میری مزوت میں نقص پیدا کر دیگا میں اسے کبھی نہیں پیوؤں گا۔

۱۳۴۵۳- ابو عمرو عثمانی، احمد بن جعفر بن محمد، ابو احمد عبید اللہ بن احمد بن اسماعیل اصفہانی، علی بن صالح ہمدانی، عبید انماطی، مزنی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا امام شافعی رحمہ اللہ اس وقت تنہا بیٹھے ہوئے تھے، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ باہر نکلیں اور لوگوں میں اپنے علم کو پھیلائیں بلاشبہ آپ کے علم سے لوگوں کو بڑا نفع حاصل ہوگا، امام شافعی رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر کہا: تم مجھے لوگوں کے ساتھ مانوس رہنے کا حکم دیتے ہو اور تنہائی کی عزت کو صرف اپنے لئے باقی رکھنا چاہتے ہو، تم کثرت کے ساتھ لوگوں کی مجالست کرو کہ تمہارا دل سستی کا شکار ہو جائے چونکہ صبر کی مشقت میرے نزدیک افضل ہے۔

۱۳۴۵۵- محمد بن ابراہیم، ابو بکر بن صبیح، یونس سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ میرا دل ملامت پر ڈھال دیا گیا ہے پس اسکی حالت ایسی ہے کہ جو دور ہونا چاہتا ہے وہ قریب تر ہو جاتا ہے اور جو قریب ہونا چاہتا ہے اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۱۳۴۵۶- محمد بن ابراہیم، عبد الرحمن بن محمد بن حسن لواز، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عربی کے ساتھ احسان کیا جو اسکے دل میں جاگزیں ہو گیا اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں بدون آزمائش میں مبتلا کرنے کے بدلہ واجر دے، دوسرا کہنے لگا: یہ آدمی لوگوں میں سب سے زیادہ تیز عقل والا ہے۔

۱۳۴۵۷- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جو قول بھی میں تم سے کروں اور تمہاری عقلیں اس پر گواہی نہ دیتی ہوں تم اسے قبول کر لو اور اسے حق بھی سمجھو تو تم اسے مت قبول کرو چونکہ عقلیں قبول حق کے لئے بے چین رہتی ہیں۔

۱۳۴۵۸- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، عبد الرحمن بن ابی حاتم، ابو محمد بستی سجستانی، حسین کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اگر تم صحیح حجت کو راستے میں پھینکی ہوئی پاؤ تو اسے میری طرف منسوب کر کے آگے یہاں بیان کرتے جاؤ بلاشبہ میں اسکا قاتل ہوں۔

۱۳۴۵۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، صالح بن محمد، ابو محمد کہتے ہیں میں نے اپنے نانا جان امام شافعی رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ میں کون سا علم حاصل کروں؟ انہوں نے جواب میں فرمایا: اے بیٹے! شعرو شاعری عالیشان کو گھٹیا اور گھٹیا کو عالیشان بنا دیتی ہے، علم نحو جب غایت تک پہنچ جائے تو مؤدب بن جاتا ہے، علم فرائض سیکھنے والا غایت تک پہنچ جاتا ہے تو حساب کا معلم بن جاتا ہے رہی بات علم حدیث کی سودہ سراسر برکت ہی برکت ہے اور آخر عمر تک خیر و بھلائی کا سرچشمہ ہے اور رہی بات علم فقہ کی سوا اسکی ضرورت و اہمیت جوان و بوڑھے سب کے لئے یکساں ہے اور علم فقہ تو تمام علوم کا سردار ہے۔

۱۳۴۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے حضرت عائشہؓ والی حدیث "واشتترطی لہم الولاء" کا معنی بیان کرتے ہوئے کہا: یعنی غلاموں پر ولاء کی شرط لگا کر آزاد کرتی رہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اولنک لہم اللغثہ "یہ ان پر زری لعنت ہے (رعد: ۳۵) یعنی "لہم، علیہم" کے معنی میں ہے۔

۱۳۴۶۱- عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لیس من قوم لا یتخرجون نساء ہم الی رجال غیر ہم الا جاء اولادہم حمقى "جس قوم کی عورتیں غیر مردوں سے میل جول رکھتی ہیں انکی اولاد بیوقوف پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۴۶۲- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابن ابی حاتم، ابو حاتم، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حلال و حرام کے متعلق ہمارا کلام کرنا اور مخالفین سنت پر رد کرنا فی الواقع علم کا ایک طرح کا بچاؤ ہے۔



۱۳۴۶۴- عبد الرحمن، ابو محمد، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا کہ جو آدمی انگل پچو سے علم کو حاصل کرے اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی آدمی لکڑیاں کاٹ کر اسکا گھڑا اٹھالائے لیکن ممکن ہے کہ لکڑیوں کے گھٹے میں سانپ ہو جو اسے ڈس دے اور اس آدمی کو خبر تک بھی نہ ہو، ربیع کہتے ہیں: مطلب یہ ہے کہ جو لوگ حجت کے بارے میں سوال نہیں کرتے کہ یہ کہاں سے آئی ہے؟ وہ بدون فہم کے علم لکھتے جاتے ہیں حتیٰ کہ وہ جھوٹے صدوق اور مبتدع میں بھی تمیز نہیں کرتے پس اسکا یہ طریقہ علم اس کے علم کے لئے باعث نقصان بن جاتا ہے۔

۱۳۴۶۵- عبد الرحمن، ابو محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث ”بنی اسرائیل سے روایت کرو اور اس میں کوئی حرج نہیں“ کا مطلب یوں بیان کیا کہ ان سے تم جو کچھ سنو اسے تم آگے روایت کر سکتے ہو اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اگرچہ اس امت میں اس چیز کا ہونا محال ہو۔ جیسا کہ روایت کیا جاتا ہے کہ بنی اسرائیل کے کپڑے لمبے ہوتے تھے۔ اور جو آگ آسمان سے نازل ہوتی تھی جو ان کی قربانی کو کھا جاتی تھی۔ اور ان سے جھوٹ کو روایت نہ کرو۔

۱۳۴۶۵- عبد الرحمن، ابو محمد، احمد بن عثمان نحوی، ابو محمد، ابراہیم بن محمد شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ تشیع کی وجہ سے شیعوں کے کچھ لوگوں کے ساتھ محبوس کر لئے گئے۔ انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں فلاں معبر کو بلالوں چنانچہ میں اس کو بلالایا۔ امام شافعی خواب بیان کرنے لگے کہ گزشتہ رات میں دیکھتا ہوں گویا کہ مجھے حضرت علیؓ کے ساتھ نیزے پر سولی لٹکایا گیا ہے۔ معبر نے خواب کی تعبیر دی کہ اگر آپ اپنے خواب میں سچے ہیں۔ تو آپ کی شہرت ہوگی۔ آپ کا ذکر خیر کیا جائے گا اور آپ کا مذہب دنیا کے کونے کونے میں پھیل کر رہے گا۔ پھر امام شافعی رحمہ اللہ کو ہارون الرشید کے پاس لایا گیا اور ان کے معاملے کے بارے میں بات چیت کی گئی۔ چنانچہ ہارون الرشید نے ان کو رہا کر دیا۔

۱۳۴۶۶- عبد الرحمن، ابو محمد، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میرے اوپر ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد کی جدائی سب سے زیادہ گراں گزری ہے۔

۱۳۴۶۷- عبد الرحمن، ابو محمد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے عثمان کی کسی بات پر سرزنش کی اور پھر اسے سخت کر کے فرمایا۔ اے بیٹا! بخدا اگر مجھے علم ہو جائے کہ ٹھنڈا پانی میرے دین کو داغ دار کر دے گا تو میں کبھی بھی نہیں پیوں گا۔

۱۳۴۶۸- ابو محمد سے مروی ہے کہ میری والدہ کا بیان ہے امام شافعی رحمہ اللہ کی ایک خادمہ تھی۔ اچانک ایک بچہ رونے لگا خادمہ جلدی سے اٹھی اور بچے کے منہ پر ہاتھ رکھ کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی دروازہ قدرے دور تھا۔ (خادمہ اس لئے بھاگی تاکہ اس کی آواز سے امام شافعی رحمہ اللہ کے آرام میں خلل نہ پڑے) حتیٰ کہ دروازے تک پہنچنے تک بچہ سخت بے چین ہو گیا چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ بیدار ہوئے تو ان کی بیوی ام عثمان کہنے لگی اے ابن ادریس! تعجب ہے آپ نے تو جیتے جاگتے ایک نفس کو قتل کر دیا تھا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور کہنے لگے وہ کیسے؟ چنانچہ ام عثمان نے پورا واقعہ سنایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے قسم اٹھائی کہ جب بھی وہ زیادہ دیر تک سوئیں گے ان کے سر کے پاس ضرور چکی سے آٹا پیسا جائے۔ (تاکہ چکی کی آواز سے سابقہ غفلت کا جبیرہ ہو جائے) چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ جب بھی آرام کرنے کا ارادہ کرتے ہم چکی اٹھا کر ان کے پاس لے آتے اور چلاتے رہتے۔

۱۳۴۶۹- ابو عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن عبد الرحمن بن ابو حاتم، ابو محمد بستی حارث سریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کیا اتنے میں ایک دھوبی کی دکان کو آگ لگ گئی اور اس میں موجود تمام کپڑے جل گئے دھوبی امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس دوڑ آیا اور اس کے ہمراہ دیگر لوگ بھی تھے یہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کو الزام دے رہے تھے تاکہ ان سے کپڑوں کی قیمت وصول کریں چونکہ انہوں نے تاخیر کر دی، امام شافعی رحمہ اللہ نے دھوبی سے کہا: اہل علم نے دھوبی کے ضمان میں اختلاف کیا ہے



اور میرے لئے یہ بات کماحقہ واضح نہیں ہو سکی کہ تیرے لئے ضمان واجب ہو، لہذا میں تمہیں کچھ ضمان نہیں دوں گا۔

دیباچ کے بچھونے سے احتیاط..... حارث بن سرج کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ہارون الرشید کے ایک خادم کے پاس گیا خادم اس وقت دیباچ کے بچھونے پر بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے دروازے کی چوکت پر پاؤں تک نہیں رکھا حتیٰ کہ دیباچ کے بچھونے کو دیکھتے ہی واپس لوٹ آئے، خادم نے کہا: اندر آ جائیے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس دیباچ کا بچھانا کسی صورت میں جائز نہیں، خادم فوراً اٹھا اور چہل قدمی کرتے ہوئے ایک دوسرے کمرے میں داخل ہوا جس میں آریزہ کی بنی ہوئی قالین بچھی ہوئی تھی، پھر امام شافعی رحمہ اللہ داخل ہوئے اور فرمایا: یہ بچھونا حلال ہے جبکہ پہلے والا حرام ہے یہ بچھونا دیباچ سے اچھا اور قیمتی ہے، خادم مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

تلامذہ کے لئے گھر بنانا..... ابو ثور کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مکہ جانے کا ارادہ کیا ان کے پاس کافی سارا مال بھی تھا میں نے ان سے عرض کیا: کم از کم آپ اتنا تو کر لیں کہ اس مال سے اپنی اولاد کے لئے کوئی جائیداد خرید لیں، چنانچہ ہمارے پاس سے اٹھ کر باہر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس اندر تشریف لائے میں نے اس حال کے متعلق ان سے پوچھا: جواب دیا: مکہ میں میں نے کوئی بھی ایسی جائیداد نہیں پائی کہ میں اسے خریدوں چونکہ اہل مکہ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں لیکن مکہ میں میں ایک گھر بنانا چاہتا ہوں تا کہ میرے تلامذہ جب حج کرنے آئیں تو اس میں قیام کریں۔

۱۳۴۷۰- عبد الرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے بجز ایک مرتبہ کے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا، جو ایک مرتبہ کھایا تھا میرا بدن بو جھل ہو گیا تھا۔

ابو محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں چونکہ پیٹ بھر کر کھانے سے بدن بو جھل ہو جاتا ہے دل میں قساوت آ جاتی ہے فطانت زائل ہو جاتی ہے اور نیند میں کثرت آ جاتی ہے اور زیادہ کھانے والا عبادت کرنے سے ست پڑ جاتا ہے۔

۱۳۴۷۱- ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن جامع، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے سولہ سال سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا صرف ایک مرتبہ پیٹ بھر کر کھایا تھا جو بعد میں مجھے قئے ہو گیا۔

۱۳۴۷۲- ابو حسن بن مقسم، ابو بکر بن سیف، مزنی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: جو آدمی ننگے بدن حمام میں گھسا ہو کیا اس کی گواہی قابل قبول ہوگی؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

۱۳۴۷۳- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن یعقوب، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کسی آدمی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنی کنیت ابو القاسم رکھے خواہ اس کا نام محمد ہو یا کوئی اور۔

۱۳۴۷۴- محمد بن ابراہیم، یونس بن محمد بن موسیٰ مروزی، عمر بن ربیع، عمر بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ میں علم کی طلب میں مختلف علاقوں میں چکر لگا رہا تھا کہ اسی دوران میں یمن میں داخل ہوا، مجھے کسی نے خبر دی کہ یمن میں ایک عورت ہے جو وسط سے نیچے ایک عورت ہے اور وسط سے اوپر دو متفرق بدن، چار ہاتھ، دوسرے اور دو چہرے ہیں پس جب میں نے انھیں دیکھا تو وہ دونوں آپس میں جھگڑتی بھی ہیں ایک دوسرے کو طمانچے بھی مارتی ہیں آپس میں صلح بھی کر لیتی ہیں اور دونوں کھاتی پیتی ہیں، پھر میں یمن سے نکل گیا اور تقریباً دو سال پر برہہ میں قیام کیا پھر میں اس علاقے کی طمانچہ گیا اور اس عورت کے متعلق لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے کہا: ایک بدن کے بارے میں اللہ تعالیٰ آپ کی تعزیت کو اچھا کرے میں نے کہا اسکا کیا بنا؟ جواب ملا وہ دو بدنوں والی عورت وفات پا گئی ہے۔



امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں یمن میں تھا، وہاں میں نے دو اندھوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے دیکھا عجب یہ کہ ایک گونگا ان دونوں کے درمیان صلح کر رہا تھا۔

۱۳۳۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ میں نے کبھی بھی اللہ کی قسم نہیں کھائی نہ جی نہ جھوٹی۔

۱۳۳۷۶- محمد بن مہدی، علی بن محمد بن ابان، یحییٰ بن زکریا ساجی نیشاپوری، ابوسعید فریانی، محمد بن یزید نحوی، ابن ہشام نحوی کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ طویل مجلسیں کی ہیں میں نے ان سے کبھی بھی زبان کی غلطی نہیں سنی اور نہ ہی میں نے ان کی زبان سے ایسا کلمہ سنا کہ اس سے بہتر بھی کوئی کلمہ ہو سکتا ہو۔

۱۳۳۷۷- محمد بن علی، عبدالعزیز بن ابی رجا، ابو نجم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم، حارث بن مسکین کہتے ہیں:

کفایت (ہمسری) کا اعتبار دین میں ہے نہ کہ نسب میں چونکہ اگر نسبت میں کفایت کا اعتبار کیا جائے تو مخلوق میں فاطمہ بنت رسول اللہ کا کفو کوئی بھی نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ کی دیگر بیٹیوں کا کوئی کفو ہے حالانکہ رسول اللہ نے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح حضرت عثمان سے کر لیا اور ایک بیٹی کا نکاح ابوعاص بن ربیع سے کر لیا۔

۱۳۳۷۸- محمد بن علی، محمد بن عبد اللہ بن عبد السلام مکحول، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ آزاد کردہ غلام کسی عربیہ کے ساتھ شادی کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ سوال مجھ سے نہ پوچھو چونکہ میں خود عربی ہوں۔

۱۳۳۷۹- محمد بن مظفر، جعفر بن احمد بن عبد السلام انطاکی، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام محمد بن ادیس شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: جب تم اہل مدینہ کے متقدمین کو کسی چیز پر کاربند پاؤ تو تمہارے دل میں اسکے حق ہونے کے بارے میں شک نہ آئے۔

۱۳۳۸۰- محمد بن ابراہیم، عبدالعزیز بن احمد بن ابی رجا، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سیاہ فام لوگوں کے ایمان میں کمی صرف ان کی عقلی کمزوری کی وجہ سے ہوئی اگر سیاہ فام لوگوں میں عقل کی کمی نہ ہوتی تو سیاہ رنگ بھی شائقین کے لئے ایک دلکش رنگ ہوتا۔

۱۳۳۸۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ سے ان کی عمر دریافت کرنا چاہی امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا: آدمی کا اپنی عمر کے متعلق بتانا مروت کا حصہ نہیں ہے چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے ان کی عمر دریافت کی انہوں نے فرمایا: اپنے کام میں متوجہ رہو۔

۱۳۳۸۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ مکحول، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ سے صفین میں قتل ہو جانے والوں کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں کو اس خون سے پاکیزہ رکھا ہے اب میں اپنی زبان کو اس میں آلودہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

۱۳۳۸۳- محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابن ابی یحییٰ عنین (جسکی مردانہ قوت ماند پڑ گئی ہو) تھے ہمارے پاس آئے اور کہنے لگے میرے لئے ایک نیا کلباڑا تلاش کر لاؤ جس میں ابھی دستہ نہ ڈالا گیا ہو، ہم نے اسکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا: اگر میں نے اس میں پیشاب کر لیا تو مجھ میں عورتوں کے لئے نشاط پیدا ہو جائے گا۔

۱۳۳۸۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک آدمی کو اجازت کہا: اس نے جواب دیا: احمق تو وہ ہے جو اپنے علم پر اترائے۔



۱۳۳۸۵- محمد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے امام شافعی سے کہا کہ میرے پاس کچھ مسائل ہیں جنہیں میں آپ کے لئے چھپا لایا ہوں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے جواب دیا، ان مسائل کو اپنے بھائی شیطان کے لئے چھپائے رکھو۔

۱۳۳۸۶- محمد بن یوسف بن عبد الاحد، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اگر پتھر کے بنے ہوئے اس ستون کے ساتھ مناظرہ کریں لامحالہ زور مناظرہ کی وجہ سے اسے توڑ ڈالیں گے۔ چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ صبح سے لیکر ظہر تک اپنی قوت حفظ سے ایک کتاب اللہ ﷻ تھے اور ان کے پاس کوئی اصل بھی موجود نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۳۸۷- محمد بن احمد بن سہل نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک اعرابی ایک قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں مسافر ہوں، اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحم فرمائے جو اپنی وسعت سے عطاء کرے اور غم خواری کرے چنانچہ قوم کے ایک آدمی نے اسے ایک درہم دے دیا، مسافر نے اسے دعا دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے بن مانگے اجر و ثواب عطا فرمائے۔

۱۳۳۸۸- محمد، ابو حسن احمد بن عمر خطیب، ابو عبد اللہ عمری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا زہد کو اپنے اوپر لازم کر لو چونکہ زہد زہد کے لئے زیور سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔

۱۳۳۸۹- محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کفالت و ضمان پر بھرپور بھروسہ رکھتے تھے حتیٰ کہ لوگوں پر مال و دولت کے دریا بہا دیتے تھے۔

۱۳۳۹۰- امام شافعی رحمہ اللہ کی سخاوت..... ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد الملک بن محمد بن عدی، ربیع بن سلیمان، حمیدی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ یمن سے مکہ تشریف لائے اور ان کے پاس دس ہزار (۱۰،۰۰۰) دینار تھے، چنانچہ مکہ سے باہر ایک جگہ ان کا خیمہ گاڑ دیا گیا جوق در جوق لوگ ان کے پاس آتے اور مال حاصل کر کے واپس ہوتے گئے حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے سارے دینار لوگوں میں تقسیم کر دیئے۔

۱۳۳۹۱- محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد الملک بن محمد بن عدی، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے امام شافعی رحمہ اللہ کی سواری کی رکابیں پکڑ لیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ربیع! اسے چار دینار دے دو اور میری طرف سے معذرت کرو (کہ یہ کم ہیں اگر زیادہ ہوتے وہ بھی دیتا)

۱۳۳۹۲- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک عالیشان گھوڑا تھا، انہوں نے ساٹھ دیناروں میں بیچ ڈالا اور مجھ سے کہا: میرا جو تم پر حق ہے اس کا واسطہ ہے کہ تم ابن دکین کے ساتھ خرید و فروخت کرو اور اس سے دینار لیتے رہو، میں نے کہا: بخدا! ٹھیک ہے اللہ تعالیٰ آپ کو درست رکھے، چنانچہ وہ ابن دکین کے پاس گئے اور میں نے ان سے دینار لے لئے اور کہا: وہ دینار یہ ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے اپنے پاس رکھنے کا حکم دیا، پس جب مجلس حدیث میں تشریف لائے۔۔۔۔۔ جب واپس لوٹے اور گھر آنا چاہا میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا حتیٰ کہ امام شافعی رحمہ اللہ گھر میں داخل ہوئے اور میں دروازے پر بیٹھ گیا انہوں نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ اگر تم بہتر سمجھو تو ہمارے لئے فلاں فلاں چیز خرید لاؤ میں ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا، چنانچہ یہ میرا ان کے ساتھ پہلی مرتبہ واسطہ پڑا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنے گھر میں ٹھہرنے کی مجھے موافقت ہوئی اور اس دوران میں ان کا حساب لکھتا رہا۔ ایک دن کہنے لگے: تم نے اپنے کاغذ خراب کر دیئے میں تمہیں حساب میں قوی نہیں پاتا ہوں۔ بار بار مجھ سے کہہ رہے تھے کہ تم میرے مال کے بارے میں آزاد ہو۔

۱۳۳۹۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمرو بن عثمان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے معاملہ میں ایسا ایسا آدمی



ہوں کیا تم مجھے کچھ حکم کرتے ہو؟ چنانچہ اس دن امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس صرف ایک ہی دینار تھا، ان سے کسی ہم جلیس نے کہا: اگر آپ اسے ایک دو درہم دے دیں تو اس کے لئے کافی ہوگا کہنے لگے: مجھے حیا آتی ہے کہ کوئی آدمی مجھ سے مانگے اور مجھے معذرت کرنی پڑے اور میں اسے کچھ دے نہ سکوں۔

۱۳۴۹۴- محمد بن ابراہیم، عثمان بن عبد اللہ دقاق، محمد بن عبید اللہ مدینی، احمد بن موسیٰ، محمد بن سہل اموی، عبد اللہ بن محمد بلوی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک ہزار دیناروں کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ نے قبول کر لئے، ہارون نے اپنے خادم سراج کو امام شافعی رحمہ اللہ کے پیچھے بھیج دیا تاکہ دیکھے کہ امام شافعی دنانیر کے ساتھ کیا کرتے ہیں، چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے راستے میں جو بھی ملتا اسے ایک ایک مٹھی دیتے رہے حتیٰ کہ گھر پہنچنے تک ختم کر دیئے صرف ایک مٹھی بچے جو انہوں نے اپنے غلام کو تھا دیئے اور اس سے کہا کہ ان کو اپنے کام میں لاؤ، سراج واپس گیا اور ہارون کو ساری خبر کہہ سنائی ہارون سن کر کہنے لگا اسی سخاوت کے لئے انہوں نے اپنے آپ کو فارغ کر لیا ہے اور اپنی کمر کو مضبوط کر لیا ہے۔

۱۳۴۹۵- محمد بن ابراہیم، ابو صقر زاہر بن محمد، منصور بن عبد العزیز، محمد بن اسماعیل حمیری، اسماعیل حمیری سے مروی ہے کہ محمد بن اور لیس شافعی رحمہ اللہ کو جب ہارون الرشید کے ہاں لے جایا گیا امام شافعی رحمہ اللہ نے ہارون کے پاس بشر مریمی کو دیکھا اور اس کے ساتھ مناظرہ کیا حتیٰ کہ بشر کو مغلوب کر دیا ہارون امام شافعی رحمہ اللہ سے بہت متاثر ہوا اور ان کے لئے پچاس ہزار درہم کا حکم دیا، امام شافعی رحمہ اللہ پچاس ہزار لے کر گھر واپس لوٹے لیکن گھر پہنچنے سے پہلے ہی سارے کا سارا مال صدقہ کر چکے تھے۔

۱۳۴۹۶- ابو فضل نصر بن ابی نصر طوسی، ابو حسین علی بن احمد قسری کہتے ہیں ہمارے ایک شیخ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب کسی آدمی کو پراگندہ حالت میں دیکھتے تو بیقرار ہو جاتے ایک مرتبہ قبیلہ مزینہ کا ایک آدمی ان کے پاس آیا اس پر ایک گندی میلی کچلی چادر تھی اور سر کے بال بے رونق حد تک بڑھے ہوئے تھے۔ امام شافعی رحمہ اللہ کو اس کی پراگندگی سے سخت اذیت پہنچی امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس چلے جاؤ، امام نے غلام کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کیا تمہارے پاس خرچہ ہے؟ غلام نے جواب دیا میرے پاس دس (۱۰) دینار ہیں، فرمایا اسے دے دو، چنانچہ غلام نے دینار اس آدمی کو دے دیئے اور امام شافعی رحمہ اللہ یہ اشعار پڑھتے جا رہے تھے۔

علی ثياب لویاع جمیعہا بفلس لکان الفلس منہن اکثر

وفیہن نفس لویقاس بمثلہا جمیع النوری کانت اجل و اخطر

فماضر نصل السیف اخلاق غمدہ اذا کان عضباً حدیث انقلبتہ برا

فان تکن الایام ازرت بیزتی فکم من حسام فی غلاف تکسرا

یعنی میرے اوپر ایسے کپڑے ہیں کہ اگر وہ سارے کے سارے ایک فلس کے بدلے میں بیچ جائیں تو فلس ان سے زیادہ نکلے گا لیکن ان میں نفس ہے کہ اگر اسکی مثل سے اندازہ لگایا جائے تو ساری مخلوق اجل ثابت ہوگی، چنانچہ نیام کا پرانا ہو جانا تلوار کے لئے باعث ضرر نہیں جب کہ تلوار کاٹنے والی ہو اور اچھی طرح سے نفوذ کر جانے والی ہو پس اگر زمانہ میرے کپڑوں کی خیر خواہی کرے تو کتنی ہی ایسی تلواریں ہیں جو غلاف میں پڑی پڑی ٹوٹ جاتی ہیں۔

۱۳۴۹۷- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، محمد بن روح، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہرمہ نے مجھے امیر المؤمنین ہارون الرشید کا سلام پہنچایا اور کہا کہ ہارون نے آپ کے لئے پانچ ہزار دینار کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ہرمہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس مال اٹھالایا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے حجام بلوایا تاکہ بال کنوا میں حجام جب فارغ ہوا تو اسے پچاس



دینار دیئے پھر ایک کپڑا لیا اور اسکی بہت سی تھیلیاں سی لیں پھر تھیلیوں میں دینار ڈال کر مختلف قریشیوں کے پاس بھیج دیئے ان کو بھی دیئے جو وہاں موجود تھے اور ان کو بھی دیئے جو مکہ میں تھے حتیٰ کہ ان کے پاس تقریباً سو (۱۰۰) دینار باقی رہ گئے۔

۱۳۴۹۸- عبدالرحمن، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ میں نے شادی کی تو امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ بیوی کا مہر کتنا مقرر کیا ہے میں نے جواب دیا: تمہیں دینار پوچھا ان میں سے ادا کتنے کر دیئے ہیں؟ میں نے کہا: چھ دینار ادا کر دیئے ہیں، پھر امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر کی بالائی منزل پر گئے اور میری طرف ایک تھیلی بھیجی، اسکیں چوبیس دینار پڑے ہوئے تھے۔

۱۳۴۹۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن عبدالرحمن، علی بن عثمان خولانی، مزنی سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا چنانچہ عید کی چاند رات کے موقع پر ایک مرتبہ میں مسجد سے ان کے ساتھ باہر نکلا اور راستے میں میں ان کے ساتھ ایک مسئلہ میں مزاکرہ کر رہا تھا حتیٰ کہ ہم ان کے گھر تک آ پہنچے اتنے میں ان کے پاس ایک غلام آیا اور اس کے پاس ایک تھیلی تھا، کہنے لگا: میرے آقا نے آپ کو سلام کہا اور یہ تھیلی آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلے لے لیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! ابھی ابھی میری بیوی نے بچہ جنم دیا ہے میرے پاس کچھ نہیں جو اسے بطور خوراک کے دوں امام شافعی رحمہ اللہ نے تھیلہ اس کے حوالے کر دیا اور خود خالی ہاتھ گھر میں تشریف لے آئے۔

۱۳۵۰۰- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے چنانچہ جب کبھی ہمارے پاس سے ان کا گزر ہوتا اگر مجھے گھر پر پاتے فہماور نہ گھر پیغام، چھوڑ آتے کہ محمد جب آئے میرے گھر بھیجنا میں کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک کہ وہ نہ آجائے، بسا اوقات میں ان کے پاس جاتا جب میں کھانے کے لئے بیٹھ جاتا لونڈی کو فالودہ بنانے کا حکم دیتے حتیٰ کہ فارغ ہونے تک ان کے دسترخوان پر اشیاء کا اضافہ ہی ہوتا رہتا۔

۱۳۵۰۱- عبدالرحمن بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، عمرو بن سواد و سرحی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ان کے ہاتھ سے دینار و درہم اور کھانا ہمیشہ نکلتا رہتا تھا، امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھے زندگی میں تین مرتبہ شدید مفلسی سے پالا پڑا حتیٰ کہ میں نے اپنی قلیل و کثیر اشیاء حاجت کو بیچ ڈالا یہاں تک کہ اپنی بیٹی اور بیوی کے زیورات بھی بیچ دیئے میں نے ایسی مفلسی کبھی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۰۲- عبدالرحمن، ابو محمد، ابو محمد بستی، ابو ثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ شاذ و نادر ہی اپنے پاس کسی چیز کو روکے رکھتے تھے۔

۱۳۵۰۳- محمد بن ابراہیم، ابو بشر و ولابی، ربیع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کچھ دراہم دیئے اور کہا: ان کا گوشت خرید لاؤ چنانچہ میں بازار سے مچھلی خرید لایا جب میں واپس پہنچا امام رحمہ اللہ نے مجھ سے کہا: اے ربیع ہم نے تمہیں گوشت لانے کو کہا اور تم مچھلی خرید لائے، میں نے عرض کیا: تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا: فرمایا: اے ربیع آج ہم تمہاری پسند کھاتے ہیں اور کل تم ہماری پسند کھاؤ گے۔

۱۳۵۰۴- محمد بن ابراہیم، ابو بشر، ابو عبید اللہ بن اخی بن وہب سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم میرے اس غلام سے تعجب کرتے ہو؟ میں گھر میں داخل ہوا یہ میرے سامنے آیا اور اس نے گردن پر ایک میمنہ اٹھا رکھا تھا، میں نے کہا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا: اے میرے آقا! کیا آپ کا قول نہیں ہے کہ جو چیز جس کے قبضہ میں ہو وہ اسکا زیادہ حقدار ہے حتیٰ کہ اسکے خلاف پر کوئی گواہی نہ قائم ہو جائے؟ پس یہ میمنہ میرے قبضہ میں ہے آپ گواہ پیش کریں کہ یہ میمنہ آپ کا ہے امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ہنس کر اسکا راستہ آزاد کر دیا۔



۱۳۵۰۵- عبدالرحمن بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تین مرتبہ شدید مفلسی کا شکار ہوا حتیٰ کہ بسا اوقات مجھے مچھلی کے ساتھ کھجور کھانی پڑی۔

۱۳۵۰۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، داؤد، ابو ثور سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سخی دل انسان تھے، انہوں نے ایک لونڈی خرید رکھی تھی جو کمال کارگیری کے ساتھ کھانا اور حلوہ وغیرہ پکاتی تھی۔

انہوں نے شرط لگا رکھی تھی کہ وہ اس کے قریب نہیں جائیں گے چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کچھ علیل تھے وہ ان دنوں عورتوں کے پاس نہیں جاسکتے تھے، پھر ہمارے پاس آتے اور ہم سے کہتے جو چاہو کھاؤ میں نے عمدہ کھانا پکانے والی لونڈی خرید رکھی ہے۔ چنانچہ ہمارے بعض ساتھی لونڈی سے کہتے کہ ہمارے لئے فلاں فلاں چیز پکاؤ اور جو ہمیں چاہیے اسے پکانے کا کہتے وہ بہت خوش ہوتی۔

۱۳۵۰۷- عبداللہ، احمد بن محمد بن یوسف، ابونصر مصری، محمد بن عباس، ابراہیم بن برید کا بیان ہے میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ حمام میں داخل ہوا ایک حمام سے ان سے قبل نکل آیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ دراز قد اور صاحب جسامت تھے اسی طرح ابراہیم بھی طویل قامت اور صاحب جسامت تھے (چنانچہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کے کپڑے پہن لئے اور ابراہیم نے امام شافعی رحمہ اللہ کے کپڑے پہن لئے تاہم جب امام شافعی رحمہ اللہ اپنے گھر پہنچ گئے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ابراہیم رحمہ اللہ کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ امام رحمہ اللہ نے خادم کو حکم دے کر کپڑے لیٹوا کر ایک رومال میں رکھ دیئے اسی طرح ابراہیم رحمہ اللہ نے بھی جب کپڑے دیکھے تو انہوں نے بھی لپیٹ کر رومال میں رکھوا لئے پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف چل دیئے جب دونوں ملے تو امام شافعی رحمہ اللہ نے ابراہیم کی طرف دیکھ کر مسکرایا شروع کر دیا، ابراہیم کہتے ہیں جب میں نے عصر کی نماز پڑھی تو امام رحمہ اللہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کی اچھائی کرے! یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے بھی کہا: یہ آپ کے کپڑے ہیں، امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنے کپڑے واپس لینے سے انکار کر دیا اور قسم اٹھائی کہ بخدا میں ان میں سے کچھ واپس نہیں لوں گا، ابراہیم رحمہ اللہ نے دونوں جوڑے لے لئے۔

۱۳۵۰۸- حسن بن سعید بن جعفر، ذکر یا ساجی، احمد بن اسماعیل، یحییٰ بن علی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: سخاوت و کرم دنیا و آخرت کے عیوب کو ڈھانپ لیتے ہیں بشرطیکہ نخی و کریم مرتکب بدعت نہ ہو۔

۱۳۵۰۹- ابو محمد بن حیان، عبدالرحمن بن داؤد، یحییٰ بن زکریا نیشاپوری، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حاتم طائی سخی آدمی تھا، اشیاء کو ان کی جگہوں میں رکھتا تھا، لیکن تھا بڑا فضول خرچ چنانچہ ایک دن حاتم کے ولد کے پاس اس کے دوست و احباب جمع ہوئے اور اس سے حاتم کی فضول خرچی کی شکایت کی، والد نے کہا! میں نہیں جانتا ہوں کہ کیا کروں، احباب سے مشورہ لیا کہ اس کے بارے میں کیا حیلہ کرے تاکہ فضول خرچی سے رک جائے؟ دوستوں نے اتفاقاً مشورہ دیا کہ ایک سال کے عرصہ تک اسے کچھ نہ دو چنانچہ حاتم کے والد نے ایک سال تک کچھ نہ دیا، باپ سے بیٹے کی مشقت و تنگی کا ذکر کیا گیا چنانچہ باپ نے اس کے پاس ایک سو سرخ اونٹ بھیجے جب حاتم کو مل گئے اعلان کیا جس نے اونٹ لیا وہ اسی کا ہوا۔

چنانچہ لوگوں نے سارے اونٹ لے لئے، بن کر باپ نے بیٹے کو اپنے پاس بلایا اور کہا: اے بیٹے تم نے کیا کیا؟ حاتم نے جواب دیا: اے ابا جان بخدا! میں بھوک کی غیر معمولی حد تک پہنچ گیا تھا سو جس نے بھی مجھ سے جو چیز مانگی میں نے ضرور دی۔

امام شافعی رحمہ اللہ بحیثیت ایک عبادت گزار کے..... مجھ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ کثرت سے عبادت خداوندی کرتے تھے حضور قلب اور فکر و عقل کے ساتھ عبادت میں مشغول رہتے۔

۱۳۵۱۰- محمد بن علی بن حسین، حصن بن علی بھاص، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ رمضان المبارک کے ہر مہینے میں



ساتھ قرآن ختم کرتے تھے اور یہ سب نماز میں پڑھتے تھے۔

۱۳۵۱۱- عبد اللہ، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ساتھ مرتبہ قرآن ختم کرتے تھے، حسن کہتے ہیں میں نے پوچھا: کیا رمضان کی نماز میں پڑھتے تھے؟ ربیع نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۳۵۱۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اپنا بیان ہے کہ میں رمضان کے ساتھ قرآن ختم کرتا ہوں۔

۱۳۵۱۳- ابو محمد بن حیان، عمرو بن عثمان، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اگر میں جھوٹ بولتا تو اس شے کے متعلق جھوٹ بولتا کہ جس کی اہل مدینہ اور امام مالک رحمہ اللہ نے مدح کی ہے۔

۱۳۵۱۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو عبد اللہ بن عمرو بن عثمان، احمد بن مردک، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہ جھوٹی کھائی اور نہ گناہ کے درپے ہو کر کھائی۔

۱۳۵۱۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے رات کے تین حصے کر رکھے تھے اول حصہ میں کتابیں لکھنے کا کام کرتے دوسرے حصہ میں نماز پڑھتے اور تیسرے حصہ میں نیند کرتے۔

۱۳۵۱۶- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن شافعی، ابراہیم بن محمد کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا، یہ اس لئے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نماز کا اچھا پڑھنا مسلم بن خالد زنجی سے حاصل کیا مسلم نے ابن جریج سے حاصل کیا ابن جریج نے عطاء سے عطاء نے عبد اللہ بن زبیر سے اور ابن زبیر نے ابو بکر صدیقؓ سے اور ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے اور نبی ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے۔

۱۳۵۱۷- محمد بن مظفر، ابو حذیفہ عبد الوہاب بن سعد، عباس بن محمد مصری، ابو ربیع سلیمان بن داؤد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ جب درس حدیث دیتے یوں لگتا جیسے وہ قرآن مجید پڑھ رہے ہیں وہ فصیح و بلیغ انسان تھے، ایک مرتبہ شدید بیمار پڑ گئے کہنے لگے: یا اللہ یہ بیماری اگر تیری رضا کا باعث ہے تو اس میں اضافہ کر دے، چنانچہ اس کی خبر اور یس بن یحییٰ خولانی کو ہو گئی انہوں نے امام شافعی رحمہ اللہ کی طرف پیغام بھیجا کہ اے ابو عبد اللہ میں اور آپ آزمائش میں مبتلا ہو جانے والے مردوں میں سے نہیں ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے جواباً کہہ بھیجا: اے ابو عمرو! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے عافیت کی دعا کرو۔

۱۳۵۱۸- محمد بن مظفر، جعفر بن عبد السلام انطاکی، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا میں وہاں موجود تھا، امام رحمہ اللہ مجھے کہنے لگے: اے یونس! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا سائل نے مسئلہ تو آپ سے پوچھا ہے، پھر کہا! اس مسئلہ کا جواب دو میں نے عرض کیا مسئلہ کی التماس آپ سے کی گئی ہے اس مسئلہ کا جواب بعید ہے لیکن میں اس کی ایک علت سمجھتا ہوں اور مسئلہ کا جواب دینا مکروہ سمجھتا ہوں۔ مجھ سے کسی نے کہا: تم نے یہ بات کہاں سے کر دی؟ میں خاموش ہو گیا۔

۱۳۵۱۹- محمد بن مظفر، عبد اللہ بن محمد، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ اس مرتبہ سے بات کرتے تھے کہ ہم سمجھ نہیں پاتے تھے اور اگر ہم ان کی سمجھ کے مطابق بات کرتے ہم کچھ نہ سمجھ پاتے۔

۱۳۵۲۰- ابو حامد احمد بن محمد بن حسین، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو حاتم، ہارون بن سعید ابلی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اخذت الکتاب سنة للحفظ فاعقبني صب الدم۔ یعنی میں نے ایک سال تک حافظہ بڑھانے کے لئے کتاب کا استعمال کیا مگر اس سے مجھے خون نکل جاتا۔

۱۳۵۲۱- محمد بن ابراہیم، زکریا بن یحییٰ، حرمہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا دو چیزوں کو لوگوں نے چھوڑ دیا ہے (۱)



طب میں غور فکر اور (۲) ستاروں میں غور فکر۔

۱۳۵۲۲- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: خطیبہ کی وفات کا وقت جب ہوا تو لوگوں نے اسے وصیت کرنے کو کہا: اس نے جواب دیا: میں مسکینوں کو مانگنے کی وصیت کرتا ہوں، لوگوں نے کہا: بلکہ تم اپنے مال کے بارے میں کچھ وصیت کرو، کہنے لگا: میرا مال میرے ورثاء میں سے مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔ لوگوں نے کہا: یہ کیا مسئلہ ہے اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تو یوں نہیں؟ کہنے لگا: لیکن میں اسی طرح کہتا ہوں اس کو بلا لوں گا نہیں، پھر کہنے لگا: مجھے گدھے پر سوار کر دو چونکہ جو آدمی گدھے پر سوار ہو کر مرے وہ کریم و شریف ہوتا ہے۔

۱۳۵۲۳- ابو محمد بن حیان، صالح بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن سوار نسوی، حرمہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: جب تم کتاب باندھو تو دائیں ہاتھ میں باندھو چونکہ اگر کوئی آدمی اس کو کھولنے کا ارادہ کرے تو اسے دشواری نہ پیش آئے۔

۱۳۵۲۴- ابو محمد بن حیان، محمد بن محمد بن یزید، ابو طاہر، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے پیاسے عبادت گزاروں کے لئے تسبیح سے بڑھ کر زیادہ نفع بخش چیز کوئی نہیں دیکھی۔

۱۳۵۲۵- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ایک مرتبہ ایک اعرابی عبد الملک بن مردان کے پاس بکھڑا ہوا اور سلام کیا پھر کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ہمیں انتہائی دشواریوں سے واسطہ پڑا ہے چنانچہ پہلے سال ہمارے مال مویشی سب ہلاک ہو گئے دوسرے سال گوشت سوکھ گیا اور تیسرے سال مشقت و دشواری ہڈیوں تک پہنچ گئی سواگر آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا مال ہے تو اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دیجئے اور اگر آپ کا اپنا ذاتی مال ہے تو صدقہ کیجئے بے شک اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: چنانچہ عبد الملک نے اعرابی کو دس ہزار (۱۰،۰۰۰) درہم عطا کئے اور کہا: اگر لوگ اس اعرابی کی طرح اچھی طرح سے سوال کیا کریں ہم کسی کو محروم نہ کریں۔

۱۳۵۲۶- ابو محمد بن حیان، ابو حسن بغدادی، ابن صاعد سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے کہ تصوف کی بنیاد سستی اور کاہلی پر رکھی گئی ہے۔

۱۳۵۲۷- ابو محمد بن حیان، نوح بن منصور، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قول دماغ میں بڑھتا رہتا ہے اور دماغ عقل سے بڑھتا رہتا ہے۔

۱۳۵۲۸- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن بن داؤد، ابن روح، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یمن میں ایک قوم ظاہر ہوگی جو اپنے بدنوں سے گوشت کو الگ کر لگی اور پھر بدن کے ساتھ لگائے گی اور اسی لمحے گوشت ان کے بدنوں کے ساتھ جڑ جائے گا اور کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی غذا، دودھ ہے۔

۱۳۵۲۹- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور جمعہ کی طرف سعی کرنا بھی فرض ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔

۱۳۵۳۰- ابو محمد بن حیان، عبد الرحمن، ابراہیم بن فحون، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے یمن میں لڑکیوں کو کثرت سے حیض میں مبتلا دیکھا، محمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کیا آپ کو مدنیوں کے قول پر تعجب نہیں ہوتا جو کہ انہوں نے ایک انگلی میں دس دو انگلیوں میں بیس اور تین میں تیس اور چار میں چالیس کا قول کیا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ قول میرے نزدیک ثابت نہیں ہے مگر یہ بات میں جانتا ہوں کہ لوگوں نے اسے اپنی عقلوں سے نہیں لیا ہے۔ یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ قول نہیں کیا ہے۔



امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں عراق میں ایک آدمی نے میری طرف منسوب کر کے روایت کرنا شروع کر دیا کہ میں نماز میں گنگٹانے کو حلال قرار دیتا ہوں، اچانک ایک دن وہ آدمی مجھے مل گیا میں نے اس سے اپنی روایت کے متعلق دریافت کیا کہنے لگا: جی ہاں آپ نے یہ قول کیا ہے بایں طود کہ کوئی آدمی بھول کر سلام پھیر دے اور پھر بھول ہی کر گنگٹانے لگ جائے آپ کے نزدیک وہ آدمی بدستور نماز میں ہے اور یاد آنے پر نماز پوری کرے اسکی نماز فاسد نہیں ہوئی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے کہا: پھر تو میرے لئے جائز ہے کہ میں تیری طرف منسوب کر کے یوں روایت کروں کہ تم کہتے ہو، کہ کوئی حرج نہیں ہر دو رکعتوں کے بعد عمدہ سلام پھیرا جاسکتا ہے۔

۱۳۵۳۱- ابو محمد، عبدالرحمن، ابراہیم بن فہون، ابن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن میں کچھ لوگ ایک عورت کے پاس مہمان بنے عورت نے مہمانوں کے لئے کوئی چیز نکالنی شروع کی، ہم نے کہا ہمارے پاس کچھ نہ کچھ موجود ہے، عورت بولی پھر تم لوگ کیا چاہتے ہو؟ تم لوگ میرے مہمان بنے اور کھانا اپنا کھاؤ گے؟ ایسا ہرگز نہیں ہوگا بخدا اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو تم اپنا سامان صحراء میں دیکھو گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک آدمی نے کسی عورت کے خیمے میں رات کو پناہ لینی چاہی اور اسکا مہمان بنایا کیا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی بکری لیے سامنے سے آ رہا ہے۔ جب آنے والے نے مہمان کو دیکھا پوچھا یہ کون ہے؟ عورت نے جواب دیا یہ مہمان ہے چنانچہ آدمی نے بکری دو وہی دودھ اور کچھ کھانا لے کر ہمارے پاس آیا چنانچہ اعرابی نے بھی کھایا اور اس رات بھوک کی مشقت سے آزاد رہا۔

۱۳۵۳۲- ابو محمد، عبدالرحمن، ابراہیم بن فہون، مزنی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا گیا تو ان کے ایک تابوت سے ایک پرچی برآمد ہوئی جس پر لکھا تھا ”جب فضل و کرم کی برسات ہو اور کینگی کا دور دورہ ہو اور سردی بڑھ جائے اور فضاء غبار آلود ہو جائے تو اس وقت بلند بالا پہاڑ کی طرف بھاگ جانا بنی نصیر کے بادشاہ سے بہتر ہے۔“

۱۳۵۳۳- محمد بن عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ آدم، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کنسی آدمی سے سوال پوچھنا تجھے تعجب میں ڈالے، جب پہلی چیز حیرے نزدیک صحیح ہو تو دوسری میں تجھے شک کیوں گزرے۔

۱۳۵۳۴- ابو محمد بن عبدالرحمن، ابراہیم، مزنی کہتے ہیں ایک آدمی نے دوسرے کو سنا اور وہ اپنے کسی بھائی کی مدح کر رہا تھا اس نے کہا: بلاشبہ آنکھ حسن و جمال سے بھر جاتی ہے اور کان بیان سے بھر جاتے ہیں، اس نے دوسرے سے کہا کہ یہ کلام ذرا دہراؤ اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر باران رحمت کرے، اس نے کہا جی ہاں، میں دہراتا ہوں لیکن میں تیری آنکھوں میں گر نہ جاؤں اور نہ تیری نکایت ہو اور نہ ہی اسکا تذکیہ ہو۔ وسمعت الشافعی یقول: ما احد یبجم الاله من یمدح ومن یذم فاذا لم یکن بد فکن من اهل طاعة اللہ

۱۳۵۳۵- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ایک مرتبہ ربیعہ کے پاس کھڑے ہو کر ایک اعرابی نے فصیح و بلیغ کلام میں بات کی اور مجمع کلام پیش کیا، ربیعہ کو اسکا کلام بہت ہی عجیب لگا، کہنے لگا: اے اعرابی تم لوگ اپنے ہاں کسے بلاغت کہتے ہو؟ اعرابی نے جواب دیا: جس قسم کا کلام تم کرتے ہو اسکے خلاف کو، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ربیع سے زبانی غلطی سرزد ہو جاتی تھی، فرمایا! جو بھی اسکی کلامی غلطی پر ہنستا اسے برا بھلا نہیں کہتا تھا۔

۱۳۵۳۶- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ نسائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں جب عام لوگ ایک آدمی کو دوسرے کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے دیکھیں اور پہلے آدمی کی آواز بلند ہو رہی ہو اور دوسرے پر ہنس رہا ہو کچھ لو کہ وہ اسے بے وقوف بنا رہا ہے، ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے قرأت پر رونے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک آدمی نے آیت کریمہ ”فاذا لقیتهم الذین



کفر و المضرب الوقاب“ جب تم کافروں سے ملو تو ان کی گردنیں مارو“ (محمد) تلاوت کی سن کر ایک آدمی رونے لگا، اس سے کسی نے کہا: اے بے وقوف یہ کوئی رونے کا مقام ہے۔

۱۳۵۳- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مقلاد ص سے کہا: اے ابو علی کیا تم چاہتے ہو کہ احادیث حفظ کر لو اور فقیہ بن جاؤ؟ افسوس! تم اس سے کتنے دور ہو چکے۔

۱۳۵۳۸- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ربیع کہتے ہیں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کوئی مسئلہ پوچھنے لگا امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا: کیا تم صنعاء کے رہنے والے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، فرمایا: شاید تم لوہار ہو؟ اس نے گہا جی ہاں، اسی طرح ایک مرتبہ ان کے پاس مصر سے ایک آدمی آیا اور اس نے جمعہ کے کپڑے پہن رکھے تھے اس نے امام رحمہ اللہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: کیا تم نساج (کپڑا بننے والا) ہو؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس مزدور ہیں (یعنی ہوں نساج لیکن کام مزدوروں سے کرواتا ہوں)

۱۳۵۳۹- محمد بن عبد الرحمن، ابو بکر محمد بن بشر بن عبد اللہ عکبریٰ مصری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اور میرے پاس مرنی اور ابو یعقوب بوطی بھی بیٹھے ہوئے تھے امام شافعی رحمہ اللہ نے ہماری طرف دیکھا اور مجھے کہا: کیا تم حدیث گوئی میں مرے جا رہے ہو؟ مرنی سے کہا: یہ آدمی ہے کہ اگر شیطان ہم سے مناظرہ کرے تو اسے زچ و مغلوب کر لے۔ ابو یعقوب سے کہا: تم تو بس لوہے میں مرے جا رہے ہو۔

۱۳۵۴۰- عبد اللہ بن احمد محمد بن یوسف، ابو نصر مصری، سعید بن عمرو بردعی، محمد بن ابراہیم ابوشیخی قتیہ بن سعید، حمیدی کہتے ہیں میں ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ اور امام محمد بن حسن رحمہ اللہ کے ساتھ تھا اچانک ادھر سے ایک آدمی کا گزر ہوا، امام محمد رحمہ اللہ نے امام شافعی سے کہا: اپنی حفاظت کیجئے، امام شافعی رحمہ اللہ بولے مجھے اس کے معاملہ میں شک میں ڈال دیا ہے یا تو یہ بڑھئی ہے یا درزی، حمیدی کہتے ہیں میں جلدی سے اٹھ کر اس آدمی کے پاس گیا اور کہا: تمہارا پیشہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میں پہلے بڑھئی تھا اور اب درزی ہوں۔

۱۳۵۴۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن علی بن ابی صغیر، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا عقلمند وہ نہیں جسے خیر و شر میں اختیار دیا جائے اور وہ خیر کا انتخاب کرے لیکن عقلمند وہ ہے جسے دوسروں کے درمیان اختیار دیا جائے اور وہ ان میں سے جو آسان تر ہو اس کا انتخاب کرے۔

۱۳۵۴۲- احمد، محمد، ربیع سے مروی ہے کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے ایک دینار کی خوشبو خریدی جب انھیں دی مجھ سے پوچھا: تم نے کس سے خریدی ہے؟ میں نے کہا: فلاں عطر فروش سے جو کہ وضو خانے کے سامنے بیٹھا ہوا ہے، کہا: وہ کون؟ میں نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا، امام نے کہا: سرخ رنگ اور نیلگوں آنکھوں والا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: جاؤ اور اسے واپس کرو۔

۱۳۵۴۳- ابو احمد غطریفی، موسیٰ فارسی، اسحق بن ابی عمران شافعی حرمہ کہتے ہیں ایک دن میں امام شافعی رحمہ اللہ کے لئے خوشبو خرید لایا، خوشبو کے بارے میں کچھ بحث مباحثہ چل پڑا، کہا یہ خوشبو تم نے کس سے خریدی ہے اس کی صفت کیا ہے؟ میں نے کہا: سرخ رنگ کا آدمی ہے فرمایا: خوشبو اسے واپس کر دو مجھے سرخ رنگ والے سے کبھی بھلائی کی توقع نہیں ہوئی ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ جس آدمی کے بدن میں کسی آفت (بیماری وغیرہ) کے اثرات ہوں اس سے بچو۔

۱۳۵۴۴- محمد بن ابراہیم، عمر بن عثمان بن حارث مصیعی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوج (جسکی صرف ٹھوڑی پر بال ہو) خبیث ہے اور نیلگوں آنکھوں والا آدمی بھی خبیث ہے،



۱۳۵۳۵- محمد، عمر، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے مجھے کہا کیا تم عراق میں گئے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: فرمایا: پھر تو تم نے دنیا دیکھی ہی نہیں۔

۱۳۵۳۶- احمد بن محمد بن مقسم، ابوبکر خلیل، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے جس آدمی میں مروت نہ ہو علم اسکی مروت ہے۔

۱۳۵۳۷- احمد، ابوبکر، مزنی، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا ”لولا ان الله عزوجل اعان على غرامة الصبيان لمحابة المؤذنين ما انكسرت“ (عبارت میں نقص ہے جسکی وجہ سے مفہوم واضح نہیں سہولت کے خاطر عبارت ہی ہدیہ قارئین ہے)

۱۳۵۳۸- احمد، ابوبکر، مزنی سے مروی ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اپنے کسی بھائی کو پوشیدہ طور پر نصیحت کی بلاشبہ اس نے اپنے بھائی کی خیر خواہی اور بھلائی چاہی اور جس نے اپنے بھائی کو علانیہ طور پر نصیحت کی اس نے بھائی کو رسوا کیا اور اس سے خیانت کی۔

۱۳۵۳۹- عبد اللہ، احمد، ابونصر، مزنی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: قحط والے سال ہم مکہ سے نکل پڑے ابھی ہم راستے پر تھے کہ ہمیں اونٹ پر سوار ایک آدمی پیش ہو گیا ہم نے کہا: اس آدمی کے پاس کون جائے گا جو ہمارے عیال کے بارے میں اس سے پوچھ گچھ کرے؟ سوار کی طرف ایک آدمی اٹھ گیا پس ہمارا آدمی اس کے پاس تھوڑی دیر سوال و جواب کر کے فوراً واپس آ گیا اور پھر ہمیں بہت ساری باتیں سنائی شروع کر دیں ہم نے کہا: شتر سوار سے تم نے چند باتیں کیں اور ہمیں پورے دن سے باتیں سنائے جارہے ہو اس نے کہا: شتر بان نے مجھے اصل بتادی تھی میں تمہیں اسکی تفسیر کر کے سنا رہا ہوں۔

۱۳۵۵۰- عبد اللہ، احمد، ابونصر، اسد بن عفیر، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حماد بربری مکہ میں ہمارا والی تھا ارباب حکومت نے اسکی ولایت میں یمن کا بھی اضافہ کر دیا، میں نے اپنی والدہ سے کہا: میں نہیں جانتا ہوں کہ اس آدمی کے لئے کیا کچھ نہیں کیا جا رہا پہلے اسے مکہ کا والی بنایا گیا اور پھر یمن بھی اس کی دسترس میں دے دیا گیا، میری والدہ کہنے لگیں: پتھر جب بلند ہو جاتا ہے بہت جلد زمین پر گر جاتا ہے، میں نے کہا: اے امی جان! رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کمینہ ولد کمینہ قوم کا سربراہ نہ بن جائے۔ والدہ بولیں: اے بیٹے! کہاں ہے کمینہ ولد کمینہ؟ اللہ تعالیٰ کمینہ ولد کمینہ پر رحم فرمائے طویل عرصہ سے ان کا سلسلہ چلا آ رہا ہے۔

۱۳۵۵۱- عبد اللہ، ابونصر، وہب کے بھتیجے ابو عبد اللہ کہتے ہیں میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے سنا۔

وانطقت الدراهم بعد صمت  
انما سابعدها كانوا سكوتا

دنیا داری نے لوگوں کو خاموشی کے بعد پھر گویا بنا دیا ہے حالانکہ وہ خاموش ہو چکے تھے۔

فما عطفوا على احد بفضل  
ولا عرفوا المكرمة ثبوتا

فضل و کرم کے ساتھ کسی پر مہربان نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی شرافت کے معترف ہیں۔

۱۳۵۵۲- محمد بن عبد الرحمن، ابراہیم بن میمون صواف، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا نبی ﷺ کی حدیث ”جو قرآن مجید کو گنگنا کرنے پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے“ کے بارے میں فرمایا: حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کو گنگنا کر پڑھا جائے بلکہ



مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کو خوفِ حزن کے ساتھ پڑھا جائے۔

(حدیث بالا کا علماء نے ایک اور مطلب بھی بیان کیا ہے وہ یہ کہ قرآن مجید کو تجوید کے قواعد کی رعایت رکھ کر پڑھا جائے اور

ترتیل کے ساتھ اچھی آواز سے پڑھا جائے)

۱۳۵۵۳- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن سعید بن عبد الرحمن قشیری، یحییٰ بن ایوب علاف، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے جنات کو دیکھنے کا دعویٰ کیا، ہم اس کی گواہی کو باطل قرار دیں گے چونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے ”انہ یراکم ہو و قبیلہ من حیث لا ترونہم“ (اعراف: ۲۷) بلاشبہ شیطان اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھ سکتے ہو۔

۱۳۵۵۴- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن محمد بن حارث القنات کہتے ہیں کہ میں نے ابن ادریس الشافعی کو کہتے سنا: ہم نے ایک آدمی کے علاوہ کوئی موٹا عقلمند نہیں دیکھا۔

۱۳۵۵۵- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن محمد بن حارث قنات سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے ایک آدمی سے پوچھا یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے انہیں بتایا پھر ابن عباسؓ نے ایک دور کی چیز دکھائی اور اس کے متعلق پوچھا کہ یہ کیا چیز ہے؟ آدمی نے کہا: میری نظر اس تک پہنچتی ہی نہیں ہے، ابن عباسؓ نے فرمایا: جس طرح تیری نظر کے لئے ایک حد مقرر کی گئی ہے اسی طرح تیری عقل کے لئے بھی ایک حد مقرر کی گئی ہے۔

۱۳۵۵۶- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن محمد بن ریان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دماغ میں قول کا اضافہ ہوتا رہتا ہے اور دماغ میں عقل سے اضافہ ہوتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن عبد الرحمن، ابو حسن بن قنات، محمد بن ابی یحییٰ، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عقلمند آدمی تصوف میں نہ آئے اس پر ظہر کا وقت بھی نہیں گزرنے کا حتیٰ کہ احمق ہو جائے گا۔ امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے مدینہ میں تین عجیب باتیں دیکھی ہیں چنانچہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو ایک مد گھلیوں (مد ایک چھوٹا پیاناہ جو سیر بھر کا ہوتا ہے) میں مفلس قرار دیا گیا، قاضی نے اسے مفلس قرار دیا تھا۔ میں نے ایک بوڑھے بن رسیدہ آدمی کو دیکھا اس نے اپنی ڈاڑھی وغیرہ کو خضاب میں رنگ رکھا تھا کہ وہ گلوکاروں کے گھروں میں گانے بجانے کی تعلیم دینے کے لئے پایادہ چل رہا تھا لیکن جب نماز کے لئے حاضر ہوتا تو بیٹھ کر نماز پڑھتا۔ میں نے ایک تنگدست کو بائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت (لکھائی) کرتے ہوئے دیکھا حالانکہ وہ اتنی تیزی کے ساتھ کتابت کرتا تھا کہ دائیں ہاتھ کے ساتھ کتابت کرنے والے پر بھی سبقت کی جائے۔

۱۳۵۵۸- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں عراق میں کیا ہے رجال کے لئے تو مصر اصل ٹھکانا ہے حتیٰ کہ میں مصر آیا اور میں ایک بچے کی مانند تھا میرے اندر کوئی خواہش نہیں پیدا ہوتی تھی میں مسلسل مصر میں رہا حتیٰ کہ میرے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک عورت زہریہ بنت ابی زرارہ زہری سے شادی کی اور پھر بعد دخول اسے طلاق دے دی۔

۱۳۵۵۹- محمد بن عبد الرحمن، ابورافع اسامہ بن علی بن سعید، علی بن عمرو افریقی، ابو عثمان بن محمد بن ادریس شافعی سے مروی ہے کہ میرے والد رحمہ اللہ نے فرمایا: عدالت مصر میں باقی شہروں میں قضاء سے بہتر ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن عبد الرحمن، عبد الرحمن بن محمد بن سیاہ، ابو طیب احمد بن روح، ابراہیم بن زیاد ایلی، بویطی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ

۱- صحیح البخاری ۱۸۸/۹، مسنن ابی داؤد ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، مسند الامام احمد ۱/۱۷۲، ۱/۱۷۵، والسنن الکبریٰ ۵۴/۲، ۲۲۹/۱۰، والمصدر ۵۶۹/۱، ۵۷۰، ۵۷۱، مشکاة المصابیح ۲/۱۹۳، وفتح الباری ۸/۵۸۴، ۹/۶۹۹



اللہ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے چنانچہ یہاں زبیدہ بن امام رحمہ اللہ کے پاس عمدہ قسم کی چادروں اور جوڑوں کی ایک گھڑی بھیجا کرتی تھی لیکن امام شافعی رحمہ اللہ سب کچھ لوگوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔

۱۳۵۶۱- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابوتراب محمد بن سہل طوسی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حقیقت میں علم دو ہی ہیں علم ابدان اور علم ادیان (یعنی علم طب اور علم دین)

۱۳۵۶۲- محمد بن عبدالرحمن، ابو فضل محمد بن ہارون بن اسباط، علی بن عثمان، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: دو چیزوں سے لوگ غافل ہیں طب میں غور و فکر کرنے سے اور نجوم سے استفادہ کرنے سے (یعنی علم طب اور فلکیات سے لوگ غافل ہیں)

۱۳۵۶۳- محمد بن عبدالرحمن، ابوبکر بن محمد رمضان زیات، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: تعجب ہے اس آدمی پر جو حمام میں داخل ہو پھر کھائے نہیں وہ کیسے زندہ رہے گا تعجب ہے جو بچھنے لگوائے اور پھر اسی وقت کھا بھی لے وہ کیسے زندہ رہے گا۔

۱۳۵۶۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن یحییٰ بن آدم الخولانی، یحییٰ بن عثمان حرمہ سے مروی ہے کہ میں نے امام شافعی کو کہتے سنا: تعجب ہے اس شخص پر جو انڈے کے ساتھ عشائیہ کھا کر سو جائے اور مرنے کی پرواہ نہ کرے۔

۱۳۵۶۵- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن سہل السبائی، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا کہ اس نے کوئی مسئلہ دریافت کیا ہو جس میں کوئی نظر ہو مگر اس کے چہرے میں کراہت کے اثرات نمایاں ہوتے تھے بجز امام محمد بن حسن کے۔

۱۳۵۶۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرمہ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اگر ایک آدمی نے کھجور منہ پر رکھی پھر اپنی بیوی سے کہے اگر میں اس کھجور کو کھاؤں یا پھینک دوں تجھے طلاق ہے اسکا حل یہ ہے کہ آدمی کھجور کھائے اور آدمی پھینک دے۔

۱۳۵۶۷- عثمان بن محمد بن عثمان عثمانی، محمد بن ابراہیم دیلمی، محمد بن سعید بن عبدالرحمن محمد بن عقیل، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں ایک دن میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے ساتھ ایک حدیث کے متعلق مذاکرہ کیا میں اس وقت نوجوان لڑکا تھا، فرمایا: یہ حدیث تمہیں کس نے سنائی ہے؟ میں نے جواب دیا: آپ نے سنائی ہے فرمایا: کونسی کتاب میں؟ میں نے کہا: فلاں کتاب میں، فرمایا: حدیث اس طرح میں نے تمہیں نہیں سنائی حدیث تو یوں ہے جس طرح میں نے تمہیں ابھی سنائی تم زندوں سے روایت کرنے سے پرہیز کرو۔ (یعنی جو محدث زندہ ہو اس کی بیان کردہ حدیث کو آگے نہ بیان کرو جب مر جائے پھر بیان کرو)

۱۳۵۶۸- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کو غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جس کو راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ بھی گدھا ہے۔

۱۳۵۶۹- ابو حسن عبدالرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، زبیر بن عبد الواحد، عمر بن فہر ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے غصہ دلایا گیا اور وہ غصے نہ ہوا وہ گدھا ہے اور جسے راضی کیا گیا مگر وہ راضی نہ ہوا وہ شیطان ہے۔

۱۳۵۷۰- عبدالرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، احمد بن سلمہ بن عبداللہ نیشاپوری ابو بکر وراق، حمیدی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اہل فارس کی کتابوں کی طلب میں یمن گیا وہاں میں نے اہل فارس کی کتابیں لکھیں اور جمع کر لیں پھر جب میری واپسی کا وقت قریب ہوا اور میں چل پڑا، راستے میں ایک آدمی کے پاس سے میرا گزر ہوا وہ آدمی اپنے گھر کے گھن میں اعضاء کیے بیٹھا ہوا تھا، نیلگوں آنکھوں والا ابھری ہوئی پیشانی اور اسکی ڈانڑھی پر بال نہیں تھی، میں نے اس سے پوچھا کیا مجھے قیام کے لئے ٹھکانا مل سکتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا، امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں یہی صفت فارسیوں کے اندر سب سے گندی صفت ہے، چنانچہ اس







مگر اسکی ماں نے اسے گم پایا، اندھا دھند شجاع تھے، اپنے سامنے سے حملہ کرتے تھے پیچھے نہیں دیکھتے تھے، کسی نے کہا یہ تو محمد ﷺ کے چچا حمزہ بن عبدالمطلب تھے، کہا: پھر تم نے کیا دیکھا؟ کنانی نے جواب دیا جو کچھ میں نے آپ سے کہہ دیا وہ دیکھانیز میں نے آپ کے دار عقبہ اور آپ کے ماموں ولید کو بھی قتل ہوتے دیکھا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ کے خاندان کے جو لوگ حاضر تھے انھیں معاف نہیں کیا گیا، سوجب شکست ہوئی تو میں تیز بھاگنے والوں میں سے تھا، کہا: تم کہاں چلے گئے، جواب دیا: میں اس وقت نہیں چلا جب تک کہ ایک بلند جگہ دیکھ نہ لی، میں بھاگنا اچھی طرح جانتا تھا، جیسا کہ بھاگنے ہی میں تمہارے باپ نے بھلائی سمجھی چونکہ اسی نے تمہارے دادا، ماموں اور بھائی کے بچھاڑے جانے سے نصیحت حاصل کر لی تھی، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم بہت سخت کلام کرتے ہو، کنانی نے کہا: میں بھی تو بھاگنے والوں میں سے تھا، حضرت معاویہؓ بولے: تم تو قریش سے بغض رکھتے ہو، کہا: جو بغض کے اہل ہوں گے ہم ان سے بغض ہی رکھیں گے، پوچھا: بغض کے اہل کون لوگ ہیں؟ کنانہ نے کہا: جس نے قرابت و رشتہ داری کو توڑا، مال غنیمت کو ترجیح دی وغیرہا، حضرت معاویہؓ نے کہا: تم سے خاموشی اختیار کر لینا ہی بہتر ہے، کنانی نے کہا: خاموشی آپ کے لئے زیادہ مناسب ہے، حضرت معاویہؓ نے کہا چلو میں نے خاموشی کر لی، چنانچہ معاویہؓ خاموش ہو گئے۔

۱۳۵۷۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابوالقاسم زیات، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے جس کو بھی اس کے مرتبہ سے بلند کیا مگر وہ ضرور بلندی کے بقدر پست ہوا ہے۔

۱۳۵۷۶- حسن بن سعید بن جعفر، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم نے دوسرے حکیم کو لکھا: اے میرے بھائی! تمہیں علم عطا کیا گیا ہے لہذا اپنے علم کو گناہوں کی تاریکی میں آلودہ نہیں کرنا ورنہ آپ تاریکی میں پڑے رہ جائیں گے جس دن اہل علم اپنے علم کی روشنی میں آگے بڑھ رہے ہوں گے۔

۱۳۵۷۷- حسن بن سعید، محمد بن زغبہ، یونس بن عبدالاعلیٰ فرماتے ہیں میں نے شافعی کو کہتے سنا: علم کی فضیلت کے لئے یہ کافی ہے کہ جو شخص صاحب علم نہیں ہے وہ بھی اہل علم کہلوانا پسند کرتا ہے اور اس پر خوش ہوتا ہے اور جہالت کی برائی کے لئے یہ کافی ہے کہ جاہل بھی اپنے کو جاہل نہیں کہلوانا چاہتا اور اس پر غضب ناک ہوتا ہے۔

۱۳۵۷۸- محمد بن عبدالرحمن، احمد بن محمد بن حارث و ابراہیم بن میمون صواف، محمد بن ابراہیم جناد حسن بن عبدالعزیز جروی سے مروی ہے کہ محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں عراق میں اپنے پیچھے ایک چیز چھوڑ آیا ہوں جسے زنادقہ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے اور وہ اسے تعبیر کا نام دیتے ہیں اور اس میں مشغول ہو کر قرآن سے غافل رہتے ہیں۔

۱۳۵۷۹- حسن بن سعید، زکریا ساجی، حسن بن محمد بن بجلی، حسن بن ادریس حلوانی سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی مونا آدمی کامیاب نہیں ہوا بجز محمد بن حسن رحمہ اللہ کے۔

کسی نے کہا وہ کیوں؟ فرمایا: اس لئے کہ عقلمند آدمی دو خصلتوں سے خالی نہیں رہ سکتا یا تو وہ اپنی آخرت کے لئے غمزدہ ہو گیا اپنی دنیا و معیشت کے لئے غمزدہ ہو گا اور جہنمی غم کے ساتھ جسم پر نہیں چڑھتی۔

پس جب کوئی آدمی دونوں چیزوں سے خالی ہو تو وہ چوپا ہوں کی حد میں چلا جاتا ہے اور اس پر جہنمی چڑھ جاتی ہے۔

۱۳۵۸۰- محمد بن ابراہیم بن احمد، محمد بن سعید بن محمد طحان، حارث بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم، یحییٰ بن زکریا سے مروی ہے کہ امام محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا: ہر آدمی اپنے عیوب سے باخوبی واقف ہوتا ہے، پس اپنے نفس کے عیب بیان کر اور کوئی نہ چھپا، حجاج بولا: اے امیر المؤمنین! میرے نفس میں بے جا احراز کینہ اور حسد ہے، عبدالملک بولا تب تو تیرے اور شیطان کے درمیان ضرور کوئی نہ کوئی لبت ہے، حجاج نے کہا: اے امیر المؤمنین



شیطان جب مجھے دیکھے گا تو میرے ساتھ صلح کر لے گا، پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: حسد عنصر و مادہ کی ملامت، طبائع کی عداوت، اختلاف ترکیب، مزاج کے فساد اور عقل کی کمزوری سے ہوتا ہے حسد کرنے والے کی حسرتیں کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں اور وہ درجات و مراتب کو معدوم کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن قاسم صہونی بغدادی، محمد بن حسن بن ساعد، شہل بن کثیر، کثیر سے مروی ہے ایک دن امام شافعی رحمہ اللہ ہارون کے حجرے میں داخل ہوئے تاکہ انھیں امیر المؤمنین کے پاس جانے کی اجازت مل جائے ان کے ساتھ ہارون کا خادم سراج بھی تھا، سراج نے انھیں ابو عبد الصمد جو کہ ہارون کی اولاد کا مؤدب و معلم تھا کے پاس بٹھا دیا۔ سراج نے امام سے کہا: اے ابو عبد اللہ یہ امیر المؤمنین کی اولاد کا مؤدب ہے آپ مؤدب کو اولاد کے بارے میں کچھ وصیت کر دیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے ابو عبد الصمد کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: تم سب سے پہلے امیر المؤمنین کی اولاد کی اصلاح کا خیال رکھو اور ان کی اصلاح تمہاری اصلاح سے وجود میں آئے گی چونکہ ان کی آنکھیں تمہاری آنکھوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں لہذا ان کے نزدیک وہی چیز اچھی ہوگی جسکو تم اچھا سمجھو گے اور ان کے نزدیک وہی چیز قبیح ہو سکتی ہے جسے تم ترک کر دو گے۔ انھیں کتاب اللہ کی تعلیم دو اور ان پر زبردستی نہ کرو کہیں وہ اکتانہ جائیں اور انھیں ویسے ہی لا پرواہ نہ چھوڑ دو کہ کتاب اللہ کو بالکل ہی ترک کر دیں پھر انھیں اشعار سناؤ اور اس کے بعد انھیں علم حدیث سے سرفراز کرو نیز انھیں ایک علم سے دوسرے علم کی طرف نہ لے جاؤ بایں طور کہ ابھی پہلے علم میں انھیں رسوم حاصل نہ ہوا ہو چونکہ کانوں میں بے ہنگم کلام فہم کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۳۵۸۲- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن بشریری، ربیع سے مروی ہے کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس تھا اچانک ایک آدمی آیا اور کوئی بات کی امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا۔

جنون مجنون لست بواجد      طبیب ایدای من جنون جنون۔

جس پاگل کو دائمی جنون ہو میں اس کے لئے کوئی ایسا طبیب نہیں پاتا ہوں جو دائمی جنون سے اسکا علاج کرے۔

۱۳۵۸۳- محمد بن ابراہیم بن علی، عبد اللہ بن سندہ بن ولید، بحر بن نصر سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ سے کسی نے کہا کہ لوگ آپ کو فیسی کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

وما زال کتمانیک حتی کاشی      لرجع جواب السائلنی عنک اعجم

لاسلم من قول الوشاة تسلمی      سلمت وهل حی علی الناس یسلم

لگاتار معاملہ تجھ سے پوشیدہ رہا حتی کہ میں تیرے سائل کے جواب دینے سے قاصر ہوں، تاکہ پھلخوروں کی بات سے سلامت رہوں اور تو بھی سلامت رہے، کیا کوئی زندہ ہے جو لوگوں سے سلامت رہا ہو۔

۱۳۵۸۴- محمد بن ابراہیم، عبد العزیز بن ابی رجا، ربیع بن سلیمان، نے بوہی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا بوہی اس وقت جیل میں بند تھے، لکھا کہ: غرباء کے ساتھ اپنے اخلاق کو اچھا رکھ اور جیل میں بند قیدیوں کے ساتھ اپنے نفس کو مانوس کر لو چونکہ میں نے اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا ہے۔

اہین لهم نفسی واکرمہا بهم      ولا تکریم النفس الی لا تہیتھا۔

میں اپنے دوستوں کیلئے اپنے نفس کو ذلیل کرتا ہوں لیکن نفس کو ان سے عزت ملتی ہے اور جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اس کا اکرام مت کرو۔

۱۳۵۸۵- محمد بن عبد الرحمن، احمد بن محمد بن حارث ثقات مصری، ربیع بن سلیمان نے بوہی رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ پردیسیوں کے



لئے اپنے نفس کو قائم رکھو اور اپنے اخلاق کو اپنے اہل کے لئے اچھے رکھو میں اکثر امام شافعی رحمہ اللہ کو یہ شعر پڑھتے ہوئے سنتا ہوں۔

اهین لهم نفسی لکی یکر مونہا ولن تکرّم النفس التي لاتھینہا۔

میں اپنے نفس کو دوستوں کے لئے ذلیل کرتا ہوں تاکہ وہ میرے نفس کا اکرام کریں جس نفس کو تم نے ذلیل نہیں کیا اس کا اکرام بھی مت کرو۔ اور میرا گمان ہے شاید یہ میرا آخری خط ہو آپ کی طرف، چونکہ تم نے ایک بات لکھی ہے کہ مجھے امیر المؤمنین کے پاس داخل کیا جائے سوا کر میں اس کے پاس چلا گیا تو میں سچ کہوں گا نیز سارے لوگ میرے معاملہ میں بری الذمہ ہیں مگر وہ آدمی خودیلا اور ایک دوسرا آدمی۔

۱۳۵۸۶- عبد الرحمن بن محمد بن حمدان، ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع کہتے ہیں ابو یعقوب بویطی رحمہ اللہ نے میری طرف خط لکھا اور وہ مجھ سے اصرار کر رہے تھے کہ میں غریب طلباء کے ساتھ اپنے نفس کو نکالے رکھوں، چونکہ وہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کی کتابیں سننے آئے ہیں۔ نیز مجھ تلامذہ کے ساتھ حسن اخلاق کی تاکید کی، اور کہا کہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کو اکثر یہ شعر کہتے ہوئے سنتا رہا ہوں۔

اهین لهم نفسی لکی یکر مونہا ولن تکرّم النفس التي لاتھینہا

۱۳۵۸۷- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ، شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے ایک عورت کے ساتھ شادی کر رکھی تھی جس کے ساتھ اس آدمی کو ایک عرصہ بیت چکا تھا، اس نے ایک نوجوان لونڈی کے ساتھ نئی نئی شادی کر دی چنانچہ لونڈی جب بھی سابقہ عورت کے دروازے پر گزرتی یہ شعر پڑھتی۔

وماتستوی الرجلان رجل صحیحہ ورجل رمی فیہا الزمان فسلت۔

دونائیں برابر نہیں ہو سکتیں جن میں سے ایک صحیح و تندرست ہو اور دوسری میں لنگڑا پن آ جائے اور پھر شل ہو کر رہ جائے۔ پھر جب دروازے کے پاس سے گزرتی تو یہ شعر پڑھتی۔

وماتستوی الثوبان ثوب بہ البلا وثوب بایدی البائعین جدید۔

دو کپڑے برابر نہیں ہو سکتے کہ ان میں سے ایک میں بوسیدگی سرایت کر گئی ہو اور دوسرا بالکل نیا ہو اور بیچنے والوں نے ہاتھوں میں اٹھا رکھا ہو، ۱۳۵۸۸- ابو محمد بن ابی حاتم، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی حدیث کہ ”بلاشبہ نبی ﷺ نے لید اور ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا ہے“ کے بارے میں فرمایا: ”کہ ”الرمہ“ وہ ہڈی ہے پھر اثبات میں یہ شعر پڑھا۔

اما عظامہا فرم واما لحمہا فصلیب۔

رہیں اسکی ہڈیاں سودہ نری ہڈیاں ہی رہ گئی ہیں اور رہا اسکا گوشت سودہ نوج لیا گیا ہے۔

۱۳۵۸۹- عبد الرحمن، ابو محمد، ربیع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ سے ”لمس“ کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا وہ ”لمس بالید“ ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ نبی ﷺ نے ملاست سے منع فرمایا ہے ملاست جیسے کپڑے کو ہاتھ سے لمس کرنا پھر اسے الٹ پلٹ کر خرید لیں جیسا کہ شاعر کا قول ہے۔

لمست بکفی کفہ طلب الغنی ولم ادرا ان الجود من کفہ بعدی

فلانا منہ مما افاد ذو الغنی۔ احدث واعدانی فالتفت ماعندی

میں نے اپنے ہاتھ سے مدد کے ہاتھ کو لمس کیا مالدار کی طلب میں حالانکہ مجھے پتہ نہیں تھا کہ اسکی ہتھیلی سے سخاوت بھی متعدی ہو جاتی ہے۔ ایک مالدار آدمی جو فائدہ حاصل کرتا ہے میں نے بھی وہ فائدہ حاصل کیا لیکن وہ میرا دشمن ہوا چنانچہ سخاوت میں میں



نے سب کچھ تلف کر دیا

۱۳۵۹۰- محمد بن ابراہیم، حسین بن محمد بن غوث، دمشقی، مزی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی کسی مراد کے متعلق بات کی پھر یہ شعر پڑھا۔

ولقد بلوتک وابتلیت خلیقتی ولقد کفاک معلما تعلیمی

میں نے تجھے آزمایا اور میری عادت کو بھی آزمایا گیا لیکن بطور معلم کے میری تعلیم کافی ہے۔

۱۳۵۹۱- محمد بن ابراہیم، شعیب بن محمد دبیلی، ربیع نے ایک مرتبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر پڑھا۔

الیت الکلاب لنا کانت مجاورۃ ولیتنا لانری ممانری احدا

ان الکلاب لتهدافی مواطنها والناس لیس بہاد شرمہم ابتدا

فاہرب بنفسک واستانس بوحدتھا تبقی سعیدا اذا ما کنت منفردا

کاش کہ کتے ہمارے پڑوسی ہوتے اور کاش کہ جو برائیاں ہم دیکھتے ہیں وہ نہ دیکھتے، بلاشبہ کتے اپنی اپنی جگہوں پر آرام سکون کے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں لیکن لوگ اپنی شرارتوں سے کبھی باز نہیں آئیں گے، پس اے مخاطب اپنے نفس کو لئے بھاگ جا اور اسے تنہائی کے ساتھ مانوس رکھ سو جب تک تم الگ تھلگ رہو گے خوش بختی و سعادت تمہارا مقدر بن کر رہے گی۔

۱۳۵۹۲- ابو بکر بن احمد بن قاسم بروجرودی، زبیر بن عبد الواحد، ابو بکر محمد بن مطر، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

لیت الکلاب لنا کانت مجاورۃ واننا لانری ممانری احدا

ان الکلاب لتهدافی مواطنها والناس لیس بہاد شرمہم ابتدا

فانجع بنفسک واستانس بوحدتھا تبقی سعیدا اذا ما کنت منفردا

۱۳۵۹۳- احمد بن قاسم، زبیر بن عبد الواحد، حسن بن سفیان، حرملہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

تمنی رجال ان اموت وان امت فتلک سبیل لیس فیہا باوحد

فقل للذی یبقی خلاف الذی مضی تہیا لآخری مثلہا فکان قید

کچھ لوگ آرزو کرتے ہیں کہ میں مر جاؤں سو اگر میں مر گیا تو یہ کوئی میری خصوصیت نہیں مجھ سے پہلے بھی بہت لوگ مرے ہیں۔ پس جو باقی رہے اس سے کہو جو ہو چکا اس کے خلاف کہ اسی کی مثل دوسری کے لئے تیاری کرو گویا کہ وہ بات ہو چکی۔

۱۳۵۹۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن عبد اللہ سباہی، ہارون بن سعید ایللی سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمہ اللہ نے ایک حدیث ذکر

کی کسی نے کہا امام مالک اس حدیث کی سند میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں سفیان رحمہ اللہ نے کہا، امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میری نسبت

امام مالک کے ساتھ ایسی ہے جیسا کہ ایک شاعر نے کہا

وابن اللبون اذا مالز فی قرن لم یستطع صولة البزل القناعیس

۱۳۵۹۵- حسن بن سعید بن جعفر، ابو زرہ خراہی، ربیع بن سلیمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا تھا

کہ اچانک ایک آدمی رقعہ لئے آن وارد ہوا امام نے رقعہ پڑھا اور اس پر کچھ لکھ کر آدمی کو واپس کر دیا پھر وہ آدمی چل پڑا، میں مسجد کے

دروازے کی طرف بڑھا اور اس آدمی کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے کہا: بخدا! امام شافعی رحمہ اللہ کا کوئی فتویٰ ایسا نہیں جو میری نظر سے نہ

گزر رہا ہو سو اس فتویٰ سے میں کیوں محروم رہوں چنانچہ میں نے اس آدمی کے ہاتھ سے رقعہ لے لیا اس میں یہ شعر لکھا تھا۔

سل العالم المکی هل من تزاور وضمة مشتاق القواد جناح



مکی عالم سے پوچھو کیا باہمی ملاقات اور دل کی چاہت کو ساتھ چمٹانے میں کوئی گناہ ہے۔  
اس رقعہ پر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ شعر لکھا تھا۔

فقلث معاذ اللہ ان یذهب التقی تلاصق اکباد بہن جراح

میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی پناہ کہ تقویٰ ختم ہو جائے اور زخمی دل عورتوں کے ساتھ چمٹ جائیں۔  
ربیع کہتے ہیں میں نے ناپسند سمجھا کہ امام شافعی ایک نوجوان کو اس طرح کا فتویٰ دیں میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ کیا آپ کسی نوجوان کو ایسا فتویٰ دیتے ہیں؟ امام رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے ابو محمد! یہ آدمی ہاشمی ہے اور ابھی ابھی اسی رمضان المبارک کے مہینے میں اس نے شادی کی ہے، یہ تو عمر ہے اور اس نے سوال پوچھا ہے کہ بیوی کا بوسہ لینے اور ساتھ چمٹانے میں بدون ہمبستری کے کچھ گناہ ہے؟ تب میں نے اس کو یہ فتویٰ دیا ہے، ربیع کہتے ہیں میں نوجوان کے پیچھے چل پڑا اور اس سے کیفیت پوچھی، چنانچہ اس نے مجھے وہی جواب دیا جو امام شافعی رحمہ اللہ نے دیا تھا، میں نے امام شافعی رحمہ اللہ سے بہتر کسی کی فراست نہیں دیکھی۔

۱۳۵۹۶- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن سہل بن مہران، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں میں امام شافعی رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر تھا اچانک ان کے پاس ایک نوجوان لڑکا آیا جو ٹہنی کی طرح لگتا تھا، اس نے امام شافعی رحمہ اللہ کو ایک رقعہ دیا، جب امام رحمہ اللہ نے اسے جواب دیا تو امام رحمہ اللہ بھی ٹھٹھ پڑے اور لڑکا بھی ہنس پڑا، میں نے تعجب کیا اور اس لڑکے کے پیچھے ہولیا، میں نے لڑکے کو قسم دی کہ رقعہ مجھے ضرور دکھائے چنانچہ اس نے رقعہ مجھے دکھایا اس پر دو سطریں لکھی ہوئی تھیں پہلی سطر میں لکھا تھا۔

سل الفتی المکی هل من تزاور وقبلة مشتاق الفواد جناح

دوسری سطر میں امام شافعی رحمہ اللہ نے لکھا تھا۔

اقول معاذ اللہ ان یذهب التقی تلاصق اکباد بہن جراح

۱۳۵۹۷- ابو بکر محمد بن احمد بن عبید اللہ بیضاوی مقری، ابو عبد اللہ مامونی، ابو حیان نیشاپوری کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک دن عباس ازرق امام شافعی کے پاس گئے اور کہا اے عبد اللہ! آپ نے اشعار کہے ہیں اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں پکی تو بہ کروں گا کہ میں کبھی بھی اشعار نہیں کہوں گا، امام شافعی رحمہ اللہ نے اس سے کہا...

۱۳۵۹۸- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن احمد ابو بکر مالکی، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم کہتے ہیں میں نے جب بھی امام شافعی رحمہ اللہ کے سامنے کوئی قصیدہ ذکر کیا انہوں نے اول تا آخر مجھے ضرور سنادیا۔

۱۳۵۹۹- عبد اللہ بن محمد، خلف بن فضل، محمد بن صالح ترمذی، یحییٰ بن اسلم کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ قبیلہ ہذیل کے اشعار کے بہت بڑے عالم تھے میں نے ہذیل کے اشعار کے بارے میں فارس میں ایک ادیب کے ساتھ مذاکرہ کیا اس نے مجھے بتایا کہ بہت بڑے عالم تھے، میں نے ہذیلیوں کے اشعار یاد کئے ہیں درنہائیکہ میرے پاؤں کجاوے میں تھے (یعنی اونٹ پر سوار ہو کر کے میں ہذیل کے اشعار کے لئے سفر کرتا رہا ہوں)

۱۳۶۰۰- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن رمضان بن شاكر، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ عمر بن خطاب اونٹ پر سوار ہوتے ایک پاؤں اٹھالیتا اور ہاتھ زمین پر رکھ دیتا اور پھر دوسرا پاؤں اٹھالیتا اونٹ کی چال نے انہیں تعجب میں ڈالا اور یہ شعر پڑھا۔

اذا بدلت به اوشارب ثمل

کان را کبھا غصن بمروحة

پھر کہا: اللہ اکبر، اللہ اکبر



۱۳۶۱- محمد بن ابراہیم، یوسف بن عبد الاحد کہتے ہیں میں نے مزی سے امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کہ آدمی ہر شام دو شعر ضرور پڑھا کرے، کے بارے میں پوچھا وہ دو شعر کون سے ہیں مزی نے کہا:

یرید المرء ان يعطى مناه. ویابی الله الاما ارادا

يقول المرء فائدتی ومالی. وتقوی الله افضل ما استفادا

آدمی چاہتا ہے کہ اس کی ہر تمنا پوری ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کو ایسا نا منظور ہے مگر اللہ جو چاہے۔

اور وہ آدمی کہتا ہے کہ میرا فائدہ اور میرا مال مجھے ملتا رہے لیکن اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اس کے جمیع فوائد سے افضل ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن عبد الرحمن، ابن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ ایک مرتبہ ابن زبیرؓ ایک جگہ کھڑے تھے، اچانک دیکھتے ہیں کہ ان کے سامنے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا ہے کہنے لگے اے مشکیزے والے!

ان كنت ساقية يوماً على كرم فاسق الفوارس من ذهل بن شيبانا.

اے پانی پلانے والے اگر تو فی الواقع کسی دن فضل و کرم سے پانی پلاتا ہے تو قبیلہ ذہل بن شیبان کے شہسواروں کو پلا۔

۱۳۶۰- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن رمضان، محمد بن عبد اللہ کی سند سے مروی ہے محمد کہتے ہیں ضباعہ بنت قیس نے یہ شعر پڑھا (ترجمہ) کیا تجھے یہ بات رنجیدہ نہیں کرتی کہ قیس کے پہاڑوں سے وہاں کی لومڑی روٹھ کر چلی گئی ہے؟۔ اس پر امام شافعی رحمہ اللہ نے ضباعہ کو فرمایا یہ رنج طویل تر رہے اچھا ہے۔

۱۳۶۰- محمد بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن اسحاق بن معمر جوہری، محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یزید بن مہلب نے خوارج کے ایک آدمی کو نیزہ مارا اور خارجی کو بچھاڑ دیا فوراً ہی خارجی تلوار یا نیزہ لئے کود پڑا اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

وانا لقوم ماتعود حينا. اذا التقينا ان نحيد وننفرا.

وننكر يوم الروح الوان حينا. من الطعن حتى يحسب الجون اشقرا.

وليس بمعروف لنا ان نردھا. ضحاحا ولا مستكرا ان نغفرا.

ہم ایسی قوم ہیں جو کبھی واپس نہیں جاتی ہم باہم مقابل ہوتے ہیں کہ الگ ہو کر بھاگ کھڑے ہوں، لڑائی کے دن ہمارے جسموں سے بہنے والا خون عجیب نہیں تا وقتیکہ سیاہ و سرخ گھوڑا باعث ثواب سمجھ لیا جائے، اور نہ ہی یہ بات ہمیں زیب دیتی ہے کہ ہم گھوڑے کو صحیح سالم واپس لے جائیں اور یہ بھی کوئی عجیب نہیں کہ ہماری مغفرت نہ ہو۔

۱۳۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر ابو حسن بغدادی، ابو علی بن صفیر، مزی سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ ایک مرتبہ مکہ سے واپس تشریف لائے خدام انھیں ملنے کے لئے باہر نکلے اتنے میں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک جگہ قیام کر لیا تھا ان کی ایک طرف ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، چنانچہ خدام و تلامذہ جب سلام و دعا سے فارغ ہوئے تو انھیں کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ! کیا آپ جیسا آدمی اس مکان میں؟ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار جواب میں پڑھے۔

وانزلني طول النوى دار عونة. مجاورتي من ليس مثلي يشاكله.

نحملته حتى يقال سجية. ولو كان ذاعقل لكنت اعاقله.

۱۳۶۰- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر سبائی، بعض مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ کو بعض لوگوں نے برا بھلا کہا چونکہ امام رحمہ اللہ اہل بیت کی طرف مائل تھے اور اہل بیت سے شدید محبت رکھتے تھے تو بعض لوگوں نے انھیں رافضیت کی طرف منسوب کر دیا۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔



قف بالمحصب من منی فاهتف بها. واهتف بقاعد خیفها والناھض

ان کان رفض صاحب آل محمد. فلیشهد الثقلان انی رافض

منی کی محصب وادی میں کھڑے بیٹھے آواز لگاؤ کہ اگر آل محمد ﷺ کی محبت رافضیت ہے تو پھر جن و انس اس پر گواہ ہیں کہ میں رافضی ہوں۔  
۱۳۶۰۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد بن حیان، ابو علی نیشاپوری اپنے بعض ساتھیوں سے روایت کرتے ہیں کہ جب محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ مصر میں داخل ہوئے ان کے پاس امام مالک رحمہ اللہ کے اجلہ تلامذہ کا انبوه اللہ آیا چنانچہ امام مالک کے تلامذہ کی بہت سارے مسائل میں مخالفت کی تلامذہ نے انکار کیا اور ان کے گرد جمع ہو گئے پھر امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

آنشیر در اوسط سارحة النعم : العظم منشور الراعية النعم

لعمری لئن ضیعت فی شربلدة فلست مضیعا بینہم غرر الحکم

فان فرج اللہ اللطیف بلطفہ. وصادفت اھلاً للعلوم وللحکم

بشئت مفیداً واستفدت ودادہ. والافمکنون لدی ومکنتم.

فمن منح الجھال علماً اضاعہ. ومن منع المستوجبین فقد ظلم.

میں کیا موتی بکھیر رہا ہوں مویشتی چرانے والے کے سامنے اور بکھرے موتی پرور ہا ہوں بکریاں چرانے والے کے سامنے بخدا اگر میں برائی کے شہر میں ضائع ہو گیا تو میں ان کے سامنے حکمتوں کو ضائع نہیں کرتا ہوں، اگر خدائے لطیف نے اپنے لطف و کرم سے کشادگی پیدا کی اور میں علوم و حکمتوں کے اہل سے مل گیا مفید علوم بکھیروں گا اور اللہ کی محبت بھی حاصل کروں گا ورنہ سب میرے نزدیک مخفی ہے اور تم بھی پوشیدہ ہو سو جو آدمی جاہلوں کو علم سے نوازتا ہے گویا اس نے اپنا علم ضائع کیا اور جو علم کے مستحقین سے علم کو روکتا ہے فی الواقع اس نے بہت بڑا ظلم کیا۔

۱۳۶۰۷- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن معدان، ربیع سے مروی ہے کہ امام شافعی نے فرمایا:

الیس شذیدا ان تحب فلا یحبک من تعبه

کیا یہ بات زیادہ سخت نہیں کہ تم محبت کرو اور جس سے تم محبت کرو وہ تم سے محبت نہ کرے۔  
امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک لونڈی نے مجھے کہا۔

ویصد عنک بوجھہ وتلح انت فلا تعبه

اور تم مارا محبوب تم سے اپنا چہرا پھیر لیتا ہے اور تم ہو کہ اس کیلئے مرے جا رہے ہو پس اس کے لئے طوفان مت بنو۔

۱۳۶۰۸- محمد بن عبد الرحمن، جعفر بن احمد بن یحییٰ خولانی، یونس بن عبد الاعلیٰ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شعر میں نے قبیلہ قیس کے ایک آدمی کے بارے میں لکھا ابن ہرم کے سبب میں کہ جب ان کا اختلاف ہوا۔

جزی اللہ عنا جعفر ا حین ابلغت بنا نعلنا فی الواطین فزلت

ابو ان یملونا ولو ان امنا تلاقی الذی لا قوہ من الملت

یعنی ہماری طرف سے اللہ تعالیٰ جعفر کو بدلہ دے جس وقت کہ ہمارے جوتے پہننے والوں کو پھسلانے لگے تو بنو قیس نے انکار کیا کہ وہ اکتا جائیں گے بالفرض اگر ہماری ماں بھی سامنا کرتی جسکا انہوں نے سامنا کیا ہے تو اکتا جائے گی۔

۱۳۶۰۹- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبد اللہ، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے بعض اہل علم نے بتایا ہے کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا: میں اس حق کے لئے انصار کی طرف سے کوئی مثال نہیں پاتا ہوں مگر جیسا کہ طفیل غنوی نے کہا۔



جزى الله عنا جعفر حين اسرقت بنا نعلنا في اللواتين فزلت  
ابوا ان يملوا والوان امنا تلاقى الذي لاقوه من الملت  
هم خلطونا بالنفوس وبالحوى  
الى حجرات آزمات اظلت

۱۳۶۱- محمد بن عبد الرحمن، محمد بن بشر عکبری، ربیع بن سلیمان کہتے ہیں امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ شعر پڑھا،

على كل حال انت آخذ وما الفضل الا للذى يتفضل

ہر حال میں تم حاصل کرتے ہو اور فضل و کرم اس کے لئے ہوتا ہے جو فضل و کرم کے لئے کوشش کرے۔

۱۳۶۱- ابو نعیم اصفہانی، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، حرمہ سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ودع الذين اذا اتوك تنسكوا واذا خلوا فهم ذناب خراف.

ان لوگوں کو چھوڑ دو جو کہ جب تمہارے پاس آتے ہیں بزرگ بن جاتے ہیں اور جب خلوت میں ہوتے ہیں تو وہی گھات

میں بیٹھے بھیڑیے ہوتے ہیں۔

۱۳۶۱۲- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن یوسف، ابو نصر مصری، وفاء بن سہیل بن ابی سحرہ کندی، محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ کا بیان

ہے کہ مؤرخین کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے عمرہ کیا اور عمرہ سے واپس ہوئے مقام ابواء میں پہنچے وہاں ایک قدیم کنویں

کے پاس پڑاؤ کیا اور انھیں لقوہؓ کی شدید شکایت ہوئی معاویہؓ نے سر پر عمامہ باندھا اور ایک طرف سے لٹکالیا پھر سیدھے ہو کر

بیٹھ گئے، لوگوں کو اپنے پاس آنے کی اجازت دی، چنانچہ لوگوں کا جم غفیر ان کے پاس داخل ہوا، معاویہؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے

بعد کہا: آدمی کو آزمائشوں سے ہمہ وقت پالا پڑا رہتا ہے آزمائشوں پر اسے اجر و ثواب بھی ملتا ہے یا گناہ پر عتاب ہوتا ہے یا اسے آزمائش

سے ڈانٹ دیا جاتا ہے اور سدھر جاتا ہے میں ان تین چیزوں سے خالی نہیں ہوں سوا اگر میری آزمائش کی جارہی ہے تو مجھ سے پہلے

صالحین کو بھی آزمایا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ میں بھی ان میں سے ہوں گا، اور اگر مجھے عافیت مل جائے تو مجھ سے پہلے بھی صالحین کو

عافیت ملی ہے۔ آج میری عمر ساٹھ سال ہے سو اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جو میرے لئے عافیت کی دعا کرے، پھر حضرت معاویہؓ رونے

لگے لوگ ان کے پاس سے اٹھ کر چلے جانے لگے، حضرت معاویہؓ سے مروان بن حکم نے کہا: اے امیر المؤمنین آپ کیوں رورہے ہیں؟

معاویہؓ نے فرمایا: میں تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرا ہوں اور میری آنکھوں میں آنسوؤں کی کثرت ہو چکی ہے اور مجھے اپنے احباب کے

بارے میں آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے، اور میری یہ کیفیت ختم نہیں ہونے پارہی ہے کاش اگر میری چاہت میرے بیٹے یزید کے بارے

میں نہ ہوتی میں اپنے مقصد سے واپس لوٹ جاتا چنانچہ جب معاویہؓ کی مرض شدت اختیار کر گئی تو انہوں نے اپنے بیٹے یزید کو خط لکھا کہ

فوراً میرے پاس آ جاؤ، چنانچہ پیغام ملتے ہی یزید کے لئے قاصد نے سواری تیار کی اور یزید یہ اشعار کہتے ہوئے چل پڑا۔

جاء البرید بقرطاس بحث به... فاجس القلب من قرطاسه قزعا

قلنا لك الويل ما ذافي صحتكم.. قالوا الخليفة امسى مثبثا وجعا

فمادت الارض او كادت تميد بنا... كاتما مضرا كانها انقلعا

ثم انبعثا الى حوض مزمنة.. لرمي العجاج بها لا تاملی سرعا

ایمانا بالی اذ ابلغن ارجلنا.. مايات منهن بالمرماة او طلعا

اودی ابن هندو اودی المجد يتبعه كانا جميعا خلیطا حطتان معا



اغرا ملح يستسقى الغمام به لوقارع الناس عن احلامهم قرعا  
لا يرفع الناس ما اوھى وان جھدوا. يوماً لیدیہ ولا یوھون مارفعاً  
(یزید نے اشعار میں باپ کی بیماری کو اپنے لئے گراں بار کہا اور باپ کی تعریف کی اور اپنے چل پڑنے کو بیان کیا)۔

یزید امیر معاویہؓ کے پاس پہنچا اور دروازے پر عثمان بن عنبہ کھڑے تھے، یزید نے کہا: تم یہاں امیر المؤمنین کے پاس کیا کر رہے ہو؟ عثمان نے یزید کا ہاتھ پکڑا اور امیر معاویہؓ کے پاس گیا، کیا دیکھتا ہے کہ حضرت معاویہؓ پر بیہوشی طاری ہے، یزید بے ساختہ حضرت معاویہؓ پر گر پڑا پھر عثمان کی طرف دیکھ کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، اور یہ اشعار کہے۔

لوفیات شیء لفیات ابو حیوان لا عاجز ولا وکل

الحول القلب الاریب فما تنفع وقت المنیۃ الحول

یعنی اگر کوئی چیز فوت ہوئی تو ابو حیوان فوت ہوتا اور عاجزی و بھروسہ سے عاری رہتا، قادر دل کو بوقت وفات قدرت و بدبہ کچھ نفع نہیں پہنچا سکتا۔ معاویہؓ نے کہا: خاموش رہو۔ انہوں نے اپنا سراو پراٹھایا: اے بیٹا وہ یہ ہے، میں کسی ایسے کام پر خوفزدہ نہیں ہوں جس کو میں نے کیا ہے میں صرف اور صرف تیرے معاملہ میں خوفزدہ ہوں، سو جب میں مرجاؤں تو معاملے میں غور کرنا کیسے بن پڑتا ہے، میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے اور میں ایک چھوٹا پانی کا مشکیزہ لئے آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چلتا رہا تاکہ میں آپ ﷺ کو پانی مہیا کر سکوں، ارشاد فرمایا، کیا میں تمہیں کپڑا نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کیا: ضرور پہنائے یا رسول اللہ! چنانچہ نبی ﷺ نے مجھے ایک قمیص پہنائی جو آپ ﷺ کے ساتھ لگی ہوئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بال اور ناخن کاٹے اور اٹھا کر میں نے اپنے پاس محفوظ کر لیے تھے، وہ اب فلاں جگہ رکھے ہوئے ہیں جب میں مرجاؤں تو یہ قمیص مجھے پہنانا اور اس قمیص ﷺ کو پر مجھے کفن پہنانا، اور ان تبرک بالوں کو اور ناخنوں کو میرے منہ اور ناک میں اچھی طرح سے ڈال کر رکھنا، اگر کچھ ہوا تو وہ ہو کر رہے گا ورنہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، پھر حضرت معاویہؓ وفات پا گئے، چنانچہ تین روز تک یزید گھر سے باہر نہ نکلا حتیٰ کہ لوگ کہنے لگے کہ یزید شراب پینے میں مشغول ہو گیا ہے، پھر چوتھے دن لوگوں کی طرف نکلا، منبر پر چڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بعد کہا: معاویہؓ اللہ کی مضبوط رسیوں میں سے ایک تھے، جسکو اللہ تعالیٰ نے مہلت دی تھی اور اب اسے کھینچ لیا ہے، پھر اسے درمیان سے کاٹ لیا، میں اعتذار نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں طلب علم میں مشغول ہوں گا، تم لوگ اپنے حال پر برقرار رہو میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہوں پھر یزید منبر سے نیچے اتر آیا۔

مسانید امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ ..... شیخ حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمہ اللہ نے عام حدیثیں آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں، ان حضرات آئمہ حدیث میں مالک و سفیان بن عیینہ و ابراہیم بن سعد و عبدالعزیز بن محمد دروردی سرفہرست ہیں، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بھی آئمہ و اعلام نے احادیث روایت کی ہیں جیسے احمد بن حنبل و ابو ثور و اور حیدری وغیرہم۔

۱۳۶۱۳- احمد بن عبد الرحمن بن محمد بن جارود رقی، ربیع بن سلیمان، شافعی، مالک، ابو زناد، اعرج کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ باجماعت نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ افضل ہے۔  
اس حدیث کو روایت کرنے میں امام شافعی رحمہ اللہ امام مالک سے متفرد ہیں۔

۱۳۶۱۴- سلیمان بن احمد، احمد بن طاہر بن حرمہ، حرمہ، ابن وہب و محمد بن ادریس، مالک، حازم کے سلسلہ سند سے حضرت سہل بن سعدؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ بلال رات کو اذان دیتا ہے تم لوگ کھاتے پیتے رہو حتیٰ کہ ابن ام مکتوم اذان دے دیں "امام شافعی رحمہ اللہ اپنی حدیث میں اضافہ کرتے ہیں کہ "ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک کہ انھیں نہ کہا جاتا کہ تم نے صبح کر دی ہے۔"

۱- صحیح مسلم، کتاب المساجد باب ۴۲، و سنن الترمذی ۲۱۵، والنسائی ۱۰۳/۲، و مسند الامام احمد ۴۸۶/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۵۹/۳، ۶۰۔

۲- صحیح البخاری ۱۶۰/۱، ۲۲۵/۳، ۱۰۸/۹، و صحیح مسلم، کتاب الصیام ۷۳، ۷۹، ۱۰۷، ۱۲۳، ۴۳۳/۶، و فتح الباری ۲/۹۹، ۱۰۱، ۲۶۳/۵، ۲۳۱/۱۳۔



امام مالک رحمہ اللہ سے یہ حدیث صرف ابن وہب اور امام شافعی رحمہ اللہ نے روایت کی ہے۔

۱۳۶۱۵- احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، شافعی، مالک، ابن شہاب، عبد الرحمن بن کعب بن مالک کہتے ہیں کہ ان کے والد کعب بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے ایک درخت کے ساتھ معلق کر دی جاتی ہے جس دن اللہ تعالیٰ اس کے جسد کو دوبارہ زندہ کریں گے روح اس میں واپس لوٹا دیں گے۔  
۱۳۶۱۶- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبد العزیز بن محمد، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم، عامر بن سعد کے سلسلہ سند سے حضرت عباس بن عبد المطلبؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی نے ایمان کا ذائقہ چکھا جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا بطور رب کے اسلام سے راضی رہا بطور دین کے اور محمد ﷺ سے راضی رہا بطور رسول کے۔

۱۳۶۱۷- محمد بن اسحاق، ابن ایوب، محمود بن محمد مروزی، ابو ثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سلیمان بن یسار، ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو لگا تار خون بہہ رہا تھا (جو کہ خون استحاضہ تھا) رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق فتویٰ لیا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس بیماری کے آنے سے پہلے اس مہینہ میں حیض کا خون کتنے دن آتا تھا پھر ہر مہینے میں اتنے ہی دن نماز پڑھنا چھوڑ دے اور جب وہ دن گزر جائیں تو نہالے اور (پا جامہ کے اندر) کپڑے کی لنگوٹی باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

۱۳۶۱۸- محمد بن احمد بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو ثور، محمد بن ادریس شافعی، مالک، سعید مقبری، ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لئے حلال نہیں کہ بغیر محرم کے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرے۔  
۱۳۶۱۹- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابو ثور، محمد بن ادریس، سفیان، ابن ابی شیح، عطاء، عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تیرا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا تیرے حج و عمرہ کے لئے کافی ہے۔

۱۳۶۲۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، محمد بن ادریس شافعی، مالک، ابن شہاب، سالم، عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تو کاندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے پھر اسی طرح ہاتھ اٹھاتے، اور جب ”سمع اللہ لمن حمدہ“ کہتے تو اس کے بعد ”ربنا لک الحمد“ بھی کہتے۔ اور سجدہ میں اس طرح نہیں کرتے تھے۔  
۱۳۶۲۱- عبد السلام بن محمد بغدادی صوفی، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخار جہنم کی تیش میں سے ہے لہذا اسے پانی کے ساتھ بجایا کرو۔

۱۳۶۲۲- احمد بن عبد الرحمن بن محمد، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی عبد العزیز بن محمد، ربیعہ بن عبد الرحمن، بہل بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ (یعنی بدعی کے ذمہ واجب ہے کہ وہ دو گواہ لائے اگر بدعی کے پاس صرف ایک ہی گواہ ہو تو پھر اس کا گواہ قابل قبول ہو گا یا نہیں تاہم اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدعی کا گواہ بھی سن لیا اور بدعی کو قسم بھی دی جو کہ دوسرے گواہ کے قائم مقام تھی، یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے امام

۱- سنن النسائی ۱۰۸/۲، و سنن ابن ماجہ ۴۲۷/۱، و مسند الامام احمد ۳/۴۵۵، ۴۵۶، و المعجم الكبير للطبرانی ۱۹/۶۲، و اتحاف السادة المتقين ۵/۲۳، ۱۰/۳۸۷.

۲- صحيح مسلم، كتاب الايمان باب ۱۱، و سنن الترمذی ۲۶۲۳، و مسند الامام احمد ۱/۲۰۸، و مشکاة المصابيح ۹.

۳- صحيح البخاری ۵۴/۲، و صحيح مسلم، كتاب الحج ۷۴.

۴- السنن الكبرى للبيهقي ۵/۱۰۶، ۱۷۳، و سنن أبي داود ۵/۱۸۹، و شرح السنة ۷/۸۴، ۹/۱۵۷، و التمهيد ۲/۹۹.



ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ایسا کرنا ممنوع ہے چونکہ قواعد مسلمہ اور نص قطعی کے خلاف ہے لہذا مدعی کے ذمہ دو گواہ لانا واجب ہے ورنہ مدعی علیہ کو قسم دی جائے گی (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے)

۱۳۶۲۳- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی کی بیع پر بیع نہ کرے اور آپ ﷺ نے بخش سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے جل الجبلہ کی بیع سے بھی منع کیا، بیع مزانہ سے بھی منع کیا اور بیع مزانہ یہ ہے کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے میں پیانہ کر کے بیچنا، اور آپ ﷺ نے تازہ انگوروں کی بیع کشمش کے بدلے میں پیانے کے ذریعے کرنے سے منع فرمایا ہے۔

بیع بمعنی بیچنا، بخش یہ ہے کہ ایک آدمی کسی چیز کا دوکاندار کے ساتھ بھاؤ لگا رہا ہو کہ اچانک ایک آدمی نکل آئے جو مجوزہ قیمت سے بڑھا کر اس چیز کی قیمت بتائے بادی النظر میں وہ گاہک لگے لیکن فی الواقع وہ خریدنا نہیں چاہتا آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور بیع جل الجبلہ یہ ہے کہ جانور کے پین میں حمل ہے اس حمل سے جو آئندہ کبھی بچہ پیدا ہوگا اس کو بیچنا یہ بیع بھی ممنوع ہے۔

۱۳۶۲۴- احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن دینار، ابن عمر کی روایت ہے کہ لوگ صبح کی نماز میں تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: بلاشبہ رسول اللہ ﷺ پر رات کو قرآن نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ بیت اللہ کو قبلہ بنائیں اور اسی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھیں۔ اس وقت لوگوں نے اپنے چہرے شام کی طرف کئے ہوئے تھے۔ لوگوں نے کعبہ کی طرف اپنے رخ پھیر لیے۔

۱۳۶۲۵- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، محمد بن ادریس شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتابانی پی جائے اسے چاہیے کہ برتن کو سات مرتبہ دھوئے، پہلی مرتبہ اور آخری مرتبہ مٹی سے دھوئے۔

۱۳۶۲۶- ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حرملہ، شافعی، سفیان، ایوب، ابن سیرین سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے۔

۱۳۶۲۷- محمد بن مظفر، محمد بن زیان، حرملہ، شافعی، ابن عیینہ، ایوب، ابن سیرین، سہل بن صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی میت کو غسل دے وہ غسل کرے اور جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے۔

۱۳۶۲۸- محمد بن یعقوب نیشاپوری، ربیع بن سلیمان، محمد بن ادریس شافعی، سعید بن سالم قداح، ابن جریج، ابن زبیر کے سلسلہ سند سے جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں شفعہ کا فیصلہ کیا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو اور جب زمین میں حدود واقع ہو جائیں پھر شفعہ کا حق نہیں رہتا ہے۔

۱۳۶۲۹- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ابراہیم، ابن قبیصہ، محمد بن زیان، حرملہ بن یحییٰ، شافعی، عبد اللہ بن موہل مخزومی، عمر بن عبد الرحمن بن محیی، عطاء بن ابی رباح، صفیہ بنت۔۔۔۔۔ بنت ابی بحر کہتی ہیں میرے ساتھ قریش کی کچھ عورتیں آل بنی حسن کے گھر میں داخل ہوئیں ہم نبی ﷺ کو دیکھنے لگیں نبی ﷺ صفا اور مردہ کے درمیان سٹی کر رہے تھے، چنانچہ میں نے آپ ﷺ کو بطن

۱- سنن ابن ماجہ ۲/۱۷۱، سنن الترمذی ۱/۲۹۲، سنن النسائی، کتاب البیوع باب ۱۷، مسند الامام احمد ۲/۶۳، ۱۰۸، ۱۲۲، ۱۴۲، سنن الدارمی ۲/۲۵۵، وفتح الباری ۳/۳۷۳۔

۲- صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ ۹۳، سنن ابی داؤد ۷۳، سنن النسائی ۱/۵۴، ۱۷۷، سنن الدارمی ۱/۱۸۸، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱/۱۸۱، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۵۱، صحیح بن خزیمہ ۹۸، مسند الامام احمد ۲/۲۴۵۔

۳- سنن ابن ماجہ ۱/۱۳۶۳، مسند الامام احمد ۲/۲۸۰، ۲۳۳، ۳۵۴، ۳۷۲، ۲۴۶، والسنن الکبریٰ ۱/۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۸۸، المستدرک ۱/۳۵۴، ۳۶۲، وصحیح ابن حبان ۷۵۱، والحق السادة المتقین ۲/۳۸۵۔



وادی میں مصروف سعی دیکھا آپ ﷺ کی تہبند سعی کی وجہ سے ادھر ادھر، بل رہی تھی، حتیٰ کہ میں یہ بھی کہہ سکتی ہوں کہ میں نے آپ ﷺ کے گھٹنے مبارک دیکھ لئے، میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ (اے لوگو!) سعی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر سعی واجب کی ہے۔

۱۳۶۳۔ ابو عمر عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ ضعی، الحلق بن محمد بن ابراہیم، محمد بن سعید بن غالب، محمد بن ادریس شافعی، عبد الرحمن بن ابی بکر، قاسم بن محمد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے نرمی کا حصہ ملا اسے دنیا و آخرت کی دو بہتریوں کا حصہ ملا اور جو نرمی کے حصہ سے محروم رہا وہ دنیا و آخرت کی دو بھلائیوں سے محروم رہا۔

۱۳۶۳۱- عبد اللہ بن ابراہیم بن ایوب، عبد اللہ بن ابراہیم الکفانی، اسماعیل بن تحکیٰ مزنی، محمد بن ادوریس شافعی، ابراہیم بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (نماز جنازہ میں) چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر کے بعد (بطور ثناء کے) سورت فاتحہ پڑھی۔

۱۳۶۳۲- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، معن، عیسیٰ و محمد بن اوریس شافعی، عبد اللہ بن مؤمل مخزومی، حمید مولیٰ غفراء، قیس بن سعید، مجاہد، ابو ذر کی روایت ہے کہ میں نے اپنے کانوں سے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”عصر کے بعد نماز (پڑھنا) جائز نہیں تا وقتیکہ سورج غروب ہو جائے اور نہ ہی صبح کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک کوئی نماز جائز ہے الا یہ کہ آدمی مکہ مکرمہ میں ہو (سو وہاں صبح کی نماز کے بعد ذوات الاسباب نماز پڑھنا جائز ہے)“

۱۳۶۳- محمد بن مظفر، علی بن احمد بن سلیمان، احمد بن سعید، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، سعید بن سالم، شعیب بن عبد اللہ، انس بن مالک کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قیمت لے کر زکوٰۃ پر کدوانے سے منع فرمایا ہے (یعنی پیسے لے کر زکوٰۃ پر سے مادہ جانور میں جفتی کروانے سے منع فرمایا ہے) دوسری سند ابام شافعی رحمہ اللہ، سعید بن سالم، ابن جریج، ابی زبیر، جابر کے سلسلہ سند سے نبی ﷺ کی حدیث بالا بمثل مذکور مروی ہے۔

۱۳۶۳- ابو عمر محمد بن عباس، عبید اللہ بن عثمان عثمانی، محمد بن موسیٰ فقیہ، محمد بن اور لیس شافعی، ابراہیم بن محمد بن ربیعہ بن عثمان تیمی، معاذ بن عبد الرحمن، ابن عباسؓ اور ایک اور صحابیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ہوتے ہوئے قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔  
(یعنی مدعی کے پاس ایک گواہ تھا اور مدعی کو قسم دے کر فیصلہ صادر فرمایا)

۱۳۶۳۵- ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن حسین بن سوار خطیب، محمد جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس شافعی، مالک، نافع، ابن عمر کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد کی قبلہ سمت والی دیوار پر تھوک دیکھی آپ ﷺ نے اسے کھرچ کر صاف کیا اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو وہ اپنے سامنے والی طرف نہ تھو کے چونکہ اللہ تعالیٰ چہرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ (یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت سے پاک ہیں وہ کسی مخصوص جہت میں نہیں ہیں یہ حدیث یا تو مشاہدات میں سے ہے جس کا

١- المستدرک ٤٠/٣، وشرح السنة ١٣١/٤. ومشكاة المصابيح ٢٥٨٢. والدر المنثور ١٦٠/١. ومجمع الزوائد ٢٣٨، ٢٣٤/٣.

٢٢٢ رستن الترمذي ٢٠١٣، ومسند الامام أحمد ١٥٩/٦، ٣٥١، والسنن الكبرى للبيهقي ١٠/٩٣. وفتح الباري ٣٢٩/١٠.

٣. صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين باب ٥١، وسنن النسائي ٢٤٨/١، وسنن ابن ماجه ٢١٣٩، ومستند الامام  
٢١/١، ٢٤٨/٢، ٢٠٤، ٢١١، ١٦٥/٥، والسنن الكبرى للبيهقي ٢/٣٦١، ٣٦٢، ٣٠٨.



مرادی معنی ہماری فہم و سمجھ سے بالاتر ہے یا یہ مطلب ہے کہ سامنے قبلہ ہے جو کہ اللہ کا گھر ہے اسکی طرف تھوکنہ گویا اللہ کی طرف تھوکنے کے مترادف ہے واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۶۳۶- محمد بن محمد بن حسین، محمد بن جعفر، حسن بن محمد بن صباح، محمد بن ادریس، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کی نماز عصر فوت ہو جائے گویا اسکا اہل (وعیال) اور اسکا مال سب ختم ہو گئے۔

۱۳۶۳۷- محمد بن جعفر، حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ سواروں کی ایک جماعت کے ساتھ جارہے تھے کہ نبی ﷺ نے انھیں پالیا حضرت عمرؓ اس وقت اپنے باپ کی قسم اٹھا رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قسم اٹھانی ہو وہ اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا خاموش رہے۔

۱۳۶۳۸- محمد بن احمد بن سوار خطیب، محمد بن جعفر بن رمیس، حسن بن محمد بن صباح، شافعی، مالک، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (مشرک) غلام میں اپنے حصے کو آزاد کیا اور اس آدمی کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو، وہ غلام کی قیمت لگائے اور شرکاء کو ان کے حصوں کے بقدر (غلام کی) قیمت دے دے اور یوں اس پر غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ (یعنی اگر اس کے پاس مال نہ ہو) غلام کا جتنا حصہ آزاد ہو اسو آزاد ہو گیا۔

۱۳۶۳۹- محمد بن محمد، محمد بن جعفر حسن بن محمد، شافعی، مالک، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر میں ہوتے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

۱۳۶۴۰- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن ادریس شافعی، عبد العزیز بن محمد در اور دی، یزید بن ہاد، محمد بن ابراہیم ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی ازواج کے لئے بارہ اوقیہ اور نش مقرر کرتے تھے، عائشہؓ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ نش کیا ہے؟ کہنے لگیں: نش نصف اوقیہ ہے اور یہ کل ملا کر پانچ سو درہم ہو گئے پس رسول اللہ ﷺ کا اپنی ازواج کے لئے یہ مہر تھا۔

۱۳۶۴۱- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، سلیمان بن اسحق بن نوح طحی، محمد بن ادریس شافعی، محمد بن خالد جندی، ابان بن صالح، حسن، انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاملے میں صرف شدت کا اضافہ ہوگا اور دنیا صرف اپنے خاتمے کی طرف ترقی کرتی جا رہی ہے، لوگوں میں صرف بغل کا اضافہ ہوگا اور قیامت نے بے برے لوگوں پر قائم ہوگی، اس وقت مہدی علیہ السلام بھی نہیں ہوں گے ہاں صرف عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہوں گے۔ (یعنی قیامت سے پہلے یہ حضرات بھی لوگوں کو ہدایت پر لا کر اپنا کام مکمل کر کے رخصت ہو جائیں گے پھر قیامت کا وقوع ہوگا) حسن بھری رحمہ اللہ کی یہ حدیث غریب ہے ہم تک صرف امام شافعی رحمہ اللہ کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۲، صحیح مسلم، کتاب المساجد ۵۰، سنن النسائی ۵۱/۲، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۲۹۳، واتحاف السادة المتقین ۳/۳۱۰۔

۲۔ سنن الترمذی ۱۷۵، سنن ابی داؤد ۴۱۲، ومسند الامام احمد ۲/۱۳۸، وصحیح ابن خزيمة ۳۳۵، وفتح الباری ۲/۳۰۰۔

۳۔ صحیح البخاری ۸/۳۳، ۱۶۲، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۱، ۳، وفتح الباری ۱۱/۵۳۰۔

۴۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۹، وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۷۔

۵۔ المسند رک ۲/۴۴۰، والمجمع الکبیر للطبرانی ۱۹/۳۵۷، وسنن ابن ماجہ ۴۰۳۹، ومجمع الزوائد ۷/۲۸۵، ۸/۱۳، وکشف الخفاء ۲/۱۵۶، ۱۷۹، ۲۲۱۔



### (۴۴۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں اولیاء متبع تابعین میں سے ایک امام عالی جان ہمام مفضل ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے ہیں۔ اقتداء کو لازم پکڑے رکھا رشد و ہدایت سے سرفراز ہوئے زہد و تقاؤ کے بے مثال عالم تھے، آزماتشوں کا ایک تنہم سلسلہ ان پر آیا مگر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، علم و حلم دونوں کے جامع تھے اور ہم و فکر کے متوالے تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف تجلی بالاثار اور تجلی بالاکدار کا نام ہے۔

۱۳۶۴۲- امام احمد رحمہ اللہ کا نسب اور وفات..... ابو بکر، احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن احمد بن حنبل، کی سند سے امام احمد رحمہ اللہ کا سلسلہ نسب یوں مروی ہے احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن عبد اللہ بن انس بن عوف بن قاسط بن مازن بن شیبان بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابیہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل بن قاسط بن حنبل بن انصی بن دغی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ہمیسع بن حمل بن بنت بن قیزار بن اسماعیل بن خلیل علیہ السلام۔ ۱۳۶۴۳- ابو بکر بن محمد بن جعفر بن یونس، محمد بن اسماعیل بن احمد مدنی، ابو فضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کی ایک کتاب میں ان کا شجرہ نسب یوں پایا: احمد بن محمد بن حنبل پھر مثل مذکور بالا کے ذکر کیا۔

۱۳۶۴۴- ابو بکر احمد بن جعفر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول میں ۱۶۲ھ میں پیدا ہوا سب سے پہلے میں نے ۹۷ھ میں یشتم سے سماع حدیث کیا، اسی سال عبد اللہ بن مبارک ہمارے ہاں تشریف لائے تھے میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے کہا کہ وہ طرسوس کی طرف چلے گئے ہیں چنانچہ ابن مبارک رحمہ اللہ نے ۲۸۱ھ میں وفات پائی۔

۱۳۶۴۵- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں اول ماہ ربیع الاول میں ۱۶۲ھ پیدا ہوا عبد اللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بوقت چاشت بروز جمعہ المبارک وفات پائی اور ہم نے انھیں عصر کے بعد دفن کیا اور محمد بن عبد اللہ بن طاہر نے نماز جنازہ پڑھائی ہم ان پر نماز پڑھنے میں مغلوب ہو گئے تھے چنانچہ ہم نے اور ہاشمیوں نے گھر کے اندر نماز پڑھی اور یہ ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ کا واقعہ ہے۔ اس وقت والد ماجد کی عمر ۸۷ سال تھی، عبد اللہ کہتے ہیں میرے والد سر اور داڑھی میں مہندی لگاتے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۶۳ سال تھی، عبد اللہ کہتے ہیں میرے والد ماجد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا اور سب سے پہلے ۹۷ھ میں یشتم سے سماع حدیث کیا۔

۱۳۶۴۶- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابو فضل صالح بن احمد بن حنبل کی روایت ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ماہ ربیع الاول کے شروع میں ۱۶۲ھ میں پیدا ہوا مجھے مرو سے اٹھا کر لایا گیا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ کے والد محمد بن حنبل نے ۳۰ سال کی عمر میں وفات پائی گویا بچپن میں ہی امام احمد کے سر سے باپ کا سایہ شفقت اٹھ گیا اور پھر وہ اپنی والدہ کی پرورش میں رہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میری والدہ ماجدہ کے پاس چڑنے کی ایک تھیلی تھی جس میں وہ موتی رکھتی تھی جب میں بڑا ہوا والدہ تھیلی مجھے دے دیتیں اس میں ایک موتی پڑا ہوا تھا جو میں بازار میں لگ بھگ تیس (۳۰) درہم کا بیچ آیا۔ ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ میں وفات پائی پس انکی پیدائش تا وفات ۷۷ سال ہوئے ابو الفضل کہتے ہیں۔

میرے والد کا بیان ہے کہ میں ۱۶ سال کی عمر میں طلب حدیث کے لئے نکلا، جب یشتم رحمہ اللہ نے وفات پائی میری عمر ۲۰



سال تھی، میں نے ۱۷۹ھ میں پہلی مرتبہ بیٹم سے سماع حدیث کیا، اسی سال ابن مبارک رحمہ اللہ یہاں تشریف لائے تھے اور ان کا یہاں یہ آخری بار تشریف لانا تھا چنانچہ میں ان کی مجلس میں گیا لیکن لوگوں نے مجھے بتایا کہ ابن مبارک طرسوس چلے گئے ہیں۔ تاہم وہیں سال بعد ۱۸۱ھ میں ابن مبارک رحمہ اللہ وفات پا گئے۔

۱۳۶۲-۱۳۶۳- ابراہیم بن عبد اللہ بن الحنفی، محمد بن الحنفی، زیاد بن ایوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں ابن مبارک رحمہ اللہ کی مجلس میں حاضر ہوا اور وہ یہاں کے اچھے محدث تھے۔

۱۳۶۳۸- علماء محدثین اور فقہاء کے نزدیک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی جلالت و مرتبہ..... سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یزید بن ہارون کو نماز پڑھتے دیکھا کہ اچانک ان کے پاس ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے، یزید نے جب نماز سے سلام پھیرا امام احمد بن حنبل کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابو عبد اللہ عاریہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: عاریہ کا واپس کرنا واجب ہے، یزید امام احمد رحمہ اللہ سے کہنے لگے: ہمیں حجاج نے خبر دی ہے کہ حکم کہتے ہیں! عاریہ کا ضمان دینا ضروری نہیں، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے یزید کو کہا: نبی ﷺ نے صفوان بن امیہ سے کچھ ذریعے عاریہ کی تھیں آپ ﷺ نے صفوان سے فرمایا تھا ”العاریۃ مؤداة“ عاریہ کی ادائیگی ضروری ہے، چنانچہ یزید خاموش ہو گئے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا قول اختیار کر لیا۔

۱۳۶۳۹- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، نوح بن حبیب زری کہتے ہیں میں نے ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو مسجد خیف میں ۱۹۸ھ میں مینارے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے دیکھا اور ان کے پاس اصحاب حدیث آئے آپ رحمہ اللہ برابر ٹیک لگائے بیٹھے رہے اور آپ رحمہ اللہ نے طلباء کو فقہ حدیث پر بحثانا شروع کر دیا اور ہمیں مناسک حج کے بارے میں بھی فتویٰ دیتے رہے۔

۱۳۶۵۰- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد قاضی، ابو داؤد سجستانی کہتے ہیں: میں نے تقریباً دو سو مشائخ علم سے ملاقات کی ہے لیکن میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو نہیں دیکھا کہ وہ لوگوں کی طرف دنیا کے معاملہ میں گھستے ہوں چنانچہ جب علم کا ذکر کرتے تو دل کھول کر بات کرتے۔

۱۳۶۵۱- حسین، عبد الرحمن بن ابی حاتم، احمد بن سنان قطان، عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سامنے سے ہماری طرف آتے ہوئے دیکھا، عبد الرحمن بن مہدی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف فوراً اٹھے اور جو لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی اٹھ گئے پھر عبد الرحمن رحمہ اللہ کہنے لگے یہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کے لوگوں میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۵۲- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابو فضل صالح بن احمد بن حنبل، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ایک آدمی ابن علیہ کے دروازے پر آیا اور اس کے پاس بیٹھ کر امام احمد رحمہ اللہ کی کتابیں تھیں اس نے کتابیں مجھ پر پیش کرنی شروع کر دیں اور میں کہتا رہا اس حدیث کی استاد یوں ہے، اتنے میں معیطی آگئے معیطی حافظ حدیث تھے میں نے ان سے کہا ان احادیث کے بارے میں جواب دیجئے لیکن انہوں نے سہو سے کام لیا اور پھر کہا: میں ان کی حدیثیں نہیں جانتا ہوں جب تک کہ سن نہ لوں، امام احمد رحمہ اللہ کہنے لگے: میں نے بیٹم سے احادیث کے اچھے نسخے لکھنی شروع کی ہیں اس وقت میں پوری بات بھی نہیں سمجھ سکتا تھا، لیکن میں ان کے ساتھ ۱۸۳ھ تک چمٹا رہا خصوصاً ہم نے ان سے کتاب الحج کے متعلق تقریباً ایک ہزار احادیث لکھی ہیں، اس کے علاوہ کچھ کتاب التفسیر، کتاب القضاء اور بہت ساری دیگر چھوٹی چھوٹی کتابیں لکھی ہیں، ابو فضل کہتے ہیں میں نے کہا: کیا حدیثوں کا یہ مجموعہ تین ہزار کے لگ بھگ تھا؟ فرمایا اس سے زیادہ تھیں۔



۱۳۶۵۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن احمد، ابو زرہ کہتے ہیں میں نے فنون علم میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۵۴- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عبد الکریم، ابو زرہ کہتے ہیں، میری آنکھوں نے امام احمد بن حنبل جیسا کوئی نہیں دیکھا، میں نے انھیں سنا ہے فرما رہے تھے کہ میں نے جو چیز بھی حفظ کی وہ میں نے پشتم رحمہ اللہ سے سن کر حفظ کی یعنی ان کی حیات میں وفات سے پہلے پہلے۔

۱۳۶۵۵- حسین بن محمد، محمد بن ابی حاتم، حسن بن حسین رازی، علی بن مدینی کہتے ہیں ہمارے ساتھیوں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بڑھ کر زیادہ حافظ کوئی نہیں ہے چنانچہ وہ کتاب کے بغیر احادیث نہیں بیان کرتے تھے، ہمارے لئے ان کی زندگی میں ایک بہترین نمونہ ہے۔

۱۳۶۵۶- ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن محمد قانی، محمد بن عبد اللہ بن محمد، ابو قریشی سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ہمارے ساتھیوں میں ابو عبد اللہ سے بڑھ کر کوئی بڑا حافظ نہیں ہے۔

۱۳۶۵۷- محمد بن احمد بن حسن بن صواف، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کو کبھی نہیں دیکھا کہ بغیر کتاب کے احادیث بیان کی ہوں اگر بغیر کتاب کے بیان بھی کی ہیں تو انکی تعداد ایک سو سے بھی کم ہے۔

۱۳۶۵۸- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن حاتم بن عبید، مہنا بن یحییٰ شافعی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں دیکھا کہ جس نے ہر طرح کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کیا ہو، میں نے سفیان بن عیینہ و کعب و عبد الرزاق و بقیہ بن ولید و ضمہ بن ربیعہ اور دیگر کثیر علماء کو دیکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے علم میں فقہ زہد ورع میں بے مثال پایا رکھتے تھے۔

۱۳۶۵۹- سلیمان بن احمد، محمد بن احمد بن براء سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہمارے سید و سردار ہیں۔

۱۳۶۶۰- سلیمان بن احمد، محمد بن علی بن شیبہ سمسار، عبید اللہ بن عمر قواریری کہتے ہیں مجھ سے یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے کہا میرے پاس ان دو آدمیوں جیسا کوئی نہیں آیا یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور یحییٰ بن معین جیسا۔

۱۳۶۶۱- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، ابو عبد الرحمن بن احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ اصحاب حدیث کی ایک جماعت ابو عاصم ضحاک بن مخلد کی مجلس میں آئی ابو عاصم نے ان سے کہا: کیا تم علم فقہ نہیں حاصل کرتے ہو؟ اور کیا تمہارے اندر کوئی فقیہ موجود نہیں ہے؟ گویا کہ ابو عاصم ان کی مذمت کر رہے تھے، انہوں نے جواب دیا: ہمارے اندر ایک آدمی موجود ہے، پوچھا: وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابھی ابھی آیا جاتے ہیں، چنانچہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ آئے لوگوں نے کہا: وہ آدمی آگئے ہیں ابو عاصم نے امام احمد رحمہ اللہ سے آگے بڑھنے کو کہا: امام رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے کو مکر وہ سمجھتا ہوں، ابو عاصم نے کہا: یہ واقعہ ہے، پھر مجلس میں لوگوں کو گنجائش پیدا کرنے کو کہا، اہل مجلس نے گنجائش پیدا کی تب امام احمد مجلس میں داخل ہوئے اور ابو عاصم نے انہیں اپنے سامنے بٹھایا۔ پھر ابو عاصم نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا اسکا جواب دیا پھر دوسرا پوچھا اسکا جواب دیا، پھر تیسرا پوچھا اسکا بھی جواب دیا الغرض بہت سارے مسائل پوچھے سب کے درست جوابات دیئے، ابو عاصم بر ملا پکارا اٹھے یہ بہت گہرا سمندر ہے۔

۱۳۶۶۲- سلیمان بن احمد، محمد بن جعفر بن سفیان رقی، ابو حسن، عبد الملک بن عبد الحمید میمون، ابو عبید قاسم بن سلام کہتے ہیں میں قاضی ابو یوسف و محمد بن حسن، یحییٰ بن سعید و عبد الرحمن بن مہدی اور دیگر علماء کے ساتھ مجالست کی ہے لیکن جتنی ہیبت میرے اوپر امام احمد بن حنبل



سے مسئلہ پوچھتے وقت طاری ہوتی تھی اتنی ہیبت کسی اور سے مسئلہ دریافت کرتے وقت طاری نہیں ہوتی تھی۔

۱۳۶۶۳- محمد بن فتح و عمر بن احمد، عبد اللہ بن محمد بن زیاد، ابراہیم بن اسحاق حربی کہتے ہیں سعید بن مسیب رحمہ اللہ اپنے زمانے کے لایانی عالم تھے سفیان ثوری اپنے زمانے کے اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اپنے زمانے کے۔

۱۳۶۶۴- ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مسلم قابی، عبد اللہ بن احمد زوزنی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری رحمہ اللہ و مالک رحمہ اللہ اوزاعی و ایث بن سعد کا زمانہ پالیتے تو ان سب سے مقدم ہوتے۔

۱۳۶۶۵- عمر بن احمد بن عثمان، عبد اللہ بن محمد بن زیاد، محمد بن حسن بن ابی حسین، سعید بن خلیل خزاز کہتے ہیں: اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ بنی اسرائیل میں ہوتے بخدا! اللہ تعالیٰ کی ایک نشانی ہوتے۔

۱۳۶۶۶- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن ابان، ابو عباس احمد بن ابراہیم صوفی کہتے ہیں ایک مرتبہ اہل علم میں سے ایک آدمی جو کہ عالم فاضل تھے انھیں ابو جعفر کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا جس رات ہم نے ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سپرد خاک کیا مجھے کہا: کیا تم جانتے ہو آج ہم نے کس ہستی کو دفن کیا ہے؟ میں نے کہا: کس کو دفن کیا ہے؟ کہنے لگے: پانچ کے چھٹے کو: میں نے کہا! وہ کون؟ جواب دیا: ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان بن عفان و علی بن ابی طالب و عمر بن عبد العزیز احمد بن حنبل ابو عباس کہتے ہیں: میں اسکی تعبیر کو بہت ہی اچھا سمجھا اور انکی مراد اپنے اپنے زمانے میں سب سے افضل کی تھی۔

۱۳۶۶۷- حسین، احمد بن محمد، ابو عباس احمد بن ابراہیم کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بعد جتنے علماء بھی ہیں وہ سب امام احمد رحمہ اللہ کی ترازو میں سما جانے والے ہیں جس طرح ابو بکر صدیق کے بعد تمام کے تمام لوگ ان کی ترازو میں سما جانے والے ہیں۔

۱۳۶۶۸- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ فتح بن شحرخ خراسانی نے اپنے ہاتھ سے میری طرف ایک خط لکھا کہ: ابو عبد اللہ احمد بن حنبل نے حارث بن اسد کے پاس ذکر کیا: فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا کہ میں نے عبد الرزاق اور سفیان بن عیینہ کو کہتے سنا ہے کہ تین ہستیاں اپنے اپنے زمانے کے نامور علماء ہیں چنانچہ ابن عباس اپنے زمانے کے، بعضی اپنے زمانے کے اور ثوری اپنے زمانے کے، فتح کہتے ہیں میں نے حارث سے کہا: احمد بن حنبل بھی اپنے زمانے کے نامور عالم ہیں، حارث مجھ سے کہنے لگے: احمد بن حنبل کو ایسے حوادث سے واسطہ پڑا جنکا ایک جھونکا بھی سفیان ثوری اوزاعی کو نہیں لگا۔

۱۳۶۶۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو یوسف یعقوب بن اسماعیل بن حماد بن زید، نصر بن علی، عبد اللہ بن داؤد خرمی کہتے ہیں امام اوزاعی اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے ان کے بعد ابو اسحاق قزاری اپنے زمانے کے افضل ترین عالم تھے، نصر بن علی کہنے لگے: میں کہتا ہوں کہ احمد بن حنبل اپنے زمانے کے افضل ترین عالم ہیں۔

۱۳۶۷۰- سلیمان بن احمد، احمد بن معلى دمشق، احمد بن ابی حواری، ہشام بن جمیل کہتے ہیں ہر زمانے میں کوئی نہ کوئی ہستی ہوتی ہے جو مخلوق پر رحمت ہوتی ہے چنانچہ فضیل بن عیاض اپنے زمانے کے لوگوں پر رحمت تھے ہشام کہنے لگے: میرا گمان ہے کہ اگر یہ لو جوان یعنی احمد بن حنبل زندہ رہا تو اپنے زمانے کے لوگوں پر رحمت ہوگا۔

۱۳۶۷۱- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، محمد بن یونس، ابو عاصم رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ علم فقہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بغداد سے ہمارے پاس احمد بن حنبل کے علاوہ کوئی نہیں آیا جو کہ اچھی طرح سے فقہ جانتا ہو، ابو ولید کہتے ہیں، یحییٰ بن سعید امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بے حد خوش ہوتے تھے، عبید اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید نے مجھے کہا کہ میرے پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم انسان کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۲- حسین بن محمد، احمد بن عمر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبید اللہ بن عمر شمس کا بیان ہے کہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے مجھے کہا کہ میرے



پاس احمد بن حنبل جیسا عظیم آدمی کوئی نہیں آیا۔

۱۳۶۷۳- ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن مسلم، عبد اللہ بن احمد مروزی، محمد بن فضل بن عباس بلخی، سے مروی ہے کہ قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں اگر امام احمد بن حنبل سفیان ثوری و مالک و اوڑاعی و لیث بن سعد کا زمانہ پالیتے لا محالہ وہ ان پر مقدم ہوتے۔

۱۳۶۷۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروزی، قتیبہ بن سعید کہتے ہیں اگر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے ورع و تقویٰ کا جنازہ اٹھ چکا ہوتا۔

۱۳۶۷۵- ابو احمد غطریفی، زکریا ساجی، عبد اللہ بن شوتہ، قتیبہ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے دنیا سے رخصت ہو جانے سے بدعات کا ظہور ہو جائے گا اور امام شافعی رحمہ اللہ کی موت سے سنن کا خاتمہ ہو گیا اور امام ثوری کی وفات سے ورع و تقویٰ کا جنازہ اٹھ گیا۔

۱۳۶۷۶- حسین بن محمد، ابو زراحمہ بن محمد بن محمد، یحییٰ بن معین کا بیان ہے کہ لوگ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرنے لگے تو یحییٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ چاہتے ہیں کہ ہم احمد بن حنبل جیسے ہو جائیں حالانکہ یہ بہت مشکل امر ہے چونکہ جن دشواریوں کو سہنے کے لئے احمد کمر بستہ ہو گئے تھے ہم ان دشواریوں کو برداشت کرنے کی سکت نہیں رکھتے اور نہ ہی احمد رحمہ اللہ کے طریقہ پر چلنا ہمارے بس کی بات ہے۔

۱۳۶۷۷- حسین بن محمد، ابو محمد بن ابی حاتم، ابو زرعہ کہتے ہیں! میں مسلسل لوگوں کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا تذکرہ کرتے کرتے دیکھ رہا ہوں اور لوگ امام احمد رحمہ اللہ کو یحییٰ بن معین اور ابو یوسف پر مقدم کرتے ہیں۔

۱۳۶۷۸- حسین بن محمد، عمر بن حسن قابی، ابو یحییٰ ناقد کہتے ہیں ہم ابراہیم بن عرعہ کے پاس بیٹھے لوگوں نے علی بن عاصم کا تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا: علی بن عاصم کو امام احمد بن حنبل ضعیف قرار دیتے ہیں، ایک دوسرا آدمی بولا جب وہ ثقہ ہے اسکا کچھ نقصان نہیں ہوگا۔ ابراہیم بن عرعہ بولے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل علقمہ اور اسود کے بارے میں کلام کریں ان کی ثقاہت کو بھی نقصان پہنچے گا۔

۱۳۶۷۹- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن محمد بن ابراہیم، احمد بن علی ابار، علی بن شعیب کہتے ہیں میں یزید بن ہارون کے پاس گیا لوگ ان سے پوچھ رہے تھے فلاں محدث سے سماع آپ نے کب کیا ہے؟ اور فلاں محدث کو کہاں سنا ہے؟ یزید بن ہارون انھیں برابر جواب دیئے جا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا یزید بن ہارون نے کون سوال کر رہا تھا؟ جواب دیا: یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل۔

۱۳۶۸۰- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب فرماتے تھے: میں یحییٰ بن سعید قطان کے پاس مقیم تھا پھر واسطہ کی طرف چل پڑا، چنانچہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے میرے بارے میں لوگوں سے پوچھا: لوگوں نے بتایا کہ وہ واسطہ چلا گیا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: واسطہ کیا کرنے گا؟ لوگوں نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس مقیم رہے گا، یحییٰ رحمہ اللہ نے کہا: یزید بن ہارون کے پاس کیا کرے گا؟ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں: اس مباحثہ سے مطلوب یہ تھا کہ یحییٰ بن سعید یزید بن ہارون سے بڑے عالم ہیں۔

۱۳۶۸۱- سلیمان بن احمد، حسن بن علی معمری، خلف بن سالم، کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم یزید بن ہارون کی مجلس میں تھے کہ یزید رحمہ اللہ اپنے تلامذہ کے ساتھ کچھ مزاح کی، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کھانسی کر خوشی کا اظہار کیا۔ یزید کہنے لگے: کس نے ناخوشی کا اظہار کیا ہے؟ جواب ملا: احمد بن حنبل نے، یزید رحمہ اللہ نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا: تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ احمد بن حنبل یہاں موجود ہے تاکہ میں مزاح نہ کرتا۔

۱۳۶۸۲- حسین بن محمد، ابن ابی حاتم، علی بن جنید، ابو جعفر نسفی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل اعلام دین میں سے تھے۔

۱۳۶۸۳- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن ابان، محمد بن یونس، احمد بن یزید طحان کہتے ہیں ایک طرف میرے مخدوم عبد الرحمن بن مہدی رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں نے تمہارے پاس پیغام بھیجا تھا لیکن تم نہ ملے: میں نے عرض کیا:



میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ساتھ ان کے ایک ضروری کام سے گیا تھا: عبدالرحمن رحمہ اللہ کہنے لگے: شاباش، بہت اچھا کیا میں نے اس آدمی (یعنی احمد بن حنبل رحمہ اللہ) کی طرف جیسی دیکھا مجھے سفیان ثوری یاد آ گئے۔

۱۳۶۸۴- ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس، سلیمان بن داؤد بن زیاد شاذکونی کہتے ہیں علی بن مدینی رحمہ اللہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے مشابہ تھے اور دونوں برابر تھے، چنانچہ میں نے علی بن مدینی کے ورع کا ایک مرتبہ مکہ میں مشاہدہ کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک قاضی کے پاس تانبے کی بنی ہوئی ایک قیمتی بالٹی بطور رهن کے رکھی اور قاضی سے انہوں نے کچھ غلہ لیا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد علی بن مدینی رحمہ اللہ قاضی (مرتبہ) کے پاس آئے اور قرض چکا کر مرھون بالٹی کو چھوڑا نا چاہا، قاضی صاحب نے ایک ہی جیسی دو بالٹیاں نکال کر ان کے سامنے رکھ دیں اور کہا دیکھ لو ان میں سے کوئی آپ کی بالٹی ہے پہچان کر لیتے جائیے، ابن مدینی رحمہ اللہ کہنے لگے میرے لئے ان بالٹیوں میں تمیز کرنا مشکل ہے لہذا دونوں سے میں بری الذمہ ہوتا ہوں اور جو کچھ میں نے قرض چکانے کے لئے آپ کو دیا ہے میں اس سے بھی دستبردار ہوتا ہوں چنانچہ ابن مدینی رحمہ اللہ نے کچھ نہ لیا، قاضی صاحب کہنے لگے: بخدا! ابن مدینی کی بالٹی یہ ہے میں تو ان کا صرف امتحان لینا چاہتا ہوں۔

۱۳۶۸۵- سلیمان بن احمد، محمد بن حسین انما طی کہتے ہیں ہم ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے جس میں یحییٰ بن معین وابو یوسف وزہیر بن حرب اور کبار علماء کی ایک بڑی جماعت تشریف فرما تھی، چنانچہ اہل مجلس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تعریفیں شروع کر دیں اور ان کے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ایک آدمی کہنے لگا اتنی کثرت سے یہ باتیں (یعنی فضائل احمد وغیرہ) نہ کرو۔ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا احمد بن حنبل کی ثناء زیادہ ہو چکی ہے؟ اگر ہم اپنی مجالس کا انعقاد ہی احمد بن حنبل کی تعریف و ثناء کے لئے کریں ہم ان کے فضائل کو پوری طرح نہیں بیان کر سکتے۔

۱۳۶۸۶- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، محمد بن یحییٰ نیشاپوری رحمہ اللہ کو جب امام احمد بن حنبل کی وفات کی خبر پہنچی تو کہنے لگے: اہل بغداد کے لئے مناسب ہے کہ ہر گھر میں احمد بن حنبل کی رحلت پر نوحہ کا اہتمام کریں۔

۱۳۶۸۷- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے کہا ہے: اے ابو عبید اللہ! جب نبی ﷺ سے مروی کوئی حدیث تمہارے نزدیک صحیح ہو اسکی ہمیں خبر دوتا کہ ہم اسکی طرف رجوع کر لیا کریں۔

۱۳۶۸۸- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اے ابو عبداللہ! تم صحیح احادیث سے باخوبی واقف ہو لہذا جب تمہارے پاس کوئی حدیث ہو اس کی ہمیں بھی خبر کرو تا کہ ہم اسے اپنائیں برابر ہے کہ اس حدیث کا مذہب کسی کوئی کا ہو یا نصرانی کا ہو یا شامی کا۔

عبداللہ بن احمد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ اپنی کتاب میں جہاں جہاں بھی حدیثی اللہ یا خبر فی اللہ کہتے ہیں اس سے میرے والد ماجد رحمہ اللہ مراد ہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی جو کتاب بغداد میں تصنیف کی ہے وہ مضر کی تصنیف سے افضل ہے۔ چونکہ امام شافعی رحمہ اللہ بغداد میں مسائل و احادیث کے بارے میں پوچھ لیتے تھے۔

۱۳۶۸۹- سلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: آؤ! میں تمہیں ایک ایسا آدمی دکھاتا ہوں اس جیسا تم نے کبھی نہیں دیکھا ہوگا چنانچہ احمد رحمہ اللہ مجھے امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ محمد بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں میرے والد اسحاق بن راہویہ نے ایک مرتبہ مجھے کہا: میں شافعی کو احمد بن حنبل جیسا نہیں سمجھتا ہوں۔

۱۳۶۹۰- سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ابتلاء کے دنوں میں ابراہیم بن حارث بشر سے کہنے لگے: اگر تم کوئی بات کر لیتے، بشر رحمہ اللہ نے جواب دیا: کیا تم مجھے حکم کرتے ہو کہ میں انبیاء کے مقام پر کھڑا ہو جاؤں؟



۱۳۶۹۴- سلیمان بن احمد، قیس بن مسلم بخاری، علی بن خثرم کہتے ہیں میں نے بشر بن حارث رحمہ اللہ کو سنا ہے کہہ رہے تھے: احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگ سے بھڑکتی ہوئی بھٹی میں داخل کیا گیا جب اس سے نکلے تو خالص کندن بن کر کے نکلے۔  
۱۳۶۹۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن احمد، ابو زرہ کہتے ہیں، فنون علم میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا ماہر کسی کو نہیں دیکھا۔

۱۳۶۹۶- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، ابو زرہ سے مروی ہے کہ زبیر بن حرب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا جو ان جیسے مضبوط قلب والا ہو اور ان کے قائم مقام بن سکے اور ان جیسی آزمائشوں کا سامنا کر سکے چنانچہ کئی سالوں تک امام احمد رحمہ اللہ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر جس ثابت قدمی کا ثبوت انہوں نے پیش کیا شاید کوئی اور نہ پیش کر سکے۔  
۱۳۶۹۷- سلیمان بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ سے مروی ہے میرے والد کہا کرتے تھے: بخدا! اگر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نہ ہوتے اور وہ اپنی جان کو نہ کھپاتے لامحالہ اسلام کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۶۹۸- سلیمان بن احمد بن براء، علی بن مدینی رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: احمد بن حنبل ہمارے آقا ہیں۔  
۱۳۶۹۹- سلیمان بن احمد، اور یس بن عبد الکریم حداد کہتے ہیں میں نے اپنے زمانے کے کبار علماء مثلاً یثیم بن خارجہ ومصعب زبیری و یحییٰ بن معین و اکبر بن ابی شیبہ و عثمان بن ابی شیبہ و عبد اللہ بن حماد نرسی و محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب و علی بن مدینی و عبید اللہ بن عمر قواریری، و ابو یوسف زبیر بن حرب و ابو معمر قطعی و محمد بن جعفر درکانی و احمد بن محمد بن ایوب صاحب مغازی و محمد بن بکار بن ریان و عمرو بن محمد ناقد و یحییٰ بن ایوب مقابری عابد و شریح بن یونس و خلف بن ہشام بزار و ابو یوسف زہرانی اور دیگر بے شمار علماء و فقہاء کو دیکھا ہے یہ سب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی عظمت و رفعت اور جلالت شان کے معترف تھے اور ان کی عظمت کو سلام پیش کرتے تھے۔

۱۳۶۹۷- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شجاع بن مخلد کہتے ہیں میں ابو ولید طرابلسی کے پاس بیٹھا تھا اچانک امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا خط ان کے پاس پہنچا میں نے پورا خط ان کی زبانی سنا پھر فرمایا: کوفہ اور بصرہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے زیادہ محبوب مجھے کوئی نہیں ان کی عظمت و رفعت میرے دل میں بہت زیادہ ہے۔

۱۳۶۹۸- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن جنید عجل، مہنا بن یحییٰ کہتے ہیں جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جس بے جا سے رہا کیا گیا میں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری کو انکی پیشانی اور چہرہ چومتے دیکھا اور سلیمان بن داؤد ہاشمی کو امام احمد رحمہ اللہ کی پیشانی اور سر چومتے ہوئے دیکھا۔

۱۳۶۹۹- حسین بن محمد، عمر بن حسن بن علی بن جعد، احمد بن منصور سے مروی ہے کہ ابو عاصم رحمہ اللہ نے مجھے کہا: جب تم جانے کا ارادہ کرلو تو برگزیدہ آدمی یعنی احمد بن حنبل کو میرا سلام کہنا۔

۱۳۷۰۰- حسن بن محمد، عمر بن حسین قاضی، محمد بن یعقوب کراہیسی سے مروی ہے کہ جب امام احمد بن حنبل بصرہ تشریف لائے تو ان کے آمد کو شاذ کوئی نے قدرے برا منایا (یہ چیز علماء میں قدیم سے چلی آرہی ہے) گویا کہ شاذ کوئی نے ناپسندیدگی کا اظہار یحییٰ بن سعید قطان سے کیا: یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے کہا:

تم کسی قسم کا اقدام کرنے سے رک جاؤ حتیٰ کہ میں اسے (یعنی امام احمد) کو دیکھ لوں، چنانچہ یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ نے جب امام احمد رحمہ اللہ کو دیکھا شاذ کوئی سے کہا: اے ابو سلیمان! بڑا افسوس ہے، تم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے ہو اور اس امت کے بہت بڑے عالم کے بارے میں باتیں کر رہے ہو۔

۱۳۷۰۱- حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ابو جعفر احمد بن قاسم، حسین کراہیسی کہا کرتے تھے ان لوگوں کی مثال جو امام احمد بن حنبل کا تذکرہ



(یعنی برا تذکرہ) کرتے ہیں اس قوم جیسی ہے جو ابوقبیس پہاڑ کے پاس آئیں اور اسے اپنے جوتوں کے ساتھ منہدم کرنا چاہیں (یعنی ابو قبیس پہاڑ کو جوتے مار کر منہدم کرنا چاہیں لامحالہ منہدم نہیں ہوگا امام احمد کی مثال بھی ایسی ہے)

۱۳۷۰۲- حسین بن محمد، عمر بن حسن قاضی، ہارون بن یوسف، ابن ابی ورد عابد کہتے ہیں میں نے سخی جلا جو کہ اکابر علماء و فضلاء میں سے ہیں کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی چنانچہ نبی ﷺ ایک جگہ کھڑے تھے ابن ابی داؤد آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا تھا اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ دائیں جانب تشریف فرما تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابن ابی داؤد کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اگر یہ لوگ اس نعمت عظمیٰ کی ناشکری کریں گے تو ہم اس کا اہتمام ایسے لوگوں کو سپرد کر دیں گے جو ناشکرے نہیں ہوں گے، اور نبی ﷺ کا اشارہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف تھا۔

۱۳۷۰۳- محمد بن ابراہیم، ابوبکر بن ماہان، علی بن ابی طاہر، ابو عثمان رقی، یثیم بن جمیل کہا کرتے تھے، میرا گمان ہے کہ یہ نوجوان یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اگر زندہ رہا تو اپنے زمانے والوں پر رحمت ہوگا۔

۱۳۷۰۴- ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن مخلد، ابوبکر، محمد بن احمد بن داؤد بن سیار، یوسف بن مسلم، یثیم بن جمیل نے ایک مرتبہ یثیم سے مروی ایک حدیث بیان کی تلامذہ نے کہا: اس حدیث میں محدثین نے آپ سے مخالفت کی ہے، یثیم نے کہا: بھلا کس نے مخالفت کی ہے؟ تلامذہ نے کہا: احمد بن حنبل نے مخالفت کی ہے۔ یثیم بن جمیل کہنے لگے: میں چاہتا ہوں میری عمر میں بھی کمی کر دی جائے اور احمد بن حنبل کی عمر میں اضافہ کر دیا جائے۔

۱۳۷۰۵- ابو نعیم اصفہانی، ابوبکر بن مالک، محمد بن یونس کدی، علی بن مدینی کہتے ہیں ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مجھے کہا: میں چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ مکہ تک جاؤں، لیکن مجھے آپ کے ساتھ چلنے سے صرف اتنی بات رکاوٹ بن رہی ہے کہ میں آپ کو اکٹاہٹ میں نہ مبتلا کر دوں یا آپ مجھے اکٹاہٹ میں نہ مبتلا کر دیں چنانچہ جب میں نے انھیں الوداع کیا عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! مجھے کچھ وصیت کیجئے: فرمانے لگے: جی ہاں! سنو! اپنے دل کو تقویٰ کے ساتھ چمٹائے رکھو اور اپنے پیش آخرت کو مستحضر رکھو۔

۱۳۷۰۶- ابو حسن بن ابان، مقاتل بن صالح انماطی صاحب اثرم، محمد بن مصعب عابد کہتے ہیں: بخدا! رضائے خدائے تعالیٰ کے لئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنے جسم پر جو کوڑے برداشت کئے وہ مرتبہ میں بشر بن حارث کے مجاہدات سے بدرجہا افضل و بڑھے ہوئے ہیں۔

۱۳۷۰۷- عبد اللہ اصفہانی، ابو الحسن بن ابان، ابو عمارہ، ابوتحی ناقد، حجاج بن شاعر کہتے ہیں مجھے پسند نہیں تھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں شہید کیا جاؤں اور میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکوں۔

قاسم بن نصر کہتے ہیں ایک مرتبہ مروزی حجاج بن شاعر کے پاس سے گزرے حجاج انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور فوراً ان کے پاس آ کر کہا: السلام علیکم یا خادم الصدیقین۔ (معلوم ہوا حجاج بن شاعر امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں رہا کرتے تھے)

۱۳۷۰۸- عبد اللہ، ابوالحسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نوح بن حسیب کہتے ہیں ہمارے شہر میں دو مجوسی عورتیں رہتی تھیں ان دونوں کا آپس میں مال میراث کے بارے میں تنازع کھڑا ہو گیا، انہوں نے ایک مسلمان کے پاس جھگڑا لایا چنانچہ مسلمان نے ایک کچھ حق میں فیصلہ کر دیا دوسری محرومہ کہنے لگی اگر تم نے احمد بن حنبل کے مسلک کے مطابق فیصلہ کیا ہے تو میں اس فیصلے سے راضی ہوں ورنہ میں راضی نہیں ہوں، (مطلب یہ ہے کہ غیر مسلم بھی امام احمد رحمہ اللہ کی جلالت شان اور عظمت کے معترف تھے)

۱۳۷۰۹- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، محمد بن حسین مکرم کہتے ہیں جب میں دن کو کسی کام میں مصروف ہو جاتا رہا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو ضرور دیکھتا اگر دن کو ان کے ساتھ مل بیٹھتا رہتا تو سخی بن معین کو ضرور دیکھتا۔



۱۳۷۱۰- حسین بن محمد، عمر بن حسین قاضی، احمد بن قاسم بن مساور کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم تکی بن معین رحمہ اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس مصعب زبیری بھی موجود تھے اہل مجلس میں سے ایک آدمی نے امام احمد رحمہ اللہ کا ذکر خیر چھیڑا اور خوب بڑھا چڑھا کر ان کا تذکرہ کیا، ایک اور آدمی کہنے لگا: یا اہل الکتاب لا تغلوا فی دینکم اے اہل کتاب اپنے دین میں حد سے تجاوز نہ کرو (النساء: ۱۷۱) تکی بن معین رحمہ اللہ کہنے لگے: کیا ابو عبد اللہ احمد رحمہ اللہ کی مدح غلو فی الدین ہے؟ چنانچہ تکی بن معین رحمہ اللہ نے چیخ کر کہا: ابو عبد اللہ کے تذکرے سے ہی مجلس کی شان دو بالا ہو سکتی ہے۔

۱۳۷۱۱- حسین بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن زیاد بن ہانی کہتے ہیں امام احمد رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک آدمی ان سے کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! میں نے آپ کی غیبت کی ہے مجھے ذمہ گناہ سے دستبردار کیجئے، احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دستبردار ہو بشرطیکہ اگر آئندہ غیبت کی طرف نہ لوٹو، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے عرض کیا: کیا آپ نے اسے دستبردار کر دیا ہے حالانکہ اس نے آپ کی غیبت کی ہے؟ فرمایا: کیا مجھے دیکھتے نہیں ہو کہ میں نے اس پر شرط بھی لگائی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا زہد و تقویٰ..... شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل عالم زاہد عامل اور کمال درجے کے عبادت گزار تھے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ تصوف حقیقت میں زہد فی الدنیا ہے جو کہ عبادت گزار عالم کو اس طرح مزین کر دیتا ہے جس طرح زیور خوبصورت گلے کو مزین کر دیتا ہے۔

۱۳۷۱۲- سلیمان بن احمد، حسین بن محمد بن عبید، مہنا بن تکی شامی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کے علاوہ کسی ایسے آدمی کو نہیں دیکھا جس نے ہر طرح کی بھلائی کو اپنے اندر سمولیا ہو حالانکہ میں نے سفیان بن عیینہ دو کعب اور دیگر بہت سارے علماء کو دیکھا ہے لیکن علم، فقہ اور زہد و ورع میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

۱۳۷۱۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحق بن راہویہ کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدالرزاق کی طرف چل نکلے راستے میں ان کے پاس سے خرچہ ختم ہو گیا چنانچہ انہوں نے راستے میں مزدوری پر کسی کا بوجھ اٹھایا یہاں تک کہ صنعاء پہنچ گئے حالانکہ راستے میں بطور نمکساری کے ساتھ کے ساتھیوں نے کچھ مال پیش بھی کیا لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۴- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن محمد بن بلال سے مروی ہے کہ علی بن مدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر میں داخل ہوا ان کے گھر کی حالت وہی تھی جو سوید بن غفلہ کے گھر کی حالت تھی، یہ سب کچھ امام احمد کے زہد و تقویٰ کی وجہ سے تھا۔

۱۳۷۱۵- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو نصر فتح بن ضحرف خراسانی، عبد بن حمید سے مروی ہے کہ عبدالرزاق کہتے ہیں: احمد بن حنبل ہمارے پاس آئے اور تقریباً دو سال قیام کیا جب واپس جانے لگے میں نے انھیں کچھ مال دینا چاہا اور کہا: اے ابو عبد اللہ یہ قبول کر لو اور اس سے نفع اٹھاؤ بلاشبہ ہماری زمین تجارت کی زمین نہیں ہے اور نہ ہی اس کی زراعت مزدوری پر کی جاتی ہے، عبد بن حمید کہتے ہیں ہم نے عبدالرزاق رحمہ اللہ کو دیکھا کہ انہوں نے مٹھی میں دینار رکھے تھے اور امام احمد رحمہ اللہ کی طرف بڑھا رہے تھے لیکن امام احمد رحمہ اللہ کہے جارہے تھے: میں بھلائی میں ہوں، چنانچہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۶- ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن محمد قانی، ابو عبد اللہ حسین بن محمد جنابذی، عبد الرحمن بن محمد بن ادریس، احمد بن سلیمان واسطی کہتے ہیں مجھے خبر پہنچی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ایک نان باکی کے پاس رہن پر جوتے رکھے ہوئے تھے نان باکی سے انہوں نے یکن جاتے وقت کچھ کھانا لیا تھا، چنانچہ جاتے وقت مزدوروں کے ساتھ بوجھ اٹھانے پر اپنے آپ کو مزدوری پر لگا دیا تھا، عبدالرزاق رحمہ اللہ



نے انھیں شبہ سے پاک دراہم پیش کئے لیکن انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۱۷- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے پیدل چل کر پانچ حج اور سوار ہو کر دو حج کیے ہیں اور ایک مرتبہ انہوں نے دوران حج بیس درہم خرچ کیے۔

۱۳۷۱۸- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ربیع سے مروی ہے ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خٹک مروزی (جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں) کے پاس تشریف لائے لیکن تھوڑی دیر ہی رہے اور وہاں سے نکل پڑے، چنانچہ خٹک مروزی جب گھر سے باہر نکلے ہم نے کہا ابو عبد اللہ آپ کے پاس کیوں آئے تھے؟ خٹک کہنے لگے: ابو عبد اللہ میرے گہرے دوست ہیں اور ہمارے درمیان کافی انس و محبت ہے، گویا خٹک حقیقت حال بتانے سے پہلو تہی کر رہے تھے لیکن جب ہم نے اصرار کیا کہنے لگے: ابو عبد اللہ نے مجھ سے دوسو (یا تین سو) درہم قرضہ لے رکھے تھے، وہ قرضہ مجھے ادا کرنے آئے تھے، میں نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! میں نے تو آپ کو کسی قسم کا کوئی قرضہ دیا ہی نہیں اور میں نے گویا نیت کر لی ہے کہ وہ قرضہ میں آپ سے وصول کر چکا ہوں۔ لیکن وہ کسی طرح نہ مانے اور کہا: میں نے جب بھی قرض لیا ہے اسے واپس کرنے کی نیت سے لیا ہے لہذا میں تمہیں ضرور واپس کر کے رہوں گا۔

۱۳۷۱۹- سلیمان، محمد بن موسیٰ بن حماد یزیدی کہتے ہیں کہ حسن بن عبد العزیز جزوی کو مصر سے وراثت میں ایک لاکھ دینار ملے، جس میں ایک ایک ہزار دینار کے تین صندوق امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے اور کہا: یہ حلال کی میراث ہے اور ہر قسم کے شبہ سے پاک ہے اسے قبول فرما لیجئے اور اپنے کام میں لائیے، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے قبول فرمانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میری کفایت ہو رہی ہے مجھے اس مال کی چنداں ضرورت نہیں۔

۱۳۷۲۰- ابو بکر بن مالک، ابو بکر بن حمدان نیشاپوری، یعقوب بن اسحاق بن ابی اسرائیل کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد اسحاق بن ابی اسرائیل اور امام احمد بن حنبل براستہ سمندر طلب علم کے لئے نکلے لیکن سمندر میں ان کی کشتی ٹوٹ گئی چنانچہ بفضلہ تقدیر الہی فقراء کے جزیرے تک پہنچ گئے وہاں ایک چٹان پر انھیں آنے کا اتفاق ہوا چٹان پر جلی حروف میں لکھا تھا: کل جب لوٹنے والے اللہ تعالیٰ کے روبرو لوٹ آئیں گے مالدار اور فقیر میں امتیاز کر دیا جائے گا ان کے سامنے صرف دو ہی ٹھکانے ہوں گے یا جنت یا جہنم۔

۱۳۷۲۱- حسین بن محمد تسری کہتے ہیں ایک سنار لڑکا (یعنی نوجوان زرگر لڑکا) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ ایک دن امام احمد نے اسے دو درہم دیئے اور بازار سے کاغذ خریدنے کو کہا، لڑکے نے بازار سے کاغذ خریدا اور کاغذ کے درمیان پانچ سو دینار محفوظ طریقے سے رکھ کر باندھ دیئے اور کاغذ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے گھر پہنچا دیئے، امام نے گھر والوں سے پوچھا گھر والوں نے جواب دیا: ہمارے پاس کاغذ لائے گئے ہیں چنانچہ امام احمد کے سامنے کاغذ رکھ دیئے گئے، آپ رحمہ اللہ نے جو نبی کاغذ کھولے بیچ میں رکھے ہوئے دینار بکھر گئے آپ رحمہ اللہ نے فوراً دینار جوں کے توں رکھ دیئے اور لڑکے کے بارے میں پوچھا حتیٰ کہ لڑکے کے بارے میں انھیں بتایا گیا، آپ خود لڑکے کے پاس گئے اور کاغذ بمعہ دیناروں کے لڑکے کے سامنے رکھ دیئے اور فوراً واپس لوٹ آئے، لڑکا آپ کے پیچھے پیچھے ہولیا اور کہتا جا رہا تھا: کاغذ تو میں نے آپ کے دراہم سے خریدا ہے میں کاغذ تو لے لیجئے آپ نے کاغذ لینے سے بھی انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۲- ابو بکر بن مالک، ابو جعفر بن درج عکمری کہتے ہیں ایک مرتبہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طلب میں گھر سے نکل گیا یہ ۲۳۶ھ کا واقعہ ہے، میں نے لوگوں سے پوچھا: انہوں نے بتایا: باہر نماز پڑھنے نکل گئے ہیں، چنانچہ میں ان کی انتظار میں پھاٹک کے دروازے پر بیٹھ گیا حتیٰ کہ امام احمد رحمہ اللہ تشریف لائے میں فوراً ان کی طرف اٹھا سلام کیا انھوں نے سلام کا جواب دیا امام احمد بوڑھے ہو چکے تھے داڑھی میں خضاب لگاتے تھے اور ان کا رنگ شدید گندمی تھا، امام احمد گلی میں داخل ہوئے میں بھی ان کے ساتھ چلتا رہا، جب ہم پھاٹک تک پہنچے وہاں قریب ہی ایک دروازہ کھلا تھا امام اس میں داخل ہوئے اور اپنے پیچھے دیکھنے لگے اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے



چلے جاؤ، لیکن میں وہیں ثابت قدم کھڑا رہا پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت بخشے چلے جاؤ، میں دوسری طرف متوجہ ہوا دیکھا کہ دروازے کے بالمقابل ایک مسجد ہے جس میں ایک بڑے میاں سرخ داڑھی والے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے، میں وہیں بیٹھ گیا، جب امام نے سلام پھیرا اتنے میں ایک آدمی نکلا اس نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ ان کے پیچھے کون تھا اور باتیں کیا کر رہے تھے، چونکہ خلیفہ کے پاس دعویٰ دائر کیا گیا ہے کہ ان کے ہاں ایک علوی قیام پذیر ہے، اتنے میں محمد بن نثر آ گیا اور پورے محلے کو گھیرے میں لے لیا پھر محلے کی تفتیش کی گئی مگر انھیں کچھ نہ ملا، میں نے لوگوں سے ان بڑے میاں کے بارے میں دریافت کیا، جواب ملا: یہ ان کے چچا اسحق ہیں، میں نے کہا: پھر وہ خود آپ کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ جواب ملا: وہ نہ اس سے اور نہ ہی اس کے بیٹوں سے بات کرتے ہیں چونکہ یہ لوگ سلطان سے انعام وغیرہ لیتے رہتے ہیں۔

۱۳۷۲۳- عبد اللہ، ابوالحسن ابان، محمد بن احمد جبر مروزی، ابراہیم بن متہ سمرقندی کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ امام ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: بخدا! احمد بن حنبل امام ہیں بلاشبہ امام احمد رحمہ اللہ نے تو لوگوں کے دلوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے، امام احمد رحمہ اللہ نے تو ستر (۷۰) سال فقر و فاقہ پر صبر کیا ہے۔

۱۳۷۲۴- عبد اللہ، ابوالحسن ابان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ مجھے میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ یزید بن ہارون نے مجھے پانچ سو کے لگ بھگ دراہم پیش کیا، میں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۲۵- حسن بن محمد، عمر بن حسن قاضی، محمد بن حاتم، حمدان بن سنان واسطی کہتے ہیں: ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل ہمارے پاس تشریف لائے اور ان کے ساتھ علماء و فضلاء کی ایک بڑی جماعت بھی تھی، ان حضرات کا خرچہ ختم ہو گیا چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ میرے پاس ایک پوتین لائے اور فرمایا: کسی سے کہو جو یہ پوتین بیچ کر میرے پاس اس کی قیمت لائے تاکہ میں اس سے اپنی گزر بسر کروں، چنانچہ میں نے دراہم کی ایک تھیلی لی اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر انھیں پیش کی لیکن انہوں نے دراہم مجھے واپس کر دیئے، میں مایوس ہو کر واپس لوٹ آیا میری بیوی کہنے لگی: یہ نیک آدمی ہیں شاید انھوں نے یہ دراہم کم سمجھے ہوں اس لئے قبول کرنے پر راضی نہ ہوئے ہوں لہذا اس مقدار کے دگنے ان کی خدمت میں پیش کرو، چنانچہ میں نے دگنے ان کی خدمت میں پیش کئے لیکن امام احمد رحمہ اللہ بدستور انکار پر مصر رہے اور مجھ سے پوتین لی اور بیچنے کے لئے خود باہر نکل گئے۔

۱۳۷۲۶- حسین بن محمد، شاکر بن جعفر، احمد بن محمد تسری کہتے ہیں لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر تین دن ایسے گزرے کہ ان میں کچھ کھایا نہیں چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے اپنے ایک دوست سے آٹا بطور قرض لیا، لوگ کھانے کی شدت احتیاج کو بھانپ گئے، لوگوں نے جلدی سے روٹیاں پکا کر ان کے سامنے حاضر کر دیں، آپ رحمہ اللہ نے پوچھا: تمہیں ہماری بھوک کا علم کیسے ہوا؟ اور تم نے اتنی جلدی سے روٹیاں کیسے تیار کر لیں؟ انہیں جواب دیا گیا: صالح (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے) کہ گھر میں تور گرم گرم تھا ہم نے جلدی سے روٹیاں تیار کر لیں، آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: روٹیاں اٹھا لو، چنانچہ باوجود شدید بھوک کے کھانا نہ کھایا حتیٰ کہ صالح کے گھر کی طرف جو دروازہ کھلتا تھا اسے بھی بند کرنے کا حکم دیا۔

۱۳۷۲۷- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، علی بن جہم بن بدر کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے ایک مرتبہ ہمیں ایک تحریر نکال کر دکھائی اور کہا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں: یہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ کی تحریر ہے ہم نے ان سے پوچھا: یہ کیونکر لکھا تھا؟ پڑوسی نے کہا: ہم مکہ مکرمہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس مقیم تھے ہم نے امام احمد بن حنبل کے پاس جانے کا ارادہ کیا لیکن کئی دنوں سے ان کا کوئی پتہ ہی نہ چلتا کہ وہ کہاں ہیں چنانچہ ہم ایک گھر میں گئے تاکہ گھر والوں سے آپ رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھیں اتفاق سے امام احمد رحمہ اللہ اسی گھر میں موجود تھے، چنانچہ گھر والوں نے ہمیں کہا: امام رحمہ اللہ یہیں موجود ہیں،



ہم امام رحمہ اللہ کے پاس آئے، لیکن کمرے کا دروازہ بند تھا، جب ہم حیل و حجت کر کے ان کے پاس پہنچے کیا دیکھتے ہیں کہ انہوں نے بوسیدہ کپڑے زیب تن کئے ہوئے ہیں، ہم نے ان سے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! کیا وجہ ہے کئی دنوں سے ہم آپ کو دیکھ نہیں رہے ہیں؟ فرمایا: دراصل میرے کپڑے چوری ہو گئے تھے جسکی وجہ سے میں محبوس ہو کر رہ گیا، میں نے عرض کیا: میرے پاس دینار ہیں، اگر آپ چاہیں مجھ سے قرض لے لیں چاہیں تو صلہ رحمی کے طور پر لے لیں، انہوں نے لینے سے مطلق انکار کر دیا، میں نے عرض کیا: کیا پھر آپ دینار لے لینے کی مجھے تحریر لکھ دیں گے؟ فرمایا: جی ہاں لکھ دیتا ہوں، میں نے ایک دینار پھر نکالا مگر قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ فرمایا: میرے لئے ایک کپڑا خریدو اور اسے دو حصوں میں کاٹ کر میرے پاس لے آؤ، انہوں نے اشارہ کیا کہ ایک حصہ کی تہ بند بنا دیں اور دوسرے کی چادر، چنانچہ میں نے ان کا حکم بجالایا اور جو باقی بچا ان کے پاس لے آیا، وہاں اس موقع پر میں ان کے پاس ایک کاغذ لایا اس پر انہوں نے اپنے ہاتھ سے یہ تحریر لکھی۔

۱۳۷۲۸- محمد بن جعفر بن یوسف، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن ضبل کہتے ہیں میں ایک مرتبہ واثق کے زمانے میں اپنے والد ماجد رحمہ اللہ کے پاس گیا (اس وقت ہماری کیا حالت تھی اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے) والد صاحب نماز کے لئے کمرے سے باہر تشریف لے گئے تھے، کمرے میں ایک نمدہ بچھا ہوا تھا جس پر والد صاحب بیٹھا کرتے تھے، والد صاحب پر کئی سال اسی حالت میں گزر چکے تھے حتیٰ کہ یہ نمدہ بھی بوسیدہ ہو گیا تھا، چنانچہ نمدے کو میں نے ایک جانب سے تھوڑا سا اوپر اٹھایا اچانک اس کے نیچے سے لکھا ہوا ایک کاغذ برآمد ہوا اس پر لکھا تھا: اے ابو عبد اللہ! مجھے خبر پہنچی ہے کہ آپ کو شدید تنگدستی کا سامنا ہے اور آپ پر قرض بھی ہے، میں فلاں آدمی کے بدست آپ کی خدمت میں چار ہزار درہم ارسال کر رہا ہوں ان سے اپنا قرض بھی چکا دیجئے اور اپنے عیال پر خرچ کیجئے، نیز یہ درہم ہر طرح کے شبہ سے پاک ہیں نہ یہ صدقہ کے ہیں اور نہ ہی زکاۃ کے یہ مجھے صرف اور صرف اپنے والد کی طرف سے وراثت میں ملے ہیں میں نے خط پڑھا اور رکھ دیا، جب والد صاحب کمرے میں تشریف لائے میں نے عرض کیا اے ابا جان! یہ کیسا خط ہے؟ سنتے ہی والد صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور فرمایا: یہ خط میں نے تم سے چھپا رکھا تھا، پھر فرمایا: اس خط کا جواب لیکر جاؤ، چنانچہ والد صاحب نے اس آدمی کی طرف خط لکھا: آپ کا خط مجھے ملا، ہم لوگ عافیت میں ہیں، رہی بات ہمارے قرضے کی تو وہ اپنے آدمی کا قرض ہے جو ہم سے رہن کا مطالبہ نہیں کریگا، رہی بات ہمارے عیال کی سو وہ اللہ تعالیٰ کے نعم و کرم میں ہیں واللہ، چنانچہ میں خط لیکر مال کی پیشکش کرنے والے کے قاصد کے پاس گیا: قاصد کہنے لگا: بڑا افسوس ہے! اگر ابو عبد اللہ یہ مال قبول فرما لیتے پھر اگر چہ دریائے دجلہ ہی میں کیوں نہ پھینک دیتے انھیں ضرور اجر و ثواب ملتا، چونکہ یہ آدمی ایسا ہے کہ اسکی کوئی نیکی معروف نہیں ہے، چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس آدمی کا ایک اور خط والد صاحب کے پاس آیا، والد صاحب نے پھر پہلے جیسا جواب دیا۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا ہم نے اس مال کا تذکرہ کیا: والد صاحب نے فرمایا: اگر ہم اس مال کو قبول کر لیتے کب کا ختم ہو چکا ہوتا۔

۱۳۷۲۹- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ابن جروی ایک مرتبہ والد صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے میں مشہور آدمی ہوں میں اس وقت (یعنی مغرب کے بعد) آپ کے پاس آیا ہوں میں نے آپ کے لئے ایک چیز تیار کر رکھی ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ چپکے سے اسے قبول فرمالیں، وہ مجھے خالص میراث سے ملی ہے، چنانچہ والد صاحب نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ابن جروی مسلسل اصرار کرتے رہے والد صاحب اس کے اصرار کو دیکھ کر ادھر سے اٹھ کر چلے گئے صالح کہتے ہیں مجھے خبر ملی ہے کہ حسن کہتے ہیں میرے بھائی نے مجھے کہا: میں امام احمد رحمہ اللہ پر اصرار کرتا رہا تا کہ مال قبول کر لیں لیکن وہ میرے اصرار سے بھی زیادہ عدم قبول پر مصر تھے، میں نے عرض کیا: چلو میں آپ کو بتاؤں دیتا ہوں، وہ کہتے ہیں، میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! وہ تین ہزار دینار ہیں، چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ مجھے وہیں چھوڑ کر اٹھ کر کہیں چلے گئے۔ صالح کہتے ہیں: ایک دن والد صاحب نے مجھے بتایا: اس دن میرے پاس روٹی کا



معمولی سا کٹڑا بھی نہیں تھا۔

۱۳۷۳۰- علی بن احمد و حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ ایک دفعہ بوران ابو محمد والد صاحب رحمہ اللہ سے کہنے لگے: میرے پاس خوشبو کی ایک ڈبیہ ہے اسے میں آپ کے پاس بھیجنا چاہتا ہوں، والد صاحب خاموش ہو گئے، ابو محمد نے جب دوبارہ بات دہرائی والد صاحب نے فرمایا: اے ابو محمد! خوشبو کی ڈبیہ میرے پاس بہت بھیجو چونکہ وہ میرے دل کو مشغول کر دیگی۔

صالح کہتے ہیں: ایک مرتبہ کسی اللہ والے نے چین سے جماعت محدثین جن میں تکی بن معین اور دیگر حضرات بھی ہیں کے لئے کچھ تحائف بھیجے اور والد صاحب رحمہ اللہ کے لئے کتابیں لکھنے کے لئے ایک جزو دان بھیجا، لیکن والد صاحب نے جزو دان واپس کر دیا۔ صالح کہتے ہیں: ایک دفعہ والد صاحب کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا میرے والد نے آپ کے لئے کچھ وصیت کی ہے والد صاحب نے فرمایا لاؤ، چنانچہ وہ آدمی کپڑوں کی ایک بڑی گٹھڑی اٹھا لایا، والد صاحب سے ذکر کیا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ احمد دورقی نے ایک ہزار دینار عطا کئے ہیں: فرمایا: ابے بیٹے۔ اللہ تعالیٰ کا رزق بہتر ہے اور وہی باقی بھی رہنے والا ہے، ایک دفعہ فرمایا دنیا کے تنگدستی کے دن بہت تھوڑے ہیں پھر تمہیں ایسے دنوں سے واسطہ پڑے گا جن سے کثرت مال والے اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکیں گے۔

۱۳۷۳۱- حسن بن محمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں: ایک مرتبہ والد صاحب خلیفہ کے پاس عسکر میں سولہ (۱۶) دن رہے۔ والد صاحب وہاں تین دنوں میں صرف ایک لپ ستونناول فرماتے اور صرف ایک گھونٹ پانی پیتے جب گھر لوٹے بہت ضعیف ہو چکے تھے چھ ماہ کے بعد جانبر ہوئے جب آئے تھے ان کی آنکھیں شدت ضعف کی وجہ سے اندر دھنس گئی تھیں۔

۱۳۷۳۲- عبد اللہ، احمد بن محمد، ابو حفص عمر بن صالح طرسوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ ابو عبد اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے ہاتھ سے کنویں میں قینچی گر گئی، اتنے میں ان کا ایک کرایہ دار آ گیا اور اس نے کنویں میں گھس کر قینچی نکالی، امام احمد رحمہ اللہ نے کرایہ دار کے احسان کا بدلہ چکانے کے لئے اسے تقریباً نصف درہم دینا چاہا، کرایہ دار نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا: قینچی کی قیمت تو صرف دو قیراط چاندی کے مساوی ہے لہذا میں کچھ نہیں لوں گا، چنانچہ کرایہ دار چلا گیا، کچھ دنوں کے بعد امام رحمہ اللہ نے کرایہ دار سے پوچھا: تمہارے ذمے میرا دوکان کا کتنا کرایہ ہے؟ کہا: تین مہینوں کا کرایہ اور ہر مہینے میں دوکان کا کرایہ تین درہم ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ نے کرائے کا حساب لگایا اور فرمایا: جاؤ میں تمہیں کرائے سے دستبردار کرتا ہوں۔

۱۳۷۳۳- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، عبد اللہ بن احمد بن حفصہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہم نے قیام کیا چنانچہ جس گھر میں ہم رہائش پذیر تھے اس میں ایک بوڑھے میاں جنھیں ابو بکر بن سماعہ کی کنیت سے یاد کیا جاتا تھا بھی رہ رہے تھے، میں اس وقت چھوٹا لڑکا تھا اس گھر میں ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ بھی تشریف لائے میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ اس آدمی کے ساتھ ملازم رہو اور ان کی خدمت کرو چونکہ یہ نیک آدمی ہیں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی خدمت کرتا رہا، امام رحمہ اللہ دن کو طلب حدیث میں نکل جاتے ایک دن اتفاقاً ان کا ساز و سامان چوری ہو گیا۔ جب واپس تشریف لائے میری والدہ نے ماجرا سنایا امام رحمہ اللہ نے طاچے کے سوا کوئی چیز نہ مانگی۔ (طاچہ جس میں چراغ رکھا جاتا ہے)

۱۳۷۳۴- عبد اللہ، احمد، ابو عبد الرحمن، قاضی اسماعیل بن اسحاق سے مروی ہے کہ نصر بن علی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آخرت کا معاملہ بہت اچھا ہے چونکہ دنیا ان کے پاس ہر طرف سے آئی مگر دنیا کی طرف انہوں نے مطلق توجہ نہ دی۔

۱۳۷۳۵- جعفر بن محمد بن نصر غلدی، ابو حامد، ابراہیم بن ہانی کہتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تین دن میرے پاس روپوش رہے، تین دن کے بعد کہنے لگے: میرے لئے اب کوئی اور جگہ تلاش کرو تا کہ میں اس میں منتقل ہو جاؤں، میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! اگر آپ یہاں سے کہیں اور چلے گئے مجھے آپ کا خوف لاحق رہے گا، جب انہوں نے اصرار کیا چاروں چار میں نے ان کے لئے ایک متبادل جگہ



تلاش کی جب میرے پاس رخصت ہونے لگے فرمایا: رسول اللہ ﷺ غار ثور میں تین دن تک روپوش رہے ہمارے لئے حلال نہیں کہ ہم فراخی میں آپ ﷺ کی اتباع کریں اور شدت میں آپ ﷺ کی اتباع ترک کر دیں، ابو حادہ کہتے ہیں: میں نے یہ واقعہ امام احمد رحمہ اللہ کے دو بیٹوں عبد اللہ و صالح کے گوش گزار کیا ہے کہنے لگے: ہم نے یہ واقعہ سنا، پھر میں نے یہی واقعہ ابراہیم بن ہانی کے بیٹے اسحق کو سنایا وہ کہنے لگا: میرے والد نے مجھے یہ واقعہ نہیں سنایا۔

۱۳۷۳۶- ظفر بن احمد، ابو اسلم بشر بن احمد اسفرائینی، محمد بن ہشام بن سعد سے مروی ہے کہ فتح بن حجاج کا بیان ہے کہ امیر المؤمنین نے شمار کنندہ بھیجے تاکہ گنتی کریں کہ کتنے لوگوں نے امام احمد رحمہ اللہ کی نماز جنازہ پڑھی ہے چنانچہ انہوں نے آدمیوں کی گنتی کی تو تیرا لاکھ نکلے ان کے علاوہ بہت سارے سفر میں بھی تھے۔

۱۳۷۳۷- ظفر بن احمد، حسن بن علی، احمد و راق، عبد الرحمن بن محمد، محمد بن عباس شکتی سے مروی ہے کہ ورکانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ جس دن امام حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا دس ہزار (۱۰،۰۰۰) یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں نے اسلام قبول کیا۔ ورکانی کہتے ہیں: جس دن امام احمد رحمہ اللہ کا انتقال ہوا چار اقسام کے لوگوں میں ماتم اور نو حذنی کا ایک کھرام ساچ گیا یعنی مسلمانوں یہودیوں نصرانیوں اور مجوسیوں میں (یہی ہے کہ "موت العالم موت العالم" ایک عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے)

۱۳۷۳۸- سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن صدقہ، ہلال بن علاء کہتے ہیں اگر دو چیزیں نہ ہوتیں لوگ ہمیشہ ان کے محتاج رہتے۔ (۱) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش، سوا اگر امام احمد رحمہ اللہ کی آزمائش نہ ہوتی سب لوگ جہمی بن جاتے۔ (۲) محمد بن ادریس شافعی رحمہ اللہ بلاشبہ امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے بندت لے کھول دیئے ہیں۔ (یعنی امام شافعی رحمہ اللہ نے لوگوں کے لئے فقہ کے بندت لے کھول دیئے)

۱۳۷۳۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ جیسا کوئی نہیں دیکھا چنانچہ پچاس سال ہم ان کی صحبت میں رہے انہوں نے کبھی اپنی بزرگی و بھلائی پر ذرہ برابر بھی فخر نہیں کیا۔

۱۳۷۴۰- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ ایک دن (چوبیس گھنٹے) میں تین سو رکعات نوافل پڑھتے تھے، اور جب انھیں ظلم و تعدی کے کوڑے لگے ضعف میں اضافہ ہو گیا اور ایک دن میں ڈیڑھ سو رکعات پڑھتے تھے اس وقت اسی برس کی عمر کے قریب قریب تھے۔

۱۳۷۴۱- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے، رات کو تھوڑی دیر سوتے اور پھر صبح تک نماز و دعا میں مشغول رہتے۔

۱۳۷۴۲- ابو احمد غطری لقی، زکریا ساجی، محمد بن عبد الرحیم بن صالح ازدی، اسحق بن موسیٰ انصاری کہتے ہیں ایک دفعہ مامون الرشید نے محدثین میں مال تقسیم کیا، چنانچہ مامون نے مال جس کو بھی دیا اس نے قبول کیا صرف امام احمد رحمہ اللہ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۳۷۴۳- حسین بن محمد، شاہد بن جعفر، ابن محمد بن یعقوب سے مروی ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: ابو عبد الرحمن طلیل ہیں اور مکھن کی خواہش ظاہر کرتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے کسی نے آدمی کو فلوس دیئے اور کہا بازار سے مکھن خریدا لاؤ چنانچہ آدمی نے بازار سے مکھن خریدا اور چقندر کے پتے پر رکھ کر لایا، جب امام احمد رحمہ اللہ نے اسکی طرف دیکھا فرمایا: یہ پتا کہاں سے لایا ہے؟ آدمی نے جواب دیا: سبزی فروش کے پاس سے لایا ہوں، امام احمد رحمہ اللہ نے کہا: کیا سبزی فروش سے اجازت لی ہے؟ آدمی نے کہا: میں نے اجازت نہیں لی، فرمایا: پتا واپس لے جاؤ اور سبزی فروش کو واپس کر دو۔



۱۳۷۳- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل بن احمد، صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی میرے والد ماجد کو دعا دیتا تو فرماتے۔ کوئی مؤمن محفوظ نہیں ہوتا مگر اعمال کے خاتمے سے کمتر کر دیتے ہیں میں نے والد صاحب کو کثرت کے ساتھ کہتے ہوئے سنا: یا اللہ! سلم سلم، اے اللہ! ہم تجھ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۷۴- محمد بن جعفر، محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد کہتے ہیں ایک آدمی جسے احمد بن حکیم عطا کیا جاتا تھا خلف مخرمی کے ساتھ عفان کے پاس آتا جاتا تھا چنانچہ اس آدمی نے اپنے کسی بیٹے کی ختنہ کروائی اور تکی، ابو خثیم اور جماعت محدثین کو دعوت دی اور میرے والد ماجد (امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی) دعوت میں تشریف لانے کا مطالبہ کیا، چنانچہ سارے مدعوین چلے گئے اور ان کے بعد میرے والد صاحب تشریف لے گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا والد صاحب جب گھر میں داخل ہوئے انھیں ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا اور ان کے ساتھ محدثین کی ایک جماعت بھی بیٹھی ہوئی تھی، محدثین میں ایک آدمی تھا جسے ابو بکر کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور احوال کے نام سے معروف تھا وہ والد صاحب سے کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! یہاں تو چاندی کے برتن ہیں، والد صاحب نے جب غور کیا کیا دیکھتے ہیں کہ سامنے چاندی کی ایک کرسی رکھی ہوئی ہے چنانچہ والد صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور چل پڑے ان کے پیچھے پیچھے دیگر لوگ بھی چل دیئے میزبان کو اطلاع کی گئی وہ فوراً نکل کر والد صاحب سے آ ملا اس نے بڑی حیل حجت کی کہ والد صاحب واپس لوٹ جائیں مگر والد صاحب نہ لوٹے حتیٰ کہ بعض حضرات کو سفارش کے لئے بھی بھیجا مگر والد صاحب ایک ہی رائے پر ڈٹے رہے اور واپس نہ گئے بعد میں اس آدمی کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

۱۳۷۵- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابو حفص عمر بن صالح موسیٰ کہتے ہیں میں اور تکی جلاء جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ وہ ابدال میں سے تھے (ابو عبد اللہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پاس گئے آپ رحمہ اللہ کے پاس بوران، زہیر اور ہارون جمال بیٹھے ہوئے تھے، میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ کس چیز سے دل نرم ہو جاتے ہیں؟ چنانچہ آپ رحمہ اللہ نے تلامذہ کی طرف دیکھا اور آنکھ سے اشارہ کیا پھر تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: اے بیٹے! رزق حلال کھانے سے دل نرم ہو جاتے ہیں پھر میں ابو نصر بشر بن حارث کے پاس گیا ان سے کہا اے ابو نصر! دل کس چیز سے نرم ہوتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں یہ آیت پڑھی "الابذکر اللہ تعظم من القلوب" (الرعد: ۲۸) خبردار! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے" میں نے کہا: میں تو ابو عبد اللہ کے پاس سے آ رہا ہوں بشر رحمہ اللہ نے کہا: بتاؤ ابو عبد اللہ نے تمہیں کیا کہا؟ میں نے کہا: انہوں نے کہا ہے کہ رزق حلال کھانے سے دل نرم ہوتے ہیں، بشر رحمہ اللہ کہنے لگے: ابو عبد اللہ نے اصل حقیقت کو بیان کیا ہے، پھر میں عبد الوہاب بن الحسن کے پاس گیا ان سے بھی یہی سوال کیا: انہوں نے بھی جواب میں مذکورہ بالا آیت تلاوت کی میں نے کہا: میں تو ابو عبد اللہ کے پاس سے آ رہا ہوں، سن کر شدت فرحت سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور کہنے لگے بتاؤ۔ ابو عبد اللہ نے کیا کہا ہے؟ میں نے کہا: ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ رزق حلال سے دلوں میں نرمی آتی ہے، ابو الحسن کہنے لگے ابو عبد اللہ نے اصل جو تمہیں بتلایا ہے سو وہی بات اصل ہے جو ابو عبد اللہ نے فرمائی۔

۱۳۷۶- عبد اللہ، احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے طرسوس اور یمن کا سفر پیدل چل کر کیا ہے، پانچ حج مکے میں اور ان میں سے تین حج پیدل چل کر کے ہیں، کسی آدمی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ یوں کہہ سکے کہ اس نے میرے والد صاحب کو اس علاقے کے لواحات میں دیکھا ہے، صرف جمعہ کی نماز کے لئے ہا ہر تشریف لے جاتے تھے، تنہائی پسند تھے چنانچہ بشر رحمہ اللہ بھی اس قدر تنہائی پر مبر کرتے تھے چنانچہ وہ بھی تھوڑی دیر کے لئے اس طرف نکل جاتے کبھی اس طرف۔

۱۳۷۷- عبد اللہ، احمد، عبد اللہ بن احمد سے پوچھا گیا: کیا آپ کے والد صاحب انتقال کے وقت باتیں سمجھ لیتے تھے؟ عبد اللہ نے اثبات میں جواب دیا: ہم انھیں وصیت کرتے تھے پھر وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے: صالح کہنے لگے: کیا انہوں نے فرمایا تھا کہ میری انگلیوں



میں حلال کرو؟ پس ہم نے حلال کیا والد نے اشارہ کرنا چھوڑ دیا اور اسی وقت ان کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۴۹- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، عبد اللہ سے مروی ہے کہ والد صاحب نے مرض وفات میں مجھے حکم دیا کہ عبد اللہ بن ادریس کی کتاب نکالو، میں نے کتاب نکالی، حکم کیا: لیث کی احادیث نکالو، پھر فرمایا: میں نے طلحہ سے کہا کہ طاؤس سے مرض میں رونے کو ناپسند سمجھتے تھے۔ چنانچہ طاؤس کے لئے نہیں سنا گیا کہ وہ مرض میں روئے ہوں حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی، میں نے والد صاحب کو حدیث پڑھ کر سنائی چنانچہ تا وفات دوران مرض معمولی آواز بھی نہیں سنی گئی (سبحان اللہ حالتیں دو ہیں مرض پر کون روتا ہے، اور چپ رہنا دونوں حالتیں باعث اجر و ثواب ہیں، اگر روتا نہیں تو اس لئے کہ بیماری بھی رحمت ہے بھلا رحمت پر کون روتا ہے، اگر روتا ہے تو اس لئے کہ یا اللہ میں کمزور ضعیف ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انکساری ظاہر کرتا ہوں گویا وجہ ثانی کی رو سے نہ رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک طرح کی جرات کرنا ہے اور رونا اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی ہے حاصل یہ کہ اگر روئے تو جزع و فزع نہ کرے اور اگر نہ روئے تو محض اس لئے کہ بیماری رحمت ہے (هذا ما سنع على قلبي والله الحمد على ذلك)

۳۶۵۰- عمر بن احمد بن عثمان، محمد بن عمرو، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں دین والد صاحب کی وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھا اور میں نے ہاتھ میں ایک کپڑا لیا ان کے پاس بیٹھ گیا تاکہ روح پرواز ہوتے ہی میں آپ رحمہ اللہ کے جڑے باندھ لوں والد صاحب پر نزع طاری تھی، چنانچہ والد صاحب پر ایسی کیفیت طاری ہوتی ہم سمجھتے کہ آپ کی روح پرواز کر چکی مگر پھر افاقہ ہو جاتا، ایک مرتبہ افاقہ ہوا تو ہاتھ سے دور ہونے کا اشارہ کر رہے تھے، دو مرتبہ ایسا کیا، جب تیسری مرتبہ کیا میں نے عرض کیا: اے ابا جان! اس وقت یہ کیسا مہمہ ہے؟ فرمایا: ابلیس علیہ لعنۃ اللہ میرے برابر میں آ کر کھڑا ہوا اور اپنی انگلیاں کاٹ رہا تھا اور کہہ رہا تھا، اے احمد! میری آزمائش میری آزمائش میں اسے جھڑک رہا تھا، تھوڑی ہی دیر کے بعد والد صاحب رحمہ اللہ کی روح پرواز کر گئی۔

۱۳۷۵۱- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے والد صاحب رحمہ اللہ کی وفات پر چیونٹی کو بھی بلوں سے باہر نکلے ہوئے دیکھا پھر میں نے کالی کالی چیونٹیاں نکلی ہوئی دیکھیں جو بعد میں میں نے کبھی نہیں دیکھیں، میں نے ایک مرتبہ والد صاحب رحمہ اللہ کو نبی ﷺ کے بال مبارک ہاتھ میں لئے ہوئے دیکھا کہ اپنے منہ پر رکھے ہوئے ہیں اور انکا بوسہ لے رہے ہیں۔ میں نے انھیں بال مبارک آنکھوں پر بھی رکھتے ہوئے دیکھا اور کبھی کبھار بال پانی میں ڈبوئے اور پھر تیر کا پانی پی لیتے۔ ایک مرتبہ میں نے والد صاحب کو دیکھا ان کے ہاتھ میں نبی ﷺ کا ایک برتن تھا برتن کو کنویں میں دھویا اور پھر کنویں کے پانی سے پیا۔ میں نے والد صاحب کو کئی مرتبہ آب زمزم سے پیتے دیکھا کہ شفاء کی غرض سے آب زمزم پیتے تھے، اور اس میں ہاتھ بھگو کر چہرے پر مسح کرتے۔ والد صاحب اکثر فرمایا کرتے فقر میں بھلائی ہے۔

فرمایا کرتے تھے میں چاہتا ہوں اس معاملے سے میری برابری سراہری میں نجات ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں (یعنی آخرت کے معاملہ میں میری خدمات دینیہ کے سامنے رکھتے ہوئے برابر سراہری کا معاملہ ہو جائے نہ میرے ذمے کوئی گناہ باقی رہے اور نہ نیکی بس برابر سراہر کر کے مجھے نجات مل جائے۔ امام احمد رحمہ اللہ کا یہ تاریخی مقولہ ہے یہ بات انہوں نے عاجزی و انکساری میں ارشاد فرمائی تھی ورنہ امام احمد رحمہ اللہ اور برابری سراہری بخدا! ہم بھی اس آس پر پڑے ہیں کہ امام احمد کا ہاتھ تمام لیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگان دین کے ساتھ نسبت عطا فرمائے آمین) والد صاحب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ فتنہ دین بہت گراں ہار ہے۔ مار کٹائی اور جس بے جا کو میں اپنے لئے برداشت کر لوں گا یہ تو محض دنیاوی فتنہ ہے۔

۱۳۷۵۲- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا والد صاحب رحمہ اللہ نے میرے پاؤں کی طرف دیکھا میرے پاؤں نرم ملائم تھے اور ان میں مچھنٹیں نہیں تھیں مجھے فرمایا: یہ کیسے پاؤں ہیں؟ تم ننگے پاؤں



کیوں نہیں چلتے حتیٰ کہ تمہارے پاؤں کھر درے ہو جائیں عبد اللہ کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے طرسوں کا سفر پیادہ پا کیا تھا، میرے والد صاحب تنہائی پسند تھے انھیں صرف مسجد یا نماز جنازہ یا کسی مریض کے پاس دیکھا جاسکتا تھا ورنہ باہر نہیں نکلتے تھے بازاروں میں چلنا پھرنا مکروہ سمجھتے تھے۔

۱۳۷۵۳- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم دورقی کہتے ہیں جب امام احمد رحمہ اللہ مکہ مکرمہ میں عبد الرزاق کے پاس سے ہو کر آئے میں نے ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا دیکھا اور ان پر مشقت اور تھکاوٹ کے اثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے، میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! عبد الرزاق کے پاس جانے میں آپ کو بہت مشقت برداشت کرنی پڑی، احمد رحمہ اللہ فرمانے لگے: جو استفادہ ہم نے عبد الرزاق سے کیا ہے اس کے پیش نظر یہ مشقت بہت ہلکی ہے چنانچہ ہم نے عبد الرزاق سے وہ حدیثیں لکھیں جو زہری عن سالم عن عبد اللہ عن ابیہ اور زہری عن سعید بن مسیب عن ابی ہریرہ کی اسناد سے مروی ہیں۔

۱۳۷۵۴- عبد اللہ، عبد اللہ احمد کہتے ہیں میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نے امام عبد الرزاق سے بجز ایک مجلس کے زبانی احادیث نہیں لکھی اور وہ یوں ہوا تھا کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے انھیں ایک جگہ بیٹھے ہوئے پایا وہیں انہوں نے ہمیں ستر (۷۰) حدیثیں املاء کیں پھر امام عبد الرزاق رحمہ اللہ تلامذہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: اگر یہ آدمی (یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ) نہ ہوتا میں تمہیں حدیثیں نہ بیان کرتا۔ عبد اللہ کہتے ہیں: ہر وہ آدمی جس نے اسی سال کی عمر کے بعد عبد الرزاق سے سماع کیا ہے؟ اس کا سماع ضعیف ہے میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے عبد الرزاق سے بہت پہلے سماع کیا ہے۔

۱۳۷۵۵- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ عثمان بن تحکی قرسانی کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہ کے پاس ہوتے تھے ان کی مجلس میں بہت بھیڑ ہوتی تھی چنانچہ ایک دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ہجوم کی گرمی کی وجہ سے بیہوش ہو گئے، اہل مجلس میں سے ایک آدمی جسے ذکر کیا کے نام سے پکارا جاتا تھا اور وہ سفیان رحمہ اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا اور انھیں اپنے ساتھ مجلس درس میں لایا کرتا تھا، سفیان رحمہ اللہ سے کہنے لگا: آپ حدیثیں سنائے جا رہے ہیں اور ادھر خیر الناس احمد بن حنبل مر چکے ہیں؟ پھر پانی کے چھینٹے مارے، جب امام احمد رحمہ اللہ نے پانی کی ٹھنڈک محسوس کی بیہوشی دور ہوئی اور افاقہ ہوا، سفیان رحمہ اللہ نے مجلس حدیث برخاست کر دی اور اٹھ کر چلے گئے۔

۱۳۷۵۶- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں مجھے فتح بن خشف نے خط لکھا کہ انہوں نے ترمذی بن حزام ترمذی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابو سلیمان جرجانی کے پاس محمد بن حسن کی کتابوں کے حصول کے لئے آتا جاتا تھا ایک دن مجھے امام احمد رحمہ اللہ بل کے قریب ہی سامنے سے آتے ہوئے مل گئے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: ابو سلیمان کی طرف فرمایا: تمہارے اوپر بڑا افسوس ہے تم نے نبی ﷺ تک تین واسطوں کو چھوڑ دیا ہے اور ابو حنیفہ تک تم تین واسطوں کی طرف متوجہ ہو گئے ہو میں نے کہا وہ کیسے اے ابو عبد اللہ؟ فرمایا: یزید بن ہارون واسطہ میں کہتا ہے حدیث محمد بن حسن عن یعقوب عن ابی حنیفہ موسیٰ بن حزم کہتے ہیں ان کی بات میرے دل میں جاگزیں ہو گئی میں نے اس وقت کرائے پر سواری لی اور واسطہ چل پڑا اور یزید بن ہارون سے سماع کیا۔

۱۳۷۵۷- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو عباس سے مروی ہے کہ ابو داؤد کہتے ہیں میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی طرسوں کی جامع مسجد سے باہر نکل رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی اقتداء کرو یعنی احمد بن حنبل کی، ایک دوسرے آدمی کا بھی نام لیا جسے میں بھول گیا ہوں ابو داؤد کہتے ہیں میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۷۵۸- حسین بن محمد، احمد بن محمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابونصر، عبد بن حمید کہتے ہیں ایک دفعہ میں بغداد میں ایک مسجد میں تھا اور محدثین بیٹھے آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے، امام احمد رحمہ اللہ اس وقت نوجوان تھے، لیکن تمام محدثین کے منظور تھے، اچانک ابوسعید بلخی



جو کہ ہمارے ایک شیخ ہیں اندر داخل ہوئے اور ابو عبد اللہ امام احمد رحمہ اللہ کے قریب ہو کر بیٹھ گئے، امام رحمہ اللہ سے کوئی سوال پوچھا امام رحمہ اللہ نے جواب دیا، پھر شیخ نے بات کا رخ کلام کی طرف موڑ دیا، امام احمد رحمہ اللہ کلام میں بہت کم گفتگو کرتے تھے، چنانچہ امام رحمہ اللہ نے شیخ کو کوئی جواب نہ دیا اور ہاتھ سے دوہو جانے کا اشارہ کیا، امام احمد رحمہ اللہ کے بعض ساتھی سمجھ گئے کہ شیخ نے امام رحمہ اللہ سے کوئی ایسا سوال پوچھا ہے جسے امام رحمہ اللہ ناپسند فرماتے ہیں چنانچہ امام احمد رحمہ اللہ ابو سعید بلخی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے آدمی ہماری مجلس میں صرف نبی ﷺ کی احادیث کا مذاکرہ ہوتا ہے اور یہاں سارے اصحاب حدیث بیٹھے ہیں۔ جو سوال تم نے کیا ہے اسے لیکر ابن ابی داؤد کے پاس چلے جاؤ ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

۱۳۷۵۹- حسین بن محمد، ابو اسود عبد الرحمن بن فیض، ابراہیم بن محمد بن حسن کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خلیفہ کے پاس داخل کیا گیا وہاں موجود حاضرین خوف سے سہمے ہوئے تھے چونکہ خلیفہ نے ابھی ابھی دو آدمیوں کے سر قلم کرنے کا حکم صادر کیا تھا، امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ابو عبد الرحمن شافعی کی طرف دیکھا اور فرمایا: تم نے امام شافعی رحمہ اللہ سے فسح کے بارے میں کیا حفظ کیا ہے؟ ابن ابی داؤد کہنے لگا اس آدمی کو دیکھو! اسے یہاں پیش کیا گیا ہے تاکہ اسکی گردن تن سے جدا کر دی جائے اور یہ فقہ کے متعلق مناظرہ کر رہا ہے۔ (بات واضح ہے کہ اللہ والوں کو موت کا خوف نہیں ہوتا)

۱۳۷۶۰- سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ثابت بن احمد بن شبویہ اپنے والد احمد بن شبویہ کو امام احمد رحمہ اللہ پر فضیلت دیتا تھا اور کہتا کہ احمد بن شبویہ جہاد میں مشغول رہے اور قیدیوں کو آزاد کراتے رہے اور پوری عمر سرحدوں پر گزاری، میں نے اپنے بھائی سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟ جواب دیا: ابو عبد اللہ احمد بن حنبل افضل ہیں۔ لیکن میں نے اس پر قناعت نہ کی مجھے رہ رہ کر احمد بن شبویہ پر تعجب آتا چنانچہ ایک سال بعد میں نے خواب دیکھا کہ ایک شیخ ہیں اور ان کے ارد گرد بہت سارے لوگ جمع ہیں لوگ ان سے سوال کر رہے ہیں اور سوالات کے جوابات سن رہے ہیں، میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا، جب وہ چل پڑے میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہولیا میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! مجھے بتائیے آپ کے نزدیک احمد بن حنبل افضل ہیں یا احمد بن شبویہ؟ جواب دیا: سبحان اللہ! احمد بن حنبل آزمائش میں مبتلا کئے گئے اور انہوں نے صبر کا دامن کسی حال میں ہاتھ سے نہیں چھوڑا حالانکہ احمد بن شبویہ عافیت میں رہے ہیں، کیا آزمائش میں مبتلا آدمی اور جو عافیت میں رہا ہو برابر ہو سکتے ہیں۔ بہت بعید ہے دونوں کے درمیان کتنی دوری ہے۔

۱۳۷۶۱- سلیمان بن احمد، یثیم بن خلف، عباس بن محمد دوری سے مروی ہے کہ ہمارے ایک پڑوسی علی بن ابو حرارہ کا بیان ہے کہ میری والدہ تقریباً بیس سال سے اپنا حج تھیں ایک دن والدہ نے مجھ سے کہا: احمد بن حنبل کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں، چنانچہ میں امام احمد رحمہ اللہ کی طرف چل پڑا اور ان کے گھر پہنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن میرے لئے دروازہ نہ کھولا گیا امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ادھر قریب ہی رہنے والا ایک آدمی ہوں میری والدہ اپنا حج ہے وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے معذور ہے اس نے کہا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے لئے دعا کریں، آپ رحمہ اللہ نے غصہ بھرے لہجے میں جواب دیا: ہم خود زیادہ محتاج ہیں کہ تمہاری والدہ ہمارے لئے اللہ کے حضور دعا کرے، میں اسی لمحے واپس لوٹ آیا، پیچھے مڑ کر جو دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت امام احمد رحمہ اللہ کے گھر سے باہر نکل رہی ہے اور کہہ رہی ہے: تم ہو جو ابو عبد اللہ کے ساتھ بات کر رہے تھے، میں نے اثبات میں جواب دیا، کہنے لگی: میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو چھوڑ کر نکلا در آنحالیکہ وہ تمہاری والدہ کے لئے اللہ کے حضور دعا کرنے میں مشغول تھے اس آدمی کا کہنا ہے کہ میں فوراً اپنے گھر آیا اور زور زور سے دروازے پر دستک دی کیا دیکھتا ہوں کہ والدہ اپنے پاؤں پر تندرست حالت میں چلتی ہوئی آئی اور دروازہ کھولا اور کہنے لگی: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت عطا فرمادی ہے۔



۱۳۷۶۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی، یعقوب بن یوسف، محمد بن عبیدہ صدقہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ ہم لوگ عرفہ میں موجود ہیں اور لوگ نماز کی انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا: لوگوں کو بھلا کیا ہوا نماز نہیں پڑھتے؟ لوگوں نے جواب دیا: کہ لوگ امام کی انتظار میں ہیں، چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، محمد کہتے ہیں: صدقہ پہلے نبین کی رائے کا مذہب رکھتے تھے، اس کے بعد جب ان سے کسی چیز کے متعلق سوال کیا جاتا تو کہتے: امام سے پوچھو۔

۱۳۷۶۳- محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن اسحق، مدائنی، محمد بن حرب، عبید بن محمد، عمار کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے خواب میں حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا، کہنے لگے: وہ صدیق ہے۔

۱۳۷۶۴- ظفر بن احمد، عبد اللہ بن ابراہیم جریری، ابو جعفر محمد بن صالح ابودریج، بلال خواص کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا: بشر رحمہ اللہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا: بشر نے اپنے بعد اپنی مثال کوئی نہیں چھوڑی، میں نے پھر ان سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا وہ صدیق ہیں، پھر میں نے ابوثور کے بارے میں پوچھا؟ فرمایا: وہ آدمی حق کا سچا طالب ہے، میں نے پوچھا: میں آپ کو کس وسیلے سے دیکھ سکتا ہوں؟ فرمایا: اپنی ماں کی فرمانبرداری کر کے۔

۱۳۷۶۵- ظفر بن احمد، عبد اللہ بن قاسم قرشی، محمد بن اسحق قاشانی، اسحق بن حکیم کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ان کے کندھے پر نور سے دو طرح کی لکھی ہوئی ہیں، یوں لگتی تھیں گویا کہ روشنائی سے لکھی گئی ہیں، وہ الفاظ مسطورہ یہ تھے: **فَسِيكَفِيكُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** (بقرہ: ۱۳۷) اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی طرف سے آپ کی کفایت کریں گے اور اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہیں۔

۱۳۷۶۶- محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن اسحق مدائنی کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک پتھر پھٹا اور اس سے ایک جھنڈا ظاہر ہوا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ جواب ملا: امام احمد بن حنبل نے اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ انہی دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو کوڑے مارے گئے تھے۔

۱۳۷۶۷- محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن ابی دؤد سے مروی ہے کہ علی بن سہل سجستانی مرجشہ کے عقائد کا معتقد تھا میں نے اس سے کہنا شروع کیا کہ ان عقائد سے رجوع کر لو کہنے لگا میں امام احمد کے قول سے رجوع نہیں کروں گا، میں نے کہا کیا تم نے امام احمد کو دیکھا ہے؟ کہنے لگا جی ہاں میں نے خواب میں انہیں دیکھا ہے کہ قیامت برپا ہو چکی ہے لوگ پل صراط پر کھڑے ہیں اور پل کو وہی آدمی عبور کرنے پاتا ہے جس کے پاس مہرزدہ تصدیق ہے، ایک طرف ایک آدمی کھڑا مہر لگا رہا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی ہے جو لوگوں کو مہر لگا کر دے رہا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: یہ امام احمد بن حنبل ہیں رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۷۶۸- سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، سلمہ بن شیب کہتے ہیں ہم معصم کے زمانے میں امام احمد بن حنبل کے پاس بیٹھے ہوئے تھے یکا یک ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا: تم میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ ہم سب خاموش ہو گئے اور اسے کچھ جواب نہ دیا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ خود ہی بول پڑے اور کہا: میں ہوں احمد تمہیں کیا کام ہے؟ بولا: میں خشکی و تری کا تقریباً چار سو فرسخ کا سفر طے کر کے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں، میں جمعہ کی رات سویا ہوا تھا خواب میں ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا تم احمد بن حنبل کو جانتے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا، کہا: بغداد جاؤ اور اس کے بارے میں لوگوں سے پوچھو سو جب تم اسے دیکھ لو اس سے کہو کہ خضر تمہیں سلام کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ آسمانوں کا مالک تجھ سے راضی ہے اور تمام فرشتے بھی تجھ سے راضی ہیں چونکہ تم نے محض اللہ کی رضا کے لئے صبر کیا۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ، کیا تمہیں اس کے علاوہ کوئی اور کام بھی ہے؟ آدمی بولا: میں آپ



کے پاس صرف اسی کام کے لئے آیا ہوں، پھر اس آدمی نے ہمیں وہیں چھوڑ کر رخت سفر باندھ لیا۔

۱۳۷۶۹- عمر بن احمد بن عثمان، ہزہ بن حسین، احمد بن جلد دعا کہتے ہیں جس دن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا وہ جمعہ کا دن تھا میر نماز سے فارغ ہو کر گھر واپس لوٹ آیا سوتے وقت ارادہ کیا کہ یا اللہ! آج رات امام احمد بن حنبل کو مجھے خواب میں دکھا دے، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ امام احمد رحمہ اللہ زمین و آسمان کے درمیان ایک نورانی گھوڑے پر سوار ہیں اور ان کے ہاتھ میں نورانی لگا ہے، میرا ہاتھ لگام تک پہنچ گیا، میں نے لگام پکڑ لی، امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: اقرار کرو کہ خبر معاینہ کی طرح نہیں ہو سکتی (یعنی سنی ہوئی بات سچائی و ثبوت میں آنکھ دیکھی ہوئی بات کی طرح نہیں ہو سکتی) میں نے لگام چھوڑ دی اور نیند سے بیدار ہو گیا۔

۱۳۷۷۰- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، حمیش بن ورد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی ﷺ کی خواب میں زیارت کی میں نے پوچھا یا نبی اللہ! احمد بن حنبل کا کیا حال ہے؟ ارشاد فرمایا: عنقریب ہی تمہارے پاس موسیٰ علیہ السلام آنا چاہتے ہیں ان سے پوچھ لینا چنانچہ یکا یک میں نے اپنے آپ کو موسیٰ کے پاس کھڑے پایا، میں نے پوچھا یا نبی اللہ! امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: احمد بن حنبل خوشی اور غمی دونوں میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے، لیکن انھیں صدیق پایا گیا اور انھیں زمرہ صدیقین میں داخل کر دیا گیا۔

۱۳۷۷۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن حاتم عسکلی، ابراہیم بن جعفر مروزی کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو خواب میں خراماں چہل قدمی کرتے ہوئے دیکھا میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! یہ چہل قدمی کا کونسا انداز ہے؟ فرمایا: یہ سلامتی کے دار میں خدام کی چہل قدمی ہے۔

۱۳۷۷۲- ابونصر صوفی، عبد اللہ بن احمد نہروانی، ابوالقاسم عبد اللہ بن قاسم قریشی کہتے ہیں کہ میں نے مروزی کو کہے سنا ہے کہ میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا انہوں نے سبز رنگ کے دو کپڑے زیب تن کر رکھے تھے اور پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے پہن رکھے تھے جنکے تھے سبز زمرہ کے تھے، ان کے سر پر نور کا ایک تاج رکھا ہوا تھا جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا تھا، اس زرق برق لباس میں ملبوس امام احمد خراماں چل رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! یہ کونسا چلنے کا انداز ہے؟ فرمایا: دار السلام میں خدام کے چلنے کا یہی انداز ہے۔

۱۳۷۷۳- ابونصر صوفی، عبد اللہ بن احمد نہروانی، ابوالقاسم عبد اللہ بن قاسم قرشی، مروزی کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو سبز رنگ کے کپڑوں میں ملبوس دیکھا ان کے پاؤں میں سرخ سونے کے جوتے ہیں جن کے تھے سبز زمرہ کے ہیں اور ان کے سر پر نور کا عظیم الشان تاج سجایا گیا ہے جسے جواہر کے ساتھ مرصع کیا گیا ہے، اور وہ خراماں چلے جا رہے ہیں میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! اس طرح کی چہل قدمی تو آپ کے بارے میں معروف نہیں ہے پھر کیوں کر؟ فرمایا: دار السلام میں خدام کی یہی چہل قدمی ہوتی ہے، میں نے کہا آپ کے سر پر تاج کیسا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی مجھے جنت میں داخل کیا مجھے عمدہ عمدہ جوتے پہنائے میری عزت و اکرام کیا، اور مجھے مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: اے احمد! یہ سب انعام و اکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہوا جو تم نے کیا کہ میرا کلام غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۷۴- محمد بن عبد اللہ رازی، ابوالقاسم احمد بن محمد بن صالح، ابو عبد اللہ بن خزیمہ کہتے ہیں کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا انتقال ہوا میں شدید غم سے دوچار ہو گیا، رات بھی غمزدہ حالت میں گزاری تاہم رات کو میں نے خواب میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فاخرانہ چال میں مشی کرتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! یہ فاخرانہ چال کیسی ہے؟ فرمایا: دار السلام میں خدام کا یہی انداز چال ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا، فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کی میرے سر پر تاج سجایا اور مجھے سنہری جوتے پہنائے، اللہ تعالیٰ نے مجھے خطاب کرنے کے فرمایا: اے احمد! یہ سب انعام و اکرام تمہارے اس قول کی وجہ سے ہے جو تم نے قرآن مجید کے



میں کیا کہ ”میرا کلام غیر مخلوق ہے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حکم دیا: اے احمد! میرے حضور وہ دعائیں مانگو جو تمہیں سفیان ثوری کے واسطے سے پہنچی ہیں اور تم دنیا میں بھی وہ دعائیں مانگتے تھے، میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کیا، اے میرے رب! ہر چیز تیرے قبضہ قدرت میں ہے پس مجھ پر جو تجھے قدرت حاصل ہے اسکا واسطہ مجھ سے کسی چیز کے متعلق سوال نہ کرنا اور میری ہر قسم کی خطا معاف فرمادے، ارشاد ہوا! اے احمد یہ میری جنت ہے اس میں داخل ہو جا اور اسی میں قیام کر، چنانچہ میں جنت میں داخل ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے سفیان ثوری رحمہ اللہ ہیں اور ان کے سبز رنگ کے دو پر ہیں ان کے ذریعے جنت ایک درخت سے دوسرے درخت پر اڑ جاتے ہیں اور زبان سے کہتے جا رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں جنت کی زمین عطا فرمائی جہاں چاہیں ہم اس میں رہیں پس عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے۔ میں نے کہا: عبدالوہاب دراق کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: میں نے انھیں نور کے سمندر میں چھوڑا ہے وہ رب غفور کی زیارت کئے جا رہے ہیں، میں نے پوچھا بشر رحمہ اللہ کے ساتھ کیسا معاملہ ہوا؟ فرمایا: ننخ، بشر جیسا کون ہو سکتا ہے میں نے انھیں رب ذوالجلال کے سامنے دیکھا ہے اور ان کے سامنے جنتی کھانوں سے دسترخوان سجایا گیا تھا، اللہ عزوجل انکی طرف خصوصی توجہ کر رہے ہیں اور بشر سے فرما رہے ہیں اے آدمی جس نے دنیا میں نہیں کھایا اور پیاب کھا اور پی اور عیش و عشرت میں رہا۔

۱۳۷۷ھ - اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن عمر، نصر بن خزیمہ سے مروی ہے کہ مجمع بن مسلم کہتے ہیں کہ ہمارا ایک پڑوسی تھا جو قزوین میں قتل کر دیا گیا تھا چنانچہ جس رات امام احمد رحمہ اللہ نے وفات پائی اسکی صبح کو ہمارے مقتول پڑوسی کا بھائی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا: آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا چنانچہ رات کو میں نے اپنے بھائی کو بہت خوبصورت شکل میں دیکھا اور آنحالیکہ وہ عالیشان گھوڑے پر سوار تھا، میں نے اس سے پوچھا: اے بھائی! کیا تجھے قزوین میں قتل نہیں کر دیا گیا تھا؟ جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے شہداء اور آسمانوں کے کھنے والوں کو حکم کیا ہے کہ سب کے سب امام احمد بن حنبل کی نماز جنازہ میں حاضر ہوں میں بھی ان لوگوں میں شامل ہوں جنہیں حاضری حکم کیا ہے، ہم نے اس رات کی تاریخ نوٹ کر لی جب تحقیق کی تو پتہ چلا واقعہ اس رات امام احمد بن حنبل نے وفات پائی۔

۱۳۷۷ھ - احمد، نصر، ابن مجمع، حجاج بن یوسف کہتے ہیں میں نے اپنے چچا زاد کو دیکھا میں نے ان سے امام احمد کے بارے میں پوچھا کہنے لگے: وہ تو عمر بن الخطابؓ کے اصحاب میں سے ہیں۔

۱۳۷۷ھ - اپنے والد سے، احمد، نصر، ابن مجمع، ابو قاسم احول، یعقوب بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے خواب میں حضرت سری سقطی رحمہ اللہ کو دیکھا میں نے پوچھا: آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا، کہا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کی طرف نظر کرنا میرے لئے مباح کر دیا ہے، میں نے پھر پوچھا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور احمد بن نصر کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ کہا: وہ دونوں جنت میں پھلوں میں مشغول ہیں۔

۱۳۷۸ھ - حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابو بکر محمد بن علی بن بحر، ابو عبد الرحمن بن صباح کہتے ہیں میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں کسی بھاری ہوتی چیز پر ہوں اور میرے سامنے دو آدمی کھڑے رو رہے ہیں، میں نے ایک کو سنا وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا ہے ابن عمرؓ کے ساتھی نے ہجرت کر لی ہے، دوسرا بولا لوگ ایسا نہیں کرنے دیں گے، یکا یک آدمی قدرے دور سے آتا ہوا دکھائی دیا سر اور داڑھی کٹے بالوں میں خضاب کر رکھا تھا، ان دونوں میں سے ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا: یہ ہے ابن عمرؓ کا ہم نشین چنانچہ جب وہ آدمی قریب ہوا دیکھا تو وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تھے، میں بلند مرتفع جگہ کے قریب ہوا دیکھا کہ وہاں ابن عمرؓ کھڑے ہیں انہوں نے اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب کیا ہوا ہے، اور کہہ رہے ہیں کہ نجاستوں اور پلیدیوں والوں کے لئے کیا ہے اور اس کے لئے کیا ہے؟ ان کی باتیں اس عظیم ہستی کے بارے میں لاشیء کے درجے میں ہیں، پھر میں بیدار ہو گیا۔ میں نے یہ خواب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھنے سے پہلے دیکھا تھا: پھر بعد میں میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو دیکھا سو ایسا ہی پایا جیسا انھیں خواب میں دیکھا تھا۔



۱۳۷۷- حسین بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن یحییٰ، محمد بن یحییٰ بن علی قسوری کہتے ہیں جب حمدون بردی ابو زرعہ کے پاس احادیث لکھنے کے لئے وارد ہوئے تو ان کے گھر میں ساز و سامان، برتن اور پچھوئے دیکھے، ابو زرعہ بولے: یہ سب کچھ میرے بھائی کی ملکیت ہے، حمدون نے چاہا کہ واپس لوٹ جائیں، چنانچہ جب رات ہوئی تو انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک نمایاں جگہ پر کھڑے ہیں اور پانی میں کسی آدمی کا سایہ دکھائی دیا وہ آدمی بولا: تم ہی آدمی ہو جو ابو زرعہ کو زہد کا طعنہ دے رہے تھے؟ کیا تم جانتے ہو کہ احمد بن حنبل ابدال میں سے تھے؟ چنانچہ جب احمد بن حنبل رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابو زرعہ کو ان کی جگہ لاکھڑا کیا ہے۔

۱۳۷۸- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبد الرزاق عمار جو کہ نیک دمشق آدمی تھے، کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے: چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے دعا کی پھر اس کے بعد میں خضر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا مجھے بشر بن حارث کے بارے میں بتائیے: فرمایا: جس دن بشر رحمہ اللہ نے وفات پائی زمین پر ان سے بڑھ کر کوئی بھی متقی نہیں تھا۔ میں نے کہا: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا کیا حال ہے؟ کہا وہ تو صدیق ہیں، میں نے حسین کراچی کے بارے میں پوچھا؟ اس کے بارے میں بڑے سخت کلمات کہنے حتیٰ کہ قریب تھا کہ اسے اسلام ہی سے نکال دیتے، میں نے کہا: مجھے قرآن کے بارے میں بتائیے: فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں، میں نے ان سے نیند کے بارے میں پوچھا: فرمایا! لوگوں کو نیند سے روکو، میں نے کہا لوگ نہیں مانتے، فرمایا: جو مانے بہت اچھا اور جو نہ مانے اسے چھوڑ دو۔

۱۳۷۹- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، محمد بن بشر بن مطر، عبد الرزاق کہتے ہیں میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: بشر کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے زمانے کے سب سے بہتر انسان تھے، میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے بارے میں پوچھا: فرمایا: وہ صدیق ہیں۔

۱۳۸۰- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد، نصر بن خزیمہ، ابن مجمع، عبد الرزاق کہتے ہیں میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں جنت میں دیکھا ہے ان سے میں نے بشر بن حارث کے بارے میں پوچھا: فرمایا وہ اعلیٰ علیین میں ہیں۔

بکر بن حماد مقری کہتے ہیں میں مسجد خیف میں سویا ہوا تھا نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے سوال کیا یا رسول اللہ! بشر بن حارث کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا: بشر کو جنت کے وسط میں اتارا گیا ہے، میں نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں سوال کیا؟ ارشاد فرمایا: کیا عبد اللہ بن عمر نے حدیث نہیں سنائی کہ جب اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں کو جنت میں داخل کرتے ہیں تو ان کی طرف مسکراتے ہیں۔

۱۳۸۱- اپنے والد سے، نصر، محمد بن مخلد، احمد بن محمد بن عبد الحمید کوفی، ابراہیم بن حرزان کہتے ہیں ہمارے ایک پڑوسی نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا اس کے پاس سات تاج تھے سب سے پہلے اس نے جسے تاج پہنایا وہ امام احمد بن حنبل تھے پھر صدقہ کو تاج پہنایا۔

۱۳۸۲- اپنے والد سے، احمد، نصر بن مخلد، محمد بن حسین بن ابی عبد الرحمن بن قاسم انماطی، احمد بن عمر بن یونس سے مروی ہے کہ ہمارے ایک شیخ ابو عبد اللہ سمحانی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنی امت میں ہمارے لئے کسی کو چھوڑا ہے جسکی ہم اقتداء کریں؟ ارشاد فرمایا: تم لوگ احمد بن حنبل کے دامن کو ہاتھ سے مت چھوڑو۔

۱۳۸۳- محمد بن احمد بن حمویہ عسکری، احمد بن علی بن سعید، ابوبکر بن ابی خیمہ، یحییٰ بن ایوب مقدسی کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی گویا کہ نبی ﷺ سو رہے ہیں اور آپ ﷺ نے اپنے اوپر ایک کپڑا ڈال رکھا ہے اور امام احمد دہلوی دونوں آپ ﷺ سے کہیاں دور کر رہے ہیں۔

۱۳۸۴- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں ابو نصر فتح بن حریف نے مجھے خط لکھا کہ ابو حلیط (جو کہ اہل خراسان کے اہل فضل میں



سے ہیں) کہتے ہیں: احمد بن حنبل اور ان کے ساتھیوں کو آزمائش میں قید کر لیا گیا، کوڑے لگنے سے پہلے پہلے کا واقعہ ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب رات ہوئی تو میرے دیگر ساتھی سو گئے اور میں اپنے معاملے کے بارے میں متفکر تھا، یکا یک دیکھتا ہوں کہ طویل القامت آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے میرے قریب ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں خاموش رہا۔ کچھ جواب نہ دیا، اس نے دوسری بار پوچھا کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں خاموش رہا اس نے تیسری بار پوچھا: کیا آپ ہی احمد بن حنبل ہیں؟ میں نے جواب دیا جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں کہنے لگا: صبر کیجئے جنت آپ کے نام ہے، امام احمد رحمہ اللہ کا بیٹا ہے، جب کوڑوں کی حرارت نے مجھے بے چین کر دیا مجھے اس آدمی کی بات آ گئی۔

۱۳۷۸- سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابابار، یعقوب ابو یوسف (معروف کرنی رحمہ اللہ کے بھتیجے) کا بیان ہے کہ میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی آزمائش کے دنوں میں ایک مرتبہ سویا ہوا تھا خواب دیکھا کہ ایک آدمی بغیر آستینوں کے صوف کا جبہ پہنے ہوئے اندر داخل ہوا میں نے اس سے پوچھا آپ کون ہیں؟ جواب دیا: میں موسیٰ بن عمران ہوں میں نے کہا: کیا آپ وہی موسیٰ ہیں جن سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے کلام کیا تھا؟ میں ایسی حالت میں تھا کہ یکا یک گھنگھریالے بالوں والا ایک آدمی چھت سے ہمارے پاس اتر اس نے دو کپڑے پہن رکھے تھے میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جواب دیا: یہ عیسیٰ بن مریم ہیں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں وہی موسیٰ بن عمران ہوں جس سے اللہ تعالیٰ نے بدون ترجمان کے کلام کیا تھا، یہ عیسیٰ بن مریم اور تمہارے نبی ﷺ، احمد بن حنبل، عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور دیگر تمام فرشتے گواہی دیتے ہیں قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔

۱۳۷۸- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، محمد بن فرج ابو جعفر (جو کہ امام احمد رحمہ اللہ کے پڑوسی تھے) کا بیان ہے کہ جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر حوادث یعنی جس بے جا ظلم و زیادتی اور مار کٹائی کا ایک طومار سا آن پڑا میں کچھ دل برداشتہ سا ہو گیا اور نیند کرنے لگا: مجھے خواب دکھائی دیا اور کہا گیا کیا تم راضی نہیں ہو کہ احمد بن حنبل ابوسواد عدوی کے مرتبہ پر فائز ہوں کیا تم نے ابوسواد کا واقعہ روایت کیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: کہا: پس بلاشبہ احمد بن حنبل اسی مرتبہ پر ہیں۔

ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں اس امت کے کسی خوشحال امیر نے ابوسواد عدوی کو بلایا اور ان سے کوئی سوال پوچھا: ابوسواد نے اپنے علم کے مطابق اسے جواب دے دیا۔ مگر جواب اسکی مراد و چاہت کے موافق نہ ہوا کہنے لگا: مرادی جواب دو ورنہ تم اسلام سے بری الذمہ ہو، ابوسواد نے کہا: پھر میں کس دین کا قرار کروں؟ بولا: ورنہ تیری بیوی طلاق کہا پھر میں رات کس کے ہاں گزاروں گا؟ چنانچہ امیر نے ابوسواد کو چالیس کوڑے لگوائے، سو اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے کوڑے ضائع نہیں جائیں گے، ابو جعفر محمد بن فرج کہتے ہیں میں ابو عبد اللہ کے پاس آیا اور انھیں خبر دی سن کر بہت خوش ہوئے۔

۱۳۷۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو جعفر (جو کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے پڑوسی تھے) کا بیان ہے کہ ہم لوگ سلطان کے دوازمین حاضر ہوئے، امام احمد رحمہ اللہ کو حاضر کر لیا گیا تھا، چنانچہ سلطان نے جب لوگوں کو ادھر آتے ہوئے دیکھا غصے سے اس کی رگیں پھول گئیں اور آنکھیں سرخ ہو گئیں اس میں جسد رزمی تھی بھی وہ بھی ختم ہو گئی میں نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ پر غصے ہو رہا ہے، ابو جعفر کہتے ہیں: جب میں نے سلطان میں غیض و غضب کی لہر دیکھی میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! خوش ہو جائیے چونکہ ہمیں محمد بن فضیل بن غزوان، ولید بن عبد اللہ بن جمیع، ابوسلمہ بن عبد الرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے حدیث پہنچی ہے کوئی کسی مومن کے دین کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جاتا ہے تم دیکھ سکتے ہو کہ اس کے پیٹوں کے اندر آنکھیں گھوم رہی ہوتی ہیں یوں لگتا ہے جیسے وہ کوئی دیوانہ ہو۔

۱۳۷۹- حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل بن احمد بن صالح بن احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ سلال، ابو عبد اللہ محمد بن نوح کہتے ہیں میں نے



ابو عبد اللہ احمد بن حنبل سے کہا اگر آپ مجھے کمزور سمجھتے ہیں آپ کمزور نہ ہو جائیں آپ ہم جیسے نہیں ہیں۔ ابو عبد اللہ نے فرمایا: خوش ہو جاؤ! تم تین میں سے ایک بات پر ضرور ہو یا تو تم اسے نہیں دیکھو گے اور وہ تمہیں نہیں دیکھے گا یا تم اسے دیکھو تو لوگے لیکن اس کی تکذیب کرو گے، اگر قتل کر دیئے گئے تو افضل شہید ہو گے، اگر تم نے اسے دیکھ لیا اور اس کی تصدیق کر لی تو اللہ تعالیٰ تیرے اور اس کے درمیان حائل ہو جائیں گے۔

۱۳۷۹۱- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عبد اللہ، احمد بن غسان کہتے ہیں: مجھے اور احمد بن حنبل کو کجاوے میں بٹھا کر اونٹ پر سوار کر کے مامون کے پاس لایا گیا، جب ہم عانہ کے قریب پہنچے احمد بن حنبل مجھ سے کہنے لگے: میرا دل محسوس کرتا ہے کہ آج رات رجاہ حصار پس اگر آپہنچے میں سویا ہوا ہوں تو مجھے جگا دینا اور اگر آپ سوئے ہوئے ہوں تو میں آپ کو جگا دوں گا۔ اسی دوران ہم آگے بڑھ رہے تھے اچانک کسی نے کجاوے پر دستک دی احمد بن حنبل کجاوے سے باہر جھانکے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک آدمی چغہ پہنے باہر کھڑا ہے اور کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں یہاں لانے میں راضی ہے لہذا سوچ لیجئے آپ کا یہاں آنا کہیں مسلمانوں کے لئے باعثِ نخواست ثابت نہ ہو؟ خوب سمجھ لیجئے کہ لوگ آپ کے انتظار میں ہیں اگر آپ نے قول کر دیا تو لوگ بھی آپ کی اتباع میں (قرآن مخلوق ہے) قول کر دیں گے جان لو تمہارے سامنے یا موت ہے یا جنت، چنانچہ جب ہم بزیرون پہنچے احمد بن حنبل کہنے لگے: اے احمد بن غسان میں آپ کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے ضرور یاد رکھئے، خوشی غمی غرض ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور سختی و فراخی میں اللہ کا شکر ادا کرتے رہو، اگر اس آدمی (یعنی مامون) نے ہمیں مجبور کیا کہ ہم قرآن کے مخلوق ہونے کا قول کریں آپ ہرگز مت اقرار کریں بالقرض اگر میں کہہ بھی دوں آپ ہرگز میری طرف میلان نہ کریں اور ارشاد باری تعالیٰ متحضر رکھیں ”ولا تترکبوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار“ (ہود-۱۱۳) ظالموں کی طرف جھکاؤ مت کرو کہیں تمہیں آگ نہ چھو لے“ چنانچہ میں نے احمد بن حنبل کی نوجوانی اور ثابت قدمی پر تعجب کیا، چنانچہ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک خادم آستین کے پلو سے آنکھیں صاف کرتے ہوئے باہر آیا اور وہ کہہ رہا تھا: اے ابو عبد اللہ! میرے اوپر بہت گراں گزر رہا ہے کہ امیر المؤمنین نے تنگی تلوار سونت لی ہے اس طرح اس سے پہلے کبھی تلوار نہیں سونتی نیز ہر شکوہ اہتمام کے ساتھ چمڑے کا دسترخوان بھی لگا دیا گیا ہے (یعنی آپ کے قتل کی ہر طرح کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے) پھر امیر المؤمنین نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میری قرابتداری کی قسم میں احمد بن حنبل اور اس کے ساتھی کے سر سے تلوار نہیں اٹھاؤں گا حتیٰ کہ وہ دونوں اقرار نہ کر لیں کہ قرآن مخلوق ہے میں نے احمد بن حنبل کی طرف دیکھا وہ بل بیٹھے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے پھر کہا: اے میرے آقا: تیری برود باری نے اس فاجر کو دھوکے میں ڈال دیا ہے یہاں تک کہ تیرے اولیاء پر بھی جرات مندی کرنے لگ گیا ہے۔ یا اللہ! اگر قرآن مجید تیرا کلام غیر مخلوق ہے ہماری بھرپور کفایت فرما، احمد بن غسان کہتے ہیں بخدا! تہائی رات بھی نہیں گزری تھی کہ ہم نے چیخ پکار اور شور و غل سنا پس اچانک دیکھتے ہیں کہ رجاہ حصار سامنے سے آتا ہوا دکھائی دیا اور آتے ہی کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! تم نے سچ کہا قرآن کلام اللہ غیر مخلوق ہے بخدا! امیر المؤمنین مرچکا ہے۔

۱۳۷۹۲- حسین بن محمد بن ابراہیم قاضی ایذ جی، ابو عبد اللہ جوہری، یوسف بن یعقوب بن فرج سے مروی ہے کہ علی بن محمد قرشی کہتے ہیں: جب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو آگے بڑھا دیا گیا تا کہ انھیں کوڑے لگائے جائیں چنانچہ ان کے کپڑے اتار لئے گئے اور صرف شلوار باقی رہنے دی، اسی دوران ان پر کوڑوں کی بارش ہو رہی تھی ادھر شلوار کھسکے جا رہی تھی قریب تھا کہ ستر مکمل جاتا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنے لگے یکایک نیچے کی جانب سے دو ہاتھ نمودار ہوئے امام احمد پر مسلسل کوڑے برسائے جا رہے تھے چنانچہ ہاتھوں نے شلوار مضبوط کر کے باندھ دی، جلاد جب کوڑے مار کر فارغ ہوئے ہم نے امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا: جس وقت شلوار کھلے جا رہی تھی آپ کیا کہہ رہے تھے، فرمایا: میں نے کہا تھا: اے وہ ذات جس کے عرش کی کنہ معلوم نہیں ہے وہ کہاں ہے اگر میں حق



پر ہوں تو میرا ستر کھلنے نہ پائے۔ پس میں نے یہی کہا تھا۔

۱۳۷۹۳- محمد بن جعفر و علی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب ہم اسحاق بن ابراہیم کے پاس داخل ہوئے تو ان کا خط جو طرسوس سے آیا تھا ہمیں پڑھ کر کے بنایا گیا اس میں لکھا تھا: اللہ تعالیٰ کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ ہر چیز کا خالق ہے، میں نے کہا ”وہو السميع البصير“ (الشوریٰ: ۱۱) حاضرین میں سے کسی نے کہا: احمد سے پوچھو وہ فرمان باری تعالیٰ ”وہو السميع البصير“ سے کیا مراد لیتے ہیں چنانچہ میرے والد ماجد نے فرمایا: میری وہی مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (یعنی میری مراد وہی ہے جو مطلب الفاظ سے منکشف ہو رہا ہے) صالح کہتے ہیں پھر ان لوگوں کو آزمائش و امتحان میں مبتلا کر دیا گیا چنانچہ بہت سارے لوگوں نے سرکاری مطالبہ قبول کر لیا (یعنی قرآن کو مخلوق کہہ دیا) مگر صرف چار آدمی میرے والد ماجد و محمد بن نوح و عبید بن عمر قواریری اور حسن بن حماد سجاده اپنے موقف پر ڈٹے رہے پھر عبید اللہ بن عمر و حسن بن حماد بھی ناکام سیل رواں میں بہہ گئے صرف میرے والد ماجد اور محمد بن نوح جس بے جا میں پڑے اپنے موقف پر ڈٹے رہے چنانچہ کئی دن تک یہ دونوں حضرات جس بے جا میں پڑے رہے پھر طرسوس سے خط وارد ہوا پھر میرے والد ماجد اور محمد بن نوح کو جھکڑیاں ڈال کر اکٹھے ہی لے جایا گیا اور بغداد سے نکال دیئے گئے ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ انبار تک گئے، وہاں ابو بکر اچول نے میرے والد ماجد سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ اگر تمہیں تلوار پر پیش کیا جاتا کیا آپ اہل اقتدار کا موقف مان لیں گے؟ والد صاحب نے جواب دیا کبھی نہیں، والد ماجد کہتے ہیں: سرکاری کارندے وہاں سے لے کر ہمیں آگے چلے گئے اور ایک فروہ گاہ میں اتارا پھر جب ہم وہاں سے آدمی رات کے وقت چلے راستے میں ہمیں ایک آدمی پیش آیا کہنے لگا: آپ لوگوں میں سے احمد بن حنبل کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ ہیں۔ وہ آدمی میرے قریب ہوا مجھے سلام کیا اور پھر کہا: اے آدمی آپ پر کوئی تنگی نہیں اگر آپ کو دنیا میں ظلماً قتل کیا جائے اور آپ دنیا ہی میں جنت میں داخل ہو جائیں، پھر اس نے الوداعی سلام کیا اور چل پڑا، میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون آدمی تھا: جواب ملا: یہ آدمی عرب کے قبیلہ ربیعہ سے تعلق رکھتا ہے اور بیابانوں میں شعر گوئی کے شغل سے منسلک ہے اور اسے جابر بن عامر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ جب ہم اذنہ مقام کی طرف آدمی رات کے وقت روانہ ہوئے ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور دروازے کے باہر ہی ہمیں ایک آدمی ملا اور کہنے لگا: تمہیں بشارت ہو، آدمی (یعنی حکومت کا کارندہ) میرے والد ماجد اور محمد بن نوح طرسوس کی طرف چل پڑے پھر مامون بیزون سے واپس آ گیا، سرکاری کارندے ان دونوں حضرات کو بیڑیوں میں قید کر کے رقبہ لے آئے، جب دونوں حضرات عمان پہنچے وہاں محمد بن نوح وفات پا گئے رحمہ اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو آگے بڑھایا گیا اور انہوں نے محمد بن نوح کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر والد صاحب بغداد بیڑوں میں جکڑے ہوئے لائے گئے، یا سریہ میں کئی دن تک قیام کیا پھر انھیں دار عمارہ کے قریب ہی ایک کرائے کے گھر میں قید کر دیا گیا پھر وہاں سے انھیں موصلیہ کے پھاٹک میں جس عام میں منتقل کر دیا گیا چنانچہ بوقت گرفتاری تا کوڑے لگنے تک والد صاحب جیل میں قید رہے اس کارروائی میں تقریباً اٹھائیس (۲۸) ماہ کا عرصہ گزر گیا میرے والد فرماتے ہیں میں قیدیوں کو نماز پڑھاتا تھا در آنحالیکہ میں بیڑیوں میں جکڑا ہوا ہوتا تھا۔ میں بوران کو دیکھا کرتا تھا کہ جیل ہی میں اس کے لئے مشکیزے میں ٹھنڈا پانی لایا جاتا تھا۔

۱۳۷۹۴- محمد بن جعفر و علی بن احمد و حسین بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابوالفضل صالح بن احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ رمضان المبارک کی سترہ (۱۷) تاریخ کو مجھے جیل سے اسحاق بن ابراہیم کے گھر کی طرف منتقل کیا گیا میں بدستور ایک بیڑی میں جکڑا ہوا تھا میری چوکیداری میں دو آدمیوں کو لگا دیا گیا تھا، والد صاحب نے ان کا نام ذکر کیا تھا، ابوالفضل کہتے ہیں ان دو آدمیوں کے نام احمد بن رباح اور ابو شعیب حجاج ہیں وہ دن بھر میرے ساتھ باتیں اور مناظرہ کرتے رہتے جب وہ واپس جانے کا ارادہ



کرتے تو بیڑی منگواتے مجھے بیڑی میں جکڑ دیا جاتا چنانچہ میں تین دن تک اسی حالت میں برقرار رہا اس کے بعد میرے پاؤں میں چار بیڑیاں ڈال دی گئیں ان دو میں سے ایک مجھے کہنے لگا ایک کلام کے بارے میں جو کہ ہمارے درمیان چل پڑا تھا اور میں نے اس سے علم اللہ کے بارے میں سوال کیا تھا کہنا: اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے میں نے اس سے کہا: اے کافر تو نے کفر کر لیا، اسحق کا بھیجا قاصد جو کہ ان کے ساتھ وہاں موجود تھا کہنے لگا: یہ امیر المؤمنین کا قاصد ہے، میں نے اس سے کہا: اس کا دعویٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم مخلوق ہے، چنانچہ اس نے میری طرف اجنبی کی طرح دیکھا، پھر وہ دونوں واپس چلے گئے۔

میرے والد ماجد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء قرآن میں موجود ہیں اور قرآن اللہ تعالیٰ کا علم ہے، پس جس نے بھی دعویٰ کیا کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، جس نے دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء مخلوق ہیں تحقیق اس نے بھی کفر کیا۔ چوتھی رات عشاء کے بعد مقصم نے ہمیں اسحق بن ابراہیم موصلی کے پاس بھیجا، چنانچہ مجھے اسحق کے پاس داخل کیا گیا، اسحق مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! بخدا امیر المؤمنین تجھے قتل نہیں کرے گا لیکن تجھ پر کوڑوں کی پیہم برسات ہوگی اور تجھے اسی جگہ میں ڈال دے گا جہاں سے تم سورج کی کرن تک نہیں دیکھو گے، کیا اللہ عز وجل کا فرمان نہیں: ”اِنَّا جَعَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا“ (زخرف: ۳) لامحالہ جو شے مجھول ہے وہ مخلوق ہے، میں نے اس سے کہا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”قَجْعَلْهُمْ كَعَصْفٍ مَا كُول“ (فیل: ۵) کہنے لگا اے لے جاؤ، مجھے دریائے دجلہ کے ایک کنارے پر اتارا گیا مجھے معروف جگہ بابستان میں داخل کیا گیا میرے ساتھ بغا کبیر اور اسحق کا قاصد بھی تھا، چنانچہ بغا، محمد محاربی سے فارسی میں کہنے لگا: تم اس آدمی سے کیا چاہتے ہو؟ کہا: چاہتے ہیں کہ یہ اقرار کرے کہ قرآن مخلوق ہے کہا: میں ان اقوال میں سے کچھ نہیں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ اور میں امیر المؤمنین کی رسول اللہ کے ساتھ قرابت کے ہونے کی گواہی دیتا ہوں۔

امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں جب ہم دریا کے کنارے کی طرف کشتی سے نکل کر چلے میں منہ کے بل گرنے لگا حتیٰ کہ مجھے دار تک لایا گیا مجھے اس دار (گھر) میں داخل کیا گیا پھر مجھے بالائی منزل میں ایک حجرے میں لے گئے، چنانچہ مجھے اس میں داخل کر دیا گیا اور آگے سے تالا لگا دیا گیا اور دروازے پر ایک آدمی بٹھا دیا گیا یہ ساری کارروائی آدھی رات کے وقت عمل میں لائی گئی جس کمرے میں مجھے رکھا گیا اس میں چراغ بھی نہیں تھا، مجھے وضو کرنے کے لئے پانی کی ضرورت پیش آئی میں ہاتھ بڑھا کر کچھ چیز طلب کرنے لگا اچانک میرا ہاتھ ایک برتن پر پڑا جس میں پانی نہ کھا گیا تھا اور ساتھ ہی ایک طشت بھی پڑا تھا میں نے نماز کی تیاری کی اور پھر نماز کے لئے کھڑا ہو گیا، صبح کو جب میں اٹھا میرے پاس قاصد آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر دار میں داخل کر دیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں مقصم بیٹھا ہے اور ابن ابی داؤد بھی وہاں موجود ہے اس کے ساتھی اور دیگر صحابہ وہاں مجتمع تھے اور سارے کا سارا دار لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا، جب میں اس کے قریب ہوا سلام کیا، اس نے مجھے کہا: قریب ہو جائیے وہ مجھے مسلسل اپنے قریب کرتا رہا حتیٰ کہ میں اس کے قریب تر ہو گیا پھر مجھے بیٹھنے کا کہا میں بیٹھ گیا اور مجھے بیڑیوں نے بہت زیادہ بو جھل کر دیا تھا جب تھوڑی دیر گزری میں نے کہا: مجھے کلام کی اجازت ہو؟ کہنے لگا: ہاں کلام کرو، میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس چیز کی طرف دعوت دی ہے؟ کہنے لگا: لا الہ الا اللہ کی شہادت کی طرف، میں نے کہا: میں ”لا الہ الا اللہ“ کی شہادت دیتا ہوں، پھر میں نے اس سے کہا: بلاشبہ تمہارے دادا حضرت ابن عباسؓ حکایت کرتے ہیں کہ جب وفد عبد القیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو ایمان باللہ کیا ہے؟ کہنے لگے: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ایمان باللہ یہ ہے کہ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ تم لوگ مال غنیمت کا پانچواں حصہ دو۔

ابو الفضل کہتے ہیں ہمیں والد صاحب نے یہ حدیث بخئی بن سعید، شعبہ، ابو حمزہ، ابن عباسؓ کے سلسلہ سند سے بیان کی کہ جب



وفد عبدالقیس رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے انھیں ایمان باللہ کا حکم دیا۔ پھر مذکورہ بالا مجلسی روایت ذکر کی، پھر مقتضی مجھے کہا اگر میں تم کو اپنے پہلے والوں کے ہاتھ میں نہ پاتا میں تمہارے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرتا، پھر عبدالرحمن بن اسحق کی طرف متوجہ ہو کر کہا، اے ابو عبدالرحمن میں نے تمہیں حکم نہیں دیا تھا کہ مشقت آزمائش کو ختم کر دو۔ میں نے دل ہی دل میں کہا: اللہ اکبر، یہ تو پھر مسلمانوں کے لئے ایک طرح کی کشادگی ہے پھر کہا: اس سے بات کرو اور مناظرہ کرو پھر کہا اے ابو عبدالرحمن اس سے بات کرو، چنانچہ عبدالرحمن نے مجھے کہا: تم قرآن کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: تم اللہ تعالیٰ کے علم کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ پس وہ خاموش ہو گیا پھر مجھ سے کبھی ایک بات کرتا کبھی دوسرا کبھی تیسرا میں ہر ایک کو برابر برابر جواب دیتا رہا۔ پھر میں نے کہا: اے امیر المؤمنین قرآن و سنت سے میرے سامنے دلیل لائیے میں مان لوں گا ابن ابی داؤد تم وہی قول کرتے ہو جو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ میں ہو، میں نے کہا: میں جو تاویل کرتا ہوں وہ تم با خوبی جانتے ہو میں ایسی تاویل نہیں کرتا ہوں جو تمہارے اوپر زبردستی ٹھونس دوں اور اس کی پاداش میں میں تمہیں قید کر دوں اور بیڑیوں میں جکڑ کر پھینک دوں، ابن ابی داؤد مسکت جواب سن کر چھین بجھیں ہو گیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ آدمی خود بھی گمراہ ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے، بدعتی ہے آپ کے قضاۃ اور فقہاء یہاں بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیجئے، مقتضی نے حاضرین سے پوچھا تم لوگ کیا کہتے ہو؟ وہ بھی یک زبان ہو کر بولے اے امیر المؤمنین! یہ آدمی ضال مضل اور مبتلا ہے، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں لگا تار مجھ سے بات کرتے رہے میری آواز ان کی آوازوں سے بلند ہو جاتی ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ما یأتیہم من ذکر ربہم محدث (انبیاء: ۲) ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے جو بھی نئی نئی نصیحت آتی ہے، لہذا جو محدث ہے لامحالہ وہ مخلوق ہے میں نے اسے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

”ص وَالْقُرْآنَ ذِی الذِّکْرِ“ (ص: ۱) ص قسم ہے قرآن نصیحت والے کی پس معلوم ہوا قرآن وہ نصیحت ہی تو ہے اور جو نصیحت ہے وہ قرآن ہے، تیری ہلاکت کیا اس میں الف لام نہیں ہے؟ پس ابن سماعہ کے چہرے پر ایسے اثرات ظاہر ہوئے گویا وہ میرے مسکت جواب کو سمجھنے ہی نہیں پار رہا، حاضرین سے کہنے لگا: احمد کیا کہہ رہا ہے؟ حاضرین نے کہا: یہ کیا ہے، حاضرین میں سے ایک آدمی نے خواب کی حدیث استدلال میں پیش کی وہ یہ کہ ”تقرب الی اللہ ما استطعت فانکت لن تقرب الیہ بشی ہو احب الیہ من کلامہ“ یعنی جہاں تک ممکن ہو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو تم جس عمل کے ذریعے بھی اللہ کا قرب حاصل کرو گے وہ اسے اپنے کلام سے زیادہ محبوب ہے، والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: جی ہاں یہ حدیث اسی طرح ہے ابن ابی داؤد رحمہ اللہ قصہ بھرے انداز میں میری طرف دیکھنے لگا: حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”جسألک کل شیء“ (انعام: ۱۰۲) میں نے جواب دیا اللہ کا یہ بھی تو فرمان ہے ”ند مر کل شیء“ (احقاف: ۲۵) پس میں نے ہر چیز کو نیست و نابود کر دیا مگر جو اللہ نے چاہا، حاضرین میں سے کسی نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو اور عمران بن حصین کی حدیث ذکر کی جو یہ ہے ”ان اللہ کتب الذکر“ یعنی ”ان اللہ خلق الذکر“ یعنی اس نے کتب کا معنی خلق لے کر استدلال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر یعنی قرآن کو پیدا کیا، پتہ چلا قرآن مخلوق ہے، میں نے جواب دیا: یہ فاحش غلطی ہے ہمیں بہت ساری اسناد سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ ”ان اللہ کتب الذکر“ والد صاحب فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ جب کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً علم کلام کی طرف بات کا رخ موڑ دیتا، جب مجلس برخاست کرنے کا وقت ہوا مقتضی نے حاضرین سے کہا: اٹھو اور جاؤ پھر عبدالرحمن بن اسحق اور مجھے تنہائی میں لے گیا مقتضی مجھے کہنے لگا کیا تم صالح رشیدی کو جانتے ہو وہ میرا مؤدب تھا وہ یہاں اسی کونے میں بیٹھا ہوا تھا جب اس نے میرے موقف کی مخالفت کی تو میں نے اس کی بھی رعایت نہیں کی سرعام اسے گھسنوایا اور پاؤں تلے روند اگیا۔ کہا میں آپ کو جانتا نہیں ہوں کہ آپ ہمارے پاس آتے نہیں تھے عبدالرحمن بولا اے امیر المؤمنین! میں اسے تیس سالوں سے پہچانتا ہوں کہ اس نے آپ کی اطاعت کی آپ کے ساتھ جہاد



میں رہا اور آپ کے گھر میں ہمہ وقت موجود رہتا تھا، پھر کہنے لگا: بخدا! وہ توفیق ہے عالم ہے مجھے اچھا نہیں لگتا کہ میرے ساتھ وہ ہو اور اسے بادشاہ کے اہل پر لوٹا دیا جائے، بخدا! اگر اس نے میری بات مان لی میں اپنے ہاتھ سے اس کی بیڑیاں کھولوں گا اور اس کے پیچھے پیچھے چلوں گا اور اس کے پاس اپنے لاؤشکر بھیجوں گا پھر معصوم نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: بڑا افسوس ہے! اے احمد! آپ کیا کہتے ہیں میں نے جواب دیا: میں کہتا ہوں: اے امیر المؤمنین! میرے سامنے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ﷺ سے کوئی دلیل تو پیش کرو چنانچہ جب ہماری مجلس زیادہ طول پکڑ گئی معصوم بے چین ہو گیا مجھے واپس اسی جگہ لوٹا دیا گیا جہاں میں پہلے موجود تھا، پھر میرے پاس دو آدمی جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے تلامذہ میں سے تھے بھیج دیئے گئے اور آج کل یہ دونوں ابن ابی داؤد خاص الخواص بنے ہوئے تھے وہ دونوں میرے ساتھ مناظرہ کرتے رہے اور میرے پاس ہی مقیم رہے حتیٰ کہ جب افطاری کا وقت قریب ہوا ہمارے پاس کھانوں سے سجا ہوا دسترخوان بھیجا گیا وہ دونوں کھانے لگے میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، وہ دونوں صبح تک یہیں رہے اس دوران ابن ابی داؤد میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے احمد! امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ تم اب کیا کہتے ہو میں نے جواب دیا: میرے پاس قرآن و سنت سے دلائل لاؤ تا کہ میں بھی تمہارے موقف کا اقرار کر لوں، ابن ابی داؤد بولا: بخدا! امیر المؤمنین نے سات آدمیوں میں تمہارا نام بھی لکھا ہوا تھا میں نے تمہارا نام مٹایا محض تمہاری وجہ سے مجھے ان کی داد گیری اچھی نہ لگی، بخدا! تلوار سے تمہارا سر قلم نہیں کیا جائے گا (جو تلوار چلے اور تم قتل ہو کر ٹھنڈے ہو جاؤ) بلکہ تمہارے اوپر پیہم کوڑوں کی برسات ہوگی، پھر بولا: کیا رائے ہے؟ میں نے حسب سابق وہی جواب دے دیا جو پہلے دیتا رہا، پھر میرے پاس معصوم کا قاصد آیا اور پوچھا کہاں ہے احمد بن عمار پس جس آدمی کے گھر میں رہ رہے ہو اسی کے سامنے اقرار کر لو، قاصد گیا اور پھر واپس لوٹ آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے اس کو بھی وہی جواب دیا جو ابن ابی داؤد کو دیا تھا، یوں اس طرح معصوم کے قاصدوں کا احمد بن عمار کے بائیں تانٹا سائبندھ گیا اور احمد بن عمار بار بار میرے پاس آتا اور کہتا: امیر المؤمنین کہتے ہیں کہ میرے موقف کو مان لو تا کہ میں خود آ کر تمہیں بیڑیوں سے رہا کروں۔

دوسرے دن پھر مجھے معصوم کے پاس داخل کر دیا گیا، معصوم کہنے لگا: اس کے ساتھ مناظرہ اور کلام کرو، چنانچہ درباریوں میں سے کوئی کہاں سے میرے ساتھ کلام کر رہا ہے اور کوئی کہاں سے میں سب کو ایک ہی جواب دیتا کہ میرے سامنے کتاب و سنت سے استدلال پیش کرو چنانچہ وہ لوگ جب کلامی ڈھکوسلا چھوڑتے جس کا کتاب و سنت سے دور کا بھی تعلق نہ ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کی خبر و اثر سے اس کا کوئی واسطہ ہوتا تو میں کہہ دیتا: ”میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟ درباری پکارا اٹھتے: اے امیر المؤمنین! جب ہم اس آدمی کے ساتھ کسی حجت کو لے کر متوجہ ہوتے ہیں وہ فوراً کود پڑتا ہے (یعنی ہمیں مغلوب کر دیتا ہے) اور جب ہم اس سے علم کلام میں بات کرتے ہیں کہتا ہے ”میں نہیں جانتا کہ یہ کیا ہے؟“ معصوم پھر کہتا: اس سے مناظرہ کرو، پھر کہنے لگا: اے احمد میں تمہارے اوپر مہربان ہوں، اتنے میں ایک درباری نے سراٹھا کر کہا: اے احمد میں نے آپ کو حدیث کا تذکرہ کرتے سنا ہے اور آپ حدیث کا مذہب بھی رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے بارے میں تمہارا کیا قول ہے کہ ”یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین“ اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ہر مذکر کے لئے مؤنث کا دگنا حصہ ہے“ (نساء: ۱۱) کہا: اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو خاص کیا ہے میں نے کہا: تم کیا کہتے ہو اگر وارث قاتل ہو یا یہودی ہو یا غلام ہو یا نصرانی ہو، پس سن کرو وہ خاموش ہو گیا اور کوئی جواب نہ دے سکا، میرے والد ماجد (یعنی امام احمد) کہتے ہیں: میں نے اسی طرح کی حجت اس لئے پیش کی چونکہ وہ لوگ ظاہر قرآن کو لیکر حجت بازی کرتے ہیں چنانچہ جب ان میں سے کوئی آدمی میرے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا ابن ابی داؤد فوراً درمیان میں آڑے آ جاتا اور کہتا: اے امیر المؤمنین اگر یہ مان لے تو وہ مجھے ایک لاکھ دیناروں سے بھی زیادہ محبوب ہے، (معلوم)



ہو ابن ابی داؤد معتمد کا کرائے کا ٹوٹھا)

پھر معتمد نے درباریوں کو یہیں ٹھہرنے کا حکم دیا اور مجھے اور عبدالرحمن کو لیکر تنہائی میں بیٹھ گیا اور یوں تنہائی میں ہمارے درمیان طویل گفت و شنید ہوئی، اسی دوران معتمد کہتا: ہم احمد بن ابی داؤد کو بلا لیں؟ میں جواب دیتا: تم خود جو چاہو کرو، چنانچہ ابن ابی داؤد کو پیغام بھیج کر منگوا لیتا وہ آتا اور کلامی انداز میں ہمارے ساتھ بات کرتا، جب ہماری مجلس طول پکڑ گئی مجھے دوبارہ سابقہ جگہ لوٹا دیا گیا، اور وہی پہلے والے دو آدمی اب بھی میرے پاس آ گئے اور میرے ساتھ کلام کرنے لگے اب کی بار بھی ان کے ساتھ میری طویل گفتگو ہوئی جب افطاری کا وقت ہوا گزشتہ کی طرح آج بھی کھانا لایا گیا، ان دونوں نے افطار کیا اور میں بھی ان کے ساتھ جی بہلانے کے لئے بیٹھ گیا، اس رات بھی معتمد کے قاصدین لگا تار احمد بن عمار کے پاس آنے لگے اور احمد بن عمار بھی بار بار میرے پاس آتا اور معتمد کا پیغام میرے گوش گزار کرتا، کچھ دیر کے بعد ابن ابی داؤد آیا اور کہنے لگا: معتمد نے قسم اٹھالی ہے کہ تمہیں شدید تر کوڑے برسائے گا اور تمہیں ایسی جگہ جس کریگا جہاں تم سورج کی شعاع بھی نہیں دیکھ سکو گے۔ میں نے اس سے کہا: کیا کرے گا؟

صبح ہونے کو تھی میں نے خلیق سے کہا مجھے لگتا ہے کہ آج میرے متعلق کچھ فیصلہ ہونے والا ہے، میں نے حفظ ما تقدم کے طور پر شلوار سے ازار بند نکال کر بیڑیوں کے ساتھ مضبوط باندھ لیا، چنانچہ جن لوگوں کو میری حفاظت سپرد کی گئی تھی ان میں سے ایک سے میں نے کہا: مجھے ایک مضبوط دھاگہ لا دو، چنانچہ وہ میرے پاس ایک دھاگہ ڈھونڈ لایا اس سے میں نے بیڑیاں کس کر باندھ لیں اور ازار بند شلوار میں واپس لوٹا دیا۔ شلوار مضبوط کر کے باندھ لی تاکہ دوران ابتلاء میرا ستر نہ کھل جائے۔

تیسرے دن مجھے معتمد کے پاس داخل کیا گیا بہت سارے لوگ دربار میں حاضر تھے مجھے ایک جگہ میں داخل کر کے دوسری جگہ لے جاتے کچھ لوگوں کے پاس تلواریں اٹھائی ہوئی تھیں اور کچھ کے پاس کوڑے اور دیگر انواع اسلحہ گویا پورا دربار فوجیوں سے کچا کھج بھرا ہوا تھا اتنا بڑا ہجوم میں نے پہلے نہیں دیکھا تھا جب میں معتمد کے پاس پہنچ گیا درباریوں سے کہنے لگا: اس سے مناظرہ کرو اور کلام میں بات کرو چنانچہ گزشتہ کی طرح اب بھی طویل مناظرہ ہوا پھر سارے درباری جمع ہو گئے اور سب نے مل کر مشورہ کیا پھر معتمد مجھے اور عبدالرحمن کو لے کو خلوت میں چلا گیا، مجھے کہنے لگا: اے احمد! افسوس ہے، میں تمہارے اوپر کتنا مہربان ہوں بخدا! جتنی شفقت میں اپنے بیٹے ہارون پر کرتا ہوں اس سے زیادہ شفقت مجھے تم پر ہے میری بات مان لو، میں نے کہا: اے امیر المؤمنین میرے پاس کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ﷺ سے دلائل لاؤ مان جاؤں گا، جب وہ میری طرف سے کلی طور پر مایوس ہو گیا اور مجلس بھی طویل ہو گئی کہنے لگا: تجھ پر اللہ کی لعنت ہو میں تیرے پاس کچھ امید لیکر آیا تھا، اسے پکڑا اور پکڑے اتار کر اسے گھسیٹو، امام احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: درباریوں نے مجھے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر میرے کپڑے اتارے پھر معتمد نے جلا دور بہت سارے کوڑے منگوائے چنانچہ جلا دوں کی ایک جماعت اور بہت سارے کوڑے حاضر کئے گئے

ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے پاس نبی ﷺ کے دو بال مبارک تھے: جنہیں میں نے اپنی قمیص کی آستین میں حفاظت کے ساتھ رکھا تھا چنانچہ اس دوران اسحق بن ابراہیم نے اس مٹلی کی طرف دیکھا جس میں بال مبارک تھے اور میری قمیص میں تھی، کہنے لگا: تمہاری قمیص میں یہ کیسی مٹلی ہے؟ میں نے جواب دیا: اس میں نبی ﷺ کے دو بال مبارک ہیں، بعض لوگوں نے کوشش کی کہ قمیص کو جلا دیں جس وقت کہ میں جلا دوں کے درمیان کھڑا تھا، معتمد کہنے لگا: جلاؤ نہیں بلکہ قمیص سے الگ کر لو، پھر مجھے جلا دوں کے درمیان کر دیا گیا میرے دونوں ہاتھ باندھ دیئے گئے اور معتمد کے لئے کرسی لائی گئی جس پر وہ بیٹھ کر مکروہ نظارہ کرتا ابن ابی داؤد اس کے سر پر کھڑا ہا میری چاروں طرف لوگ جمع تھے، ایک کارندہ مجھے کہنے لگا ایک لکڑاٹھاؤ اور ہاتھوں میں باندھ لو میں اس کی بات نہ سمجھ سکا، چنانچہ ایک لکڑی کے ساتھ میرے ہاتھ مضبوط کر کے باندھ لئے گئے ابو الفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ کو تادم



حیات برابر پہنچنے میں دروز رہا۔ پھر مقتسم نے جلادوں کو آگے بڑھنے کا حکم دیا اور کوڑوں کی طرف دیکھا اور پھر کہا: ان کے علاوہ مزید اور کوڑے بھی لاؤ پھر جلادوں سے آگے بڑھنے کو کہا ان میں سے ایک کو میرے قریب تر ہونے کا حکم دیا اور کہا اللہ تمہارے ہاتھ کاٹنے سے مارو، چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر مجھے دو کوڑے مارے اور پھر پیچھے ہٹ گیا الغرض برابر اس طرح ایک ایک سے مجھے کوڑے لگواتا رہا اور جو کوڑے لگاتا وہ پیچھے ہٹ جاتا، پھر مقتسم اٹھ کر میرے پاس آیا دربار میں حاضرین اسے کنکھیوں سے دیکھنے لگے قریب آ کر مجھے کہا: افسوس! تو نے اپنے آپ کو قتل کر دیا! میری بات مان لو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے رہا کر دوں گا، بعض لوگوں نے بھی آوازیں کیں کہ افسوس ہے امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کا مطالبہ مان لو، مقتسم تعجب کرنے لگا اور تلوار کے دستے سے کھلی کی پھر کہا: تم چاہتے ہو کہ ان سارے لوگوں پر غالب آ جاؤ، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: افسوس ہے! امیر المؤمنین تمہارے سر پر کھڑے ہیں ان کی بات تسلیم کر لو، بعض منچلے یوں بھی کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اسے قتل کر دیں اس کے خون کا تاوان میرے ذمہ ہے، مقتسم پھر کرسی پر واپس جا بیٹھا، پھر جلاد سے کہا: قریب ہو جاؤ اور اس پر زور زور کے کوڑے برسائو، پھر لگاتار ایک ایک جلاد کو بلاتا اور مجھے دو دو کوڑے مرداتا۔ جو جلاد کوڑے مار لیتا وہ پیچھے ہٹ جاتا مقتسم زبان سے کہنے جا رہا تھا کہ زور زور سے مارو اللہ تمہارے ہاتھ توڑے، مقتسم دوسری بار پھر اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا دیکھو میری بات مان لو، اتنے میں عبدالرحمن بن اسحق کہنے لگا: مسئلہ خلق قرآن کے متعلق جو کچھ تم کر رہے ہو ایسا تمہارے دیگر ساتھیوں نے نہیں کیا؟ یہ ہیں یحییٰ بن معین، یہ ہیں ابو خنیسہ اور یہ ہیں ابن ابی (،،،،) الغرض بہت سارے ایسے لوگوں کو گننے لگا جو ان کے موقف کی تائید کر چکے تھے۔ مجھے بار بار کہتا: دیکھو ہماری بات مان لو ہماری بات مان لو، مگر میں ہر بار انھیں وہی جواب دیتا جو ہمیشہ دیتا رہا۔

مقتسم واپس جا کر کرسی پر بیٹھ گیا اور جلاد سے کہنے لگا اللہ تمہارے ہاتھ توڑے زور زور سے اسے کوڑے لگاؤ، میرے والد ماجد رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھ پر بیہوشی طاری ہو گئی مجھے کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہوا الا یہ کہ کچھ وقت کے بعد محسوس کیا کہ میں کسی حجرہ میں پڑا ہوا ہوں اور بیڑیاں میرے جسم سے اتار لی گئی ہیں، ایک آدمی کہنے لگا ہم نے تمہیں اونڈھے منہ لٹا لیا اور تمہاری پیٹھ پر ایک ستون رکھا دیا تھا، والد رحمہ اللہ کہنے لگے: مجھے اس کا شعور تک بھی نہیں ہوا پھر میرے پاس ستولائے گئے لانے والوں نے پینے کا کہا: انہوں نے جواب دیا: میں روزہ نہیں افطار کروں گا پھر نماز ظہر کے لئے اذان دی گئی ہم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ابن سماء کہنے لگا: کیا آپ نے جب نماز پڑھی زخموں سے خون ابل رہا تھا؟ میں نے جواب دیا: عمرؓ نے بھی تو زخمی حالت میں نماز پڑھی تھی اور ان کے زخم سے بھی خون چشمے کی طرح ابل رہا تھا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی بھیجا گیا جو میرے زخموں کا علاج کرتا، معالج نے زخموں کی طرف دیکھ کر کہا، بخدا! میں نے ہزار کوڑوں کے زخم دیکھے لیکن اتنے شدید زخم آج تک نہیں دیکھے چنانچہ زخم والد کو جسم کے سامنے اور پیچھے دونوں طرف بھرپور لگے ہوئے تھے حتیٰ کہ بعض زخموں میں سرچو بھی داخل کر دیتا (یعنی اتنے گہرے زخم تھے کہ سرچو بھی ان میں داخل ہو جاتا) والد صاحب کے چہرے پر بھی کئی ضربیں آئی تھیں چنانچہ معالج والد صاحب کے پاس کئی دن تک آتا رہا اور علاج کرتا رہا، پھر ایک دن معالج جسم کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگا یہاں کچھ ہے میں چاہتا ہوں کہ اسے کاٹ دوں۔ چنانچہ معالج نے چھری لائی اور لٹکے ہوئے گوشت کو کاٹ دیا والد صاحب بدستور صبر کئے رہے، اسی طرح کی ثابت قدمی پر والد صاحب الحمد للہ کہتے، والد صاحب تندرست تو ہوتے رہے لیکن جسم میں جا بجا زخموں کا درد محسوس کرتے تھے حتیٰ کہ پشت پر تو وفات تک زخموں کے اثرات رہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ۔

ابو الفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کو فرماتے سنا ہے کہ بخدا! میں نے اپنی جان پر مشقتوں کا بار گراں برداشت کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ برابر برابر کا معاملہ ہو جائے اور میری مغفرت ہو جائے نہ میرے اوپر کچھ بن پڑے اور نہ ہی میرے حق میں کسی چیز کا فیصلہ ہو۔ (یعنی ایک طرف میری مشقتیں اور دوسری طرف آخرت میں میری نجات کا مسئلہ پس ان دونوں کو برابر برابر کر کے میری



نجات ہو جائے مجھے کسی لمبے چوڑے داد و دہش کی ضرورت نہیں۔ سبحان اللہ ما اعظم شانہ)

ابوالفضل کہتے ہیں: والد صاحب کے ساتھ جو آدمی رہا کرتے تھے ان میں سے ایک جو کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا شاگرد تھا ان سے سماع حدیث کیا اس نے مجھے بتایا: اے بھتیجے! اللہ تعالیٰ ابو عبد اللہ کو غریقِ رحمت کرے۔ بخدا! ان جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، جس وقت دورانِ قید و بند ہمارے پاس کھانا لایا جاتا تھا میں ابو عبد اللہ سے کہنے لگ جاتا: اے ابو عبد اللہ! آپ دن کو روزے میں رہے ہیں اور آپ بھوک کے عالم میں ہیں۔ بخدا! انھیں شدت کی پیاس لگتی پانی پلانے والے سے پانی مانگتے وہ انھیں ایک برتن تھما دیتا جس میں برف اور پانی ہوتا، ابو عبد اللہ، برتن ہاتھ میں لیتے اور اس میں ایک نظر دیکھ کر واپس کر دیتے۔ میں ان کی بھوک و پیاس پر صبر کرنے پر تعجب کرتا میں نے بہت کوشش کی اور مختلف حیلے بھی کئے کہ کسی طرح والد صاحب تک کھانا، ایک روٹی یا دو روٹیاں ان تک پہنچا دوں لیکن جہد بسیار کے باوجود میں ایسا کرنے میں ناکام رہا، البتہ مجھے ایک آدمی نے بتایا جو ان دنوں میں ان کے پاس موجود تھا کہ میں نے ان دنوں میں امام احمد رحمہ اللہ کو تلاش کیا چنانچہ مل گئے تو دیکھا کہ سرکاری کارندے ان کے ساتھ مناظرہ میں مشغول ہیں اور ان کے ساتھ کلام کر رہے ہیں لیکن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کسی ایک کلمے میں بھی خطا نہیں کرتے میرا گمان نہیں کہ کوئی ایک آدمی بھی شجاعت و شہدتِ قلب میں ان جیسا ہو۔

ابوالفضل کہتے ہیں ایک دن میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا میں نے ان سے کہا، مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک آدمی فضل انماطی کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا مجھے ادائیگی حق سے دستبردار کر دیجئے خود میں آپ کی مدد نہ کر سکا، فضل کہنے لگے: میں اپنے حق سے کسی کو دستبردار نہیں کروں گا۔ والد صاحب مسکرا کر خاموش ہو گئے، چنانچہ کچھ دنوں کے بعد میری نظروں سے یہ آیت گزری ”فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ“ (شوری: ۴۰) جس نے معاف کر دیا اور اصلاح کرنی چاہی اس کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے“ میں نے اس کی تفسیر میں غور کی تو اچانک ایک حدیث میرے سامنے آئی جو کہ ہاشم بن قاسم، عبد اللہ بن مبارک، حسن بصری کی سند سے مروی تھی کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ جب مختلف امتیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری دیں گی اس وقت آواز لگائی جائے گی کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جن کا اجر و ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے اس وقت وہی کھڑا ہوگا جس نے دنیا میں معاف کیا ہوگا۔ میرے والد صاحب نے فرمایا: میں نے مرنے والے کو دستبردار کر دیا جو اس نے مجھے ضرب لگائی تھی پھر کہنے لگے میرے ذمے کوئی بندہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے کسی کو عذاب دے۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہم نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے امتحان کے بارے میں صحیح ترین روایات ذکر کیں ہیں اور یہ وہ روایات ہیں جو امام احمد رحمہ اللہ کے بیٹے ابوالفضل صالح بن احمد سے مروی ہے۔ اس بارے میں کچھ اور مرویات بھی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۳۷۹۵- عبد اللہ بن جعفر بن احمد و حسین بن محمد، محمد، احمد بن عبید اللہ (یہ وراق نہیں ہیں) سے مروی ہے کہ احمد بن فرج کہتے ہیں مجھے سلطان کے بعض امور کا ذمہ دار بنایا گیا تھا، میں ایک دن مجلس میں بیٹھا تھا، اچانک دیکھتا ہوں کہ لوگ اپنی دکانوں کے دروازے بند کر رہے ہیں اور ہاتھوں میں اسلحہ اٹھائے ہوئے ہیں، میں نے کہا لوگوں کو کیا ہوا جو فتنہ پیا کرنے کے لئے مستعد ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: امام احمد بن حنبل کے مسئلہ خلق قرآن کے سلسلہ میں آزمائش اور امتحان کے لئے لایا جا رہا ہے، میں نے جلدی سے اچھا لباس زیب تن کیا اور اسی وقت خلیفہ کے دربان کے پاس آ گیا، دربان میرا اچھا خاصا دوست تھا، میں نے دربان سے کہا: میں چاہتا ہوں تم مجھے اندر بھیج دو تاکہ اندر جا کر میں دیکھوں کہ امام احمد بن حنبل خلیفہ کے ساتھ کیسے مناظرہ کریں گے، دربان نے کہا کیا تم اس سے اپنے دل کو خوش کرو گے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا، چنانچہ دربان نے چند لوگوں کی ایک جماعت جمع کی اور انھیں میرا گواہ بنایا اور میرے ہر قسم کے



قصور سے تبری کی، پھر مجھے کہا، واپس چلے جاؤ، جب احمد بن حنبل کو خلیفہ کے پاس داخل کر دیا جائے گا میں آپ کو پیغام بھیجوں گا، چنانچہ جس دن احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے لایا گیا میرے پاس دربان کا قاصد آیا اور کہنے لگا: جلدی جلدی کپڑے پہن کر تیار ہو جائیے آج احمد بن حنبل کو خلیفہ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، میں نے تیاری کی جب پہنا اور اس پر قفطان (ایک کپڑا جسے قمیص وغیرہ پر پہن لیا جاتا تھا) پہنا، کمر پر پٹکا باندھا اور تلوار لٹکا کر دربان کے پاس گیا، دربان نے ہاتھ پکڑا اور اندر داخل کر دیا اندر مجھے ابن زیات ملا، اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک طرف سنہری کرسی جسے جواہر سے مرصع کیا گیا تھا اس پر دیباچہ کہ جھالریں تھیں رکھی گئی ہے، اتنے میں خلیفہ نکلا اور کرسی پر آن بیٹھا پھر کہا: کہاں ہے وہ آدمی جو دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ زبان سے کلام کرتا ہے؟ اسے میرے پاس لاؤ، چنانچہ احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو اندر داخل کیا گیا انہوں نے ہر وہی قمیص پہنی ہوئی تھی اور آسمانی رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی اور ہاتھ پر ہاتھ رکھے زبان سے کہہ رہے تھے: ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ حتیٰ کہ خلیفہ کے روبرو آ کر کھڑے ہو گئے خلیفہ نے کہا: کیا تم ہو احمد بن حنبل؟ فرمایا: جی ہاں میں ہی احمد بن حنبل ہوں، کیا تم ہی کہتے ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے؟ تم نے یہ قول کہاں سے کر دیا؟ احمد رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر قول کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے کیا ہے خلیفہ نے کہا: نبی ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟ احمد رحمہ اللہ بالاسناد حدیث بیان کرنے لگے کہ عبدالرزاق عن معمر عن زہری عن سالم عن ابیہ کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ایک لاکھ کلمات و بیس ہزار کلمات و تین سو کلمات اور تیرہ کلمات میں کلام کیا پس کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا اور استماع (سننا) موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! کیا تو ہی مجھ سے ہم کلام ہے یا تیرے علاوہ کوئی اور ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! میں ہی تجھ سے ہم کلام ہوں ہمارے درمیان کوئی قاصد نہیں ہے خلیفہ معصوم باللہ کہنے لگا: تو نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا: احمد بن حنبل کہنے لگے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولکن حق القول منی لا ملان جہنم من الجنة والناس اجمعین (السجدہ: ۱۳) لیکن میری بات پختہ ثابت ہو گئی کہ میں نے ضرور جہنم کو (گناہ گار) جنوں اور انسانوں سے بھرتا ہے۔ سو اگر یہ غیر اللہ کا قول ہوتا تو پھر مخلوق ہوتا، اور اگر یہی قول مخلوق ہے تو ایسی حرکت کا دعویٰ کیا گیا ہے جسکے صدور کی وہ طاقت نہیں رکھتا، پھر خلیفہ نے احمد بن حنبل اور ابن زیات کی طرف التفات کیا اور کہا: اس سے مناظرہ کرو کارندے کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! اسے قتل کر دیں اسکے خون کا تادان ہمارے ذمے ہے، احمد بن فرج کہتا ہے کہ خلیفہ نے ہاتھ اٹھا کر احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو زور کا طمانچہ مارا جس سے امام احمد رحمہ اللہ غشی کھا کر گر پڑے، یہ کیفیت دیکھ کر خراسان کے بڑے بڑے قائدین متفرق ہو گئے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے والد بھی خراسان کے ایک قائد کے بیٹے تھے۔

چنانچہ خلیفہ کو قائدین سے سخت خوف لاحق ہو گیا اس نے فوراً سر اوپر اٹھایا اور اپنے چچا کو دیکھنے لگے درآئیکہ وہ خلیفہ کے سامنے کھڑے تھے، کہنے لگے: اے میرے چچا! یہ جو پانی مجھ پر چھڑکا گیا ہے ممکن ہے اس میں چھڑکنے والے کا غصہ شامل ہو گیا ہو، خلیفہ کہنے لگا: تمہاری ہلاکت! اس نے یہ بات کر کے میرے اوپر کینا مارا۔

رسول اللہ ﷺ کی قرابتداری کی قسم میں اس پر سے کوڑا نہیں ہٹاؤں گا تاوقتیکہ اقرار کر لے کہ قرآن مخلوق ہے۔ پھر خلیفہ نے جلا دہ لایا۔ جسے ابو الدن کے لقب سے پکارا جاتا تھا، اس سے پوچھنے لگا: تو کتنے کوڑے مار کر آدمی کو قتل کر دیتا ہے؟ کہنے لگا پانچ، دس پندرہ یا زیادہ سے زیادہ بیس کوڑوں میں، حکم دیا کہ اسے کوڑے مار مار کر قتل کر دو چنانچہ جب بھی جلا د کوڑے مارتا معاملے میں دوری پیدا ہوتی جاتی، پھر خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتارنے کا حکم دیا چنانچہ احمد رحمہ اللہ کے کپڑے اتار لئے گئے اور جلا دوں کے درمیان کھڑے کر دیئے گئے ابو الدن اللہ سے ہلاک کرے آگے بڑھا اور امام احمد رحمہ اللہ کے ننگے بدن پر کوڑے برسائے لگا بیس سے کچھ زیادہ کوڑے برسائے



تھے کہ امام رحمہ اللہ کے کندھوں سے خون کے چشمے ابل کر زمین پر گرنے لگے: امام احمد رحمہ اللہ ضعیف جسم والے تھے، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! یہ کمزور جسم انسان ہے، خلیفہ بولا: کیا تم نے میری بات سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی قسم کھائی ہے کہ اس سے کوڑا نہیں اٹھاؤں گا تا وقتیکہ یہ وہ بات کہے جو میں کہہ رہا ہوں۔ اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! خوشخبری ہے امیر المؤمنین نے اپنے قول سے رجوع کر لیا ہے اور وہ ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے احمد نے کہا: میں بھی کلمہ حق اخلاص ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہوں، اسحق بن ابراہیم کہنے لگا: اے امیر المؤمنین بلاشبہ احمد بن حنبل وہ بات کہہ رہا ہے جو آپ کہتے ہیں خلیفہ نے کہا: اس کا راستہ آزاد کر دو، دروازہ کھولا گیا اور باہر شور و غل برپا تھا، خلیفہ نے کہا باہر نکل کر دیکھو یہ کیسا شور و غل ہے؟ چنانچہ اسحق بن ابراہیم باہر نکلا اور پھر واپس آ کر کہنے لگا: اے امیر المؤمنین باہر لوگوں کا ایک بھرا ہوا جھوم ہے اور وہ سب آپ کو قتل کرنے پر اتفاق کر چکے ہیں لہذا جتنا جلدی ممکن ہو سکے احمد بن حنبل کو باہر نکالنے یقیناً میں آپ کا خیر خواہ ہوں۔ چنانچہ خلیفہ نے امام احمد رحمہ اللہ کو باہر نکالا انہوں نے اپنی قمیص اور چادر ہاتھوں پر رکھی تھی میں سب سے پہلے دروازے کی طرف بڑھا، جب باہر نکلے لوگوں نے ایک زبان ہو کر پوچھا: اے ابو عبد اللہ آپ نے کیا قول کیا ہے تاکہ ہم بھی وہی قول کریں، فرمایا: ممکن نہیں تھا کہ میں کہہ دیتا، اے جماعت محدثین لکھو، اے عوام الناس گواہ ہو کہ قرآن کلام اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے اللہ کی طرف سے اسکی ابتداء ہوئی اور اللہ ہی کی طرف اس نے لوٹا ہے۔

احمد بن فرج کہتے ہیں میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی طرف دیکھ رہا تھا اور کوڑا ان کے کندھوں پر برس رہا تھا کہ اتنے میں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی شلوار کا ازار بند منقطع ہو گیا شلوار بس نیچے آیا ہی چاہتی تھی کہ احمد رحمہ اللہ نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی اور کچھ پڑھنا شروع کیا شلوار خود بخود اپنی اصلی حالت پر آ گئی، بعد میں میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا: فرمایا: جی ہاں جب ازار بند ٹوٹ گیا میں نے فوراً کہا: یا اللہ، اے میرے معبود اے میرے آقا اگر تو میرے موقف کی موافقت کرتا ہے مجھے مخلوق کے سامنے ہر عام رسوا نہیں کرنا پس شلوار واپس اپنی جگہ پر آ گئی۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں! اس روایت میں جو حدیث ذکر کی گئی ہے اس کی اسناد میں احمد بن فرج کو دوہم ہوا ہے چونکہ بعض محدثین نے یہ حدیث ضحاک عن ابن عباس کی سند سے بیان کی ہے۔

۹۶۷-۱۳- متوکل کے خط کے بیان میں..... محمد بن جعفر و حسین بن محمد و علی بن احمد، محمد بن اسماعیل بن احمد، ابو الفضل صالح بن احمد بن حنبل کہتے ہیں جب اسحق بن ابراہیم اور اسکے بیٹا محمد کی وفات ہو گئی تو عبد اللہ بن اسحق کو والی بنادیا گیا متوکل نے اسکی (طرف خط لکھا کہ احمد بن حنبل کے پاس کسی آدمی کو بھیجو) جو وہاں تلاشی لے وہاں ہمارے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، چنانچہ عبد اللہ بن اسحق نے اپنے حاجب (دربان) مظفر اور اس کے ساتھ نائب قاصد ابن کلبی کو بھیجا، اس نے بھی امام احمد رحمہ اللہ کی طرف وہی پیغام بھیجا کہ: امیر المؤمنین آپ سے کہہ رہے ہیں انہوں نے میری طرف خط لکھا ہے کہ آپ کے پاس امیر کے کچھ مطلوبین چھپے ہوئے ہیں، ابن کلبی نے ان سے یہی بات کہی، چنانچہ گھر کے لوگ سو رہے تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی والد صاحب نے صرف تہ بند پہن رکھی تھی، تاہم اٹھے اور دروازہ کھولا اور والد صاحب دروازے ہی پر بیٹھ گئے گھر کی خواتین بھی ان کے پاس موجود تھیں، ابن کلبی نے جب خلیفہ کا خط پڑھ کر سنایا والد صاحب بولے! مجھے اسکا کچھ علم نہیں میں تو امیر المؤمنین کی اطاعت تنگی و فراخی، خوشی و غمی الغرض ہر حال میں ضروری سمجھتا ہوں اور میں نماز یا نماز جمعہ اور دعوت مسلمین میں تاخیر کرنے پر افسوس کرتا ہوں ”اس سے قبل اسحق بن ابراہیم نے والد صاحب کو پابندی لگا دی تھی کہ اپنے گھر میں رہیں اور جمعہ دیگر نمازوں کے لئے باہر نہ آئیں ورنہ آپ کو پھر دو بارہ ان حالات کا سامنا کرنا پڑے گا جو ابو اسحق کے زمانے میں آپ کو پیش آئے تھے۔



پھر ابن کلبی رحمہ اللہ کہنے لگا: مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے حلف لوں کہ واقعہ آپ کے پاس امیر کے مطلوبین نہیں ہیں، لہذا آپ حلف اٹھائیں، امام رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے حلف لیتے ہی ہو تو میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، چنانچہ ابن کلبی نے آپ رحمہ اللہ سے اللہ تعالیٰ کے اسم گرامی اور طلاق وغیرہ کا حلف لیا کہ واقعہ آپ کے پاس امیر المؤمنین کے مطلوب نہیں ہیں گویا ان لوگوں کا اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ آپ رحمہ اللہ کے گھر میں کوئی علوی ہے پھر کہنے لگا: میں آپ کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا ہوں ابو الفضل کہتے ہیں میں بھی ادھر موجود تھا: کہا: میں آپ کے بیٹے کے گھر کی تلاشی لوں گا۔ چنانچہ مظفر ابن کلبی اور ان کے ہمراہ دو عورتیں بھی تھیں والد صاحب کے گھر میں داخل ہوئے پورے گھر کی تلاشی لی پھر ان دو عورتوں نے ہماری خواتین اور بچوں کی تلاشی لی، ابو الفضل کہتے ہیں پھر یہ لوگ میرے گھر میں داخل ہوئے تلاشی لی حتیٰ کہ کنویں میں بھی چراغ لٹکا کر دیکھا پھر انہوں نے عورتیں بھیجیں، عورتوں نے ہماری محرمات کی تلاشی لی لیکن خائب ورسوا ہو کر نامراد واپس لوٹے۔

دودن کے بعد علی بن جہم کا خط آیا کہ امیر المؤمنین کی برأت بالکل درست تھی، چونکہ بدعت ابن تیرانیاں کر رہے تھے کہ اللہ کا شکر ہے کہ وہ آپ کی وجہ سے خوش نہیں ہوئے تاہم امیر المؤمنین یعقوب المعروف قوسرہ کو آپ کی طرف بھیج رہے ہیں اور اس کے پاس آپ کے لئے کچھ انعام واکرام بھی ہے۔

اور امیر المؤمنین آپکو وہاں سے چل پڑنے کا حکم دیتے ہیں۔ ابو الفضل کہتے ہیں اگلے ہی دن یعقوب پہنچ گیا والد صاحب کے پاس اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ امیر المؤمنین آپکو سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ کی صفائی بالکل درست تھی۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے قرب سے مانوس ہوتا رہوں اور آپ کی دعاؤں سے برکت حاصل کروں میں دس ہزار درہم آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں جو آپکو دوران سفر کام آئیں گے۔ چنانچہ یعقوب نے ایک تھیلی نکالی جس میں دوسو دینار باقی صحیح درہم تھے یعقوب نے دیکھا کہ اسے پھر باندھ رہا ہے کہا کل میں واپس لوٹوں گا آپ پختہ عزم کر لیں پھر کہنے لگا اے ابو عبد اللہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اہل بدعت کو آپ کی وجہ سے خوش نہیں کیا۔ پھر وہ چلا گیا: میں ایک سبز رنگ کا کپڑا لے آیا جس سے تھیلی کو ڈھانپ دیا مغرب کے وقت والد صاحب کہنے لگے اے صالح یہ لو اور اسے اپنے پاس رکھو چنانچہ میں نے تھیلی گھر کی بالائی منزل پر اپنے تکیے کے نیچے رکھ لی۔

سحری کے وقت والد صاحب نے آواز دی میں اٹھ کر ان کے پاس گیا فرمایا اے صالح میں رات بھر سویا نہیں ہوں میں نے وجہ پوچھی والد صاحب زور زور سے رونے لگے اور فرمایا میں ان لوگوں سے سلامتی میں رہا یہاں تک کہ اب میری آخری عمر ہے اور مجھے ان لوگوں کی آزمائشوں میں مبتلا کیا جا رہا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ صحیح ہوتے ہی اس مال کو تقسیم کر دوں میں نے کہا جیسے آپ کی مرضی چنانچہ صبح کے وقت والد صاحب کے پاس حسین بن بزار اور دیگر مشائخ آئے والد صاحب نے فرمایا اے صالح میرے پاس ترازو لاؤ چنانچہ والد صاحب اس مال کا وزن کر کے دیتے جاتے اور ہاتھ کہتے یہ مہاجرین و انصار کے بیٹوں کے پاس لے جاؤ پھر کہا یہ فلاں فلاں کے پاس لے جاؤ حتیٰ کہ والد صاحب نے محن میں بیٹھے بیٹھے سارا مال تقسیم کروادیا حتیٰ کہ والد صاحب نے وہ تھیلی بھی دے دی۔ حالانکہ ہم اس وقت جس تنگ دستی کی حالت میں تھے اے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میرا چھوٹا بھائی آیا اور کہنے لگا اے ابا جان مجھے بھی ایک درہم دے دیجئے والد صاحب نے میری طرف دیکھا میں نے ایک درہم نکال کر اسے دے دیا۔ قاصد نے یہ سارے حالات دیکھ کر لکھ دیا۔ کہ احمد بن حنبل نے سارے درہم اسی دن صدقہ کر دیئے حتیٰ کہ صندوق بھی صدقے میں دیدیا، علی بن جہم کہنے لگا اے امیر المؤمنین احمد بن حنبل نے سارا مال صدقے میں دیدیا اور جانتے ہیں کہ انہوں نے مال آپ سے قبول کر لیا ہے، احمد مال کو کیا کریں گے ان کا گزارہ صرف ایک روٹی ہے امیر المؤمنین نے میری بات کی تصدیق کی۔

ابو الفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب رحمہ اللہ رات کے وقت نکل پڑے ہمارے ساتھ چوکیدار تھے انہوں نے اپنے ہاتھوں میں مشعلیں



اٹھائیں، اس طرح ہم چل دیے جب فجر کا وقت ہوا والد صاحب نے کہا اے صالح! کیا تمہارے پاس کچھ دراہم ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا فرمایا چوکیداروں کو دے دو چنانچہ میں نے انہیں ایک درہم دے دیا جب صبح ہوئے یعقوب نے والد صاحب کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے کہا: اے ابو عبد اللہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچا دوں والد صاحب خاموش رہے یعقوب یو لاء عبد اللہ بن حنبل نے مجھے خبر دی ہے کہ فرات بنی کہتا ہے۔ کہ احمد بن حنبل مال واپس کر دے گا والد صاحب نے کہا: اے ابو یوسف! مجھے اللہ کافی ہے چنانچہ یعقوب غصہ ہو گیا اور میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا تعجب ہے اس آدمی نے کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جسے میں امیر المؤمنین کو خبر کروں الفضل کہتے ہیں والد صاحب نے نکلنے وقت نماز کی قصر کی اور فرمایا سولہ فرح کے سفر میں نماز کی قصر کی جائے گی چنانچہ میں نے ایک دن عصر کی نماز اسی طرح پڑھی مجھے فرمایا عصر کی نماز لپیٹ لی گئی ہے چنانچہ انہوں نے مختصری نماز پڑھی پھر جب ہم باغات میں پہنچے یعقوب نے ہم سے کہا: تم یہیں ٹھہرو، پھر علی بن جہم نے متوکل نے پاس آمدن کا پیغام بھیج دیا، ہم لوگوں کے ہجوم میں داخل ہوئے والد صاحب سر جھکائے رہے اور سر پر ایک کپڑا ڈال رکھا تھا: یعقوب نے والد سے کہا: اے ابو عبد اللہ! سر سے کپڑا ہٹا دیجئے چنانچہ والد صاحب نے کپڑا ہٹا دیا، اتنے میں ایک خادم آیا جو غالباً دار خلافت کی تلاش میں تھا جب اس نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا کہا یہ لوگ کیوں جمع ہیں؟ لوگوں نے اسے جواب دیا: احمد بن حنبل تشریف لارہے ہیں اور لوگ ان کے استقبال کے لئے کھڑے ہیں، کچھ دیر کے بعد ابن ہرثمہ آیا اور کہنے لگا امیر آپ کو سلام کہتا ہے بعد از سلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے آپ کی وجہ سے دشمنوں کو رسوا کیا، آپ کو ابن ابی داؤد کا حال معلوم ہے پس مناسب ہے کہ آپ اس قول کا قرار کریں جس کا اظہار اللہ کے لئے واجب ہے پھر یحییٰ بن ہرثمہ چلا گیا ابو الفضل کہتے ہیں میرے والد صاحب دار ایتاح میں اترے اتنے میں علی بن جہم آ گیا اور کہا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے دس ہزار درہم کا حکم دیا ہے یہ دس ہزار درہم ان دراہم کے بدلے میں ہیں جو آپ نے تقسیم کر دیئے تھے، امیر نے حکم دیا کہ انہیں اس کا پتہ نہ چلے وہ پریشان ہو جائیں گے، پھر محمد بن معاویہ آیا اور کہنے لگا یقیناً امیر المؤمنین کثرت سے آپ کو یاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ یہیں مقیم رہیں اور درس حدیث دیتے رہیں، والد رحمہ اللہ بولے: میں ضعیف ہو چکا ہوں پھر والد صاحب نے انگلی دانت پر رکھی اور کہا میرا یہ دانت بل رہا ہے حالانکہ میں اس کی خبر اپنے بیٹوں کو بھی نہیں کی ہے پھر محمد بن معاویہ والد کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: آپ کیا کہتے ہیں دو جو پایوں کے بارے میں جن میں باہمی ٹڈ بھٹ ہو گئی ہو، ایک چو پایا دوسرے کو ٹکر مار کر مغلوب کر دے جس سے وہ زمین پر گر جائے پھر اسے ذبح بھی کر لیا جائے کیا اس کا کھانا حلال ہے؟ فرمایا: اگر وہ اپنی آنکھیں ہلا رہا ہو اور دم بھی ہلا رہا ہو نیز ذبح کرتے وقت خون بہہ جائے تو اس کا کھانا حلال ہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں پھر والد صاحب کے پاس یحییٰ بن حاکمان آئے اور کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ! مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کے پاس آؤں پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ میں آپ کے لئے عمدہ ترین جوڑا تیار کروں عمدہ سے عمدہ چادر آپ کے لئے لاؤں اور ٹوپی بھی لاؤں کہا: وہ کونسی ٹوپی لیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ میں نے انھیں کبھی ٹوپی پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر مجھے امیر المؤمنین نے حکم دیا کہ وہ آپ پر اور آپ کے اقرباء پر چار ہزار درہم جاری کر دیں۔ پھر یحییٰ دوسرے دن صبح واپس لوٹ آئے اور کہا اور ابو عبد اللہ سوار ہو کر ہمارے ساتھ چلے والد صاحب نے جواب دیا: جیسے آپ کی مرضی۔ لوگوں نے کہا، استخارہ کر لیجئے چنانچہ والد صاحب نے تہبند باندھا اور موزے پہنے والد صاحب کے ایک موزے کو پندرہ سال گزر چکے تھے جسکی وجہ سے اس میں قدرے بوسیدگی آگئی تھی اور جگہ جگہ سے اس پر پیوند لگائے ہوئے تھے، یحییٰ نے میری طرف ٹوپی پہننے کا اشارہ کیا: میں نے کہا: والد صاحب کے پاس کوئی ٹوپی نہیں ہے کیا: پھر امیر المؤمنین پر مجھے سر کئے داخل ہوں گے، ہم نے والد صاحب کے لئے ایک سواری لائی یحییٰ نماز میں مشغول ہو گئے اور والد صاحب یحییٰ پر بیٹھ گئے اور یہ آیت پڑھی: "مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ" اس مٹی



سے ہم نے تمہیں پیدا کیا اور اسی مٹی میں ہم تمہیں واپس لوٹائیں گے (طہ: ۵۵) پھر والد صاحب ایک تاجر کے خچر پر سوار ہو گئے ہم بھی ان کے ساتھ چل دیے حتیٰ کہ والد صاحب معتز کے گھر میں داخل کیے گئے، اس وقت معتز اپنے گھر میں بنی دوکان میں بیٹھا ہوا تھا کئی آگے بڑھ کر معتز سے ملے اور کئی نے کہا: اے ابو عبد اللہ! امیر المؤمنین آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ کے قرب سے انھیں حقیقی خوشی حاصل ہو، مجھے بعض خدام نے خبر دی کہ متوکل اس وقت پردے کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اور اس نے اپنی والدہ سے کہا: اے اماں جان! ہمارا گھر روشن ہو گیا ہے پھر خادم رومال لے آیا کئی نے رومال لے کر اس سے قمیص نکالی پھر کئی نے قمیص درست کی اور والد صاحب کو آرام سے پہنا دی پھر ٹوپی لی والد صاحب کے سر پر سجادی اور عالیشان چادر اوڑھادی۔ البتہ نئے جوتے وہ لوگ نہیں لائے وہی جوتے والد صاحب کے پاؤں میں رہے چنانچہ لوگ جب دار کی طرف چلے گئے والد صاحب نے کپڑے اتار لئے، اور پھر رونے لگے اور پھر فرمایا: میں ان لوگوں سے ساٹھ سال سلامتی میں رہا اب آخری عمر میں آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں، (یعنی مجھے دنیا کی رنگریلوں میں گھسیٹا جا رہا ہے کیا ہی بات تھی کہ وہ لوگ دنیاوی عیش و عشرت ابتلاء و آزمائش سے تعبیر کرتے تھے) میرا گمان نہیں کہ میں اس نوجوان یعنی متوکل کے پاس آ کر دنیاوی عیش و عشرت سے محفوظ رہوں۔ یہ کیونکر ممکن ہے اس آدمی سے جس پر خیر خواہی واجب ہو اسی وقت سے کہ جس وقت اس کی نظر پڑے یہاں تک کہ میں اس کے پاس چل پڑوں، پھر فرمایا: اے صالح یہ کپڑے بغداد بھیج دو تاکہ وہاں بیچ دیے جائیں اور پھر اس سے حاصل ہونے والی رقم صدقہ کر دی جائے لیکن یاد رکھو ان اشیاء کو تم میں سے کوئی آدمی نہ خریدے، چنانچہ میں نے یہ کپڑے یعقوب بن تحکان کے پاس بھیج دیے یعقوب نے کپڑے بیچ کر انکی مالیت لوگوں میں تقسیم کر دی۔ میرے پاس صرف ایک ٹوپی رہ گئی تھی پھر والد صاحب کو خبر دی گئی کہ جس گھر میں انہوں نے قیام کیا ہوا ہے وہ چند تیسروں کی ملکیت ہے فرمایا: محمد بن جراح کی طرف ایک رقعہ لکھو جو اس گھر کے بارے میں میرا استغفی قبول کرے چنانچہ ہم نے ایک رقعہ لکھ ڈالا متوکل نے اس گھر سے منتقل ہونے کی اجازت دے دی۔ پھر والد صاحب کے لئے متبادل گھر کرائے پر لیا گیا جسکا کرایہ دوسو درہم چکایا گیا، چنانچہ والد صاحب اس گھر میں منتقل ہو گئے ہمارے پاس رنگ برنگ انواع کے کھانے لائے گئے عمدہ سے عمدہ لباس اور خوبصورت بچھونے ہمیں پیش کئے گئے لیکن والد صاحب نے جب اس کو فرو کر دیکھا تو اپنے آپ کو اس سے دور رکھنے کا سوچنے لگے: اور اپنے آپ کو ایک عام سی جگہ پر ڈال دیا۔ اسی دوران والد صاحب کی آنکھ میں درد ہوا لیکن جلد ہی شفا ہو گئی اس دوران بھی والد صاحب اکثر روزے میں رہے ورنہ تیسرے دن کا روزہ تو ضرور ہی ہوتا اور صرف کھجور اور ستوتو سے روزہ افطار کرتے بسا اوقات رات کو صرف ایک روٹی تناول فرماتے۔ چنانچہ جب انواع و اقسام کے کھانوں سے بجا ہوا دسترخوان لایا جاتا تو والد صاحب سے پوشیدہ رکھ کر دروازے کے پاس لگایا جاتا تاکہ والد دیکھ نہ لیں وہیں لوگ کھا کر اٹھ جاتے، والد صاحب جب گرمی محسوس کرتے ان کے پاس پانی میں ایک کپڑا بھگو کر لایا جاتا جسے وہ پسینے پر رکھ لیتے والد صاحب کے پاس ابن ماسویہ آتا اور بیٹھتا ایک دن کہنے لگا: ہم تو اپنے عیال کو تیل اور سرکہ وغیرہ کھانے کا حکم دیتے ہیں آپ کیوں کمزور ہو رہے ہیں؟

والد صاحب کے لئے سختی نے قمیص سلوائی اور ایک سیاہ رنگ کی چادر بنوائی نیز یعقوب اور عتاب اکثر والد صاحب کے پاس آتے اور بسا اوقات پوچھتے کہ امیر المؤمنین نے سوال کیا ہے کہ آپ ابن ابی داؤد اور اس کے مال وغیرہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں نیز دونوں والد صاحب کو ابن ابی داؤد کے بارے میں بتاتے کہ اسکا کیا حشر ہوا، پھر ابن ابی داؤد بغداد لایا گیا جب اسکی جائیدادوں کو بیع کے متعلق گواہی قائم کرنی گئی بسا اوقات کئی والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب اگر دروازے میں نماز پڑھ رہے ہوتے تو کئی باہر تھوڑی دیر بیٹھ جاتے جب نماز سے فارغ ہو جاتے کئی اور علی بن جہم والد صاحب کی شلوار اور ٹوپی لیکر والد صاحب کو پہناتے متوکل نے حکم صادر کیا کہ ہمارے لئے ایک گھر خرید لیا جائے والد صاحب کو جب پتہ چلا تو مجھے آواز دی میں نے لبیک کہا فرمایا: اگر تم نے گھر



خریدنے میں اقرار کیا تو میں تمہارے ساتھ متعلق متعلق کر دوں گا، کیا وہ چاہتے ہیں کہ یہ شہر میرا ماویٰ و مسکن بنادیں؟ چنانچہ والد صاحب مسلسل گھر خریدنے کی مخالفت کرتے رہے بالآخر گھر ہمارے لئے نہ ہی خریدا گیا، پھر مالک مکان کے پاس آئے اور فرمایا: میں تمہیں ہر مہینہ تین ہزار درہم دوں گا، مجھے بھی والد صاحب کی تائید کرنی پڑی، اس دوران متوکل کے قاصدین والد صاحب کے پاس آتے اور والد صاحب کی خیریت دریافت کر کے واپس چلے جاتے اور جا کر متوکل کو خبر دیتے، قاصدین والد صاحب سے کہتے امیر المؤمنین آپ کو ضرور دیکھنا چاہتے ہیں والد صاحب خاموش رہتے جب قاصدین نکل کر چلے جاتے فرماتے: کیا تم متوکل کے قول پر تعجب نہیں کرتے ہو کہ مجھے دیکھا اس کے لئے ضروری ہے ان پر کچھ حرج نہیں کہ مجھے دیکھیں، اس گھر میں ایک حجرہ بھی تھا جس میں دو کمرے تھے والد صاحب فرماتے تھے مجھے اس میں داخل کر دو اور اس میں چراغ نہ جلاؤ، ہم نے والد صاحب کو اس حجرے میں داخل کر دیا، اسی دوران یعقوب آئے اور کہنے لگے اے ابو عبد اللہ! امیر المؤمنین آپ سے ملنے کے بہت مشتاق ہیں، اور کہتے ہیں: مجھے پتہ تو چل جائے کہ وہ کونسا دن ہے جس دن آپ ان کے ہاں تشریف لے جائیں گے؟ فرمایا: اس میں آپ کی اپنی مرضی ہے جیسے بہتر سمجھو، یعقوب کہنے لگے: بدھ کا دن ملاقات کے لئے موزوں ہے اس میں دوسری مصروفیات بھی موقوف ہوتی ہیں پھر یعقوب نکل کر چل پڑے، دوسرے دن پھر آئے اور کہنے لگے بشارت ہے اے ابو عبد اللہ! امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں، بعد از سلام یہ کہ میں نے آپ کو سیاہ کپڑے پہننے اور رکوب کر کے میرے اور والدہ کے پاس آنے کی قید ہٹا دی ہے آپ چائیں تو قطن پہنیں یا صوف پہنیں، والد صاحب اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے لگے یعقوب والد صاحب کو کہنے لگے: میرا ایک بیٹا ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے احادیث پڑھائیں، والد صاحب خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا، جب وہ نکل کر چل پڑے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ مجھے کسی حال یعنی ضعف میں دیکھ رہا ہے والد صاحب ہفتے میں ایک قرآن ختم کرتے اور جب ختم کرتے ہمیں بلاتے اور دعا کرتے ہم ساتھ ساتھ آمین کہتے رہتے، جمعہ کی صبح مجھے اور میرے بھائی عبد اللہ کو پیغام بھیجتے ہم خدمت میں حاضر ہوتے ہمارے لئے خوب دعائیں مانگتے ہم دعا پر آمین کہتے رہے جب دعا سے فارغ ہوتے فرماتے: میں نے اللہ تعالیٰ سے بارہا استخارہ کیا ہے: میں پوچھنے لگتا: آپ کیا چاہتے ہیں پھر فرماتے: اللہ تعالیٰ نے عہد لے رکھا ہے بلاشبہ عہد کے متعلق سوال ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”یا ایہا الذین امنوا اوفوا بالعقود“ اے ایمان والو! اپنے وعدوں کو پورا کرو (مائدہ: ۱) بے شک میں نے پوری حدیث کبھی نہیں سنائی یہاں تک کہ میں اللہ سے مل لوں، اور میں کسی کو تم میں سے مستثنیٰ نہیں کرتا ہوں، ہم باہر نکل گئے اور علی بن جہم آ گیا، ہم نے اس سے بات کی کہنے لگا: انساللہ وانا الیہ راجعون“ اسکی خبر متوکل کو بھی کی گئی، والد صاحب نے فرمایا: یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں یہی درس حدیث دیا کروں تاکہ اس شہر میں محبوب ہو کر رہ جاؤں، پھر کہنے لگتے: بخدا اس معاملے میں موت کی نمٹی کی گئی ہے، اور میں بھی اس میں اور اس میں بھی موت کی تمنا کرتا ہوں چونکہ یہ (یعنی موجودہ عیش و عشرت) دنیا کا فتنہ ہے اور وہ (یعنی ابتلاء و آزمائش) دین کا فتنہ ہے، پھر اپنی منہ مندی بند کر کے فرماتے: اگر میری روح میرے قبضے میں ہوتی میں اسے آزاد کر چکا ہوتا اور پھر منہ مندی کی دی، اس دوران متوکل اپنے اچھی والد صاحب کے پاس بھیجتا جو حال احوال پوچھتے اور متوکل ہم تک خفیہ مال وغیرہ پہنچانے کی تدبیر کرتا تاکہ والد صاحب کو پتہ نہ چلے کہیں وہ پریشان نہ ہو جائیں، لیکن ہم بھی ایسے نہیں تھے کہ والد صاحب کی چاہت کے خلاف کرتے۔ کارندوں نے متوکل سے کہا کہ احمد بن حنبل نہ تو آپ کا کھانا کھاتے ہیں نہ آپ کے بچھونے پر بیٹھتے ہیں اور نہ ہی آپ کا پانی پیتے ہیں والد صاحب نے ان سے کہا: بالفرض اگر معصوم بھی میرے لئے کھانوں کو پھیلا دیتا میں اس سے بھی قبول نہ کرتا۔

ابو الفضل کہتے ہیں پھر میں بغداد چلا گیا اور والد صاحب رحمہ اللہ کے پاس عبد اللہ کو چھوڑ آیا، اچانک دیکھا ہوں کہ عبد اللہ بھی میرے کپڑے لئے ہوئے آ گیا میں نے کہا تم کیوں آ گئے؟ کہا: والد صاحب نے مجھے ادھر آنے کا حکم دیا کہ جا کر صالح سے کہو باہر مت



نکلو چونکہ تم نو جوان ہو فتنے کا خطرہ ہے، بخدا! اگر میں اپنے معاملہ میں آگے بڑھ گیا جو تم میں سے نکل گیا وہ پیچھے نہیں آ سکتا۔ الفضل کہتے ہیں میں نے والد صاحب کی طرف خط لکھا کہ میں بدست عبد اللہ آپ کے بھیجے ہوئے پیغام کو جانتا ہوں والد صاحب نے جواب میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو عمدہ تر بنائے اور تم سے ہر طرح کی مکروہ چیز کو دور رکھے، مجھے جس امر نے تمہاری طرف خط لکھنے پر اکسایا وہی ہے جو تم نے عبد اللہ سے کہا تھا: تمہارے پاس ایسے لوگ جمع ہیں جو ہماری خبریں آئے دن تم کو پہنچاتے رہتے ہیں، پس ہمارے ہاں بالکل خیریت ہے، خوب سمجھ لو کہ اگر تم وہیں امامت اختیار کر لو پھر نہ تم ادھر آؤ اور نہ تمہارا بھائی عبد اللہ پس یہی میری بھی رضا ہے، اپنے لیے صرف اور صرف خیر و بھلائی کو منتخب کر لو والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ابو الفضل کہتے ہیں مجھے اس کے بعد ایک دوسرا خط بھی والد صاحب کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ملا۔ اس میں لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اللہ تعالیٰ تمہاری عاقبت کو اچھا کرے اور تم سے برائی کو دور کرے میں اللہ کے فضل و کرم میں ہوں اللہ سے اتمام نعمت کا سوال ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اپنی پناہ میں رکھے، اور ہمیں خلاصی بخشے تمہارے لئے مناسب تھا کہ اگر تم میرے قریب کر کے رہتے اموال اور اہل اولاد کو، یہ امر تمہارے لئے بہت آسان ہے جو کچھ میں نے لکھا ہے وہ تمہارے اوپر گراں گزرے پس اپنے گھروں کو لازم پکڑ لو ممکن ہے اللہ تعالیٰ خلاصی کی کوئی سبیل نکالے، والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پھر والد صاحب کے اور بھی کئی سارے خطوط وقتاً فوقتاً میرے پاس پہنچتے رہتے جب ہم گھر سے چلے تو ہم نے دسترخوان بچھونے وغیرہ سب اٹھوا دیئے۔

## امام احمد بن حنبلؒ کی وصیت

ابو الفضل کہتے ہیں والد صاحب نے یہ وصیت کر رکھی تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

یہ احمد بن محمد بن حنبل کی وصیت ہے کہ وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر بھیجا اور دین حق دے کر بھیجا تا کہ اسے تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دیں اگرچہ مشرکین اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرتے ہوں، میں وصیت کرتا ہوں اپنے اہل خانہ اور اپنے قرابت داروں کو کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور حمد کرنے والوں میں اللہ کی حمد کریں اور جماعت مسلمین کے لئے خیر خواہ رہیں۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں، میں وصیت کرتا ہوں کہ عبد اللہ بن محمد المعروف بوران کے سچاس دینار مجھ پر قرضہ ہیں وہ اپنے قول کے مطابق تو صدقہ کر چکا ہے لیکن اس کا مال ادا کیا جائے اور اس کی ادائیگی گھر کی آمدن سے کی جائے انشاء اللہ جب اس کا قرض ادا کر دیا جائے مال میں کچھ باقی بچ جائے تو وہ میرے دو بیٹوں صالح اور عبد اللہ میں بحسب میراث تقسیم کر دیا جائے۔ اس پر یہ گواہی ابو یوسف و صالح و عبد اللہ نے دی۔

ابو الفضل کہتے ہیں پھر کچھ دنوں کے بعد والد صاحب نے اس گھر سے منتقل ہونے کا مطالبہ کیا چنانچہ ایک متبادل گھر کرائے پر لیا اور اس میں منتقل ہو گئے۔ متوکل کو اس کی خبر دی گئی متوکل نے کہا میری یہ خواہش تھی کہ امام احمد میرے قریب رہیں پھر متوکل نے عبد اللہ کو حکم دیا کہ احمد بن حنبل کے پاس ایک ہزار دینار لے جاؤ اور سعید سے کہا کہ امام کیلئے ایک صراقہ بناؤ تا کہ اس میں آیا جایا کریں،



رات کی وقت علی بن جہم بھی آئے اور کہا کہ امیر نے آپ کے لئے ایک ہزار درہم کا حکم دیا ہے، والد صاحب نے عافیت طلب کی اور وہ مالیت واپس کر دی، پھر محمد بن عبد اللہ کی طرف خط لکھا چنانچہ محمد بن عبد اللہ ظہر اور عصر کے درمیانی وقت میں آئے تھوڑی دیر ٹھہرے اور پھر واپس چلے گئے۔ والد صاحب نے مجھے فرمایا: اے صالح مجھے پسند نہیں کہ تم یہ رزق لو اس رزق پر مت بھروسہ رکھو میں خاموش رہا، فرمایا: خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ زبان سے کچھ کہوں اور دل میں منافقت بٹھائے رکھوں نیز مجھ سے کثیر اہل و عیال والا کوئی نہیں، میں معذرت بھی نہیں کر سکتا ہوں، پھر میں نے عرض کیا: آپ نے میرے لئے دعا کی نہیں اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قبول فرمائے گا۔

فرمایا ایسا مت کرو، میں نے انکار کیا، فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اللہ تمہارے ساتھ ایسا کرے، والد صاحب نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا، اور میں دروازے سے باہر رہا، اتنے میں عبد اللہ سے میری ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے اسے بتائی کہا: میں کیا کہوں؟ میں نے جواب دیا: جو آپ کی مرضی ہو، یوں اس طرح سلسلہ چلتا رہا، پھر ان کے چچا آئے انہوں نے کہا میں اس میں سے کچھ نہیں لوں گا، پھر والد صاحب نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور کچھ بات بن گئی، مجھے بالاسناد حدیث پہنچی کہ ابو بکر عیاش کہتے ہیں کہ تخی بن ابی وائل کو کناسہ کا عہدہ قضاء سپرد کیا گیا، ابو وائل اپنی ایک لونڈی سے کہنے لگے: اے برکہ مجھے کچھ بھی کھانے کو نہ دو مگر وہ چیز کھانے کو دو جو تخی نے کناسہ سے لائی ہے، یوں ہمیں الگ الگ دو ماہ گزر گئے ہمیں والد صاحب نے خط لکھا جو ہمارے پاس لایا گیا، اس کے سب سے پہلے والد صاحب کے پاس ان کے چچا آئے، پھر والد صاحب دروازے کے پاس آئے جسے انہوں نے میرے اور اپنے درمیان بند کر دیا تھا، اور بچوں نے اپنے طور پر ایک طاقتور سادرمیان میں بنالیا تھا: فرمایا: صالح کو میرے ہاں بلا وجہ قاصد نے مجھے پیغام دیا میں نے کہلا بھیجا میں نہیں آؤں گا پیغام بھیجا کہ تم کیوں نہیں آتے ہو؟ میں نے کہا: ان سے کہو یہ جو رزق (وظیفہ و تنخواہ وغیرہ) جماعت کثیرہ کو مل رہا ہے آپ اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں بھی ان لینے والوں میں سے ایک ہوں۔ ان میں مجھ سے کوئی زیادہ معذور بھی نہیں ہے، الغرض اس طرح کی تونخ و ڈانٹ ڈپٹ ہوتی رہی جب آپ رحمہ اللہ کے چچا نے آذان دی والد صاحب بھی مسجد میں نماز پڑھنے چلے گئے اور میں بذات خود ایسی جگہ کھڑا ہو گیا جہاں آپ رحمہ اللہ کے کلام کو سن سکوں اور انھیں چنداں خبر نہ ہو سکے چنانچہ والد صاحب جب نماز سے فارغ ہوئے چچا کی طرف التفات کیا اور فرمایا آپ نے تو یہ مال نہ لینے کا عند یہ دیا تھا اور آپ پھر دو سو درہم دھوکہ دہی سے لے رہے ہیں یہ جماعت مسلمین کا مال ہے آپ کے لئے کسی طرح حلال نہیں یاد رکھو میں تمہارے لئے شفیق ہوں مجھے ڈر ہے کہ قیامت کے دن زمین تمہارے گلے کا ہار بنے۔ چچا نے کہا: میں نے تو وہ صدقہ کر دیئے، والد صاحب بولے: ہاں نصف درہم صدقہ کر دیا ہوگا، پھر والد صاحب نے انھیں بھی چھوڑ دیا اور نماز بھی باہر کی ایک مسجد میں جا کر پڑھتے۔

ابو الفضل کہتے ہیں مجھے واقعہ پہنچا ہے کہ عبد اللہ بن محمد کہتے ہیں کہ بصرہ کے کسی امیر نے عبد اللہ بن محمد بن واسع کو پولیس کا نگران اعلیٰ بنادیا۔ امیر کے پاس محمد بن واسع آئے چنانچہ امیر کو ان کے آنے کی اطلاع کی گئی امیر نے دربار یوں سے کہا اللہ ازہ لگاؤ یہ آدمی یہاں کیوں آیا ہوگا، چنانچہ کسی نے کہا: چونکہ اس کا بیٹا نگران اعلیٰ کے عہدے پر فائز ہوا ہے اس کا شکر یہ ادا کرنے آیا ہے اور کسی نے کچھ اور بھی کہا، امیر کہنے لگا: نہیں بلکہ وہ اس لئے آیا ہے تاکہ اپنے بیٹے کا استعفیٰ پیش کرے اور بیٹے کی دستبرداری کا اظہار کرے چنانچہ امیر نے محمد بن واسع کو اندر آنے کی اجازت دی محمد جب اندر آئے کہنے لگے: اے امیر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے میرے بیٹے کو کوئی سرکاری عہدہ دیا ہے حالانکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں پردے میں رہنے دیں! اس سے اللہ تعالیٰ آپ کا بھی پردہ فرمائیں گے۔ امیر کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! ہم نے تمہارے بیٹے کو عہدہ سے دستبردار کر دیا۔ یہ واقعہ مجھے والد صاحب نے سنایا تھا۔

پھر والد صاحب نے ہماری طرف ایک خط لکھا اور طاقتی کے پاس آئے اور فرمایا: اے صالح! ذرہ دیکھو میرے ذمے حسن کا



کیا کچھ ہے، اور یہ بوران کے پاس لے جاؤ حتیٰ کہ وہ یہ مال جس جگہ سے اس نے لیا ہے وہیں صدقہ کر دے میں نے کہا! بوران کو کیا پتا یہ مال کہاں سے لایا ہے کہ وہ صدقہ کرے؟ فرمایا: جو میں کہتا ہوں وہ کرو چنانچہ میں بوران کی طرف چل پڑا، والد صاحب کو جب پتہ چلا کہ ہم نے کوئی چیز لی ہے پھر پوری رات والد صاحب نے بیداری میں گزاری اور پریشان ہو جاتے غرض اسی دوری میں کچھ مہینے گزر گئے میرے گھر سے کوئی بھی والد رحمہ اللہ کے پاس نہ جاتا پھر میں نے دل برداشتہ ہو کر والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ اے ابا جان طویل مدت گزر چکی ہے میں آپ کا شدید مشتاق ہو چکا ہوں لہذا حاضری کی اجازت مرخصت فرمائیں: والد صاحب خاموش رہے، جب میں نے موقع غنیمت سمجھا اور بلا تامل اندر داخل ہو گیا اور جا کر والد صاحب پر گر پڑا عرض کیا: اے ابا جان! آپ اتنا غم کیوں اپنی جان پر لاتے ہیں؟ فرمایا: اے بیٹے! لوگ میرے پاس مال لاتے ہیں پھر ہم اسی طرح ٹھہرے رہتے ہیں اور اس سے کچھ نہیں لیتے، پھر والد صاحب نے ایک دستاویز لکھی چنانچہ ہم نے مال پر قبضہ کر لیا پھر جب انھیں خبر پہنچی انہوں نے کئی مہینوں تک ہمیں پھر چھوڑ دیا، چنانچہ بوران نے اس کے متعلق بات کی والد صاحب نے بوران کو ہمارے پاس بھیجا، میں والد صاحب کے پاس داخل ہوا بوران نے ان سے کہا: اے ابو عبد اللہ! یہ ہے صالح! اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے، فرمایا: اے ابو محمد مخلوق میں سب سے زیادہ عزیز مجھے یہی ہے میں اس کے لئے کیا چاہتا ہوں، میں اس کے لئے وہی چیز پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں، میں نے عرض کیا: اے ابا جان! آپ نے کس کو دیکھا ہے یا آپ نے کس سے ملاقات کی جو مجھ پر زیادہ قوت رکھتا ہو یا آپ اس پر زیادہ قوت رکھتے ہوں؟ فرمایا: کیا تم میرے ساتھ حجت بازی کر رہے ہو، پھر والد رحمہ اللہ نے تکئی بن خاقان کی طرف خط لکھا اور اس سے مطالبہ کیا کہ وہ ہماری مدد نہ کیا کرے اور روزینے نہ جاری کرے، جب مجھے خبر پہنچی میں نے ناظم الامور کو پیغام بھیجا اور وہ غالب بن بنت معاویہ بن عمرو تھا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا تھا: کہ اے ابا جان! آپ بڑھاپے کو پہنچ گئے ہیں اور آپ نے عزم کر رکھا ہے کہ جب کوئی امر پیش آ جائے تو میں آپ کو اسکی خبر دوں گا، چنانچہ جب ان کا قاصد خط لیکر تکئی کے پاس پہنچا خبر لانے والے سے لے لیا کہا کہ میں نے اسکا نسخہ لے لیا ہے اور متوکل تک پہنچا دیا ہے، متوکل نے عبد اللہ سے کہا: کتنے مہینے احمد بن حنبل کے بیٹوں کو گزر گئے؟ عبد اللہ نے کہا دس مہینے کہا: ابھی ان کے پاس چالیس ہزار درہم اٹھا کر لے جاؤ اور یہ مال بیت المال سے لے کر جاؤ اور اس کا کسی کو پتہ نہ چلے، تکئی نے ناظم الامور سے کہا: میں صالح کو خط لکھ کر اسے آگاہ کیے دیتا ہوں، چنانچہ میرے پاس اسکا خط آیا میں نے والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ انھیں بھی علم ہو جائے، پس انکو خبر دینے والے کا کہنا ہے کہ والد صاحب خاموش ہو گئے اور اپنی ٹھوڑی میں کھجلی سی کرتے رہے پھر سر اوپر اٹھا کر فرمایا: میرا حیلہ کارگر ثابت نہ ہوا، جب میں ایک چیز چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ دوسری چیز کا قصد کرتے ہیں۔

ابو الفضل کہتے ہیں: متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس آیا اور کہنے لگا: اگر لوگوں سے کوئی آدمی سلامت رہتا آپ سلامت رہے، قاصد نے کہا: ایک آدمی کا قضیہ پیش ہوا کہ اس نے کسی علوی کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے میں نے اسے قید کر لیا اور اسکے قتل کا درپے ہوا لیکن پھر میں نے اسے غمزدہ کرنا اچھا نہ سمجھا، والد صاحب نے فرمایا: یہ طریقہ باطل ہے اسکا راستہ آزاد کر دو، اس طرح متوکل کا قاصد تقریباً ہر روز والد صاحب کے پاس آتا اور والد صاحب کا حال پوچھتا، ہمیں اس طرح کی غمگساری سے دلی خوشی ہوتی، والد صاحب اکثر فرمایا کرتے: کاش کہ میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی میں اسے آزاد چھوڑ دیتا والد صاحب یہ بات فرماتے وقت مٹھی بند کر لیتے اور پھر کھول لیتے۔

۱۳۷۹ھ - سلیمان بن احمد عبد اللہ بن احمد بن حنبل (ح)، محمد بن علی ابوالحسنین محمد بن اسماعیل، صالح بن احمد بن حنبل کا بیان ہے کہ عبید اللہ بن تکئی نے والد ماجد رحمہ اللہ کی طرف خط لکھا کہ امیر المؤمنین نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے بذریعہ خط مسئلہ قرآن (کہ قرآن کلام اللہ ہے) کے بارے میں دریافت کروں (واضح رہے یہ مسئلہ امتحان نہیں بلکہ بصیرت و معرفت کے لئے پوچھا جا رہا ہے)



چنانچہ والد نے تفصیلاً مسئلہ مجھے املاء کرایا اس وقت میرے ساتھ اور کوئی بھی نہیں تھا، فرمایا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

اے ابوالحسن! اللہ تعالیٰ آپ کی عاقبت کو اچھا بنائے اور دنیاوی مشقتوں سے آپ کو عافیت میں رکھے اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے آپ نے امیر المؤمنین کی طرف سے خط لکھ کر مجھ سے قرآن کے کلام اللہ ہونے کے متعلق دریافت کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی توفیق کو دائمی کرے، حالانکہ اس سے قبل لوگ بدعات میں ڈوبے ہوئے تھے اور آپس میں غیر مفید اختلافات میں سرکھپا رہے تھے تاہم اللہ تعالیٰ نے امیر المؤمنین کو خلافت سے سرفراز کیا اور انہوں نے ہر قسم کی بدعات کا خاتمہ کیا اور معاملے کو نکھار کر پیش کیا، اس تمام کا سہرا امیر المؤمنین کے سر جاتا ہے، حتیٰ کہ امیر المؤمنین کی عوام الناس کے ہاں ایک اعلیٰ شان ہو گئی میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کے بارے میں ہر نیک دعا کو قبول فرمائے اور اس امر کو امیر المؤمنین کے دست اقدس سے تمام فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گھر میں اضافہ کرے، اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرے اور جس امر پر وہ قائم ہیں اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے ذکر کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کتاب اللہ کو کتاب اللہ کے ذریعے رد نہ کرو چونکہ یہ طریقہ انداز دلوں میں شک پیدا کر دیتا ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ کچھ فقراء رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے کچھ کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ اور بعض کہنے لگے: کیا اللہ تعالیٰ نے یوں نہیں فرمایا؟ چنانچہ نبی ﷺ نے انکی باتوں کو سن لیا اور غصہ بھرے انداز میں باہر تشریف لائے یوں لگتے تھے جیسے ان کے چہرہ اقدس پر انار کے دانوں کا رس ٹپکا دیا گیا ہو، ارشاد فرمایا: کیا تمہیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض حصے کو بعض دوسرے حصے سے رد کرتے رہو؟ بلاشبہ تم سے پہلی والی امتیں یہی کچھ کرنے کی وجہ سے گمراہ ہوئیں، تم یہاں کسی درجے میں نہیں ہو، پس جسکا تمہیں حکم دیا گیا ہے اس میں نظر کرنے کے عمل کر لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیا گیا ہے اس سے باز رہا کرو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

اسی طرح نبی ﷺ کے ایک صحابی ابو جہمؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید میں رائے مت قائم کرو چونکہ قرآن مجید میں رائے قائم کرنا کفر ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن الخطابؓ کے پاس ایک آدمی آیا عمرؓ نے اس سے لوگوں کے بارے میں مختلف سوالات کرنے شروع کئے اور وہ کہنے لگا: اے امیر المؤمنین لوگ قرآن مجید کو یوں اور یوں پڑھ رہے ہیں (یعنی لوگوں کا اختلاف ذکر کیا) میں نے کہا: بخدا! مجھے پسند نہیں کہ لوگ اس طرح کی جلد بازی کر لیں، چنانچہ عمرؓ نے مجھے ڈانٹ دیا، اور فرمایا: بس کرو، میں وہاں سے اٹھ کر اپنے گھر چلا آیا اور میں بہت غمزدہ و پریشان حال تھا، میں اسی حالت پر برقرار تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین کے پاس جاؤ، میں گھر سے نکل پڑا جب پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عمرؓ دروازے پر کھڑے میری انتظار کر رہے ہیں حضرت عمرؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابھی اس آدمی نے جو بات کہی اسے تم نے کیوں ناپسند کیا؟ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین، لوگ جب آپس میں قرآن مجید میں مسابقت کریں گے تو اختلاف میں پڑ جائیں گے اور جب اختلاف میں پڑیں گے ایک دوسرے سے جھگڑیں گے جب جھگڑیں گے تو ایک دوسرے کو قتل کریں گے، فرمایا: اللہ ہی کے لئے ہے تمہارے باپ کی بھلائی، بخدا! اس چیز کو میں



لوگوں سے چھپاتا تھا حتیٰ کہ تم نے اسے ظاہر کر دیا۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں: موقف میں نبی کریم ﷺ نے اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کیا اور فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو مجھے اپنی قوم کے پاس لے جائے بلاشبہ قریش نے مجھے اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔

جبیر بن نفیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تم ایسی چیز کو لیکر واپس نہیں لوٹ سکتے جو قرآن سے افضل ہو جس کا صدور اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: قرآن مجید کو زائد سے خالی کر دو اور اس میں صرف اور صرف کلام اللہ ہی رکھو۔

حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ قرآن مجید کلام اللہ ہے تو اس کو اسکے مواضع میں رکھو، ایک آدمی نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے کہا، اے ابوسعید! جب میں کتاب اللہ کی قرأت کرتا ہوں اور پھر اس میں غور فکر کرتا ہوں قریب ہوتا ہے کہ میں مایوس ہو جاؤں اور میری امیدوں پر پانی پھر جائے، حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ قرآن کلام اللہ ہے اور ابن آدم کے اعمال ضعف و کوتاہی سے خالی نہیں ہو سکتے پس عمل کرتے رہو اور خوش رہو۔ فروہ بن نوفل کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ایک صحابی حضرت خباب کا پڑوسی تھا، ایک دن میں ان کے ساتھ مسجد سے نکلا در آنحالیکہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا فرمانے لگے: اے آدمی جہاں تک ممکن ہو اللہ کا قرب حاصل کرو اور تم کلام اللہ سے بڑھ کر کسی اور چیز سے قرب الی اللہ حاصل نہیں کر سکتے ہو ایک آدمی نے حکم بن عتبہ سے کہا: اس امر پر اہل بدعت کو کس چیز نے اکسایا ہے؟ جواب دیا: خصوصیات نے، معاویہ بن قرہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ان فضول جھگڑوں سے دور رہو چونکہ یہ جھگڑے اعمال کو ضائع کر دیتے ہیں، بلاشبہ مجھے خوف ہے کہ اہل بدعت کو گمراہیوں میں گھتے چلے جاؤ گے ایک مرتبہ محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے پاس دو بدعتی آئے اور کہنے لگے: اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنانا چاہتے ہیں؟ محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: نہیں، وہ پھر بولے: اچھا ہم آپ کو ایک آیت سنانا چاہتے ہیں، ابن سیرین رحمہ اللہ نے پھر سننے سے انکار کر دیا اور فرمایا تو تم خود یہاں سے اٹھ جاؤ یا میں ہی اٹھ کر چلا جاتا ہوں چنانچہ بدعتی اٹھ کر چلے گئے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر! اس میں کیا حرج تھی اگر آپ ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت سن لیتے؟ ابن سیرین رحمہ اللہ نے جواب دیا: میں ڈرتا ہوں کہ وہ مجھے آیت سنا کر تحریف کے درپے ہو اس طرح وہ تحریف میرے دل میں جا گزیں ہو جائے۔

محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: کاش اگر مجھے علم ہو جائے کہ میں اسی گھڑی میں ابتلاء کا شکار بن جاؤں گا تو میں اسکو چھوڑ دوں، ایک بدعتی نے ایوب سختیانی سے کہا: اے ابوبکر! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں؟ ایوب رحمہ اللہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے اور ہاتھ سے اشارہ کرنے لگے ایک تو ایک میں آدمی بھی نہیں سننا چاہتا، ابن طاؤس کے بیٹے کے ساتھ ایک مرتبہ ایک بدعتی کچھ باتیں کر رہا تھا، ابن طاؤس نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لو اور اسکی باتوں کو مت سنو، عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے خصوصیات کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا وہ نوافل کی کثرت کرے، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کہتے ہیں لوگوں سے تمہیں کوئی بہتری حاصل نہیں ہوگی، حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ بدعت بدترین بیماری ہے جو دل میں جا گزیں ہو جاتی ہے

صحابہ رسول ﷺ حذیفہ بن یمانؓ کا قول ہے اے قراء کی جماعت اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنے پہلے والوں کا طریقہ اختیار کرو بخدا! اگر تم نے استقامت دکھائی تم آگے بڑھتے جاؤ گے لیکن اگر تم نے استقامت چھوڑ دی اور ادھر ادھر مائل ہو گئے یقیناً تم گمراہ

۱۔ المستدرک ۶/۲، ۶۱۳، ۲۹۰، مجمع الزوائد ۶/۳۵، فتح الباری ۷/۲۲۰۔

۲۔ المستدرک ۶/۲، ۴۳۱، ۳۵، والذہبی لا احمد ۵/۳۶۶، وسنن الترمذی ۲۹۱۲۔



ہو جاؤ گے۔

ابو الفضل کہتے ہیں والد صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے مذکورہ بالا احادیث کی اسناد کو ترک کیا ہے چونکہ امیر المؤمنین کو علم ہے کہ میں نے اس سے پہلے قسم اٹھا رکھی تھی، اگر مجھے یہ لحاظ نہ ہوتا میں ضرور اسانید کا تذکرہ کرتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔  
وان احد من المشرکین استجارک فاجره حتی یسمع کلام اللہ (نوبہ: ۲) اور اگر کوئی شخص مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو اسے پناہ دے دیجئے تاکہ وہ کلام الہی سن لے ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔  
الا له الخلق والامر (اعراف: ۵۴) یاد رکھو اللہ ہی کے لئے خلق ہے خالق ہونا اور حاکم ہونا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پہلے خالق ہونے کی خبر دی اور پھر امر کا ذکر کیا معلوم ہوا امر غیر خلق ہے چونکہ واؤ عطف مغایرت کا تقاضا کرتا ہے۔  
ایک دوسری جگہ ارشاد ہے۔

الرحمن علم القرآن، خلق الانسان علمه البیان

رحمن نے قرآن کی تعلیم دی اس نے انسان کو پیدا کیا اور پھر اسے بیان سکھایا

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی نے انسان کو قرآن کی تعلیم دی ہے۔

”لن ترضی عنک الیہود ولا النصارى حتی تتبع ملتہم قل ان ہدی اللہ ہو الہدی ولن اتبعن اھوائہم بعد الذی جاءک من اللہ من ولی ولا نصیر“

اور کبھی خوش نہیں ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی نصرانی جب تک کہ آپ ان کے مذہب کے بالکل پیرو نہ ہو جائیں آپ صاف کہہ دیجئے کہ حقیقت میں ہدایت کا وہی راستہ ہے جو کہ خدا نے بتلایا ہے۔ اور اگر آپ انکی اتباع کرنے لگیں ان کے غلط خیالات کا علم آچکنے کے بعد تو آپ کا کوئی خدا سے بچانے والا نہ یار نکلتے نہ مددگار۔  
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

ولن اتبع الذین اتوا الكتاب بكل آیۃ ماتبعوا قبلتک وما انت بتابع قبلتہم وما بعضہم بتابع قبلۃ بعض ولن اتبعن اھوائہم من بعد ما جاءک من العلم انک اذا لمن الظالمین (بقرہ: ۱۴۵)

اور اگر آپ ان اہل کتاب کے سامنے تمام دنیا بھر کی دلیلیں پیش کر دیں جب بھی یہ کبھی آپ کے قبلہ کو قبول نہ کریں اور آپ بھی ان کے قبلہ کو قبول نہیں کر سکتے (پھر موافقت کی کیا صورت) اور ان کا کوئی فریق بھی دوسرے فریق کے قبلہ کو قبول نہیں کرتا اور اگر آپ ان کے (ان) نفسیاتی خیالات کو اختیار کر لیں اور وہ بھی آپ کے پاس علم (وحی) آئے پیچھے تو یقیناً آپ (نعوذ باللہ) ظالموں میں شمار ہونے لگیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

”وکذا لک انزلناہ حکماً عربیاً ولن اتبعن اھوائہم بعد الذی جاءک من العلم مالک من اللہ من ولی ولا واق“ (رعد: ۲)

اور اسی طرح ہم نے اسکو اس طور پر نازل کیا کہ وہ خاص حکم ہے عربی زبان میں اور اگر آپ (بفرض محال) ان کے نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اسکے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے تو اللہ کے مقابلے میں نہ کوئی آپ کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا۔

پس مذکورہ بالا آیت کریمہ میں قرآن علم اللہ ہے، ان آیات میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو چیز نبی ﷺ کے پاس آئی ہے وہ



قرآن ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔



وَلَنْ اتَّبِعْت اٰهْوَانَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَاءَكَ مِنَ السَّلَامِ۔

اگر آپ ان نفسانی خیالات کے اتباع کرنے لگیں بعد اس کے کہ آپ کے پاس علم صحیح پہنچ چکے۔

نیز اسلاف امت سے مختلف اسناد کے ساتھ روایت کیا گیا ہے کہ قرآن علم اللہ ہے اور غیر مخلوق ہے، جو دلائل میں نے تحریر کئے وہ یا تو کتاب اللہ سے ہیں یا حدیث نبی ﷺ سے یا صحابہ کرام و تابعین کے اقوال ہیں، میں علم کلام کو ان دلائل کے مقابلے میں لاشی سمجھتا ہوں اسی وجہ سے کلام میں بحث کرنا میرے نزدیک غیر محمود ہے۔

ابو الفضل کہتے ہیں ایک مرتبہ متوکل آیا اور شامیہ میں اتر اور مدائن جانا چاہتا تھا والد صاحب نے حکم دیا: اے صالح! میں چاہتا ہوں کہ تم آج باہر نہ جاؤ اور نہ ہی میرے بارے میں کسی کو آگاہ کرو چنانچہ اگلے ہی دن میں گھر سے باہر بیٹھا ہوا تھا اور اس دن شدید بارش برس رہی تھی اچانک تکلی بن حاقان آئے ان کے ساتھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت بھی تھی گویا بارش کی پرواہ کئے بغیر آئے اور کہنے لگے: سبحان اللہ! آپ ہمارے پاس تو نہ پہنچ سکے حتیٰ کہ ہم نے چاہا کہ شیخ کو امیر المؤمنین کا سلام پہنچادیں اس لئے مجھے امیر المؤمنین نے آپ کے پاس بھیجا ہے، پھر تکلی گلی کے باہر ہی سواری سے اتر گئے اور بارش میں کھڑے ہو گئے میں نے بڑی کوشش کی کہ سواری گھر میں داخل ہو جائے مگر نہ مانے، جب دروازے پر پہنچے تو اپنے جرموق اتارنے لگے جو کہ انہوں نے موزوں پر پہن رکھے تھے چنانچہ اندر داخل ہوئے والد صاحب گھر کے ایک کونے میں تشریف فرما تھے اور اپنے اوپر چکور چادر اوڑھ رکھی تھی سر پر عمامہ باندھ رکھا تھا، تکلی نے والد صاحب کو سلام کیا اور آگے بڑھ کر والد صاحب کی پیشانی چومی اور حال احوال دریافت کئے اور کہا: امیر المؤمنین آپ کو سلام کہتے ہیں اور حال دریافت کرتے ہیں کہتے ہیں کہ میں آپ کے قرب سے مانوس ہوا ہوں نیز انہوں نے دعا کا مطالبہ کیا ہے، والد صاحب نے جواب دیا: میں ہر روز امیر المؤمنین کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں۔

یہی کہنے لگے: امیر المؤمنین نے مجھے ایک ہزار دینار دے کر بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اسے آپ اہل حاجت میں تقسیم کر دیں، والد صاحب نے فرمایا: میں نے اپنے آپ کو گھر میں پابند کر رکھا ہے، امیر المؤمنین نے میرے لئے عفو کا دروازہ کھولا ہے جسے میں ناپسند کروں، یہی بولے: اے ابو عبد اللہ! خلفاء اس چیز کو برداشت نہیں کرتے پھر جب تکلی واپس لوٹنے لگے پھر اصرار کیا کہ امیر نے یہ مال جب بھیج دیا ہے تو آپ اسے قبول فرما کر حاجتمندوں میں تقسیم کر دیں لیکن والد صاحب نے ایک نہ مانی۔

محمد بن عبد اللہ بن طاہر جب مسکرائے تو والد صاحب کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ میرے ہاں تشریف لائیں اور آپ جو مجھے تنہائی میں کہنا چاہتے ہیں وہ کہیں، والد صاحب نے پیغام بھیجا کہ امیر المؤمنین نے مجھے ناپسندیدہ باتوں کے بجالانے سے دستبردار کر دیا ہے اور یہ کام میرے ناپسندہ امور میں سے ہے یعنی میں سلطان کے پاس حاضر ہونے کو ناپسند سمجھتا ہوں، والد صاحب اس دوران روزے رکھتے اور چکنائی والی غذا بھی استعمال نہیں کرتے تھے حالانکہ اس سے پہلے ان کے لئے چربی وغیرہ خرید کر لائی جاتی تھی چنانچہ ایک مہینے تک استعمال کرتے رہے پھر وہ بھی ترک کر دی یہ ۲۳ھ میں والد صاحب متوکل کے پاس لائے گئے اس کے بعد پھر متوکل کا قاصد والد صاحب کے پاس خیریت دریافت کرنے آتا، پھر ربیع الاول ۲۴ھ میں بدھ کے روز والد صاحب رحمہ اللہ کو شدید بخار ہو گیا، والد صاحب کے پاس تھیلی میں چند دراہم پڑے ہوئے تھے حکم دیتے بازار سے کوئی چیز خرید کر لائی جاتی، فرمایا: کسی کو بھیجو اور بازار سے میرے لئے کچھ کھجوریں خرید کر لاؤ اور میری طرف سے قسم کا کفارہ ادا کرو، چنانچہ میں خود بازار سے کھجوریں خرید لایا اور والد صاحب کی طرف سے کفارہ قسم ادا کیا میرے پاس کھجوروں کی قیمت میں سے تین دراہم باقی بچ گئے میں نے ان کے متعلق والد صاحب کو خبر دی فرمایا: الحمد للہ، چنانچہ میں رات کو والد صاحب کے پاس سوتا جب انھیں کسی چیز کی ضرورت پڑتی مجھے ہلاتے اور میں اٹھ کر انھیں دے دیتا، اس



طرح رات کو جب اٹھتے تو زبان کو حرکت دیتے اس دوران رات کو روتے نہیں تھے مگر جس رات وفات پائی اس دن روتے رہے پوری رات نماز میں مشغول رہے اور پراٹھنا دشوار ہو جاتا تھا ہی پکڑ کر اوپر اٹھاتا۔ ۱۲ ربیع الاول ۲۳۷ھ کو دن کی ابھی دو ساعشیں باقی تھیں کہ اس کو دنیا سے رخصت ہوئے رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ۔

۹۸۵ھ-۱۳۷- ابوعلی عیسیٰ بن محمد جریری، احمد بن یحییٰ ثعلبی نحوی کہتے ہیں میں احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی زیارت کا مشتاق تھا جب میں ان کے پاس گیا فرمایا: تم کون کون سے علوم کو دیکھتے رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا نحو و عربیت اور شعر چنانچہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے مندرجہ ذیل اشعار پڑھے۔

اذا ما خلوت الدهر يوما فلان فلاتقل . خلوت ولكن قل علي رقيب

ولا تحسبن الله يخلف مامضى . وان الذي يخفى عليه يغيب

لهونا عن الايام حتى تتابعنت . دنوب على آثار هن ذنوب

فيا ليت ان يغفر الله مامضى . وياذن لي في توبة فاتوب

یعنی: جب تم زمانے میں کسی دن تنہا ہو جاؤ مت کہو کہ میں تنہا ہو گیا لیکن کہو کہ میرے اوپر ایک نگہبان بھی ہے۔

ایسا گمان ہرگز مت کرو کہ اللہ تعالیٰ گزشتہ امور کی خلاف ورزی کرے گا اور جو امور پوشیدہ ہوں وہ غائب ہیں۔ زمانے سے صرف نظر کیا حتیٰ کہ گناہوں کے بعد گناہوں کے انبار لگ گئے۔ کا ش اللہ تعالیٰ گزشتہ گناہ معاف فرمادے اور مجھے توبہ کی توفیق دے کہ میں توبہ کر لوں۔ ۹۹۷ھ-۱۳۷- ابراہیم بن عبد اللہ اصفہانی، محمد بن اسحاق سراج، محمد بن مسلم بن وارہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابو زر عہ کو خواب میں دیکھا، میں نے کہا: اے ابو زر عہ! آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: میں تمام احوال پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں، بلاشبہ مجھے رب تعالیٰ کے سامنے حاضر کیا گیا پھر مجھے فرمایا: اے عبید اللہ! تو میرے بندوں کے بارے میں قول کرنے سے کیوں پرہیز کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! لوگ تیرے دین میں لب کشائی کر دیتے تھے: فرمایا: تو سچ کہتا ہے پھر طاہر حلقانی کو لایا گیا، میں نے اس پر تعدی کا دعویٰ کیا: چنانچہ اسے سو کوڑے بطور حد کے لگائے گئے اور پھر اسے جس وقید کا حکم دے دیا گیا۔ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: عبید اللہ کو اس کے ساتھیوں کے ساتھ لاحق کر دو یعنی ابو عبد اللہ، سفیان ثوری، مالک بن انس اور احمد بن حنبل کے ساتھ۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی مسانید..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ درجہ امامت میں ایک عالیشان ستون کی حیثیت رکھتے ہیں آثار کے پیشوا ہونے اور اخبار کے لازم ہونے کی وجہ سے آثار و حدیث سے انہوں نے اعراض نہیں کیا، عقل میں رائے ان کے ہاں نہیں دیکھی گئی، حفظ آثار میں جبل عظیم تھے، علل و تعلیل میں بحر عمیق تھے ہم نے بطور نمونہ کے ان کی چند ایک روایت ذکر کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بے شمار تابعین کرام کو پایا ہے ان کی چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۰۰- محمد بن الحسن و احمد بن جعفر بن حمدان و سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن زیاد کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً جمعہ میں ایک ایسی (بارکت) گھڑی ہے کہ جس بندے کو بھی اسکی موافقت ہو جائے اور وہ اس گھڑی میں جس چیز کا بھی سوال کرے گا مگر یہ کہ وہ چیز اسے ضرور عطا ہوگی۔



شعبہ کی محمد بن عون سے مروی حدیث ثابت و مشہور ہے جبکہ سعید کی حدیث بواسطہ ابن عون اس میں حجاج متفرد ہیں ہمیں صرف احمد کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۰۲- محمد واحد بن سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، حماد بن خالد، مالک بن انس، زیاد بن سعید، زہری کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بال مبارک پیشانی پر سے نیچے لٹکائے جتنے لٹکائے جاسکتے تھے اور پھر بالوں میں مانگ نکال لی۔

۱۳۸۰۳- محمد و احمد سلیمان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن حارث، عبد اللہ بن عامر اسلمی، ایوب بن موسیٰ، ایوب سختیانی، ثابت بنانی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ جس وقت نبی ﷺ نے تبلیہ کہا، ہم آپ ﷺ کی سواری کے پاس تھے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: لبیک بحجة و عمرہ معاً یعنی میں حج و عمرہ دونوں کا اکٹھا تبلیہ کہتا ہوں۔ ۲

حدیث بالا میں ایوب بن موسیٰ ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اور ہم نے صرف امام احمد کی سند سے روایت کی ہے۔

۱۳۸۰۴- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، سیار بن حاتم۔ جعفر بن سلمان صبی، ثابت، انس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جتنی کثیر تعداد میں آدمیوں کو معاف فرمائیں گے اتنی تعداد میں علماء کو معاف نہیں فرمائیں گے۔

ثابت کی یہ حدیث غریب ہے نیز سیار متفرد ہیں، عبد اللہ کہتے ہیں، میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ یہ حدیث منکر ہے، اور انہوں نے مجھے صرف ایک ہی مرتبہ سنائی۔

۱۳۸۰۵- ابو بکر بن خالد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ایوب سختیانی، ابن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کے درمیان دوڑ کا مقابلہ کرایا چنانچہ جن گھوڑوں کو چھریا بنانا مقصود تھا ان کی دوڑ مقام حنیا سے ثنیۃ الوداع تک لگوائی، عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی دوڑ لگانے والے لوگوں میں سے تھا۔

ابن نافع کی یہ حدیث غریب ہے اور اسماعیل بن علیہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۰۶- ابو بکر احمد بن جعفر بن سالم، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ و رقاء، عمرو بن دینار، عطاء کے سلسلہ  
سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب نماز کھڑی کر دی جائے پھر فرض نماز کے سوا کوئی نماز جائز

الصحیح مسلم، کتاب الجمعة ۱۳، ۱۵، وسنن النسائی ۱۵/۳، ۱۱۶، وسنن ابن ماجه ۱۳۷، ومسند الامام احمد ۱۶۳/۲، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۳، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۳، ۳۰۱، ۳۸۹، ۳۹۸، ۳/۵، ۶۵/۳، ۴۵۳، وصحیح ابن خزيمة ۱۷۳.

٢- مسند الامام أحمد، ٣/ ١٨٣، ٢٢٥، ٢٦٦، ٢٨٠، والمستدرک ١/ ٣٤٢، والمعجم الكبير للطبرانی ٥/ ١٠٠، وسنن الدارقطني ٢/ ٢٨٨، ومجمع الزوائد ٣/ ٢٣٥.

٣- الجامع الكبير للسيوطي ٥٢٦٨. والعلل المتناهية ١٣٣١، والآلي المصنوعة ١١٤١، وميزان الاعتدال ١٥٠٥.  
وكنز العمال ٢٨٩٨٣، ٢٩٠٩٨.



نہیں ہے۔

شعبہ کی یہ حدیث غریب ہے اور ورقاء مفرد ہیں۔

۱۳۸۰۷- قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، شعبہ، حبیب بن شہید، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میت کو دفن کر دیتے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(اس حدیث میں) غندر یعنی محمد بن جعفر عن شعبہ مفرد ہیں۔

۱۳۸۰۸- احمد بن یوسف بن خلاد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ابو قرہ موسیٰ بن طارق، موسیٰ بن عقبہ، ابوصالح سمائی و عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم دعائیں خوب کوشش کرنا چاہتے ہو؟ تو پھر یوں (کہو): اللھم اعنا علی ذکرک و شکرک و حسن عبادتک "یا اللہ اپنے ذکر و شکر اور حسن عبادت پر ہماری معاونت فرما۔"

موسیٰ بن عقبہ کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابو قرہ مفرد ہیں۔

۱۳۸۰۹- احمد بن یوسف، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یثیم، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو ہاتھ اوپر اٹھاتے (بایں طور کہ) ہاتھوں کو کانوں (کی لو) سے اوپر نہ لے جاتے۔

عبد اللہ کہتے ہیں: میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ شیخ زہری سے سماع نہیں کیا ہے، عبد اللہ کہتے ہیں یہ حدیث ہمیں اسی سند سے بھی پہنچی ہے۔ عثمان بن ابی شیبہ، یثیم، ہقیان، حسین، زہری (حاصل یہ کہ متن والی سند منقطع ہے جبکہ دوسری سند متصل ہے)

۱۳۸۱۰- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسود بن عامر، حسن بن صالح، ابن ابی لیلیٰ، عمرو بن دینار، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرجانے والے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا: اسے اسکے کپڑوں میں کفن دے دیا جائے اور اسکا سر نہ ڈھانپا جائے نہ اسے خوشبو لگائی جائے لیکن اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دے دیا جائے بلاشبہ قیامت کے دن اسے جب دوبارہ اٹھایا جائے گا وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

یہ حدیث حصن بن صالح سے صرف اسود بن عامر نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۱۱- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، ثنی، قتادہ عبد اللہ بن احمد بن بریدہ اپنے والد احمد بن بریدہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایک بھائی کی عیادت کرنے گئے اور اس کی پیشانی پر پسینے کے اثرات دیکھے: کہنے لگے: اللہ اکبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤمن جب مرجاتا ہے تو اس کی پیشانی پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے۔

اس حدیث کو قتادہ سے صرف ثنی نے روایت کیا ہے۔

- ۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۶۳، ۶۴، و سنن ابی داؤد ۱۴۶۶، و سنن الترمذی ۴۲۱، و سنن النسائی ۱۱۷۲، و سنن ابن ماجہ ۱۱۵۱، و مسند الامام احمد ۳۵۵/۲، و صحیح ابن خزيمة ۱۱۲۳، و فتح الباری ۱۹۶/۲، ۴۱۰.
- ۲۔ مسند الامام احمد ۲۹۹/۲، و مجمع الزوائد ۱۷۲/۱۰، و الاحادیث الصحیحة ۸۴۴.
- ۳۔ سنن الترمذی ۹۸۲، و سنن النسائی ۶/۳، و سنن ابن ماجہ ۱۴۵۲، و مسند الامام احمد ۳۵۷/۵، ۳۶۰، و المستدرک ۳۶۱/۱، و كشف الخفاء ۲۰۸/۲، و التحاف السادة المتقين ۲۹۷/۱۰.



۱۳۸۱۲- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، وکیع، اپنے والد سے، محمد بن ابی مجالد، مجاہد، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے کسی بیٹے کے نسب کی نفی محض اس لئے کی تاکہ دنیا میں اسے رسوا کرے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے (یعنی باپ کو) ذلیل و رسوا کریں گے اس طرح ادا لے کا بدلہ ہو جائے گا۔  
اسی حدیث میں وکیع متفرد ہیں۔

۱۳۸۱۳- محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، بشر بن مفضل، عمارہ بن غزیہ، یحییٰ بن عمرہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو (موتے وقت کلمہ طیبہ) لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو۔  
یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۴- ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحاق حربی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن جعفر بن محمد، محمد بن محمد، کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صفا پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد و هو علی کل شیء قدير لا الہ الا اللہ انجزو حده و صدق عبده و هزم الاحزاب و حده۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کی ہے سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے ہی نے تمام جماعتوں کو شکست دے دی۔  
جعفر کی یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

۱۳۸۱۵- حسن بن محمد بن کیسان، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عبد القدوس ابوبکر بن حبیش، حجاج، عامر بن عبد اللہ بن زبیر، عبد اللہ بن زبیرؓ کی روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب کہ وہ نماز شروع کر رہے تھے ہاتھوں کو اوپر اٹھایا اور ہاتھوں کو کانوں سے اوپر تک لے گئے۔

۱۳۸۱۶- حسن بن محمد، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، عباد بن عوام، ہلال بن حباب، عکرمہ، ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی، یا رسول اللہ میں حج کا ارادہ رکھتی ہوں کیا میں شرط لگا لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں کہنے لگی: میں کیسے کہوں؟ فرمایا: کہو: لبیک اللہم لبیک میرے خلال ہونے کی جگہ وہی ہوگی جہاں تو مجھے روک دے گا۔

۱۳۸۱۷- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، فضل بن روح بن عبادہ، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما یضر امرأ نزلت بین بیتین من الانصار او نزلت بین

۱۔ مسند الامام احمد ۲/۲۶۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۲/۴۰۱، ومجمع الزوائد ۵/۱۵، واتحاف السادة المتقين ۹/۲۳۲، وفتح الباری ۱۲/۵۳۔

۲۔ صحيح مسلم، كتاب الجنائز باب ۱، وسنن ابن ماجه ۶/۱۲۲، وسنن الترمذی ۴/۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۳/۳۸۳، وصحيح ابن حبان ۹/۷۱، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۳۳۳، واملی الشجرى ۱/۱۳۔

۳۔ صحيح البخاری ۱/۲۱۳، ۲/۶۸، ۳/۸۷، ۴/۱۵۳، ۵/۹۰، ۶/۱۰۲، ۷/۱۰۶، ۸/۱۲۲، ۹/۱۱۸، وصحيح مسلم، كتاب المساجد باب ۲۶، وكتاب الحج، باب ۱۹، والذكر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری ۷/۴۰۶، ۱۱/۱۳۳، ۱۸۸، ۳۰۶۔

۴۔ سنن أبي داود، كتاب المناسك باب ۲۱، وسنن العرمذی ۱/۹۴، وسنن الترمذی ۵/۱۶۸، ومسند الامام احمد ۶/۳۶۰، وسنن الدارمی ۲/۳۵، والسنن الكبرى للبيهقي ۵/۲۲۲۔



ابوہا

یعنی کوئی ضرر نہیں اس عورت کا جو ترے انصار کے دو گھروں کے درمیان یا اپنے والدین کے درمیان (فلیجاً مل للمفہوم)  
 ۱۳۸۱۸- محمد بن علی بن حبیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، ہیثم، عبد اللہ بن ابی صالح، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری قسم اس وقت صحیح ہوتی ہے جب تمہارا ساتھی (یعنی قسم دینے والا) تمہیں سچا سمجھے۔  
 ۱۳۸۱۹- محمد بن علی، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم، ولید بن ابی ہشام، ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ قرأت کرتے در آنحالیکہ وہ بیٹھے ہوتے اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو اتنی دیر کھڑے رہتے جس کے بقدر انسان چالیس آیتیں پڑھ لے۔

موسیٰ کہتے ہیں ابو عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یونس بن عبید ولید بن ابو ہشام سے روایت کرتا ہے اور وہ ثقہ راوی ہے۔  
 ۱۳۸۲۰- ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، حلوانی، احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابراہیم بن علیہ، سعید جری، ابو عابد سیف سعدی، یزید بن براء بن عازب جو کہ عمان کے امیر تھے اور بہت اچھے امیر تھے کا بیان ہے کہ میرے والد ماجد رحمہ اللہ نے فرمایا: اے لوگو جمع ہو جاؤ تا کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے اور نماز کیسے پڑھتے تھے چونکہ مجھے معلوم نہیں کہ میں تمہارے ساتھ کتنا عرصہ اور زندہ رہوں چنانچہ انہوں نے اپنے اہل و عیال کو جمع کیا اور وضو کے لئے پانی منگوایا تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی ڈالا، اور تین بار چہرہ دھویا، تین بار دایاں ہاتھ دھویا، اور تین بار بائیں ہاتھ، پھر سر کا مسح کیا، اور ساتھ ساتھ کانوں کے ظاہری حصے اور باطنی حصے کا بھی مسح کیا، پھر تین بار دایاں پاؤں دھویا اور تین بار بائیں پاؤں، پھر فرمایا اس طرح میں نے کوتاہی نہیں کی کہ میں تمہیں دکھاؤں کہ تشریف لائے اور نماز کا حکم دیا اقامت کہی گئی اور ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، مجھے لگتا ہے کہ میں نے اس سے سورت یس کی آیات سنی ہیں پھر عصر کی نماز پڑھی اور پھر مغرب کی نماز ہمیں پڑھائی اور پھر عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا نماز اس طرح میں نے تمہیں دکھانے میں کوتاہی نہیں کی کہ رسول اللہ ﷺ کیسے وضو کرتے تھے، اور پھر کیسے نماز پڑھتے تھے۔ (یعنی میں نے تمہیں بالکل صحیح درست طریقے سے آپ ﷺ کے طریقے پر وضو و نماز بتادی)

۱۳۸۲۱- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن یوسف ازرق، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی بردہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ میں نے نو (۹) سال نبی ﷺ کی خدمت کی ہے میں نہیں جانتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کبھی مجھے کہا ہو کہ ”ایسا کیوں نہیں کیا، اور آپ ﷺ نے کبھی کسی چیز میں عیب نہیں نکالا۔“

۱۳۸۲۲- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، زیاد بن ربیع خداش محمدی، ابو عمران جونی کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہم جس حالت پر ہوتے تھے آج وہ حالت معروف نہیں ہے، ہم نے کہا: نماز کہاں گئی؟ فرمایا: نماز کہاں؟ کیا تم لوگ نماز میں ان امور کا ارتکاب نہیں کرتے ہو جنہیں تم اچھی طرح جانتے ہو۔

۱۳۸۲۳- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، صفوان بن عیسیٰ وزید بن حبان، اسامہ بن زید، زہری کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ بن مالک کی روایت ہے کہ (احد کے دن) رسول اللہ ﷺ حضرت حمزہؓ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں مثلاً حالت میں پایا، پھر ارشاد فرمایا: اگر ہمیں مشقت و دشواری کا سامنا نہ ہوتا تو میں انہیں اسی حالت پر یوں ہی چھوڑ جاتا حتیٰ کہ انہیں جنگلی

مسند الامام احمد ۶/۲۵۷، ومجمع الزوائد ۱۰/۴۰۰

ابن صحیح مسلم، کتاب الایمان باب ۲۰، وسنن ابی داؤد ۳۲۵۵، ومسند الامام احمد ۲/۲۲۸، والمستدرک ۴/۳۰۳،

السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۲۵۷، وفتح الباری ۱۲/۳۲۸



درندے آ کر کھا جاتے ہم کسی آفت کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ (ہمارا مقصود اس سے یہ ہے کہ) قیامت کے دن حمزہؓ کو درندوں کے پیٹوں سے جمع کر کے زندہ کیا جاتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی اور اس میں حمزہؓ کو کفنایا چنانچہ جب چادر سر کی طرف کھینچ لی جاتی تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں کی طرف کھینچ لی جاتی تو سر ننگا ہو جاتا چونکہ (احد کے دن) شہداء کی کثرت تھی اور کفن کے لئے کپڑے قلیل تھے، چنانچہ ایک یا دو دو یا تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دے دیا جاتا، آپ ﷺ پوچھتے جسے زیادہ قرآن مجید یاد ہوتا اسے پہلے نمبر پر قبلہ رو رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہداء احد کو دفن دیا اور ان پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: دودو اور تین تین آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں کفن دیا جاتا۔

۱۳۸۲۴- ابو بکر بن خالد و احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مروان بن معاویہ، ابو عبد اللہ مکی، عبد اللہ بن ابی ملیکہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”العسيلة الجماع“ شہد چکھنے سے مراد بیوی سے جماع کرنا ہے۔ ا غالباً اس حدیث کی شرح ہے جس میں آپ نے ایک صحابیہ کو فرمایا تھا تم اس وقت تک پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک دوسرے شوہر کے ساتھ شہد نہ چکھ لو۔

۱۳۸۲۵- ابو بکر و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن عباس بن حبیب بن مہلب بن ابی صفرة، ابو معاویہ، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ بجز ابتر (چھوٹا زہریلا سانپ) اور ذو طفیتین (دھاری دار سانپ) کے چونکہ یہ دونوں قسم کے سانپ آنکھوں کی بینائی مٹا دیتے ہیں اور عورتوں کے حملوں کو ساقط کر دیتے ہیں جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۱۳۸۲۶- ابو بکر و احمد بن جعفر، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عباد بن عباد، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو میں تمہارے غصے کو پہچان لیتا ہوں اور جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تمہاری رضامندی کو بھی جان لیتا ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: جب تم غصہ ہوتی ہو کہتی ہو: یا محمد اور جب تم رضامند ہوتی ہو کہتی ہو: یا رسول اللہ۔

۱۳۸۲۷- ابو بکر و محمد بن علی بن حمیش، موسیٰ بن ہارون، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ، محمد بن اسحق، یحییٰ بن عباد بن عبد اللہ بن زبیر، عباد بن عبد اللہ بن زبیر کہتے ہیں ایک بار میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا کہنے لگیں:

رسول اللہ ﷺ نے صرف ذی قعدہ میں عمرے کئے ہیں نیز ہم نے تین عمرے کئے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابو جعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبد اللہ حضری، احمد بن حنبل، عبد الرزاق، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز سے پہلے چند تر کھجوروں کے ساتھ افطار کرتے اگر تر کھجوریں میسر نہ ہوتیں تو چھوہارے لے لیتے ورنہ پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

۱۳۸۲۹- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، ابوسعید مولیٰ بن ہاشم، عثمان بن عبد الملک ابو قتادہ عمری، عائشہ بنت سعد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ام ذرہ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور پھر کہنے لگیں میں نے

۱- مسند الامام احمد ۶/۶۲، ومجمع الزوائد ۳/۳۴۱، ونصب الرابة ۳/۲۳۸، وسنن الدارالطبی ۳/۲۵۲، والمطالب العالیة ۱۶۶۲.

۲- مسند الامام احمد ۳/۴۴۰، ۴۴۵، ومجمع الزوائد ۵/۲۰۷.

۳- انصاف السادة المتین ۵/۳۵۳، وفتح الباری ۱۰/۴۹۷.



رسول اللہ ﷺ کو (اس وقت میں) صرف چار رکعت نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

۱۳۸۳۰- سلیمان، عبد اللہ، احمد بن حنبل، حسن بن الحسن اشقر، جعفر، احمد بن حنبل، منذر ثوری کے سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہؓ کی روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غصہ ہوتے تو بجز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کوئی بھی آپ ﷺ کے سامنے جرات نہ کر سکتا۔

۱۳۸۳۱- محمد بن احمد بن حسن، اور یس بن عبد الکریم، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، معمر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ معراج والی رات نبی ﷺ کے سامنے زین اور لگام ڈال کر براق لایا گیا تاکہ اس پر سوار ہو جائیں لیکن اس پر سوار ہونا آپ ﷺ پر دشوار ہو گیا، جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے فرمایا: اس پر آپ کو کون سوار کرے گا؟ بخدا! آپ کو کبھی بھی کوئی سوار نہیں کرے گا جو اللہ سے زیادہ کریم ہو جائے چنانچہ آپ ﷺ پسینے میں شرابور ہو گئے۔

۱۳۸۳۲- محمد بن احمد، اور یس بن عبد الکریم، احمد بن حنبل، اسحق ازرق، شریک، بیان بن بشر، قیس بن ابی حازم، مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ ہم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دوپہر کے وقت ظہر کی نماز پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ظہر) کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو چونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تیش سے ہوتی ہے۔

۱۳۸۳۳- محمد بن احمد، عبد اللہ، احمد بن حنبل، ابراہیم بن خالد صنعانی، ربیع، عمر بن حبیب، ابن ابی نجیح، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بھی اپنے گھر والوں کو مسجد آنے سے ہرگز نہ روکے۔ عبد اللہ بن عمر کا ایک بیٹا ان سے کہنے لگا: ہم تو ضرور اپنے گھر والوں (یعنی عورتوں) کو روکیں گے، ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ چنانچہ ابن عمرؓ نے تاوفات اس سے بات نہ کی۔

۱۳۸۳۴- محمد عبد اللہ، ابراہیم بن خالد ربیع، عمرو بن دینار، طاؤس کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیدا ہونے والے بچے کو فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے پھر اسکے والدین اسے یا تو یہودی بنادیتے ہیں یا نصرانی۔

۱۳۸۳۵- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، اسماعیل بن علیہ محمد بن سائب، اپنی والدہ حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والوں کو جب بخار ہو جاتا تو حساء (ایک پینے کی چیز شیرہ کی مانند) پینے کا حکم دیتے چنانچہ حساء پالیا جاتا اور گھر والے اس میں سے کچھ پیتے اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے: بلاشبہ یہ غمگین دل کی مانند ہے اور یہ (حساء) بیمار دل سے بیماری کو اس طرح دور کرتا ہے جس طرح کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے چہرے سے میل دور کرتی ہے۔

۱۳۸۳۶- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، مرحوم بن عبد العزیز، ابو عمران جوئی، یزید بن مانوش کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کی وفات کے بعد ابوبکرؓ حجرے میں داخل ہوئے اور اپنا منہ نبی ﷺ کی آنکھوں کے درمیان رکھ دیا (یعنی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا) اور اپنا ہاتھ نبی ﷺ کے رخسار مبارک پر رکھا اور کہا: والہیاء واخلیاء واصفیاء: یعنی ہائے نبی ہائے خلیل ہائے مصطفیٰ، یہ الفاظ غم و افسوس کے اظہار کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں

۱۳۸۳۷- ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن منصور ابو نصر عفرانی، جعفر بن محمد، محمد کہتے ہیں میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کسی وقت جمعہ کی نماز پڑھتے تھے؟ جابرؓ نے جواب دیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز جمعہ پڑھتے تھے پھر ہم واپس لوٹے اور قیلولہ کرتے، جعفر کہتے ہیں: دوپہر کا قیلولہ سورج ڈھلتے وقت کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۳۸- ابوبکر، عبد اللہ، احمد بن حنبل، محمد بن میمون، جعفر اپنے والد محمد سے حضرت جابرؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ جن اونٹوں کو نبی



ﷺ نے (حجۃ الوداع کے موقع پر) قربانی دیا ان کی تعداد ایک سو تھی چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تریسٹھ (۶۳) اونٹوں کو نحر کیا اور جو باقی بچے انکے نحر کرنے کا عمل حضرت علیؓ نے سرانجام دیا، نبی ﷺ ہر اونٹ سے ایک بوٹی کا حکم دیتے جو ہنڈیا میں ڈال دی جاتی (جسے پکا کر) نبی ﷺ نے اسکا شور بہ نوش فرمایا۔

۱۳۸۳۹- ابو بکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر ابو جعفر مدائنی، ورقاء، محمد بن منکدر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا چنانچہ جب ہم پانی کے ایک گھاٹ پر پہنچے آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر کیا تم پانی نہیں پیتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں ضرور پیوؤں گا، رسول اللہ ﷺ سواری سے نیچے اترے اور پانی پیا پھر قضائے حاجت کے لئے چلے گئے میں نے اتنے میں آپ ﷺ کے وضو کے لئے پانی رکھا، واپس تشریف لائے اور وضو کیا پھر ایک کپڑے میں نماز پڑھی اور کپڑے کو مخالف اطراف میں لپیٹ لیا تھا میں بھی نماز پڑھنے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔

۱۳۸۴۰- ابو بکر، عبداللہ، احمد بن حنبل، حماد بن خالد خیاط، عاصم بن عمر، عاصم بن عبید اللہ، عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کے سلسلہ سند سے جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی دن تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک) جنم دیا تھا۔

۱۳۸۴۱- ابو بکر احمد بن جعفر بن سالم حنبل، محمد بن یحییٰ مروزی، احمد بن حنبل، ابوقاسم بن ابوزناد، اسحاق بن حازم، عبداللہ بن مقسم کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے (پانی کے) متعلق پوچھا گیا: آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اسکا میتہ (مرا ہو جانور) حلال ہے۔

۱۳۸۴۲- ابو بکر بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، عبدالرزاق، ابن جریج، عثمان بن ابی سلیمان، ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات اس وقت تک نہیں ہوئی جب تک کہ آپ ﷺ نے اکثر نماز بیٹھ کر نہ پڑھ لی۔

۱۳۸۴۳- ابو بکر بن ہندی بن بحر، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن حنبل، معاذ بن ہاشم، ہاشم، قتادہ، عکرمہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں اور بیمار بھی ہوں قیام اللیل میرے اوپر بہت دشوار ہے لہذا مجھے ایک رات کے بارے میں بتلا دیجئے تاکہ اللہ تعالیٰ مجھے اسی رات میں لیلۃ القدر کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم (تیسرے عشرے کی) ساتویں رات کو اپنے اوپر لازم کرلو (یعنی ستائیسویں رات)۔

۱۳۸۴۴- ابو بکر بن خلاد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ام عمرو بن حسان بن زید ابو فیض، عبداللہ کہتے ہیں والد صاحب سعید بن

۱۔ صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۱۹۶، ومسند الامام احمد ۳/۳۵۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۹۵۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳/۳۷۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۵/۴۳، وکنز العمال ۱۱۸۰۳۔

۳۔ سنن الترمذی ۶۹، وستن النسائی ۱/۵۰، ۱۷۶، وستن ابن ماجہ ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ومسند الامام احمد ۲/۲۳۷، ۳۶۱، ۳۷۳، ۳۷۵، وستن الدارمی ۱/۸۶، ۲/۹۱، والمستدرک ۱/۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳۔

۴۔ مسند الامام احمد ۱/۲۴۰، والسنن الکبریٰ ۳/۳۱۳، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۱۱، ومجمع الزوائد ۳/۱۷۶۔



یحییٰ بن قیس بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ حصہ سے کہنے لگیں: جب آپ بیمار ہو جاتے ہیں ابو بکرؓ کو باقی صحابہ اور عمرؓ مقدم کر دیتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں انھیں مقدم نہیں کرتا ہوں بلکہ اللہ عز و جل انھیں مقدم کرتے ہیں۔

۱۳۸۳۵- ابو بکر یحییٰ، محمد بن عبدالعزیز احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، ہشیم، مجاہد، کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہے (جیسا کہ دوسری حدیثوں سے واضح ہے کہ یہ دونوں چیزیں اس امت کے مردوں کے لئے حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں)

۱۳۸۳۶- ابوالقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر و روح، سعید، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔

۱۳۸۳۷- محمد بن احمد بن حسن واحد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، ہشیم، یحییٰ بن سعید، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ سے سوال کیا گیا کہ محرم کن کن چیزوں کو قتل کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا۔ محرم بچھو، چوہے، چیل، کوئے اور گزند پہنچانے والے کتے کو قتل کر سکتا ہے۔

۱۳۸۳۸- محمد بن احمد واحد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، معمر بن سلیمان، سالم کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی تین راتیں نہ گزارنے پائے مگر یہ کہ اس کے پاس اسکی وصیت لکھی ہوئی موجود ہونی چاہیے ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ میری ایک رات بھی گزرنے نہیں پائی مگر میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی موجود ہوتی ہے۔

۱۳۸۳۹- محمد بن احمد واحد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عثمان بن عمر قطان، عمر بن نافع، نافع کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے: اور قزع یہ ہے کہ کوئی آدمی بچے کے سر کے آدھے بالوں کو مونڈ دے اور آدھے بالوں کو چھوڑ دے۔ (قزع کو جدید اصطلاح میں کٹورہ کٹ کہا جاتا ہے اس ممنوع فعل میں بچے کو جوان سب مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ بچنے کی توفیق عطا فرمائے)۔

۱۳۸۴۰- محمد واحد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کو سوتے وقت اپنے گھروں میں جلتی ہوئی آگ نہ چھوڑو (چونکہ ہو سکتا ہے چوہا آئے اور آگ کی بتیا اٹھا کر گھر کو آگ لگا دے)۔

۱۳۸۴۱- محمد واحد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن جعفر، معمر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ ان سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے لائق نہ پایا جاتا ہو (یا تو اس حدیث میں آنے والے زمانے کے متعلق پیش گوئی ہے کہ ایک زمانہ آئے گا کہ عوام الناس میں ایک بھی قابل آدمی نہیں ملے گا یا عمومی طور پر عوام الناس کی بات کی جارہی ہے واللہ اعلم)۔

۱- تاریخ جرجان ۲۱۱، ۲.... سنن النسائی ۵/۱۹۰، ومسند الامام احمد ۲/۳۰۰، ۳.... مسند الامام احمد ۲/۴۰۲.

۲- سنن أبی داؤد ۱۹۳، وسنن النسائی ۸/۱۳۰، ۸۲، ۸۳، وسنن ابن ماجہ ۷/۳۶۳، ۳۶۳۸، ومسند الامام احمد

۳/۳۰۲، ۳۹، ۵۵، ۸۲، ۱۰۱، ۱۱۸، ۱۳۷، ۱۳۳، ۱۵۳، والسنن الکبری للبیہقی ۹/۳۰۵.

۵- صحیح البخاری ۸/۸۱، وصحیح مسلم، کتاب الاشربة باب ۲، وسنن أبی داؤد ۶/۵۲۲، وسنن الترمذی ۱۸۱۳، وسنن

ابن ماجہ ۶/۳۷۹، ومسند الامام احمد ۲/۷۸، ۸۲.

۶- سنن ابن ماجہ ۱۰/۳۹۹، والمصنف لعبد الرزاق ۷/۲۰۴، والکنی للذولابی ۲/۳۶۲، والسنن الکبری للبیہقی ۱۰/۱۳۵.



۱۳۸۵۲- محمد و احمد، عبد اللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن سعید، حسین، عمرو بن شعیب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میمونہؓ کے آزاد کردہ غلام سلیمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس آیا وہ بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ نماز میں مشغول تھے میں نے کہا: آپ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھ رہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن میں (یعنی ایک وقت میں) ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو (یعنی پہلے ظہر کی چار رکعت پڑھ لو اور پھر دوسری بار دو بارہ پڑھنے لگ جاؤ گی)

۱۳۸۵۳- محمد و احمد، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن یحییٰ صنعانی قاضی، عبد الرحمن بن یزید صنعانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو پسند ہو کہ وہ اپنی آنکھ سے قیامت کا نظارہ کر لے اسے چاہیے کہ وہ سورت تکویر ”اذا الشمس کورت“ سورت انقطار ”اذا السماء انفطرت“ اور سورت انشقاق ”اذا السماء انشقت“ پڑھا کرے، ابن عمرؓ کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے سورت ہود کا بھی فرمایا ہے۔۲

۱۳۸۵۴- محمد و احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، معاذ بن معاذ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب کے حکم میں ہے اور ہر شراب حرام ہے۔۳

۱۳۸۵۵- محمد و احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، عبید اللہ بن عمر، نافع، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو (کہیں ایسا نہ ہو کہ وتر میں تاخیر کر دو کہ صبح ہو جائے)۔۴

۱۳۸۵۶- محمد و احمد، عبد اللہ، احمد بن حنبل، یحییٰ بن زکریا، عاصم احوال، عبد اللہ بن شقیق، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کے آثار نمایاں ہونے پر وتر پڑھنے میں جلدی کرو۔۵

۱۳۸۵۷- محمد بن حسن، عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، محمد بن مسلم، محمد بن اسحق، عمرو بن ابی عمرو، عکرمہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کو گالی دی وہ ملعون ہے جس نے اپنی ماں کو گالی دی وہ بھی ملعون ہے جس نے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے زمین کی حدود کو متغیر کیا وہ بھی ملعون ہے، جس نے اندھے کو غلط راستہ بتایا وہ بھی ملعون ہے جس نے چوپا ہے کو اپنی شہوت کا نشانہ بنایا وہ بھی ملعون ہے، اور جس نے قوم لوط جیسا عمل کیا وہ بھی ملعون ہے۔۶

۱۳۸۵۸- محمد بن احمد، عبد اللہ، احمد بن حنبل، شجاع بن ولید، ابو جناب کلبی، عمرہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں تو میرے اوپر فرض ہیں جبکہ تمہارے لئے نفل کا درجہ رکھتی ہیں (۱) وتر، (۲) قربانی، (۳) اور چاشت کی نماز۔۷

۱۳۸۵۹- محمد بن احمد، عبد اللہ، احمد بن حنبل، جریر، قابوس بن ابی ظبیان، ابو ظبیان کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے

۱- سنن ابی داؤد ۵۷۹، و مسند الامام احمد ۱۹/۲، ۱۴۱، و السنن الکبریٰ ۳۰۳/۲، و سنن الدارقطنی ۴۱۵/۱.

۲- صحیح ابن خزیمہ ۱۶۴۱، و مشکاة المصابیح ۲۱۵۷.

۳- سنن الترمذی ۳۳۳۳، و مسند الامام احمد ۲۷/۲، ۳۶، ۱۰۰، و المستدرک ۵۶۳/۳، و فتح الباری ۶۹۵/۸، مشکاة المصابیح ۵۵۴۷، و مجمع الزوائد ۱۳۲/۷.

۴- صحیح مسلم، کتاب الاشرار باب ۷، و صحیح البخاری ۲۰۵/۵، ۳۶/۸، و فتح الباری ۶۲/۸، ۶۸/۱۰، ۳۵/۱۱.

۵- صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرين ۱۳۹، و سنن الترمذی ۴۶۷، و سنن ابی داؤد ۱۴۳۶، و مسند الامام احمد

۲۷/۲، ۳۸، ۳۷/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۴۷۸/۲، و صحیح ابن خزیمہ ۱۰۸۷۷، و صحیح ابن حبان ۶۷۲.

۶- مسند الامام احمد ۲۱۷/۱، ۳۱۷، و الحاف السادة المتقين ۴۸۳/۷، و کشف الخفا ۳۰/۲.

۷- کنز العمال ۱۹۵۴۰، و العلل المتناهية ۱/۵۳.



کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک ہی زمین میں دو قبلوں کا ہونا درست نہیں ہے اور مسلمان پر جزیہ بھی نہیں ہے۔  
۱۳۸۶۰- محمد بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، جریر، قابوس، ابو ظبیان کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کے پیٹ میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہ ہو وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (یعنی جسے تھوڑا سا قرآن بھی یاد نہ ہو وہ کھنڈر گھر کی طرح ہے)

۱۳۸۶۱- ابو بکر محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن ہاشم بغوی، احمد بن حنبل، سفیان بن عیینہ، ابو زناد، اعرج کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برانا نام اس آدمی کا ہوگا جس کا نام ملک الاملاک (شہنشاہ) ہو۔ ۲

۱۳۸۶۲- ابو بکر محمد بن اسحاق، ابراہیم بن ہاشم، احمد بن حنبل، سفیان، عطاء، اپنے والد سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی قسم سودے کو توراج کر دیتی ہے لیکن رزق کو باطل مٹا دیتی ہے۔ (یعنی وقتی طور پر سامان تجارت تو بک جاتا ہے لیکن رزق کی برکت بالکل ختم ہو جاتی ہے) ۳

۱۳۸۶۳- عبد اللہ بن احمد، احمد بن حنبل، عبد القدوس، مسعر، ابو بلاد، شععی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عائشہؓ کے پاس گیا ان کے پاس اس وقت ابن ام مکتوم بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت عائشہؓ بن ام مکتوم کو اترنج کاٹ کر کھلا رہی تھیں، اس بارے میں حضرت عائشہؓ سے کچھ کہا گیا، وہ کہنے لگیں: جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں اپنے بنی بقرتاب (سورت عبس و تولى) نازل کیا ہے اس وقت سے مسلسل یہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آل میں شمار ہونے لگے ہیں۔

۱۳۸۶۴- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، یثیم، عمر بن ابی سلمہ، ابو سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ جب (واقعہ افک کے بارے میں) آسمان سے میرا عذر نازل کیا گیا نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے خبر دی میں نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کا بھی شکر کرتی ہوں اور آپ کا بھی شکر کرتی ہوں۔

۱۳۸۶۵- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق سراج، محمد بن طریق ابو بکر اعین، احمد بن حنبل، محمد بن سلمہ ابو عبد الرحیم (خالد بن یزید) ابو بکر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ کرے) تم لوگ اسے نہ پاؤ۔ ۴

۱۳۸۶۶- ابو عیسیٰ بن محمد جریری، عبد اللہ بن احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اپنے والد صاحب کو مسجد میں اکثر کہتے ہوئے سنا ہے کہ: یا اللہ جس طرح تو نے میرے چہرے کو تیرے غیر کے آگے سجدہ ریز ہونے سے محفوظ رکھا ہے اسی طرح مجھے دوسرے کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے بھی محفوظ رکھنا، میں نے والد صاحب سے عرض کیا: میں نے سجدے میں آپ کو اکثر یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے کہ کیا آپ کے پاس اس کے متعلق کوئی اثر (حدیث وغیرہ) منقول ہے؟ والد صاحب نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: میں نے اکثر و کثرت بن جراح کو یہ کلمات سجدے میں کہتے ہوئے سنا ہے میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو اکثر مسجد میں یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اور میں نے بھی ان سے تمہاری طرح سوال کیا: انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں میں نے منصور بن معتمر کو اکثر کہتے ہوئے سنا ہے۔

۱- مسنن الترمذی ۶۳۳، ۶۳۴، ومسند الامام احمد ۲۲۳/۱، ۲۸۵، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۹۷/۳، ومشکاۃ المصابیح ۳۰۳/۳

۲- مسند الامام احمد ۲۲۴/۲، ومسنن الترمذی ۲۸۳، والسنن الکبریٰ ۳۰۷/۹

۳- مسند الامام احمد ۲۳۵/۲، ۲۳۲، ۴۱۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۶۵/۵، واتحاف السادة المتقین ۴۸۳/۵، وکنز العمال ۴۶۳۸۱، ۴۶۳۸۲، ۴۶۳۸۵

۴- مسنن النسائی ۴۸/۲، ومسند الامام احمد ۳۶۱/۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴۲۷/۲، ۴۲۷/۱۰، ۴۲۷/۱۰



## (۴۴۴) اسحق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ

شیخ ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک مشہور امام ہمام حافظ فقیہ اسحق بن ابراہیم حنظلی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، جو کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے خاص ساتھی اور امام شافعی کے جلیل القدر شاگرد ہیں۔ چنانچہ اسحق بن ابراہیم کو آثار و سنن پر عبور حاصل تھا اور اہل بدعت کے لئے ننگی تلوار تھے تاہم ہم نے ان کے مختصر مناقب اور چند احادیث پر اکتفا کیا ہے۔  
۱۳۸۶۷- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی کہتے ہیں کہ مجھے احمد بن سعید رباطی نے اسحق بن ابراہیم حنظلی کی مدح میں چند اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

قربى الى الله دعانى = الى حب ابى يعقوب اسحق  
لم يجعل القرآن خلقا كما = قد قاله زنديق فساق  
جماعة السنة ادا به = يقيم من شد على ساق  
يا حجة الله على خلقه = فى سنة الماضين للباقي  
ابوك ابراهيم محض التقى - سباق مجد وابن سباق

یعنی میرے قرب الی اللہ نے مجھے ابو یعقوب اسحق کی محبت پر مجبور کر دیا اور انہوں نے قرآن کو مخلوق نہیں کہا جیسا کہ ایک زندقہ فاسق آدمی نے قرآن کو مخلوق کہا ہے، جو آدمی مستقل مزاج ہوتا ہے وہ اہل سنت والجماعت کے آداب پر قائم رہتا ہے۔ اے مخلوق پر قائم و دائم اللہ کی حجت! وہ اسلاف کے دستور میں باقی رہنے والے کے لئے ایک نمونہ ہے، آپ کے والد ابراہیم بڑے متقی انسان ہیں اور بزرگی میں سب سے آگے بڑھ جانے والے اور سبقت لے جانے والے کے بیٹے ہیں۔

۱۳۸۶۸- ابراہیم، محمد بن اسحق کہتے ہیں جب اسحق بن ابراہیم رحمہ اللہ نے وفات پائی تو ان کی قبر پر ایک آدمی نے کھڑے ہو کر یہ اشعار پڑھا۔

وكيف احتمالى للسحاب صنيعة باسقائه قبر أوفى لحده بحر.

یعنی میرے وہم گمان میں یہ بات کیسے آ سکتی ہے کہ موسلا دھار بارش برے اور اسحق بن ابراہیم کی قبر کو سیراب کرے چونکہ اس قبر میں بحر بیکراں پڑا ہوا ہے جسکے سامنے اس بارش کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

۱۳۸۶۹- ابراہیم، محمد، عبد اللہ بن محمد، ابو عبد اللہ بخاری کہتے ہیں مجھے علی بن حجر نے اسحق رحمہ اللہ کی مدح میں اشعار سنائے جو یہ ہیں۔

لم يخلف اسحق علما وفقها. بخراسان يوم فارق مثله

بيض الله وجهه ووقاه. فزعا يوم قطير و هو له

واناب الفردوس من قال آ. مین واعطياه يوم يلقاه سوله.

یعنی اسحق رحمہ اللہ نے اپنے بعد خراسان میں علم و فقہ باقی نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ ان کے چہرے کو منور کرے اور قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائے، اور جو آدمی ہماری اس دعا پر آمین کہے اللہ تعالیٰ اسے بھی جنت الفردوس عطا فرمائے۔



مسند اسحاق بن ابراہیم..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں اسحاق بن ابراہیم کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔  
۱۳۸۷۰- ابو الحسن علی بن احمد بن علی مقدمی، ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابو قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ نگہبان سے اسکی رعایا کے بارے میں سوال کریں گے آیا کہ اس نے اس منصب کو حفاظت سے سرانجام دیا پھر اسے ضائع کر دیا حتیٰ کہ آدمی اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کیا جائے گا۔

قتادہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف معاذ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۱- علی بن احمد، احمد بن عبد الرحمن، اسحاق بن ابراہیم، ولید، ثور بن یزید، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے ایک ملاقات کی اسکی زبان میں قدرے لکنت تھی جسکی وجہ سے وہ صحیح طرح سے اظہار و مافی الضمیر نہیں کر سکتا تھا بہر حال وہ عثمانؓ کا تذکرہ کر رہا تھا۔ میں نے کہا: بخدا! مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ تو کیا کہنا چاہتا ہے۔ مگر صرف اتنا کہ ”اے محمد عربیؐ“ کے صحابہ کی جماعت! بلاشبہ تم جانتے ہو کہ یقیناً ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے: ابوبکر، عمر اور عثمان پھر اچانک یہ حال آڑے آگیا۔ اور مال نے راضی کر دیا۔

ثور اور زہری کی یہ حدیث بالا غریب ہے چونکہ اسے صرف ولید نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ولید بن مسلم ہیں۔

۱۳۸۷۲- حبیب بن حسن، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحاق بن راہویہ، سوید بن عبد العزیز، قرہ بن عبد الرحمن بن حیویل مصری، یزید بن ابی حبیب، ابو الخیر، عمرو بن عاصؓ کے سلسلہ سند سے عقبہ بن عامر چہنیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری (نمازوں میں) ایک نماز کا اضافہ کیا ہے جو کہ تمہارے لئے سرخ رنگ کے اونٹوں سے بھی بدرجہا افضل ہے، اور وہ نماز وتر ہے، تمہارے لئے اسکا وقت صلوٰۃ عشاء سے لیکر طلوع فجر تک ہے۔  
قرہ کی یہ حدیث غریب ہے ان سے صرف سوید نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۳- محمد بن علی بن حمیش، موسیٰ بن ہارون حافظ، اسحاق بن راہویہ، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، عمرو بن اسود، ابن ابی امیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں تمہیں ”مسح الضلّٰلہ“ (یعنی دجال) کے متعلق ایک حدیث سناتا ہوں حتیٰ کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں تم لوگ اس سے غافل نہ ہو جاؤ، چنانچہ وہ کوتاہ قد ہوگا ٹانگوں کو پھیلا کر چلے گا اور گنھگرا لے بالوں والا ہوگا اور اسکی بائیں آنکھ مٹی ہوئی ہوگی جو کہ نہ ابھری ہوئی ہوگی اور نہ ہی اندر گھسی ہوگی سوا کہ تمہیں اس سے واسطہ پڑ جائے خوب سمجھ لو کہ یقیناً تمہارا رب کا نام نہیں ہے اور تم مرنے سے پہلے اپنے رب کو نہیں دیکھ سکتے ہو۔  
ان الفاظ میں یہ حدیث خالد کے سوا کسی نے روایت نہیں کی اور یحییٰ مفرد ہیں۔

۱۳۸۷۴- ابوبکر بن خلاد، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راہویہ، ابو عامر عقدی، زمعہ بن صالح، عمرو بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر بار اوپر نیچے ہوتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

۱- سنن الترمذی ۱۷۰۵، وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲، وفتح الباری ۱/۱۳۱، والترغیب والترہیب ۲/۶۵، ۱۵۵، والاحادیث الصحیحة ۱/۶۳۶۔

۲- مسند الامام احمد ۷/۷۶، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱/۲۵۳، والاحادیث الصحیحة ۱/۱۰۸، واتحاف السادة المتقین ۳/۶۳، والترغیب والترہیب ۱/۴۰۷، وکنز العمال ۱/۱۹۳۴، ۱۹۵۳۸، ۱۹۵۵۱۔

۳- مشکاة المصابیح ۵۴۸۵۔



عمر کی یہ حدیث غریب ہے اور زمعہ متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۵- ابو احمد، عبد اللہ، اسحاق، یحییٰ بن واضح انصاری، موسیٰ بن عبید ربذی، عبد اللہ بن عبیدہ کے سلسلہ سند سے حضرت عمار بن یاسرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں سو جو آدمی ان سے بچ گیا اس نے اپنے دین کو بچا لیا اور جو ان میں پڑ گیا کیا بعید کہ وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے جیسا کہ ایک چرواہا سرحد کے ارد گرد بکریاں چرا رہا ہو کیا بعید کہ بکریاں سرحد میں پڑ جائیں اور ہر بادشاہ کی ایک سرحد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی سرحد اسکی قائم کردہ حدود ہیں۔ عمارؓ کی حدیث بالا غریب ہے چونکہ ان سے صرف موسیٰ نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۷۶- ابراہیم بن عبد اللہ، عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، غیاث بن بشیر، عبد اللہ بن ابی زیاد قداح مکی، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنین کی ذکات اس کی ماں کی ذکات ہے (یعنی مادہ جانور جسے ذبح کر لیا گیا ہو اور اس کے پیٹ سے بچہ وغیرہ نکلا اس کو مزید ذبح کرنے کی ضرورت نہیں بس اس کی ماں کو جو ذبح کر لیا وہ اس کے لئے بھی کافی ہے یہ اس وقت جب پیٹ سے مردہ بچہ نکلے اگر زندہ نکلے پھر اسے بھی ذبح کرنا ضروری ہے مسئلہ مختلف فیہ ہے (تفصیل کتب فقہ میں دیکھ لی جائے) ۲۔

ابو زبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ غیاث متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۷- ابراہیم بن عبد اللہ، اسحاق، بقیہ، محمد قشیری، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے ساتھ مصافحہ کرنے، انھیں کنیت کے ساتھ پکارنے اور انھیں مرجھا کہنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۳۸۷۸- ابراہیم بن عبد اللہ، اسحاق، عبد اللہ بن رجاء، عبد اللہ بن عثمان بن خثیم، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیع مخابره (کھیت کو غلہ کی معین مقدار پر بٹائی میں دینا) کو نہ چھوڑے پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان جنگ کر دے۔ ۳۔

ابو زبیر کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ابن خثیم ان الفاظ حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۷۹- ابو احمد بن احمد، عبد اللہ، اسحاق، یزید بن ہارون، ابو غسان بدینی، اسحاق (محمد بن مطرف) زید بن اسلم کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالکؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جس آدمی کی دو پسندیدہ چیزوں (یعنی آنکھوں) کو لے جاتا ہوں پھر میں اس کے لئے جنت سے کم ثواب سے راضی نہیں ہوتا ہوں (یعنی اسے میں جنت عطا کرتا ہوں چونکہ میری رضا اسی میں ہے) ۴۔

ابو غسان کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ زید متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۰- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن ہارون، اسحاق بن راہویہ، روح بن عباد، ابن جریج، جعفر بن محمد، محمد کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی

۱۔ صحیح البخاری ۲۰/۱، وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ ۱۰۸، وفتح الباری ۱۲۶/۱۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۲۸۲۸، وسنن الترمذی ۱۴۷۶، و مسند الامام احمد ۳۹/۳، و سنن الدارمی ۸۳/۲، والمستدرک

۱۴/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳۳۵/۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۹۲/۳، ۱۲۲/۸، و مجمع الزوائد ۳۵/۴،

وصحیح ابن حبان ۱۰۷۷۔

۳۔ سنن ابی داؤد، کتاب البیوع باب ۳۴، والمستدرک ۲۸۶/۲، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۲۸/۶، و کنز العمال

۴۲۰۵۰، والاحادیث الضعیفہ ۹۹۰۔

۴۔ التحاف السادة المتقین ۲۸/۹، و کنز العمال ۶۵۵۱۔



روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے دور چل کر جانے کی شکایت کی (یعنی کہا: کہ ہم آپ کی مجلس میں وعظ و نصیحت بیٹھ کر سنتے رہتے ہیں ہمارے گھر وغیرہ دور ہیں ہمیں زیادہ چلنا پڑتا ہے اور مجلس برخاست ہونے سے پہلے اٹھ جائیں تو آداب مجلس کے خلاف ہے اور اگر مجلس کے اختتام ہونے پر انھیں تو گھر پہنچنے تک اندھیرا چھا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (مجلس سے) کھسک جایا کرو، چنانچہ اس کے بعد ہم مجلس سے کھسک جاتے اور ہم نے اسے خفیف سمجھا۔

۱۳۸۸۱- سلیمان، موسیٰ، اسحق، عبدالرزاق مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لئے مقام قرآن کو بطور میقات کے مقرر کیا ہے عبدالرزاق کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث نافع نے ابن عمر کے واسطے سے سنائی ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: مجھے بعض اہل مدینہ نے کہا ہے کہ امام مالک نے یہ حدیث اپنی کتاب (موطا) سے مٹادی تھی۔ سلیمان کے قول کے مطابق عبدالرزاق عن مالک اس حدیث میں متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۲- محمد بن حمدان، حسن بن سفیان، اسحق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ہشام، قتادہ، عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ، اسید بن خضیر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں رات کو نماز پڑھ رہا تھا ایک میں نے فانوسوں جیسا نور دیکھا جو آسمان سے نازل ہو رہا تھا، جب میں نے یہ اچنبا دیکھا فوراً سجدے میں گر گیا، میں نے (بعد) میں رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس نور کو دیکھتے کیوں نہ رہے؟ میں نے عرض کیا: مجھ میں سکت نہ رہی کہ میں اسے زیادہ دیر دیکھ سکوں میں فوراً سجدے میں گر گیا: آپ ﷺ نے فرمایا: کاش! اگر تم اسے دیکھتے رہتے بڑے بڑے عجائب دیکھتے۔

یہ حدیث غریب ہے چونکہ معاذ متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۳- ابواحمد محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد اسحق بن ابراہیم، نصر بن شمویل، یونس بن ابی اسحق، ابواسحق، زید بن شمیل کے سلسلہ سند سے حضرت حذیفہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! مجھے بتاؤ اگر تم (اپنی بیوی) ام رومان کے ساتھ کسی آدمی کو پاؤ تو تم کیا کرو گے؟ حضرت ابوبکرؓ نے جواب دیا: بخدا میں تو اسے قتل کر دوں گا: آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہیل بن بیضاء تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی اللہ کی رحمت سے دور ہو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے اور جو عورت اللہ کی رحمت سے دور ہو اس پر بھی اللہ کی لعنت ہو، ارشاد فرمایا: اے ابن بیضاء تم نے قرآن مجید کی اس آیت کی تاویل کر دی، والذین یسرمون ازواجہم ولم یکن لہم شہداء الا انفسہم (سورۃ نور: ۶) اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس ان کے سوا اور گواہ موجود نہ ہوں۔ الخ۔

یہ حدیث غریب ہے چونکہ یونس متفرد ہیں۔

۱۳۸۸۴- مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، اسحق بن ابراہیم، جرید، محمد بن اسحق، محمد بن عمرو بن عطاء، محمد بن عبدالرحمن ثوبان کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ کو نماز کا ارادہ کرتے ہوئے دیکھا مگر یہ کہ آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ضرور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف لہراتے تھے۔

محمد بن عمرو کی یہ حدیث غریب ہے چونکہ ان سے صرف محمد بن اسحق نے روایت کی ہے۔

۱۳۸۸۵- مخلد بن جعفر، جعفر، اسحق، مبشر، جریر بن عثمان، اسد بن سعد، عاصم بن حمید کے سلسلہ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے وقت (گھر میں) نماز پڑھی حتیٰ کہ بعض لوگ گمان کرنے لگے کہ آپ ﷺ نماز عشاء پڑھ



چکے ہیں چونکہ آپ ﷺ باہر تشریف نہیں لارہے تھے پھر کچھ دیر کے بعد باہر تشریف لائے ایک آدمی بولا یا رسول اللہ! ہمارا گمان تھا کہ آپ نماز پڑھ چکے ہیں کیونکہ آپ باہر تشریف نہیں لارہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رات کو یہ نماز پڑھا کرو چونکہ اسی نماز سے تمہیں بقیہ امتوں پر فضیلت مل سکتی ہے تم سے پہلے یہ نماز کسی نے نہیں پڑھی۔

### (۲۴۵) محمد بن اسلم رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک ابوالحسن محمد بن اسلم طوسی رحمہ اللہ بھی ہیں جنہیں سوادا عظیم کا لقب ملا اور وہ سلیم القلب اور اللہ کے مامون بندے تھے، ان کے حالات بہت مشہور ہیں ان کی عادت و شاکل بے شمار ہیں آثار و سنن کی اقتداء کرتے تھے اور اراء سے یکسر قطع تعلق تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں بیان و بلاغت سے نوازا رکھا تھا زہد و قناعت انکی طبیعت ثانیہ بنی ہوئی تھی، اپنی فصاحت و بلاغت سے مخالفین پر ٹوک مارتے تھے۔

۱۳۸۸۶- اپنے والد عبد اللہ، احمد بن محمد یوسف، محمد بن یوسف ابو عبد اللہ بن قاسم طوسی (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ اسحق بن راہویہ رحمہ اللہ نے نبی ﷺ کی ایک مرفوع حدیث بیان کی ”اللہ تعالیٰ امت محمد کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا پس جب تم اختلاف دیکھو تو سوادا عظیم کو لازم پکڑ لو۔ ایک آدمی بولا۔ اے ابویعقوب! سوادا عظیم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا سوادا عظیم سے مراد محمد بن اسلم ان کے اصحاب اور ان کے تابعین ہیں۔ پھر امام اسحق کہنے لگے کہ ایک آدمی نے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے پوچھا: سوادا عظیم سے مراد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ابو حمزہ سکونی۔ پھر اسحق رحمہ اللہ نے فرمایا اس زمانے میں سوادا عظیم ابو حمزہ تھے اور ہمارے زمانے میں سوادا عظیم محمد بن اسلم اور ان کے تابعین ہیں، پھر اسحق کہنے لگے: اگر تم لوگوں سے سوادا عظیم کے بارے میں پوچھو تو جواب دیں گے کہ جماعت الناس سوادا عظیم ہے، وہ نہیں جانتے کہ جماعت سے مراد وہ عالم ہے جو قیام سنت ہو اور آپ ﷺ کے طریقے پر چلتا ہو اور جو لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کے متبعین ہوں وہ جماعت ہیں سو جو اس کی مخالفت کرے گویا اس نے جماعت کو ترک کر دیا، میں نے پچاس سال سے نہیں سنا کہ محمد بن اسلم سے کوئی بڑا عالم ہو، ابو عبد اللہ کہتے ہیں بغداد میں میری ابویعقوب مروزی سے ملاقات ہو گئی میں نے ان سے پوچھا کہ آپ محمد بن اسلم رحمہ اللہ اور احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی صحبت میں رہے ہیں ان دونوں میں سے کون افضل ہے اور کون دین میں گہری بصیرت رکھتا ہے اور ان میں سے کون بڑا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اے ابو عبد اللہ! تم نے یہ سوال کیوں کیا؟ جب تم محمد بن اسلم سے چار اشیاء کے بارے میں سوال کرو تو ان کے ساتھ کسی کو مت ملاؤ وہ چیزیں یہ ہیں۔

دین میں گہری بصیرت، دنیا میں نبی ﷺ کے اتباع اور قرآن و نحو میں زبان کی فصاحت و بلاغت پھر اسحق رحمہ اللہ نے مجھے کہا: ایک بار امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے محمد بن اسلم کی ایک کتاب جو کہ چمپہ پر رد کے سلسلے میں لکھی گئی تھی دیکھی امام احمد نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا: اے ابویعقوب! کیا تم نے محمد جیسا کوئی آدمی دیکھا ہے؟ میں نے کہا: اساتذہ اور رجال علم کو سامنے لکھ کر یہ بات تھوڑی مشکل ضرور لگتی ہے، وہ تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہا: نہیں ان جیسا کوئی نہیں بلاشبہ میں اساتذہ و مشائخ اور رجال علم کے ساتھ رہا ہوں اور انہیں دیکھا بھی ہے لیکن محمد جیسا میں نے کوئی نہیں دیکھا، ابو عبد اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے یحییٰ بن یحییٰ سے چھ (۶) مسائل دریافت کئے انہوں نے مجھے فتوے دے دیے میں نے کہا: آپ کے بیان کردہ فتوے محمد بن اسلم کے بیان کردہ فتاویٰ کے خلاف ہیں اور محمد بن اسلم نے ان مسائل کے جوابات پر حدیث نبی کریم ﷺ سے دلائل بھی بیان کیے ہیں، یحییٰ بن یحییٰ کہنے لگے: اے بیٹے! پھر تم محمد بن



اسلم کی اطاعت کرو اور ان کے قول کو اختیار کرو وہ ہم سے زیادہ بصیرت والے ہیں کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ انہوں نے مسائل کو حدیث نبوی سے مدلل کیا ہے۔

ابو عبد اللہ بن قاسم کہتے ہیں! میں نے اہل مرو کے ایک شیخ جنکا نام ابو عبد اللہ تھا کو کہتے ہوئے سنا کہ میں ابن عیینہ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں۔ اور وہ شیخ، تحکی بن تحکی اور اسحق بن راہویہ کے دوست بھی تھے اور صاحب علم انسان تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں تحکی بن تحکی کے پاس تھا، مجھے کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ! تم محمد بن اسلم اور اسحق بن راہویہ کے ساتھ رہے ہو ان دونوں میں سے تمہارے نزدیک کون زیادہ صاحب بصیرت اور افضل ہے؟ میں نے کہا: اے ابو زکریا! آپ کو کیا ہو گیا کہ جب آپ محمد بن اسلم کا تذکرہ کریں اور ان کے ساتھ اسحق بن راہویہ کو یا کسی اور کو ملا لیں؟ میں دو سال چند ماہ و کچھ رحمہ اللہ کی صحبت میں رہا ہوں اور سفیان بن عیینہ کی صحبت میں بھی رہا ہوں لیکن ان میں میں نے وہ خصائل و شمائل نہیں دیکھے جو محمد بن اسلم میں ہیں۔ پھر میں نے کہا محمد بن اسلم علمی بصیرت میں معروف ہیں اسی طرح ایک حدیث ہو جس پر مخلوق عمل کر رہی ہو حالانکہ اس کے منکر ہونے میں کسی کو علم نہ ہو تو کون ہے ایسا جسے اس کا علم ہو؟ تحکی بن تحکی کہنے لگے ٹھیک ہے لیکن محمد بن اسلم جیسا کون ہو سکتا ہے؟

ابو عبد اللہ کہتے ہیں ایک دن میں نے اسحق بن راہویہ کو ترجیح ذان کے بارے میں کثیر احادیث روایت کرتے ہوئے سنا پھر انہوں نے عبد اللہ بن زید انصاری کی حدیث بیان کی اور کہا محمد بن اسلم نے لوگوں کو اذان میں ترجیح کرنے کا حکم دے رکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ یہ بدعتی ہے، تم لوگ اس غوغا سے بچو اسی غوغا نے انبیاء کو قتل کر دیا: رہی بات محمد بن اسلم کے حکم کی سو وہ تو اصرار کرتے ہیں جس چیز کو لیتے ہیں اسے پوری کر کے چھوڑتے ہیں ہم تو بس پیٹ بھرتے ہیں محمد بن اسلم کے پاس ہماری مثال چوروں جیسی ہے۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں: احمد بن نصر نے مجھے خط لکھا کہ مجھے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے حالات لکھ بھیجو وہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن تھے، ابو عبد اللہ کہتے ہیں مجھے محمد بن مطرف نے خبر دی ہے کہ وہ اس وقت صدقہ ماوردی کی طرف کوچ کرنا چاہتے تھے میں نے کہا: قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کہا: مجھے پتہ نہیں (بتانے سے انکار کر دیا) میں نے کہا: مسئلہ خلق قرآن کے بارے میں محمد بن اسلم نے ایک کتاب تصنیف کی ہے کہا وہ تمہارے ساتھ ہے میں نے کہا جی ہاں پھر انہوں نے مجھ سے وہ کتاب مانگی، جب میں نے کتاب حاضر کی اس میں نظر کرنے لگے اور پھر کہا: بخدا! اگر اس سے قبل مجھے دو کوڑے بھی مارے جاتے میں کہہ دیتا کہ قرآن مخلوق ہے اب تو اگر میری گردن بھی اڑادی جائے تب بھی میں ”قرآن مخلوق ہے“ کا قول نہیں کروں گا، میں تو تمہارے اس ساتھی (محمد بن اسلم) کو بچہ تصور کرتا تھا اب پتہ چلا کہ وہ تو بڑے بڑے مشائخ اور ہمارے اصحاب پر فوقیت رکھتے ہیں۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی وفات کے بعد نیشاپور میں احمد بن نصر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اچانک ان کے پاس اصحاب حدیث کی ایک بڑی جماعت داخل ہوئی اس جماعت میں مشائخ و نو جوان سبھی شریک تھے، کہنے لگے ہم ابو نصر کے پاس سے آرہے ہیں وہ آپ کو سلام کہہ رہے تھے، بعد سلام یہ کہ ہمیں چاہیے کہ ہم سب لوگ جمع ہو کر ایک دوسرے سے اس عظیم آدمی کی تعزیت کریں اسی جیسا عظیم آدمی ہم نے عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے بعد نہیں دیکھا، ایک بار احمد بن نصر سے کسی نے کہا اے ابو عبد اللہ! محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی میت پر ایک لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے اور بعض کہنے لگے بلکہ دس (۱۰) لاکھ لوگوں نے نماز پڑھی ہے نیک و بد سبھی کے سب کہہ رہے تھے کہ ان جیسا آدمی ہم نے کبھی نہیں دیکھا،

ابو عبد اللہ کہتے ہیں! میں نیشاپور میں محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی وفات سے چار دن قبل ان کے پاس گیا مجھے کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ! میں تمہیں ایک بشارت سنانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بھائی کے ساتھ کیا بھلائی کی ہے؟ بلاشبہ موت مجھے آنا چاہتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میرے پاس ایک درہم بھی نہیں ہے جس پر میرا محاسبہ کیا جائے، اللہ تعالیٰ کو میری کمزوری کا



خوب علم ہے کہ میں حساب و کتاب کی طاقت ہی نہیں رکھتا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میرے پاس حساب کے لئے کچھ چھوڑا ہی نہیں ہے پھر کہنے لگے: دروازہ بند کرو اور اندر آنے کی کسی کو اجازت نہ دو تا وقتیکہ میں مرنہ جاؤں، اور تم لوگ میری کتابوں کو دفن کر دو، خوب سمجھ لو! میں دنیا سے جا رہا ہوں میرے پاس بجز کتابوں، ایک چادر ایک صوف کے نمڈے اور میرے وضو کے برتن کے میراث کے لئے کچھ نہیں ہے، میری ان کتابوں کے بارے میں لوگوں کو مشقت میں مت ڈالو، ان کے پاس ایک تھیلی تھی جس میں لگ بھگ تیس درہم پڑے ہوئے تھے کہنے لگے یہ میرے بیٹے کی ہے جو اسے ایک قریبی رشتہ دار نے بطور ہدیہ کے دی تھی میں اس سے بڑھ کر اپنے لئے زیادہ حلال کسی چیز کو نہیں سمجھتا ہوں چونکہ نبی ﷺ کا فرمان تو بھی اور تیرا مال بھی تیرے باپ کی ملکیت ہے ایک دوسرا ارشاد ہے: سب سے زیادہ پاکیزہ مال وہ ہے جو آدمی اپنی کمائی سے کھائے یا اپنی اولاد کی کمائی سے کھائے، پس انہی درہم سے مجھے کفن دینے کا کام چلاؤ اگر تمہیں دس درہم کا کفن مل جائے، تو پندرہ کا مت خریدو، میرے جنازے پر میرا امیدہ پھیلا دو اور پھر چادر سے جنازے کو ڈھانپ دو میرے جنازے میں حاضر ہونے کی مشقت کوئی نہ کرے میرا یہ برتن کسی مسکین کو بطور صدقہ کے دے دو تا کہ وہ اس میں وضو کیا کرے پھر چوتھے دن اللہ کو پیارے ہو گئے۔

میں نے تعجب کیا کہ انہوں نے مجھے یہ وصیت کی جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا آدمی نہیں تھا چنانچہ جب ان کا جنازہ گھر سے نکالا گیا عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر کہہ رہی تھیں، یہ عالم ہیں جو دنیا سے رخصت ہوئے اور یہ رہی ان کی میراث ہمارے ان علماء میں ان جیسا کوئی نہیں یہ تو سب اپنے پیٹوں کے غلام ہیں ایک عالم بیٹھ جاتا ہے اور دو تین سال تک درس دیتا رہتا ہے اور پھر جائیداد خریدنے میں لگ جاتا ہے اور یوں مال و دولت کا بندہ بن کر رہ جاتا ہے۔

محمد بن اسلم مجھ سے کہنے لگے: اے ابو عبد اللہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم جانتے ہو کہ میری قیص میں ایک ایسی چیز چھپی ہے جو میرے خلاف گواہی دے گی تو میرے لئے کیسے مناسب ہوگا کہ میں گناہوں کا ارتکاب کروں کہ مجھے کوئی دیکھ نہ رہا ہو کہ میں گناہ کر لوں پھر کہنے لگے: مجھے اس مخلوق سے کیا واسطہ میں تو اپنے والد کی صلب میں اکیلا رہا پھر ماں کے بطن میں اکیلا رہا پھر دنیا میں اکیلا آیا پھر میری روح قبض ہوئی اس وقت میں اکیلا تھا پھر مجھے قبر میں اکیلے ہی داخل کیا گیا قبر میں میرے پاس منکر نکیر آئیں گے اس وقت بھی میں اکیلا ہی ہوں گا اگر میں خیر و بھلائی کی طرف چلا تو اکیلا ہی چلوں گا اگر شر و برائی کی طرف گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اگر مجھے جنت میں بھیج دیا گیا تو اکیلا ہی جاؤں گا اور اگر جہنم میں بھیج دیا گیا تو بھی اکیلا ہی جاؤں گا پھر مجھے لوگوں سے کیا تعلق پھر وہ تھوڑی دیر سوچنے لگے حتیٰ کہ ان پر کھکی طاری ہو گئی یہاں تک کہ مجھے ان کے گرنے کا خوف ہو گیا، پھر مجھے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! یہ لوگ ابو حنیفہ کی رائے لکھتے ہیں جبکہ میں آثار (حدیثیں) لکھتا ہوں پس میں ان کے نزدیک درست راستے پر نہیں ہوں اور وہ میرے نزدیک درست راستے پر نہیں ہیں اے ابو عبد اللہ! اصل اسلام تو ان فرائض میں ہے اور یہ فرائض صرف دو حرفوں میں بند ہیں اگر اللہ اور اس کے رسول نے کرنے کا حکم دیا تو وہ فرض ہے ضروری ہے کہ پھر اسے کیا جائے اور جس چیز سے اللہ اور اس کے رسول نے باز رہنے کی تاکید کی اس کا نہ کرنا فرض ہے، یہ چیز قرآن میں اور نبی ﷺ کے فریضہ میں موجود ہے، وہ لوگ قرآن تو پڑھتے ہیں لیکن اس میں غور و فکر نہیں کرتے۔ چونکہ ان پر جب دنیا نے غلبہ پالیا ہے حالانکہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی حدیث واضح ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ نے ایک خط کھینچا پھر فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کا راستہ ہے پھر آپ ﷺ نے بہت سارے خط کھینچے جو پہلے خط کے دائیں اور بائیں جانب تھے پھر فرمایا: یہ مختلف راستے ہیں اور اس راستے پر ایک شیطان موجود رہتا ہے جو اس راستے کی دعوت دیتا رہتا ہے۔ پھر آیت تلاوت کی۔

”وَانْهَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السَّبِيلَ فَتَفْرُقَ بَيْنَكُمْ وَصَافِيكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُونَ“



یہ دین میرا راستہ ہے جو کہ سیدھا ہے سوائے راہ پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی اسکا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکید کی حکم دیا ہے تاکہ تم احتیاط کرو۔ (انعام: ۱۵۳)

اور عبد اللہ بن عمروؓ کی حدیث بھی واضح ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت بہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ (فرقہ ناجیہ) کون لوگ ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ وہ فرقہ ہوگا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں (یعنی اہل السنۃ والجماعت) اب ان مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کو دیکھتا ہوں اور ان پر اپنے اعمال پیش کرتا ہوں جو عمل ان کے مطابق ہوا سے کر لیتا ہوں اور جو ان کے خلاف ہوا سے ترک کر دیتا ہوں اگر بات یوں ہوتی کہ ”ایک فرستے کے علاوہ سب جنت میں جائیں گے“ تو کچھ بات بنتی لیکن یہاں معاملہ برعکس ہے لوگوں نے حب دنیا کو اپنے اوپر غلبہ دے دیا ہے اور مال و دولت ان کے سامنے ہے۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں: میں محمد بن اسلم کی صحبت میں بیس سال سے زیادہ عرصہ رہا ہوں میں نے انھیں کبھی نفلی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بجز جمعۃ المبارک کی دو رکعتوں کے اور نہ ہی انھیں کبھی قرأت و تسبیح کرتے دیکھا: ایک مرتبہ مؤکدہ قسمیں اٹھا کر فرمایا: بخدا اگر میری طاقت ہوتی کہ میں فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہو کر عبادت کرتا لا محالہ ایسا میں ضرور کرتا لیکن یہ امر میری طاقت سے باہر ہے؟ چونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ ”تھوڑی ریا کاری بھی شرک ہے“ پھر ایک چھوٹی سی کنکری اٹھا کر پوچھا یہ کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: یہ پتھر ہے پھر ایک بڑے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ کیا ہے میں نے کہا: یہ بھی پتھر ہے فرمایا: چھوٹے پر بھی پتھر کا اطلاق ہوتا ہے اور بڑے پتھر پر بھی بعینہ اسی طرح تھوڑی سی ریا پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے اور زیادہ پر بھی، محمد بن اسلم رحمہ اللہ گھر کے ایک کمرے میں داخل ہو جاتے اور آگے تالہ لگوا لیتے اور اپنے ساتھ ایک لوٹا پانی کا بھی لیے جاتے ہمیں پتہ نہ رہتا کہ اندر کیا کرتے، اتنے میں بچے کے رونے کی آواز سنتے اسے ماں رونے سے چپ کراتی، ہم وجہ پوچھتے کہ یہ کیوں رورہا ہے؟ وہ جواب دیتیں، کہ ابوالحسن قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں اور ساتھ ساتھ رو بھی رہے ہیں ان کی آواز سن کر بچہ بھی رورہا ہے پھر جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتے چہرہ دھو تے اور سرمہ لگا لیتے یوں اس طرح کرنے سے ان کے چہرے پر رونے کے اثرات باقی نہ رہتے، محمد بن اسلم لوگوں کے پاس تحائف بھیجتے، نقدی اور کپڑے بھی بھیجتے، قاصد کو کہہ دیتے کہ فلاں کو دے آؤ اور میرا ہرگز نہ بنانا، ہمیشہ اپنے آپ کو پوشیدہ رکھتے جس کو نقدی مال دیتے اسے سودرا ہم سے کم نہ دیتے الا یہ کہ مجبوری ہو۔

ابو عبد اللہ کہتے ہیں: ایک دن میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے پاس کھانا کھایا اور کھانے میں مجھے ٹھنڈی ٹرید دی، میں نے کہا: ابوالحسن کیا آپ اسی طرح ٹھنڈا کھانا تناول فرماتے ہیں؟ فرمایا: میں نے علم اس لئے طلب کیا ہے تاکہ میں اس پر عمل کروں چنانچہ نبی ﷺ کی ایک حدیث مروی ہے کہ ”گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی“ میں ان کے لئے روٹی پکاتا تھا چنانچہ میں نے کبھی ان کے لئے آٹا نہیں چھانا، مجھے اجرت دیتے اور فرماتے بازار سے کالے جو خرید لاؤ جو لوگوں نے ہالکل رد کر دیئے ہوں اور صرف اتنے جو لانا جو میرے لئے صرف ایک دن کے لئے کافی ہوں، ایک مرتبہ میں نے دوسرے شہروں کی طرف نکل جانے کا ارادہ کیا اور بازار سے سفید جو صاف شفاف کر کے پیس کر لے آیا تاکہ جو چند مہینے میں غائب رہوں اس عرصہ میں تناول فرماتے رہیں گے۔ لا کر ان کی خدمت میں پیش کئے اور وجہ بھی بتلائی۔ فرمایا: کیا صاف کر کے لائے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: دیکھتے ہی دیکھتے ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور فرمایا: اگر واقعہ تم انھیں صاف کر کے لائے ہو تو پھر خود کھاؤ جب میں نے پوری دنیا میں چکر لگائے ہیں اور اہل قبلہ میں سے بخدا اپنے سے کم تر کسی کو نہیں پایا، پھر میں یہ صاف شفاف جو کیسے کھا سکتا ہوں؟ یہ درہم لو اور بازار سے سیاہ رنگت کے جو خرید لاؤ جو ردی ہو گئے ہوں چونکہ انہوں نے بالآخر پاخانہ ہی بن جانا ہے، تم لوگ کٹر کو نہیں جانتے ہو میں تم میں کسی آدمی کو نہیں پاتا ہوں جو دل کی بصیرت



سے دیکھتا ہو، اگر ایک انسان کوئی بیع کر رہا ہو اور وہ کسی آدمی کے پاس آ جائے اور کہے: میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے اپنی عمدہ بیع دو میں تو اسے گٹر کے لئے چاہتا ہوں۔ تم اس پر ہنسنے لگتے ہو اور کہنے لگتے ہو یہ دیوانہ ہے، پس تم اپنے آپ پر کیوں نہیں ہنستے؟ پس تم ایک گڑھا کھودو اور اس میں کھانا اور پانی ڈال دو اور ایک مہینے تک رہنے دو دیکھنا اس میں بدبو نہیں آئے گی اس کے برخلاف تم کھانے کو اپنے پیٹ میں ڈالتے ہو اور ایک دن و ایک رات میں اکمیس بدبو پیدا ہو جاتی ہے لہذا گٹر تو پیٹ ہوا۔ جاؤ اور میرے لئے جو اور چکی خرید لاؤ تاکہ میں خود اپنے ہاتھوں سے چکی پیسوں ممکن ہے علی اور فاطمہ جیسا ثواب مجھے بھی مل جائے، ایک دفعہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے مجھے رقم دی اور دو بڑی قسم کے مینڈھے خرید لانے کو کہا، جب خرید لایا مجھے دس درہم آنا خریدنے کے لئے دیئے چنانچہ میں بازار سے آنا خرید لایا اور گھرا کر چھان بھی دیا، پوچھا کیا آنا چھان دیا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، مجھے دس درہم اور دیئے کہ ان کا بھی آنا خرید لاؤ اور چھاننا نہیں ہے چنانچہ میں دس درہم کا اور آنا خرید لایا اور لا کر اسکی روٹیاں پکائیں فرمایا: اے ابو عبد اللہ! میں نہیں چاہتا ہوں کہ میرے گھر میں سنت کے ساتھ ساتھ بدعت کا بھی ارتکاب ہو جائے چونکہ عقیقہ کرنا سنت ہے اور آنا چھاننا بدعت ہے۔

شیخ ابو نعیم اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے جہمیہ اور مرجیہ پر بہت رد کیا ہے اور خود محمد بن اسلم رحمہ اللہ کی صفات کے ازلی ہونے کے قائل تھے، انہوں نے ”الرّد علی الجہمیۃ“ کے نام سے ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے جس سے مختصر سا اقتباس ہم نے ذیل میں ذکر کیا ہے۔

۱۳۸۸ھ - محمد بن جعفر مودب، احمد بن بطلہ بن اسحق، اسماعیل بن احمد مدینی، ابو عبد اللہ بن موسیٰ، محمد بن قاسم (خادم محمد بن اسلم) کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ میں نے محمد بن اسلم رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جہمیہ کا اگمان ہے کہ قرآن مخلوق ہے انہوں نے یہ قول کر کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا ہے حالانکہ انھیں اسکا علم تک نہیں ہوتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اس کی ایک صفت کلام بھی ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے ”انسی اصطفتیک علی الناس برسالتی و بکلامی“ بلاشبہ میں نے تم کو تمام لوگوں میں سے اپنی رسالت (پیغمبری) اور اپنے کلام کے لئے چنا ہے۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا:

و کلم اللہ موسیٰ تکلیما (نساء: ۱۶۳) اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا۔

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ صفت کلام اسی کے لئے ثابت ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا ہے، اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کرنے میں فرمایا ہے ”یا موسیٰ انی انار بک“ لہذا جو اسے مخلوق سمجھے اس نے اللہ کے ساتھ شرک ٹھہرایا چونکہ اس نے کلام کو مخلوق سمجھا چونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”انسی انار بک“ تو اس نے کلام کو موسیٰ کا رب بنا دیا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

فاستمع لما یوحی انسی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی (طہ: ۱۳، ۱۴)

وحی کردہ تعلیمات کو غور سے سنو بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری عبادت کرو۔

پس کلام اللہ کو مخلوق کہنے والے نے غیر اللہ کو موسیٰ علیہ السلام کا معبود بنا دیا۔

ایک دوسری آیت میں فرمایا

یا موسیٰ انی انا اللہ رب العالمین۔ اے موسیٰ میں ہی اللہ ہوں تمام جہانوں کا رب (قصص: ۳۰)

سو جو آدمی یہ گواہی نہ دیتا ہو کہ یہ کلام اللہ ہے اور اسے مخلوق سمجھتا ہو اس نے شرک کیا اور اللہ پر جھوٹ بولا چونکہ اس نے تمام جہانوں کے لئے غیر اللہ کو رب بنا دیا لہذا اس سے بڑا شرک اور کون سا ہو سکتا ہے، یوں جہمیہ اس طرح دو کفروں کے مرتکب بن جاتے



میں چونکہ یا تو ان کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام نہیں کیا تو یوں انہوں نے کتاب اللہ کو رد کر دیا اور مرتکب کفر ہوئے نیز انہوں نے کلام اللہ کو مخلوق کہہ دیا انہوں نے اللہ کے ساتھ تو شرک ٹھہرا دیا، پس ان مذکورہ بالا آیات میں یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور جو کلام اللہ کو مخلوق کہے اس نے شرک کیا، اس نے اللہ کے قول کو بھی مخلوق کہا اور اس نے اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی طرف وحی کردہ تعلیمات کو بھی مخلوق کہہ دیا۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے مرجہ، کرامیہ پر بھی نقص وارد کیا ہے جنکا موقف یہ تھا کہ ایمان قول باللسان کا نام ہے بدون تصدیق قلب کے، محمد بن اسلم نے ایمان و اعمال کے متعلق ایک بڑی کتاب تصنیف کی۔

۱۳۸۸۸ = ابوالحسن محمد بن محمد بن عبید اللہ جر جانی مقری، محمد بن زہیر طوسی، عبد اللہ بن یزید مقری، کہس، عبد اللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یحمر، عبد اللہ بن عمر کے سلسلہ سند سے عمر کی روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ایمان کے بارے میں سوال کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم ایمان رکھو اللہ پر اس کے فرشتوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور ساری کی ساری تقدیر پر خواہ خیر ہو یا شر ہو، الحدیث۔ یہ پہلی حدیث ہے جسکو محمد بن اسلم نے اپنی کتاب کے شروع میں ذکر کیا اور کلام کی بنیاد اسی پر رکھی، چنانچہ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کی ابتدا اللہ کا فضل و رحمت ہے ایمان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فضل و کرم کیا بایں طور کہ اپنے بندوں کے دلوں میں ایمان کا نور ڈالا جس سے دل منور ہو گئے، اللہ تعالیٰ مومن کے دل میں ایمان کو بڑھاتا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ دل کو منور کر دیتے ہیں اور اس میں ایمان کو مزین کر دیتے ہیں بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں پھر بندے کا دل اللہ پر ایمان لے آتا ہے اس کے فرشتوں، کتابوں، رسولوں آخرت کے دن اور تقدیر خواہ خیر ہو یا شر پر ایمان رکھتا ہے اور وہ بعث بعد الموت حساب، جنت اور دوزخ پر بھی ایمان رکھتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے یہ وہی نور ہے جو اللہ نے اس کے دل میں ڈال دیا ہے جب اسکا دل ایمان لے آتا ہے تو اسی ایمان کو لیکر اس کی زبان گویا ہوتی ہے اور وہ اسکا اقرار کرتا ہے اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہے پس یہ اشیاء جن پر اسکا دل ایمان لے آتا ہے وہی حق ہے، پس جب دل ایمان لاتا ہے اور زبان اس کی گواہی بھی دیتی ہے تو اس کے جوارح سے اعمال ہونے لگتا ہے، اللہ کی اطاعت کرتا ہے اور اسکا حق ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے محارم سے پرہیز کرتا ہے جب وہ اپنا کرتا ہے پکا مومن بن جاتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لکن اللہ حب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم (حجرات: ۷) لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ایمان کو پسند فرمایا ہے اور ایمان ہی کو تمہارے دلوں میں مزین کیا ہے۔

”أفمن شرح الله صدره للإسلام فهو على نور من ربه“

کیا وہ آدمی جسکے سینے کو اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہو اور وہ اپنے رب تعالیٰ کے نور پر قائم و دائم ہو۔  
کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ یہ تین وہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ نور ہے کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ قیامت کے دن لوگ اپنے بقدر نور لیکر پل صراط سے گزریں گے پس ایک آدمی کا نور پہاڑ کے برابر ہوگا اور ایک آدمی کا نور گھر کے برابر ہوگا دیکھو گھر اور پہاڑ میں کمی و زیادتی کے اعتبار سے کتنا فرق ہے؟ اسی طرح ایمان بھی دل میں ہوتا ہے، پس مرجہ اور جہمیہ دونوں کا قیاس ایک ہی طرز کا قیاس ہے، جہمیہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف معرفت قلب ہے بدون اقرار و عمل کے اور مرجہ کا دعویٰ ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے بدون تصدیق قلب اور عمل کے پس یہ دونوں فرقے شیطانی ٹولے ہیں چونکہ پھر تو ان کے دعویٰ کے مطابق ابلیس بھی مومن ہے چونکہ اس کے پاس بھی اپنے رب کی معرفت ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”فبعزتك لا غوینہم اجمعین“ (ص: ۸۲)

پس تیری عزت کی قسم میں انسانوں کو ضرور بضرور گمراہ کرتا رہوں گا۔ جس وقت کہا کہ ”السی اخفاف الله رب



العالمین میں تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (حشر: ۱۶) جس وقت کہ ارشاد ہوا ”قال رب بما اغویتسی“ (حجر: ۳۹) کہنے لگا اے میرے رب جس چیز کے بسبب تو نے مجھے (بجلم تکوین) گمراہ کیا ہے۔

پس کون لوگ ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں زیادہ واضح ہوں جہالت میں بالکل ظاہر ہوں اور بدعت میں بڑھے ہوئے ہوں ان لوگوں سے بڑھ کر جو ابلیس کو مؤمن سمجھتے ہوں۔ پس وہ نرے گمراہ ہیں اور اپنے قیاس غلط سے اللہ تعالیٰ کے دین کو قیاس کر رہے ہیں اے امت محمد غلط قیاس سے پرہیز کرو اور سنت کو اختیار کرو۔

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: میں نے تفصیلی مضامین کو اختصار سے پیش کیا ہے حالانکہ ان کی کتاب آثار و سنن سے اور اقوال صحابہ و تابعین سے الٹی پڑی ہے۔

محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے تابعین کی ایک بڑی جماعت کو پایا ہے اعمش اور اسماعیل بن ابی خالد سے فیض یاب ہوئے اور وہ دونوں تابعی ہیں، ان کے علاوہ محمد بن اسلم رحمہ اللہ نے محمد و یعلیٰ بن عبیدہ و محاضر و عبید اللہ بن موسیٰ عبسی و ابو نعیم و جعفر بن عوف سے سماع کیا ہے اور اصحاب ثوری میں سے قبیصہ و حسین بن جعفر و یزید بن ہارون و عبدالعزیز بن ابان و محمد بن کثیر و وہب بن جریر و خلاد بن یحییٰ و موئل و حمیدی و علاء بن عبد الجبار سے سماع حدیث کیا ہے اور اہل مشرق میں سے نصر بن شمویل و یحییٰ بن یحییٰ و حسین بن ولید و جعفر بن یحییٰ اور دیگر حضرات محدثین سے اکتساب حدیث کیا ہے۔ تاہم ان کی سند سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۳۸۸۹- ابو حسین محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن احمد بن زہیر طوسی، محمد بن اسلم، یعلیٰ، محمد بن عمرو، ابو سلم کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے اعتبار سے کامل ترین مومن وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھا ہو۔

۱۳۸۹۰- ابو حسین محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، شیبان، عاصم، ابو صالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا اور شراب پیتے وقت بھی مومن نہیں ہوتا ایمان اس (کے دل) سے نکال لیا جاتا ہے اور جب تک وہ توبہ نہیں کرتا واپس نہیں لوٹتا اور جس وقت توبہ کرتا ہے ایمان بھی واپس لوٹ آتا ہے۔

۱۳۸۹۱- محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن موسیٰ، موسیٰ بن عبیدہ، عبد اللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عقل و دین میں ناقص اور عقلمندوں کی عقل کو خراب کر دینے والا تم غورتوں سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا ہے۔

عبید اللہ کی یہ حدیث غریب ہے اور موسیٰ متفرد ہیں۔

۱۳۸۹۲- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبیدہ، اسماعیل بن ابی خالد، شععی، ثابت بن قطنہ، کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ تم لوگ اطاعت و جماعت کو لازم پکڑ لو چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اس کے قائم کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم

۱- سنن ابی داؤد ۴۶۸۲، و مسند الامام احمد ۲/۲۵۰، ۴۷۲، ۵۲۷، و سنن الدارمی ۳۲۳/۲، و المسند رک ۳/۱، و المعجم الکبیر للطبرانی ۲/۱۸۱، و صحیح ابن حبان ۱۳۱۱، ۱۹۲۶، و مجمع الزوائد ۳/۳۰۳، ۲۱/۸، ۲۲، و المطالب العالیہ ۲۵۳/۱، و الترغیب والترہیب ۳/۴۱۱، و فتح الباری ۱۰/۲۵۸، مشکاة المصابیح ۳۲۶۲، ۵۱۰۱، و کشف الخفا ۲۰۰/۱، و عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی ۶۳، و تاریخ اصہبان ۶۷/۲۔

۲- صحیح البخاری ۱/۸۳، ۲/۱۳۹، و فتح الباری ۱/۴۰۵، و صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۳۴، و سنن ابی داؤد، کتاب السنۃ باب ۱۵، و سنن ابن ماجہ ۳/۲۰۰۔



دیا ہے بلاشبہ جماعت کی جو چیز تمہیں ناپسند لگتی ہے وہ فرقت و علیحدگی کی مرغوب چیز سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جو چیز بھی پیدا کی ہے اس کی ایک انتہا بھی اس کے ساتھ پیدا کی ہے، پس اسلام آجکل اپنے پائے ثبات کے ساتھ اقبال کیے ہوئے ہے کیا بعید کہ اپنی انتہاء کو پہنچ جائے، اسکی نشانی یہ ہے کہ سواری ڈھانپ لی جائے تعلقات و رشتہ داری قطع کر دی جائے حتیٰ کہ مالدار کو صرف تنگدستی کا خوف ہو حتیٰ کہ فقیر کسی ایسے آدمی کو نہیں پائے گا جو اس پر مہربان ہو حتیٰ کہ ایک آدمی بھوکا مر رہا ہوگا اور اسکا چچا زاد مالدار ہوگا لیکن اس بھوکے پر ذرہ برابر مہربان نہیں ہوگا۔

۱۳۸۹۳- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ حسین بن حفص و محمد بن کثیر، سفیان، اعلمش، زید بن وہب کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو صادق و صدوق ہیں نے ہمیں حدیث سنائی۔ الحدیث۔

۱۳۸۹۴- محمد بن احمد، محمد بن جعفر بن عون، معلى بن عرفان، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ ایمان ورع و تقویٰ تک پہنچانا ہے افضل دین یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ عز و جل کے ذکر سے غافل نہ ہو اور جو آدمی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ تعلیمات سے راضی رہا وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا اور جو بدون شک کے جنت کا ارادہ کرے وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھے۔

۱۳۸۹۵- محمد بن احمد بن یزید، محمد بن احمد بن زہیر، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازیں درمیانی اوقات (جو وقت کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا ہو) کے لئے ایک طرح سے کفارہ کی حیثیت رکھتی ہیں جب تک کہ کبائر سے اجتناب کر لیا جائے اسی طرح ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک (درمیانی وقفہ) کے لئے کفارہ ہے اور تین دن سے زیادہ کے لئے (یعنی پانچ نمازیں درمیانی اوقات میں ہونے والے صغائر کو منادیتی ہیں اسی طرح صلوٰۃ جمعہ بھی صغائر کو منادیتی ہے اور کبائر صرف توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں)۔

۱۳۸۹۶- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، ابراہیم بن سلیمان، عبدالحکم کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتے جو زکوٰۃ نہ دیتا ہو حتیٰ کہ دونوں فریضوں کو جمع نہ کرے (یعنی نماز اور زکوٰۃ ادا نہ کرے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے ان کے درمیان تفرقہ نہ ڈالو۔

۱۳۸۹۷- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحق بن خزیمہ، محمد بن اسلم طوسی، عبدالحکم بن میسرہ، ابن جریج، ابو زہرہ کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی صحابہ کے درمیان پاؤں پھلائے ہوئے (بیٹھے) نہیں دیکھے گئے۔ ابن جریج کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف محمد بن اسلم کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۸۹۸- ابو طاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسحق بن خزیمہ، زنجویہ بن محمد بن حسن، محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، سفیان، اعلمش، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: پانچ نمازیں مسجد میں جا کر پڑھتے رہو چونکہ وہ سراپا ہدایت ہیں اور محمد ﷺ کی عین سنت ہیں۔

ابو داؤد سے مروی اعلمش کی یہ حدیث غریب ہے۔

۱۳۸۹۹- ابو طاہر محمد بن فضل بن محمد بن اسلم، قبیصہ بن عقبہ، لیث بن سعد، عقیل، ابن شہاب کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ



بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ رات کے وقت سفر کیا کرو چونکہ رات کو زمین پیٹ لی جاتی ہے۔  
۱۳۹۰۰- ابونصر احمد بن حسین بن احمد بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد لباد، محمد بن اسلم طوسی، عبید اللہ بن موسیٰ، ابوالوفاء جعفر، اپنے والد سے  
ابن عمر کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے (آذان کے کلمہ) الفلاح (یعنی "حی علی الفلاح")  
(کو سنا اور اس کا جواب نہ دیا پس وہ نہ ہمارے ساتھ ہے اور نہ ہی اکیلا ہے) ۲۔

ابن عمر کی یہ حدیث غریب ہے ہمیں صرف ابوالوفاء کی سند سے پہنچی ہے۔

۱۳۹۰۱- ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، یحییٰ بن عبید اللہ، عبید اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر طہارت کے نماز قابل قبول نہیں اور نہ ہی خیانت سے حاصل کیے ہوئے مال کا صدقہ قابل قبول ہے۔ ۳۔

۱۳۹۰۲- ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم زاہد، عبید اللہ بن موسیٰ، ہشام بن عون، عون، کے سلسلہ سند سے عمرو بن ابی اسلم کے سلسلہ سند سے  
مروئی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں دیکھا جو کہ انہوں نے اپنے کاندھوں پر مخالف اطراف میں ڈال رکھا تھا۔

۱۳۹۰۳- ابونصر، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن زبیر، سفیان، ابوزناد، کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی اللہ تعالیٰ کی ضمانت میں داخل ہیں (۱) وہ آدمی جو اللہ عزوجل کی مساجد میں سے کسی مسجد کی طرف  
(نماز وغیرہ) کے لئے نکل جائے۔ ۴۔

(۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کی نیت سے نکل جائے، (۳) اور وہ آدمی جو حج کے ارادے سے نکل پڑے۔

۱۳۹۰۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی بن نصر طوسی، محمد بن اسلم، حسین بن ولید، سلیمان بن ارقم، زہری، سعید بن مسیب کے سلسلہ  
سند سے حضرت عثمان بن عفان کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح کی نیند حصول رزق میں رکاوٹ ہے۔ ۵۔

۱۳۹۰۵- محمد بن احمد، احمد بن یزید، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن موسیٰ، داؤد، شعبی، جریری کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ الحدیث۔ ۶۔

۱۳۹۰۶- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، یزید بن ہارون، شریک، لیث، عبد الرحمن بن سابط، ابوامامہؓ کی روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی کو حج سے کسی ظاہری حاجت یا بندش لگا دینے والے مرض یا ظالم سلطان نے نہ روکا اور وہ بغیر حج کیے  
مر گیا اسے چاہیے کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی۔ ۷۔

۱۳۹۰۷- محمد بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، اوزاعی، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الرحمن بن غنم کے سلسلہ سند

۱- سنن ابی داؤد ۲۵۷۱، مسند الامام احمد ۳۸۲/۳، والمستدرک ۳۳۵/۱، ۱۱۳/۲، والسنن الکبریٰ ۲۵۶/۵،

وصحیح ابن خزيمة ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، وفتح الباری ۲/۲۰۰، ۲۰۰، الکامل لابن عدى ۵۶۶/۲، وکنز العمال ۲۰۳۶۱،

۳- سنن الترمذی ۱، وصحیح مسلم ۲۰۴، ومسند ابی عوانة ۲۳۵/۱،

۴- مسند الحمیدی ۱۰۹۰، وکنز العمال ۳۳۲۳۳، والاحادیث الصحیحة ۵۹۸،

۵- اللآلی المصنوعة ۸۶/۲، وتنزیہ الشریعة ۲۸۰/۱، والکامل لابن عدى ۳۲۱/۱، وکنز العمال ۱۶۶۱۲، والجامع الکبیر ۵۶۳۵،

۶- صحیح البخاری ۹/۱، وصحیح مسلم، کتاب الایمان، ۲۰، ۲۱، وسنن الترمذی ۲۶۰۹، ومسند الامام احمد ۲۶/۲،

۹۳، ۱۲۰، ۳۶۳، ۳۶۳/۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۳۵۸/۱، ۸۱/۳، ۱۹۹، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۷۱/۲،

۱۲/۱۷۳، ۳۰۹، ۳۱۲، وصحیح ابن خزيمة ۳۰۸، ۳۰۹، وفتح الباری ۳۹/۱،

۷- سنن الدارمی ۲۹/۲، والحاف السادة المتقین ۲۶۷/۲، ۵۷۶/۸، والصب الراية ۳۱۱/۳، ومشكاة المصابيح ۲۵۳۵،

والکامل لابن عدى ۲۵۰۲/۷، والموضوعات لابن الجوزی ۲۰۹/۲، واللآلی المصنوعة ۶۶/۲،



سے حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ جس آدمی نے (فریضہ) حج چھوڑ دیا اور بغیر حج کیے مرا تو اس پر قسمیں اٹھا اٹھا کر کہو کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔

۱۳۹۰ھ - ابواحمد بن احمد غطریفی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالکؓ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے اور وہ لوگ آپس میں ہنس رہے تھے یا مزاح کر رہے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، لذات کو شکست فاش دینے والی چیز (یعنی موت) کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

۱۳۹۰ھ - ابواحمد، محمد بن اسحاق، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، ثابت کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی مرتا ہے اور اسکے قریبی اڑوس پڑوس کے چار آدمی گواہی دیں کہ اس کے متعلق صرف خیر و بھلائی کا علم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے میں نے تمہاری بات اور گواہی قبول کر لی اور اس کے ایسے پوشیدہ گناہوں کو معاف کیا جن کا تمہیں علم تک نہیں ہے۔

۱۳۹۱ھ - ابونصر احمد بن حسن بن عبید حسن بن عبید مروزی، زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، یعلیٰ بن عبید، اعمش، ابوصالح کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تسبیح کرنا مردوں کے لیے ہے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے (یعنی نمازی کے آگے سے کوئی گزر رہا ہو نمازی اگر مرد ہے تو سبحان اللہ کہہ کر گزرنے والے کو آگاہ کرے اور نمازی اگر عورت ہے تو ہاتھ پر ہاتھ مار کر آگاہ کرے)۔

۱۳۵۱ھ - زنجویہ بن محمد، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، اسماعیل، سعید بن ابی عروبہ، یزید عقیلی، ابوجوزاء کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ تکبیر سے نماز کی ابتداء کرتے تھے اور سلام سے ختم کرتے تھے۔

۱۳۹۱۲ھ - ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان، عمرو بن قیس، قاسم، خمیرہ، شریح بن ہانی کے سلسلہ سند سے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مقیم کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں۔

۱۳۹۱۳ھ - ابونصر، زنجویہ، محمد بن اسلم، قبیصہ، سفیان ثوری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب ہم ابوسعید خدریؓ کے پاس آتے تو وہ کہتے: رسول اللہ ﷺ کی وصیت کے مطابق تمہیں خوش آمدید چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ لوگ تمہارے تابع ہیں عنقریب تمہارے پاس زمین کی مختلف اطراف سے بہت سارے لوگ دین میں سمجھ پیدا کرنے کے لئے آئیں گے، پس جب تمہارے پاس آئیں ان سے بھلائی کے ساتھ پیش آؤ۔

۱۳۹۱۴ھ - محمد بن احمد، محمد بن زہیر، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، عبدالاعلیٰ، امین، یحییٰ بن کثیر، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت

۱۔ سنن الترمذی ۲۳۰۷، سنن النسائی ۴/۴، سنن ابن ماجہ ۴۲۵۸، مسند الامام احمد ۲/۲۹۳، والمستدرک  
۲۔ صحیح بن حبان ۲۵۵۹، ۲۵۶۲، مجمع الزوائد ۱۰/۳۰۹، والترغیب والترہیب ۲/۲۳۶،  
۳۔ المستدرک ۱/۳۷۸، مسند الامام احمد ۲/۴۰۸، ۳/۲۲۲، والمطالب العالیہ ۵۰/۷۷، والترغیب والترہیب  
۴۔ مجمع الزوائد ۳/۳، ۳/۳۶،  
۵۔ صحیح البخاری ۸۰/۲، صحیح مسلم، کتاب الصلاة ۱۰۶، ۱۰۷،  
۶۔ سنن ابی داؤد ۱۵۷، ونصب الراية ۱/۱۷۵، والمعجم الكبير للطبرانی ۱۲/۳۳، مجمع الزوائد ۱/۲۵۹،  
۷۔ سنن الترمذی ۲۶۵۰، سنن ابن ماجہ ۲۴۹، وکنز العمال ۱۴/۲۹۳، والجامع الكبير ۵۹۷۰، ومشكاة المصابيح ۵/۲۱۵



عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شرک چوٹی کے مدیری رات میں پھر پر رینگنے کی آواز سے بھی زیادہ پوشیدہ ہوتا ہے شرک کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم ظلم و جور کے معمولی سے حصہ کو محبوب سمجھو اور عدل و انصاف کے معمولی سے درجے کو مبغوض سمجھو، حالانکہ دین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ کے سوا ہے ہی نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ (آل عمران: ۳۱)

کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ تم سے بھی محبت کریگا۔

۱۳۹۱۵- محمد، محمد بن اسلم، حسین بن حفص، سفیان ثوری، سعید جری، ابو نصرہ، ابو فراس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا: اے لوگو! ہم تمہیں اس وقت جانتے تھے جب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے اور وحی نازل ہوتی رہتی تھی اللہ تعالیٰ تمہارے حالات سے ہمیں آگاہ کر دیتے تھے (اور اب وحی کا سلسلہ ختم ہو چکا لہذا) جو آدمی خیر و بھلائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے محبت کریں گے اور اسے مناسب مقام دیں گے اور جو آدمی ہمارے لئے شر و برائی کا پرچار کرے گا ہم اس سے بغض و عداوت رکھیں گے اور عداوت ہی کے مقام پر اسے اتاریں گے تمہارے پوشیدہ راز تمہارے اور اللہ کے درمیان ہیں (ہمیں انکا کوئی علم نہیں)

۱۳۹۱۶- محمد، محمد بن اسلم، عبد اللہ بن موسیٰ، شبیان، منصور، سعد بن عبیدہ، محمد کندی، ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی قسم اٹھاؤ اور نہ ہی غیر اللہ کی ہو جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے شرک کیا۔ ۲۔

۱۳۹۱۷- محمد، محمد بن اسلم، عبید اللہ بن موسیٰ، اسماعیل، حکیم بن جبیر، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی (بدون توبہ کر کے) مر گیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات کرے گا جیسا کہ بتوں کا پجاری۔ ۳۔

۱۳۹۱۸- محمد، محمد بن اسلم، مؤمل بن اسماعیل، سفیان، عبد الکریم، مجاہد کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شراب کا عادی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ۴۔

۱۳۹۱۹- محمد، محمد بن اسلم، عبد الحکم بن میسرہ، سعید بن بشر، قتادہ کے سلسلہ سند سے حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے دو قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب نہیں ہوگی (۱) مرتد (۲) اور قد زیہ کو۔ ۵۔

۱۳۹۲۰- محمد، محمد بن اسلم، عمار بن عبد الجبار، یثیم بن حجاز، ابو داؤد، زید بن ارقم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے خلوص دل سے: ”لا الہ الا اللہ“ کہا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، ارشاد فرمایا: ”لا الہ الا اللہ“ کے اقرار میں

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۳، والمستدرک ۲/۱۹۱۔

۲۔ مسند الامام احمد ۲/۸۶، ۱۲۵، المصنف عبد الرزاق ۱۵۹۲۳، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰/۲۹، والاحادیث الصحیحة ۱۱۶۶، ۱۵۹۲۵۔

۳۔ الكنز للذولابی ۱/۱۲۹، وکنز العمال ۱۳۱۸، ۱۳۳۲۰، والالآلی المصنوعة ۲/۱۱۲۔

۴۔ سنن ابن ماجہ ۲/۳۳، والترغیب والترہیب ۳/۲۵۳، ۲۵۵، ۳۷۴، وفتح الباری ۱۰/۴۱۵، وکشف الخفا ۲/۵۲۹، والاحادیث الصحیحة ۶۷۸۔

۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۳، والسنن لابن ابی عاصم، ۲۰/۱، ۱۸۵، ۴۶۱/۲، والمطالب العالیہ ۴/۲۱۰، والترغیب والترہیب ۳/۱۸۵، والالآلی المصنوعة ۱/۲۲، والاحادیث الضعیفة ۶۶۲۔



تمہارا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء سے رک جاؤ۔

۱۳۹۲۱- محمد، محمد بن اسلم، عبدالرحیم بن واقد، مالک بن سعید، اسماعیل بن عبدالملک، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ خندق کے دن میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر ایک پتھر باندھ رکھا تھا تا کہ اس سے کمر سیدھی رکھ سکیں۔

زہد و عبادت میں مشہور تابعین کے بیان میں..... شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے ان حضرات آئمہ و اساطین کا ذکر کیا ہے جو عبادت و ریاضت زہد و ورع میں مشہور ہیں اگر ہم ان کے راستے پر چلنے والوں کا بالاستیعاب ذکر کرتے تو کتاب طویل ہو جاتی لہذا ہم نے چند ایک مشہور حضرات کے ذکر پر اکتفا کیا۔

### (۴۴۶) ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ

ان حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ بھی ہیں پورا نام یوں ہے ابوسلیمان عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ عیسیٰ دارانی، دار یاد مشق کا ایک گاؤں ہے، احوال کو پرکھتا کہ قیامت کی ہولناکیوں سے بچ سکیں تو بہ الی اللہ کی وجہ سے باطنی علتوں سے پاک رہے۔

۱۳۹۲۲- سلیمان بن احمد، ہارون بن ملوک مصری کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کیا تم نے کسی رات ابوسلیمان دارانی کو نہیں سنا؟ وہ کہا کرتے ہیں ”اے میرے رب! اگر تو میرے بھید کو طلب کرتا ہے تو میں تیری توحید کا طلبگار ہوں اور اگر تو میرے گناہوں کی تلاش میں ہے میں تیرے رحم و کرم کی تلاش میں ہوں اور اگر تو مجھے جہنم میں پھینکنا چاہتا ہے تو میں اہل جہنم میں اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

۱۳۹۲۳- الحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی نے فرمایا: میں نے صالح بن یعقوب رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان بردار بندے دنیا و آخرت کی لذات بھری زندگی کو لیتے گئے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کہے گا: تم مجھ سے راضی رہے اور میری محبت کو تم نے دنیا میں شہوات پر ترجیح دی آج تم میرے پاس ہر طرح کی خواہشات کی تکمیل کر سکتے ہو میرے قرب سے خوش رہو اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرو میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میں نے بیستوں کو صرف تمہاری خاطر پیدا کیا ہے۔

۱۳۹۲۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن احمد بن مطر، قاسم بن عثمان جرعی، سے مروی ہے کہ ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے بعض کتابوں میں لکھا ہوا پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری ذات کی قسم: جو لوگ میری خاطر مشقتیں اور تکلیفیں برداشت کرتے ہیں وہ میری پناہ میں آچکے ہیں اور میرے دائمی باغات میں مزے لے رہے ہیں پس اعمال کی طرف ہمہ تن متوجہ رہنے والے خوش ہو جائیں کیا تم سمجھتے ہو کہ ان کے اعمال کو ضائع کر دوں گا میں تو اعراض کرنے والوں پر بھی سخاوت کرتا ہوں پھر ان بندوں کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو ہمہ تن میری طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ان پر میں کچھ غصہ نہیں ہوا میرے غصے کا مورد وہ لوگ ہیں جو گناہ کرتے ہیں اور پھر گناہ کو بڑا سمجھتے ہیں اگر میں جلد بازی سے کام لوں حالانکہ جلد بازی میری شان نہیں ہے تو میں اپنی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو اپنے آغوش غضب میں لیتا۔ میں دیان ہوں

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۲۲۳/۵، مجمع الزوائد ۱۸۰/۱، واملی الشجرى ۲۰/۱، والکنی للذولابی ۳۸۱/۱، وکشف الخفا ۳۷۲/۲، والکامل لابن عدی ۲۵۳۵/۷، وایحاف السادة المتقين ۲۵/۵، ۳۸۸، ۵۸۶/۹، ۳۸۵/۱۰



میری معصیت کسی حال میں حلال نہیں۔

۱۳۹۲۵- اسحق بن احمد بن علی، ابو ہارون یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اپنے دین میں اچھائی کرتا ہے اس کی رات کی طرف سے بھی کافی ہو جاتی ہے اور جورات میں اچھائی کرتا ہے دن کی طرف سے کافی ہو جاتی ہے، جو آدمی ترک خواہشات میں سچا ہو اس کی مشقت پر اس کی کفایت کر لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ خواہشات متروکہ پر عذاب دینے سے بالاتر ہیں۔

۱۳۹۲۶- ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے مرتبے کو صفیائے نہیں تا وقتیکہ اسے چھوڑ دے یا اس سے آگے تجاوز کر جائے۔

۱۳۹۲۷- ابو سلیمان دارانی نے فرمایا: آدمی جب زہد و تقویٰ کی انتہا تک پہنچ جاتا ہے پھر توکل کی طرف آ جاتا ہے۔

۱۳۹۲۸- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کی دعائیں دیگر لوگوں کی دعاؤں سے جدا ہوتی ہے اور ان کا مقصد بھی الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۳۹۲۹- عبد اللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابو حواری، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کا ارادہ لوگوں کے ارادے سے الگ ہے اور ان کی دعائیں بھی جدا ہیں۔

۱۳۹۳۰- محمد بن جعفر مؤدب، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر حق میں سارے لوگ شک کرنے لگ جائیں میں شک نہیں کروں گا۔ احمد کہتے ہیں ثابت قدمی میں ابو سلیمان رحمہ اللہ کا دل اتنا پختہ تھا جتنا ابو بکر صدیق کا ردت کے دن تھا۔

۱۳۹۳۱- محمد بن جعفر، عبد اللہ، ابو حاتم، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ دل جس میں شک ہو وہ ساقط ہے۔

۱۳۹۳۲- اپنے والد عبد اللہ سے، ابو الحسن بن ابان، ابو علی، حسین بن عبد اللہ سمرقندی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابراہیم بن حواری کا بیان ہے کہ ابو سلیمان ان سے محبت کرتے تھے اور رات بھی ان کے ہاں گزارتے تھے ایک دن مجھے کہنے لگے: عبادت گزار ہر مشکل امر کو برداشت کر لیتے ہیں اور معرفت بھی رکھتے ہیں مگر یہ مبارک توکل میں اسے ختم ہو جانے والی ہو سمجھتا ہوں۔

۱۳۹۳۳- احمد بن اسحق، ابن یحییٰ اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر ہم اللہ پر توکل کریں گھر کی دیوار نہ بنائیں اور نہ ہی چور کے ڈر سے دروازے کے آگے تالہ لگائیں۔

۱۳۹۳۴- احمد بن اسحق ابن یحییٰ اسدی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے تقرب الی اللہ کے بارے میں ابو سلیمان سے سوال کیا، ابو سلیمان رونے لگے اور پھر فرمایا: تم جیسا آدمی یہ سوال کرتا ہے؟ تقرب الی اللہ کا افضل درجہ یہ ہے کہ تم دنیا و آخرت میں صرف اللہ کی ذات کے متلاشی ہو۔

۱۳۹۳۵- احمد بن اسحق، عمر بن یحییٰ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اپنے رزق کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر توکل کر لیتا ہے اس کے حسن اخلاق میں اضافہ ہوتا ہے اس میں بردباری آ جاتی ہے اور نماز میں اس کے وسوسے کم ہو جاتے ہیں۔

۱۳۹۳۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی دل کا مرتبہ بلند ہوتا ہے مقبولیت اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔



۱۳۹۳۷- عبد اللہ، اسحق، احمد، ابوسلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب آدمی اپنی خواہش نفس کو پورا کرتا ہے اور پھر اس پر اسے ندامت ہوتی ہے اس سے عقوبت اٹھالی جاتی ہے اور اگر اس خواہش نفس پر رشک کرے اور خوش ہوتا ہو اس پر عقوبت برقرار رہتی ہے۔

۱۳۹۳۸- عبد اللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب اپنے رب سے حیاء کرنے لگ جائے گویا وہ خیر و بھلائی کو مکمل کرنے میں لگ جاتا ہے۔

۱۳۹۳۹- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ سوئے ہمیشہ آباد دل میں آتے ہیں، کیا تم نے چور کو ویرانے میں آتے ہوئے دیکھا ہے وہ تو جس دروازے سے چاہے ویرانے میں داخل ہو سکتا ہے چور تو اس گھر میں آتا ہے جس میں مال و متاع ہوتا کہ نقب لگا کر اسے لیتا اڑے۔

۱۳۹۴۰- ابونعیم اصفہانی، اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے فرمانبردار بندوں کو بالا خانوں میں جگہ عطا فرمائی ہے اور بعضوں کو معصیت کرنے سے پہلے آگ میں بھی داخل کر دیتا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ عمر بن الخطابؓ بتوں کی طرف کھانا اٹھا کر لے جاتے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو ان سے محبت تھی اور ان کا یہ فعل انھیں عند اللہ کچھ ضرر نہ پہنچا سکا۔

۱۳۹۴۱- اسحق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں روٹی کی شدید خواہش ہو اسے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دو وہ اس لائق ہے کہ تم پھر اسکی طرح رجوع کرو، ایک موقع پر فرمایا: کم بھوک کم بیداری اور کم ٹھنڈک بھی تجھ سے دنیا کی محبت کو منقطع کر سکتی ہے۔

۱۳۹۴۲- احمد بن اسحق، عمر بن یحییٰ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قناعت اول رضا ہے اور ورع اول زہد ہے۔

۱۳۹۴۳- احمد، عمر، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: تم ہمارے زمانے میں کسی کو بھی عتاب کا نشانہ نہ بناؤ چونکہ اگر تم نے کسی کو عتاب کا نشانہ بنایا وہ شدید ترین عتاب سے تمہارا پیچھا کرے گا لہذا عتاب کو چھوڑ دو وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔

۱۳۹۴۴- احمد، عمر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عراق میں ہمارے درمیان زہد میں اختلاف ہو گیا بعض نے کہا لوگوں کے ساتھ میل جول کو ترک کرنے کا نام زہد ہے بعض نے کہا خواہشات نفس کو ترک کرنے کا نام زہد ہے اور بعض نے کہا شکم سیری ترک کرنا زہد ہے۔ ان سب کا کلام ایک دوسرے کے قریب قریب ہے اور میرا مذہب یہ ہے کہ جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسکو ترک کرنا زہد ہے۔

۱۳۹۴۵- ابو محمد بن حیان، اسحق بن ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: رضا کی کوئی حد نہیں، ورع کی کوئی حد نہیں زہد کی کوئی حد نہیں، میں ان میں سے ہر ایک کی صرف ایک طرف کو جانتا ہوں، جو ہر چیز سے راضی ہو وہ حد رضا کو پہنچ گیا جس نے ہر چیز سے پرہیز کی وہ حد ورع کو پہنچ گیا اور جس نے ہر چیز میں زہد اختیار کیا وہ حد زہد کو پہنچ گیا۔

۱۳۹۴۶- ابو محمد، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے عرض کیا کہ ابن داؤد کہتا ہے: کاش کہ رات لمبی ہوتی، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس نے اچھا بھی کہا اور برا بھی، سو اگر اطاعت خداوندی کے لئے اس نے طول رات کی تمنا کی ہے تو اچھا کہا اور اگر اللہ تعالیٰ کی کم کردہ چیز کے طول کا متمنی ہو رہے تو اس نے برا کیا۔

۱۳۹۴۷- ابو محمد، اسحق کہتے ہیں۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کسی وجہ سے عقلمند آدمی آئمہ سے علیحدہ ہوتا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں: فرمایا: چونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسکو مبتلا کیا ہے۔



۱۳۹۳۸- سلیمان بن احمد، احمد بن ابی معلیٰ، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: گزشتہ رات وتر پڑھے ہیں اور نہ ہی فجر کی دو رکعتیں اور نہ ہی فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی ہے، فرمایا: تمہارے اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے یہ نقصان ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ہے تم خواہش نفس کو پہنچے ہو۔

۱۳۹۵۹- احمد، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، ضویٰ بن عمران سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اپنے سے بھاگنے والے کی تلاش میں لگی رہتی ہے اگر اسے پالے تو اسے زخمی کر دیتی ہے اور اگر اس کا طالب اسے پالے تو وہ اسے قتل کر دیتی ہے۔

۱۳۹۵۰- محمد بن علی بن عاصم، احمد بن بحیر واسطی، احمد بن محمد بن سلمہ، احمد بن حواری سے مروی ہے ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بڑا افسوس ہے بڑا افسوس ہے دنیا کے ٹھکانے پر۔

۱۳۹۵۱- عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعد، قاسم بن عثمان جری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اے قاسم! اللہ تعالیٰ نے تیرا نام رکھا ہے لہذا اس نام جیسا ہو جاوے تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۹۵۲- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے فرمایا: آخرت کی کنجی بھوک ہے اور دنیا کی کنجی شکم سیری ہے اور دنیا و آخرت ہر بھلائی کی جڑ خوف خدا ہے۔

۱۳۹۵۳- عبد الرحمن بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن شاذان، حسن بن علی معمری، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ شدید ٹھنڈی رات میں میں مسجد میں تھا مجھے سردی نے مجبور کر دیا میں نے ایک ہاتھ قمیص میں چھپا لیا اور دوسرا ہاتھ باہر ہی رہنے دیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اچانک مجھے غیبی آواز سنائی دی کہ: اے ابو سلیمان! اس ہاتھ پر ہم نے خیر و بھلائی رکھ دی ہے اور اگر دوسرا بھی باہر نکلا ہوتا اس پر بھی ہم خیر رکھ دیتے، اس کے بعد میں نے قسم اٹھالی کہ جب بھی میں دعا کروں گا خواہ گرمی ہو یا سردی اپنے ہاتھوں کو باہر نکال کر رکھوں گا۔

۱۳۹۵۴- عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن احمد بن سعید واسطی، احمد بن ایوب حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اے احمد! میں تمہیں ایک بات سناتا ہوں میرے مرنے تک کسی کو نہیں سنائی، ایک رات میں وظیفہ پڑھے بغیر ہی سو گیا اچانک دیکھتا ہوں کہ ایک حور آئی اور مجھے بیدار کرنے لگی اور کہہ رہی تھی اے ابو سلیمان آپ سو رہے ہیں اور میں عرصہ پانچ سو سال سے تیری انتظار میں پردہ کئے بیٹھی ہوں۔

۱۳۹۵۵- عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان کو دوسو سے کی شکایت کی، کہنے لگے: اے ابوالحسن! میں تمہیں غمزدہ دیکھتا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ دوسو سے تم سے منقطع ہو جائیں اور اگر تم اسے محسوس کرو تو خوش ہو جاؤ اس لئے کہ جب تم خوش ہو جاؤ گے تو تم سے منقطع ہو جائیں گے اور اگر تم اس سے غمزدہ ہو جاؤ تو اس میں تمہیں مزید اضافہ ہو۔

۱۳۹۵۶- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: دوسو سے اور خوابوں کی کثرت (ایمانی اعتبار سے) کمزور آدمی کو آتے ہیں جب آدمی خالص ہوتا ہے اس کے دوسو سے اور کثرت خواب ختم ہو جاتی ہے مجھے کئی کئی سال تک خواب نہیں آتا۔

۱۳۹۵۷- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خیال آدمی کے یقین کو کمزور کر دیتا ہے چونکہ اگر وہ تنہا ہوتا اور اسے بھوک لگتی تو قناعت کرتا اور جب اس کا خیال ہوگا انکے لئے رزق طلب کریگا، اور جب طالب بھوکا ہو جاتا ہے تو اس کا یقین کمزور پڑ جاتا ہے۔

۱۳۹۵۸- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل میں دنیا کی محبت آ جاتی



ہے تو آخرت کی فکر رخصت ہو جاتی ہے اور جب دنیا دل میں آ جاتی ہے آخرت نہیں آتی چونکہ دنیا کمینہ چیز ہے جبکہ آخرت عزت مند چیز ہے۔

۱۳۹۵۹- اسحق بن ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی عبا پہنتا ہے جسکی قیمت ۱-۲-۳ ساڑھے تین درہم ہوتی ہے اور اسکے دل میں عبا کی خواہش پانچ درہم کی ہوتی ہے کیا وہ اس خواہش کو دل سے نکال نہیں سکتا ہے۔ جب آدمی کے دل میں خواہشات نہیں رہتی ہیں پھر وہ عبا پہننے اور درست راستے پر چلتا رہے چونکہ عبا بھی زہد کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔

۱۳۹۶۰- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک جنازے میں ان کے ساتھ تھا وہ کہنے لگے: اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! اپنے متبعین کو خواہشات کے اپنانے سے ڈراؤ چونکہ دل دنیاوی خواہشات کے ساتھ معلق ہوتے ہیں اور ان کی عقلیں مجھ سے غافل ہوتی ہیں۔

۱۳۹۶۱- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے صالح بن عبد الجلیل کو کہتے ہوئے سنا کہ: اہل بصیرت دنیا کے بادشاہوں کی طرف تعظیم اور رشک سے نہیں دیکھتے۔

۱۳۹۶۲- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن خندان، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے مجھے کہا: اے احمد ستارہ بن جاؤ، اگر ستارہ نہ ہو تو چاند بن جاؤ اگر چاند نہیں بنتے ہو تو سورج بن جاؤ میں نے عرض کیا: اے ابوسلیمان چاند ستارے سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور سورج چاند سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ فرمایا: اے احمد ستارے جیسے ہو جاؤ جو کہ اول رات سے طلوع فجر تک روشن رہتا ہے تم بھی اولدات سے آخر رات تک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہو بالفرض اگر تم پوری رات عبادت پر قوت نہیں رکھ سکتے تو سورج کی طرح ہو جاؤ جو پورا دن طلوع رہتا ہے لہذا اگر تم رات کو قیام اللیل کی قدرت نہ رکھو تو کم از کم دن کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تو نہ کرو۔

۱۳۹۶۳- عبد اللہ بن محمد، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان نے فرمایا: جب تمہاری کوئی عبادت فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرو چونکہ وہ اس کے زیادہ لائق ہے کہ تم اس کو ترک نہ کرو۔

۱۳۹۶۴- عبد اللہ، اسحق، احمد، ابوسلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں اپنے سر کو آگ کے دو پہاڑوں کے درمیان دیکھتا ہوں اور بسا اوقات میں اپنے آپ کو دیکھتا ہوں کہ اس کے درمیان تک پہنچ جاتا ہوں پس جس آدمی کی یہ حالت ہو اس کے لئے دنیا کیسے مبارک ہو سکتی ہے؟

۱۳۹۶۵- عبد اللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: انما هانوا عليه وفعصوه ولو كرموا عليه لمنعهم منها۔

۱۳۹۶۶- احمد بن اسحق، ابراہیم بن ناکلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بندہ جب معرفت تک پہنچ جاتا ہے پھر اس سے واپس نہیں لوٹا واپس تو وہ ہوتا ہے جو طریقت کو چھوڑ بیٹھے۔

۱۳۹۶۷- احمد عبد اللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے محمود بن خالد سے کہا: دنیا کی چھوٹی برائی سے بچو چونکہ وہ بڑی برائی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے۔

۱۳۹۶۸- احمد عبد اللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی اپنے بھائی سے کہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان ایک راستہ ہے، وہ راستے کو نہیں پہچانتا اور اگر وہ پہچانتا ہوتا تو پسند کرتا کہ وہ خود کسی سے تعلق پیدا کرے اور نہ ہی کوئی اور اس سے تعلق پیدا کرے۔

۱۳۹۶۹- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اولیس رحمہ اللہ حج کے



لئے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ میں داخل ہوئے اور جا کر مسجد نبوی کے دروازے پر کھڑے ہوئے ان سے کسی نے کہا یہ نبی ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ ان پر غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے: مجھے باہر نکالو وہ شہر میرا شہر نہیں ہے جس میں محمد ﷺ مدفون ہوں (غایت تواضع کی وجہ سے یہ قول کیا)

۱۳۹۷۰- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف بھی تو مالدار تھے؟ فرمایا: خاموش رہو عثمان اور عبدالرحمن زمین پر اللہ کے خازنوں میں سے دو خازن تھے اور بھلائی کے راستوں پر خرچ کرتے تھے۔

۱۳۹۷۱- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بسا اوقات میں ایک ہی آیت کو دہراتے پانچ دن گزار دیتا ہوں اگر مجھے اس کے مابعد کے فوت ہونے کا خوف نہ ہوتا میں اس سے آگے تجاوز نہ کرتا۔ بسا اوقات قرآن مجید کی کوئی ایسی آیت ہے جو عقل کو لے اڑتی ہے پس پاک ہے وہ ذات جو عقل کو واپس کر دیتی ہے۔

۱۳۹۷۲- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ عزوجل سے راضی رہنا اور مخلوق پر رحم کرنا پیغمبروں کا درجہ ہے۔ ۱۳۹۷۳- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی پر کوئی تعجب نہیں جو طاعت کی لذت نہ پائے، تعجب تو اس آدمی پر ہے جو اطاعت خداوندی کی لذت پائے اور اطاعت کو ترک کر دے پتہ نہیں وہ صبر کیسے کرتا ہوگا۔

۱۳۹۷۴- اپنے والد عبداللہ سے، احمد، حسن، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے دنیا کو پہچان لیا اس نے آخرت کو بھی پہچان لیا جس نے دنیا کو نہ پہچانا وہ آخرت کو بھی نہ پہچان سکا۔

۱۳۹۷۵- اسحق، ابراہیم، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: کیا حدیث میں نہیں آیا کہ ”مؤمن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے“؟ فرمایا: تم نے سچ کہا لیکن یہ تو بتاؤ کہ اللہ کے نور سے دیکھنے والا کہاں ہے؟

۱۳۹۷۶- عبداللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: یحییٰ بن زکریا کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں وہ پانی بھی پی لیتے اور اسی سے وضو بھی کر لیتے تھے، ایک بار ایک آدمی کے پاس سے ان کا گزر ہوا وہ ہاتھ سے پانی پی رہا تھا، یحییٰ کہنے لگے ہاتھ پیالے کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے اس لئے انہوں نے پیالہ بھی پھینک دیا اور پھر کہا: یہ ان چیزوں کے ساتھ ہے جو میں نے دنیا میں سے ترک کر دی ہیں۔ ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: آپ آج رات ہمارے ہاں گزارے، کہنے لگے: مجھے پسند نہیں کہ تم لوگ مجھے دن کو بھی مشغول رکھو اور اب تم میری رات کو بھی مشغول کرنا چاہو۔

۱۳۹۷۷- اسحق بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ جب مشغول ہو جاتے پھر وہ ملاقات کے خواہشمند رہتے اور جب جدا ہو جاتے ہیں آپس میں ملتے ہیں تو تواضع سے پیش آتے ہیں، ایک مرتبہ فرمایا: مجھے اس کے بارے میں کچھ شک نہیں ہوا اور تم لوگ ہرگز شک مت کرو کہ رات کے وقت تمہارا اکھا ہو جانا بدعت ہے۔ ۱۳۹۷۸- احمد، ابراہیم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک خطا سے بڑھ کر ان کا کوئی عمل بھی ان کے لئے زیادہ نفع بخش ثابت نہیں ہو سکا تا دم حیات اس سے خائف ہو کر بھاگتے رہے حتیٰ کہ اپنے رب عزوجل سے جا ملے۔

۱۳۹۷۹- احمد و عبداللہ بن محمد، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عقلمند آدمی اپنے عمل پر کیسے اتر سکتا ہے؟ بلاشبہ وہ تو اپنے عمل کو اللہ کی نعمت شمار کرتا ہے بلکہ اس کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے عمل پر شکر کرے اور عاجزی سے کام لے، البتہ قدری اپنے عمل پر اتراتے ہیں چونکہ وہ عمل کا دعویٰ کرتے ہیں۔ رہی بات اس کی جو عمل کرنا چاہتا ہو وہ کس چیز پر اترائے گا۔



۱۳۹۸۰- احمد بن عبد اللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ رضا کی وجہ سے مجھے طریقت مل سکتی ہے سواگر میرا رب مجھے جہنم میں بھی داخل کر دے میں اس سے بھی راضی رہوں گا، ایک مرتبہ ابو سلیمان رحمہ اللہ حج کے لئے تشریف لے گئے اور جب تلبیہ کہنا چاہا ان پر غشی طاری ہو گئی اور جب افاقہ ہوا کہنے لگے:

اے احمد! مجھے خبر پہنچی ہے کہ جب کوئی آدمی بغیر حل کے ”اللہم لیک اللہم لیک“ کہتا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے ”لا لیک ولا سعدیک“ حتیٰ کہ جو تیرے ہاتھوں میں ہے وہ رد کر دیا جائے پھر انہوں نے تلبیہ کہا۔

۱۳۹۸۱- عبد الرحمن بن محمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: بسا اوقات میں کسی آدمی کو کہتے ہوئے سنتا ہوں کہ میرا دل بھوک سے مجھے چٹ کیے جا رہا ہے اور اگر مجھے ادائے فرض کا خوف نہ ہوتا میں کچھ نہ کھاتا۔

۱۳۹۸۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کہتے ہیں ایک مرتبہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: وہ آدمی کیسے دنیا کو ترک کر سکتا ہے جسے تم دینار و درہم کے ترک کا حکم دیتے ہو جب وہ پھینک ہی دے گا تم خود اٹھا لو گے۔

۱۳۹۸۳- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اہل معرفت کے لئے صرف یہی ایک آیت آسمان سے نازل ہوتی یہی ان کی کفایت کر دیتی ”وجوہ یومئذ ناضرة الی ربہا ناظرة“ جس دن کچھ چہرے کھلے ہوئے ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے (القیامہ: ۲۳-۲۴)

۱۳۹۸۴- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل معرفت کس چیز کا ارادہ رکھتے ہیں؟ بخدا! وہ اسی چیز کا ارادہ رکھتے ہیں جس کا سوال موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا۔

۱۳۹۸۵- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب بھی تیرے اہل یا تیری اولاد یا تیرا مال تجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرے وہ تیرے لئے منحوس ہے میں نے یہ بات مروان بن محمد سے بیان کی انہوں نے کہا: بخدا! ابو سلیمان نے سچ کہا، ایک بار ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی چاہے ولداً حق نہ دنیا کے لئے اور نہ ہی آخرت کے لئے، اگر وہ چاہے کھانا، سونا اور بیوی سے جماع کرنا، ہم اس کو اچھو لگائیں گے اور اگر عبادتگداری کا ارادہ رکھتا ہو اس میں مشغول ہو جائے گا۔

۱۳۹۸۶- عبد اللہ، ابو محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے بیٹے دنیا میں اس قدر نہ گھس جاؤ کہ تمہاری آخرت برباد ہو جائے اور نہ ہی دنیا کو بالکل چھوڑ دو کہ تم لوگوں پر ایک بوجھ بن کر رہ جاؤ۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عبادت یہ نہیں کہ تم بچارے بن جاؤ اور لوگ تمہیں بیکار سمجھنے لگیں لیکن پہلے اپنے لئے دو روٹیوں کا بندوبست کرو اور پھر عبادت میں مشغول ہو جاؤ، ایک مرتبہ فرمایا: اس دل میں کچھ بھلائی نہیں جو دروازے پر دستک کی توقع رکھتا ہو کہ ممکن ہے کوئی آئے اور اسے کچھ عطا کر جائے، ایک مرتبہ کہنے لگے: جب مجھے کوئی خطا یاد آ جاتی ہے مجھے مرنے کی خواہش نہیں رہتی میں کہتا ہوں کہ زندہ رہوں تاکہ توبہ کر لوں۔

۱۳۹۸۷- محمد بن جعفر، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا آدمی کے لئے جائز ہے یوں کہے: یا اللہ! مجھے صدیق بنادے؟ انہوں نے جواب دیا، اگر اپنے اندر صدیق والی خصلتیں پاتا ہو تو جائز ہے ورنہ تعدی کا مظاہرہ نہ کرے چونکہ دعا بھی تعدی بن جائے گی، ابو سلیمان رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے کسی جہونی میں خیر نہیں دیکھی، بجز عبد اللہ بن مرزوق کے حالانکہ مجھ میں ان کے لئے نرم گوشہ موجود ہے۔

ایک مرتبہ صبیح نے ابو سلیمان سے کہا: خوشخبری ہے زاہد بن کے لئے، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے کہا: خوشخبری ہے عارفین کے لئے،



ایک مرتبہ ابوسلیمان نے اس آدمی کے بازے میں کہا جو عبادت میں مشغول ہو کر پھر عبادت کو چھوڑ دے اور پھر عبادت کی طرف لوٹ آئے فرمایا: عبادت میں پائے جانے والے لطف کو کبھی نہیں پاسکتا چونکہ پہلے وہ عبادت میں داخل ہوا اور پھر اس کے پاس آلہ بھی موجود تھا جو کہ خوف کا تھا رخصت ہو چکا تھا لیکن پھر اس کے پاس عود کر آیا، ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان سے پوچھا: جو آدمی خواہشات میں پڑ جاتا ہو کیا وہ عبادت کی خلاوت پاسکتا ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ کسی طرح عبادت کی خلاوت پاتا ہو۔ ہاں اللہ تعالیٰ مخلوق کے بارے میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی بھی اس لئے کھاتا ہے تاکہ اس کے کھانے سے اسکا بھائی مسرور ہو اس کا کھانا باعث ضرر نہیں ہوگا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو عمل کرتا ہے وہ رسوا نہیں ہوتا، ہاں باعث ضرر اس وقت ہو سکتا ہے جب خواہش نفس کے لئے کھائے، فرمایا: اگر تمہارے لیے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پیچاؤ نہ بدو نہ سہولت کے تو ایسا کر لو ایک مرتبہ ابوسلیمان نے آیت کریمہ ”یَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِیٍّ“ (الشوری: ۴۵) کے بارے میں فرمایا: یعنی دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک بار میں پوری رات صبح تک عورتوں (کے محاسن) کا تذکرہ کرتا رہا، سن کر ابوسلیمان کا چہرہ متغیر ہو گیا اور کہنے لگا: تمہاری ہلاکت تمہیں شرم نہیں آتی کہ حق تعالیٰ نے تمہیں عورتوں کے تذکرے میں رات بھر بیدار دیکھا؟ لیکن تمہیں اس ذات سے کیسے شرم آتی جسے تم جانتے ہی نہیں ہو؟

ایک بار ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جب تمہیں قرأت میں لذت آرہی ہو تو رکوع و سجدہ مت کرو۔ اور جب تمہیں سجدے میں لذت آئے رکوع قرأت مت کرو۔ سو جس امر سے تمہیں لذت آئے اسی کو اپنے اوپر لازم کر لو۔ ایک بار فرمایا جسکا آج گزشتہ کل جیسا رہا پس اسنے اپنا نقصان کیا، اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: جس نے گزشتہ کل کسی کام کی نیت کی ہو اور صبح کرتے ہی اس نے مزید اضافے کی نیت کی اور اس کی نیت میں ناغہ ہو گیا وہ اپنی گزشتہ حالت پر برقرار نہیں رہا۔ اگر کوئی آدمی دل کی بات کہنا چاہتا ہو جس سے وہ متصف ہو وہ اس بات کو نہ کہے اسکی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: انسان جس درجے پر فائز ہو اسے بیان نہ کرے حتیٰ کہ یا تو اسے تجاوز کر جائے یا چھوڑ دے۔

۱۳۹۸۸- محمد بن عبد اللہ بن معروف صفار، ابوعلی بن علی بن سہل دوری، ابو عمر، مولیٰ بن عیسیٰ حصاص سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: حد سے تجاوز کرنے والے بندے کے لئے مناسب ہے کہ جلدی آنے والی زائل ہونے والی اور اپنے پیچھے آفات کو پے درپے لانے والی دنیا کو مردہ کر دے چونکہ حقیقی موت کے پیچھے احوال و حساب آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے زور و کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ ایک مرتبہ فرمایا: سچا زہد دنیا کی مذمت نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی مدح کرتا ہے، نہ اس کی طرف بنظر غائر دیکھتا ہے جب اسکی طرف متوجہ ہو جاتی ہے اس پر اترتا نہیں ہے، اور جب اس سے منہ پھیر کر بھاگ نکلتی ہے اس پر ٹمکن نہیں ہوتا۔ فرمایا: جب دل بھوکا اور پیاسا ہوتا ہے اس وقت شفاف اور نرم ہو جاتا ہے اور جب سیر اور میراب ہو جاتا ہے اس وقت اندھا اور ہلاک ہو جاتا ہے، ایک بار فرمایا: زہد بطول اہل کوتاہ کر دیتا ہے اسباب طمع کو ختم کرتا ہے اور قناعت کو لاتا ہے۔

۱۳۹۸۹- موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن رب رحمن کے ہم نشین وہ لوگ ہوں گے جن میں یہ خصلتیں ہوتی ہوں، کرم و شرافت، حلم و علم، حکمت، رحمت و رافت، فضل و صلح، احسان و مہربانی، برد و لطف، محب کارے معرفت نفس سے ہوتا ہے، خطا کی قلت سے نفس کو خالص رکھو اور اہل خوف کے ساتھ محالست سے رقت قلب سے تعرض کرو اور نور قلب کو دائمی غم و حزن سے پیدا کرو، اور دائمی فکر مندی سے حزن کے دروازے کو تلاش کرو اور تنہائیوں میں فکر مندی غفلت و جوہات کو تلاش کرو۔

۱۳۹۹۰- احمد بن حنبل و عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن حارث، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عطاء سلمیٰ پر



خوف کی شدت اس قدر غالب تھی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال ہی نہیں کرتے تھے اور جب ان کے سامنے جنت کا ذکر کیا جاتا کہتے ہم اللہ تعالیٰ سے عفو و درگزر کا سوال کرتے ہیں۔

۱۳۹۹۱- احمد و عبد اللہ، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے بیس سال تک احتلام نہ ہوا پھر میں مکہ گیا وہاں مجھے ایک نئی بات پیش آئی حتیٰ کہ صبح کرنے سے پہلے مجھے احتلام ہوا میں نے ان سے پوچھا: یہ نئی بات کون سی تھی؟ فرمایا: مسجد حرم میں عشاء کی نماز باجماعت نہ پڑھ سکا جس کی وجہ سے مجھے رات کو احتلام ہو گیا۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ احتلام ایک طرح کی عتوبت و سزا ہے، فرمایا: ایک مرتبہ میرے درمیان اور قیام اللیل کے درمیان ایک رکاوٹ حائل ہو گئی، احمد کہتے ہیں: ابو سلیمان پر ذکر کا غلبہ رہتا تھا جب اٹھتے تو ان پر غشی طاری ہو جاتی تھی۔

۱۳۹۹۲- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں جب مریض ہو جاتا ہوں سمجھ جاتا ہوں کہ کس گناہ کی وجہ سے مجھے مرض لاحق ہوا، چنانچہ ایک مرتبہ مجھے مرض لاحق ہوا لیکن اس کا سبب مجھے سمجھ نہ آ سکا اتنے میں میری بہن میرے پاس آئی اس نے پوچھا: کیا تو نے اللہ سے دعا کی ہے کہ مجھ پر مرض مسلط کرے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا: کہنے لگے اگر مجھے گدھے کے سوا کوئی سواری نہ ملے میں حج کو نہیں چھوڑوں گا، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر ابو سلیمان حج کے لئے تشریف لے گئے۔

۱۳۹۹۳- احمد ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ نہ حج کرتے ہیں اور نہ سرحدوں پر حفاظت و چوکیداری کے لئے جاتے ہیں اور نہ ہی جہاد کرتے ہیں مگر بیت اللہ سے بھاگنے کے لئے اور وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ان آنکھوں کو ٹھنڈک صرف بیت اللہ سے ہی ہو سکتی ہے۔

۱۳۹۹۴- ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کی ہنسی صرف مسکراتا ہے۔

۱۳۹۹۵- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا کہ عباد اور اخر بن سباع سرحدوں کی طرف چلے گئے ہیں ابو سلیمان نے کہا: بھاگنے والے برے بندے ہیں بخدا وہ تو صرف اللہ سے بھاگتے ہیں اللہ کو سرحدوں میں طلب کریں گے۔

۱۳۹۹۶- عبد اللہ، اسحاق، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مخلوق کے لئے مبعوض قرار دیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اس دن سے اسے دیکھا نہیں۔ اور نہ ہی تا قیامت اس کی طرف دیکھے گا اور جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ حکم دے گا جو میرے لئے تھا وہ اس سے لیتے جاؤ اور جو اس کے علاوہ ہو وہ جہنم میں ڈال دو میں نے ابو سلیمان سے کہا: کیا اللہ تعالیٰ دنیا کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا؟ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو اس کی طرف دیکھ رہا ہے اور اس پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

۱۳۹۹۷- اسحاق، احمد رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے عرض کیا: آپ کا بیٹا سلیمان کسب معاش کی طرف لوٹ آیا ہے اور حلال و سنت کی طلب میں لگ گیا ہے انہوں نے کہا: جو دل قیراطوں (دیناروں) کے جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں وہ فلاح نہیں پاتے۔ ایک مرتبہ ابو سلیمان کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا: کہنے لگے: میرے دل میں اس کی عداوت پڑ چکی ہے لیکن پھر بھی تم اس کی حالت بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ آدمی صوف اور قرآن میں پلا ہے اور رنگ برنگ کھانے کھاتا رہا ہے۔ میں پسند کرتا تھا کہ ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا تھا اور پھر دنیا کو انہوں نے ترک کر دیا۔ چونکہ جب اس نے دنیا کا ذائقہ چکھ لیا اور پھر دنیا کو ترک کر دیا گویا اس نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اور آدمی جب ان لوگوں میں سے ہو جنہوں نے دنیا کا ذائقہ چکھا ہی نہ ہو جب وہ دنیا میں پڑ جائے گا پھر اس کے لئے دنیا سے لکھنا مشکل ہو جائیگا، فرمایا: بسا اوقات میرے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کیا جاتا ہے ایک تو



میرے دل میں واقع ہو جاتا ہے جبکہ دوسرا واقع نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۸- عبد اللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر بندہ عمل کرے جب وہ معرفت رکھے جیسا کہ معرفت سے پہلے وہ عمل کرتا تھا تو وہ معرفت و خواہش نفس دونوں کی طرف چلے گا۔ اور جب دو رکعت نماز پڑھے گا انھیں ختم کرنے سے پہلے پہلے ان کا ذائقہ چکھ لے گا میرا گمان نہیں ہے کہ کوئی عمل ایسا پایا جاتا ہو جسکی دنیا میں لذت اور آخرت میں ثواب نہ ہو۔

۱۳۹۹۹- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو سلیمان کے ساتھ باہر نکلا ہم ایک کھیتی کے پاس سے گزر رہے کیا دیکھتے ہیں کہ دو پرندے دانے چگ رہے ہیں جب دونوں کا پیٹ بھر گیا تو مذکر نے مونٹ کا ارادہ کیا۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ کہنے لگے: اے احمد! دیکھو شکم سیری کس ہوس کی طرف بلاتی ہے۔

۱۴۰۰۰- اسحق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ہر چیز کا کوئی نہ کوئی حیلہ پایا ہے مگر سونے چاندی کو دل سے نکالنے کا کوئی حیلہ میں نہیں پاسکا۔

۱۴۰۰۱- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ترک شہوت کے لئے ثواب ہے اور اس کے ترک پر مشقت بھی ہے، اور عدم ترک پر عقوبت ہے لیکن جب نادم ہو جاتا ہے عقوبت اٹھالی جاتی ہے، لیکن اگر نادم نہ ہو عقوبت حسب سابق برقرار رہتی ہے، عمر بن خطابؓ نے آیت کریمہ ”اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقویٰ“ (حجرات: ۳) یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے“ کے بارے میں فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے دلوں کی خواہشات کو ختم کر دیا ہے۔

ابو سلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”وجزاہم بما صبروا“ (الانسان: ۱۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بدلہ دیا بسبب اس کے جو انہوں نے خواہشات نفس سے پرہیز کی (فرمایا: دل سے دنیا کو باہر نکال پھینکو تو دل میں حکمت ہی حکمت پاؤ گے۔

۱۴۰۰۲- احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: (اگر تم سے ممکن ہو سکے کہ تم کسی چیز کو نہ پہچانو تو ایسا کرو ایک مرتبہ فرمایا: عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہ السلام گھر سے باہر نکلے اور چہل قدمی کرنے لگے یکایک یحییٰ علیہ السلام ایک عورت کے ساتھ لکر گئے، عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا:

اے خالہ زاد! آج آپ سے ایک خطا سرزد ہوئی ہے میرا گمان نہیں ہے کہ وہ آپ کو معاف کی جائے، یحییٰ علیہ السلام نے پوچھا: بھلا کنسی خطا مجھ سے سرزد ہوئی ہے؟ عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: آپ نے ایک عورت سے لکر لگائی ہے۔

یحییٰ علیہ السلام بولے: بخدا! مجھے تو اسکا پتہ ہی نہیں عیسیٰ علیہ السلام نے کہا: سبحان اللہ! آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے لیکن آپکی روح کہاں ہے؟ جواب دیا: میری روح عرش کے ساتھ معلق ہے اگر میرا دل جبریل سے اطمینان حاصل کرے میرا گمان ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی معرفت آنکھ جھپکنے کے بقدر بھی حاصل نہیں کر سکوں گا۔

۱۴۰۰۳- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبد اللہ بن شاہر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بندے گلی میں پھینکے ہوئے گناہوں کے پاس سے گزریں ان کی طرف مطلق التفات نہیں کریں گے۔

۱۴۰۰۴- عبد اللہ، احمد بن حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے سر کو کوڑے مارے جائیں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں اور اگر میں ایک پیالہ سرکہ اور زیتون کا تیل کھاؤں زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہو۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر وہ آدمی جو نفلی عبادت میں لذت حاصل کر رہا ہو کہ اتنے میں فرض کا وقت ہو جائے لیکن نفلی عبادت کی لذت اسے فرض سے غافل رکھے تو وہ یقیناً نفلی عبادت سے دھوکہ کھا رہا ہے۔ ایک دفعہ فرمایا: کسی آدمی کے



لئے جائز نہیں کہ بدوں کسی اثر و حدیث کے مروی ہونے کے الہام پر عمل پیرا ہو۔ چنانچہ جب مسئلہ ملھمہ میں کوئی حدیث سن لے تو بلا تردد اس پر عمل کر سکتا ہے، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ابن آدم پر اسکی عمر پیش کریں گے اور شروع سے لیکر آخر تک ایک ایک گھڑی کر کے پیش کریں گے اور فرمائیں گے: تیرے اوپر ایک گھڑی آئی تو نے اس میں میری اطاعت کی اور ایک گھڑی میں تو نے میرا ذکر کیا اور ایک گھڑی میں تو مجھ سے غافل رہا۔ میں نے ابو سلیمان سے کہا: کیا کوئی ایسا دل بھی ہے جسے اطاعت سے پہلے ثواب ملے؟ فرمایا: بڑا افسوس ہے! کہاں ہے وہ دل جسے اطاعت سے پہلے ثواب مل جائے اور اسے معصیت سے پہلے سزا ملے۔ فرمایا: اگر مومن اپنی بھوک کی خواہش کو بھرپور کرے تو یقیناً اس کے اعضاء پھول جائیں گے، زمین پر مجھے اس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں کہ میں مؤنث کو پاؤں چنانچہ ایک آدمی حدیثیں بیان کرتا ہے اور میں سنتا رہتا ہوں اور بسا اوقات ایک آدمی مجھے کوئی حدیث سناتا ہے حالانکہ میں اس حدیث سے باخبر ہوتا ہوں لیکن پھر بھی اس کی دل جوئی کے لئے خاموش رہتا ہوں گویا کہ میں نے وہ حدیث سنی تک نہیں بسا اوقات میں کسی آدمی کے پاس چل کر جاتا ہوں حالانکہ وہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ میری طرف چل کر آئے بعض اوقات میں اپنے بھائیوں میں سے کسی بھائی کے ساتھ مصافحہ کرتا ہوں ہاتھ جدا ہونے سے پہلے پہلے میں اس کے ہاتھ کا ذائقہ پالیتا ہوں۔

۱۴۰۰ھ - ابو عمر محمد بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن معروف، ابو علی سہل بن علی دوری، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس کی مخالفت کر کے ابلیس سے ڈرتے رہو، اخلاص نیت سے اس کے لئے مزین ہو کر رہا کرو، غفور و درگزر کے لئے حیا اور مراقبہ سے، شکر کے ذریعے زیادت نعمت کو کھینچ کر لاؤ، نعمت کا دوام چاہو اس کے زائل ہونے کے خوف سے طلب سلامت جیسا کوئی عمل نہیں، سلامتی قلب جیسی کوئی سلامتی نہیں، خواہش نفس کی مخالفت جیسی کوئی عقل نہیں، دل کی فقیری جیسی کوئی فقری نہیں، نفس کے مالدار ہونے کی طرح کوئی مالداری نہیں، غصے کو قابو میں رکھنے جیسی کوئی قوت نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں ہے، دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں ہے، گناہوں سے عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق کے ہمراہ ہونے جیسی کوئی عافیت نہیں ہے، کوتاہ اہل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی کوئی حرص نہیں ہے، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں ہے، جور (ظلم) جیسی کوئی تعدی نہیں، ادائیگی فرائض جیسی کوئی طاعت نہیں ہے، محارم سے پرہیز کرنے جیسا کوئی تقویٰ نہیں، عدم عقل جیسا کوئی عدم نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں، مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد نہیں طمع جیسی کوئی ذلت نہیں، غفور و درگزر جیسا کوئی ثواب نہیں اور جنت جیسا کوئی بدلہ و جزا نہیں۔

۱۴۰۰ھ - اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابن نے ابو سلیمان سے کہا: آدمی امر آخرت میں متفکر رہتا ہے اور اس پر غلبہ حور کا ہوتا ہے، فرمایا: آخرت کے امر میں ایک ایسی چیز پنہاں ہے جو حوروں کے خیال کو دل سے نکال دیتی ہے، میں نے کہا: جب وہ امر دنیا کی طرف لوٹتا ہے تو بھی اس کا مطمع نظر عورتیں ہوتی ہیں، فرمایا: چونکہ دنیا میں عورتوں سے بڑھ کر کوئی چیز بھی زیادہ لذت بخش نہیں ہے۔

۱۴۰۰ھ - محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھ پر حوروں کا دروازہ بند کر دیا گیا حالانکہ میں انھیں کئی سال تک دیکھتا رہا (یہ دیکھنا بطور کشف کے ہو سکتا ہے) میں نے کہا: ایک آدمی قیامت کا ذکر کرتا ہے اس کے سامنے تمثیل لائی جاتی ہے کہ لوگ محشر میں جمع کئے گئے ہیں اور انھوں نے کپڑے پہن رکھے ہیں؟ فرمایا: اس طرح کا ہم یوں ہی ہو سکتا ہے، اگر ان کا وہم یوں ہو کہ لوگ قبروں سے اٹھائے جا رہے ہیں لامحالہ وہ انھیں ننگے دیکھتا، دل کی تمثیل ان کے بقدر جامع حدیث یا اس کے وہم کے بقدر ہوتی ہے۔

۱۴۰۰ھ - محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک نوجوان اپنے ایک معلم کے پاس آتا



جاتا تھا اور اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کرتا لیکن معلم اسے جواب نہ دیتا چنانچہ ایک دن نوجوان معلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں چھت پر بیٹھا تھا میں گہری فکر میں ڈوب گیا اچانک میں محسوس کرتا ہوں کہ میں سمندر میں ہوں اور میں یا قوت کے ایک عمود پر اوپر اٹھا لیا گیا ہوں، اس کے بعد معلم کہنے لگا: اپنی حاجت کے متعلق سوال کرو، ایک مرتبہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے راہبوں کے بارے میں فرمایا: جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے سے راہبوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ بجز اس کے کہ جو چیز وہ اپنے دل میں پاتے ہیں چونکہ ان کا ثواب انھیں دنیا میں پیشگی مل چکا ہے اور آخرت میں انکے لئے کچھ ثواب نہیں ہوگا۔

۱۴۰۰۹- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا کسی آدمی نے بدون نیت کوئی بھلائی والا عمل کیا اس کے لئے وہی پہلی نیت کافی ہے جو اس نے اسلام کو اختیار کرتے وقت کر لی تھی، چونکہ یہ عمل سنن اسلام میں سے ہے، فرمایا: جو لوگ بھی ابلیس، قارون اور بلعام کے پاس آئے مگر ان کی نیتوں میں ملاوٹ ہوتی تھی پس وہ اپنے دلوں میں رہنے والی ملاوٹ کی طرف رجوع کرتے تھے، اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ وہ اپنے کسی بندے پر احسان کریں اور پھر احسان کو چھین لیں، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے قدریہ کے بارے میں فرمایا: افسوس ہے! بخدا کیا وہ اس پر راضی نہیں ہیں کہ اپنے نفسوں کو شیطان کے شریک بنالیں اور دو گنا گمان کرتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتے ہیں، وہ ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ نہیں ہوتی، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جو زمین و آسمان میں جس چیز کو چاہے وہ ہوتی ہے ایک مرتبہ فرمایا: دوام پر ثواب کا وعدہ ہے۔

۱۴۰۱۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان نے فرمایا ترک خواہشات پر ثواب ملتا ہے اور مداومت عمل پر کبھی ثواب ملتا ہے میں اور تو ان لوگوں میں سے ہیں جو ایک رات قیام کرتے ہیں اور دو راتیں سو جاتے ہیں۔ ایک دن روزہ رکھتے ہیں دو دن افطار کرتے ہیں اس طریقہ عمل سے دلوں کو نور میسر نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۱- اسحاق، ابراہیم احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے ہی ایسے نمازی ہیں جنھیں اپنی نماز کا احساس تک نہیں ہوتا۔

۱۴۰۱۲- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ صالح نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: اے ابو سلیمان کتاب اللہ میں کوئی ایسی چیز ہے جس سے اسکی معرفت حاصل ہو جائے؟ فرمایا: کتاب کی اطاعت سے کہا: اطاعت کس چیز سے حاصل ہو سکتی ہے؟ فرمایا: اسی سے۔

۱۴۰۱۳- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عراق میں عمل کیا اور شام میں معرفت حاصل کی، احمد کہتے ہیں میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے شام میں والد صاحب کی معرفت اس وجہ سے حاصل ہوئی چونکہ عراق میں انھوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی تھی، اگر عراق میں اطاعت زیادہ سے زیادہ کرتے شام میں ان کی معرفت بھی اسی قدر دو چند ہوتی۔

۱۴۰۱۴- ابراہیم، احمد سے مروی ہے ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی کسی ایسے آدمی کے بارے میں حسن ظن رکھتا ہو جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ دھوکے میں ہے، میں نے کہا: اے ابو سلیمان حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی مرتبے کا خواہشمند ہو وہ طاعت میں تواضع کرے۔ فرمایا: تواضع کی کوئی چیز طاعت میں ہوگی؟ وہ یہ کہ تم اپنے عمل پر اتر آؤ نہیں، فرمایا: عارف جب دو رکعت نماز پڑھتا ہے ختم کرنے سے پہلے وہ انکاذا لکھ چکے لیتا ہے۔ جبکہ ایک دوسرا آدمی جسے معرفت حاصل نہیں ہوتی وہ پچاس رکعتیں پڑھ لیتا ہے لیکن وہ ان کا ذائقہ نہیں چکھ پاتا۔

۱۴۰۱۵- ابراہیم سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے ابو جعفر کو خطبے میں روتے ہوئے دیکھا مجھے سخت غصہ آ گیا لیکن میں نے سوچا کہ جب یہ منبر سے اترے میں اس سے بات کروں لیکن میں نے پھر سوچا کہ میں اٹھ کر خلیفہ کے پاس جاؤں اور اسے وعظ و نصیحت کروں دراصل حالیکہ لوگ بیٹھے مجھے نکمھیوں سے دیکھ رہے ہوں یوں مجھ میں نمائش کا جذبہ پیدا ہو جائے گا کیا بعید وہ حکم



دے کر مجھے قتل کروادے یوں میں بلا وجہ قتل کر دیا جاؤں، میں بیٹھا رہا اور میرا غصہ بھی رفو ہو گیا۔

احمد کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے ابوسلیمان اور ابوصفوان کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اور ادریس رحمہ اللہ کے بارے میں مناظرہ کرتے ہوئے سنا: ابوسلیمان رحمہ اللہ کا دعویٰ تھا کہ عمر بن عبدالعزیز اولیس قرنی سے زیادہ زاہد تھے، ابوصفوان نے پوچھا وہ کیوں؟ فرمایا: چونکہ عمر بن عبدالعزیز دنیا کے بادشاہ ہوتے ہوئے بھی دنیا میں زاہد (کنارہ کش) رہے ابوصفوان بولے: اگر اولیس بھی بادشاہ ہوتے وہ بھی عمر کی طرح زاہد ہوتے، ابوسلیمان کہنے لگے: کیا تم اس آدمی کو جس نے دنیا کا تجربہ کر رکھا ہو اس جیسا بناتے ہو جس نے دنیا کا تجربہ نہ کیا ہو؟ بے شک جو آدمی دنیا کا تجربہ کر لیتا ہے..... اپنے ہاتھوں پر اگرچہ اس کے دل میں اسکا کچھ مرتبہ نہ ہو۔

۱۲۰۱۶- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ہمیں ابوسلیمان رحمہ اللہ نے حدیث سنائی کہ ایک عبادتگزار قضاے حاجت کے لئے بیٹھا تھا اچانک تیز ہوا چلی اور درخت کے پتے گرنے لگے اتنے میں ابلیس نے اس کے دل میں وسوسہ ڈال دیا کہ ان کو کون شمار کرے گا؟ اسی وقت اس کو اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی ”الایعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر“ (الملک: ۱۴) خبردار اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو جانتا ہے اور وہ باریک بین اور خبر رکھنے والا ہے۔

۱۲۰۱۷- اسحق، ابراہیم، احمد کہتے ہیں میں جب کبھی ابوسلیمان کو اپنی سنگدلی یا اپنے روزمرہ کے وظیفے سو جانے کی وجہ سے فوت ہونے یا کسی اور بات کی شکایت کرتا ان کا ایک ہی جواب ہوتا یہ سب کچھ تمہارے عمل کی وجہ سے ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک مرتبہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے آیت کریمہ ”کل یوم ہو فی شأن“ ہر دن اللہ تعالیٰ ایک شان میں ہوتا ہے (رحمن: ۲۹) کے بارے میں فرمایا: اللہ کی طرف سے کوئی نئی بات صادر نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ تو تقدیر میں لکھی ہوئی بات کو نافذ کرتے ہیں کہ وہ آج کے دن ہو جائے۔

۱۲۰۱۸- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کی مخلوقات میں ایسی مخلوق بھی ہے کہ اگر ان کے سامنے بہشتوں کی بھی مذمت کر دی جائے وہ اس کی بھی خواہش نہیں کریں گے، وہ دنیا سے کیسے محبت کر سکتے ہیں حالانکہ وہ دنیا سے بالکلیہ کنارہ کش ہوتے ہیں، میں نے یہ بات ان کے بیٹے سلیمان سے ذکر کی وہ کہنے لگے: کیا بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی گئی ہے؟ میں نے کہا: آپ کے والد نے تو یوں ہی کہا ہے۔ فرمایا: بخدا! ان اللہ والوں کو اگر بہشتوں کا شوق بھی دلاؤ تب بھی وہ انکی خواہش نہیں کریں گے چہ جائے کہ بہشتوں کی ان کے سامنے مذمت کی جائے۔

۱۲۰۱۹- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: زاہد وہ نہیں جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور دنیا میں راحت سے رہے بلکہ زاہد تو وہ ہے جو دنیا کے غم کو پس پشت ڈال دے اور پھر اپنی آخرت کے لئے آپ کو تھکائے۔

۱۲۰۲۰- اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا! جب میں عراق میں تھا تو اہل عراق کے محلات اور عالی شان سوار یوں کی طرف دیکھتا تھا اس جمیع سامان تعیش نے مجھے ذرہ برابر بھی برا بیچتہ نہیں کیا، میں اس عیش عشرت کے پاس سے گزرتا تو گدھے سے بھی اعراض کرتا تھا۔

میں نے یہ حدیث مضاء بن عیسیٰ کو سنائی وہ کہنے لگے: اس سے ناامید آدمی کو وہ نہیں لوٹ سکتی اور وہ اسکو چکھتا ہے اور دنیا اس پر مہربان ہو جاتی ہے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل اللہ کی اطاعت سے معرفت آتی ہے میں نے تمہیں حکم کیا ہے کہ ثرید سے اپنی بند انگلیوں کو مت کھولو، فرمایا: میں اس وقت زیادہ بھلائی میں ہوتا ہوں جب میرا پیٹ بھوک کی وجہ سے سنکڑ کر کمر سے جا لگتا ہے، فرمایا: اہل اللہ صوم و صلوٰۃ سے درجہ ابدال کو پہنچتے ہیں: فرمایا: اگر سارے لوگ جمع ہو جائیں کہ میرے نفس کو کمتر مقام میں رکھیں جیسا کہ میں خود کو رکھتا ہوں وہ ایسا نہیں کر سکیں گے فرمایا: جس نے دنیا کے ساتھ مقابلہ کیا دنیا اسے بچھاڑ دے گی۔

۱۲۰۲۱- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ میں نے ابوسلیمان سے کہا: میں نے رکن اور باب کے درمیان اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ



مجھ سے کھانے پینے لباس، خوشبو اور عورتوں کی خواہش کو ختم کر دے۔ فرمایا: تیری ہلاکت: تو نے اللہ کے سامنے کن کن چیزوں کو گن دیا ہے، بلکہ یوں کہو، یا اللہ جو چیز مجھے تیرے نزدیک حقیر بنا دے اسے مجھ سے دور کر دے، ایک بار محمود بن خالد نے ابوسلیمان سے سوال کیا اور میں وہیں موجود تھا: کہ کس چیز کے ذریعے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہوں؟ بین کر ابوسلیمان رو پڑے اور فرمایا: مجھے جیسے آدمی سے یہ سوال کیا جائے؟ اللہ تعالیٰ کے قریب تر کرنے والی چیز یہ ہے کہ تمہارے دل میں دنیا اور آخرت کے دونوں میں تمہارا اصل مقصد حق تعالیٰ ہو۔

میں نے ابوسلیمان رحمہ اللہ سے کہا: ایک آدمی افریقہ میں ہوتا ہے اور دوسرا سمرقند میں اور وہ دونوں آپس میں گہرے دوست و بھائی ہوتے ہیں وہ کیسے؟ فرمایا: آدمی کی نیت پر ہوتی ہے کہ وہ جب کسی سے ملے گا اسکی غمگساری کرے گا جب اسکی نیت یہ ہوتی ہے تو وہ اسکا گہرا بھائی بن جاتا ہے، فرمایا: اپنے دلوں کو فکر مندی کا اور آنکھوں کو رونے کا عادی بناؤ، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ورع کا زہد سے ایسا ہی تعلق ہے جیسا قناعت کا رضا سے، ورع زہد کا پہلا دروازہ ہے اور قناعت رضا کا۔

۱۴۰۲۲-۱-الحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل زہد و طہقوں میں منقسم ہیں، ایک یہ کہ کچھ لوگ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں لیکن ان کے لئے آخرت میں راحت کا دروازہ نہیں کھلتا اور دوسرا یہ کہ دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں اور آخرت میں بھی ان کے لئے راحت کا دروازہ کھلتا ہے۔ اس طبقے کے لئے دنیا میں زندہ رہنے سے زیادہ محبوب چیز کوئی نہیں ہوتی تاکہ دنیا میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے، ابوسلیمان رحمہ اللہ نے مجھے کہا: اگر میں رات کے کھانے سے ایک لقمہ ترک کروں مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ وہ کھا کر رات بھر قیام کروں، فرمایا: زمین پر کوئی ایسی چیز نہیں جسکی مجھے خواہش ہو، ایک بار فرمایا: کپڑوں کی تین قسمیں ہیں: ایک وہ کپڑا جو اللہ کے لئے ہو، ایک وہ جو اپنے نفس کے لئے ہو ایک وہ جو لوگوں کے لئے ہو، یہ آخری کپڑا سب سے برا ہے۔ جو اللہ کے لئے ہو وہ تم تیس در اہم کا پاؤ بیس کا خریدو اور دس کا تیار کرو۔ جو کپڑا تمہارے نفس کے لئے ہو وہ یہ کہ تمہارے جسم پر نرم و ملائم ہو اور جو لوگوں کے لئے ہو اس کے حسن و خوبی کا تم ارادہ رکھتے ہو، ہاں ایک کپڑا تمہارے نفس کے لئے بھی ہو سکتا ہے اور اللہ کے لئے بھی۔

۱۴۰۲۳-عبداللہ، الحق، احمد سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل طاعت کو ملنے والی لذت اہل لہو کو ملنے والی لذت سے بدرجہا زیادہ ہوتی ہے۔ اگر رات نہ ہوتی میں دنیا میں زندہ رہنا پسند نہ کرتا۔ مطیع عقلمند آدمی دنیا پر اس لئے روتا ہے کہ اس کی اطاعت ختم ہو رہی ہوتی ہے چونکہ مر کر اطاعت کا دروازہ بند ہو جاتا ہے میں نے کہا: وہ گزشتہ کی لذت پر نہیں روتا وہ تو آئندہ کی لذت پر روتا ہے؟ اس آدمی پر تعجب نہیں جو طاعت کی لذت پاتا ہو۔

تعجب تو اس پر ہے جو طاعت کی لذت پائے اور پھر اسے ترک کر دے پتہ نہیں وہ ترک طاعت پر صبر کیسے کرتا ہوگا، فرمایا: جو آدمی اپنی بقاء چاہتا ہو اس کے لئے صوف پہننا جائز ہے اور سفر میں بھی پہن سکتا ہے اور جو دنیا میں اس کو پہننے کا وہ نہیں پہنے گا۔ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: صاحب عیال کا اجر و ثواب بڑھ جاتا ہے چونکہ اس کی دو رکعتیں غیر شادی شدہ کی ستر رکعتوں پر فضیلت رکھتی ہیں لیکن جسکا عیال نہ ہو جو لذت عبادت کی اسے حاصل ہوتی ہے وہ صاحب عیال کو حاصل نہیں ہوتی۔

۱۴۰۲۴-محمد بن عبداللہ ابو عمر، محمد بن عبداللہ بن معروف، ابو علی بن سہل دوری، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ابوسلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شر سے نجات دہندہ چیز یہ ہے کہ آدمی جس شہر میں معروف ہو اس سے عزت اختیار کرے۔ اور ذکر اللہ کے لئے علیحدگی، طویل خاموشی، قلت احتلاط، اعتصام بالرب، قناعت، غیر مشہور لباس، صبر کی لگاموں کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا، فرائض کے لئے انتظار، موت کی تیاری اور حسن نظر کے لئے تیاری بمعہ شدت خوف کے یہ سب امور نجات دہندہ ہیں۔ اور موت کے اسباب میں سے علانیہ دنیا کی مذمت کرنا اور خفیہ دنیا کو گلے سے لگا لینا، جب تک کہ اپنے نفس کو اچھی طرح سے رو عایت نہ کر سکتا ہو۔ اسکی خواہش اسے بہت جلد



ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے، ہلاک ہونے والے کو معصوم کی نجات نفع نہیں پہنچائے گی اور نجات پانے والے کو ہلاک ہونے والے کی تباہی کچھ ضرر نہیں پہنچائے گی، لوگ تو قیامت کے دن ایک ہی جگہ جمع ہوں گے لیکن فکر و سوچ کے اعتبار سے جدا جدا ہوں گے۔ الگ الگ ہر ایک سے سوال کیا جائے گا نیک عمل والا مسرور ہوگا۔ برے عمل والا وحشت زدہ اور غمگین ہوگا، ہاں تقویٰ کی کڑواہٹ آج کے دن شیریں محسوس ہوگی اندھا وہ ہے جو بصر کے بعد اندھا پن اختیار کرے، ہلاک ہونے والا وہ ہے جو اپنے سفر آخرت میں ہلاک ہو جائے اور گھانا پانے والا وہ ہے جو لوگوں کے سامنے تو نیک اعمال ظاہر کرے لیکن حق تعالیٰ سے برے اعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

۱۴۰۲۵- اپنے والد سے احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم سے ہو سکے کہ تم ایسا لباس پہنو کہ تمہاری اصل مراد صرف اللہ ہے تو ایسا ضرور کرو۔

۱۴۰۲۶- اپنے والد سے احمد، حسین، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی کی آنکھوں سے نماز جمعہ کے لئے نکلنے سے پہلے ایک قطرہ بھی آنسوؤں کا گرے اللہ تعالیٰ بائیں طرف والے فرشتے کو حکم دیتے ہیں کہ میرے اس بندے کا صحیفہ لپیٹ لو اور آئندہ جمعہ تک اسکی کوئی خطانہ لکھو۔ ابو سلیمان کہتے ہیں: بصرہ میں ابوہل صفار سے ملا انھیں یہ بات سنائی مجھے کہنے لگے: اے ابو سلیمان! اگر اس آدمی کے رونے میں صحیفہ لپیٹنے کے سواء کچھ نہ ہو تو اس کے رونے میں کونسا عمل ہوگا، ایک مرتبہ میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ مالک بن دینار رحمہ اللہ کو ایک چھاگل حد یہ میں پیش کی گئی وہ مسجد میں بیٹھے تھے کہ ان کے دل میں چھاگل کے چوری ہو جانے کا خدشہ پیدا ہوا، گھر میں آئے اور چھاگل باہر نکال کر کسی کو دے دی، فرمایا: یہ صوفیوں کے ضعف کی بات ہے انہوں نے دنیا میں زہد اختیار کیا اگر چھاگل چوری بھی ہو جاتی تب ان کا کیا بگڑتا؟ ایک بار ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنت کی زمین بخر بیابان ہے چنانچہ جب آدمی ذکر اللہ میں مشغول ہو جاتا ہے فرشتے جنت کی زمین میں باغات لگانا شروع کر دیتے ہیں تاہم بعض فرشتے پودے کاشت کرتے رہتے ہیں لیکن بعض فرشتے شجر کاری موقوف کر دیتے ہیں کاشتکار فرشتے ناغہ کرنے والوں سے پوچھتے ہیں: کیا وجہ ہے تم نے شجر کاری کیوں موقوف کر دی؟ وہ جواب دیتے ہیں چونکہ ہمارے ساتھی نے ذکر میں ناغہ کر دیا ہے اس لئے ہم بھی موقوف ہو گئے ہیں۔ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جمعہ کے دن میں نے کلبیوں کے خلیفہ کو دیکھا کلبیوں نے زرد رنگ کے عمامے اور لمبی لمبی ٹوپیاں پہن رکھی تھیں، فرمانے لگے: ان لوگوں نے تمہیں اور تمہاری آخرت کو ترک کر دیا ہے لہذا تم بھی انھیں اور ان کی دنیا کو ترک کر دو فرمایا: اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انھیں بہشتیں اور ان کی نعمتیں انھیں مشغول نہیں کرتی ہیں وہ دنیا میں کیسے مشغول ہو سکتے ہیں؟

۱۴۰۲۷- عبد اللہ بن محمد، اسحق بن حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کتر کوئی مخلوق پیدا نہیں کی، اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے ابلیس سے پناہ مانگنے کا حکم نہ دیا ہوتا میں اس سے بھی کبھی پناہ نہ مانگتا، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: جنوں کا شیطان انسانوں کے شیطان سے بدتر ہے چونکہ شیطان انس جب مجھ سے متعلق ہوگا مجھ میں معصیت کو داخل کر دیگا اور شیطان جن سے جب میں پناہ مانگوں گا تو وہ پینتر ابدل کر مجھ پر حملہ آور ہوگا۔ فرمایا: مجھے بتاؤ اگر کوئی آدمی خواہش نفس کو ترک کرے اور اس پر ترک خواہش گراں نہ ہو وہ دوسری خواہش کو ترک کیسے نہیں کرے گا؟ میں نے چپ سادھ لی اور کچھ جواب نہ دیا، کہنے لگے: اب میں اسے سالک کے دل میں گراں سمجھتا ہوں اگر اسے ترک کر دے اسکے لئے خفیف ہوگی جیسا کہ دوسری، ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ خواہش ضرور رساں ہے جسکا آدمی تکلف کرے اور اگر تکلف کے بغیر ہی اس خواہش تک اسے رسائی حاصل ہو جائے وہ ضرور رساں نہیں ہوتی۔ میں نے پوچھا: کیا بندے کو خواہش نفس کے پالنے میں عتاب ہوتا ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بالاتر ہیں کہ پہلے کسی چیز کو مباح قرار دیں اور پھر اس پر گرفت کریں، لیکن اس میں تنقیص ضرور ہے۔



۱۴۰۲۸- عبد اللہ بن محمد، اسحق سے مروی ہے کہ سلمہ غویطی رحمہ اللہ کہتے ہیں: جب سے میں حسن بن یحییٰ سے جدا ہوا ہوں تقریباً عرصہ چالیس سال سے میں موت کی تمنا کر رہا ہوں۔ میں نے ان سے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: عاقل اگر اللہ عزوجل کی ملاقات کا مشتاق نہ ہو اس کے لئے مناسب ہے کہ موت کا مشتاق ہو۔ میں نے یہ بات ابو سلیمان کو سنائی کہنے لگے: تیری ہلاکت! اگر معاملہ یوں ہی ہوتا تو میں تمنا کرتا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے۔ لیکن یہ کیوں کر ہو سکتا ہے چونکہ طاعت کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور آدمی بروزخ میں جہنم ہو کر رہ جاتا ہے۔

۱۴۰۲۹- عبد اللہ، اسحق، احمد سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: شیطان تم پر عمل کو مشتہ نہ کرے کہ اسے متقاضی کہا جائے چونکہ شیطان ابن آدم سے بیس سال کے بعد بھی تقاضا کرتا ہے تاکہ اس کے خفیہ عمل کی خبر لے اور بندہ سے اچھا سمجھے یوں اس کا پوشیدہ اور اعلانیہ اجر و ثواب جاتا رہے۔

۱۴۰۳۰- محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم سفیان ثوری رحمہ اللہ کے پاس گئے اور وہ مکہ میں ایک گھر میں کونے میں بیٹھے ہوئے تھے، ان کے نیچے چمڑے کا بچھونا بچھا ہوا تھا، کہنے لگے: تم یہاں کیوں آئے ہو؟ بخدا: میرا تمہیں نہ دیکھنا دیکھنے سے بہتر ہے، ہم وہیں بیٹھے رہے حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے بعد مسکرائے، احمد کہتے ہیں: سفیان رحمہ اللہ اپنے پاک لوگوں کی آمدن کو باعث غفلت سمجھتے تھے۔

ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا، جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ وہ قیامت کے دن حاضر باش رہے وہ سورت زمر کی آخری آیات پڑھا کرے، ایک مرتبہ فرمایا: دل ششے کی مانند ہے چنانچہ جب صاف و شفاف کر لیا جاتا ہے تو اس کے سامنے مکھی سے لیکر ہاتھی تک جو چیز بھی گزرتی ہے اس کا عکس ششے میں آ جاتا ہے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا اپنے محبوب و غیر محبوب بندوں کو دیتا ہے لیکن بھوک اللہ کا ایک خاص خزانہ ہے اور صرف اپنے خاص بندوں کو دیتا ہے، میں نے ابو سلیمان رحمہ اللہ سے کہا مجھے نماز میں لذت آتی ہے فرمایا: نماز کی کوئی چیز تجھے لذت دیتی ہے؟ میں نے کہا: نماز پڑھتے ہوئے مجھے کوئی دیکھے نہیں، فرمایا: تم ضعیف ہو، بیت الخلاء میں بھی تمہیں کوئی نہیں دیکھنے پاتا، میں نے ابو سلیمان سے کہا: میں چاہتا ہوں کہ دنیا میں سے مجھے اکثر عطا کیا جائے۔ فرمایا: لیکن مجھے میری چاہت سے زیادہ عطا ہوا۔

۱۴۰۳۱- ابو عمر محمد بن عبد اللہ، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ صفار، اہل بن علی بن اہل، ابو عمران موسیٰ بن علی بھاص سے مروی ہے کہ ابو سلیمان رحمہ اللہ نے فرمایا: خوشخبری ہے خواہش کی سکرات سے ڈرنے والے کے لئے اور بے جا غصے سے ڈرنے والے کے لئے کہ تقویٰ کی کڑواہٹ پر صبر کر لیتا ہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دنیا سے کنارہ کشی کرے اور دنیا میں ثواب کو خالص رکھے اور دنیا سے ایسے بھاگے جیسا کہ ضرر رساں کتے سے بھاگا جاتا ہے۔ خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنے امور کو میانہ روی کے ساتھ مستحکم کرے؟ اور آخرت کے لئے بہتری کا اعتقاد کرے اور دنیا کو کھیتی بنائے اور بیج بوئے تاکہ کل کے دن کٹائی میں اسے خوش نصیب ہو، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دار غرور سے اپنے دل کو منتقل کر لے اور اسلئے بے تحاشا سعی نہ کرے کہ دنیا کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو۔ جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کر دیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہوتا ہے اور جو آدمی آخرت کے مراتب کو ظاہر کرتا ہو، جو آدمی دنیا کو آخرت کے لئے ترک کر دیتا ہے وہ دونوں میں کامیاب ہو جاتا ہے اور جو آدمی آخرت کو دنیا کے لئے ترک کرتا ہے وہ دونوں میں خسارہ پاتا ہے، ہر ماں کے بچے اس کے پیچھے ہوتے ہیں، دنیا اپنے بیٹوں کو شدید بھوک لوہے کے آنکڑوں اور پیپ کے پانی کی طرف پہنچا دیتی ہے جبکہ آخرت اپنے متوالوں کو دائمی عیش و عشرت، دائمی نعمتوں، پھلے ہوئے سائبوں، بہتے پانیوں اور جاری نہروں کے پاس پہنچا دیتی ہے بھلا وہ آدمی کیسے حکیم ہو سکتا ہے جو خواہش نفس کی طرف مائل ہو جاتا ہو، آدمی راہب کیسے بن سکتا ہے جب وہ گناہ کرتا رہے اور توبہ نہ کرے، دنیا کی فکر مندی آخرت کو جواب ہے اور اہل ولایت کے لئے عقوبت ہے جبکہ آخرت کی فکر حکمت کا باعث بنتی ہے اور دلوں کو جلاء بخشتی



ہے، جو آدمی اعراض کرتے ہوئے دنیا کی طرف دیکھتا ہے دنیا کا دھوکہ اس کے نزدیک صحیح ہو جاتا ہے، اور جو ہمہ تن متوجہ ہو کر فکر کرتا ہے دنیا اس کے دل میں موجزن ہو جاتی ہے اور جس کی معرفت تمام ہو جاتی ہے اس کا مقصد مجتمع ہو جاتا ہے اور اس کا شغل اللہ کی بندگی ہوتا ہے۔ مسانید ابوسلیمان رحمہ اللہ تعالیٰ..... ابوسلیمان کی سند سے بہت کم احادیث مروی ہیں۔

۱۴۰۳۲- حسین بن عبد اللہ بن سعد، قاضی حمزہ بن اسد، اشثانی، احمد بن علی خزاز، احمد بن ابی حواری، ابوسلیمان، علقمہ بن یزید بن سوید ازدی، یزید بن سوید، سوید بن حارث سے مروی ہے کہ میں سات آدمیوں کے ایک وفد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوئے اور ہم نے ان سے بات کی تو آپ ﷺ نے ہمارے طریقہ گفتگو اور ہماری ہیبت کو عجیب سمجھا، ارشاد فرمایا: تم کون لوگ ہو؟ ہم نے کہا: ہم مومنین ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور کہا: بلاشبہ ہر قول کی ایک حقیقت ہوتی ہے پس تمہارے قول اور تمہارے ایمان کی کیا حقیقت ہے؟ سوید کہتے ہیں ہم نے جواب دیا: ہم نے پندرہ خصلتیں اپنائی ہیں، منجملہ پانچ خصلتوں کا، ہمیں آپ کے قاصدوں نے حکم دیا کہ ہم ان پر ایمان لائیں اور ان میں سے پانچ خصلتوں کا آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ان پر عمل کریں اور پانچ خصلتوں کو ہم نے جاہلیت سے اپنائے رکھا ہے الا یہ کہ آپ ان میں سے کسی کو ناپسند فرمائیں (تو ہم اسے چھوڑ دیں گے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھلا کونسی پانچ خصلتوں کا میرے قاصدوں نے تمہیں ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے؟ ہم نے کہا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اسکی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میرے قاصدوں نے تمہیں کونسی پانچ خصلتوں پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے؟

ہم نے جواب دیا: آپ کے قاصدوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں، ہم نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں رمضان کے روزے رکھیں اور بیت اللہ کا حج کریں اگر راستے کی ہمارے پاس طاقت ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: کونسی پانچ خصلتیں ہیں جو تم نے جاہلیت سے اپنا رکھی ہیں؟ ہم نے کہا: فراخی کے وقت اللہ کا شکر ادا کرنا، آزمائش کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا، ملاقات کی جگہوں میں سچائی، قضاء و قدر پر راضی رہنا اور دشمن کی خوشی پر صبر کرنا آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ تو حکیم علماء ہیں قریب ہے کہ یہ اپنے صدق کی وجہ سے درجہ انبیاء تک پہنچ جائیں۔

۱۴۰۳۳- شیخ ابوالفضل احمد بن احمد بن حسن حداد، ابوعبید احمد بن عبد اللہ حافظ، کے سلسلہ اسناد سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے اس حدیث بالا کے آخر میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں مزید پانچ خصلتوں کا حکم دیتا ہوں تاکہ تمہارے لئے ہیں خصلتیں پوری ہو جائیں اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم کہتے ہو تو پھر مال جمع نہ کرنا جو تم کھانہ سکو، ایسی عمارتیں نہ بنانا جن میں تم سکونت نہ اختیار کر سکو، ایسی چیز میں ایک دوسرے پر سبقت نہ لے جانا جو تم سے کل کے دن زائل ہو جانے والی ہو، اس اللہ سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے اور تمہیں اس کے سامنے پیش کیا جائے گا اور جس چیز (یعنی جنت) کی طرف تم نے آگے بڑھنا ہے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے اس میں رغبت کرو، ابوسلیمان کہتے ہیں علقمہ بن یزید نے مجھے کہا: پھر یہ وفد رسول اللہ ﷺ کے پاس سے رخصت ہو گئے اور آپ ﷺ کی وصیت یاد رکھ لی اور اس پر عمل کرتے رہے۔ بخدا! اس وفد میں سے میرے سوا کوئی آدمی باقی نہیں رہا نہ ہی ان کی اولاد باقی رہی چنانچہ علقمہ بھی تھوڑے ہی دن زندہ رہے اور پھر وفات پا گئے۔ ہم نے یہ حدیث مجموعی طور پر صرف ابوسلیمان کی سند سے روایت کی ہے اور احمد بن ابی حواری اس کی روایت میں متفرد ہیں۔



## (۴۴۷) احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ

حضرات تبع تابعین میں سے ایک نفس کی خواہش کو ختم کرنے والے، نخی و فیاض اور متواضع احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ بھی ہیں۔

۱۴۰۳۴- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عبد العزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر نفس سے سوال کیا جائے گا یا تو مرہون ہوگا یا خلاصی پائے گا اور راہن قرض چکا دینے کے بعد خلاصی پاتا ہے، جب رہن حوالے کر دیا گیا قرض مؤکد ہو جاتا ہے اور جب قرض مؤکد ہو جاتا ہے تو جیل کو واجب کر دیتے ہیں۔

۱۴۰۳۵- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ان نفسوں کی شروں اور خواہشات نفس کی مخالفت اور اس دشمنی کے مجاہدہ پر اللہ تعالیٰ کی مدد کی طرف رجوع کرو، اللہ تعالیٰ کے عتاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کے ثواب کی امید رکھتے ہوئے بے چینی سے ان کاموں میں مشغول رہو۔

خوب سمجھ لو تمہارے اور درجہ صدق کے درمیان کذب کی ایک گھاٹی ہے درجہ صدق کو پانے کے لئے تمہیں وہ گھاٹی قطع کرنی پڑے گی، اس گھاٹی کو اللہ کی مدد سے قطع کرو روک دینے والے خوف سے اور مقبول صدق سے اور درد دل کے ساتھ یوں دل میں بھی صفائی پیدا ہوگی اور اس میں بیداری آئے گی، لگا تار غم و حزن کے راستے کھلیں گے، غفلت میں کمی آئے گی، آنکھ سے خوف ٹپکے گا۔

۱۴۰۳۶- اپنے والد عبد اللہ سے، عبد اللہ بن محمد و محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کے ذکر سے جو ارجح کو لذت ملتی ہے، اس کے تذکرے کو سن کر بدنوں میں نشاط پیدا ہوتا ہے، عقلوں میں اسکی حقیقت نمایاں ہوتی جاتی ہے۔

کان اس کے ذکر کو سننے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اہل یقین کی ارواح اس سے مانوس ہو جاتی ہیں، متقین کے نفسوں کو اس سے اطمینان ملتا ہے۔ متفکرین کی نظریں اس پر فریفتہ ہونے لگتی ہیں، اہل بصیرت کے قلوب اس سے قناعت حاصل کرتے ہیں، وہم پرستوں کے اوہام کی اس تک انتہا ہو جاتی ہے، اہل نظر کی فکر کو اس سے سکون ملتا ہے، اس کے ذریعے صدیقین کو اخلاص کی بشارت ملتی ہے وہ ایک حکم ہے جسکا بوجھ دلوں پر بہت خفیف ہے زبان پر اسکا تلفظ انتہائی سہل ہے، زبانیں اسکو دہرانے کی عادی ہیں، اسکی گویائی دانتوں کو میٹھی محسوس ہوتی ہے اور اسکی لذت دلوں کے لئے ٹھنڈک کا باعث ہے۔

(لاحالہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہے)

۱۴۰۳۷- اپنے والد عبد اللہ سے، ابو محمد بن حیان و ابو بکر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد بن مختار دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اس وعید سے ڈرو اور محاسبہ میں مشغول رہو، اپنے درجے کو سمجھو، کثرت پرہیز سے مخلوق سے غافل مت رہو، تیرا جو ہر سوائیوں کا جوہر ہے خصوصاً نیکوکاروں کی علامت، اپنے کو ضائع کرنے سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ سے حیاء کرو ورنہ تجھے مبالغہ خیز عذاب دیتے وقت جہنم کے داروغوں کو بھی تجھ سے حیا نہیں آئے گی۔ بلاشبہ جہنم کے داروغے تجھ پر اللہ تعالیٰ کو غضبناک کر دیں گے ایسا غصہ تجھے بھی کبھی اپنے نفس پر معصیت کے مقام میں نہ آیا ہوگا، نفس سے تیری عداوت سچی ہو، تاکہ حق میں تیرا کامل حصہ ہو، نفس کے جھوٹ پر اللہ کے حضور تیرا قرار ہو، نفس کی شرارت پر غصہ تیری آنکھوں سے چھلکتا ہو، نفس کو پگل جانے والوں کے ساتھ سمجھو چنانچہ عزیز سے حکایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے مخلوق کے مغبوط حق! میں تو اپنے نفس کو جھوٹے ظالموں کے نفسوں کے ساتھ سمجھتا ہوں اور



اپنی روح کو ہلاکت زدہ ارواح کے ساتھ سمجھتا ہوں اور اپنے بدن کو معذبین کے ابدان کے ساتھ سمجھتا ہوں۔

۱۴۰۳۸- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: معاملہ جب دل تک پہنچ جاتا ہے تو جوارح کو راحت نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۰۳۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: اطاعت حق غنیمت بارہ ہے آئندہ اپنی اصلاح کرتے رہو گزشتہ گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔

۱۴۰۴۰- اسحاق، ابراہیم، احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: ممکن ہے تم اپنے آپ کو مطیع سمجھتے ہو؟ بخدا! تم سے تو رات کو چیخنے والا زیادہ مطیع ہے۔

۱۴۰۴۱- اسحاق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے کبھی کسی پر شک نہیں آیا۔ بجز اس آدمی کے جس نے اپنے مالک کو پہچان لیا اور خواہشمند ہو کر مروں نہیں حتیٰ کہ میں ان عارفین جیسی معرفت حاصل کر لوں جو حق تعالیٰ سے حیا محسوس کرتے ہوں۔

۱۴۰۴۲- عبد اللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسین، موسیٰ بن عمران بن موسیٰ رسی، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے پسند ہے کہ میں نہ مروں حتیٰ کہ میں اپنے مولیٰ کو پہچان لوں۔ مجھے کہا: اے احمد! معرفت یہ نہیں کہ تم زبان سے اقرار کر لو لیکن معرفت یہ ہے کہ جب تمہیں حاصل ہو جائے حیا کرنے لگو۔

۱۴۰۴۳- عبد اللہ ابو محمد، ابراہیم، عمران بن موسیٰ، احمد بن ابی حواری، احمد بن عاصم رحمہ اللہ کہتے ہیں ساری کی ساری بھلائی صرف دو حرفوں میں موجود ہے، میں نے کہا: وہ دو حرف کون سے ہیں؟ فرمایا: تم دنیا کو اپنے سے الگ رکھو، اللہ تعالیٰ تجھ پر قناعت کا احسان کریگا اور لوگوں کو تیری طرف سے غافل کر دیگا نیز تجھ پر رضا کا احسان کریگا۔

۱۴۰۴۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس چیز میں کچھ بھلائی نہیں کہ تمہیں دنیا کے ذریعے آزمایا نہ جائے۔

۱۴۰۴۵- اپنے والد سے عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: سب سے زیادہ نفع بخش یقین وہ ہے جو تیری آنکھوں میں باعث عظمت ہو اور اسکا تو نے یقین کر لیا ہو، اس کے علاوہ ہر چیز تیری آنکھوں میں حقیر ہو، ایسے خوف پر ثابت قدم رہو جو تمہیں گناہوں سے روکے رکھے اور صافات پر تمہارے غم و حزن کو طویل تر کر دے اور بقیہ عمر میں تجھے فکر مند لازم کر دے۔ سب سے زیادہ نفع بخش وہ امید ہے جو تیرے لئے عمل کو آسان تر بنا دے۔ اور لوگوں کے ساتھ تیری انصاف پسندی کے حق کو لازم کر دے اور تو حق کو قبول کرے، سب سے زیادہ نفع بخش صدق یہ ہے کہ تو محض اللہ کے لئے اپنے عیوب کا اقرار کرے اور نفع بخش اخلاص وہ ہے جو تجھ سے ریا کاری اور نمائش کو دور کر دے اور نفع بخش حیا یہ ہے کہ تم مرغوب کے سوال سے حیا محسوس کرو اور نفع بخش شکر یہ ہے کہ تم اس پردے کو پہچان لو جو تمہارے گناہوں پر ستر کر دے اور مخلوق میں کسی کو مطلع نہ کرے۔

۱۴۰۴۶- اپنے والد عبد اللہ سے، عثمان بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: نفع بخش صدق وہ ہے جو تجھ سے مقام صدق میں کذب کو دور رکھے اور نفع بخش توکل وہ ہے جسکے ضامن کا تجھے بھروسہ ہو اور اچھی طرح سے تو اس کو طلب بھی کرے، نفع بخش مال داری وہ ہے جو تجھ سے فقر و خوف فقر کو جدا کر دے نفع بخش فقر وہ ہے جسے تو اچھا سمجھے اور اس سے راضی رہے، نفع بخش عقلمندی وہ ہے جو فرصت کے وقت عمل کی نال مثل کو دور پھینک دے، نفع بخش صبر وہ ہے جو تجھے مخالف خواہش پر قوی کر دے اور بے صبری کو تجھ سے ذرہ برابر موقع نہ ملے نفع بخش عمل وہ ہے جسکے ذریعے تو آفات سے سلامت رہے اور تیری طرف سے وہ مقبول بھی ہو، نفع



بخش بردباری حسن تدبیر اور عمل کے لئے فکر و نظر ہے بلاشبہ وہ دونوں چیزیں عمل کے ثواب کی معرفت کا فائدہ دیتی ہیں۔ نفع بخش عمل وہ ہے جو تیری جہالت کو دور کرے اور اسکی معرفت سے تیرا غم دوچند ہوتا جائے اور تو اس پر عمل بھیج کر رہا ہو، نفع بخش تو اضع وہ ہے جو تجھ سے تکبر کو نکال باہر پھینکے اور تیرے غصے کو ختم کر دے، نفع بخش کلام وہ ہے جو حق کے، موافق ہو، نفع بخش خاموشی وہ ہے کہ تو اگر خاموشی اختیار نہ کرے تیرے لئے باعث ضرر ہو، نقصان دہ کلام وہ ہے کہ اس کی بجائے خاموشی تیرے لئے بدرجہا بہتر تھی، لازم ترین حق یہ ہے کہ تو اللہ عزوجل کے لازم کردہ حقوق کو ادا کرے اگرچہ اس میں تجھے خواہش نفس کی مخالفت ہی کیوں نہ کرنی پڑے اور تو اپنے والدین اپنی اولاد اور قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو درجہ بدرجہ ادا کرے، نفع بخش علم وہ ہے جو تجھ سے جہالت اور بے وقوفی کو باہر نکال دے، نفع بخش ناامیدی وہ ہے جو لوگوں سے تیری طمع کو ختم کر دے چونکہ طمع ذلت کی بجی اور عقل کے لئے زہر قاتل مروت کا خاتمہ نری ہے عزتی اور علم کو لے ڈوبنے والی ہے افضل جہاد یہ ہے کہ تو اپنے نفس سے قبول حق کے لئے مجاہدہ کرے اور تو حق کے قریب تر ہوتا رہے۔ شیطان تیرے تمام دشمنوں کو تیرے خلاف اکساتا ہے وہ تیرے دل کے وسوسوں کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے پس اس کی عداوت بھی تجھ میں شدید ہو، معاصی میں تیرے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ جہالت کا ساتھ طاعات پر تیرا عمل کرنا ہے چونکہ معاصی پر عمل کرنے پر ثواب کی توقع نہیں بلکہ تجھے تو اس پر عتاب کا خوف ہے پس کتنے ہی ایسے گناہ ہیں جن پر عقوبت کا خوف ہوتا ہے اور خوف سراسر طاعت ہے اور کیا عقوبت سے تو بے خوف ہے؟ حالانکہ بے خوفی سراسر معصیت ہے۔

محمد بن یوسف کہتے ہیں میں نے احمد بن عاصم رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ مشاورت کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: مشاورت میں امانتدار آدمی کے سوا کسی پر بھروسہ مت کرو۔ میں نے مشورہ کے بارے میں ان سے پوچھا؟ فرمایا: تم نظر کرو کہ کلام میں تمہارا نفس کیسے سلامت رہ سکتا ہے، جب تم ایسا کر لو گے تمہارے دل میں رشد و ہدایت القاء کر دی جائے گی یوں تم اعتماد حاصل کر لو گے، میں نے کہا: لوگوں کے ساتھ مانوس ہونے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: اگر کسی عقلمند با اعتماد آدمی کو پاؤ تو اس سے مانوس ہو جاؤ ورنہ بقیہ لوگوں سے اس طرح بھاگو جس طرح تم درندے سے بھاگتے ہو، بتائیے افضل عمل کون سا ہے جسے میں کر کے اللہ کا قرب حاصل کروں؟ فرمایا: باطنی گناہوں کو ترک کرنا ظاہری گناہوں کے ترک سے اولیٰ و افضل ہے میں نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: بلاشبہ جب تم باطنی گناہوں سے بچو گے تو ظاہری دونوں سے بچ جاؤ گے میں نے عرض کیا سب سے زیادہ نقصان دہ گناہ کون سا ہے؟ فرمایا: جسے تم معصیت نہ جانو اور اس سے زیادہ نقصان دہ ہے جسے تم اطاعت سمجھو لیکن وہ اللہ کی معصیت ہو، میں نے کہا: کونسی معصیت میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جس پر تو بے تحاشا روئے کہ تیری آنکھ خشک نہ ہونے پائے اور یہ تو بہ نصوح ہے۔

میں نے کہا: کونسی طاعت میرے لئے ضرر رساں ہے؟ فرمایا: جسکی پاداش میں صادر ہونے والی برائیوں کو تو بھول جائے اور تو اس کے مضراثرات سے بے خوف رہے، میں نے کہا: کونسی جگہ میرے لئے زیادہ مخفی ہے؟ فرمایا: تیری عبادت گاہ اور تیرے گھر کا داخلی حصہ۔ میں نے پوچھا اگر میں اپنے گھر میں سلامت نہ رہوں تو؟ فرمایا: پھر وہ جگہ ہے جہاں تجھے خواہش سے واسطہ نہ پڑے اور فتنہ تجھے گھیرے میں نہ لے، میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کی کونسی مہربانی میرے لئے زیادہ نفع بخش ہے؟ فرمایا: جب تجھے معاصی سے بال بال بچالے اور تجھے طاعت کی توفیق دے میں نے کہا: یہ مجمل بات ہے اس کی تفسیر کیجئے؟ فرمایا: جب تیرے پاس تین چیزیں ہوں (۱) ایسی عقل جو تیرے نفس کی مشقت کی کفایت کر دے، (۲) ایسا علم جو تیری جہالت کی کفایت کر دے، (۳) ایسی بے نیازی جو فقر کے خوف کو زائل کر دے۔

۱۴۰۴ھ - عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن حسن، عبدالعزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اما بعد:

بلاشبہ اہل طاعت کے پیش نظر اعمال اور لطف معرفت ہے اور معرفت کے ایسے اسباب کو اختیار کرتے ہیں جن



کے ذریعے نیک اعمال ہو جائیں نیت از سر نو کر لیتے ہیں۔ اور حسن محبت کو تلاش کرتے ہیں، جب بھی دن رات گزرتے ہیں وہ اپنے نفسوں کا اچھی طاعت پر مراقبہ کرتے ہیں، گزرے دن کو یاد کر کے خوش ہوتے ہیں، اپنے نفسوں کو آئندہ عمل کے لئے تیار رکھتے ہیں ان کے ابدان و جوارح سب عمل میں مشغول ہوتے ہیں، دلوں کو فارغ رکھتے ہیں، ان کی امیدیں کوتاہ ہوتی ہیں، آجال ان کے قریب تر ہوتی ہیں، دنیا کے وسوسوں کے اسباب ان کے دلوں سے دور ہوتے جاتے ہیں، ان کے سینوں میں شغل آخرت جاگزیں ہوتا ہے، بصیرت کی آنکھ سے آخرت کو دیکھتے ہیں، صاف ستھرے اعمال سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، ان کا طریقہ زندگی مستقیم ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ دنیا میں طاعت کی حلاوت پالیتے ہیں جب تقویٰ ان کے مساعد ہو، خوف سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہے، اہل طاعت اپنی عبادتوں میں غم و حزن سے مزے لیتے ہیں، حتیٰ کہ ان کے اجسام سوکھ جاتے ہیں اور ان کے جسد بوسیدہ ہو جاتے ہیں ان کی ہڈیوں پر کھال خشک ہو جاتی ہے، مخلوق کے ساتھ ان کا کلام قلیل ہوتا ہے، اپنے خالق کے ساتھ (راتوں کو سرگوشی) کر کے لذت حاصل کرتے ہیں، ان کے دل آسمانوں کے بادشاہ کے ساتھ ہمہ وقت معلق ہوتے ہیں وہ قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں، مخلوق کے درمیان ان کے بدن ننگے ہوتے ہیں پس وہ دنیا سے پوشیدہ و روپوش ہوتے ہیں اور دنیا سے گویا بہرے و گونگے ہوتے ہیں آخرت کا معاملہ ان کے سامنے درخشان ہوتا ہے گویا کہ وہ اسکی طرف دیکھ رہے ہوتے ہیں؟ حتیٰ کہ ایک قوم (اہل طاعت) نے جہد مسلسل کا طریقہ اپنایا نفس ان کے تابع فرمان بن گئے جوارح ان کے آگے جھک گئے ایک قوم نے نماز میں خوب کوشش کی تاکہ خشوع دائمی ہو جائے ایک قوم نے روزہ داری میں خوب اجتہاد سے کام لیا تاکہ جوارح کی درست سمت ہدایت کر سکیں اور ایک قوم نے ترک خواہشات اور طلب فوز میں خوب مجاہدہ کیا اور یہ سب کچھ نفسوں کی ریاضت و مجاہدہ سے ہے حتیٰ کہ بھوک اور جسم کی لاغری و کمزوری تک پہنچ گئے۔

۱۴۰۲ھ - ابنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: حکماء دنیا کی طرف بغض و عداوت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں، جب ان کے ہاں درست ہو کہ خواہشات نفس ان کی حکمت کو برباد کر دیں گی، جبکہ آخرت کی طرف دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں پس دنیا ان کے سامنے ایک پل کی حیثیت رکھتی ہے جسے وہ عبور کر جاتے ہیں انھیں اس میں اقامت کرنے کی چنداں حاجت نہیں ہوتی ان کی اصل منزل آخرت ہوتی ہے وہ اسکا بدل نہیں چاہتے ہوتے ہیں اور نہ ہی اس سے امراض کرنا چاہتے ہیں، ان کے احوال آسمانوں کی بادشاہت میں چھوڑ دیئے جاتے ہیں، مکروہات کے لئے اللہ کے ہاں طاعت کو ڈھال بنا لیتے ہیں، ان کا غم ان کے دلوں میں ہوتا ہے اور ان کے دل اللہ تعالیٰ کے ہاں ہوتے ہیں، وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں، ہدایت پر عقول کی راہنمائی سے نفع اٹھاتے ہیں، دلوں کی آنکھوں سے آخرت کی طرف دیکھتے ہیں اور آخرت کا یقین ان کے دلوں میں جاگزیں ہوتا ہے اور وہ بصیرت کو طلب کرتے ہیں جبکہ دنیا کی طرف چہرے کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں دنیا سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور باز رہتے ہیں، دنیا کی مادیات و مظاہر کو حقیر تر سمجھتے ہیں جبکہ آخرت کو عظیم الشان سمجھتے ہیں۔

۱۴۰۴ھ - ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطاکی نے فرمایا: بلاشبہ میں نے ایک ایسا زمانہ بھی پایا ہے جس میں اسلام غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں حق بھی غریب تھا جیسا کہ ابتدا میں تھا، اس زمانے میں اگر میں کسی عالم سے اپنی آنکھیں لڑاتا اسے دنیا میں بتلا پاتا اور وہ جاہ و مرتبہ اور ریاست پر فریفتہ ہوتا اور اگر کسی عابد و زاہد کے پاس جاتا اسے عبادت میں جاہل پاتا اور آنکھ لیکہ وہ بچھاڑا ہوا بے صبر ہوتا اس کے دشمن ابلیس کا اس پر بھرپور غلبہ ہوتا حالانکہ وہ اپنے ازم میں عبادت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوتا حالانکہ حقیقت میں وہ عبادت کے ادنیٰ درجے سے بھی جاہل ہوتا اعلیٰ درجے کو کیسے پاسکتا تھا، اس زمانے کے ایسے کمینے لوگ بیچ اور کجرو تھے، ضرر رساں بھیڑیے تھے، نقصان دہ درندے تھے، چالاک لومڑیاں تھے، یہی حالت



تمہارے زمانے کے حاملین قرآن و علم اور داعیین حکمت کی ہے، چونکہ میں نے جس عالم کو بھی دیکھا اسے مغلوب العقل پایا، اس فطانت معدوم دیکھی چونکہ وہ خواہش نفسوں کی اندھا دھند پیروی کر رہا ہے۔ اپنی رائے پر اتراتا ہے دنیا پر بخیل اور دین پر بخشنے، ہذا قضاء کا عزم کیے ہوئے ہے خواہش نفس کو گلے سے لگایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی مکروہ کردہ چیزوں سے منتقل ہونے کا نام تک نہیں لیتا آئے دن ان میں ترقی کرتا ہے، خواہش نفس کی وجہ سے دنیا کی بدبختی کو اٹھائے رکھتا ہے اسکا دل پتھر ہوتا ہے، اسکی غفلت بڑھ چکی۔ معاملہ آخرت میں سست رفتار ہے، اللہ پر اس کا بھروسہ نہیں ہوتا جہنم میں دھکیل دینے والے امور کا خوف اس کے دماغ سے مفقود ہوتا دنیا پر فریفتہ ہوتا ہے اور آخرت سے غافل ہوتا ہے، سونے چاندی کا عاشق ہے، جیسا کہ اسکا یقین کمزور ہوتا ہے ایسا ہی وہ وعید سے خوف ہوتا ہے، ایسے گناہوں کو بھولے ہوئے ہے جبکہ محاسن اسکی زبان پر ہیں، اس کے گناہ اسکے قدموں تلے ہیں، لایعنی امور میں ہوا ہوتا ہے، اسکا مح نظر دنیا ہے قلیل دنیا پر بھی قناعت نہیں کرتا، اور کثیر دنیا اسکا پیٹ بھی نہیں بھرتی، اسکی کوشش وسعی صرف دنیا کے ہے، اسکی خوشی اس کی نمائش مخفی دنیا کے لئے ہے، اسکی رضا مندی اور ناراضی بھی دنیا کے لئے ہے، وہ اس پر راضی ہے کہ قلیل دنیا اس ہاتھ سے نہ جائے خواہ آخرت ساری ہی کیوں نہ تباہ ہو جائے وہ چاہتا ہے کہ مخلوق راضی رہے بھلے خالق ناراض ہی کیوں نہ ہو، فقر و فاقہ سے خائف رہتا ہے کیے ہوئے گناہوں سے بے خوف ہے، اس پر پیش آوردہ عقوبات سے بھی بے خوف ہے، مخلوق کے لئے نمائش اصل مقصد ہے، خالق سے ناامید ہے اور نہ ہی اس پر بھروسہ ہے، مجالس میں نمائش کلام سے سہارا لیتا ہے اور یہ لوگ غصہ کے مواقع تکبر کرتے ہیں، انھیں جھوٹی طمع اپنی طرف مائل کر دیتی ہے، ردی خواہش اس کی ضرورت کو بوسیدہ کر دیتی ہے اور اس کے نور اسلام کو سر کر لیتی ہے، حقیقت خوف سے خالی ہوتا ہے۔ واللہ المستعان۔

پس اب سمجھو یہ اوصاف کس کے ہو سکتے ہیں؟ اس زمانے میں تیری ملت کے عیون کے یہ اوصاف ہیں فاعتبر وایا او الابرار! اور اللہ سے ڈرو اے عقل والو، وہ آدمی معذور نہیں قرار دیا گیا جس نے خواہش نفس کی آڑ میں اللہ کے حقوق کو ضائع کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے خواہش نفس کو پیدا کیا اور اسے عقل کی ضد بنایا اور عقل کی ایک شکل بنائی اور وہ علم ہے، خواہش نفس اور باطن دو شکلیں ہیں جو باہم گٹھلی ملی ہوئی ہیں اور ذلت آمیز دنیا و آخرت کے عواقب کی طرف دعوت دیتی ہیں، ہیکھات اے اہل عقل! کون جو اللہ تعالیٰ کو مواہب سے روکے؟ کون ہے جس کو اللہ عطا کرے اور وہ اسے روک دے اور کون ہے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نہ دے اور اس کے ہاں کوئی چیز پالی جائے؟ کیا بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی حاجت ہے ترکیب جوارح کے بعد؟ بھلائی ثواب کی ہے برائی عقاب کی پس خیر و شر کی حرکات طاعات اور معاصی میں سے ہیں، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان اسباب کو پیدا کیا اور اپنی قدرت سے ان کی ضد کو بھی پیدا کیا، کسی مخلق چیز کو نہیں چھوڑا مگر اس کی کنجی ضرور بنائی اور کوئی شکل نہیں چھوڑی مگر اسکا واضح بیان ضرور بتایا۔ پس کہ معبود نہیں مگر وہی جس نے خیر کے اسباب پیدا کیے اور بندوں میں طاقت نہیں کہ بدون ان اسباب کے اعمال خیر تک رسائی حاصل کر سکیں اور وہ اسباب معاصی کے آگے ایک بندش کا کام دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے اور عمل کرنے والے کے دل کو اللہ تعالیٰ ان اسباب کے ساتھ جوڑ دیں۔

۱۳۰۵۰- اپنے والد عبد اللہ سے، عثمان بن محمد، ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ رزق قلیل کو بھی کثیر سمجھوتا کہ تمہیں اداائے شکر کی توفیق ملے اور اپنی طرف سے کثیر طاعت کو بھی قلیل اور کم سمجھوتا کہ تمہارے لئے عفو و درگزر کا دروازہ کھل جائے خلوص عمل سے دنیا سے کنارہ کش رہو، کمال بیداری کے ساتھ خالص عمل میں غفلت سے پرہیز کرو، کمال بیداری کو شدت خوف سے کھینچ کر لاؤ حیا کے ذریعے نمائش سے ڈرتے رہو، عقل کی راہنمائی حاصل کرنا قیامت کے دن کے لئے خالص عمل میں سبقت سے کام لو، حرص و طمع سے بچ کر قناعت کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناؤ، عظیم قناعت سے حرص



رفع کرو، کوتاہ اہل سے حلاوت زہد کو چکھو، صحت ایساں سے اسباب طمع کو منقطع کرو، صحت تفویض سے راحت قلب تک رسائی حاصل کرو، امید کی ٹھنڈک سے طمع کی آگ کو بجھا دو، معرفت نفس سے عجب کے راستوں کو بند کر دو، بھرپور دل کے ساتھ راحت قلب کو تلاش کرو، قلب خطا اور ترک طلب سے دل کی بھرپوری تک رسائی حاصل کرو، عقلمند اہل ذکر کی مجالست کے دوام سے دل میں رقت پیدا کرو، انکی حزن سے قلب میں نور پیدا کرو، طویل فکر مندی سے غم و حزن کے دروازے کھول دو، فکر مندی کی مختلف وجوہات کو تنہائیوں کی تلاش میں تلاش کرو، مخالفت خواہش نفس اور خوف صادق سے ابلیس کے منہ میں مٹی ڈالو، رجاء کاذب سے بچو چونکہ وہ تمہیں خوفِ بے جا میں ڈال دیگی، رجاء صادق کی خوف صادق کے ساتھ ملونی کرو، صدق دل سے اعمال کی نمائش صرف اللہ کے لئے کرو، ٹال مٹول بچو چونکہ اس سمندر میں بہت سارے ہلاکت زدگان ڈوب گئے، غفلت سے بچو غفلت سے ہی دل سیاہ پڑ جاتے ہیں، سستی سے بچو تاکہ دین کا وہی ٹھکانا ہے، شدت ندامت اور کثرت استغفار سے گذشتہ گناہوں سے توبہ کرو، حسن مراجعت سے اللہ تعالیٰ کی عفو کے دروازہ ہو، خلوص دعا و خلوص مناجات سے حسن مراجعت پر مدد طلب کرو، رزق قلیل کو کثیر سمجھ کر اور کثیر طاعت کو قلیل سمجھ کر شکر عظیم تک کی حاصل کرو شکر عظیم سے نعمتوں میں اضافہ کرو، شک عظیم کو زوال نعمت کے خوف سے دائمی بناؤ، زوال نعمت کے خوف سے طمع کو ختم کے عزت طلب کرو، ناامیدی کی عزت سے طمع کی ذلت کو دفع کرو، دائمی غم سے ناامیدی کی عزت کو تلاش کرو، کوتاہ اہل سے دائمی غم پر حاصل کرو، امکان فرصت کے وقت مقصود کے حصول کے لئے سبقت لے جاؤ چونکہ ممکن ہے کہ فرصت ختم ہو جائے۔ صحت ابدان کے تمام ایام خالیہ کی طرح کوئی امکان نہیں۔ میں تمہیں ٹال مٹول سے ڈراتا ہوں چونکہ وہ تیرے مقصود کو ختم کر دیگا، ناقابل اعتماد آدمی پر بھروسہ کرنے سے بچو، بلاشبہ شرکی چکناہٹ ہوتی ہے جیسی کہ غذا کی چکناہٹ ہوتی ہے، طلب سلامتی جیسا کوئی عمل نہیں، رکاوٹ والے جیسا کوئی خوف نہیں، مددگار امید جیسی کوئی امید نہیں، دل کے فقر جیسا کوئی فقر نہیں، غناء نفس جیسا کوئی غنی نہیں، غلبہ خواہش جیسی کوئی غنی نہیں، نور یقین جیسا کوئی نور نہیں دنیا کو حقیر سمجھنے جیسا کوئی یقین نہیں، معرفت نفس جیسی کوئی معرفت نہیں، عافیت جیسی کوئی نعمت نہیں، توفیق جیسی کوئی عافیت نہیں، بعد ہمت جیسا کوئی شرف نہیں، کوتاہ اہل جیسا کوئی زہد نہیں، درجات میں سبقت لے جانے جیسی حرص نہیں، انصاف جیسا کوئی عدل نہیں، جور جیسی کوئی تعدی نہیں، موافقت خواہش جیسا کوئی ظلم نہیں، اداء فرائض جیسی کوئی اطاعت نہیں، عدم عقل جیسی کوئی مصیبت نہیں قلت یقین جیسا کوئی عدم عقل نہیں، بے خونی جیسی کوئی بے یقینی نہیں، بے خونی پر بے غمی جیسی کوئی بے خونی نہیں، گناہ کو ہلکا سمجھنے جیسی کوئی مصیبت نہیں، یقین جیسا کوئی مشاہدہ نہیں، جہاد جیسی کوئی فضیلت نہیں مجاہدہ نفس جیسا کوئی جہاد نہیں، غلبہ حوی جیسا کوئی غلبہ نہیں، غصے کو رد کرنے جیسی کوئی قوت نہیں، درازی عمر کی محبت جیسی کوئی معصیت نہیں چونکہ جو درازی عمر محبت کرتا ہے وہ دنیا سے محبت کرتا ہے، طمع جیسی کوئی ذلت نہیں تفریط سے بچو امکان فرصت کے موقع پر چونکہ تفریط ایک ایسا میدان ہے جو اپنے اندر چلنے والوں کو حسرت میں دھکیل دیتا ہے حالانکہ عقول رائے کے ٹھکانے ہیں اور علم امور کے انجام پر دلالت ہے، تزیین ممکن چیزیں ہیں ایک وہ جو علم سے مزین ہو دوسرا وہ جو جہالت سے مزین ہو تیسرا وہ جو تزیین کو چھوڑ کر ویسے ہی مزین بن جائے یہ ساری قسم زیاد غلو والی ہے اور وہ ابلیس تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۴۰۰ھ - عبد اللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن سے مروی ہے کہ احمد بن عبد العزیز بن محمد انطاکی کہتے ہیں میں نے ابو عبد اللہ انطاکی رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے بہت سارے علوم حاصل کئے ہیں اور اصل کو چھاننا ہے، دائمی فکر اپنائی ہے مجھے قیاس کا سام کیا گیا، اذکار میں مشغول رہا، حکمت کا مطالعہ کیا، وعظ و نصیحت کے درس دیئے، عقل کے ذریعے قول کو پرکھا، معانی کو ذہن میں گھومایا، علم میں علم حقیقی نہیں پایا، دل کے لئے شفا بخش چیز نہیں پائی، یقین آخرت کے علم سے بڑھ کر اولیٰ بالعلم کوئی چیز نہیں پائی، تاکہ خدا کے عقاب کا خوف درست رہے، اور ثواب کی امید رہے، اسکے احسان پر شکر ہو، فکر کی کوئی انتہا نہیں، جبکہ الہام کی انتہاء موجود ہے،



میں نے عقل کی دلائل سے عزم کو معلوم کیا، قوت عزم سے خواہش نفس کو مغلوب کیا جاسکتا ہے، اخبار کے حقائق تک عنایت فہم اور تدبر سے رسائی حاصل ہوتی ہے، اس سے یقین و اعمال کی صحت پیدا ہوتی ہے، ورنہ اعمال مشکوک ہو جاتے ہیں، وہ بادشاہ نہیں جو خواہش نفس کی اتباع کرنے اور دنیا بھر کی بادشاہت حاصل کر لے بلکہ بادشاہ وہ ہے جو خواہش نفس کو مغلوب کر دے اور دنیا کی بادشاہت کو حقیر سمجھے۔

۱۳۰۵۲- اپنے والد عبد اللہ سے، عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابزاہیم بن محمد بن حسین، عبد العزیز بن محمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: مخلوق پر خواہش نفس کی ایسی طومار پڑی کہ اس نے مرید کو اپنا بیٹا اور عقلمند کو غافل کر دیا۔ عقلمند اپنی بیماری کو سمجھا ہے اور نہ ہی مرید اسکی دوائی طلب کرتا ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کی وہ بچ گیا اور جو بچ گیا وہ معاصی سے محفوظ رہا جس نے پرہیز کی وہ بھی بچ گیا جس نے عافیت طلب کی اسے عافیت مل گئی اور جس نے نفس کے آگے سر تسلیم خم کر دیا وہ طاعت سے محروم رہا اور خواہش نفس نے اسے دبوچ لیا اور غلط راستے پر چل پڑا شیطان نے اسے اپنے جہانے میں لے لیا اور گمراہ ہوا، محروم وہ ہے جو سوال سے محروم رہے اور سوال جواب کی کنجی ہے کہ کریم کو سوال سے پہلے ہی عطا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر سوال سے پہلے ہی پیشگی احسانات کر دیتا ہے جو تم سے اعراض کرے اس سے بے نیاز رہو اچھی نصیحتوں کو طالب سے مت روکو، اپنے دل کے لئے سیدھے راستے کا قصد کرو، اپنی زبان کو لگام دو، دوست سے ہنس مکھ ملا کرو، قلب سلیم سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ کرو، باریک بینی سے نفس کا محاسبہ کرو، کیا وجہ ہے کہ اعمال آخرت ہمارے اندر ظاہر نہیں ہوتے، اعمال کے بارے میں ہمارے اوپر سہو غفلت اور تقصیر نے غلبہ پالیا ہے، اور یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ہماری دنیا طلبی سراسر ہماری کوتاہی ہے، اور آخرت کے لئے امیدوار ہونا ہمارا نقص ہے، علم کا پہلا درجہ خوف ہے، جسے عمل اچھا لگے وہ اسے تمام کرنا چاہتا ہے اور جو عمل کا ثواب چاہتا ہے وہ اس کی پختگی کو اچھا سمجھتا ہے، جو حکمت کو اپناتا ہے وہ غیر حکمت سے اغراض کرتا ہے، جو آدمی کسی چیز سے اپنی آنکھ کو ٹھنڈا کرتا ہے اس کے تذکرے میں جت جاتا ہے، تمام ترچہ گوئیاں قیامت تک محفوظ ہیں، ہر نفس اپنے کئے ہوئے اعمال میں مبغوض ہے، حالانکہ لوگ دم بریدہ ہیں، معمولی غصہ بھی کل احسان کو زائل کر دیتا ہے پس غور سے سننے والا غائب ہے، سائل پوشیدگی کا خواہاں ہے، مجیب تکلف کئے ہوئے ہے، ادنیٰ رضا اعمال کو زائل کر دیتی ہے، عجب عبادت کو مٹا دیتا ہے، میں نے جہالت سے زیادہ نقصان دہ فقر نہیں پایا، عقل سے زیادہ معدوم چیز کوئی نہیں دیکھی، خوف کی کمائی ورع ہے، اور خوف یقین کی کمائی ہے عقلمندوں کی صحیح ترکیب یقین سے پیدا کرتی ہے، مشاورت مظاہرہ کو لاتی ہے کرم حسب کو لاتا ہے، بد خلقی برے لوگوں کے شیان شان ہے جو عقلمندی کرتا ہے یقین سے سہارہ لیتا ہے، جو یقین کرتا ہے وہ خوفزدہ رہتا ہے جو خوفزدہ رہتا ہے صبر کرتا ہے جو صبر کرتا ہے تقویٰ اختیار کرتا ہے جو تقویٰ اختیار کرتا ہے شبہات سے رکتا ہے اور حرص کی نفی کرتا ہے، اب یہاں بندے کی چکی گھومتی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت والے اعمال کو لیکر جسکی عقل الٹی ہو اسکا یقین کمزور ہوتا ہے جسکا یقین کمزور ہوتا ہے اسکا خوف ختم ہو جاتا ہے اور اس میں بے خونی عود کر آتی ہے جس میں بے خونی آ جاتی ہے اسکی غفلت میں کثرت آ جاتی ہے جسکی غفلت میں کثرت آ جائے اسکا دل پتھر کی طرح سخت ہو جاتا ہے جسکا دل سخت ہو گیا اسے وعظ و نصیحت کچھ نفع نہیں پہنچاتی، اس پر جب دنیا کا غصہ ہو جاتا ہے اور حقیقت خوف کے بغیر ہی ایمیں اعمال آخرت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ واللہ المستعان۔

۱۳۰۵۳- اپنے والد سے، عثمان بن محمد بن یوسف ابو محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے اپنے بھائی کو خط لکھا: اما بعد!

میں لایعنی کو ترک کر کے مقصود کو طلب کرنا چاہتا ہوں چونکہ لایعنی کا ترک ہی مقصود تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ ایک اور آدمی نے اپنے بھائی کو لکھا:



اما بعد! بخدا! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایک بات سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو ان کی تواضع کے بقدر درجات بلند نہیں کرے گا بلکہ اپنے جو دو کرم کے بقدر ان کے درجات بلند فرمائے گا، غمگین رہنے والے اپنے غم کے بقدر خوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رافت و رحمت کے بقدر خوش ہوں گے تو اب و رحیم ذات کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہو سکتا ہے وہ تو عام پر بھی رحمت کی برسات کرتا ہے جو اس کے لئے غمگین رہے گا اس پر رحمت کیوں نہیں کریگا۔ وہ رحیم ذات تو حد سے تجاوز کرنے والے پر بھی رجوع کرتی ہے جو اس کی اتباع کرے اس پر رجوع کیوں نہیں کریگی۔

۱۴۰۵ھ - سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن موسیٰ انطاکی سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ احمد بن عاصم انطاکی رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کی سب سے بری حرکت بیہودہ گوئی ہے اور وہ غیبت ہے، اس لئے کہ بیہودہ گوئی سے وہ دنیا کی خیر و بھلائی کو پاسکتا ہے اور نہ ہی آخرت کی، متقین الٰہی سے عداوت رکھتے ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ بیہودہ گوئی (غیبت) روزے کو افطار کر دیتی ہے، وضو توڑ دیتی ہے، اعمال کو ضائع کر دیتی ہے، عداوت پیدا کرتی ہے غیبت اور چغلی خوری دونوں اکٹھی چیزیں ہیں دونوں کا مخرج سرکشی ہے، چغلی خور قاتل ہے اور غیبت کرنے والا مردار گوشت کھاتا ہے اور سرکش تکبر کرتا ہے، غیبت چغلی اور سرکشی، تینوں ایک ہی چیزیں اور ان میں ایک تین کے برابر ہے، جب کوئی آدمی اپنے نفس کو چغلی کا عادی بنا دیتا ہے، بہتان کے درجے تک پہنچ جاتا ہے اور غیبت بہتان اور جھوٹ سب بکواسات بکلتا ہے۔ چنانچہ جب اس میں غیبت اور بہتان ثابت ہو جاتے ہیں وہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

احمد بن عاصم رحمہ اللہ نے فرمایا: غیبت سے حمد و ثناء نہیں کی جاسکتی اور نہ ہی جاہ و ریاست تک پہنچا جاسکتا ہے نہ ہی غیبت کے ذریعے کھانے پینے مال و دولت اور لباس میں ترقی کر سکتا ہے، حالانکہ وہ عقلاء کے نزدیک منقوص ہے، عامۃ الناس کے نزدیک بے وقوف ہے، امانت داروں کے نزدیک وہ خائن ہے غیبت کرنے والا جاہلوں کے نزدیک مذموم ہے۔ میں نے غیبت جیسی ضرر رساں شیء کوئی نہیں دیکھی نہ ہی اس سے کم نفع والی کوئی چیز دیکھی غیبت دل میں غیر کے عیب کو پیدا کرتی ہے تم اسکا کلام کرنا ناپسند سمجھتے ہو غیب کے ایک معنی یہ ہوئے دوسرا معنی یہ ہے کہ تم زبان سے کسی کا تذکرہ تو کرو لیکن اسکا نام لینا ناپسند سمجھو، تیسرا معنی ذل اور عفو میں ہے، غیبت کا زبان سے ذکر یا تو تیرا کسی آدمی کے نام کا اظہار کرنا ہے، پس غیبت مصرحہ وہ ہے کہ اسکا کرنے والا اپنے نفس پر باقی نہ رہے، اور نہ ہی اپنے ہم نشینوں کا رہے، جب بندے میں یہ دو چیزیں صحیح ہو جاتی ہے تو وہ درجہ بہتان تک پہنچ جاتا ہے، اس وقت وہ آدمی کے بارے میں ان لغویات کا تذکرہ کرتا ہے جو اس میں سرے سے ہوں ہی نہ، اس وقت وہ بالکل بہتان باندھنے والا چغلی خور کذاب بن جاتا ہے، جو خصلتیں میں نے ذکر کی ہیں ان میں سے کسی خصلت سے نہیں رکنا، یقین سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، شک کا اثبات کرتا ہے، یاد رکھو غیبت کا ختم کرنا تزکیہ نفس میں سے ہے، تو کسی کی غیبت اس لئے کرتا ہے کہ تو اسکو اپنے جیسا دیکھنا پسند نہیں کرتا، اور تو اپنے عیوب سے جاہل ہوتا ہے، اگر تجھے پتہ چل جائے کہ تجھ میں نقص ہے بلاشبہ تو غیبت سے رک جاتا، اور تجھے لامحالہ حیا آتی کہ غیر میری غیبت کریگا اور تو عیوب پر مصر بھی ہو، معلوم ہوا تیرا جرم غیر کے جرم سے زیادہ ہے، تیرا ساتھ دہی دیتا ہے جو اپنے عیوب سے غافل ہوا اگر تیری نظر تیرے عیوب پر ہوتی تو کبھی بھی غیر کے عیوب کو بیان کرنے کی جرأت نہ کرتا، پس غیبت سے ایسے بچو جیسا تو کسی عظیم بلاء سے بچتا ہے، جب غیبت دل میں ثابت ہو جاتی ہے تو دیگر متعلقات غیبت بھی دل میں عود کر آتے ہیں جیسے چغلی، سرکشی، سوخن بہتان اور کذب لہذا اتمام امراض باطنیہ کی جز یعنی غیبت سے بچو بلاشبہ وہ دنیا میں رسوا کرتی ہے اور آخرت میں ندامت کی دہلیز پر جھکنے پر مجبور کرتی ہے، چونکہ قرآن مجید میں غیبت کو حرام قرار دیا گیا ہے، جو غیبت کرتا ہے وہ بہتان بھی نکالتا ہے اور یہ دونوں بیماریاں بندے کو ایمان سے دور کر دیتی ہیں چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبانی مومن کی عزت و مال جان حرام کر دی ہے اور مومن کے متعلق سوء ظن بھی حرام ہے، ظن دل میں ہوتا ہے اظہار کا نام ظن نہیں، اسکا کیا حال ہوگا جو زبان سے ظاہر کر دے، پس اگر نفس دوسرے کے عیوب کا ارادہ کرے فوراً ان



عیوب کو اپنے نفس کی طرف لوٹا دویس جب کسی ناصح عالم سے ملو اس سے مشورہ لو، میں نے ان سے مشورہ لیا کہ کہاں اتروں اور کہاں سکونت اختیار کروں؟ فرمایا: چلے جاؤ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جہاں کہیں بھی ہو میں نے مزید کچھ کہلوانا چاہا مگر کچھ نہ کہا۔

۱۴۰۵۵- اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: عبید اللہ کے ایک بھائی نے یونس بن عبید کی طرف خط لکھا: ابا بعد:

اے میرے بھائی آپ کیسے ہیں اور آپ کا کیا حال ہے؟ یونس نے ان کی طرف جواب لکھا: آپ نے میرا حال دریافت کیا: میں آپکو خیر دیتا ہوں کہ میرے نفس نے ایک ایسے دن کے روزہ رکھنے پر دلالت کی ہے جسکی دونوں طرفیں (صبح و شام) بہت دور ہیں اور وہ دن شدید گرمی والا ہے اور نفس نے مجھے یہودہ گوئی ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۴۰۵۶- احمد بن اسحق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب دل عمل کا خوگر بن جاتا ہے اعضاء و جوارح کو راحت ملتی ہے۔

۱۴۰۵۷- محمد بن جعفر مکتب، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر عافیت سے پہلے غفور گز ضرور ہوتی ہے، اگر غفور نہ ہو بلاء و آزمائش ضرور پیش آئے۔

۱۴۰۵۸- عبد اللہ و ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز ابن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی معبود کو خالص توحید، عظیم قدرت و سلطنت، ملک و جبروت، عدل و غلبہ، جمیل غفور و احسان و کرم، من و عطاء اور جمیل افعال سے پہچان لیتا ہے وہ مخلوق کے الگ ہٹ کر اسکی عبادت میں مشغول ہو جاتا ہے، اسکی کفایت پر قناعت کرتا ہے، اسکی عظیم عقاب اور دردناک عذاب سے راضی رہتا ہے، یا تو عظیم ثواب وافر جزاء کی امید کے لئے یا جمیل شکر کے طور پر، یا محبت و شوق جمیل احسان و متواتر احسانات اور عظیم عطا کے طور پر یا اس کے جمیل ستر، کریم درگزر اور اصل ذات کی معرفت جو ضرر، نفع، موت، حیات نشور کا مالک ہے بایں طور کہ تم نکالو اللہ کی معرفت اور اخلاص توحید کو حجت ترکیب اور حجت معقود سے اس پر فرمان باری تعالیٰ شاہد ہے۔

اولم ينظروا في ملكوت السموات والارض وما خلق الله من شيء (اعراف: ۱۸۵)

کیا وہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کی طرف نہیں دیکھتے اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پیدا کر رکھا ہے۔

سوجوہم نے ذکر کیا اس میں یقین رکھنے والے عقلاء کے لئے نشانیاں ہیں پس اللہ تعالیٰ نے عقل والوں کے لئے تدبیر و اعتبار فرض کیا ہے تاکہ اس کے ذریعے اللہ کی ربوبیت خالص توحید، لطف کا ریگری پر استدلال قائم کریں کہ وہ تمام مخلوق کا خالق ہے رہا یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ذیل کے فرمان کے بعد فکر کرنا ضروری ٹھہرا۔

وفي الارض آيات للموقنين (ذاریات: ۲۰) اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

وفي انفسكم افلا تبصرون (ذاریات: ۲۱) اور تمہارے اپنے نفسوں میں بھی (نشانیاں ہیں) کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟

پس احوال تین قسم کے ہیں، ایک حالت محمود ہے اور دو حالتیں مذموم ہیں۔ حالت محمود وہ ہے جس میں لطف داخل ہو اور عقل و علم اس پر دلالت کرے۔ دو مذموم حالتیں غفلت اور بے خونی ہیں جو اس پانچ ہیں اور چھٹا یعنی دل ان کا بادشاہ ہے، جو اس خبریں وصول کرتے ہیں پس جس قدر کے مطابق جو اس اخبار کو لائیں ان پر بادشاہ کی تدبیر ہوتی ہے، اور جو خوفزدہ ہو احوال غفلت کے ضرر سے دل کا تلفد اس میں اکثر ہوتا جاتا ہے اور جسے احوال پیش آئیں عقل پر صحت نظر اسکی تکذیب نہیں کرتی، جس نے بصر پر نظر کو مقدم کیا نظر اسے بصر کا فائدہ دے گی، میں نے پوچھا نظر کا کیا معنی ہے فرمایا: نظر سے بصیر ہو جاتا ہے پھر بصر اس کو یقین فراہم کرتی ہے، پھر اس کے لئے عمل مؤنث کو برداشت کرتا ہے تاکہ عند اللہ ثواب حاصل کر سکے: عاقل پر ضروری ہے کہ وہ اپنی امید پر واقفیت حاصل کرے، پس بردبار



دھوکہ نہیں کھاتا اور عقلمند اپنے نفس کو کھوٹ کا شریک نہیں بناتا، اسے فکر کا الہام ہوتا ہے اور جسے فکر عطا ہو جاتی ہے اس کے امور اور عقل مستحکم ہو جاتی ہے، فرصت میں اعمال کی تحصیل اور ابرار سرور ہے۔ ہر شر کے لئے کچھ جگہیں ہیں جن کے بعد باسرور ہوتا ہے یا غم و حزن، معرفت کی فہم تک اسکی اجناس پہنچتی ہیں جس طرح تاجر نفع بخش کپڑے کے پاس پہنچ جاتا ہے قوت عزم سے خواہش نفس مغلوب ہو جاتی ہے شی تک اسکی ضد کے واسطے سے پہنچنا ممکن ہے کسی چیز کا ترک کرنا اسکے لئے جیسا نہیں ہو سکتا، بقدر یقین شک رفع ہوتا ہے، ادنیٰ شک سے بھی یقین لڑکھڑا جاتا ہے ہدایت کا نور انبیاء کے ساتھ استقرار پکڑے ہوئے ہے اللہ تعالیٰ کی محبت اہل عقل کے ساتھ قائم ہوتی ہے، پس کوئی اپنا حصہ لے لیتا ہے اور کوئی اپنا حصہ ضائع کر دیتا ہے پس مینے والے لئے کوئی حمد نہیں، تارک کے لئے کوئی عذر نہیں اللہ کی کتاب مخلوق و انبیاء علیہم السلام پر حجت ہے۔

۱۴۰۵۹- اپنے والد عبد اللہ سے ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد العزیز بن محمد سے مروی ہے کہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: جان لو جاہل وہ ہے دشمن کے علاج پر جسکا صبر قلیل ہو پر دشمن کے مساعدر ہے اس کے مجاہدے کے لئے، پس یہ اس کے لائق ہے کہ ہنسنے والے اس پر نہیں، کلام کثیر ہے اور موجود ہے، اسکا جو ہر گراں ہے اور مفقود ہے، بلاشبہ علم کثیر وہ ہے کہ قلیل اسکا محتاج ہو اعمال کثیر ہیں جبکہ اعمال میں صدق قلیل ہے اشجار تو کثیر میں لیکن ان کا عمدہ پھل قلیل ہے، انسان کثیر ہیں لیکن عقل والے کم ہیں مافات کا ماقبی سے استدراک کرو، جو فاسد ہو چکا اسکی اصلاح طلب کرو، اپنی مہلت میں جلدی کرو غصہ آنے سے قبل ہی سوال سے پہلے جواب کی تیاری کر لو تاکہ حکام دنیا کے لئے ان کے سوال سے پہلے جواب پالے، آسمان کے حکم کے لئے تو نے کیا حجابات تلاش کر رکھے ہیں، عین ممکن ہے کہ تجھ سے معذرت نہ قبول کی جائے، علم کی شہادتیں تیرے خلاف ہوں گی، پس ڈرو اس سے قبل کہ معاملہ تمہیں پیش آ جائے کہ تم غفلت میں ہو اور اصلاح تمہیں فوت کر جائے حالانکہ ہوموم دنیا کے ساتھ تجھے آنے والی چیز نے فوت کر دیا ہے، تیری ناامیدی سے پہلے اجل کے منقطع ہونے کے وقت اور زوال نعمت کے باوجود صرف ندامت تک رسائی ہوتی ہے، ہائے افسوس کاش کہ تم حسرت کو پہچان لیتے ہائے افسوس وعظ و نصیحت کو تمہارا دل قبول کرتا، میں تمہیں وصیت کرتا ہوں اگر تم نے وصیت قبول کی دنیا میں مودب و حکیم اور سلامتی میں رہو گے اور دنیا سے فقیر محتاج اور قابل رشک بن کر نکلو گے اور آخرت میں تم بادشاہ رہو گے۔

۱۴۰۶۰- اپنے والد، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ انطا کی رحمہ اللہ نے فرمایا: بندے کو اتنی عار بھی کافی ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرے اور پھر اس کو اپنے فعل سے ثابت نہ کر سکے یا غیر رب کے لئے دل کی توجہ کا کچھ حصہ مقرر کرے، یا اپنے رب کے ذکر کے باوجود وحشت محسوس کرے حتیٰ کہ اس سے کسی بدل کا خواہاں ہو، بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ضمیر کی تصحیح کرے اور اپنے معاملہ کے ساتھ اور اپنے مطلوب کے ساتھ اپنے علم کے متعلق کرے پس جب اپنے نفس کے ان حقائق کو جان لے گا اپنے رب سے بھاگے ہوئے غلام کی طرح ملے گا۔

۱۴۰۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر محمد بن احمد بغدادی، محمد بن احمد بغدادی، عبد اللہ بن قاسم قرشی سے مروی ہے کہ احمد بن عاصم رحمہ اللہ انطا کی نے اپنے بارے میں مجھے ذیل کے اشعار سنائے۔

الم تر ان النفس یرد یک شرھا وانک ما خوذ بما کنت ساعیا

فمن ذایرید الیوم للنفس حکمة وعلما یزید العقل للصدر شافیا

ہلم الی الان ان کنت طالبا سبیل ہدی او کنت للحق باغیا

(یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکے تین اشعار ہدیہ قارئین ہیں ان اشعار کا اور بقیہ اشعار کا ترجمہ ذیل میں ہے)

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ نفس کی برائی تمہیں ہلاک کر دے گی اور تمہاری کمائی کی بدولت تمہاری دار و گیری کی جائے گی پس نفس



کے لئے حکمت کا متلاشی کون ہے اور علم کو کون ڈھونڈتا ہے جو اس کے سینے میں سفاء کو بڑھادے، اگر تم واقعی طالب ہدایت ہو تو پھر آ جاؤ یا تم حق کے متلاشی ہو، میرے پاس خبروں کا علم مجرب ہے اس میں سے کچھ الہام سے ہے اور کچھ سماع سے ہے، میں تجھے ایسی خبریں دیتا ہوں جنکا عہد گزر چکا ہے اور اسلام کی ابتدا کیسے ہوئی جس وقت کہ اسلام ابتداء ایام میں تھا، اور اسلام نے کیسے پرورش پائی حتیٰ کہ وہ حد کمال تک جا پہنچا اور پھر بوسیدہ کپڑے کی طرح کیسے ہو گیا، اس کے بعد میرے پاس علم کا عظیم جوہر ہے، علماء تجھے فائدہ پہنچائیں گے اگر تو کلام کو سن کر یاد کر لے، ایسا عظیم الشان علم جو دل کی کھوٹ کو صفائی میں تبدیل کر دے، پس صبح صبح ہے اور قول محکم واضح ہے جو کہ یا قوت سے زیادہ گراں اور موتیوں سے زیادہ مہنگا، پس میں اللہ کی توفیق سے واضح ہو چکا ہوں اور یہ چیز الہام سے ہو چکی ہے چونکہ میں ایسے زمانے میں ہوں کہ اسکا وصف غروب ہو چکا ہے پس اجنبی ہو گیا ہے اہل کو وحشت میں مبتلا کئے ہوئے ہے، ہم اپنے دین کے وصف کی طرف سب سے زیادہ محتاج تھے اور علم کی دلائل کا وصف ایک طرح سے آئی زمانی ہے، خیر و شر دونوں کے بڑے بڑے عجائب ہیں اگر تم یاد رکھو اور دل محفوظ رکھے، پس سب سے پہلے میں اس ذات کی حمد کرتا ہوں جس نے مجھے اسلام کا راستہ دکھایا جبکہ وہی خالق ہے، جب چاہا مجھے آدم کی نسل سے پیدا کیا اور میں سرکش جنوں میں سے شیطان نہیں ہوا، اگر اللہ تعالیٰ چاہتا مجھے شیطانوں سے پیدا کرتا اور میں گمراہ اور حق کا منکر ہوتا۔ لیکن شان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لطف و کرم کی مجھ پر برسات کی جب کہ میں زمین پر چلنے والا نہیں تھا، اس کے بعد مجھے دین احمد ﷺ کی طرف ہدایت دی اور جو پوشیدہ سوال تھا وہ مجھے سکھلایا، اللہ تعالیٰ نے مجھے نور، علم اور حکمت کی فہم عطا کی پس میں صرف اس ذات کا شکر ادا کرتا ہوں، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں تب تو میری امید بھی صحیح ہے، اس وجہ سے میں اس ذات کی امید کرتا ہوں چونکہ اس نے مجھے تکلیف کی صعوبت نہیں دی لیکن اس کے لطف و کرم سے سب کچھ ہے جو کہ ابتداء ہی سے تھا، اگر میں عقل والا ہوتا میں اس سے امید نہ رکھتا میں خوف والا ہوتا اور میرا شکر میرے شانہ بشانہ رہتا، اگر میں اسکی امید کروں اس کی عمدہ کاریگری کی بدولت میں شکر کرتا ہوں اس وقت میری حیا بھی درست ہوتی پس میرا شکر ہے جب کہ میں حق کا عالم ہوا شکر کا منکر اور خیر کا وصیت کرنے والا۔ اس کے بعد میرا بیان اپنی ذات کے لئے ہے اور میرا بیان غیر کے لئے ہوگا میں ابتداء سے اسے پہچان لوں، پس یہ خبریں عجیب عجیب ہیں پس جو وصف ہوگا وہ بحالہ ہوگا، بات کیسے ہو سکتی ہے جبکہ وہ حق کا عالم ہو پس دوری ہے اس سے ناامیدی نجات نہ دے گی، اور یہ اس لئے کہ لوگوں نے خواہش نفس حق پر سزا و جبر و علانیہ ترجیح دی ہے پس یہ برائی کا زمانہ ہے اس کے راستے سے بچو چونکہ برائی کا راستہ مہلک ہے، عنقریب تیرے پاس کچھ ایسی خبریں آئیں گی جو تجھے برا بیخودہ کر دیں گی کہیں گے خواہش نفس کو چھوڑ دو حالانکہ میں تو سعی و کوشش کرتا ہوں تاکہ خواہش کو دلیں نکالا دوں، اپنے نفس سے مجاہدہ کرو بلاشبہ میں اسکی طرف مائل ہو جاتا ہوں، آج میں خواہش نفس کو چھوڑنے کی طاقت کیسے رکھتا ہوں حالانکہ نفس میری لگام کا مالک ہو چکا ہے، بہر مشقت نفس مجھے کھینچ کر لے جاتا ہے اور جو ذاتی رونق ہو وہ طبع کے پاس ظاہر ہو جاتی ہے، پس میں نفس و خواہش کے پاس پابند سلاسل ہو گیا ہوں وہ دونوں اپنی طاقت کے بقدر مجھے پکڑ کر کھینچ رہے ہیں۔

۱۴۰۶۲- احمد بن سلیمان بن ایوب بن خذلم دمشقی، ابو زرعدہ دمشقی، احمد بن عاصم، حسینی، مالک بن انس، سے مروی ہے کہ نافع زیاد بن ابی زیاد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ جب زیاد کی وفات ہوئی تو نافع ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم کہتے کیا ہم آپ کے لئے وسعت پیدا کریں اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے؟ نافع رحمہ اللہ ہمارے پاس بیٹھنے سے انکار کر دیتے اور فرماتے ان مجلسوں سے بچو۔



### (۴۴۸) محمد بن المبارک رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک ابو عبد اللہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ بھی ہیں، عقل تام کے مالک، متقی پرہیزگار اور فصاحت و بیان کے مالک تھے۔

۱۴۰۶۱- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن محمد دمشقی سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ صوری نے فرمایا: صادقین کے اعمال دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں اور ریاکاروں کے اعمال جوارح (اعضاء) کی حد تک ہوتے ہیں اور وہ بھی لوگوں کے لئے، پس جو سچا ہو وہ اپنے عمل اللہ تعالیٰ کے لئے کرے نہ کہ لوگوں کو بتانے کے لئے۔

۱۴۰۶۲- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبد اللہ بن محمد بن دمشقی، محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کہ تم اپنے نفس کو بھی اللہ کے تقویٰ پر مطلع نہ کرو کہیں تمہارے دل پر آفت نہ پڑ آئے۔

۱۴۰۶۵- عبد اللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبد اللہ بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: تم خوفزدہ ہوتے ہو قطعہ کے وقت کہ تم اسکی طرح جلدی کرتے ہو (یعنی دنیا کے حصول کے لئے جلد بازی کرتے ہو) جبکہ تم اللہ تعالیٰ کے حقوق کے فوت ہونے سے خوفزدہ نہیں ہوتے ہو، رک جاؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے بلاشبہ تمہارے دل اسے اللہ کی محبت کے سوا کوئی چیز ظاہر نہیں کرے گی، تیرے دل میں ایک بھوک ہے اسکی سیری صرف اللہ کے ذکر سے ہو سکتی ہے اور تیرے دل میں ایک پیاس ہے جسے ذکر کی لذت و مناجات ہی مٹا سکتی ہے، ایک مرتبہ فرمایا: تمہیں صرف خواہش نفس میں متغیر دیکھا جا رہا ہے، اس مؤمن نے جھوٹ بولا جس نے معرفت حق کا دعویٰ کیا اور ہاتھ اسکا طلب کثرت دنیا میں مشغول ہو، جس نے اپنا ہاتھ دوسرے کے پیالے میں ڈالا اسے ذلت کی دہلیز پر جھکنا پڑتا ہے، میں کسی ایسے آدمی کے لئے اثبات کا اقرار نہیں کرتا ہوں جو اللہ کی محبت کا دعویٰ کر رہا ہو اور اپنے تئیں انگلیوں سے شریک الہ اپنے جارہا ہو۔

۱۴۰۶۶- عبد اللہ ابو حیان، ابراہیم بن محمد، عبد اللہ بن محمد، محمد بن مبارک سے مروی ہے کہ معرفت باللہ یہ ہے کہ تم اپنے نفس کو غیر کے خواہش کا مطیع بنادو اور طلب دنیا کا ایک آسان طریقہ بنا لو۔

۱۴۰۶۷- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، عبد اللہ سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی نے اللہ پر ایمان نہیں رکھا جس نے ان امور میں مخلوق سے امیدیں وابستہ کر لیں جنکی ضمانت اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھی ہے۔

۱۴۰۶۸- عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد سے مروی ہے کہ محمد بن مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اپنے نفسوں کی خاطر تجارت میں زہد اختیار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کو غیروں سے منسلک کرتے ہیں۔

۱۴۰۶۹- ابو الفتح بن حسین بن محمد بن سہل حمصی واعظ، ابو حسن محمد بن ایوب صموق عابد، محمد بن اصغ بن فرج سے مروی ہے کہ محمد بن مبارک صوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیت المقدس کے ایک پہاڑ میں چکر کاٹ رہا تھا، یکا یک میں نے ایک انسانی سایہ دیکھا جو پہاڑ سے نیچے اتر رہا تھا جب میں اس سائے کی قریب پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے اس نے صوف کا کرتا پہن رکھا ہے اور صوف کی چادر اوڑھی ہوئی ہے، جب میرے قریب آئی مجھے سلام کیا میں نے اسے سلام کا جواب دیا پھر کہنے لگی: اے آدمی تم کہاں سے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں اجنبی مسافر آدمی ہوں، کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا تم اپنے مالک کے ساتھ بھی غریب الوطن کی



وحشت محسوس کرتے ہو حالانکہ تمہارا آقا جنیوں کو بھرپور انس فراہم کرتا ہے اور فقراء کی خبر گیری کرتا ہے؟ میں سن کر رو پڑا، عورت بولی کیا علیل روتا ہے جب وہ عافیت کا مزہ چکھ لے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ چونکہ کسی خادم نے دل کی خدمت نہیں کی جو کہ ایسے رونے سے زیادہ محبوب ہے، اور رونے میں بھی ہچکیوں سے بڑھ کر کوئی چیز محبوب نہیں، میں نے کہا: مجھے حکمت کی تعلیم دو بلاشبہ میں تمہیں حکیم سمجھتا ہوں، اس نے یہ اشعار پڑھے۔

دنیا غرارۃ فدعھا فانھا مرکب جموح  
دون بلوغ الجھول منها۔ منیتہ نفسہ تطیح  
لاترکب الشر واجتنبہ۔ فانہ فاحش قبیح  
والخیر فاقدم علیہ ترشد۔ فانہ واسع فسیخ

دنیا سراپا دھوکہ ہے پس اسے چھوڑ دے، چونکہ دنیا نافرمان سواری کی مانند ہے، ناواقف کو مقصود تک پہنچانے سے پہلے ہی ہلاک کر دیتی ہے، شر و برائی کا ارتکاب مت کرو اور اس سے اجتناب برتو چونکہ شر سر اسرافاش و فحش ہے، خیر کی طرف پیش قدمی کرو و رشد و ہدایت پاؤ گے چونکہ بھلائی میں فراخی اور وسعت ہے۔

میں نے عورت سے کہا: مجھے مزید وعظ نصیحت کرو کہنے لگی: سبحان اللہ! کیا ہمارے اس موقف میں ایسی چیز نہیں جو تمہیں فوائد سے مستغنی کر دے؟ میں نے کہا: مجھ میں بے نیازی نہیں (یعنی میں نصیحت مزید کا طلبگار ہوں) کہنے لگی: تیرے رب کی محبت اسکی ملاقات کا شوق ہے چونکہ ایک دن اس کی محبت و شوق میں اللہ کے اولیاء رنگے ہوں گے۔

۱۴۰۷ھ - عبد اللہ، محمد بن یوسف (محمد بن مبارک کے مریدوں سے ملاقات کر رکھی ہے) کہتے ہیں میں ایک مسجد میں داخل ہوا اس میں ایک نوجوان کو دیکھا اس کے ارد گرد لوگ جمع تھے کچھ کھڑے تھے اور کچھ بیٹھے، ان میں نوجوان کے سب سے زیادہ قریب ایک کھڑی جماعت تھی جو اس نوجوان سے لگاتار سوال کیے جا رہی تھی، اور اکثر لوگ علم آخرت کے بارے میں سوال کر رہے تھے، وہ نوجوان لوگوں کو بڑی فراخ لسانی سے جواب دے رہا تھا، اسکا ہر جواب حکمت و معرفت سے لبریز تھا، ایسی زبان استعمال کرتا کہ مسائل پر ذرا برابر بھی غصے کا اظہار نہ ہونے پاتا اس کی زبان بڑی روانی سے چل رہی تھی جو بات بھی زبان سے نکالتا بر محل ہوتی گویا اس کی زبان فصاحت و بلاغت کا عین مرقع تھی، لوگ متفرق ہوئے تو میں آگے بڑھ کر اس کے قریب جا پہنچا اور اسکے غم میں برابر کا شریک ہو گیا، میں اس کے قریب بیٹھ گیا اور اپنے پر اگندہ خیالات کو مجتمع کرنے لگا چنانچہ ہلکے غصیلے انداز میں میری طرف دیکھا اور خود ہی بولا السلام علیکم! غم و حزن سے بچو، کہہ کر مہر سکوت کو توڑا اور میرے لئے آگے کلام کرنا آسان کر دیا، چنانچہ جب میری زبان کی گرہ کھل گئی اور شرم کے پردے چاک ہو گئے میں نے سوال کے راستے ہموار سمجھے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! یہ کونسا راستہ ہے جسکو قطع کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے محمد عربیؐ کو دیا ہے؟ کیا اس راستے کا منار (نور) واضح ہونا چاہتا ہے؟ نوجوان نے کہا: جی ہاں، رہا راستہ سو وہ ایمان باللہ ہے اور محمدؐ کا طریق ہے جو کہ دنیا سے آخرت تک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کے لئے کھینچ دیا گیا ہے، جو آدمی اس راستے کو قطع کرنے کا ارادہ کرتا ہے وہ عزت پاتا ہے اور دوسرے کو عزت بخشا ہے۔ (اگرچہ وہ اپنے اختیار سے خواہشات سے مغلوب ہو کر راستے سے عدول کر جائے۔ اسکو اللہ تعالیٰ کا قول لازم آتا ہے، "و لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ" اور تم مختلف راستوں کی اتباع مت کرو کہیں تم اللہ کے راستے سے تفرقے کا شکار نہ ہو جاؤ" (انعام: ۱۵۳) میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے وہ کونسا ایمان ہے جو بندے کو آخرت کے عمدہ انجام تک پہنچا دے؟ نوجوان بولا! بلاشبہ تم نے جو ایمان باللہ کے متعلق پوچھا ہے یہ ایمان ظاہر بھی ہے اور ایمان باطن بھی ایمان ظاہر سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے اور ایمان باطن سے حسیہ باطن پیدا ہوتی ہے، میں نے پوچھا: ایمان ظاہر کیا ہے؟ کہا: زبان



سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار اور بدن سے اللہ کے فرائض پر عمل کرنا ایمان ظاہر ہے اس سے ستر ظاہر واقع ہوتا ہے، اس سے بندہ اپنے دل و جان کو محفوظ کر لیتا ہے، رہی بات ایمان باطن کی جس سے خشیت باطنہ واقع ہوتی ہے پس وہ ایمان قلب ہے، اور وہ تین قسموں پر ہے، پہلی قسم اللہ کی وعید و وعدے کی تصدیق کرنا ہے، دوسری قسم یہ کہ بغیر معرفت کے اللہ سے حسن ظن رکھنا اور تیسری یہ کہ اللہ تعالیٰ پر ہر دے کے متعلق تہمتوں کو دور کرنا، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے۔ ان تین چیزوں کی تفسیر کیجئے، کہا جی ہاں، تصدیق وہ عین معرفت باللہ ہے چونکہ جب معرفت صحیح ہو جاتی ہے دل سے شک شبہ زائل ہو جاتا ہے اور پھر دل تصدیق پر دلالت کرتا ہے، جب دلوں میں یہ چیز پختہ ہو جاتی ہے اور عقائد مستحکم ہو جاتے ہیں اس سے پھر نور کی شعاعیں اٹھتی ہیں، اب یہاں تصدیق رب کی طرف دل کو پورا سکون میسر ہوتا ہے انہی امور پر وعدے کا وقوع ہوا ہے، اب مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے امر کردہ احکام ہوتے ہیں، میں نے کہا: حسن ظن کی کیا تفسیر ہے؟ کہا: جس نے معرفت باللہ کو پہچان لیا اپنی عادات کو قابل تحسین بنایا اللہ تعالیٰ پر استحقاق نہ سمجھتے ہوئے تو ہو کی اسکی طرف ابتداء خلقت کی نعمت سے کہ بلاشبہ وہ تفضل ہے من اللہ اس پر تو عقل باطن کی نظر کو قائم کرتا ہے اشیاء میں پس ہر اس چیز کو دیکھتا ہے جس سے جہل ختم ہو جائے علم کی معرفت سے جو کہ محتاج ہے اسکے تقویٰ کا اور طلب اضافہ رب کی تصدیق میں پس جو بھی اس کی تدبیر ہوتی ہے اسکا حسن ظن پیدا ہوتا ہے، وہ سمجھ جاتا ہے کہ اسکی تصدیق کمزور ہو چکی اور اپنے رب سے جا مل ہونے کی وجہ سے اسکا حسن ظن ضعیف ہو چکا، میں اس مقام پر پہنچ کر جہل کے پردے چھٹ جاتے ہیں اور نظر کی بصیرت واقع ہوتی ہے ضرر جہل سے انکشاف ہوتی ہے، جب یہ چیز بطور معرفت کے اسکے دل میں پختہ ہو جاتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ اسے مٹی سے حسن خلقت کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور استواء عافیت سے اس کی خلقت کو مزین کر دیتے ہیں۔ میں نے کہا: تہمتوں کا مخرج کہاں سے ہو سکتا ہے؟ کہا معرفت کی کمزوری سے اور دل کی قلیل تصدیق سے اور معرفت میں دل جمعی کے نہ ہونے سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میرے لئے ایک مثال بیان کر دیجئے تاکہ بات سمجھنا میرے لئے آسان ہو جائے، کہا: مجھے بتاؤ ایک آدمی کو تم وعدہ خلافی سے پہچانتے ہو پھر وہ تمہارے لئے کسی چیز کی ضمانت دے دے کہ اگر وہ وفا کرے گا تب تمہاری نجات ہوگی اور اگر تم سے دھوکہ کر جائے تو اس میں تمہاری ہلاکت ہوگی کیا تم اس وعدے سے راضی ہو گے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: سو جس آدمی کو تم وعدہ خلاف نہ سمجھو وہ تمہارے نزدیک کیا ہوگا؟ میں نے کہا وہ وعدہ وفا غیر متہم ہوگا، کہا: اسی طرح معرفت باللہ کا تمہارا وعدہ بھی وعدہ وفا ہے عقد تہمت نہیں ہے وعدہ خلافی میں عقد وفا نہیں ہوتی پس جسکی معرفت کمزور ہوگی اس کی تصدیق بھی کمزور ہوگی اور اسکا حسن ظن بھی کمزور ہوگا اور ان تہمتوں کا وقوع ہوگا جو کہ نفوس معرکہ خیز کی طرف نظر کو واجب کرتی ہیں اسباب حیلہ کے ثبوت کے لئے واقع ہونے والے وعدہ کی طلب میں، میں نے کہا حسن ظن اصل ہے اس کی قیام کی کیا کیا ہیں؟ کہا حسن ظن کی فروع سکوت، بھروسہ، طمانیت اور رضا ہیں میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ان اشیاء کے بارے میں مجھے خبر دیجئے آیا کہ وہ ایک ہی معنی کی طرف لے جاتی ہیں یا مختلف معانی کی طرف، کہا: اے نوجوان! سکون کا وجود معرفت کے یقین سے ہے نہ کہ ایمان کی معرفت سے پس اسے ایمان کے یقین کا ایک شعبہ چھوٹا ہے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! آپ نے میری عقل کو مجروح کر دیا ہے اب اسکا علاج بھی کیجئے اور مجھے اپنی رفاقت سے شفا بخشئے، کہا: اے نوجوان! مجھے پستی میں بہتے ہوئے پانی کے بارے میں خبر دو جبکہ اسے سیلاب اپنے ریلے میں چھپا کر رکھ دے کیا وہ پانی سیلاب کے ریلے میں ساکن ہوگا یا متحرک؟ اسی طرح معرفت بھی دل کی طرف اپنے بہتے ہوئے ریلے میں ہوتی ہے وہ بھی تحصیل قلب میں متحرک غیر ساکن ہوگی، اور جب دل کے بہاؤ میں اسکی موافقت ہو جاتی ہے تو اس وقت پانی کے مخصوص ٹھکانے کی طرح سکون میں آ جاتی ہے، کہا: اے نوجوان! مجھے نشیب میں گرنے والے پانی کے بارے میں خبر دو کہ سیلاب میں پہنچنے کے بعد تمہیں دکھائی دیتا ہے؟ میں نے نفی میں جواب دیا: اسکی وجہ پوچھی؟ میں نے کہا: چونکہ جب پانی سیلاب کے مٹاپے پانی میں پہنچا تو اسکی طبع میں ڈھل گیا اور اسکی گہرائی میں پہنچ کر اپنا نور بھی ضائع کر دیا! کہا:



اسی طرح جب معرفت قلب میں جاگزیں ہو جاتی ہے اور تصدیق و بھروسہ بھرپور اس کے شامل حال ہو جاتا ہے تو دل سے موکد علوم خروج ہوتا ہے اور دل کی گندگیاں ختم ہو جاتی ہیں جو کہ آفات و سوسوں کی شکل میں ہو سکتی تھیں، کہا: اے نوجوان مجھے بتاؤ: کیا پانی جب سیلاب میں آ پڑا کیا اس میں پینے کی صلاحیت موجود رہتی ہے؟ میں نے کہا: نہیں: کہا اسی طرح معرفت جب غمر یعنی غیر صاف ہو عقول اس سے پینے کی صلاحیت نہیں رکھتے، کہا: اے نوجوان میری مثال سمجھے ہو؟ میں نے نفی میں جواب دیا: کہا: تم بہت سارے علماء کو دیکھو گے ان کا علم جب دنیا سے رومی ہو گیا ہوتا ہے ان کا علم عقلاء کی پیاس بجھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہوتا۔ کہا: مجھے بتاؤ جو پانی مستقل بنفسہ ہو کیا دوسرے پانی سے امتیاز نہیں رکھتا؟ میں نے کہا وہ پانی مستقل بنفسہ ہے، کہا: اسی طرح عالم کا علم جب اسی کی رہنمائی نہ کرے غیر کی راہنمائی کیسے کرے گا۔ واللہ اعلم۔

مسانید محمد بن مالک رحمہ اللہ..... محمد بن مبارک رحمہ اللہ نے اعلام و ثبات سے احادیث روایت کی ہیں تاہم ان کی سند سے مروی چند احادیث درج ذیل ہیں۔

۱۴۰۷۱- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن حسین مصیصی، محمد بن مبارک صوری، مغیرہ بن عبد الرحمن ابوزناد، اعرج، ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قسم اور ایک گواہ کے ساتھ فیصلہ حاصل کیا ہے۔ حدیث کا مطلب و مفہوم گزر چکا ہے۔

۱۴۰۷۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ، ابو ادریس خولانی کے سلسلہ سند سے حضرت ابو درداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! بلاشبہ دنیا میں زہد حلال کو حرام قرار دینے اور مال ضائع کرنے سے نہیں اختیار کیا جاسکتا، لیکن دنیا میں زہد یوں اختیار کیا جاسکتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس پر تمہارا اعتماد زیادہ ہو نسبت اس کے کہ جو کچھ تمہارے پاس ہو اور جو مصیبت تمہیں پہنچ جائے اس کے ثواب کے لئے تمہیں زیادہ رغبت ہو نسبت اس کے کہ وہ مصیبت تمہارے لئے باقی ہوتی ہے۔

۱۴۰۷۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبید اللہ، ام درداء، یونس بن حبیش، ابو ادریس خولانی کے سلسلہ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سب سے پہلے شراب نوشی اور مردوں کے ساتھ جھگڑنے سے منع کیا ہے۔

۱۴۰۷۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بن عبد الحلق، ابراہیم بن حانی، محمد بن مبارک صوری، صدقہ بن خالد، یزید بن واقد، بشر بن عبید اللہ، ابو ادریس خولانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک سامنے سے ابو بکرؓ تشریف لائے اور تہ بند اوپر اٹھا رکھی تھی حتیٰ کہ گھٹنے بھی دکھائی دے رہے تھے، جب رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا اور فرمایا: تمہارا ساتھی کچھ پریشان سا لگ رہا ہے، پس سامنے سے آئے اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میرے اور عمرؓ کے درمیان کچھ تکرار سا ہو گیا تھا مجھ سے کچھ زیادتی سرزد ہو گئی تھی پھر مجھے اس پر ندامت ہوئی تاہم میں نے عمر سے معافی کا مطالبہ کیا مگر وہ انکار کر گئے حتیٰ کہ میں ان کے پیچھے پیچھے بقیع تک گیا وہ اپنے گھر میں چلے گئے اور میں آپ کی طرف لوٹ آیا: رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا: اے ابو بکرؓ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے: بعد میں عمرؓ کو بھی اس پر ندامت ہوئی کہ ابو بکرؓ نے ان سے معافی کا مطالبہ کیا تھا مگر



انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا، وہ بھی اپنے گھر سے نکل کر حضرت ابوبکرؓ کے گھر پر تشریف لائے گھر والوں سے ابوبکرؓ کے بارے میں پوچھا: گھر والوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا: شاید وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے گئے ہوں، پس عمرؓ فوراً رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور ان کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا، حتیٰ کہ ابوبکرؓ ڈر گئے کہ کہیں عمرؓ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی بات نہ آجائے، جب ابوبکرؓ نے یہ کیفیت دیکھی فوراً گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! مجھ ہی سے زیادتی ہوئی ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا ہے تو تم لوگوں نے میری (اول و اہلہ میں) تکذیب کی جبکہ ابوبکرؓ نے (ڈنکے کی چوٹ پر) میری تصدیق کی اپنی جان اور اپنے مال کو مجھ پر نچھاور کر دیا اور میری غم خواری کی کیا تم مجھ سے میرے ساتھی کو چھڑا دو گے؟ تین باریہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۴۰۷۵- سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ، عبد اللہ بن یوسف، صدقہ بن خالد سے بمثلہ روایت ہے۔

۱۴۰۷۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن جعفر بن سعید، یثیم بن خالد محمد بن مبارک صوری، یحییٰ، حکم بن عبد اللہ، قاسم بن محمد، اسماء بنت ابی بکر کے سلسلہ سند سے ام رومان کی حدیث مروی ہے کہ: میں نماز کے دوران ادھر ادھر جھک رہی تھی مجھے ابوبکرؓ نے دیکھ لیا: مجھے سختی سے ڈانٹا قریب تھا کہ میں نماز توڑ دیتی، پھر کہنے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”جب تم میں سے کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اسے چاہیے کہ اپنے اعضاء کو سکون میں رکھے اور یہودیوں کی طرح ادھر ادھر نہ جھکے، بلاشبہ اعضاء کو سکون میں رکھنا تمام صلوٰۃ میں سے ہے۔“

۱۴۰۷۷- ابوبکر بن صدر، ابوریح حسین بن یثیم مہری، ہشام بن عمار، معاویہ بن یحییٰ طرابلسی، حکم بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور کے حدیث مروی ہے۔

۱۴۰۷۸- سلیمان بن احمد سمیع، محمد بن مبارک صوری، بقیہ، ابو مریم غسانی، عطیہ بن قیس کے سلسلہ سند سے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ آنکھ سرین کا سر بند ہے پس جب آنکھ سو جاتی ہے سر بند کھل جاتا ہے پس جو آدمی سو جائے اسے چاہیے کہ وہ وضو (دوبارہ) کرے۔

۱۴۰۷۹- ابو احمد محمد بن احمد غطریفی، یحییٰ بن محمد بن صاعد، یوسف بن سعید بن مسلم، محمد بن مبارک، عبد الرزاق بن عمر، زہری، سالم کے سلسلہ سند سے ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین آدمیوں کی ایک جماعت سفر پر نکلی، پھر طویل غار والا قصد کر کیا۔

۱۴۰۸۰- محمد بن عبد الرحمن بن فضل، عبد اللہ بن ابی داؤد، عبد السلام بن عتیق سلمی، محمد بن مبارک، عبد الحمید بن سلیمان، علاء بن عبد الرحمن عبد الرحمن سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے لوگوں کو کسی ہدایت بھرے کام کی طرف دعوت دی اس کو اپنا اجر بھی ملے گا اور اس کی اتباع کرنے والوں کا بھی اجر ملے گا لیکن قبعین کے اجر میں سے کچھ بھی کم نہیں کیا جائے گا۔

۱۴۰۸۱- محمد بن عبد الرحمن بن الفضل، عبد اللہ بن ابی داؤد، عبد السلام بن عتیق سلمی، محمد بن المبارک، عبد الحمید بن سلیمان، علاء بن عبد الرحمن، عبد الرحمن، ابو ہریرہؓ سے مروی ہے فرمایا حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھی ہدایت کی طرف بلائے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور ان کا اجر و ثواب بھی جو اس کی پیروی کریں بغیر ان کے ثواب سے کمی کے۔

۱- صحیح البخاری ۶/۵، ۷۵، وفتح الباری ۱۸/۷، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲۳۶/۱۰، والصب الراية ۲۹۸/۱.

۲- کنز العمال ۲۰۰۹۶، والکامل لابن عدی ۶۲۰/۲.

۳- المعجم الکبیر للطبرانی ۳۷۳/۱۹، وسنن الدارمی ۱۸۴/۱، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۱۱۸/۱، ومشكاة المصابيح ۳۱۵.



۱۴۰۸۲- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر، محمد بن مبارک صوری، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابو ادریس خولانی، معاذ بن جبلؒ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن ایک پاگل اور ایک زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والے کو لایا جائے گا پاگل کہے گا اے میرے رب! کاش تیرا عہد اگر مجھے پہنچا ہوتا تو لامحالہ اس آدمی سے زیادہ سعادت مند ہوتا جسے تیرا عہد پہنچ چکا تھا: فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! کاش اگر تو نے مجھے لمبی عمر دی ہوتی تو وہ آدمی جسکو فی الواقع تو نے عمر دراز عطا فرمائی تھی وہ مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا۔ حکم ہوگا: میں تمہیں ایک چیز کے بارے میں حکم دوں کیا تم میری فرماں برداری کرو گے؟ کہیں گے: تیری عزت کی قسم ہم ضرور فرماں برداری کریں گے۔ حکم ہوگا: جاؤ اور آگ میں داخل ہو جاؤ (بالفرض) اگر وہ جہنم میں داخل ہو جائیں آگ انھیں کچھ نقصان نہیں پہنچائے گی، فرمایا: ان پر آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے چھوٹ جائیں گے وہ گمان کریں گے کہ یہ شعلے اللہ کی مخلوق کو ہلاک کر دیں گے پس وہ جلدی سے اپنے پاؤں واپس پلٹ آئیں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نکلے تیری عزت کی قسم! ہم آگ میں داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن ہمارے اوپر آگ کے شعلے آ پڑتے ہیں ہمیں گمان ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق کو ہڑپ کر جائیں گے، اللہ تعالیٰ انھیں دوسری مرتبہ حکم کریں گے لیکن وہ پہلے کی طرح واپس لوٹ آئیں گے اور وہی بات کہیں گے جو پہلے کریں گے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے: میں تمہیں پیدا کرنے سے پہلے ہی جانتا تھا کہ تم نے عمل نہیں کرنا ہے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق پیدا کیا ہے اور تم نے میرے علم ہی کی طرف پہنچنا ہے پس انھیں آگ ہڑپ کر جائے گی۔

۱۴۰۸۳- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، ہارون بن واقد، یونس بن میسرہ، ابو ادریس خولانی کے سلسلہ سند نے حضرت معاذ بن جبلؒ کی روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیں جسے میں کر کے جنت میں داخل ہو جاؤں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اگرچہ تمہیں سخت عذاب دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے، اپنے والدین کی فرمانبرداری کرو اگرچہ وہ تمہیں اپنے اہل و مال کو چھوڑ دینے کا حکم دیں۔ نماز جان بوجھ کر مت چھوڑو چونکہ جو آدمی جان بوجھ کر نماز چھوڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بری الذمہ ہو جاتے ہیں، شراب نہیں پینا چونکہ وہ ہر برائی کی جڑ ہے، اہل امر سے جھگڑو نہیں اگرچہ تمہیں معاملہ اپنے حق میں ہی کیوں نہ معلوم ہو، اپنی وسعت کے بقدر اپنے اہل و عیال پر خرچ کرو، نادیا اپنا ڈنڈا ان سے نہ ہٹاؤ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں انھیں ڈراتے رہو۔

۱۴۰۸۴- سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ کہتے ہیں ہم عیادت کرنے یزید بن اسود کے پاس گئے (ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں) وائلہ بن اسقع تشریف لائے یزید بن اسود نے اپنا ہاتھ بڑھا کر ان کا ہاتھ پکڑا اور اپنے چہرے اور سینے پر ملا چونکہ وائلہؒ نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی، وائلہؒ نے ان سے کہا: اے یزید! اپنے رب تعالیٰ سے کیسا ظن رکھتے ہو؟ جواب دیا: حسن ظن رکھتا ہوں۔ وائلہؒ بولے: خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ظن (جو کہ میرے بارے میں ہوتا ہے) کے پاس ہوتا ہوں اگر اس کا ظن اچھا ہے تو اسکے ساتھ میرا معاملہ بھی اچھا ہوتا ہے اور اگر اس کا ظن برا ہوتا ہے تو میرا معاملہ بھی برا ہوتا ہے۔

۱- العلل المتناہیة ۲/۳۴۱، والکامل لابن عدی ۵/۱۷۷۰.

۲- السنن الکبریٰ للبیہقی ۷/۳۰۴، و سنن ابن ماجہ ۳۲/۳۰۳، والمصنف لعبد الرزاق ۲۲/۲۰۱، والترغیب والترہیب ۱/۳۸۲، والدر المنثور ۱/۲۹۸، ۲/۳۲۲، ۳/۱۷۳، ومشکاۃ المصابیح ۶۱، ومجمع الزوائد ۳/۲۱۵، ۲/۲۱۷.

۳- صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۱۹، ومسنند الامام احمد ۲/۳۹۱، ۳۵، ۲۲۲، وصحیح ابن حبان ۲۳۹۳.

وکشف الخفاء ۱/۲۸۵، والاحادیث الصحیحة ۱۶۶۳.



۱۴۰۸۵- سلیمان، موسیٰ، محمد، عمرو، یونس بن میسرہ، معاویہ بن ابی سفیان کی روایت ہے کہ انہوں نے منبر پر بیٹھ کر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔ ایک دن ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ کہتے ہو کہ میں تم سے آخر میں مروں گا؟ میں نے اثبات میں جواب دیا: ارشاد فرمایا: نہیں (بلکہ) مجھے تم سے پہلے موت آئے گی پھر تم ایک دوسرے کے پیچھے فرداً فرداً آتے (موتے) رہو گے۔ میں نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل حق پر قائم رہے گی جو آدمی ان کی مخالفت کرے گا اس کی مدد چھوڑے گا اس کی وہ کچھ پرواہ نہیں کریں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

۱۴۰۸۶- ابو نعیم اصفہانی، سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، یحییٰ بن حمزہ، نصر بن علقمہ، عمیر بن اسود و کثیر بن مرہ، کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی ایک جماعت مسلسل اللہ تعالیٰ کے امر پر قائم رہے گی، ان کا مخالف انہیں کچھ ضرر نہیں پہنچائے گا اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کر دیں گے۔ جب بھی ایک جنگ ختم ہوگی دوسرے لوگوں میں ایک اور گھمسان کی جنگ بھڑک اٹھے گی۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اہل شام ہوں گے۔ ۲

۱۴۰۸۷- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، محمد بن حمزہ، وضین بن عطاء، قاسم بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے حضرت عقبہ بن عامر کی روایت ہے کہ میں بارہ سواروں کی ایک جماعت میں نکلا حتیٰ کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جا اترے، میرے ساتھی بولے: ہمارے اونٹوں کو کون چرائے گا تاکہ ہم جا کر رسول اللہ ﷺ سے علم حاصل کر سکیں، میں نے کہا: یہ کام میں کروں گا، پھر میں نے اپنے دل میں کہا: شاید میں نے دھوکہ کھالیا چونکہ میرے ساتھی وہ باتیں سنیں گے جو میں نے اس سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنیں پس ایک دن میں حاضر ہوا اور ایک آدمی کو کہتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کامل طور پر (اچھی طرح سے) وضو کیا پھر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہو گیا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوگا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا۔ میں نے اس حدیث پر تعجب کیا، عمر بن خطابؓ کہنے لگے: اگر تم ایک دوسرا کلام سن لو تمہارے تعجب کی تو کوئی انتہاء نہ ہوگی؟ میں نے کہا: میں آپ کے قربان جاؤں مجھے ضرور سنائیے، عمر بن خطابؓ بولے: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مرا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے میں اٹھ کر آپ ﷺ کے سامنے جا بیٹھا مگر آپ ﷺ نے چہرہ اقدس دوسری طرف پھیر لیا میں دوسری طرف سے سامنے جا بیٹھا آپ ﷺ نے پھر ایسا ہی کیا: اور تین مرتبہ یوں ہی کیا اور پھر چوتھی مرتبہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں! آپ مجھ سے چہرہ اقدس کیوں دوسری طرف پھیر لیتے ہیں؟ پھر میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: کیا تمہیں ایک آدمی زیادہ محبوب ہے یا بارہ آدمی؟ یہ بات دو مرتبہ ارشاد فرمائی یا تین مرتبہ چنانچہ جب میں نے یہ کیفیت دیکھی فوراً اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔ ۳

۱۴۰۸۸- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عبد العزیز بن محمد دراوردی، داؤد بن صالح اپنی والدہ سے حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی سے بھرا ہوا برتن ملی کے سامنے جھکا دیتے ملی برتن سے پانی پی لیتی اور پھر باقی ماندہ پانی سے آپ ﷺ وضو کر لیتے۔ ۴

۱- صحیح مسلم، کتاب الایمان ۷۱، والامارۃ ۵۳، وفتح الباری ۱۳/۷۷۵، ۲۹۵،

۲- صحیح مسلم، کتاب الایمان ۱۵۱، وفتح الباری ۱۱/۲۲۸، ۱۱/۲۶۳،

۳- کنز العمال ۱۷۸۴۸،



۱۴۰۸۹- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، عمرو بن واقد، یونس بن میسرہ بن حلبس، ابو اوریس خولانی کے سلسلہ سند سے حضرت معاذ بن جبلؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تروتازہ رکھے جو میری بات کو سنے اور اس میں (اپنی طرف سے) اضافہ نہ کرے، پس بہت سارے ایسے حاملین حدیث ہوتے ہیں کہ جنکو وہ حدیثیں پہنچاتے ہیں وہ ان سے زیادہ یاد کرنے والے ہوتے ہیں، تین چیزوں پر مومن دھوکہ نہیں کھاتا (۱) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۲) اولوالامر کی خیر خواہی، (۳) اور جماعت مسلمین کے ساتھ جڑا رہنا، بلاشبہ ان کی دعوت ان کے پیچھے احاطہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔

۱۴۰۹۰- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، بقیہ بن ولید، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، جبیر بن نفیر حضرمی سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو آخری کھانا تناول فرمایا اس میں پیاز ڈالا ہوا تھا۔

۱۴۰۹۱- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، معاویہ بن یحییٰ، سعید بن ابی ایوب، شریح بن شریک، ابو عبد الرحمن حبلی، عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جو کام بجالاؤں یا جس کام کا ارتکاب کروں مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی جب کہ میں دریاق پیوں، یا تعویذ لکالوں یا اپنی طرف سے کوئی شعر کہوں۔

۱۴۰۹۲- سلیمان، موسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاض، زید بن زرعہ، شریح بن عبید، مقدم بن معدیکرب و ابو امامہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحلت سفر تین مسجدوں کی طرف باندھا جائے مسجد حرام کی طرف، مسجد اقصیٰ کی طرف اور میری اس مسجد (یعنی مسجد نبوی) کی طرف اور کوئی عورت دودن کا سفر نہ کرے مگر اس کے ساتھ اسکا شوہر یا کوئی ذی رحم محرم ضرور ہو۔ (حدیث کے پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ صرف اس نیت سے سفر کرنا کہ افلاں مسجد میں نماز و عبادت کا ثواب زیادہ ہے اس نیت سے سفر جائز نہیں، علی وجہ الاطلاق سفر کی نفی نہیں کی جارہی ورنہ تجارت و علم کے لئے سفر کرنا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے)

۱۴۰۹۳- سلیمان، ابو زرعہ، محمد بن مبارک، عیسیٰ، یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد بن سعد، سے حضرت ثوبانؓ کی روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جنازے کے ساتھ تھے آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو سوار دیکھا ارشاد فرمایا: کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم جانوروں کی پشتوں پر سوار چلے آ رہے ہو۔

۱۴۰۹۴- سلیمان بن احمد، حسن بن سمیدع انطاکی، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش ابوبکر بن ابی مریم غسانی، معاویہ بن طویع کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزے کی حالت میں تمہارے لئے بیوی سے ہر طرح کی حرکت کرنا حلال ہے بجز دو ناگوں کے درمیانی مقام کے (یعنی بحالت روزہ بیوی سے بوس و کنار کر سکتے ہو البتہ ہمبستری نہیں کر سکتے ہو)

۱۴۰۹۵- سلیمان بن احمد، حسین بن سمیدع، محمد بن مبارک، بقیہ، یحییٰ بن سعید، خالد بن معدان، سیف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ عوف بن مالکؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا اور جس آدمی کے خلاف فیصلہ ہوا تھا جب وہ جانے لگا کہا: ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ ۵

۱- مجمع الزوائد ۱/۱۳۸، واتحاف السادة المتقين ۸/۲۶۴.

۲- سنن ابی داؤد ۳۸۶۹، مسند الامام احمد ۲/۱۶۷، ۲۲۳، والسنن الکبری للبیہقی ۹/۳۵۵، والمصنف لابن ابی شیبہ ۴/۴۳۶، ومجمع الزوائد ۵/۱۰۳، ومشکاة المصابیح ۳۵۵۳.

۳- صحیح البخاری ۲/۷۶، ۷۷، ۷۸، ۲۵۳، ۲۶، صحیح مسلم، کتاب الحج ۹۵، ۷۴، وفتح الباری ۴/۷۳.

۴- سنن ابن ماجہ ۱۳۸۰، والسنن الکبری للبیہقی ۳/۲۳، ومشکاة المصابیح ۲/۱۶۷، وسنن الترمذی ۱۰۱۲.

۵- کنز العمال ۲۳۸۰۸.



۱۴۰۹۶- سلیمان، حسین، محمد بن مبارک، بقیہ، بحیر بن سعد، خالد بن معدان، مقدم بن معد کیرب کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے، جو کچھ تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی صدقہ ہے اور جو کچھ تم خود کھاؤ وہ بھی تمہارے لئے صدقہ ہے۔

۱۴۰۹۷- سلیمان بن احمد، حسین، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، عبدالعزیز بن عبید، محمد بن عمرو بن عطاء، عبداللہ بن کعب بن مالک کے سلسلہ سند سے حضرت کعب بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کی آذان سن کر لوگ ضرور بضرور (دیگر امور سے) رک جائیں پھر بھی اگر وہ نماز جمعہ کو نہ آئیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دیں گے پھر وہ غافلین میں سے ہو جائیں گے۔

۱۴۰۹۸- سلیمان، موسیٰ بن عیسیٰ، محمد بن مبارک، اسماعیل بن عیاش، راشد بن داؤد، ابواشعث صنعانی کہتے ہیں میں دمشق کی جامع مسجد کی طرف گیا وہاں شداد بن اوس اور صنابحی سے میری ملاقات ہو گئی میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ نے کہاں کا ارادہ کیا ہے؟

مکہنے لگے: ہمارا ایک بھائی یہاں بیمار ہے ہم اسکی تیمارداری کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا حتیٰ کہ ہم اس مریض کے پاس داخل ہوئے ان دونوں حضرات نے پوچھا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ کہا: میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت و فضل کے ساتھ صبح کی ہے، شداد کہنے لگے خوش ہو جاؤ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں! کہ جب میں اپنے کسی بندہ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں پس اگر وہ میری حمد و ثناء کرتا ہو اور آزمائش پر صبر کرتا ہو وہ اپنے بستر سے ایسا پاک ہو کر اٹھے گا جیسا کہ اسکی ماں نے اسے ابھی جنم دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: بلاشبہ میں نے اپنے اس بندے کو آزمائش میں ڈالا اس صبر و شکر سے کام لیا لہذا اس کے کھاتے میں وہ اجر و ثواب جاری کر دو جو اس کے لئے حالت صحت میں ہوتا تھا۔ (یعنی جو اجر و ثواب اس کو حالت صحت میں اعمال پر ملتا تھا اب حالت مرض میں اعمال تو اس سے چھوٹ گئے لیکن اس کے لئے ان چھوٹے ہوئے اعمال کا بھرپورا اجر و ثواب جاری کر دو)۔

### (۴۴۹) سعید بن یزید رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرات تبع تابعین کرام میں سے ایک اللہ تعالیٰ کے حضور میں گزر گزرنے والے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر رونے والے ابو عبید اللہ ساجی سعید بن یزید رحمۃ اللہ تعالیٰ بھی ہیں۔

کہا گیا ہے کہ: تصوف عرفان حدود و حقوق اور وجدان سکون و وثوق کا نام ہے۔

۱۴۰۹۹- عبداللہ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچ خصلتیں ایسی ہیں کہ مؤمن کے لئے ان کا پہنچنا ضروری ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کی معرفت، (۲) معرفت حق، (۳) اللہ تعالیٰ کے لئے خالص عمل، (۴) عمل قرآن و سنت کے مطابق ہو، (۵) اکل حلال پس اگر کسی نے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لی لیکن حق کو نہ پہچان سکا معرفت اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچائے گی اور اگر حق کی معرفت حاصل کر لی لیکن عمل میں خلوص نہ پیدا کیا تب بھی اللہ کی معرفت اسے نفع نہیں پہنچائے گی۔

اور اگر معرفت اسے حاصل ہو لیکن عمل سنت کے مطابق نہ ہو تب بھی اسے نفع نہیں پہنچے گا۔ اگر تمام سلوک طے کر لے لیکن رزق حلال نہ کھایا تو پانچوں خصلتوں سے اسے کچھ نفع نہیں ہوگا، بہر حال جب رزق حلال کھائے گا اس کا دل صاف و شفاف ہو جائے گا

۱- الادب المفرد للبخاری ۸۲، ۱۹۶، والدر المنثور ۳۳۷، وکنز العمال ۱۶۳۲۱۔

۲- مجمع الزوائد ۱۹۳/۲، والکامل لابن عدی ۱۹۲۳/۵، والترغیب والترہیب ۵۰۹/۱، وکنز العمال ۲۱۱۲۲۔

۳- مسند الامام احمد ۱۲۳/۴، ومجمع الزوائد ۳۰۳/۲، والمعجم الكبير للطبرانی ۳۳۲/۷، ومشكاة المصابيح ۱۵۷۹۔



اور دنیا و آخرت کے امور کو بصیرت سے دیکھے گا اور اگر اکل حلال میں شبہ ہو اس کے بقدر امور بھی اس پر مشتبہ ہو جائیں گے، اگر اس کا رزق سراسر حرام ہو تو دنیا و آخرت کے امور اس پر تاریک پڑ جائیں گے اگرچہ لوگ اسے بصیر کہتے ہوں لیکن پھر بھی وہ اندھا ہے حتیٰ کہ توبہ کر لے۔

۱۴۱۰۰- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا، ایک مرتبہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ سے کہا گیا: اے ابو علی! بندہ کب اللہ تعالیٰ کی محبت میں انتہاء تک پہنچتا ہے؟ فضیل رحمہ اللہ نے فرمایا: جب منع و عطاء اس کے نزدیک برابر ہو جائیں،۔ (منع یعنی عدم عطاء)

۱۴۱۰۱- ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد کیا اس نے اپنی قوت کو محفوظ کر لیا اور جس نے اپنے دل کو زندہ رکھا اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر لی۔

۱۴۱۰۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج رات اور گزشتہ رات میں نے کیا بات کہی تھی؟ تم جانتے ہو کہ! اگر مجھے اختیار دیا جائے اس کے درمیان کہ میں دنیا میں عیش عشرت سے رہوں اور رزق حلال کھاؤں اور قیامت کے دن اس کے متعلق مجھ سے سوال بھی نہ کیا جائے اور اس کے درمیان کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے، لامحالہ میں پسند کروں گا کہ ابھی ابھی میری روح قبض کر لی جائے پھر فرمایا: کیا تم پسند نہیں کرتے ہو کہ جس کی تم اطاعت کرتے ہو اس سے ہم ملاقات کر لیں۔

۱۴۱۰۳- اپنے والد سے، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی سعید بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ابو خزیمہ رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: دلوں میں سے اللہ تعالیٰ کا قصد کرتا اعمال یعنی نماز روزہ وغیرہ کی حرکات سے زیادہ مبلغ (پہنچا ہوا) ہے۔

۱۴۱۰۴- اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: بعض اہل علم سے بچو کہیں اللہ تعالیٰ تم پر غصے ہو کر تمہیں دنیا کے چکر میں نہ پھنسا دے چونکہ اللہ تعالیٰ ابلیس پر غصے ہوا تو اسے دنیا دی۔

۱۴۱۰۵- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب! میں تجھے کہاں پاسکتا ہوں، حکم ہوا: اے موسیٰ! جب تو مخلوق سے کٹ کر ہمہ تن میری طرف متوجہ ہوگا مجھے پالے گا۔ واللہ اعلم۔

۱۴۱۰۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ اسحاق بن خالد رحمہ اللہ نے کہا: ابلیس کی کمر سب سے زیادہ ابن آدم کے اس قول سے ٹوٹی ہے: ”اے کاش مجھے پتہ ہوتا کہ میرا خاتمہ کس چیز پر ہوگا؟ پس یہ قول سکر ابلیس مایوس ہو جاتا ہے اور کہتا ہے: یہ آدمی کب اپنے عمل پر اتر آئے گا؟ میں نے یہ بات مضاء بن عیسیٰ کو سنائی، وہ کہنے لگے: اے احمد لوگ خاتمہ ہی کے وقت رسوائی کا شکار ہو جاتے ہیں، پھر میں نے یہ بات ابو عبد اللہ ساجی کے سامنے رکھی وہ پکاراٹھے: ”واخطرہ“ ہائے افسوس خطرہ ہی خطرہ ہے۔

۱۴۱۰۷- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی حواری، محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا پسند کرو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے بھرپور کرو چونکہ جب وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام خواہ جس شکل میں بھی اسکو لاگو ہوں وہ ان سے محبت کرے گا۔

۱۴۱۰۸- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ابدال بننا چاہتے ہو تو اللہ تعالیٰ کی مشیت



سے محبت کرو، چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی مشیت سے محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر اور اس کے احکام سے بھرپور محبت کرتا ہے، موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ اے موسیٰ! ”ما انت حثنی علی قضاء حاجتہ بمثل قوله“ ماشاء اللہ وحیی بانک تعلم فہو ماشئت“

۱۳۱۰۹- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کی بنسبت اپنے بھائیوں کی دعاؤں پر زیادہ سے زیادہ بھروسہ کریں، ہم ڈرتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال میں کوتاہی کر بیٹھے ہوں لیکن بھائیوں کی دعائیں ہمارے لئے اخلاص بھری ہیں۔

۱۳۱۱۰- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، محمد بن معاویہ، ابو عبد اللہ صوری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صبر کرنے سے حیا محسوس کرتے ہیں کاش اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ صبر میں کیا مراتب ہیں تو وہ صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔

۱۳۱۱۱- عبد اللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ دنیا کے غلام اپنے آقاؤں سے کیا چاہتے ہیں؟ غلام چاہتے ہیں کہ ان کے آقا ان سے راضی رہیں، کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا چاہتا ہے؟ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کے بندے اس سے راضی رہیں چنانچہ ان کی رضا اسی وقت معتبر ہوگی جب اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا۔

۱۳۱۱۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دیہاتی اپنے ایک شہری دوست کے پاس ٹھہرا شہری نے کہا: اے ابو کثیر تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ کہا: میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں: اے میرے بھائی! بقیہ عمر کو گھڑیاں ختم کئے جا رہی ہیں اور بدن کی سلامتی آفات و مشکلات کی آماجگاہ بن چکی ہے، لیکن میں مؤمن پر تعجب کرتا ہوں کہ وہ موت کو کیسے ناپسند کرتا ہے حالانکہ فی الواقع موت ہی ثواب پانے کا وسیلہ ہے، میں یہی سمجھتا ہوں کہ موت ہمیں چھوڑے گی نہیں لیکن ہم موت سے بھاگے جا رہے ہیں۔

۱۳۱۱۳- اپنے والد عبد اللہ سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یعقوب علیہ السلام پر یوسف علیہ السلام کی جدائی کا غم و حزن دوچند ہو گیا تو انہوں نے جبرئیل علیہ السلام کو پیغام دے کر اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجا کہ اے داکھی معرفت والے جس کا وجود کبھی منقطع نہیں ہوگا اور اس کا احصاء اس کے سوا کو نہیں کر سکتا: میرے بیٹے کو مجھے واپس کر دیجئے: اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم اور عرش پر میرے مرفع ہونے کی قسم! اگر وہ مر چکے ہوتے میں انہیں تمہارے لئے دوبارہ زندہ کرتا۔

۱۳۱۱۴- عبد السلام صوفی بغدادی، ابو العباس بن عبید بغدادی، محمد بن ابی ورو سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسکے دل میں دنیا کھلکی بغیر اللہ تعالیٰ کے امر کے قائم کرنے کے وہ اللہ تعالیٰ کے دیدار سے محروم رہے گا۔

۱۳۱۱۵- اپنے والد عبد اللہ سے، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبد اللہ بن شاہر، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے نزدیک عبادت کی اصل تین چیزوں میں ہے (۱) اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم رد نہ کیا جائے، (۲) اور تم کسی چیز کو ذخیرہ نہ کرو، (۳) اور تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے اپنی حاجت طلب نہ کرو۔

۱۳۱۱۶- اپنے والد سے، حسین، احمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب میں اللہ تعالیٰ کے قول ”الوہاب“ کو یاد کرتا ہوں مجھے اس سے بہت فرحت حاصل ہوتی ہے۔



۱۳۱۱ھ - الحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ نور میں گم ہو جائے گا اسے نامہ اعمال دیا جائے گا اس میں وہ اپنے صرف صغیرہ گناہ دیکھے گا اور کبیرہ گناہ اسے دکھائی نہیں دیں گے حالانکہ وہ ان سے واقف بھی ہوگا، اتنے میں ایک فرشتے کو بلا کر مہر زدہ صحیفہ دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ میرے اس بندے کو جنت کی طرف لے جاؤ اور جب جہنم کے بل کے آخری کنارے پر پہنچ جاؤ تو اس کو یہ صحیفہ دے دو اور اس وقت اس سے کہو کہ تیرا رب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے میرے بندے میں نے تجھے اس صحیفے پر واقف تجھ سے حیاء آنے کی وجہ سے نہیں کیا، پس جب وہ بندہ بلکے آخری کنارے پر پہنچے گا فرشتہ وہ صحیفہ اسے تھما دے گا وہ مہر توڑ کر صحیفہ پڑھے گا اچانک اس میں کبیرہ گناہوں کی ایک لمبی فہرست درج ہوگی، فرشتے سے کہے گا: کیا تو نے اس صحیفے کو پہچان لیا ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے؟ فرشتہ جواب دے گا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ اس میں کیا ہے، یہ صحیفہ تو مجھے سر بمہر ملا، تیرے رب کا فرمان ہے کہ اے میرے بندے اس صحیفے پر میں نے تجھے تیری حیاء اور تیری برتری کی وجہ سے آگاہ نہیں کیا۔

۱۳۱۱ھ - ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن محمد بکر قرشی سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کچھ خصلتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے مثال عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ مانگو، (۲) اللہ تعالیٰ پر کسی چیز کو رد نہ کرو، (۳) اللہ تعالیٰ پر بخل نہ کرو (یعنی دو تو اللہ کے لئے رو کو تو اللہ تعالیٰ ہی کے لئے) پس جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا: سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی محبت سے بڑھ کر ہدایت کی کوئی علامت زیادہ واضح نہیں پس جب بندہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے محبت کرتا ہے وہ نیکو کاری میں انتہاء تک پہنچ جاتا ہے۔

۱۳۱۱ھ - عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے راضی رہنے کے بارے میں طویل نظر رکھو اور اس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کیا کرو چونکہ اگر تم اس میں تھوڑے سے بھی کامیاب ہو جاؤ گے تمہارے اعمال کو چار چاند لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”وتعینھا اذن واعیۃ“ (حاقہ: ۱۲)

اور تاکہ یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ”دوسری جگہ ارشاد ہے ”تعرف فی وجوہہم نصرۃ النعم“ (مطففین: ۲۴) تم انکے چہروں میں نعمتوں کی تروتازگی پہچان لو گے۔ معرفت باللہ سے اور اس میں نعمتیں ہیں ارشاد ہے یسقون من ریحیق“ (مطففین: ۲۵) ان لوگوں کو سر بمہر خالص شراب پلائی جائے گی اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو پیشتر دنیا میں ہی عبادت کی حلاوت عطا فرمادی پھر یہ لگا تا متصل رہے گی قیامت کے دن تک، پھر جنت میں سدھار جائیں گے چونکہ عطیہ کی ابتداء دنیا میں ہوگی۔

۱۳۱۲ھ - اپنے والد سے، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد، ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے معرفت عطا کی ہو وہ ہر حال میں اپنے آپ کو اللہ کی نعمتوں کے عشر کدے میں سمجھتا ہے، فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کی امید نہ ہوتی اور اس کے عتاب کا خوف نہ ہوتا تب بھی اللہ تعالیٰ مستحق تھا کہ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی نہ کی جائے، اسکا ذکر کیا جائے اور اسے بھلایا نہ جائے، ثواب میں رغبت اور عتاب سے ڈرے بغیر ہی، لیکن اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اطاعت بجالانا اعلیٰ درجہ ہے، کیا تم نے موسیٰ علیہ السلام کا قول نہیں سنا ”وعجلت الیک رب التوضی“ میں نے تیری طرف جلد بازی کی تاکہ تو راضی ہو جائے۔ (طہ: ۲۸) سیاق کلام میں ثواب و عقاب دونوں کا نظم قائم کیا گیا ہے چونکہ جو آدمی اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے عمل کرتا ہے وہ عند اللہ اشرف و اعلیٰ ہے۔

۱۳۱۲ھ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ذکر اللہ درجہ حائنین ہے اور تم درجہ محبین سے رک جاؤ چونکہ دل اس درجہ کا تحمل نہیں کر سکتے جس طرح کے درجہ نہیں سے روک لیا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”شاکر الاعمہ اجتباہ و ہداه (النحل: ۱۲۱) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا برگزیدہ کر لیا تھا اور



انھیں راہ راست سمجھادی تھی۔

دوسری جگہ فرمایا: اخلصناهم بخالصة ذکری الدار وانهم عندنا لمن المصطفین الاخیار (ص: ۴۷) ہم نے انھیں ایک خاص بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ خاص کر دیا تھا یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ”هذا ذکر وان للمتقين لحسن مآب جنت عدن“ (ص: ۴۹-۵۰) الایۃ نصیحت ہے بلاشبہ پرہیزگاروں کے لئے بڑی اچھی جگہ ہے یعنی ہمیشہ رہنے کی جگہ، یعنی میرا ذکر میں میری ثناء متقین کے ثواب سے اشرف ہے۔ چھوٹے چھوٹے امور کو ذکر کیا ہے اور ثواب عظیم کو ذکر نہیں کیا چونکہ دل ثواب عظیم کو برداشت نہیں کر سکتے۔ کیا زکاۃ و صوم میں کسی اور چیز کا ذکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرۃ اعین“ (السجدہ: ۱۷) کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس آنکھوں کی ٹھنڈک کو واضح نہیں کیا پھر فرمایا: ولدینا مزید (ق: ۵۰) ہمارے پاس اس سے زیادہ بھی ہے۔

ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی مجھے کہنے لگا: اگر میری دعا قبول ہو تو میں اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس مانگوں گا۔ لیکن میں خود اللہ تعالیٰ سے اسکی رضا مانگوں گا چونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پیشتر ملنے والی جنت الفردوس ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں رضی اللہ عنہم ورضوانہ وہ جنت تو اللہ تعالیٰ نے آخرت میں) مؤمنین کے لئے تیار کر رکھی ہے رضا بادشاہ ہے اور بادشاہ تک پہنچا دیتی ہے۔

۱۳۱۲۲- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد بن بکر سے مروی ہے کہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں چار آدمیوں کو دیکھا وہ میرے پاس آئے ان کے ساتھ ایک آدمی تھا، وہ لوگ کہنے لگے: ہم آپ کو تھوڑی تکلیف دینا چاہتے ہیں کہ آپ اس آدمی کے لئے ایک دعا لکھ دیں: میں نے کہا: لکھ! بسم اللہ! یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے میرے رب! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے ذوالجلال والاکرام میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جس چیز میں تیری مخالفت ہو اس میں مجھے پیشتر ہی ہدایت دیدے۔ یا اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس حالت میں نہ دیکھے کہ میں دنیا طلبی کے لئے ایک ایک قدم بھی اٹھا جو میرے لئے تیرے نزدیک باعث ضرر ہو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے مخلوق کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بالاتر کر دے، جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ چار آدمی کہنے لگے: اس نے تمہارے لئے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی لکھ دی ہے۔

۱۳۱۲۳- ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن محمد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے: جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامتوں میں سے ہے کہ تم اصفروی ترقی کرنے پر زیادہ مسرور ہو نسبت دنیاوی ترقی کرنے کے۔ فرمایا: ایک بار میں نے خواب میں موسیٰ علیہ السلام کو رب تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے ہوئے دیکھا رب تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! کیا تم انتہاء معرفت تک پہنچ گئے ہو؟ جواب دیا: اے میرے رب جب میں تیرا قصد کرتا ہوں تو انتہاء معرفت تک پہنچ جاتا ہوں ارشاد ہوا! اے موسیٰ! تو نے سچ کہا: ساجی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں مہدی علیہ السلام کو دیکھا اور کہہ رہے تھے: ایک زمانہ آئے گا کہ دینار و درہم کی عبادت کی جائے گی میں نے کہا: وہ کیسے؟ فرمایا: چونکہ دینار و درہم ایک چیز (دینار) کی دعوت دیتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ کی دعوت ایک دوسری چیز (یعنی آخرت) کی طرف ہے پس دینار و درہم کی اتباع کی جائے گی فرمایا: ایک مرتبہ ابن عیینہ رحمہ اللہ سے زہر کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: رزق حلال تمہارے شکر پر غلبہ نہ پائے اور حرام تمہارے صبر پر غلبہ نہ پائے۔

۱۳۱۲۴- محمد بن ابراہیم، احمد بن عبید اللہ داری انطاکی، عبد اللہ بن ضبیق سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ بکر بن جمیش رحمہ اللہ کہتے ہیں: وہ آدمی کیسے متقی بنے گا جسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔



۱۳۱۲۵- ابو یعلیٰ حسین بن محمد زہری، محمد بن مسیب ارغیانی، عبد اللہ بن خبیب سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت یونس علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! تیری مخلوق جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہو وہ مجھے دکھا دے: چنانچہ یونس علیہ السلام ایک ایسے آدمی کے پاس گئے جس کے چہرے کی دو آنکھوں کی بجائے سارے محاسن مٹ چکے تھے۔ کہا: جی ہاں: اے یونس! تحقیق میرے رب نے حکم کیا ہے کہ تو میری آنکھوں کو بھی سلب کر دے، آدمی بولا: اس اللہ کے لئے شکر ہے جس نے مجھے آنکھوں سے فائدہ پہنچایا اور پھر انھیں قبض کر دیا پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے پاس اچھائی و بہتری کی امید پر ہوں تو مجھ سے کچھ نہیں چھین سکتا۔

۱۳۱۲۵- ابو محمد بن حیان، اسحق بن ابی حسان، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے فرمایا: فضیل رحمہ اللہ کا قول ہے کہ جب عطاء اور عدم عطاء تیرے نزدیک برابر ہوں اس وقت تم اللہ تعالیٰ کی محبت کی انتہاء کو پہنچ جاؤ گے۔

۱۳۱۲۶- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ مستجاب الدعوات تھے اور ان کی بہت ساری نشانیاں اور کرامتیں ہیں، چنانچہ ایک مرتبہ وہ سفر پر تھے یا حج کرنے جا رہے تھے جہاد میں شرکت کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور اپنی اونٹنی پر سوار تھے، رفقاء سفر میں ایک آدمی تھا وہ جس چیز کو بھی دیکھتا اسے نظر بد لگا دیتا اور وہ چیزوں میں بوجھل ہو کر ساقط ہو جاتی، ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی بلا کی تیز رفتار اور عمدہ تھی، ابو عبد اللہ سے کسی نے کہا: فلاں آدمی سے اپنی اونٹنی کو محفوظ رکھو کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائے، ابو عبد اللہ بولے: اس آدمی کو میری اونٹنی پر اختیار حاصل نہیں ہے، چنانچہ اس آدمی کو ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کی بات کی اطلاع ہو گئی وہ بھاگا بھاگا ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کی اونٹنی کے پاس آیا اور اسے نظر بد لگا دی دیکھتے ہی دیکھتے اونٹنی سخت بے چینی کا شکار ہو گئی ابو عبد اللہ رحمہ اللہ کو اس کی خبر کی گئی کہا مجھے وہ آدمی دکھاؤ چنانچہ جب وہ آدمی دکھا دیا گیا اس کے پاس کھڑے ہو کر پڑھنے لگے: ”بسم اللہ جس حسابس و حجو یا بس و شہاب قابس رددت عین العائن و علی احب الناس الیہ فی کلوتیہ رشیق و فی مالہ بلیق“ ”فارجع البصر هل ترى من فطور ثم ارجع البصر کرتین یقلب الیک البصر خاسئا و هو حسیر“ (الملک: ۳-۴) یہ کلمات پڑھتے ہی تھے کہ وہ آدمی اضطراب کا شکار ہو گیا اور اونٹنی صحیح سلامت اٹھ کھڑی ہوئی۔

۱۳۱۲۷- عبد السلام بن محمد بغدادی، ابو عباس بن عبید، ابو حسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابو عبد اللہ ساجی رحمہ اللہ نے اہل طرسوس کو نماز پڑھائی دوران نماز ہی نفیر عام کی آواز لگائی لیکن ابو عبد اللہ نے نماز میں تخفیف نہ کی جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے کہنے لگے: کیا تم بھینس ہو؟ پوچھا وہ کیوں؟ بولے: چونکہ لوگوں میں نفیر عام کی آواز لگائی گی مگر آپ نے نماز میں تخفیف نہیں کی، ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: صلوٰۃ کو صلوٰۃ اسلئے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ متصل ہونے کا ایک ذریعہ ہے میرا گمان نہیں کہ کوئی آدمی نماز میں مشغول ہو اور اسکے کانوں میں اللہ تعالیٰ کے خطاب کے علاوہ کچھ اور بھی سنائی دے۔

۱۳۱۲۸- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، علی بن حسن بن علی بغدادی، ابو حسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وارد ہونے والی تعلیمات سے نابلد ہو اور یہ بھی نہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا چاہتے ہیں اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے کہ جنکے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان جواب حائل رہتا ہے اور جس آدمی کو خواہشات نفس در پیش رہیں وہ مقام مشاہدہ کی توفیق سے محروم رہتا ہے، جو آدمی خواہشات نفس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے وہ بلاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے غافل رہنا دخول فی النار سے بھی زیادہ سخت ہے، غیر اللہ کا تذکرہ دلوں کو سخت بنا دیتا ہے، فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ جس آدمی نے گمان کیا کہ اس نے کوئی حیلہ کر کے مجھ سے نجات حاصل کر لی ہے بلاشبہ وہ عجب میں مبتلا ہو کر میرے جال میں گرفتار ہو چکا، فرمایا: جب عقل میں غصہ داخل ہو جاتا ہے ورع و تقویٰ رخصت ہو جاتا ہے، اس آدمی کا کیا حال ہوگا جس میں عقل نام کی چیز ہو اور نہ ہی اس میں ورع ہو اس میں تو غصہ ہی غصہ ہوگا۔



## (۴۵۰) علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ

ابونعیم اصفہانی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں حضرات تبع تابعین میں سے ایک اپنے نفس کی چوکیداری کرنے والے، صابر، مجاہد، پلٹ پلٹ کر حملہ کرنے والے علی بن بکار رحمہ اللہ بھی ہیں، مصیصہ میں ابراہیم بن ادھم رحمہ اللہ کی صحبت میں بطور مرابط کے رہے ہیں ابوالحق فزاری اور مخلد بن حسین رحمہ اللہ کی صحبت میں بھی رہے۔

۱۴۱۲۹- محمد بن محمد بن عبید جرجانی، محمد بن مسیب، ارغیانی، عبد اللہ بن ضیق کہتے ہیں کہ ۲۰۶ھ میں علی بن بکار رحمہ اللہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا: انطاکیہ میں، فرمایا: تم اپنے گھر اپنے بازار کی حد تک رہو ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی ایسا آدمی مل جائے جو تمہاری آنکھوں کو جھاڑ پلا دے، جب ایسا کر لو گے تو تمہاری حالت کو کوئی گزند نہیں پہنچے گا۔

۱۴۱۳۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، عبد اللہ بن صیق، موسیٰ بن طرفہ کہتے ہیں: ایک لونڈی علی بن بکار رحمہ اللہ کے لئے بستر بچھایا کرتی تھی علی بن بکار رحمہ اللہ ہاتھ سے بستر کو مس کرتے اور پھر کہتے: بخدا! تو بہت پاکیزہ ہے بخدا! تو ٹھنڈا بستر ہے بخدا! میں تیرے اوپر آج رات نہیں سوؤں گا چنانچہ عشاء کے وضو سے صبح تک نماز پڑھتے رہے۔

۱۴۱۳۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، یحییٰ بن خلف تستری، عباس بن محمد بن حاتم، خالد بن تمیم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ علی بن بکار رحمہ اللہ سے نبی ﷺ کی ایک حدیث ”تم میں سے کوئی بھی ہرگز نہ مرے مگر وہ اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتا ہو“ کے بارے میں پوچھا گیا: کہنے لگے: اللہ تعالیٰ تمہیں اور فاجروں کو ایک ہی دار میں نہ ٹھہرائے۔

۱۴۱۳۲- عثمان بن محمد عثمانی، عبد اللہ بن سلیمان، زکریا بن یحییٰ، ابوبکر مقابری کہتے ہیں: ایک بار میں علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس گیا دیکھا کہ وہ خود اپنے ہاتھ سے اپنے گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے تھے، میں نے کہا: اے ابوالحسن! کیا کوئی اور آدمی نہیں جو آپ کا یہ کام کر دے؟ مجھے کہنے لگے: میں ایک جہاد میں شریک تھا اور دشمن سے شدید معرکہ جاری تھا مسلمانوں کو شکست ہو رہی تھی میں بھی شکست خوردہ ہوا، میری وجہ یہ ہوئی کہ میرا گھوڑا است پڑ گیا میں نے افسوس میں آ کر کہا: ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ گھوڑے نے آگے سے مجھے جواب دیا: ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ اور کہا کہ تو بھی تو میرا چارہ صاف نہیں کرتا ہے، پس اس وقت سے میں نے طے کر لیا کہ یہ کام میں کسی اور کو ہرگز نہیں سونپوں گا۔

۱۴۱۳۳- عثمان، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی، علی بن سہل، ابوالحسن بن ابی ورد سے مروی ہے کہ ایک آدمی کا کہنا ہے کہ ہم کچھ لوگ علی بن بکار رحمہ اللہ کے پاس آئے ہم نے ان سے کہا کہ حذیفہ عرشی آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، انھوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا: میں انھیں جانتا ہوں کہ وہ تیس سال سے حلال محض کھا رہے ہیں اور میں کھلی آنکھوں شیطان کو دیکھوں اس سے مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں حذیفہ عرشی سے ملاقات کروں اور وہ مجھ سے ملاقات کریں، میں نے اس بات پر کچھ اعتراض کیا: علی بن بکار رحمہ اللہ کہنے لگے: میں خوف زدہ ہوں کہ انکے لئے تصنع کروں اور غیر اللہ کے لئے اظہار نمائش کروں اور اللہ تعالیٰ کی آنکھوں میں گر جاؤں۔

۱۴۱۳۴- مسانید علی بن بکار رحمہ اللہ تعالیٰ..... محمد بن معمر، ابوبکر بن ابی عاصم، مسیب بن واضح، علی بن بکار، ہشام بن حسان،

۱- طبقات ابن سعد ۷/۴۹۰، والتاریخ الکبیر ۲/۲۳۵۰، والجرح ۲/۹۶۳ وسیر النبلاء ۹/۵۸۴، والبکاشف

۲/۳۹۳۸، وتہذیب الکمال ۲۹/۴۰۰.

۲- صحیح مسلم ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، وسنن ابن ماجہ ۴/۳۱۶، ومسنند الامام احمد ۳/۲۹۳، ۳۱۵، ۳۲۵، ۳۹۰، والسنن

الکبری للبیہقی ۳/۳۷۸، والترغیب والترہیب ۲/۲۲۹، وفتح الباری ۱۳/۶۱، ۳۸۳، ۳۸۵.



محمد بن سیرین کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی اہل معروف ہیں اور جو دنیا میں اہل منکر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل منکر ہیں۔ ۱

۱۳۱۳۵- ابراہیم بن احمد ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، علی بن بکار ابوالحسن مصیعی، ابوالحق فزاری، اعمش، شمر بن عطیہ، شمر بن حوشب ابو عطیہ کے سلسلہ سند سے عمرو بن عتبہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان بھی بحالت طہاۃ اللہ کے ذکر پر رات گزارے اور پھر رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ سے دنیا یا آخرت کی بھلائی طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ ۲

۱۳۱۳۶- محمد بن عاصم، احمد بن عبید اللہ دارمی، انطاکی، علی بن بکار، ابوالحق فزاری، اعمش، ابوصالح، کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہر دن اور ہر رات اللہ تعالیٰ کے کچھ آزاد کردہ بندے اور بندیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ (ہر دن رات) جہنم کی آگ سے آزاد کرتے ہیں۔ بلاشبہ ہر مسلمان کی ایک مستجاب دعا ہوتی ہے جب بھی وہ یہ دعا کرتا ہے قبول کر لی جاتی ہے۔ ۳

۱۳۱۳۷- احمد بن عبید اللہ بن محمد، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار، ابو خالد، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا: قرآن مجید کی پانچ پانچ آیتیں سیکھو۔

۱۳۱۳۸- ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے، احمد بن ہارون بن روح بردعی، علی بن بکار مصیعی، ابوالحق فزاری، لیث، ابواسوع، ابولیلی مولیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بخدا میں چاہتا ہوں کہ میں نماز کا حکم دوں پس نماز قائم کی جائے اور پھر میں انصار کے نو جوانوں کو حکم دوں (وہ لکڑیاں جمع کریں اور پھر) وہ نماز میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا ڈالیں۔ (یعنی جو لوگ باجماعت نماز مسجد میں آ کر نہیں پڑھتے ان کے گھروں کو جلا ڈالیں)۔ ۴

۱۳۱۳۹- محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابوالحق فزاری، اوزاعی، زہری، سعید بن مسیب، کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ جہری نماز میں لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کر دی جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا ابھی تم میں سے کسی نے میرے ساتھ نماز میں (قرأت کی ہے؟) لوگوں نے اثبات میں جواب دیا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تب ہی میں کہہ رہا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ جھگڑا کیا جا رہا ہے۔ ۵

۱۳۱۴۰- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن علی، محمد بن برکہ، علی بن بکار، ابوالحق فزاری، سفیان، منصور، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہؓ کی روایت ہے کہ ایک آدمی کا نبی ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا کہ وہ صبح کی نماز تک نیند سے بیدار نہیں ہوا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمی

۱۔ المستدرک ۱/۱۲۲، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۴۳، ۲۶۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۸/۳۶۱، ومسند الشہاب للقضاہی ۳۰۱، ومجمع الزوائد ۷/۲۶۲، ۲۶۳، وتاریخ أصہان ۲/۱۵، ۴۶، وكشف الخفاء ۱/۳۰۷۔

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۲۳۵، ۲۳۴، وسنن ابی داؤد، كتاب الادب باب ۱۰۴، وفتح الباری ۱۱/۱۰۹، والترغیب والترہیب ۱/۳۰۸۔

۳۔ مسند الامام احمد ۱/۲۵۴، والمعجم الكبير للطبرانی ۸/۳۳۰، والمعجم الصغير للطبرانی ۱/۱۵۵، ومجمع الزوائد ۳/۱۳۳، ۱۵۶، ۱۰۱، ۲۱۶، والدر المنثور ۱/۱۸۷، والترغیب والترہیب ۲/۱۰۳۔

۴۔ صحيح البخاری ۳/۱۶۱، وصحيح مسلم، كتاب المساجد باب ۴۴، وفتح الباری ۵/۷۴۔

۵۔ سنن ابی داؤد ۸۲۶، وسنن النسائی ۲/۱۴۰، وسنن الترمذی ۲/۳۱۲، المستدرک ۱/۲۳۹، ومسند الامام احمد ۱/۲۳۰، ۲۸۵، ۳۰۱، والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۱۵۷، ۱۵۸، وسنن الدارقطني ۱/۳۲۰، وشرح السنة ۳/۸۳۔



کے کانوں میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے۔

۱۴۱۴۱- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ حلبی، علی بن بکار، ابوالحق فزاری، سفیان ثوری، عثمان، زاذان کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی فزع (نقحہ صور) اور حساب سے خوفزدہ نہیں ہوں گے حتیٰ کہ انھیں جنت میں سیاہ مشک کے بلند ٹیلوں پر جمع کر لیا جائے گا۔ (۱) وہ آدمی جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قرآن مجید پڑھا پھر لوگوں کو امامت کرائی درآنحالیکہ وہ لوگ اس سے راضی رہے، (۲) وہ آدمی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خاطر دن رات میں پانچ نمازوں کی کڑی نگرانی کرے، (۳) وہ غلام جو بے دھڑک اللہ تعالیٰ کے حقوق کو ادا کرتا ہو اور غلامی کو اس میں رکاوٹ نہ بنائے۔

۱۴۱۴۲- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، علی بن بکار، یزید بن سمط، حکم بن عبد اللہ بن سعد ابی محمد بن عبد الرحمن بن ابی رجا، ان کی والدہ عمرہ کی سند سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین گھڑیاں ایسی ہیں کہ جو بھی مسلمان ان میں کوئی دعا کرے ضرور قبول ہوتی ہے بشرطیکہ قطع رحمی یا کسی گناہ کے بارے میں دعا نہ کرے، میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! وہ کون کونسی گھڑیاں ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱) جس وقت نماز کے لئے مؤذن آذان دے رہا ہوتا وقتیکہ خاموش ہو جائے۔ (۲) جب دو صفوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو (یعنی مسلمانوں اور کافروں کی صفیں آپس میں معرکہ آرا ہوں) تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان کوئی فیصلہ کر دے۔ (۳) اور جس وقت بارش برس رہی ہوتا وقتیکہ بند ہو جائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جس وقت مؤذن کو سنوں کیسے دعا کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جو دعا آپ کو تعلیم کی ہے مجھے بھی بتلا دیجئے۔ تم کہو جیسا کہ مؤذن اللہ کی تکبیر کرتا ہے۔

اللہ اکبر، اشہدان لا الہ الا اللہ، اشہدان محمد رسول اللہ“ پھر تم مجھ پر درود و سلام بھیجو پھر اپنی حاجت کا ذکر کرو، حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: اے عمرہ! مومنؓ کی دعائیں نشانوں میں سے کسی ایک نشان پر ضرور لگتی ہے جب تک کہ وہ قطع رحمی یا گناہ کے متعلق دعا نہ کرے یا تو بعینہ اسکی وہ دعا قبول کر لی جاتی ہے یا وہ دعا اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے یا اس کے لئے آخرت میں کام آنے کے واسطے ذخیرہ کر لی جاتی ہے۔

۱۴۱۴۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابوالحق فزاری، جریر، ابو نصرہ کہتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا اور جابر بن عبد اللہ کے گھر کے قریب ہی اتر اچنانچہ حضرت جابرؓ نے ہمیں حدیث سنائی کہ ہمارا گھر رسول اللہ ﷺ کے گھر سے دور تھا اور مسجد (نبوی) کے قریب کچھ خالی جگہ تھی ہم نے چاہا کہ منتقل ہو کر ہم اس جگہ میں آجائیں اور یہیں اپنے لئے گھر بنالیں چونکہ ہمارے گھر مسجد سے کافی دور تھے، چنانچہ جب نبی ﷺ کو (ہماری نقل مکانی کی) خبر ہوئی ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے گھروں ہی میں رہو چونکہ مسجد میں آتے وقت تمہارے قدموں کے نشانات بھی نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں۔ (یعنی جتنے قدم چل کر آتے ہو تمہارے لئے نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں)۔

۱۴۱۴۴- محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، ابوالحق فزاری، علی بن بکار، ابراہیم، بن فزاری، سفیان، ابوالحق، یزید بن ابی لہم، ابو جوزاء کے سلسلہ سند سے حضرت حسن بن علیؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھنے کے لئے مجھے یہ کلمات سکھائے۔

اللهم اهدنی فیمن ہدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت وبارک لہ فیما اعطیت وقنی

۱- صحیح البخاری ۱۴۸/۲، صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین باب ۲۸۔

۲- المعجم الصغیر للطبرانی ۱۲۳/۲، مجمع الزوائد ۳۲۷/۱، والترغیب والترہیب ۱۸۰/۱، ۲۶/۳، ۲۷۶، ۷۷۷۔

۳- تاریخ اصہبان ۳۳۵/۲۔

۴- کنز العمال ۳۳۳۵۔

۵- مسند الامام احمد ۳۷۱/۳، مسند ابی عوانہ ۳۸۸/۱۔



شر ما قضیت فاقضی لا یقضی علیک ولا یذل من والیت تبارکت ربنا وتعالیت

یا اللہ مجھے ہدایت عطا فرما ان لوگوں کے ساتھ جنکو تو نے ہدایت سے نوازا رکھا ہے مجھے دنیا و آخرت کی مصیبتوں سے بچا۔

ان لوگوں کے ساتھ جن کو تو نے بچایا ہے مجھ سے محبت کر ان لوگوں کے ساتھ جن سے تجھے محبت ہے اور جو کچھ تو نے مجھے عطا

کیا اس میں برکت عطا فرما۔

اور مجھے ان برائیوں سے بچا جو مقدر ہوں بے شک تو جو چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور تجھے کوئی حکم نہیں کرتا اور جسے تو دوست بنا لیتا ہے وہ ذلیل و رسوا نہیں ہوتا اے ہمارے رب تو بابرکت ہے اور تیری ذات بلند و برتر ہے۔

۱۴۱۴۵- محمد، محمد، علی بن بکار، انبراہیم بن محمد فزاری، سفیان، ابی اسحق، عیزار بن حریش، ابو نعیم کی سند سے حضرت ابی ابن کعب کی روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جب آپ ﷺ پڑھ چکے تو ایک شخص کا نام لیکر اس کے بارے میں فرمایا کہ فلاں شخص حاضر ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ جی ہاں حاضر ہے: حالانکہ وہ حاضر نہیں تھا: آپ ﷺ نے فرمایا: تمام نمازوں میں یہ دونوں نمازیں یعنی عشاء اور فجر منافقین پر بہت گراں گزرتی ہیں، اگر تم جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم گھٹنوں کے بل (یعنی افٹان و خیزاں) آتے اور پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہے اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اس میں شامل ہونے کے لئے جلدی چلنے کی کوشش کرنے لگتے اور آدمی کا اکیلے نماز پڑھنے سے دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر پڑھنا زیادہ ثواب کا باعث ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب کا باعث ہے اور جس قدر زیادہ ہوں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۴۰۴۶- محمد، علی بن بکار، ابواحق فزاری، ابو عمرو، ابو محمد، عطاء کے سلسلہ سند سے حضرت ابو ہریرہ کی روایت ہے کہ ہم ہر نماز میں اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو پڑھتے سنا ہے اور جو امور ہمارے اوپر پوشیدہ رہے انکو ہم تمہارے اوپر بھی پوشیدہ رکھتے ہیں۔

۱۴۱۴۷- ابو نعیم اصفہانی، محمد، محمد، علی بن بکار، ابواحق فزاری، اوزاعی، عمرو بن سعید، رجاء بن حیوہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبادہ بن صامت کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم لوگ میرے ساتھ نماز میں ہوتے ہو کیا تم بھی قرآن پڑھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بجز ام القرآن (سورت فاتحہ) کے ایسا مت کرو (یعنی صرف سورت فاتحہ پڑھو اور کچھ بھی نہ پڑھو)۔ (واضح رہے کہ مسئلہ قرأت خلف الامام مختلف فیہ ہے تفصیل کے لئے کتب کو دیکھئے) ۲

۱۴۱۴۸- محمد، علی بن بکار، ابواحق، اعمش، سفیان بن سلمہ کے سلسلہ سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھتے تو (قعدہ میں التحیات کی بجائے) یہ پڑھتے تھے السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل و علی میکائیل السلام علی فلان

یعنی اللہ پر سلام ہے اسکے بندوں پر سلام بھیجے سے پہلے جبریل پر سلام ہے میکائیل پر سلام ہے اور فلاں پر سلام ہے چنانچہ ایک دن جب آنحضرت ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اللہ پر سلام نہ کہو چونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔ لہذا

۱۔ صحیح مسلم، ۴۵۱، و مسند الامام احمد ۲/۴۶۶، ۴۷۲، ۵۳۱، ۵۳۰، ۱۳۰، و السنن الکبریٰ للبیہقی ۳/۵۵، و صحیح ابن خزيمة ۱/۱۴۷، ۱۳۸۳، و الترغیب والترہیب ۱/۲۶۷، و المصنف لابن ابی شیبہ ۱/۳۳۲۔

۲۔ مسند الامام احمد ۵/۸۱، و السنن الکبریٰ لابی احمد ۲/۱۶۶، و سنن الدارلقنی ۱/۳۴۰، و مجمع الزوائد ۲/۱۱۰، و لہب الراية ۲/۱۸، و المصنف لعبد الرزاق ۲/۲۷۵۔



جب تم میں سے کوئی نماز (کے قعدہ) میں بیٹھے تو یہ کہے: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ

یعنی سب تعریفیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں اے نبی تم پر سلام اور اللہ کی برکتیں ہوں ہم پر بھی سلام اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی برکت زمین و آسمان کے ہر نیک بندے کو پہنچتی ہے۔ ”اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ اس کے بعد نمازی کو جو دعا پسند ہو اللہ تعالیٰ کے حضور کرے۔

۱۳۱۴۹- ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد مفتوی، حاجب بن ازکین، یوسف بن مسلم، علی بن بکار، ابوامیہ بن یعلیٰ، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عاشوراء (مجرم کا) نواں دن ہے۔

### (۲۵۱) - قاسم بن عثمان رحمہ اللہ

شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں، حضرات تبع تابعین میں سے ایک قاسم بن عثمان بن جوئی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں رعایت و حفاظت وافر اور قوت کافیہ سے سرفراز کیا ہوا تھا۔

۱۳۱۵۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد الرحمن بن احمد، یوسف بن احمد بغدادی، احمد بن ابی حواری، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ قاسم جوئی کبیر کہتے ہیں: اولیاء کرام محبت حق تعالیٰ سے اپنے شکموں کو سیر رکھتے ہیں اور وہ دیگر لذت، کھانا، پینا، خواہشات نفس اور دنیاوی لذات سے ناواقف ہوتے ہیں چونکہ وہ ایسی لذت سے لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں کہ اس کے اوپر کوئی اور لذت ہوئی ہی نہیں کیا تم جانتے ہو کہ مجھے قاسم جوئی کے نام سے کیوں موسوم کیا گیا؟ چونکہ اگر میں ایک مہینے تک کھانا چھوڑ دوں میرا نفس کھانے پینے کا مطالبہ نہیں کریگا میں اس حالت میں اس سے راضی ہوں، میں اسے ہانک لاتا ہوں جہاں سے چاہتا ہوں اور جیسے چاہتا ہوں نفس کو دالیتا ہوں، یا اللہ! تو نے میرے ساتھ یہ معاملہ کیا ہے اسکے اتمام کی بھی مجھے توفیق عطا فرما: قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: محبت کی اصل معرفت ہے، اور طاعت کی اصل تصدیق ہے، خوف کی اصل مراقبہ ہے گناہوں کی اصل طول اول ہے اور حب جاہ ہر گناہ میں واقع ہونے کی اصل ہے، قاسم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: عمل قلیل معرفت کے ساتھ بدرجہا بہتر ہے عمل کثیر سے جو بدون معرفت کے ہو، اعمال کی اصل و جزو رضا ہے ورع دین کا ستون ہے، بھوک عبادت کا مغز ہے، پاکدامنی زبان کو قابو میں رکھنے میں ہے، جو آدمی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے وہ مصائب کو بھی نعمتوں میں شمار کرتا ہے اور اس پر اللہ کا شکر بھی کرتا ہے اگرچہ دنیا اس سے منہ ہی کیوں نہ موڑ لے۔ قاسم رحمہ اللہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں مسلم خواص کے پاس گیا انہوں نے مجھے کھانے کو ایک خربوزہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی پیش کی اور مجھے کہا: اے قاسم! کھاؤ، میں اپنے ایک دوست کے پاس گیا اس نے مجھے ایک کھیرہ اور آدھی روٹی کھانے کو دی تھی، کھاؤ بلاشبہ حلال میں اسراف کی گنجائش نہیں ہوتی جو آدمی جانتا ہو کہ اسکی کمائی کہاں سے آتی ہے وہ اسے بحسن و خوبی خرچ کرنا بھی جانتا ہے۔

۱۳۱۵۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، قاسم بن عثمان، ابن ابی سائب کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ

۱- صحیح البخاری ۲/۲۱۱، ۸۹، ۸۲۲، ۱۳۲، ۵۵، وفتح الباری ۲/۲۱۱، ۲۳۰،

۱۳۱/۱۱

۲- کنز العمال ۲۳۳۳۳



میرے والد ماجد رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی میں نے اہل زمیں میں سے ایک آدمی کو اپنا خلیفہ منتخب کیا ہے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے پروردگار! بھلا وہ کون خوش بخت ہے مجھے بتادے تاکہ میں اس کا غلام بن جاؤں؟ والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس شرط پر آپ کے دست اقدس پر بیعت کرتا ہوں کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں، چنانچہ آپ ﷺ نے دست اقدس پھیلا دیا۔ میں نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے پوروں سے خوبصورت کسی پورے کو نہیں دیکھا۔

۱۳۱۵۲- ابو بکر محمد بن احمد مفید، عبد اللہ بن فرج، قاسم بن عثمان، عبد العزیز بن ابی سائب سے مروی ہے کہ ابو سائب رحمہ اللہ نے فرمایا: بخدا! مجھے عابد پرسترد و شیراؤں سے بھی زیادہ ایک چھوکرے کا خوف ہے۔

۱۳۱۵۳- مسانید قاسم بن عثمان رحمہ اللہ تعالیٰ..... محمد بن احمد بن حسن، اسحاق بن ابوحسان، قاسم بن عثمان جوئی، عبد اللہ بن نافع مدنی، مالک، نافع، ابن عمر کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر اور میرے منبر کے درمیان زمین کا حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے بلاشبہ میرا منبر خوش کوثر پر ہوگا۔

۱۳۱۵۴- ابو بکر محمد بن احمد مفید، عبد اللہ بن فرج بن عبد اللہ بن قرشی، قاسم بن عثمان جوئی، سفیان بن عیینہ، احوص بن حکیم، خالد بن معدان، عبادہ بن صامت کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک شملہ (چادر) میں نماز پڑھی شملے کو پیچھے سے باندھ لیا تھا۔

۱۳۱۵۵- سلیمان بن احمد، سعید بن اوس دمشقی، قاسم بن عثمان جوئی، محمد بن یوسف فریابی، سفیان، عبد اللہ بن حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن ابی ثابت، ابو بکر بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کی حدیث ہے کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوتے، ابو بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں: میں نے پوچھا: کیا جنابت کی وجہ سے آپ ﷺ غسل کرتے تب پانی کے قطرے سر مبارک سے ٹپک رہے ہوتے؟ حضرت عائشہ نے فرمایا: نہیں! تو پھر اور کس وجہ سے؟

### (۲۵۲) مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ

تبع تابعین کرام میں سے ایک مضاء بن عیسیٰ شامی رحمہ اللہ بھی ہیں، محبت باری تعالیٰ نے انھیں مجذوب بنادیا تھا اور خوف خدا کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

۱۳۱۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبد الملک، زیاد بن ایوب، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خوف خدا کو ہاتھ سے مت چھوڑو اللہ تعالیٰ تمہیں خیر و بھلائی کی توفیق عطا فرمائے گا، خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرتے رہو ذلت و رسوائی سے دو چار نہیں ہو گے۔

۱۳۱۵۷- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ رحمہ اللہ نے فرمایا: دن کے عمل کو رات نکال لیتی ہے اور رات کے عمل کو دن نکال لیتا ہے۔

۱۳۱۵۸- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری، سے مروی ہے کہ مضاء بن عیسیٰ اور ابوصفوان بن عوانہ رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کسی آدمی سے محبت کرے اور پھروہ اس (محبوب) کے حقوق میں کوتاہی کرے لامحالہ وہ (محبت - دعویٰ محبت میں جھوٹا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی نوجوان کو خیر و بھلائی سے نوازنا چاہتے ہیں اسے کسی صالح آدمی کی صحبت اختیار کرنے کی توفیق عطا



فرماتے ہیں:-

۱۳۱۵۹- اسحق، ابراہیم، احمد سے مروی ہے کہ مضاء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ حذیفہ مرثی رحمہ اللہ نے فرمایا: دل دو طرح کے ہوتے ہیں (۱) خوبصورت اور اچھا دل جس کا وہ خواہاں ہوتا ہے۔ (۲) وہ دل جس کی چیز کی توقع رکھتا ہو۔

۱۳۱۶۰- عثمان بن علی عثمانی، ابوبکر احمد بن عبد اللہ دمشقی، ابوبکر بن حمدویہ، قاسم بن عثمان رحمہ اللہ کہتے ہیں: سلیمان و مضاء بن عیسیٰ و عبد الجبار اور مسلم بن زیاد واسطی نے بند کر دیا۔

۱۳۱۶۱- اسحق، ابراہیم، احمد کا بیان ہے کہ ایک بار میں اور ابوسلیمان، مضاء بن عیسیٰ کی زیارت کرنے ان کے پاس آئے، چنانچہ مضاء رحمہ اللہ نے انڈے پیش کئے حالانکہ وہ خود اور ابوسلیمان دونوں روزے میں تھے، گویا کہ میرا بھی روزے کا ارادہ تھا، مضاء رحمہ اللہ نے مجھے کہا: کھاؤ: میں نے کھانا شروع کر دیا۔

۱۳۱۶۲- حسین بن احمد بن بکر، ابو محمد بن احمد بن حمدان قشیری، حسین بن ربیع، عبید بن عاصم خراسانی، مضاء بن عیسیٰ، شعبہ، مغیرہ، ابراہیم و علقمہ واسود کے سلسلہ سند سے حضرت عبد اللہ بن مسعود کی حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اس کو (زبان کی طرف اشارہ کیا) اور اس کو (آپ ﷺ نے پیٹ کی طرف اشارہ کیا) قابو میں رکھا میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

### (۲۵۳) منصور بن عمار رحمہ اللہ

شیخ کہتے ہیں تبع تابعین کرام میں سے ایک منصور بن عمار رحمہ اللہ بھی ہیں، صفات باری تعالیٰ کو بیان کر کے آنسو بہایا کرتے تھے۔ حق تعالیٰ کی چوکت کے کپے مجاور تھے۔ مخلوق کو خدا کی طرف راغب کیا۔

۱۳۱۶۳- اسحق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی حواری، عبد الرحمن بن مطرف کہتے ہیں منصور بن عمار رحمہ اللہ کو بعد از وفات خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی ہے اور مجھے خطاب کیا: اے منصور! میں نے تیری طرف سے خلط ملط کے باوجود تیری مغفرت کر دی ہے الایہ کہ تو لوگوں کو میری یاد کی طرف متوجہ کرتا تھا۔

۱۳۱۶۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، مسلم بن عصام، عبد الرحمن بن عمر رستہ، یوسف بن عبد اللہ حرانی منصور بن عمار کہتے ہیں: ایک بار بشر مریمی نے مجھے خط لکھا اور مجھ سے پوچھا تمہارا کیا قول ہے قرآن مخلوق ہے یا غیر مخلوق؟ میں نے اسے جواباً خط لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم!

اما بعد!

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی عافیت بخشے، اگر اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت عطا فرمادے۔ تو یہ اس کی نعمت عظیمہ ہوگی اور نہ ہلاکت ہی ہلاکت ہے، آپ نے خط لکھ کر قرآن کے مخلوق یا غیر مخلوق ہونے کے بارے میں میری رائے دریافت کی ہے! خوب سمجھ لو (قرآن مجید کے بارے میں کلام کرنا) یعنی علم کلام کو سہارا بنا کر کچھ کہنا بدعت ہے اس میں سائل اور مجیب دونوں برابر کے شریک ہیں، اس مسئلہ میں سائل اور مجیب دونوں بے جا تکلف کا ارتکاب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہے اور اس کے سواء ہر چیز مخلوق ہے، قرآن اللہ کلام غیر مخلوق ہے پس تم اس قول پر اپنے نفس کو باز رہنے کی تاکید کرو۔ اللہ تعالیٰ کے مختلف اسماء حسنیٰ سے ہدایت پانے والے بن جاؤ اور قرآن میں اپنی طرح سے اللہ تعالیٰ کا نام ایجاؤ نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء کے متعلق الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو عنقریب انہیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں سے بنائے جو غائبانہ اس سے ڈرتے ہیں درآں حالیکہ وہ قیامت سے



بھی ڈرتے ہیں۔

۱۴۱۶۵- عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن حجاج، محمد بن علی بن خلف، زہیر بن عباد، سے مروی ہے منصور بن عمار کا بیان ہے کہ سلیمان بن داؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: خواہش نفس پر غلبہ پانا تنہا کسی شہر کو فتح کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۰۶۶- عثمان بن محمد، ابوالحسن بغدادی، ایک بھائی کے واسطے سے مروی ہے کہ سلیمان بن منصور کا بیان ہے کہ میں اپنے والد صاحب منصورؒ کی مجلس میں بیٹھا تھا کہ یکا یک ایک رقعہ مجلس میں آ پڑا اس میں لکھا تھا، بسم اللہ الرحمن الرحیم اے ابوسری! میں آپ کے مریدین میں سے ہوں میں آپ کے ہاتھ پر توبہ تائب ہوا ہوں میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ سے (۳۰) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے چنانچہ میں نے انیس (۲۹) قرآن مجید ختم کرنے کے مہر پر ایک حور خریدی ہے۔ چنانچہ میں نے انیس (۲۹) قرآن ختم کر لیے اور تیسواں قرآن ختم کرنے میں لگا ہوا تھا کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ایک حور محراب سے داخل ہو کر میرے پاس آئی، میں اس کی طرف برابر دیکھے جا رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو اس نے نرم و دلکش آواز میں یہ اشعار پڑھے۔

اتخطب مثلی وغنی تنام۔ ونوم المحبین عنی حرام

لانا خلقنا لکل امری۔ کثیر الصلوۃ براہ الصیام۔

ترجمہ: کیا تم مجھ جیسی حسین و جمیل حور کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہو اور پھر مجھ سے غافل ہو کر سو رہے حالانکہ مجھ سے غافل ہو کر محبت کرنے والوں کی نیند حرام ہے۔ چونکہ ہمیں اس آدمی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کثرت سے نماز روزے کا اہتمام کر دے۔ پس میں فوراً بیدار ہو گیا اور میں بہت زیادہ خوفزدہ تھا۔

۱۴۱۶۷- عثمان بن محمد عثمان، ابوقاسم بن اسود، ابوعلی بن وسیم زقاق مروی ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن عمار رحمہ اللہ سے کہا گیا آپ اس طرح کی (صوفیانہ و واعظانہ) باتیں کرتے ہیں حالانکہ ہم آپ میں بہت ساری چیزیں دیکھتے ہیں؟ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے کوڑے کے ڈھیر پر ریگنے والی جیونٹی سمجھو۔

۱۴۱۶۸- عبداللہ بن محمد، محمد بن عبدالرحیم بن شیب، سلیم بن منصور بن عمار سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سفیان بن عیینہ کے پاس گیا میں نے انھیں وعظ و نصیحت کی انہوں نے مجھے حدیثیں سنائیں۔ جب غم و حزن سے ان کی آنکھوں میں آنسو اُڑے تو انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بتے ہوئے آنسوؤں کو اپنی آنکھوں میں واپس لوٹا دیا۔ میں نے کہا: اے ابو محمد اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائیں آپ نے آنکھوں سے آنسوؤں کو بہایا کیوں نہیں؟ اور آپ نے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی کو پینے کیوں نہیں دیا؟ انہوں نے مجھے کہا: اے منصور بلاشبہ آنسو جب تک آنکھوں میں باقی رہتے ہیں دل میں غم و حزن کو باقی رکھتے ہیں اور غم ختم نہیں ہونے پاتا۔ میں نے سفیان رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ غم و حزن سے دلوں کی تعمیر کرتے تھے اور ایام زندگی میں غم و حزن کی لہر پھونک دیتے تھے، اگر یہ بات نہ ہوتی وہ آنسو بہا کر راحت پاتے۔

۱۴۱۶۹- حسین بن محمد عبداللہ نیشاپوری، محمد بن حسین بن موسیٰ سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: بندوں کے دل روحانیت سے لبریز ہوتے ہیں لیکن جب دلوں میں شک و خباہت گھس جاتی ہے تو روحانیت کا جنازہ اٹھ جاتا ہے، فرمایا: عارفین کے دلوں میں بڑی حکمت کو تصدیق کی زبان بیان کرتی ہے، زاہدین کے دلوں میں پڑی حکمت کو تفصیل کی زبان بیان کرتی ہے، بندوں کے دلوں میں پڑی حکمت کو توفیق کی زبان بیان کرتی ہے، مریدین کے دلوں میں پڑی حکمت کو فکر و تدبر کی زبان بیان کرتی ہے اور علماء کے دلوں میں پڑی حکمت کو تذکیر (دوسری کو نصیحت) کی زبان بیان کرتی ہے، جو آدمی دنیا کے مصائب پر بے صبری و آہ زاری کرتا ہے اسکی مصیبتیں اس



کے دین میں پڑ جاتی ہیں، پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو ذکر کے منکے بنادیا اور اہل دنیا کے دلوں کو طمع و لالچ کے منکے بنادیا۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زاہدین کے دلوں کو توکل کے برتن فقراء کے دلوں کو قناعت کے برتن اور متوکلین کے دلوں کو رضاء کے منکے بنادیا، بندے کا عمدہ لباس عاجزی و انکساری ہے اور عارفین کا عمدہ لباس تقویٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ”وَلِبَاسُ الْقِسْوَىٰ ذَلِكْ خَيْرٌ“ (اعراف: ۲۶) تقویٰ کا لباس بہت بہتر ہے۔ منصور رحمہ اللہ نے فرمایا: نفس کی سلامتی اسکی مخالفت میں ہے اور نفس کی معصیت اس کی متابعت میں ہے۔

۱۳۱۷۰- ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق محمد بن اسحاق سراج، احمد بن موسیٰ انصاری سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ حج پر چلا گیا راستے میں کوفہ کی ایک گلی میں اترا، میں انتہائی تاریک رات ”طیحا مستحککۃ“ میں گلی سے باہر نکلا اچانک رات کی تاریکی میں غائبانہ آواز سنائی دی کہنے والا کہہ رہا تھا: اے میرے معبود! تیری عزت کی قسم تیرے جلال کی قسم میں نے اپنی معصیت سے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا دراصل حالیکہ میں تیری معصیت کر چکا جب کہ تیری معصیت کی، میں تیرے عذاب سے جاہل بھی نہیں ہوں لیکن ایک خطا جو پیش آئی اس پر بھی میری بدبختی نے جلتی پر تیل کا سا کام کیا، تیری پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا میں نے بھرپور تیری فرامانی کی جہالت میں تیری مخالفت کی پس اب کون مجھے تیرے عذاب سے پناہ دے گا؟ اور جب تیرے متعلق کی رسی ٹوٹ جائے پھر اسکو کون جوڑے گا؟ ہائے افسوس جوانی! جب وہ آدمی اپنی بات سے فارغ ہوا میں نے آیت کریمہ ”نَارًا وَقُودًا النَّاسُ وَالْحِجَارُ“ ایسی آگ جبکہ ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے“ (البقرہ: ۲۴) تلاوت کی، اچانک میں نے دھڑام سے گرنے کی آواز سنی اس کے بعد مجھے کچھ محسوس نہ ہوا، میں آگے بڑھ گیا صبح کو جب میں اپنے ٹھکانے میں واپس آیا کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ ایک جنازہ نکال کر لے جا رہے ہیں، اچانک میرے سامنے سے ایک بوڑھی کمزور عورت آئی، اس سے میں نے اس جنازے کے متعلق دریافت کیا، وہ بڑھیا مجھے نہیں جانتی تھی، کہنے لگی: اس آدمی کا بدلہ صرف وہی بدلہ ہو، میرا بیٹا گزشتہ رات کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، اس آدمی نے قرآن مجید کی ایک آیت پڑھی جسے سن کر میرے بیٹے کا کلیجہ پھٹ گیا اور انسی لمحے اس کی روح پرواز کر گئی۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۳۱۷۱- ابراہیم بن ابی طالب نیشاپوری، ابن ابی دنیا، محمد بن اسحاق سراج، (دوسری سند) ابو نعیم اصفہانی، اپنے والد سے احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ منصور بن عمار رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک تاریک رات میں گھر سے باہر نکلا میرا گمان تھا کہ صبح ہو چکی ہے جب مجھے صبح کے اثرات محسوس نہ ہوتے میں ایک دروازے کی چوکت پر بیٹھ گیا اور صبح کی انتظار کرنے لگا کیا ایک مجھے کسی نو جوان کی دل ہلا دینے والی آواز سنائی دی وہ نو جوان دعاء کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ رو بھی رہا تھا وہ دعا میں کہہ رہا تھا: یا اللہ! تیرے جلال کی قسم میں نے تیری معصیت کر کے تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا، لیکن جب میں نے تیری معصیت کی تو جہالت کی وجہ سے کی، میں تیرے عذاب سے ناواقف نہیں ہوں، نہ ہی تیری عقوبت اپنے اوپر ڈالنا چاہتا ہوں، تیری نگاہ دور رس سے پوشیدہ بھی نہیں ہوں، لیکن میں نفس کے چکر میں پھنس گیا اس پر میری بدبختی نے بھی جلتی پر تیل کا سا کام کیا تیری بے حساب پردہ پوشی نے مجھے دھوکے میں رکھا، میں تیری فرامانی کا ارتکاب کر چکا اور جہالت میں آ کر تیری مخالفت کر چکا، تیرے عذاب سے مجھے کوئی چھٹکارہ دے گا، تیرے عذاب دہندہ فرشتگان کے آہنی ہاتھوں سے مجھے کون نجات دے گا، تیرے تعلق کی ٹوٹی ہوئی رسی کو کون جوڑے گا، ہائے افسوس! جس وقت کہ نیکو کاروں سے کہا جائے گا: پل صراط کو عبور کر جاؤ اور بوجھلوں سے کہا جائیگا: نیچے گر جاؤ، کاش مجھے پتہ ہوتا آیا کہ میں بوجھلوں کے ساتھ نیچے گر جاؤں گا یا پل صراط کو نیکو کاروں کے ساتھ عبور کر جاؤں گا، ہائے میری ہلاکت، میری عمر طویل ہوئی اور گناہ بھی دو چند ہو گئے، میں سن رسیدہ ہو گیا اور میری خطائیں بھی بڑھ گئیں اے میری ہلاکت! میں کب تو بہ کروں گا، کب واپس لوٹوں گا اور مجھے اپنے رب سے حیا بھی نہیں آتی، منصور کہتے ہیں: جب نو جوان کی باتیں میں سے سن لی دروازے پر میں نے اپنا منہ رکھا اور زور سے کہا: ”اعوذ باللہ من“



الشیطن الرجیم . بسم اللہ الرحمن الرحیم . بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے والا اور جاننے والا ہے ”نار او قودھا الناس والحجارة“ (تحریم: ۶) ایسی آگ کہ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے ”منصور رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر میں نے آواز میں شدید بے چینی اور اضطراب سنا لیکن تھوڑی دیر بعد خاموشی طاری ہو گئی میں نے کہا: یہاں ضرور کوئی نہ کوئی مسئلہ پیش آ گیا ہے۔ سب نے دروازے پر بطور علامت کے ایک نشانی لگا دی اور خود آگے چل پڑا، جب صبح کو واپس لوٹا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جنازہ رکھا ہوا ہے اور ایک بوڑھا بیٹا روئے اندر اور باہر آ جا رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا: اے اللہ کی بندی اس میت کا تم سے کیا رشتہ ہے؟ کہنے لگی: اپنا کام کرو اور میرے غموں کو دو بالا نہ کرو، میں نے کہا: میں مسافر آدمی ہوں مجھے خبر دے دو، کہنے لگی: بخدا! اگر تو پردیسی نہ ہوتا میں تجھے کبھی حقیقت حال سے آگاہ نہ کرتی، یہ میرا بیٹا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے رشتہ داروں میں سے ہے۔ جب رات چھا جاتی یہ اپنی جائے نماز پر کھڑا ہو جاتا اور اپنے گناہوں پر روتا رہتا۔ دن کو کھجور کے پتوں کا کاروبار کرتا تھا اور اس نے اپنی آمدنی کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک تہائی مجھے کھلاتا ایک تہائی مسکین کو دے دیتا اور ایک تہائی سے شام کو خود روزہ افطار کرتا، چنانچہ آج رات اس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اللہ تعالیٰ اسے اچھا بدلہ نہ دے، اس نے میرے بیٹے کے پاس کچھ آیات تلاوت کیں ان میں جہنم کا ذکر تھا، میرا بیٹا آیات سن کر سخت بے چینی کا شکار ہو گیا اور مسلسل روتا رہا حتیٰ کہ اسکی روح پرواز کر گئی رحمہ اللہ تعالیٰ، منصور رحمہ اللہ کہنے لگے: جب اللہ تعالیٰ کے خوفزدہ بندے سطوت سے خائف ہوتے ہیں ان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔

### مسانید منصور بن عمار رحمہ اللہ تعالیٰ

۱۳۱۷۲- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحق ثقفی، محمد بن جعفر، منصور بن عمار، بشیر بن طلحہ، خالد بن دریک، یعلیٰ بن منبہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہنم مؤمن کو (مخاطب کر کے) کہتی ہے: اے مؤمن! گزر جا تیرے نور نے میرے شعلوں کو بجھا دیا ہے۔

۱۳۱۷۳- سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، سلیمان بن منصور بن عمار، اپنے والد سے مثل مذکور بالا کے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۳۱۷۴- سلیمان بن احمد، محمد بن ادریس بن مطیب مصیصی، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، معروف ابو خطاب سے حضرت واثلہ بن اسقع کی روایت ہے کہ جب میں اسلام لایا اور نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ پانی اور پیری کے پتوں کے ساتھ غسل کرو اور کفر کے بالوں کو اپنے سے دور کر دو (یعنی مونڈ ڈالو)۔

۱۳۱۷۵- ابو بکر محمد بن احمد بغدادی بن مفید، موسیٰ بن ہارون و محمد بن لیث جوہری، سلیمان بن منصور بن عمار، منصور بن عمار، محمد بن منکر، منکر کے سلسلہ سند سے حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ انصار کا ایک نوجوان جسے ثعلبہ بن عبد الرحمن کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اسلام لایا اور نبی ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا، ایک دن آپ ﷺ نے اسے کسی کام سے بھیجا (راستے میں) کسی انصاری کے دروازے کے پاس سے گزرا اتفاقاً اسکی نظر انصاری کی بیوی پر جا پڑی اور وہ غسل کر رہی تھی وہ کھڑا ہو کر بار بار عورت کو تکتا رہا (اسی لمحے) اسکو خوف لاحق ہوا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ پر میرے متعلق وحی نہ نازل ہو جائے، چنانچہ جدھر جا رہا تھا اسی سمت بھاگ گیا اور مکہ و مدینہ کے درمیان واقع پہاڑوں میں آ گیا، پیچھے رسول اللہ ﷺ نے اسے چالیس (۴۰) روز تک گم پایا یہ وہی دن ہیں کہ جن کے متعلق کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ کے رب نے اسے چھوڑ دیا ہے اور اس سے بیزار آ گیا ہے، پھر جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہنے لگے: اے محمد! اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور بعد سلام کہ تیری امت کا بھاگنے والا نوجوان ان پہاڑوں میں سے ہے اور جہنم کی آگ سے میری پناہ مانگ رہا ہے۔

۱- تاریخ بغداد ۵/۱۹۳

۲- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۹/۱۳، والصغیر للطبرانی ۲/۲۲، ومجمع الزوائد ۱/۲۸۳، وکنز العمال ۱۳۵۳



رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اور اے مسلمان! دونوں جاؤ اور میرے پاس ثعلبہ بن عبد الرحمن کو لے آؤ چنانچہ وہ دونوں مدینہ منورہ کے سراغ رساؤں کی ایک جماعت میں نکل گئے راستے میں انھیں مدینہ منورہ کا ایک چرواہا ملا جسے رفاقہ کہا جاتا تھا، حضرت عمرؓ نے اس سے پوچھا: اے رفاقہ! کیا تجھے ان پہاڑوں کے درمیان کسی نوجوان کے ٹھہرنے کا علم ہے؟ رفاقہ بولا: شاید آپ کی مراد جہنم سے بھاگنے والا ایک نوجوان ہے، عمرؓ نے فرمایا: تمہیں کیا علم ہے کہ وہ جہنم کی آگ سے بھاگنے والا ہے؟ رفاقہ نے کہا: چونکہ آدھی رات کے وقت وہ سر پر ہاتھ رکھ کر ان پہاڑوں سے نکل کر ہمارے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے کاش! تو میری روح کو قبض کر کے قبض شدہ ارواح میں شامل کرے اور میرے جسم کو مردہ جسموں میں شامل کر لے، درآنحالیکہ مجھے رسوا نہیں کرنا۔ حضرت عمرؓ بولے: ہم اسی کی تلاش میں ہیں۔ چنانچہ رفاقہ ان کے ساتھ ہولیا آدھی رات کے وقت جب وہ نوجوان نکل کر بستی والوں کے پاس آیا سر پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگا: اے کاش! میری روح قبض کر لی جاتی، اور میرا جسم مردہ جسموں کے ساتھ شامل کر لیا جاتا، اور مجھے عدالت کے ٹھہرے میں ننگا نہ کیا جاتا؟ حضرت عمرؓ فوراً جھپٹے اور اسے پکڑ لیا، نوجوان بولا مجھے امان اور جہنم کی آگ سے خلا صی چاہیے، حضرت عمرؓ نے اس سے کہا: میں عمر بن الخطاب ہوں، بولا: اے عمر! کیا رسول اللہ ﷺ کو میرے گناہ کا علم ہے فرمایا: مجھے بجز اس کے کچھ علم نہیں کہ آپ ﷺ کل تمہارا ذکر کیا اور مجھے اور سلمان کو تیری تلاش میں بھیج دیا۔ نوجوان بولا: اے عمر! مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت داخل کرنا جب آپ ﷺ نماز میں ہوں۔ اور بلالؓ ”قد قامت الصلوة“ کہہ رہے ہوں فرمایا: چلو میں ایسا ہی کروں گا، چنانچہ دونوں حضرات نوجوان کو لیکر مدینہ کی طرف چل پڑے اور خاص فجر کی نماز میں جا پہنچے عمرؓ اور سلمانؓ جلدی سے صف میں جا کھڑے ہوئے نوجوان نے جب رسول اللہ ﷺ کی قرأت سنی بیہوش ہو کر گر پڑا جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا ارشاد فرمایا: اے عمر! اور اے سلمان! ثعلبہ بن عبد الرحمن کا کیا ہوا؟ بولے: یا رسول اللہ! وہ سامنے ہے، رسول اللہ ﷺ اسکی طرف کھڑے ہوئے، نوجوان بولا: لے لے لے! آپ ﷺ نے اسکی طرف دیکھا اور پوچھا: تم میرے پاس سے کیوں غائب ہو گئے تھے، عرض کیا یا رسول اللہ! میرے گناہ نے مجھے کہیں غائب ہو جانے پر مجبور کر دیا تھا، ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایک ایسی آیت نہ بتاؤں جو تمہارے گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بن جائے؟ کہا: ضرور بتائیے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کہو اللہم! اتنا فی الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“ (بقرہ: ۲۰۱)

یا اللہ! ہمیں دنیا و آخرت کی اچھائیاں عطا فرما اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچالے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا گناہ بہت بڑا ہے، ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ کلام اللہ بہت بڑا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے گھر واپس جانے کا حکم دیا، گھر جا کر وہ مسلسل آٹھ دن تک مقرر رہا حضرت سلمانؓ آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ ثعلبہ کے پاس جائیں گے چونکہ وہ کئی دنوں سے بیمار ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے ساتھ اس کے پاس چلو، چنانچہ جب اس کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے اسکا سر پکڑ کر اپنی گود مبارک میں رکھا اس نے اپنا سر آپ ﷺ کی گود سے کھسکا لیا آپ ﷺ نے فرمایا: سر گود سے کیوں کھسکا رہے ہو؟ عرض کیا: چونکہ میرا سر گناہوں سے بھرا پڑا ہے، ارشاد فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلتا ہے؟ عرض کیا میں اپنی جلد اور ہڈیوں کے درمیان چیونٹی کے ریگنے کی سی حرکت محسوس کرتا ہوں، فرمایا: تمہیں اس وقت کس چیز کی خواہش ہے؟ کہا: مجھے اپنے رب کی مغفرت کی خواہش ہے، چنانچہ اسی وقت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور بعد از سلام کہ ”اگر میرا یہ بندہ بھری زمین کے بقدر گناہ لے کر مجھ سے ملتا، میں بھی اسے بھری زمین کے بقدر مغفرت عطا کرتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس بارے میں نہ بتاؤں عرض کیا: ضرور بتائیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے بتایا نوجوان نے سن کر ایک چیخ ماری اور مر گیا، رسول اللہ ﷺ نے اسکو غسل دینے اور کفنانے کا حکم دیا اور خود آپ ﷺ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی، جب صحابہؓ نے جنازہ اٹھایا آپ ﷺ نے نوجوان کی اگلیوں کے اطراف پر چلنا شروع کیا (یعنی ایک طرف چلنے لگے) صحابہؓ نے یوں چلنے کی وجہ دریافت کی؟ ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی



جس نے مجھے نبی برحق بنا کر بھیجا ہے! میں زمین پر پاؤں رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا ہوں چونکہ کثیر تعداد میں آسمان سے اس کے ساتھ مشالیت کے لئے فرشتے اترے ہیں۔

### (۲۵۴) حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ

اولیاء تبع تابعین کرام میں سے ایک روشن علامت، پسندیدہ دوراندیش، حقائق کا پرچار کرنے والے، راستوں کو عبور کرنے والے ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ بھی ہیں ان کے ملفوظات عبارات وثیقہ اور اشارات دقیقہ سے لبریز ہیں انہوں نے فکر و نظر کی تو عبرت حاصل کی اور اگر ان کی نصیحت کی گئی باز آ گئے۔

۱۴۱۷ھ - سلیمان بن احمد، علی بن یثیم مصری سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ یوں دعا کرتے تھے: یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو ظالموں کے ٹھکانوں کو تجاوز کر گئے، انھیں جاہلوں کی موانست سے وحشت تھی۔ انہوں نے اخلاص کے نور سے عمل کا ثمرہ حاصل کیا، جو حکمت کے چشموں سے پی گئے، بچھداری کی کشتی پر سوار ہوئے، جنھوں نے یقین کی آندھی سے شکوک کو اکھاڑ پھینکا، نجات کے بحر عمیق میں موجزن ہوئے اور اخلاص کے کنارے کے مشتاق رہے یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی ارواح بلند یوں میں پرواز کر گئیں، ان کے دلوں کے مقاصد تقویٰ کی اتھاہ گہرائیوں تک جا پہنچے حتیٰ کہ نعمتوں کے باغات میں جا بیٹھے، جنھوں نے جنت میں تسنیم کے پھلوں کو توڑا، جو سرور کی موجوں میں گھس گئے، جنہوں نے عیش و عشرت کے جام چڑھائے اور عرش بریں کے نیچے عزت و شرافت کے سائے تلے جا بیٹھے، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جنہوں نے صبر کے دروازے کھول دیئے، جنھوں نے بے صبری کی خندقیں پر کر دیں، جنھوں نے عقاب کی شدت کو عبور کیا اور خواہش نفس کے پل کو پاؤں تلے روند کر آگے بڑھ گئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنة ہی الماوی

اور جو آدمی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے باز رکھا پس جنت اس کا ٹھکانا ہے۔

یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن کی طرف ہدایت کے پہاڑوں نے اشارہ کر دیا ہے، جن کے لئے نجات کے راستے واضح ہو گئے اور وہ اخلاص یقین کے راستے پر چل پڑے۔

۱۴۱۷ھ - ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن احمد ان، نیشاپوری ابو حامد، عبد القدوس بن عبد الرحمن شامی سے مروی ہے کہ ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے اکثر دعائیہ کلمات یہ ہوتے تھے: یا اللہ! میں تجھ ہی تک تقرب حاصل کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی احسانات ہیں، میں سفارش کی درخواست تجھ ہی سے کرتا ہوں چونکہ مجھ پر تیرے ہی انعامات ہیں۔ اے میرے معبود! میں بھری محفلوں میں تجھے اسی طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ درباب کو پکارا جاتا ہے اور خلوت میں تجھے اس طرح پکارتا ہوں جس طرح کہ احباب کو پکارا جاتا ہے، بھری محفل میں کہتا ہوں "اے میرے معبود" خلوت میں کہتا ہوں اے میرے حبیب میں تیری ہی طرف رغبت کرتا ہوں اور میں تیرے لئے ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اقرار کرتے ہوئے کہ تو ہی میرا رب ہے، تیری طرف میں نے لوٹنا ہے، تیری رحمت سے میری ابتداء ہوئی ورنہ میں تو قابل ذکر شے ہی نہیں تھا، تو نے مجھے مٹی سے پیدا کیا اور باپ کی صلب میں لاٹھیرایا پھر وہاں سے ماں کے رحم میں منتقل کیا، تو نے مجھے اپنی رحمت سے بانجھ پن سے نہیں باہر نکالا پھر میری خلقت کی ابتداء پکائی ہوئی منی سے ہوئی پھر تو نے مجھے تین تاریکوں میں لاٹھیرایا خون اور ملوث گوشت کے درمیان، تو نے مجھے عورتوں کی شکل میں نہیں ڈھالا پھر تو نے مجھے دنیا میں بھیجا اور آں حالیکہ میں باعتبار خلقت کے ٹھیک ٹھاک تھا، جب میں چھوٹا بچہ تھا تو نے ہنگاموں میں میری حفاظت کی، تو نے مجھے مزیدار دودھ کی غذا عطا فرمائی



تو نے مجھے ماؤں کی گودوں میں دیدیا، تو نے ان کے دلوں میں میری شفقت ڈال دی تو نے اچھی طرح سے میری تربیت کی، تو نے میرا نظام کار اچھی طرح سے چلایا، جنات کی شرارتوں سے مجھے محفوظ رکھا، شیاطین انس سے میری حفاظت فرمائی تو نے میرے بدن کی بھی حفاظت کی، مجھے ہر ایسے عیب سے پاک رکھا جو مجھ میں نقص پیدا کر دیتا، اے میرے رب تو بڑی برکت والا ہے اور تو بلند شان والا ہے، یا رحیم جب میں نے کلام شروع کیا تو نے مجھ پر انعامات کی بارش برسادی، تو نے ہر سال مجھے جسمانی تری عطا فرمائی، اے جلال و اکرام والے تو بہت بلند ہے، حتیٰ کہ تو میرے شہوں کا مالک ہے، میرے اعضاء کو تو نے مضبوط بنایا مجھے عقل کامل عطا فرمائی، تو نے میرے دل سے غفلت کے پردوں کو پاک کیا، تو نے اپنی کاریگروں کے عجائب میرے دل میں ڈالے، تو نے اپنی حجت کو واضح کیا تو نے اپنی ذات پر میری راہنمائی کی، اپنے رسولوں کی لائی ہوئی تعلیمات کی مجھے معرفت عطا فرمائی، مجھے انواع و اقسام کے معالیش عطا فرمائے، تو نے اپنے فضل عظیم سے مجھے طرح طرح کے عمدہ لباس عطا کئے، تو نے مجھے ٹھیک ٹھاک کر دیا پھر تو مجھے ایک نعمت دے کر راضی نہیں ہوا بلکہ مجھ پر ان گنت نعمتوں کی بارشیں برسادیں، تو نے مجھ سے ہر طرح کی تکلیف و آزمائش کو دور کیا، تو نے مجھے فسق و فجور کی راہیں سمجھائیں تاکہ ان سے میں اجتناب کر سکوں، تو نے مجھے تقویٰ کی دولت عطا فرمائی تاکہ میں اسے اختیار کروں، تو نے مجھے اس چیز کی ہدایت دی جو مرتبے میں مجھے تیرے قریب تر کر دیتی، اگر میں نے تجھے کبھی پکارا تو نے میری پکار کا جواب دیا اگر میں نے تجھ سے کچھ سوال کیا تو نے مجھے وہ عطا کیا، اگر میں نے تیرا شکر ادا کیا تو نے میری پاسداری کی، اگر میں نے تیرا شکر کیا تو نے مجھے توشہ عطا فرمایا، اے میرے معبود! میں تیری کون کونسی نعمتوں کو شمار کروں، کیا تو نے مجھے بھرپور نعمتوں سے نوازا نہیں یا مجھ سے مصائب کو دور نہیں کیا، میں تیرے لئے گواہی دیتا ہوں جو میرا باطن و ظاہر مشاہدہ کرے، اور میرے اعضاء محسوس کریں، یا اللہ! میں تیری نعمتوں کے احصاء کی طاقت نہیں رکھتا ہوں، تو کیونکر تیرے شکر کی طاقت رکھوں؟ میں تیرے برحق قول کو کہتا ہوں ”وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها“ (ابراہیم: ۳۴) اور اگر تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو گننا شروع کرو تم نہیں گن سکتے ہو، یا پھر میرا شکر تیری نعمتوں کو کیسے محیط ہو سکتا ہے، تیرا شکر میرے نزدیک بہت عظیم ہے، تو نے مجھ پر بھرپور انعامات کیئے، جیسا کہ تیرا فرمان ہے:

”وما بکم من نعمة فمن الله“ (نحل: ۵۳) تمہارے اوپر جو بھی نعمتیں ہیں وہ من جانب اللہ ہیں، بلاشبہ تیرا قول سچا ہے اے میرے معبود! تیرے پیغمبروں نے تیری وحی کردہ تعلیمات بغیر کم و کاست کے پوری پوری پہنچادی ہیں، پس میں اپنی قوت طاقت جہد اور اپنی بساط کے بقدر کہتا ہوں الحمد للہ علی جمیع احسانہ حمدا یعدل حمد الملائکة المقربین والانبیاء والمرسلین“

۱۲۱۷ھ - عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن عبد الملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ دعا کرتے ہوئے کہتے: یا اللہ! میری رغبت کا تمام تر مقصد تو ہی ہے اور تجھی سے میں اپنی حاجت طلب کرتا ہوں اور میں اپنے مطلوب کی کامیابی کی امید تجھی سے وابستہ کرتا ہوں، میرے مسائل کی کنجیاں تیرے ہی قبضہ میں ہیں، میں خیر و بھلائی کا سوال تجھی سے کرتا ہوں تیرے علاوہ اس کی امید کسی سے نہیں رکھتا ہوں، مجھے تیری معرفت حاصل ہو جانے کے بعد تیری رحمت سے کوئی مایوسی نہیں۔ اے وہ ذات جس نے ہر چیز کی حکمتوں کو جمع کر رکھا ہے، اے وہ ذات جس کا حکم ہر چیز میں چلتا ہے۔ اے کریم ذات! تیرے سوا کوئی نہیں جسکو میں اپنے مسئلہ سے آگاہ کروں، میں تیرے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا ہوں، میں تیرے سوا کسی کی مشیت پر اعتماد بھی نہیں کرتا ہوں، پس اگر میں تجھے بھول جاؤں پھر کسی سے سوال کر سکتا ہوں، یا اللہ! میرا بھروسہ تجھی پر ہے اگرچہ غفلات و عثرات مجھے تجھ سے دور کر دیں یا دھوکے میں ڈال کر غافل کر دیں اے لغزشوں کو معاف کرنے والے! اگر تو نے میری لغزشوں کو درگزر نہ کیا تو مجھے قابل اعتماد کوئی ٹھکانا نظر نہیں آتا جس پر میں اعتماد کروں، میری نعمت و قدرت تجھی سے ہے میں تیری نعمتوں میں چلتا ہوں تیری قدرت ہی میں پہچانتا ہوں میں تیرے علم میں



اشفاق ہی سمجھتا ہوں اور تیرے امر کی عزیمت میں نقص نہیں سمجھتا ہوں، اسے وہ ذات جس تک سوالات کی انتہا ہوتی ہے میں کبھی سے سوال کرتا ہوں اور میں تیری طرف رغبت کرتا ہوں اے مرجع حاجات کہ مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال کر دے تاکہ اس دولت کو لے کر میں تیرے حضور حاضری دوں، تاکہ میں تیرے عظیم تر وسیلے کے ذریعے تجھ تک رسائی حاصل کر سکوں، اور یہ کہ مجھے ایسا یقین محکم عطا فرما جسے کوئی شبہ کمزور نہ کر سکے اور نہ ہی اسے کسی قسم کے شکر کا خطرہ بودہ کر سکے، اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرا معاملہ آسان تر کر دے، میرا دل تیری محبت ہی کا دم بھرتا ہے، حتیٰ کہ میں لمحہ بھر کے لئے بھی تیری یاد سے غافل نہیں ہوتا ہوں، اے وہ ذات جس کے ذکر کی حلاوت سے خائفین کی زبانیں اکتاتی نہیں ہیں اور اسکی طرف رغبات سے خاشعین کے آنسو تھمتے نہیں، میرے دل بکے پوشیدہ رازوں کی انتہا تو ہی ہے، تاریکیوں میں میری تمام تر امیدوں کا مرجع تو ہی ہے، کون ہے وہ جس نے تیری مناجات کا ذائقہ چکھا ہو اور پھر وہ تیری طاعت و رضا سے منہ موڑ لے؟ اے میرے رب میں نے اپنی عمر تجھ سے غفلت میں گزار دی، میں نے اپنی جوانی تجھ سے دوری میں بوسیدہ کر دی، اے میرے رب دھوکے نے مجھے تیرے غضب کے قریب تر کر دیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں میں تیرے سامنے کھڑا ہوں اور تیرے کرم کو وسیلہ بنائے ہوئے ہوں مجھے اس مقام سے نہ ہٹانا جس پر تو نے مجھے کھڑا کیا ہے کہ میری جگہ کسی اور کو لا کھڑا کرے، سلامتی کے مقام سے مجھے منتقل نہیں کرنا، اے میرے رب! میں تجھ سے عفو و درگزر کا طالب ہوں چونکہ عفو و درگزر تیری شاندار نعمت ہے، اے وہ ذات جس کی نافرمانی کی جاتی ہے اور پھر اسی کی طرف رجوع بھی کر لیا جاتا ہے اور راضی ہو جاتا ہے۔

اے مہربان! اے درگزر کرنے والے، مجھ میں طاقت نہیں ہے کہ میں تیری معصیت سے انتقال کر جاؤں مگر اس وقت میں جس وقت کہ تو مجھے بیدار کر دے، جس بات سے تو راضی ہونا چاہتا ہے اسے میں کہہ لیتا ہوں، میرا خشوع و خضوع تیرے ہی لئے ہے، اے میرے معبود! مجھے اپنی طاعت میں داخل کر کے عزت عطا فرما! مجھے اس نظر سے دیکھ جو نظر تو اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں کی طرف کرتا ہے اے قریب ذات! عزت کے طلبگاروں سے دور نہ ہونا، اے وودو! گناہگاروں کو سزا دینے میں جلد بازی سے کام نہ لینا، میری مغفرت کر اور مجھ پر رحم کر اے ارحم الراحمین۔

۱۴۱۷ھ - محمد بن عبد اللہ بن زید، ابو عباس احمد بن عیسیٰ و شفاء، سعید بن عبد الحکم، سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں طلب مناجات میں نکل گیا اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی میں نے فہم نہ کر سکی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی دریا میں غوطہ زن ہے وہ دریا سے نکل کر ساحل پر آیا اور دعا کرنے لگا یا اللہ! تو جانتا ہے میں کچھ بھی نہیں جانتا ہوں کہ گناہوں پر اصرار کرتے ہوئے استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، اور تیری وسیع رحمت کے باوجود اگر میں استغفار ترک کروں تو یہ عاجزی ہے، اے میرے معبود تو نے اپنی خصائص کو خالص اخلاص کے ساتھ جوڑ دیا ہے، تو وہ ذات ہے جس نے عارفین کے دلوں کو دوسوسوں سے سلامت رکھا ہے، تو اپنے اولیاء کو مانوس رکھتا ہے، تو انھیں متوکلین کی رعایت کی کفایت عطا فرماتا ہے، تو انکی بستروں پر بھی حفاظت کرتا ہے، تو انکے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہوتا ہے، میرا راز تیرے نزدیک ظاہر ہے، میں تیری ہی طرف لوٹتا ہوں، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں پھر اس آدمی کی آواز ساکت ہو گئی میں اسکی آواز نہ سن سکا۔

۱۴۱۸ھ - احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو فیض ذوالنون رحمہ اللہ مصری دعا کرتے وقت یوں کہتے: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو فکر مندرہ کر بہر تیں حاصل کرتے ہیں، دیکھتے ہیں اور بصیرت حاصل کرتے ہیں اور جب سنتے ہیں تو ان کے دل طلب آخرت کے لئے لپکا اٹھتے ہیں حتیٰ کہ ان کے دل دنیا سے بیزار ہو جاتے ہیں جو کچھ بھی دنیا میں ہے وہ ان کی نظروں میں بچ ہے انہوں نے اندھیر مگرمی کے دروازے چوہٹ کھول دیے اور انہوں نے ڈاکرین کی مجالس کو حسن موافقت سے آباد رکھا، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر تو نے اولیاء کی عصمت کے پردوں کو تان رکھا ہے، اور جن کے دلوں کو تو نے طہارت قلبیہ کے



ساتھ محفوظ رکھا ہے اور ان کے دلوں کو فہم یاد سے زینت بخشی ہے، ان کے ہوم تیرے آسمانوں میں پرواز کرتے ہوئے تک جا پہنچے تو نے ان کو عجیب عجیب فوائد سے متصف کر کے واپس کیا، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جن پر طاعت کا راستہ آسان تر ہے اور وہ تقویٰ کی لگاموں پر متمکن ہو چکے، جنہیں توفیق کی نعمت عطا کی گئی اور ابرار کی منازل تک جا پہنچے اور وہ تیری خدمت کر کے مزین مقرب اور مکرم ہوئے۔

۱۳۱۸۱- ابو عثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ابو فیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اے احسان، قوت، نعمتوں اور وسعت والے، ہم تیری ہی طرف متوجہ ہوتے ہیں تیرے در پر جہین نیاز رکھے ہوئے ہیں، تیری بھلائی کے خواستگار ہیں، تیرے قریب اترتے ہیں، اے توبہ کرنے والوں کے محبوب، اے عابدین کے سرور، اے بھگوڑوں کے مانوس کرنے والے، اے بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ دینے والے، اے منقطع ہونے والوں کو ظاہر کرنے والے، اے وہ ذات جس کے عارفین کے دل مشتاق ہیں اور اسی کے ساتھ صدیقین نے اپنے دلوں کو متعلق کر رکھا ہے، اے وہ ذات! جو عارفین کو حمد و شکر کی لذت چکھاتا ہے اور ساری دنیا سے کٹ کر اس کے ہو جانے کی حلاوت چکھاتا ہے، اے وہ ذات جو توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے اور رجوع کرنے والے کو معاف کرتا ہے اور جو متوجہ ہونے والوں کو بلند درجات عطا فرماتا ہے، اے وہ ذات جو خطا کاروں پر بھی مہربان ہے اور جاہلین کے ساتھ بردباری سے پیش آتا ہے، اے وہ ذات جو اپنے اولیاء کے دلوں میں رغبت کی گرہیں کھول دیتی ہیں اور اپنے خواص کے دلوں سے دنیا کی خواہش کو منادیتی ہے، اور انہیں قرب و ولایت کی منازل عطا فرماتی ہے، اے اس ذات کے مالک! جو فرمانبردار کو ضائع نہیں ہونے دیتا اور بچے کو بھی نہیں بھولتا، جو عطایات سے نوازتا ہے، اے اس ذات کے مالک جو توبہ سے ہمارے گناہوں کا استدراک کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے ہمارے غموں کو دور کر دیتا ہے اور ہماری جہالت کے بعد ہمارے جرم کو درگزر کر دیتا ہے اور ہماری برائیوں کے باوجود ہمارے ساتھ اچھائی کرتا ہے، اے ہماری وحشت سے انس رکھنے والے اے ہماری بیماری کے طبیب، اے اپنے ہاتھوں سے پٹ جانے والے کی فریادری کرنے والے! اپنے سامنے ہمارے چہروں کو خاک آلود کر دے اے خیر کے مالک! ہم تجھ سے رحمت اور غفور درگزر کے خواستگار ہیں۔

۱۳۱۸۲- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ عموماً دعا کرتے وقت کہتے: یا اللہ! میں تیرے اس بابرکت نام کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے تو اپنے علم کی گہرائیوں میں مخلوق کے عجائب کو وجود بخشا ہے، جو کہ تیری ذات کے جلال جمال کو دوبالا کرتا ہے اور اسے سن کر فرشتے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں کم تو ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنکی ارواح بلند یوں میں پرواز کر گئیں اور جن کے تمام تر مقاصد خواہش نفس کو زیر کرنے میں تکمیل پاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ نعمتوں کے باغات میں جا پہنچے اور تسنیم کے پھلوں کو توڑنے لگے، عشق کے جام کے جام پینے لگے، جو سرور کی موجوں میں غوطہ زن ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی بخشش سے سائے تلے فروکش ہو گئے، ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیرے عشق کے جام پی گئے اور انہیں طویل آزمائشوں پر صبر کی توفیق دی حتیٰ کہ ان کے قلوب تیری بے حساب بادشاہت میں مستغرق ہو گئے اور ان کے پوشیدہ رازوں کے درمیان جبروت کے حجاب آگئے اور ان کی روئیں نسیم کے ٹھنڈے سائوں کی طرف مائل ہوئیں وہ شوق کے پتلے جنھوں نے راحت کے باغات میں اپنے ڈیرے ڈالے اور دائمی عزت اور ہمیشہ ہمیشہ کے ٹھکانوں میں سدھار گئے۔

۱۳۱۸۳- اپنے والد سے، سعید بن احمد، عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے بھائیوں (مریدوں) میں سے ایک آدمی غم میں مبتلا ہو گیا اس نے مجھے خط لکھا کہ میں اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تا کہ تیرا غم زائل ہو جائے اے میرے بھائی! خوب سمجھ لو غم ورنج ایک طرح کی بڑی نعمت ہے، اہل صفا و اہل ہمت اور اہل فکر و رنج سے مانوس ہوتے ہیں، جو آدمی رنج و بلا کو اللہ تعالیٰ



کی نعمت نہ گنتا ہو وہ حکیم نہیں ہو سکتا اور جو آدمی اپنے نفس پر مہربانی سے بے خوف ہو وہ اہل تہمت سے بے خوف ہوتا ہے، اے میرے بھائی! تمہارے پاس حیا ہونی چاہیے جو تمہیں شکوہ کرنے سے روکے رکھے والسلام۔

۱۴۱۸ھ - اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان، ابراہیم بن یحییٰ زبیدی کہتے ہیں: جب ذوالنون بن ابراہیم مصری رحمہ اللہ جعفر متوکل کے پاس لائے گئے اور انھیں متوکل نے کسی گھر میں ٹھہرایا اور ان کی دیکھ بھال کے لئے زرافہ کو وصیت کر دی اور کہا: کل جب میں درباریوں کے ہمراہ آؤں تو اس آدمی کو میری طرف باہر نکالنا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے زرافہ نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھے آپ کا وصی مقرر کیا ہے لہذا کل جب امیر المؤمنین واپس آئیں تو آپ سلام میں ابتداء کر کے ان کا استقبال کریں چنانچہ جب دوسرے دن متوکل واپس لوٹا تو زرافہ نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو باہر نکالا اور سلام میں پہل کر لے کر کہا؟ ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: حدیث میں تو یوں نہیں وارد ہوا بلکہ حدیث میں تو یوں آیا ہے کہ سوار پیادہ کو سلام کرے، سن کر امیر المؤمنین مسکرا دیا اور سلام میں خود ہی پہل کر دی اور اتر کر ذوالنون رحمہ اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ اہل مصر کے زاہد ہیں؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے جواب دیا: اہل مصر تو یوں ہی کہتے ہیں زرافہ بولا: بلاشبہ امیر المؤمنین زہد کے متعلق باتیں سننا چاہتے ہیں (لہذا آپ انھیں کچھ وعظ کریں) ذوالنون رحمہ اللہ نے تھوڑی دیر کے لئے سر جھکا لیا پھر بولے: اے امیر المؤمنین! جہالت نے اہل فہم میں اپنے اثرات چھوڑ دیئے ہیں، اے امیر المؤمنین! بلاشبہ عبادت گزار بندے انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں تب ہی اللہ تعالیٰ نے انھیں شرافت عطا فرمائی ہے، وہی لوگ ہیں جنکے صحیفے فرشتوں کے ساتھ آگے بڑھ جاتے ہیں، ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں جبکہ ان کے دل سماوی ہوتے ہیں، ان کے دلوں میں معرفت حق تعالیٰ برج بس گئی ہوتی ہیں گویا کہ وہ فرشتوں کے دوش بدوش اللہ کی عبادت کرتے ہیں، وہ باطل کی بھینٹ کبھی نہیں چڑھتے اور نہ ہی گناہوں کی چراگاہوں میں کبھی چرتے ہیں، وہ پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنی تدبیر کی جانوں سے آوارہ دیکھے، وہ اسکو عظیم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انھیں دنیا کے بدلے میں عمدہ اخلاق بیچتے ہوئے دیکھے ہوئے اور عارض زندگی کی گہما گہمی کی لذت میں دیکھے، پس ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے عزت کی کرسیوں پر بٹھایا: ان کے تلامذہ کو اہل تقویٰ اور اہل بصیرت بنایا اور انھیں خطاب کیا: اگر تمہارے پاس میری تلاش میں کوئی علیل آجائے اسکا بھرپور علاج کر دو میری یاد کا کوئی مریض آجائے اسے میرے قریب کر دو یا گناہوں کی آواز لگا کر کوئی میرا اور مقابل ہوا سے دور پھینک دو یا کوئی میرا محبت بن کر آئے اسے میرے پاس پہنچا دو، اے میرے اولیاء! تمہارے ہی لئے عتاب کی دھمکی ہے تمہارے لئے ہی میرا خطاب ہے، مجھے تم سے وفاداری کا مطالبہ ہے، میں متکبرین سے خدمت لینا پسند نہیں کرتا ہوں، میں متکبرین سے دوستی نہیں رکھتا ہوں اور نہ ہی اترانے والوں اپنا بناتا ہوں، اے میرے اولیاء! تمہارے لئے میرا بہت اچھا بدلہ ہے، اور تمہارے لئے میری عطا بہت اچھی عطا ہے، میری تمہارے لئے افضل ترین عطا ہے، تمہارے اوپر میرا عظیم فضل ہے، تمہارے ساتھ میرا بھرپور معاملہ ہے اور تم سے میرا مطالبہ بھی بہت شدید ہے، میں تمہارے دلوں کو پاک کرتا ہوں، غمیوں کا جاننے والا ہوں، میں فکر کی جولان گاہوں سے باخولی واقف ہوں، دلوں کے دوسوں سے باخبر ہوں جس نے تمہارے ساتھ برائی کا ارادہ کیا میں اسے تباہ کر دوں اور جس نے تم سے دشمنی رکھی اسے ہلاک کر دوں گا۔

پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تیری محبت کے بحر میں مشتاق دل سیرابی کے لئے چلو بھر بھر کر لیتے ہیں، اب ان دلوں کے لئے ہر طرح کا رنج و دکھ برداشت کرنا آسان ہو چکا ہے، اعضاء بھی میدان محبت میں پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں اور وہ اعمال کے شعلوں میں مقبوض ہیں، آرام طلبی ان دلوں سے رفوہ ہو چکی ہے، نفوس بھی ان کی سرگرمیوں پر خاموش ہو چکے ہیں اور فقر و تنگی پر راضی ہیں، ان کے اعضاء اللہ عزوجل کی اطاعت میں اعمال کی حرکات سے علی وجہ اتم مطمئن ہیں، انکے نفوس رنگارنگ کے کھانوں اور خواہشات سے بیزار ہو چکے ہیں، وہ فکر



مندی کے متوالے بن چکے ہیں، صبر کے معتقد ہیں، ان کا مطمع نظر رضا ہے، اور وہ ہمہ تن دنیا سے کنارہ کش ہیں، وہ رب تعالیٰ کی عبودیت کے مقرر ہیں، وہ بدوں کی دوست و دشمن کے اللہ سے راضی ہیں، اس کی ہیبت کے آگے سر خم کیے ہوئے ہیں، اس کے حضور کوتاہی کا اقرار کرتے ہیں، اور اس کے لئے طاعت کا دم بھرتے ہیں، تنگدستی کی انھیں کوئی فکر نہیں ہے تھوڑا رو لینا ان کے دلوں کو تسلی نہیں دیتا اور جب ان سے معاملہ کیا جاتا ہے تو وہ سراپا حیا ہوتے ہیں جب بات کرنا ہے تو حکمت ان کی زبانوں سے نکلتی ہے جب ان سے مسائل دریافت کئے جاتے ہیں تو جید علماء دکھائی دیتے ہیں، جب ان کے سامنے جہالت کا مظاہرہ کیا جاتا ہے تو بردباری کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے، اگر تم انھیں دیکھ لو بخدا! انھیں پردہ نشین دو شیرازیں سمجھو، ان کی منور صورتیں دیکھ کر سینے جوش محبت سے دیوانے ہو جاتے ہیں، جب دلوں سے جذبات مدھم پڑ جاتے ہیں تو تم نرم و منکسر مزاج دلوں کا مشاہدہ کر سکتے ہو، وہ ذکر باری تعالیٰ سے منور ہوتے ہیں، ان کے دل محبوب کی یادوں سے لبریز ہوتے ہیں، محبوب کے سینوں میں اللہ کی محبت رچ بس گئی ہوتی ہے، لوگوں کی باتوں میں انھیں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے ساتھ گفتگو میں انھیں لذت حاصل ہی نہیں ہوتی، وہ سچ کے بندے اور حیا و وفا کے پتلے ہوتے ہیں ان اللہ کے بندوں نے تقویٰ، ورع، معرفت، ایمان اور دین کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا ہوتا ہے، وہ محبت کی وادیوں کو بدوں بیابانوں کے قطع کر جاتے ہیں، انہوں نے نزدیکی پر صبر کر لیا ہے، باطل کے خلاف حق سے مدد حاصل کرتے ہیں، اسی لئے وہ واضح حجت پر قائم ہیں، انہوں نے ہلاکتوں کے راستے کو سرے ہی سے چھوڑ دیا ہے، خیر و بھلائی کے راستوں پر چلنا ان کا شیوہ ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو ایسے ستون ہیں کہ انہی کی وجہ سے عطایات دوسروں کو ملتے ہیں، انہی کی وجہ سے خبر و بھلائی کے دروازے چوہٹ کھولے جاتے ہیں، انہی کی وجہ سے بادلوں کا برسا ہوتا ہے، انہی کے وسیلے سے بندوں اور علاقوں کو سیراب کیا جاتا ہے پس ہمارے اوپر بھی اور ان پر بھی اللہ کی رحمت ہو۔

۱۳۱۸۵- ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا معرفت تین چیزوں سے حاصل ہوتی ہے، (۱) امور میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ ان کا نظام کس حسن تدبیر سے چلا رہا ہے، (۲) اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ تقدیر میں نظر کرنے سے، (۳) اور خلأق میں نظر کرنے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کیسے پیدا کیا۔

۱۳۱۸۶- محمد بن ابراہیم، عید الحکم بن احمد بن سلام صدفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے باب مصر پر لکھا ہوا پڑھا، میں نے غور کیا لکھا تھا: بقدر المقدرون والقضاء بضحك "یعنی لوگوں کے معاملات تقدیر کے عین مطابق طے پاتے ہیں در آنحالیکہ قضاء مسکرا رہی ہوتی ہے۔

۱۳۱۸۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر دینوری مفسر، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیک بندے ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی خالص محبت بھرے رکھتی ہے، اسکے دیدار کے شوق میں انکی روچیں بے چین ہوتی ہیں، پس پاک ہے وہ ذات جس نے ان کے دلوں کو اپنی محبت سے لبریز کیا، ان کی ہمتوں کو اپنے قریب تر کر دیا ہے، ان کے سینوں کو اپنے لئے صاف کر لیا، پاک ہے ان کو توفیق دینے والا، انھیں وحشت میں مانوس کر نیوالا اور ان کی بیماریوں کا طبیب، اے میرے معبود تیرے ہی لئے ان کے بدن تواضع کے ہوتے ہیں اور تیرے ہاں ترقی کے خواہشمند ہیں، انہوں نے تیرے سامنے ہاتھ پھیلائے تو نے ان کی زندگانی کو پاکیزہ بنا دیا، انکی نعمتوں کو دائمی رکھا، انھیں فہم و فراست کی حلاوت چکھائی، کہ ان کے لئے تیرے آسمانوں کے دروازے کھل گئے، ان کی محبتوں کا تو ہی اصل و مرجع ہے، اہل شوق کے اشتیاق کا محور تو ہی ہے، عارفین کے دل تیری ہی طرف جھکتے ہیں، صادقین کے دل تجھی سے مانوس ہوتے ہیں، خائفین کا ڈر تجھ ہی سے ہے، کوتاہی کرنے والوں کے دل تیری ہی پناہ پکڑتے ہیں، غفلت کی طمع ان میں ناپید ہے، وہ یعنی گفتگو میں وقت ضائع نہیں کرتے اور تھکاوٹ و بیداری سے کبھی انھیں ناغہ نہیں ہوتا، وہ اپنی زبانوں سے



مناجات کرتے ہیں اور وہ اپنے رب کے حضور گزر گزرتے ہیں اور اپنے لئے غنودہ درگزر کے خواستگار ہیں، جن امور سے ان کے اعمال پر قدغن آئے ان سے اعراض کرتے ہیں، یہ وہی لوگ ہیں کہ دائمی فکر مندی اور غمگینی سے ان کے قلوب بگل چکے ہیں، ان کے دل نیکوکاری سے اٹے پڑے ہیں، وہ خلوص نیت سے اعمال کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کے اعمال محافظ فرشتوں سے بھی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ وہ اس خلوص نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے باطن اعلیٰ درجے تک پہنچ گئے ہیں، بخدا! زبد و سعادت ان کے چہرے پر چمکتی ہے، وہ زمانے کے بار برداروں سے کنارہ کش ہیں، وہ امتحان کی جگہوں میں تیار کھڑے رہتے ہیں، ان کے پائے اثبات میں ذرہ برابر لغزش نہیں آتی حتیٰ کہ خود ہی زمانہ بچکولے کھانے لگتا ہے، مصائب ان کے سامنے ذرے کی حیثیت رکھتے ہیں وہ دنیا سے صدق و اخلاص کو لوٹ کر لے گئے، اے میرے معبود! انہوں نے اپنی تمام تر امیدیں تجھی سے وابستہ رکھیں، تو نے انکی تائید کی ان کی عقلوں کو جلا بخشا حتیٰ کہ تو نے انہیں مقام صادقین تک پہنچا دیا، اور معرفت میں مخلصین کا نظارہ کر رہے ہیں ان کے بدنوں کو رنج سے کچھ سروکار نہیں ہوتا

چونکہ انہیں اپنی مناجات کی حلاوت چکھادی ہے، عمدہ ترافوائد سے بہرہ مند ہو چکے ہیں، جب رات آجاتی ہے اور دبیز اندھیرے آتے ہیں اور شور و غل میں خاموشی آجاتی ہے وہ اپنے آقا کی طرف بڑھ جاتے ہیں، اور اس سے لوگا لیتے ہیں، اے باہمت آدمی اگر ان میں سے کسی کو تو دیکھ لے درآں حالیکہ وہ نماز میں کھڑا ہو قرأت میں مستغرق ہو اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھے چارہا ہو تو اس کے دل پر ایک کھٹکا ہوتا ہے اس کی عقل شدت استغراق کی وجہ سے گم ہوتی ہے ان کے دل آسمانوں کی ملکوت میں معلق ہوتے ہیں جبکہ ان کے بدن خلاق کے سامنے ہوتے ہیں ان کے ہوموم دائمی فکر مندی سے پر ہوتے ہیں، لہذا نیکوکار، اختیار و ابرار کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے، وہ غفلت کے پردوں کو چاک کر کے نکل چکے ہوتے ہیں وہ فترت کے وثائق سے راحت حاصل کرتے ہیں، یقین معرفت سے انس حاصل کرتے ہیں، جہاد کی روح سے منسلک ہو کر سکون حاصل کرتے ہیں مراقبہ تو ان کی ارواح کی اصل غذا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس درجے تک پہنچادے:-

۱۴۱۸۸- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر دینوری، محمد بن اسحق شمشاطی، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں انطا کینہ کے پہاڑوں میں چلا جا رہا تھا یکا یک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی یوں لگتا تھا جیسا کہ وہ مجنون ہے اس نے صوف کا جبہ پہن رکھا تھا، میں نے اسے سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولی: کیا آپ ذوالنون مصری نہیں ہیں؟ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں عافیت میں رکھے بھلا تم نے مجھے کیسے پہچان لیا؟ بولی: حبیب باری تعالیٰ نے میرے اور آپ کے دل کے درمیان سے تمام تر پردے چاک کر دیئے تب میں نے آپ کو پہچان لیا، پھر بولی میں آپ سے ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتی ہوں، میں نے کہا: دریافت کر لو، کہنے لگی: سخاوت کسے کہتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: بذل (مال کو خرچ کرنا) و عطاء کا نام سخاوت ہے، بولی یہ تو دنیا میں سخاوت ہے دین میں سخاوت کیا ہے؟ میں نے کہا: رب تعالیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا، کہنے لگی: جب تم اپنے مالک کی طاعت کی طرف پیش رفت کرو گے کیا تم اسکی طرف سے خیر و بھلائی کو پسند کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں ایک کے لئے دس ہیں۔ (یعنی ایک بھلائی دس گنا ملے گی) کہنے لگی: لوگوں میں اعلان کر دو کہ یہ چیز دین میں قبیح ہے، لیکن مولیٰ کی طاعت کی طرف جلد بازی کرنا یہ ہے کہ جب اللہ تیرے دل میں بس جائے اس وقت تم اس سے کسی چیز کے بدلے میں کسی چیز کو نہ چاہو، اے ذوالنون! افسوس ہے بلاشبہ میں بیس سال سے چاہتی ہوں کہ اپنی کوئی خواہش پوری کر دوں لیکن مجھے اس سے حیا آجاتی ہے کہ کہیں میں اس مزدور جیسی نہ ہو جاؤں جو مزدوری لے کر کام کرتا ہے لیکن میں رب تعالیٰ کی تعظیم واسکے جلال کی وجہ سے عمل کرتی ہوں پھر وہ لونڈی مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۴۱۸۹- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ و احمد بن محمد بن ابان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اپنے ایک سفر پر تھا کہ اچانک مجھے ایک عورت ملی اور کہنے لگی: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے کہا: میں غریب الوطن (مسافر)



آدمی ہوں، بولی! بڑا افسوس ہے کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی مسافرت و غربت کے احزان غم و غموم پائے جاسکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ تو غریب الوطنوں کو مانوس کرتا ہے اور کمزوروں کو سہارا دیتا ہے، میں اسکی بات سن کر رو دیا: کہنے لگی تم روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: بیماری پر بیماری آگئی اور ناسور بن گیا ہے اب میرے لئے جتنا جلدی ہو سکے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے، بولی: اگر تم سچے ہو پھر روتے کیوں ہو؟ میں نے کہا: کیا صادق نہیں رہتا؟ کہنے لگی: نہیں میں نے اس سے وجہ پوچھی؟ کہنے لگی: چونکہ رونے سے دل کو راحت مل جاتی ہے اور دل کو ٹھکانا مل جاتا ہے اور جس غم و حزن کو دل چھپالے وہ سسکیوں اور ہچکیوں سے بدرجہا بہتر ہے، پس جب تم آنسو بہا لو گے تمہارے دل کو سکون مل جائے گا یہی چیز اطباء کی کمزوری ہے کہ وہ بیماری کو رفع کرنے میں سست ہوتے ہیں میں اسکی باتیں سن کر حیران ہو گیا: مجھے کہنے لگی: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے کہا: مجھے یہ باتیں سن کر تعجب ہوا ہے، کہنے لگی: جس ناسور کے متعلق تم نے سوال کیا تھا اسے بھول گئے ہو؟ میں نے کہا: میں مزید مواعظ و نصائح کی طلب سے بے نیاز نہیں ہوں، کہنے لگی: رب تعالیٰ کی محبت میں سچے رہو اور دل کی اتھار گہرائیوں سے اسکے مشتاق رہو بلاشبہ ایک دن وہ اپنی عزت و شرافت کی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور اس کے سامنے اسکے اولیاء اور احباء بیٹھے ہوں گے پھر اپنی محبت کے جام انھیں پلائے گا اس کے بعد ان کو کبھی پیاس نہیں لگے گی، ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں: پھر وہ عورت زور زور سے رونے لگی: اور کہے جارہی تھی، اے میرے آقا: تو مجھے اس دار فانی میں کب تک باقی رکھے گا میں اس دنیا میں کسی کو نہیں پاتی ہوں جو رونے میں میری مدد کرے اسی میں میری عمر گزر گئی، پھر وہ عورت مجھے وہیں چھوڑ کر آگے بڑھ گئی۔

۱۳۱۹ھ - محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کتنے فرمان بردار ہیں جو انس سے خواستگار ہیں، اور کتنے نافرمان ہیں جو وحشت زدہ ہیں، کتنے ہی محبت والے رسوا ہو چکے ہیں، ہر امید رکھنے والا طالب ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ فرمایا: جان لو! عقلمند اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے اور دوسروں کے گناہوں کو بھی محسوس کرتا ہے جو مال و دولت پہلے پاس ہو اس پر سخاوت کرتا ہے اور لوگوں کے اموال سے کنارہ کش ہوتا ہے، دوسروں کو اذیت نہیں پہنچاتا بلکہ دوسروں کی اذیتیں برداشت کر لیتا ہے، کریم سوال سے پہلے ہی عطا کر دیتا ہے۔ بھلا سوال کے بعد کیسے بخل کریگا، وہ اعذار سے پہلے ہی معذور سمجھ لیا جاتا ہے بھلا اعذار کے بعد کیسے دل میں کینہ رکھا جاسکتا ہے؟ وہ انکار سے قبل ہی سوال سے بچ جاتا ہے بھلا انکار کے بعد کیسے زیادۃ مال کا طلبگار ہوگا، فرمایا: تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) دکھ و تکلیف میں بھی اللہ سے راضی رہنا، (۲) ناواقف کے بارے میں بھی حسن ظن رکھنا، (۳) اور اختیار فی المحذور میں تحسین کا ہونا، تین چیزیں درستی و صواب کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) جمیع احوال میں حق تعالیٰ سے مانوس رہنا، (۲) جمیع اعمال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سکون پکڑنا، (۳) اور موت کی محبت کا غلبہ، تین چیزیں یقین کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) ہر چیز میں اللہ کی طرف نظر کرنا، (۲) ہر معاملے میں اللہ کی طرف رجوع کرنا، (۳) اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنا، تین چیزیں اللہ پر اعتماد کرنے کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) موجودہ احوال پر سخاوت، (۲) جو چیز ہاتھ سے نکل جائے اسکی چاہت دل سے نکال دینا، (۳) اور فعل موجود کی طرف استقامت تین چیزیں شکر کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) نعمت میں بھائیوں (مریدوں) کی معافیت، (۲) عطیہ سے پہلے حوائج کا پورا ہونا غنیمت سمجھنا، (۳) احسان باری تعالیٰ کو ملاحظہ رکھنے کے لئے مستقلاً شکر کرنا، تین چیزیں رضاء کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) قضاء سے پہلے اپنی چاہت ختم کر دینا، (۲) قضاء و قدر کے بعد بے چینی کو ختم کر دینا، (۳) آزمائشوں میں بھی محبت کا جوش و جذبہ، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس کرنے والے اعمال کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) خلوت سے لطف اٹھانا، (۲) جلوت و صحبت سے وحشت محسوس کرنا، (۳) اور تنہائی کو نعمت سمجھنا، تین چیزیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن میں سے ہیں۔ (۱) قوت قلب، (۲) پھسل جانے کی صورت میں امید میں کشادگی و فراخی، (۳) حسن اناہت کے ساتھ ناامیدی کی نفی اور تین چیزیں شوق کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) راحت و آرام کے ساتھ موت کی محبت، (۲) دھمکی کے ساتھ بعض حیات، (۳) اور کفایت



کے ساتھ دائمی حزن۔

۱۳۱۹۱- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم اصفہانی، احمد بن محمد بن حمدان نیشاپوری، عبد القدوس بن عبد الرحمن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کی اور فرمایا: اے میرے معبود! میں کسی حیوان کی آواز کی طرف کان نہیں لگاتا ہوں اور کسی درخت کی آواز نہیں سنتا ہوں، پانی کا شور نہیں سنتا ہوں، کسی پرندے کے چہچہانے کی آوازیں نہیں سنتا، کسی سائے تلے مزے لے کر نہیں بیٹھتا ہوں۔ ہوا کی آواز میں نہیں سنتا، گرج چمک کی آواز میرے کانوں میں نہیں پڑتی مگر ہر چیز کو میں نے تیری وحدانیت کا گواہ پایا ہر چیز دلالت کرتی ہے کہ تجھ جیسی کوئی چیز نہیں تو غالب ہے مغلوب نہیں، عالم ہے جاہل نہیں، حلیم و بردبار ہے جلد باز نہیں عادل ہے ظالم نہیں تو صادق ہے کاذب نہیں، اے میرے معبود! میں تیری صفات کا اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! جو چیز تیری کاریگری پر دلالت کرے اور تیرے افعال پر گواہی دے میں اس کا بھی اعتراف کرتا ہوں یا اللہ! مجھے اپنی رضا کی طلب عطا فرما: بیٹے پر باپ کے خوش ہونے کی مسرت عطا فرما جو میری محبت کو تیرے لئے ذکر کرتا ہے..... میں تجھ سے اطمینان کا وقار طلب کرتا ہوں، عزیمت تجھی سے طلب کی جاتی ہے چونکہ جو آدمی تیرا نام لے کر آہ و زاری سے بھرے نہیں اور اپنی پیاس کو مٹائے نہیں وہ تیری رضا کے لئے غم و حزن کو بھول جاتا ہے، اور جو آدمی اس کے برعکس ہو اسے تیری نعمتیں غافل نہیں کر سکتیں، اور جو آدمی تیرے غیر سے کٹ کر تیرا نہ ہو جائے اسکی زندگی موت ہے، اسکی موت حسرت ہے، اسکا سرور غصہ ہے اسکا انس وحشت ہے، الہی! مجھے اپنے نفس کے عیوب پر آگاہی عطا فرمایا: ان عیوب کو میرے نزدیک لاشیٰ کرے تاکہ میں تیرے حضور خشوع و خضوع کر سکوں اور ان عیوب سے اپنے آپ کو پاک رکھ سکوں، میں تیرے سامنے گڑگڑاتا ہوں عاجزی و انکساری کرتا ہوں تاکہ تو مجھے ان عیوب سے پاک کر دے، ان لوگوں میں سے کر دے جنکے بدن حاضر اور دل غائب (یعنی دل تیری یاد میں مصروف) ان کے دل تیری ملکوت میں گھوم رہے ہوتے ہیں اور تیری عجیب و غریب کاریگری کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں، تیری معرفت کے فوائد کو حاصل کر کے واپس لوٹتے ہیں، انہوں نے تیری محبت کی خلعت پہن رکھی ہوتی ہے، اور تو نے ان پر سے تزیید کا لباس دور کر دیا ہوتا ہے، میرے اور تیری مراد کے درمیان جو بھی پردہ حائل ہوا سے چاک کر دے، جو بھی رکاوٹ ہو اسے دور کر دے، جو بھی ٹیلہ ہو اسے ہموار کر دے، اور جو بھی دروازہ ہو اسے کھول دے حتیٰ کہ تو میرے دل کو اپنی معرفت کی حیاء پاشیوں کے درمیان لا کھڑا کر دے، مجھے اپنی محبت کا جام چکھا دے، اپنی رضا سے میرے دل کو ٹھنڈا کر دے اور میرے جمیع احوال کو درست کر دے حتیٰ کہ میری پسند تیری پسند کے علاوہ نہ ہو، مجھے وہ مقام عطا فرما جو تیری ولایت کے اہل کو حاصل ہے جو کہ وسیع و کشادہ ہو، اے میرے معبود! جو مجھے رزق عطا نہیں کر سکتا اس سے میں کیسے رزق طلب کر سکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل و کرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا میں مانوس ہو کر تجھے کیسے ناراض کر سکتا ہوں الا یہ کہ تیرے فضل و کرم سے، جو مجھے ضرر پہنچانے پر قدرت نہیں رکھتا بس اسے راضی کر کے تجھے کیسے ناراض کر سکتا ہوں الا یہ کہ تو کسی کو مجھ پر قدرت بخش دے، اے وہ ذات! (جس سے میں مانوس ہو کر مانگتا ہوں اور اس کی مخلوق سے وحشت محسوس کرتا ہوں، اے وہ ذات! اغیبتوں میں جسکی پناہ پکڑتا ہوں اور امیدوں کو اسی سے وابستہ کرتا ہوں میرے اجنبی پن پر رحم فرما مجھے ایسی معرفت عطا فرما جو میرے یقین کو ترقی نصیب فرمائے اور مجھے نفس امارہ ہالو کے لمحہ بھر کے لئے بھی سپرد نہ کرنا۔

۱۳۱۹۲- اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، سعید بن عثمان خلیط سے مروی ہے کہ ابو فیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ خلاق میں اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں، کسی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابو فیض! انکی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب بندہ راحت و آرام کو ترک کر دے اور طاعت میں بھرپور کوشش کرتا ہو اور اپنے مرتبے کو پسند کرتا ہو، کسی نے پھر پوچھا: اے ابو فیض اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر توجہ کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم بندے کو صابر بنا کر اور ڈاکر دیکھو بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے پر



متوجہ ہونے کی علامتیں ہیں۔ کسی نے پوچھا: اللہ تعالیٰ کے بندے سے اعراض کرنے کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تم کسی بندے کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل اور اعراض کئے ہوئے دیکھو تو یہ اللہ تعالیٰ کے اعراض کی علامت ہے۔ پھر فرمایا: تیری ہلاکت! اللہ تعالیٰ سے اعراض کرنے والے کو اتنی بات بھی کافی ہے کہ وہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس پر متوجہ ہیں اور وہ خود بندہ اللہ کے ذکر سے اعراض کیا ہوا کہا گیا ہے ابو فیض اللہ تعالیٰ کے ساتھ مانوس ہونے کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: جب تم اللہ تعالیٰ کو دیکھو کہ اپنی مخلوق کو تم سے مانوس و قریب کر رہا ہے بلاشبہ وہ تمہیں اپنے آپ وحشت دلار رہا ہے اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے وحشت زدہ کر رہا ہے بلاشبہ تمہیں اپنے نفس سے مانوس کر رہا ہے۔ ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: دنیا اور مخلوق اللہ کی غلام ہے اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور ان کو باہم رزق پہنچانے کا بیڑا اٹھایا ہے اللہ نے خلاق کو منع بھی کیا اور ذرا یاد دہم کیا بھی ہے۔ لیکن مخلوق نے اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی حدود کو تجاوز کرنا شروع کر دیا اور رزق کی طلب میں لگ گئی حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اسکی ضمانت اٹھا رکھی ہے، پھر فرمایا: تعجب ہے تمہارے دلوں پر وہ پھٹے کیوں نہیں، تمہارے اجسام پر تعجب ہے وہ عاجزی کیوں نہیں کرتے جب تم میری بات سن بھی رہے ہو اور سمجھ بھی رہے ہو۔

۱۴۱۹ھ - عبداللہ بن محمد، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی، سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مصر کے دریائے نیل کے کنارے چل رہا تھا اچانک مجھے ایک لونڈی دکھائی دی وہ دعا کر رہی تھی اور دعا میں کہہ جا رہی تھی: اے وہ ذات جو کہ بولنے والوں کی زبان کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو ذکر کرنے والوں کے دلوں کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ حمد کرنے والوں کی فکر کے پاس موجود ہے، اے وہ ذات جو کہ جبارین اور متکبرین کے نفوس کے پاس موجود ہے، میں جانتا ہوں جو کچھ مجھ سے ہے اے مؤمنین کی امید! پھر اس نے زوردار چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر گئی۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک مرتبہ رات کے وقت مصر کے کھیتوں میں داخل ہو گیا اور فصلوں کے بیجوں بچ کھڑا ہو گیا، اچانک میری نظر ایک سیاہ فام عورت پر پڑی وہ خوشے کی طرف بڑھ رہی تھی پھر اس نے خوشے کو ہاتھ پر رگڑا پھر اسے وہیں چھوڑ کر رونے لگا اور ساتھ کہہ رہی تھی: اے وہ ذات جس نے خشک بیج زمیں میں بویا جو کہ قابل قدر شے نہیں تھا اور پھر تو نے ہی اسکو بھوسہ بنایا، تاہم تو نے اسے زمین سے مٹی کی شکل میں اگایا، پھر تو نے اس پر ترتیب و اردانے لگائے پھر تو نے اس کو مختلف مرحلوں سے گزارا بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے کہنے لگی: مجھے حق تعالیٰ کی مشیت پر تعجب ہے پھر اسکی اطاعت کیوں نہ کی جائے، میں اس عجیب و غریب کاریگری پر تعجب کرتی ہوں پھر اسکا شکوہ کیوں کیا جائے، میں اس عورت کے قریب گیا اور کہا: مؤمنین کی اہل (امید) سے کسی کو شکایت ہے؟ مجھے کہنے لگی: تم اے ذوالنون جب تمہیں کوئی رنج پیش آجائے تو اسکو اپنے جیسی مخلوق کے سامنے ظاہر مت کرو اور اس ذات سے دوائی طلب کرو جس نے تمہیں بیماری میں مبتلا کیا ہے، والسلام علیک:

مجھے باطل پرستوں کے مناظرہ میں کوئی حاجت نہیں ہے پھر اس نے شعر پڑھا:

وکیف تنام العین وہی قريرة۔ ولم تدر فی ای المحلین تنزل۔

آگہ کیسے سو سکتی ہے در آنحالیکہ اسے ٹھنڈک باہم پہنچ رہی ہو اور تجھے پتہ نہ ہو کہ کونسے ٹھکانے میں جا ٹھہرے گی۔

۱۴۱۱ھ - محمد بن احمد بن صباح، ابوبکر محمد بن خلف مودب کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو سمندر کے ساحل پر سوئی علیہ السلام کی چٹان کے پاس دیکھا، جب رات کی تاریکی چھا گئی آگے بڑھے آسمان اور پانی کی طرف دیکھ کر کہنے لگے: پاک ہے وہ ذات جس نے تم دونوں (آسمان و سمندر) کی شان کو عظمت بخشی نہیں بلکہ تمہارے خالق کی شان تو تم دونوں اور تمہاری شان سے بھی عظیم تر ہے پھر رات سے لیکر صبح کی پو پھوٹنے تک مسلسل یہ اشعار پڑھتے رہے۔



اِطْلُبُوا لَانْفُسِم مِثْلَ مَا وَجَدْت اَنَا. قَدْ وَجَدْتُ لِي مَكْنَا لَيْسَ هُوَ قَبِي هَوَاهُ عَنَا. اِنْ بَعْدَتْ قَرْبَنِي اَوْ قَرِبتْ مِنْهُ دَنَا  
جو کچھ میں نے اپنے لئے پالیا ہے وہ تم بھی اپنے لئے طلب کرو میں نے تو اپنے لئے ایسا مرتبہ پالیا ہے کہ اس کی چاہت میں  
کوئی عیب نہیں اگر میں دور ہوا تو مجھے قریب کیا اور اگر میں قریب ہوا تو مجھے قریب تر کیا۔

۱۴۱۹۴- عثمان بن محمد عثمانی کہتے ہیں کہ مجھے عباد بن احمد نے ذوالنون رحمہ اللہ کے درج ذیل اشعار سنائے۔

اِذَا رَحَلَ الْكَرَامُ الْيَكْ يَوْمًا. لَيْلَتُمْسُوكَ خَالًا بَعْدَ حَالٍ  
فَاِنْ رَحَلْنَا حَطَّتْ لَتَرْضَى. بِحِلْمِكَ عَنْ حُلُولِ وَاَرْتَحَالِ  
اِنْخِنَافِي فَنَائِكَ يَا اَلْهَى. الْيَكْ مَعْرِضِينَ بِلَا اِعْتِدَالِ  
فَمَسْنَا كَيْفَ شُنْتُ وَلَا تَكَلَّنَا. اَلِي تَدْبِيرُنَا يَا ذَا الْمَعَالِي

جب اہل شرف کوچ کرتے ہیں تاکہ ایک حال کے بعد دوسری حال کے لئے تجھے تلاش کریں، ہمارے کجاوے پست ہیں  
تاکہ کسی دن تو اپنی بردباری کے ذریعے کہیں اترنے اور کوچ کرنے سے راضی رہے، اے میرے معبود، ہم تیرے مہکن میں اترے ہیں ہم  
بدون رنج و فکر کے تیری طرف مائل ہوتے ہیں تو ہمارے ساتھ جیسے چاہے معاملہ کرے ہمیں اپنی تدبیر و نظام کار کے سپرد نہ کرنا اے بلند  
شان والے۔

۱۴۱۹۵- ابو بکر محمد بن محمد بن عبید اللہ، ابو عباس بن عیسیٰ و شاء، ابو عثمان بن حکم (جو کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں) سے مروی  
ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری سے سوال کیا گیا کہ: گناہ کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: تیری ہلاکت جو کہتے ہو اے سمجھو، بلاشبہ تو صدیقین کے  
مسائل میں سے ہے گناہ کا سبب مہلت ہے اور مہلت سے خطرہ وجود پاتا ہے اور اگر تم نے رجوع الی اللہ کے ذریعے خطرے کا تذکرہ  
کر دیا تو تم نکل گئے اور اگر تم نے اس کا تذکرہ نہ کیا اور خطرہ و وساوس کے ساتھ گڈمڈ ہو گیا تو ان دونوں کے امتزاج سے شہوت جہنم لیتی  
ہے یہ سب کچھ باطن میں ہوتا رہتا ہے جو ارج پر یہ ظاہر نہیں ہوتا اگر تم نے شہوت کا تذکرہ کر لیا ورنہ اس سے طلب و تلاش جہنم لے گی اور  
اگر تم نے طلب کا تذکرہ کر لیا ورنہ اس سے عقل جہنم لے گی۔

۱۴۱۹۶- ابو الحسن محمد بن محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ و شاء، ابو عثمان سعید بن حکم سے مروی ہے کہ ابو فیض ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک  
مرتبہ میں گہری تاریک رات میں بیت المقدس کے پہاڑوں میں چل رہا تھا اچانک میں نے ایک غمگین آواز سنی اور با آواز بلند رونے کی  
آواز بھی سنی، کوئی کہہ رہا تھا: ہائے افسوس اے ہمارے مانوس ہونے کے بعد کی وحشت، اے غریب الوطنی، اے مالدار کی بعد واد  
ہونے والی تنگدستی، اے عزت کے بعد کی رسوائی۔ یوں پیہم آوازیں بلند ہوتی رہیں حتیٰ کہ میں اس کے قریب پہنچ گیا، میں بھی اس کے  
رونے کی وجہ سے مسلسل رونے لگا حتیٰ کہ جب ہم نے صبح کی میں نے اس کی طرف دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ جلے ہوئے مشکیزے کی طرح  
ایک کمزور سا آدمی ہے میں نے کہا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے کیا تم ہی یہ کلام کر رہے تھے؟ کہا: مجھے چھوڑ دو کبھی میرا دل تھا مگر میں نے اسے  
گم پایا پھر یہ شعر پڑھا:

قَدْ كَانَ لِي قَلْبٌ اَعِيشْ بِهِ. بَيْنَ الْهَوَىٰ فَرَمَاهُ الْحُبُّ فَاحْرَقَا.

کبھی میرا دل تھا جس کے ذریعے میں خواہشات کے درمیان زندہ رہتا تھا لیکن محبت نے اسے ایسا پھینکا کہ جل کر خاک ہو گیا  
میں نے یہ اشعار پڑھے۔

لَمْ تَشْكُ كَيْ الْمِ الْبَلَا. وَاَنْتَ تَنْتَحِلُ الْمَحَبَّةَ  
اِنْ الْحُبُّ هُوَ الصَّبْرُ. رَعَى الْبَلَاءُ لِمَنْ احْبَبَ



حب الالہ هو السرو. ومع الشفاء. لكل كربہ

یعنی تم آزمائش کے دکھ رنج کی کیوں شکایت کرتے ہو در آنحالیکہ تم محبت کا دم بھرتے ہو، بلاشبہ محبت تو محبوب کی آزمائشوں پر صبر کرنے کا نام ہے، معبود کی محبت سرور ہے اور معبود کی محبت ہر طرح کی بے چینی و تکلیف کے لئے شفا ہے۔

۱۳۱۹۷- ابوالحسن احمد محمد بن مقسم، ابو محمد حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم نے سکوت اختیار کیا تو تمہیں جو چاہتے ہو اس کا علم حاصل ہو جائے گا اور اگر تم نطق کرو تو تم اپنے نطق سے وہ چیز نہیں پاسکتے جسے تم چاہتے نہیں ہو، اللہ تعالیٰ کو جو تمہاری مراد کا علم ہے مناسب ہے کہ وہ تمہیں اس کے سوال سے بے نیاز کر دے یا تمہیں اس کے مطالبے سے نجات دیدے۔

۱۳۱۹۸- احمد بن محمد، ابو محمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے شام کے سمندر کے ساحل پر ایک عبادت گزار کو کہتے ہوئے سنا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جو اسے یقین معرفت کے ساتھ پہنچاتے ہیں قصد اہمہ وقت اس کے دربار میں حاضر باش رہتے ہیں، اس راستے میں مصائب کو برداشت کرتے ہیں چونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نعمتوں میں رغبت رکھتے ہیں، دنیا کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں، دنیا میں طویل غم کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں، دنیا کی طرف رغبت بھری نظروں سے نہیں دیکھتے۔ دنیا سے صرف اتنا توشہ حاصل کرتے ہیں جتنا کہ ایک مسافر، نجات کے امید رکھتے ہیں اور اسکی جہد میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ کے ذکر میں ان کی زبانیں مشغول رہتی ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی رہے، ان کا نصب العین آخرت ہے ان کے کان آخرت کی طرف لگے رہتے ہیں، اگر تم انھیں دیکھ لو تو ان کے ہونٹوں کو سکڑے ہوئے دیکھو گے، ان کے پیٹ کمر کے ساتھ لگ رہے ہوں گے، ان کے دل غمگین ہوں گے، وہ کمزور اور دبے جسموں کے مالک ہوں گے، ان کی آنکھیں مسلسل آنسو بہا رہی ہوں گی، وہ ٹال مٹول سے کام نہیں لیتے، وہ دنیا میں معمولی گزارے پر صبر کر لیتے ہیں اور بوسیدہ چادر ان کے لباس کی کمی پوری کر دیتی ہے، وہ جن علاقوں میں سکونت پذیر ہوتے ہیں وہ علاقے ان کے لئے بیاباں ہوتے ہیں، وہ وطنوں سے کوسوں دور بھاگتے ہیں، اور تنہائی انھیں ہر دل عزیز ہوتی ہے، اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھو گے کہ انھیں بیداری کی چھریوں کے ساتھ رات نے انھیں ڈنچ کر دیا ہے اور ان کے اعضاء کو تھکاوٹ کے خجروں نے کاٹ کر الگ کر دیا ہے راتوں کو طویل سفر کر کے ان کے پیٹ کمر سے لگے ہوئے ہیں، نیند کے گم ہو جانے کی وجہ سے وہ پراگندہ حال ہیں تم انھیں کوچ کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار پاؤ گے۔

۱۳۱۹۹- ابو محمد، اسرافیل کہتے ہیں میں قید و بند کے دوران حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوا اتنے میں ایک سپاہی ان کا کھانا لے کر آیا: ذوالنون رحمہ اللہ ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہو گئے، ان سے کہا گیا: یہ کھانا تو آپکا بھتیجا لے کر آیا ہے (جیل کی طرف سے نہیں پھر آپ کھاتے کیوں نہیں) فرمایا: بلاشبہ یہ کھانا ظالم کے واسطے مجھ تک پہنچا ہے (چونکہ انہوں نے مجھے ظلماً جس بے جا میں رکھا ہے ظلم کھانے میں سرایت کر گیا ہے اگر میں کھالوں گا تو مجھ میں بھی سرایت کر جائے گا)

اسرافیل کہتے ہیں ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے سوال کیا: کونسی چیز نیکو کار بندوں کو تھکا دیتی ہے اور ان کے جسموں کو کمزور اور ناکارہ کر دیتی ہے؟ فرمایا: ذکر مقام: قلت زاد اور خوف حساب، اس کے بعد فرمایا: مزدوروں کے بدن کیوں نہیں ختم ہو جاتے اور ان کی عقلیں کیوں بگڑ جاتی ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیشی ان کے سامنے ہے، ان کی کتابوں کا پڑھنا ان کے سامنے ہے اور فرشتے رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے منتظر ہیں کہ نیکو کاروں اور بدکاروں میں کیا حکم صادر فرماتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مجھے تمہارے اوپر اجابت دعا کا خوف نہیں بلکہ مجھے تمہارے اوپر منع دعا کا خوف ہے۔

۱۳۲۰۰- احمد بن محمد بن مقسم، احمد بن محمد بن سہل صیرفی، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صاف



ستھری طبیعت کی عظمت کو بوجھ بھی کافی ہوتی ہے اور حکمت کا اشارہ بھی کافی ہوتا ہے۔

۱۳۲۰۱- احمد بن محمد، حسن بن علی بن حلق، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون بن ابراہیم رحمہ اللہ نے ہمیں یہ اشعار سنائے، ان کا ترجمہ بدیہ قارئین ہے۔

تمہیں مختلف قسم کے مرضوں مطالب کے خوف، محزون کے سہم جانے اور غمگین کے حزن کی وجہ سے دکھ ورنج میں مبتلا کیا گیا، مشتاق کی محبت کی سوزش دکھ درد کی چیخ و پکار اور بے علاج مریض نے تمہیں تکلیف پہنچائی، چکر لگانے والے کی سمجھ اور غوطہ زن کی سستی نے بھی تمہیں درد دیا تاکہ پاکیزہ شے سے اپنا حصہ لے لے، تمہیں اس دل سے درد پہنچا جسے شوق کے طوارق نے حیران کر دیا ہے، میرے وجد غم کو چھپا دیا اور حمیت کو مخفی کیا حتیٰ کہ سب کچھ بسبب کے قرار میں پوشیدہ ہو کر رہ گیا، اس کی فہم اوروں کی فہم سے جدا ہے اس کے حاضر باش ہونے کی وجہ سے سو اس آدمی کی فہم حقیقت میں فہم ہے جس پر کوئی نگران مقرر ہو، جب اسے شوق برا بیگختہ کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ تجھی سے زندگی وابستہ ہے اے محبت کے پاکیزہ انس، میری عمر کی قسم! وہ سچا اور مہذب بندہ ہے جو صاف ہو اور اپنی صفائی چاہتا ہو رب تعالیٰ اس کے قریب تر ہوتا ہے۔

۱۳۲۰۲- احمد، ابو محمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک آدمی نے کسی عالم کو خط لکھا اور پوچھا: رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کو کس چیز نے علم عطا کیا اور آپ کے نفس کے بارے میں آپ کو کسی چیز نے فائدہ پہنچایا: ذوالنون رحمہ اللہ نے جواباً خط لکھا: علم نے حجت کا اثبات کر دیا اور شکوک و شبہات کے ستونوں کو توڑ دیا۔ میری عمر کے عمدہ دن علم کی طلب ہی میں صرف ہوئے، سو ان دنوں میں جو چیز ہاتھ سے نکل گئی پھر میں اس کا اور اک نہیں کر سکا ہوں، اس آدمی نے ان کو پھر خط لکھا اور کہا: علم اپنے صاحب کے لئے نور ہے اور اس کے حظ وافر پر دلیل ہے اور سعادت مندوں کے درجات تک رسائی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ اس آدمی کو جواباً لکھا: عالم کو طلب علم میں جدت شباب کی آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے، جس وقت میں علم حاصل کرتا تھا مجھ میں عمل کی وجہ سے بہت ضعف تھا اور اگر میں قلیل پر اکتفا کر لیتا تو اس میں سیدھے راستے کی طرف ہدایت ہوتی۔

۱۳۲۰۳- احمد، ابو احمد، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری سے کوئی سوال پوچھا: ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تیرے لئے میرے دل کو تالے لگا دیئے گئے ہیں اگر وہ کھول دیئے گئے میں تمہیں جواب دوں گا بصورت دیگر اگر تالے نہ کھلے تو پھر مجھے معذور سمجھو اور اپنے نفس ہی کو تہمت دو۔

۱۳۲۰۴- عثمان بن محمد ابن عثمان، محمد بن احمد واعظ، عباس بن یوسف شکی، سعید بن عثمان کہتے ہیں میں ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ کے ساتھ بنی اسرائیل کے میدان تیبہ میں تھا، اسی دوران ہمیں ایک انسان کی شبیہ دکھائی دی میں نے کہا: اے استاذ! کوئی شخص ہے، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: دیکھو، اس جگہ میں صدیق کے علاوہ کوئی پاؤں نہیں رکھتا، جب میں نے غور سے دیکھا، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ایک عورت ہے، میں نے ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا، وہ تو ایک عورت ہے فرمایا: رب کعبہ کی قسم وہ کوئی صدیقہ ہی ہو سکتی ہے، ذوالنون رحمہ اللہ جلدی سے آگے بڑھے اور اسے سلام کیا، وہ عورت بولی: مردوں کو عورتوں کے ساتھ مخاطب ہونے کی کیا مجال؟ ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: میں تیرا بھائی ذوالنون ہوں اور میں اہل تہمت میں سے نہیں ہوں، عورت بولی: مرحبا السلام علیکم، ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تم یہاں کیسے آئی؟ بولی: کتاب اللہ کی ایک آیت مجھے یہاں لے آئی جو کہ یہ ہے۔

”الم تکن ارض اللہ واسعة فتھا جروا فیھا“ (النساء: ۹۷)

کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں ہے کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے۔

چنانچہ میں جس جگہ میں بھی داخل ہوئی وہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہوئی دیکھی تو میرے دل نے وہاں ٹھہرنا گوارہ



نہیں کیا، حالانکہ میرا دل حق تعالیٰ کی محبت میں دیوانہ ہو گیا ہے اور اسکے دیدار کے لئے ہمہ تن بے چین ہے، ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے عورت سے کہا: مجھے کچھ وعظ و نصیحت کرو، کہنے لگی: یا سبحان اللہ! آپ عارف ہیں اور مغرقت کی زبان سے کلام کر رہے ہیں پھر آپ مجھ سے سوال بھی کرتے ہیں؟ فرمایا: سائل جواب کا زیادہ حق دار ہے۔ عورت بولی: جی ہاں میرے نزدیک محبت (باری تعالیٰ) کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے، محبت کا اول دل کا محبوب کے ذکر سے جوش میں آنا ہے: اسی سے دائمی حزن اور لازم ہونے والا شوق پیدا ہوتا ہے، جب وہ اس کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جاتا ہے، تو اسے تنہائیوں کا وجدان کثیر اعمال طاعت سے پھیر دیتا ہے، پھر وہ عورت سسکیاں لے لے کر رونے لگی اور یہ اشعار پڑھنے لگی۔

احبک حبیبین حب الہوی۔ وحب الانک اہل لذاکا۔  
فاما الذی ہو حب الہوی۔ ف ذکر شغللت بہ عن سواکا  
واما الذی انت اہل لہ۔ فکشفک للحب حتی اراک  
فما الحمد فی ذال لذاک لی۔ ولکن لک الحمد فی ذال ذاکا

یا اللہ! ایک دیوانہ تجھ سے بے پناہ محبت کر رہا ہے بلاشبہ تو اسکا اہل بھی ہے، جو آدمی محبت کرتا ہے خواہش نفس کی خاطر سو وہ ایک فضول ترین حرکت ہے جو تجھ سے غافل کر دیتی ہے، رہی وہ محبت جسکا تو اہل ہے پس اس کے تحت تو تمام تر حجابات کو چاک کر دے تاکہ میں تیرے دیدار سے بہرہ مند ہو سکوں، یہ چیز میرے لئے قابل ستائش نہیں ہاں تیرے لئے قابل ستائش ہے۔ پھر اس عورت نے زوردار چیخ ماری اور خالق حقیقی سے جا ملی۔

۱۳۲۰۵- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد بن احمد، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: شاہرت کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا (کہ وہ بڑا اللہ والا ہے) میں اس کے ارادے سے چل پڑا وہاں پہنچ کر میں نے چالیس روز تک اس کے دروازے پر قیام کیا، اس کے بعد میں نے اسے دیکھا جب اس نے مجھے دیکھا تو مجھ سے دور بھاگ گیا، میں نے اسے کہا: میں تجھے تیرے معبود کا واسطہ دیتا ہوں کہ لمحہ بھر کے لئے میرے پاس رک جا، میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ تو نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کیسے حاصل کی، تاکہ مجھے بھی اسکا پتہ چل جائے؟ بولا: جی ہاں، میں نے اپنا ایک حبیب دیکھا۔ جب میں اس کے قریب ہوا اہل نے مجھے اپنے قریب تر کر دیا۔ جب میری آواز دور ہوئی اس نے مجھے پکار لیا: جب ناغہ ہوا اس نے مجھے رغبت دلائی، جب میں نے اس کی طاعت پر عمل کیا مجھے ترقی دی اور عطا کیا، جب مجھ سے معصیت سرزد ہوئی تو مجھے مہلت دی اور عارضی طور پر مجھے اپنے سے تھوڑا دور کر دیا، کیا اس جیسا تو نے کوئی حبیب دیکھا ہے، واپس لوٹ جا اور مجھے مشغول نہ کر، پھر وہ خود یہ اشعار پڑھتے ہوئے چل پڑا۔

حسب المحبین فی الدنیا بان الہم۔ من ربہم سبایدنی الی سبب  
قوم جسومہم فی الارض ساریۃ۔ نعم وارواہم تختا فی الحب  
لہفی علی خلوة منہ تسددنی۔ اذا تضرعت بالاشفاق والرغب  
یارب یارب انت اللہ معتمدی۔ متی اراک جہاز غیر محتجب۔

یعنی دنیا میں اہل حجت کے لئے کافی ہے کہ ان کیلئے رب تعالیٰ کی جانب سے کوئی سبب ہو جو کسی دوسرے سبب کے قریب نہ کر دے۔

ایسے لوگ جن کے اجسام زمین میں ستون کی حیثیت رکھتے ہیں جی ہاں ان کی روہیں پردوں میں چلے کر رہی ہوتی ہیں میرا



افسوس اس خلوت پر ہے جو مجھے سیدھا رکھے جب میں خوف اور رغبت کے مارے عاجزی کروں اے میرے رب! اے میرے رب! تو اللہ ہے اور میرا اعتماد ہے میں تجھے پردوں کے بغیر ظاہر اکب دیکھوں گا۔

۱۲۲۰۶- اپنے والد سے احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون، بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شوق کی مدح کرتا ہے تب ہی اس نے آسمانوں کو منور کیا، اور اسی کی ذات کی وجہ سے تاریکیوں کا وجود ہے، اس کا جاہ و جلال آنکھوں کے سامنے ایک طرح کا حجاب ہے، اسی سے عقول کے معارف تک رسائی ہوتی ہے، اس کی طرف دل کی آنکھیں نافذ ہو جاتی ہیں، سینوں کی زبانیں اس سے عرش پر سرگوشی کر لیتی ہیں۔

اے میرے معبود ہر درخت تیری تسبیح کرتا ہے، ہر ڈھیلا ہوت، خفیہ سے تیری تقدیس بیان کرتا ہے۔

اے میرے معبود میرے قدم تیرے سامنے رک گئے ہیں، تیری طرف میری نظر اٹھ گئی ہے، تیری محبت کی طرف میرا ہاتھ بڑھ چکا ہے، تیرے لئے میری آواز بلند ہو چکی ہے، حالانکہ تو وہ ذات ہے جسے پکار بے چین نہیں کرتی اور تو مانگنے والے کو رسوا نہیں کرتا، اے میرے معبود مجھے بصیرت عطا فرما: جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ مجہول نہیں ہوتا، جو تیری پناہ پکڑے وہ بے یار و مددگار نہیں ہوتا۔ جو تجھ سے خشن رہے وہ مسرور ہے اور جو تیرا سہارا حاصل کرے وہ منصور ہے۔

۱۲۲۰۷- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ خالص بندے ہیں، جو اس کی مخلوق کے بخیا سمجھے جاتے ہیں، اسکی مخلوق کے صاف ستھرے لوگ ہیں، دنیا میں محض جسموں کی حد تک رہتے ہیں، ان کی رو میں ملکوت میں معلق ہوتی ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کے مختار بندے ہیں، اللہ تعالیٰ کی زمین پر ایمن کی حیثیت رکھتے ہیں، اسکی معرفت کے داعی ہیں، اسکے دین تک پہنچنے کے وسیلے ہیں، ہائے افسوس بہت دوری ہے، زمین کے مختلف حصوں نے انھیں چھپا رکھا ہوتا ہے، بایں طور کہ زمین نگران سے خالی نہیں ہوتی جو اس کی مخلوق پر رحمت قائم کرتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی جنتیں باطل نہ ہو جائیں۔

پھر فرمایا: کہاں ہیں: (۱) یہ وہ لوگ ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی آنکھوں سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے، اور انھیں دنیا کی آفات و فتن سے مخفی رکھا ہوا ہے، خبردار! یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شکوک کی وادیوں کو یقین سے قطع کر دیا ہے۔ انہوں نے فرائض کے اعمال پر اللہ سے مدد مانگ رکھی ہے۔ وہ اپنے اعمال کے فساد پر معرفت سے استدلال کرتے ہیں، وہ غفلت کی وحشت سے دور بھاگتے ہیں ان کا اوڑھنا اور بچھونا علم ہوتا ہے تاکہ جہالت سے بچ سکیں، غفلت سے کما حقہ بچتے ہیں، کذب کی طمع اور خواہش نفس سے خالی ہوتے ہیں، یقین کی روح سے شک کو قطع کرتے ہیں، گھٹا ٹوپ تاریکیاں وہ غبور کر چکے ہیں، انہوں نے اہل بدعت کی جتوں کو اتباع سنت سے باطل کر دیا ہے، وہ مکروہ سے پہلو تہی کرنے کی طرف جلد بازی کرتے ہیں، احسان کی طرف فوراً بڑھ جاتے ہیں تاکہ برائی سے محفوظ رہ سکیں، وہ نعمتوں کو شکر کے بل بوتے پر قبول کرتے ہیں، انہوں نے شکر کو اپنا نصب العین بنالیا ہے، مادیت و مظاہر سے ان کے دل کپکپا اٹھتے ہیں دنیا میں زہد اختیار کرتے ہیں، دنیا سے قصداً کھاتے ہیں اور آخرت کے لئے ذخیرہ بھی کرتے ہیں، دنیا میں ان کا خصوصی توشہ تقویٰ ہوتا ہے، وہ نعمتوں کی طلب میں سیر حیثیت اور اعمال زکیہ کے ذریعے تیار رہتے ہیں، انھیں گمان تک بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ شکوہ تک نہیں کرتے کہ ان سے کوتاہی ہو گئی، یہ اس لئے کہ انہوں نے عقل سے کام لیا معرفت حاصل کی، تقویٰ اختیار کیا فکر مندر ہے عبرت حاصل کی حتیٰ کہ صاحب بصیرت ہو گئے، جب ان میں بصیرت آگئی تو وہ آخرت کے احزان پر گامزن ہو گئے، حزن نے ان کی زبانوں کی حرکتیں کلام سے منقطع کر دی ہیں نمائش کے خوف کی وجہ سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی آنکھ سے گرنہ جائیں، وہ دنیا میں غمزدہ ہو کر رہتے ہیں، دنیا میں صاحب شرف ٹھہرے ہیں عقول صحیحہ کے ساتھ یقین ثابت کے ساتھ قلوب شاگردہ کے ساتھ، ذکر کرنے والی زبانوں اور صبر کرنے والے ابدان اور فرماں بردار جوارح کے ساتھ، خیر خواہ ہیں، سلامتی، صبر، توکل رضا و ایمان ان کا شعار ہے، اللہ تعالیٰ کے امر کو انہوں



نے سمجھا ہے، جو ارجح کو مامور بہ کا عادی بنایا ہے، وہ حیاء کے پتلے ہیں، صبر کر کے دنیا سے کنارہ کش رہنے حق کو اپنے اوپر لازم کیا، خواہش نفس کو ترک کیا عقل کی دالتوں کے ساتھ، قرآن کے حکم کا انھوں نے تمسک کیا اور شرائع سنن کو گلے سے لگایا وہ ترقی کی راہوں پر گامزن ہو چکے ہیں پس ہمارے اوپر ان پر جمیع مؤمنین صالحین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو۔

۱۴۲۰۸- ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: تم معرفت کے متعلق دعویٰ کرنے سے بچو اور زہد کا اعتراف نہ کرو اور ہر وقت عبادت کے ساتھ معلق رہو، ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا گیا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اس کی تفسیر کیجئے: کیا تم نہیں جانتے ہو کہ جب تم معرفت میں اپنے نفس کی طرح مختلف اشیاء کو منسوب کرو حالانکہ تم ان کے حقائق سے بالکل خالی ہو تو تم معرفت کے دعویدار ہو گے، اور جب تم زہد میں کسی حالت کے ساتھ موصوف ہو حالانکہ تمہارے احوال اس کے برعکس ہوں تو تم اعتراف کرنے والے ہو، اور جب تم نے عبادت کے ذریعے اپنے دل کو سمجھ لیا، اور تجھے گمان ہوا کہ تو عبادت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی نجات حاصل کر سکتا ہے، بخدا! ایسا نہیں ہوگا، تم عبادت کے ساتھ متعلق ہو وہ عبادت کو نہیں پھیرے گا، پس تجھ پر اللہ تعالیٰ کے احسانات ہوں۔

۱۴۲۰۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہے، چونکہ عارف تمہیں اللہ کے اخلاق جمیلہ سے نوازتا ہے۔

۱۴۲۱۰- حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اہل ذمہ حالت محمودہ اور مباح فعل پر عمل کرتے ہیں، پس ذمی اور حنفی میں کیا فرق ہوا، حنفی، بردباری، صبح و احتمال کے زیادہ لائق ہے۔

۱۴۲۱۱- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو حامد احمد بن محمد نیشاپوری، عبد القدوس بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے صبح تھکاوٹ میں کی ہے اگر تھکاوٹ مجھے نفع پہنچا دے اور موت میری تلاش میں لگی ہوئی ہے۔

ان سے پوچھا گیا آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں گناہ و نعمت پر مقیم ہوں پس میں نہیں جانتا ہوں کہ گناہ سے استفادہ کروں یا نعمت پر شکر کروں، ایک اور مرتبہ ان سے پوچھا گیا: آپ نے صبح کس حال میں کی ہے؟ فرمایا: میں نے صبح عبادت سے اعراض کرتے ہوئے اور معاصی میں ملوث ہوتے ہوئے کی ہے، میں ابرار کے درجات کی تمنا کرتا ہوں، اور عمل بروں جیسا کرتا ہوں، الہی میں شدائد میں حیر ہی پناہ لیتا ہوں، اور تیرے سوا کسی کو ملجا نہیں سمجھتا ہوں، میں تیرے غیر کو تجھ پر ترجیح نہیں دیتا ہوں، تیرے احسانات قدیم مجھ پر برس رہے ہیں، اگر آزمائش میں تیرے احسانات کٹ جائیں اس میں بھی میری اصلاح ہے، اور اگر مجھ پر شدائد کی مسلسل بارش بر سے تب بھی میں تیرے سوا کسی کو شکایت کے قابل نہیں پاتا ہوں، تیرے سوا سختیوں سے مجھے کوئی فراخی بخشنے والا نہیں ہے، اے زمین اور اس پر پائی جانے والی مخلوق کے وارث! اے خلایق کو دوبارہ زندہ کرنے والے؟ میری امیدیں پوری کر دے اور میرے مقصد کو انتہا تک پہنچا دے۔

۱۴۲۱۲- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، محمد بن احمد بن سلمہ نیشاپوری، سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: اے خراسانی اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہیں اس کے کٹ کر دھوکہ نہ کھا جاؤ، میں نے عرض کیا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا: چونکہ دھوکہ کھا جانے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے عطایا میں نظر تو کرے لیکن اللہ کی طرف نظر کرے، پھر فرمایا: لوگوں کا تعلق اسباب سے ہے جبکہ صدیقین کا تعلق اسباب کے خالق سے ہے، پھر فرمایا: دلوں کے عطایا کے ساتھ تعلق کی علامت یہ ہے کہ دل عطایا کو طلب کرتے ہوں اور صدیقین کے دل کے مال عطایا کے ساتھ متعلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ صدیقین پر عطا کی مسلسل بارش ہوتی ہے لیکن عطایا صدیقین کو اللہ کی یاد سے غافل نہیں کر پاتے، پھر فرمایا: ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر تمہارا اعتماد ہے، خوب سمجھو! یہ تو حید کی صفائی کی باتیں ہیں۔



۱۳۲۱۳- عثمان بن محمد، حسن بن ابی حسن، محمد بن یحییٰ بن آدم، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم خواہ اس کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: جو آدمی آخرت کے طریق کا ادراک کوٹھیلے اسے چاہیے کہ حکماء سے کثرت سے پوچھ گچھ کرے اور کثرت سے ان کے ساتھ مشورہ کرے، سب سے پہلے عقل کے بارے میں پوچھے چونکہ جمیع اشیاء کا ادراک صرف عقل سے ہوتا ہے جب تم اللہ کے لئے خدمت کرنا چاہو اور تم نے پہلے خدمت نہ کی ہے تو عقل سے کام لے کر خدمت میں لگ جاؤ۔

۱۳۲۱۴- عثمان بن احمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ اہل بصرہ کا ایک آدمی ذوالنوں رحمہ اللہ مصری کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: میرے لئے مخلوق سے علیحدگی کب صحیح ہوگی؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قادر ہو جاؤ، آدمی نے پوچھا: میرا زہد کو طلب کرنا کب درست ہوگا؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے کنارہ کشی اختیار کر لو اور ہر اس چیز سے دور بھاگنا جو تمہیں اللہ تعالیٰ سے غافل کرتی ہو اور وہ دنیا ہی ہو سکتی ہے، یوسف کہتے ہیں میں نے یہ بات ظاہر قدسی سے ذکر کی وہ کہنے لگے: یہ تو پیغمبروں کی بات ہو کرتی تھی۔

۱۳۲۱۵- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کون سا حجاب سب سے زیادہ مخفی ہے کہ جسے مرید اللہ تعالیٰ سے کرتا ہو؟ فرمایا: تیری ہلاکت! وہ حجاب ملاحظہ نفس اور تدبر نفس ہے۔

۱۳۲۱۶- ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: لوگ اتنی بات کا علم رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر حال میں دیکھتے ہیں لہذا اس کے سوا بے احتراز برتتے ہیں۔ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کی مجلس میں ایک زاہد بیٹھا تھا کہنے لگا: اے ابو فیض! اللہ آپ پر رحم فرمائے! بلکہ عین یقین سے قلوب کے محبوب کو دیکھتے ہیں اسے ہر حال میں موجود سمجھتے ہیں، ہر لمحہ وہ ہر لحظہ قریب سمجھتے ہیں، ہر رطب و یابس سے باخبر، ہر ظاہر و باطن پر شہید (حاضر و ناظر) ہر پسندیدہ و نا پسندیدہ کا نگہبان، بعید کو قریب کرنے اور قریب کو بعید کرنے پر قادر سمجھتے ہیں۔ ان کے احوال و اعمال میں کوئی سائس (نظام چلانے والا) موجود ہے، وہ اپنے ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچانے والے کو موافق سمجھتے ہیں پس وہ باری حق تعالیٰ کی سیاست و نظام کار اور تدبیر سے مدد حاصل کرتے ہیں، وہ محبت کے بحر عمیق میں غوطہ زن ہو جاتے ہیں، وہ اپنی روح کی نظر کے ساتھ بیابانوں کو قطع کر لیتے ہیں، نور مشاہدہ سے تاریکیوں کے ربیز پردوں کو پھاڑ دیتے ہیں، وہ حق تعالیٰ کے وجود کی حلاوت سے بہت کڑوے گھونٹ پی جاتے ہیں، شدائد کو برداشت کر لیتے ہیں اور اذیت ان کے سامنے ہیج ہے، حق تعالیٰ انہیں جس حال میں رکھے وہ اس کے ارادے اور اسکی رضا کی موافقت کر کے اسی سے راضی رہتے ہیں وہ اپنے نفسوں پر غصہ رہتے ہیں چونکہ وہ رب تعالیٰ کے حق معرفت کو جانتے ہوتے ہیں، وہ ہمہ تن رب تعالیٰ کی فکر میں رہتے ہیں یہی طریقہ کار ان کے لئے دنیا و آخرت میں ہے، انہوں نے رب تعالیٰ کو ہر شے پر ترجیح دی رب تعالیٰ نے بھی انہیں ترجیح دی، انہوں نے حق تعالیٰ کو یاد رکھا حق تعالیٰ نے بھی ان کو یاد رکھا چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اولئک حزب اللہ الا ان حزب اللہ هم المفلحون (المجادلہ: ۲۲) یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی جماعت و گروہ ہیں۔ خبردار اللہ تعالیٰ کا گروہ یہی فلاح پانے والا ہے۔

یہ آیت تلاوت کرنے کے بعد ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے زوردار چیخ ماری اور کہا: کہاں ہیں یہ لوگ؟ ان تک رسائی کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے، اور رستے کی کیا کیفیت ہو سکتی ہے؟ پس ذوالنوں مصری کا نام لے کر کسی نے آواز دی اور کہا: راستہ مستقیم ہے اور حجت واضح ہے، فرمایا: اے میرے بھائی! بخدا! تم نے سچ کہا: پس اس کی طرف بھاگ کر جانا ضروری ہے بایں طور کہ اس کے غیر کی طرف ذرہ برابر میاں نہ ہو۔

۱۳۲۱۷- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تیری ہلاکت: جو آدمی بالحققت



اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہو وہ اس کی محبت میں ہر چیز کو بھولا دیتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں ہر چیز کو بھلا دے اللہ تعالیٰ اس پر ہر چیز کی حفاظت کرتے ہیں اور ہر چیز کا اسے بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

۱۳۲۱۸- ایک مرتبہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابو فیض: صدق و معرفت کے طریق پر میری راہنمائی کیجئے: فرمایا: اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی وہ سچی حالت پیش کرو جس پر تم قائم ہو اور کتاب و سنت کے موافق ہو اور غیر محل میں تم رقت کا مظاہرہ نہ کرو کہیں تمہارے قدموں میں لغزش نہ آجائے، چونکہ جب تیرے پاؤں میں لغزش آجائے گی پھر ان میں ثابت قدمی کا آنا مشکل ہے جس چیز کو تم یقین سمجھو اس میں شک کرنے سے بچو۔

۱۳۲۱۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ مصری نے سوال کیا گیا کہ آدمی کے لئے یہ کہنا کب جائز ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فلاں چیز دکھائی؟ فرمایا: جب تم اسکی طاقت نہ رکھتے ہو۔ پھر فرمایا: اکثر لوگوں کا اشارہ ظاہر کی طرف ہوتا ہے جو انھیں اللہ تعالیٰ سے دور کر دیتا ہے، لوگ دنیا میں زیادہ رغبت رکھتے ہیں حالانکہ دنیا کی مذمت اسکی طلب سے کثرت ہونی چاہیے۔

۱۳۲۲۰- حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: محققین کی زبانیں دعاوی گئے گونگی ہوتی ہیں اور مدعیین کی زبانیں تمہارے سامنے دعاوی کی بوچھاڑ کریں گی، ذوالنوں رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف جب تک دنیا میں رہتا ہے لگا تار فقر و فخر کے درمیان متروار رہتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو فخر کرتا ہے اور جب اپنے نفس کا تذکرہ کرتا ہے تو محتاج ہو جاتا ہے۔

۱۳۲۲۱- حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارفین کو اپنے رب کی معرفت کس چیز سے حاصل ہوتی ہے؟ فرمایا: اگر معرفت کسی چیز سے حاصل ہو سکتی ہے تو طمع و اشراف کو منقطع کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے درآنحالیکہ وہ ان احوال کا تمسک کریں جن پر ان کو قائم ہونا چاہیے اور اپنے نفسوں کو جہد مسلسل کے عادی بنانے سے معرفت باللہ حاصل ہوتی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۳۲۲۲- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ مصری نے ایک مرتبہ بلندیٰٰ ممراتب، قرب اولیاء، فوائد اصفیاء اور انس مجہین کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ اشعار پڑھے۔

و محب الاله فی غیب انس ملک القدر خدام الزی عبد

هو عبد و ربہ خیر رب۔ مالقلب الفتی عن الله ضد

خدا سے محبت کرنے والا وہ بندہ ہے جو تقدیر پر راضی رہے وہ بندہ بندہ ہے اس کا رب بھی بہترین رب ہے جو ان کے دل کو خدا سے ضد کرنے کا کوئی راستہ نہیں۔

تین چیزیں آخرت کے ساتھ تعلق پیدا کر دیتی ہیں۔

(۱) صفاء، (۲) تعاون، (۳) اور وفاء یعنی صفاء فی الدین، التعاون فی المواسات اور وفاء فی البلاء۔

۱۳۲۲۳- عثمان بن محمد، احمد بن عبد اللہ قرشی، محمد بن خلف ابراہیم بن عبد اللہ صوفی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے مواعظ حسنہ اور نغمہ طیبہ کے سماع کے متعلق سوال کیا گیا: انہوں نے فرمایا: یہ چیزیں عمدہ و پاکیزہ چھپر کھٹوں میں انس کے ہاتھ ہیں تہجد کے باغات میں تو حید کے لہجوں کے ساتھ اور طرب میں ڈال دینے والے نغمے عمدہ معانی میں ڈھلے ہوئے جو کہ سامعین اور گانگوں کو دائمی نعمتوں کی طرف لے جائیں صدق کے ٹھکانے میں مالک مقتدر کے پاس۔

۱۳۲۲۴- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد ابوالحسن انصاری، یوسف بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: فرمایا: میں تمہیں کیا وصیت کروں؟ اگر تیرا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کی تائید صدق تو حید سے علم غیب میں ہو چکی تو تحقیق تمہیں، مرسلین اور صدیقین کی دعائیں تمہارے حق میں تمہیں پیدا کئے جانے سے پہلے ہی صادر ہو چکی ہیں



لہذا ان نفوس قدسیہ کی دعائیں تمہارے لئے میری وصیت سے بدرجہا بہتر ہیں، اگر اس کے علاوہ کوئی اور صورت ہو (یعنی عند اللہ تمہاری تائید نہ ہوئی ہو) تو تمہیں میری پکار کچھ نفع نہ پہنچائے گی۔

۱۴۲۲۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر دینوری، محمد بن احمد شاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں دریائے نیل کے کنارے پر چلا جا رہا تھا کہ یکا یک ایک لونڈی دیکھی جو دیکھنے میں پراگندہ حال معلوم ہوتی تھی اس کا دل رب جبار کے ساتھ متعلق تھا وہ نیل کے ارد گرد دیوانہ وار گھوم رہی تھی در آنحالیکہ نیل اپنی موجوں کو اضطراب میں رکھے بے چین ہوا جا رہا تھا وہ اسی کیفیت پر تھی کہ اسی دوران اس نے تیزی سے تیری ہوئی ایک مچھلی دیکھی لونڈی آسمان کی طرف دیکھ کر رونے لگی اور کہنے لگی: تیرے ہی لئے تنہائی پسند لوگ خلوتیں اختیار کرتے ہیں، تیری عظمت کی وجہ سے سمندروں میں مچھلیاں تسبیح کرتی ہیں اور تیرے جلال ہیبت کی وجہ سے بھرے سمندروں کی لہریں موجزن رہتی ہیں، تیری موانست کی خاطر بیابانوں میں درندے تیری مانوسیت پاتے ہیں اور تیری جود و کرم کی بدولت تیرا قصد کیا جاتا ہے اے خشکی و تری کے مالک! پھر وہ پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور کہے جا رہی تھی۔

يَا مَوْنِسُ الْاَبْرَارِ فِيْ خُلُوْا تِهِمْ . يَا خَيْرَ مَنْ حَطَّتْ بِهٖ النِّزَالُ

مَنْ نَالَ حَبْكُ لَا يَنْتَالُ تَفْجَعًا . الْقَلْبُ يَعْلَمُ اَنْ مَا يَفْنَى مَجَالُ

اے خلوتوں میں نیکوکاروں کو مانوس کرنے والے! اے بہترین ذات تو ہی پستیوں کو عطا کرنے والا ہے جو تیری محبت کو پاتا ہے وہ کسی دکھ درد کی خاطر نہیں پاتا دل جانتا ہے کہ فانی چیز محال ہے۔

پھر وہ لونڈی کہیں غائب ہو گئی مجھے کہیں بھی دکھائی نہیں دی میں بھی غمگین و افسردہ حالت میں واپس لوٹ آیا۔

۱۴۲۲۶- عبد اللہ بن محمد، ابوبکر، محمد بن احمد سے مروی ہے کہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے پہاڑوں میں چلا جا رہا تھا اچانک چلتے چلتے میں ایک بوڑھے کے پاس جا پہنچا وہ ایک ٹیلے پر بیٹھا تھا سن رسیدہ ہونے کی وجہ سے اسکی آبروئیں آنکھوں پر جھکی ہوئی تھیں میں اسکے پاس گیا اور اسے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا پھر ضعیف آواز میں کہنے لگا: اے وہ ذات جسے گناہ گار پکارتے ہیں تو اسے اپنے قریب ہی پالیتے ہیں اے وہ ذات جس کا قصد زہدین کرتے ہیں تو اسے اپنا حبیب پاتے ہیں، اے وہ ذات کہ جس سے مجاہدہ کرنے والے مانوس رہتے ہیں تو اسے سریع و مجیب پاتے ہیں پھر یہ اشعار پڑھے۔

وَلِهٖ خَصَائِصُ مُصْطَفٰٓئِنَ لِحَبِّهٖ . اَخْتَارَهُمْ فِیْ سَالِفِ الْاَزْمَانِ

اَخْتَارَهُمْ مِنْ قَبْلِ فِطْرَةِ خَلْقِهٖ . فَهَمَّ وَدَاعَ حِكْمَةِ وِیَاٰنِ

اللہ تعالیٰ کے کچھ چیدہ چیدہ بندے ہیں جنہیں اس نے پرانے زمانے میں جن رکھا ہے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہی اس نے انہیں چن لیا ہے پس وہ حکمت و بیان کے سرچشمے ہیں۔

پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری اور درافانی سے کوچ کر گیا۔

۱۴۲۲۷- عبید اللہ بن محمد، ابوبکر بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جنہوں نے تمام پردوں کو چاک کر دیا ہے اور شرافت انکا اعلیٰ درجہ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے بھی تمام پردے دور کر دے پس وہ رب تعالیٰ کے کلام کو بصیرت سے سنتے ہیں۔

۱۴۲۲۸- حضرت ذوالنوں رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ نیکوکار بندے ہیں جو مسہریوں پر بیٹھ کر اس کے کلام کو سن رہے ہیں جب وہ تمہیں سے ہم کلام ہوتا ہے مشہد اعلیٰ میں چونکہ وہ پوشیدہ طور پر اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے نیکی کی راہیں کھول دیتا ہے، جب وہ تاریکیوں میں رب تعالیٰ کے دربار میں کھڑے ہوتے ہیں رب تعالیٰ ان کے قلوب کو ان کے علم کی طرف



ہدایت دیتے ہیں پس ان کی عقلیں رب تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے پر حسرت کرتی ہیں۔

۱۲۲۲۵- ابو نعیم اصفہانی، ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن عیسیٰ و شاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنور رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: ہر قوم کی ایک عقوبت ہوتی ہے اور عارف کی عقوبت اسکا اللہ کے ذکر سے منقطع ہونا ہے۔

۱۲۲۲۶- محمد بن احمد، احمد بن عیسیٰ، ابو عثمان بن سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنور مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگوں میں برا توں ہے؟ فرمایا: لوگوں میں جو برے اخلاق والا ہو کہا گیا: برے اخلاق کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: کثرت خلاف (یعنی اچھے اخلاق کی موافقت نہ ملنا) ذوالنور رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جعفر بن محمد سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا، فرمایا: گھٹیا لوگ وہ ہیں جنہیں پرواہ نہ ہو کہ، انہوں نے کیا کہا، یا ان کے بارے میں کہا گیا۔

۱۲۲۲۷- محمد بن محمد، احمد بن عیسیٰ، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنور مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں ایک عبادت گزار خاتون کے پاس گیا میں نے اس سے پوچھا: تم ہفتے صبح کس حال میں کی ہے؟ کہا میں نے دنیا کی بربادی اور آخرت کی تیاری کی طرف جلدی کرتے ہوئے صبح کی ہے، قیامت کی ہولناکیوں کا سامنا کرتے ہوئے صبح کی ہے، میں اعتراف کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں پر میں نے شکر کرنے میں کوتاہی کی ہے، اور میں ان نعمتوں کے شمار پر ضعف قوت کا اعتراف کرتی ہوں، دل ان نعمتوں سے غافل ہو چکے ہیں اور نفوس نے اس سے اعراض کر لیا ہے حالانکہ وہ انھیں آواز دے رہا ہے، پاک ہے وہ ذات اس نے مخلوق کو کتنی مہلت دے رکھی ہے باوجود عطا یا اور انعامات کی بارش کے۔

۱۲۲۲۸- حضرت ذوالنور مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں شام کے علاقوں میں چلا جا رہا تھا کہ چلتے چلتے ایک عبادت گزار کے پاس جا پہنچا جو قریب کی کسی غار سے نکل کر آ رہا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو درختوں کی آڑ میں چھپ گیا پھر کہنے لگا: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس سے جو مجھے تیری یاد سے غافل کر دے، اے عارفین کے ماوی، توبہ کرنے والوں کے حبیب اور صادقین کے یمن و مددگار، پھر اس نے چیخ ماری ہائے طویل رونے کے غم؟ ہائے دنیا میں زیادہ دیر ٹھہرنے کی مشقت! پھر کہا: پاک ہے وہ ذات جس نے عارفین کے دلوں کو خالص اسی کے ہو جانے کی حلاوت چکھائی، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز لذیذ نہیں ہے، پھر وہ چل پڑا اور کہہ رہا تھا: میں نے اپنے دل سے ہر کسی کے تعلق کو ختم کر دیا ہے، یا اللہ! اس دل کو مخلوق سے الگ صرف اپنی ذات میں مشغول رکھو میں نے اسے سلام کیا پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کرو، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ تیری مشقتوں کو ہلاک کرے اور اپنی رضا مندی کے امور پر تیری راہنمائی کرے، پھر وہ اپنی سیدھی سمت ایسا سر ہٹ بھاگا جیسا کوئی درندے سے بھاگتا ہے۔

۱۲۲۲۹- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد صاحب کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ذوالنور مصری رحمہ اللہ نے ایک عبادت گزار نو جوان سے کہا: اے نو جوان! اپنے نفس کے لئے ملامت کا اسلحہ تیار رکھو اور نفس کی تاریکیوں کو ختم کر کے دم لو، ہر آنے والی صبح کو سلامتی کی شلوار پہنو، امان میں اسے جکڑے رکھو اور اسے ایمان کے فرائض سے بہرہ مند رکھو، یوں تم جنت کی نعمتوں سے کامیاب رہو گے، نفس کو صبر کے جام کے جام پلاؤ، اسے فقر کا عادی بناؤ حتیٰ کہ تم معاملہ کے تمام پر پہنچ جاؤ، نو جوان بولا: بھلا کونسا نفس ان امور کی طاقت رکھتا ہے؟ فرمایا: وہ نفس جو بھوک پر صبر کرتا ہو، جو تاریکیوں میں پھرنے کا عادی ہو، وہ نفس جو آخرت کو دنیا کے بدلے میں خرید لے، وہ نفس جو قلق کی رہبانیت کی چادر اوڑھ لے، جو تا صبح تاریکیوں میں رہنے کا عادی ہو، اس نفس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جو تاریکیوں کی وادیوں میں چل پڑا ہو اور لذتوں کو پس پردہ ڈال دے، آخرت کی طرف اس کی نظریں لگی، ہوں گناہوں سے پہلو تہی کرتا ہو، معمولی توشہ پر اکتفا کرتا ہو، خواہشات کے اندھے میل رواں کار رخ تبدیل کر دیتا ہو، کھانا ٹوپ اندھیروں میں راتوں کو بیدار رہتا ہو، شوق کی چادروں کو اوڑھ رکھا ہو، اسکے طریق معاش معدوم ہو، جو بیابانوں کو اپنا مسکن بنالے یہ ہے وہ نفس جو آنے والے عظیم دن کے لئے عمل کر



سکتا ہے یہ سب کچھ حقیقی و قیوم کی توفیق سے وجود میں آ سکتا ہے۔

۱۴۲۳۴- عثمان بن محمد، ابو بکر محمد بن احمد بغدادی، ابو جعفر محمد بن عبد الملک بن ہاشم، کا بیان ہے کہ میں نے ذوالنون مصر رحمہ اللہ سے عرض کیا، جن بہترین ہستیوں کو آپ نے دیکھا ہے ان کے کچھ اوصاف ہمیں بیان کیجئے، ذوالنون رحمہ اللہ کی آنکھوں میں آنسو اُڑ آئے، کہنے لگے: ایک مرتبہ ہم نے براستہ سمندر سفر کیا اور ہم جدہ جانا چاہتے تھے ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا جس کی عمر ۲۰، ۲۲ سال کے لگ بھگ ہوگی، اس کے پہنے ہوئے لباس سے ہیبت نکلتی تھی، میری خواہش تھی کہ میں اس سے بات کر لوں مگر مجھے اس پر قدرت حاصل نہ ہو سکی، چنانچہ ہم اسے تلاوت کرتے ہوئے بھی دیکھتے بحالت روزہ بھی دیکھتے اور اسے تسبیح بھی کرتے ہوئے دیکھتے، یہاں تک کہ ایک دن وہ سو گیا اچانک کشتی میں شور اٹھا کہ فلاں تھیلی والے کی چوری ہو گئی لوگ ایک دوسرے کی تلاشی لینے لگے حتیٰ کہ اس نوجوان تک پہنچ گئے وہ آرام کی نیند سوئے جا رہا تھا تھیلی والا کہنے لگا: یہی نوجوان میرے زیادہ قریب تھا: جب میں نے اس کی یہ بات سنی میں فوراً اٹھا اور نوجوان کو نیند سے بیدار کیا اس نے فوراً وضو کیا اور چار رکعت نماز پڑھی اور مجھے کہنے لگا: اے نوجوان کیا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: کشتی میں چوری کی افواہ پھیلی گئی ہے لوگوں نے ایک دوسرے کی تلاشی لے لی ہے حتیٰ کہ تمہارے پاس پہنچ گئے، نوجوان تھیلی والے کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: کیا بات یونہی ہے جیسے یہ کہہ رہا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور کہا: تم میرے زیادہ قریب بیٹھے ہوئے تھے، نوجوان نے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور دعا کرنے لگا، ہمیں نہیں معلوم کہ اس نے کیا دعا کی، ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سمندر سے مچھلیاں نمودار ہو رہی ہیں اور ہر مچھلی منہ میں ایک قیمتی موتی اٹھایا ہوا ہے، نوجوان اٹھا اور ایک مچھلی کے منہ سے ایک قیمتی جوہر اٹھایا اور تھیلی والے کی طرف اچھال دیا اور کہا: یہ جوہر تمہارے گمشدہ مال کے عوض میں ہے، چاؤ اب تم دعویٰ سے بری الذمہ ہو گئے۔

۱۴۲۳۵- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد بن حمدان، عبد القدوس بن عبد الرحمن شاشی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ مصری نے فرمایا: الہی! کون آدمی ایسا ہو سکتا ہے کہ جس نے تیری نجات کی تلاوت چکھ لی ہو اور پھر اسے تیری طاعت اور رضا سے کوئی چیز غافل کر دے، یا کون ہے ایسا آدمی جسے تو نے مدد کی ضمانت دے رکھی ہو اور پھر وہ اپنے جیسے انسانوں سے مدد کا خواستگار ہو یا ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جسے تو نے دنیا و آخرت، صحت و بیماری میں یا ہم رزق پہنچانے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہو اور پھر وہ تیری معصیت کر کے تیرے غیر سے رزق کا طالب گار ہو؟ یا وہ کون آدمی ایسا ہو سکتا ہے جسکے گناہوں کو تو خوب جانتا ہو لیکن وہ تجھ سے خوفزدہ ہو کر گناہوں سے نہ رکے؟ یا وہ ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جو ہر طرف سے کٹ کر تیرا ہو کر رہ جائے اور پھر طلب راحت کے لئے تجھ سے اعراض کر بیٹھے؟ ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جس نے دنیا کو بھی پہچان لیا ہو اور آخرت کو بھی پہچان لیا ہو لیکن وہ اپنی حماقت و جہالت کی وجہ سے فانی (دنیا) کو باقی آخرت پر ترجیح دے دے؟ یا ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جس نے تیری محبت کے جام کے جام چڑھا لیے ہوں اور پھر وہ تیری آزمائشوں سے خوش نہ ہوتا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جس نے تیرے حسن اختیار کو پہچان لیا ہو اور پھر وہ تجھ سے راضی نہ ہوا ہو؟ یا ایسا آدمی کون ہو سکتا ہے جیسے معلوم ہو کہ تو اس کے ظاہر و باطن سب کو محسن خوبی جانتا ہے اور پھر وہ تجھ پر اکتفا نہ کرے بلکہ تیرے غیر کی طرف رغبت کرتا ہو اور تیرے علم سے بے نیازی برتا ہو؟

۱۴۲۳۶- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصلحہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: یا اللہ! ہماری آنکھوں کو اپنے جلال کی جولان گاہوں میں گھومنے کی توفیق عطا فرما۔ جن بیداریوں سے غافلین کی آنکھیں سو گئی ہیں ان بیداریوں سے بہرہ مند فرما، ہمارے دلوں کو نور کی جھلکیوں سے جکڑ دے، ہمارے دلوں کو لکڑی کی اطناب کے ساتھ معلق کر دے، ہمیں قید سے رہائی عطا فرماتا کہ ہم گھومنے والوں کے ساتھ تیری خدمت میں گھوم سکیں یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو خالص تیرے ہو جانے کی لذتوں سے بہرہ مند ہوتے ہیں اور واضح معرفت کے ساتھ دھوکے کے سامان کی مخالفت کرتے



ہیں، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو تیری خدمت کو زمین کی چاروں اطراف میں تلاش کرتے پھر رہے ہیں، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے نعمتوں کی گزرگاہوں میں جہالت کے برتنوں کو حیات کے صاف و شفاف پانی سے دھو ڈالا، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے بنادے جو فہم کی بہار کی تروتازگی کو چرتے ہیں حتیٰ کہ ان کی فکر آسمان سے بھی بلند تر ہو گئی حتیٰ کہ اعلیٰ مراتب پانے والوں کو بھی دلی راحتوں سے پار کر دیا اور عیب کی آنکھوں کے مستبطلات سے رہبانیت کے پیرا یہ ہیں، حتیٰ کہ دلوں کی آنکھوں نے آسمانی جواہر میں جاپناہ پکڑی، ان کے سینوں کو غفلتوں کی تنکیوں سے سکون و چھٹکارہ ملا، ان کے سکون قلبی نے ذکر و صلوٰۃ کے ثمرات اگانا شروع کر دیئے۔

۱۴۲۳۷- عثمان بن محمد عثمانی، علی ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عقول بے دلوں کے ثمرات چنے جاتے ہیں، حسن صوت سے البصار کی لگاموں کو مائل کیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مراتب پائے جاتے ہیں، صالحین کی صحبت سے زندگی پاکیزہ ہوتی ہے اور بھلائی صالح ہم نشین کے بدوش ہوتی ہے۔

۱۴۲۳۸- عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دین میں زیادتی حرام کی ہے اور الھام فی القلب بھی حرام کیا ہے اور خلق میں فراست کو تین آدمیوں پر حرام کیا ہے۔ (۱) اس پر جو اپنی دنیا میں بخل کرے، (۲) جو اپنے دین پر سخاوت کرے، (۳) اور جو اللہ کے ساتھ بد خلقی کرے، ایک آدمی نے ذوالنون رحمہ اللہ سے کہا: ہم دنیا پر بخل کرنے والے اور اپنے دین پر سخاوت کرنے والے کو تو پہچانتے ہیں لیکن اللہ کے ساتھ بد خلقی کرنے والے کی تفسیر کر دیجئے، فرمایا: وہ یوں کہ اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ کر دے اس پر تقدیر کو چلا دے، اپنے علم کو نافذ کر دے اور اپنی مخلوق کے لئے ایک نوعیت کا معاملہ پسند کرے لیکن اللہ تعالیٰ کا شکوہ مخلوق سے کرتا رہتا ہے، پس تمہارا کیا خیال ہے۔

۱۴۲۳۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد، یوسف بن حسین کہتے ہیں: میں نے حضرت ذوالنون رحمہ اللہ سے عرض کیا: میری ایسے راستے پر راہنمائی کیجئے جو مجھے اللہ کے ذکر کی طرف لے جائے، فرمایا: جو خلوت سے مانوس ہو جاتا ہے اسے فراغت پر قدرت حاصل ہو جاتی ہے جو آدمی ملاحظہ نفس سے غائب ہو وہ مقاعد اخلاص پر متمکن ہو جاتا ہے، جو آدمی خواہش نفس سے حصہ لیتا ہو اسے کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ اس کے ہاتھ سے کیا فوت ہوا، پھر فرمایا: نمائش کرنے والا وہ کچھ ظاہر کرتا ہے جو اس میں نہ ہو، صادق کو کچھ پرواہ نہیں ہوتی کہ وہ کس پہلو پر پڑے گا، ایک مرتبہ فرمایا: عارف کا ظاہر ملوث ہوتا ہے اور اس کا باطن صاف و شفاف ہوتا ہے اور زائد کا ظاہر صاف و شفاف ہوتا ہے اور اس کا باطن ملوث ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۰- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مؤمن جب اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کا ایمان اگر مستحکم ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، جب اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کی حیثیت پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کی اطاعت دائمی ہو جاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کی طاعت کرتا ہے تو امید پیدا ہو جاتی ہے اور درجہ امید سے درجہ اشتیاق ملتا ہے اور پھر شوق اسے انس باللہ کی طرف لے جاتا ہے جب مؤمن میں انس باللہ آ جاتا ہے تو اللہ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف اطمینان حاصل کرتا ہے تو اس کی رات نعمت بن جاتی ہے اور اس کا دن بھی نعمت بن جاتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن نعمتوں میں ہوتا ہے۔

۱۴۲۴۱- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ عہد تنگوار بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے دار السلام میں ٹھہرا رکھا ہے انہوں نے اپنے پیٹوں کو حرام کے کھانوں سے سکیڑ رکھا ہے (یعنی حرام نہیں کھاتا) گناہوں کے مناظر سے وہ آنکھیں بند کر لیتے ہیں، فضول گوئی سے پرہیز کرتے ہیں، بچھونے لپیٹ کر آدمی رات کو عبادت کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، حسین و جمیل حوریں اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں، ہمیشہ دن کو روزہ میں رہتے ہیں اور ان کی راتیں اللہ



تعالیٰ کے حضور کھڑے کھڑے کتنی ہیں۔ وہ انہی اعمال پر برقرار رہتے ہیں حتیٰ کہ ان کے پاس ملک الموت حاضر ہو جاتا ہے۔

۱۴۲۴۲- ابو نعیم اصفہانی، محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن عیسیٰ مشاء، سعید بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں اپنی سیاحت کے ایک سفر میں تھا کہ اچانک میں نے دل ہلا دینے والی عملیں آواز سنی لیکن مجھے کوئی شخص دکھائی نہیں دیتا تھا، تاہم کوئی کہہ رہا تھا: پاک ہے وہ زمانوں کو فناء کرنے والا، پاک ہے دنیا کو کھنڈر میں تبدیل کرنے والا، پاک ہے دلوں کو مارنے والا، پاک ہے قبروں میں مدفونین کو دوبارہ زندہ کرنے والا، میں آواز کی سمت چلا، چنانچہ میں ایک سوراخ کے قریب پہنچا اور آواز اسی سوراخ سے باہر نکل رہی تھی اور کہنے والا کہہ رہا تھا، پاک ہے وہ ذات جس نے مخلوق کو اپنے پوشیدہ راز میں سمور کھا ہے، پاک ہے وہ ذات جو تمہارے اوپر کتنی زیادہ مہربان ہے، یا اللہ تو پاک ہے تو نے نافرمان اور تیرے حکم کی نافرمانی کرنے والے پر کس قدر بربادی کی پھر وہ کہنے لگا: اے میرے مالک میں تیرے حلم سے گویا ہوتا ہوں، تیرے فضل سے کلام کرتا ہوں، اے دنیا سے چلے جانے والوں کے معبود، اے میرے بعد آنے والوں کے معبود مجھے نیکو کاروں اور صالحین کے ساتھ ملا دے اور ان جیسے اعمال کی مجھے توفیق عطا فرما: پھر کہا: کہاں ہیں زاہدین اور عبادت گزار، کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنی سواریوں کے رخ منازل معرفت کی طرف موڑ دیئے ہیں، ان پر ایسا زمانہ آیا کہ وہ آزمائشوں میں مبتلا رہے حتیٰ کہ آزمائشوں نے انہیں چکنا چور کر دیا، میں بھی انہیں آزمائشوں کی انتظار میں ہوں جو ان پر نازل ہوئیں پھر وہ اپنی مخصوص کیفیت میں میری طرف متوجہ ہوائیں نے کہا اس آدمی کا کلام لوگوں کے کلام سے جدا ہے پھر میں اسے وہیں روتا چھوڑ کر واپس چل دیا۔

۱۴۲۴۳- احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: مریدین میں سب سے زیادہ نفاق میں بڑھا ہوا وہ آدمی ہے جو بغیر حجت کے ایک نظر دیکھے یا ایک بات منہ سے نکالے، جس حجت کو وہ اپنے درمیان اور رب تعالیٰ کے درمیان ظاہر کر دے، پھر ذوالنون رحمہ اللہ سے حجت کے بارے میں دریافت کیا گیا فرمایا: فعل سے قبل وقت میں غافل ہو۔

۱۴۲۴۴- مذکور بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ عارف پر کون سا حال زیادہ غالب رہتا ہے فرحت و سرور یا غم و حزن؟ انہوں نے فرمایا: ہم جس اچھے امر کی امید رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں اس تک پہنچنے کی توفیق عطا فرمائے واللہ اعلم! اس بارے میں مجھے اتنا علم ہے کہ ایسا نہیں کہ ایک حال کو چھوڑ کر کسی دوسرے حال کی طرف اشارہ کیا جائے یا ایک سبب کو چھوڑ کر دوسرے سبب کی طرف اشارہ کیا جائے، میں تمہارے لئے ایک مثال بیان کرتا ہوں: جان لو کہ اس دار دنیا میں عارف کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس کے سر پر کرامت کا تاج سجا دیا گیا ہو اور اسے ایک کمرے میں تخت پر بٹھا دیا جائے پھر اس کے سر کے عین اوپر ایک تلواریں لٹکادی ہو پس وہ بادشاہ ہر گھڑی اپنے آپ کو ہلاکت و موت کے منہ میں پائے گا سوا سے علی التمام فرحت و سرور کہاں مل سکتا ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

۱۴۲۴۵- اپنے والد سے، احمد، سعید کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے اس آفت کے متعلق پوچھا گیا جو کسی مرید کو اللہ تعالیٰ سے دھوکہ دیدے، فرمایا: کہ اسے الطاف و کرامات اور آیات (نشانیوں) دکھائے۔ کسی نے کہا: اے ابو فیض فرید کے اس درجہ تک پہنچنے سے قبل کسی چیز میں دھوکہ کھائے گا؟ فرمایا: ایڑیوں کو روندنے سے (یعنی لوگوں کے پیچھے چلنے سے) تعظیم الناس، مجالس میں توسع اور کثرت اتباع سے پس ہم اس مکر و فریب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۱۴۲۴۶- سند مذکور بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: مرید کی سنگدلی کی بنیاد کیا چیز ہے؟ فرمایا: مرید کا علوم کے بارے میں بحث کرنا تا کہ نفس کو راضی رکھ سکے اور ان علوم کو استعمال میں نہ لائے اور نہ ہی ان کے حقائق تک رسائی حاصل کرے، فرمایا: اگر مخلوق اہل معرفت کی ذلت کو پہچان لیتی تو اپنے سروں اور چہروں پر مٹی ڈالتی، میں نے یہ بات ظاہر مقدسی سے ذکر کی،



کہنے لگے: اللہ تعالیٰ ابوالفیض پر رحمت کی بارش برسائے انہوں نے حق بات کہی لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نور معرفت کو زاہدین عابدین اور مختلف احوال کے ذریعے حجاب کرنے والوں کے لئے ظاہر کر دے لا محالہ وہ حل کر خاستر ہو جائیں وہ اضمحلال کا شکار ہو جائیں حتیٰ کہ لاشی ہو کر رہ جائیں وہ آدمی کہتا ہے میں نے دونوں بزرگوں کی بات احمد بن ابو حواری کے سامنے رکھی وہ کہنے لگے: رہی بات ابوفیض رحمہ اللہ کی اللہ انھیں عافیت میں رکھے یہ بات انہوں نے اپنی ذات کے لئے کی ہے اور ظاہر مقدسی نے اپنے رب کے ذکر میں کی ہے اور دونوں نے درست بات کہی ہے۔

۱۴۲۴ھ - اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تین چیزیں خوف کی علامتیں ہیں (۱) عید کو ملا خطہ کر کے شبہات سے پرہیز کرنا، (۲) تعظیم کے لئے بطور مراقبہ کے زبان کو محفوظ رکھنا، (۳) حلیم کے غصہ سے ڈرتے ہوئے باطن کا علاج کرنا تین چیزیں اعمال اخلاص میں سے ہیں عام لوگوں کی مدح و ذم کا برابر ہونا، (۲) اعمال میں ان کے دیکھنے کو اللہ تعالیٰ کی طرف نظر کرتے ہوئے بھول جانا، (۳) اور آخرت میں عمل کے حسن ثواب کا تقاضا ہونا، تین چیزیں کمال کے اعمال میں سے ہیں۔ (۱) شہروں میں گھومنے پھرنے کو ترک کرنا، (۲) امتحان کے وقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر غبطہ کم کرنا، (۳) ظاہر و باطن میں نفس کو صاف و شفاف رکھنا۔

تین چیزیں اعمال یقین میں سے ہیں۔

(۱) معاشرت میں لوگوں کی کم مخالفت کرنا، (۲) عطیہ ملنے کی صورت میں لوگوں کی مدح ترک کرنا، (۳) اور فتنہ میں لوگوں کے خوف سے پرہیز کرنا۔

تین چیزیں توکل کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تعلقات کم پیدا کرنا، (۲) چالپوسی ترک کرنا، (۳) مخلوق میں صدق و سچائی کو استعمال کرنا۔

تین چیزیں صبر کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) شدت و سختی میں اختلاط سے دور رہنا، (۲) آزمائش کے خم چڑھا کر سکون محسوس کرنا، (۳) فقر و تنگدستی میں مالدار کی گو

سب تر معیشت کے روپ میں ظاہر کرنا۔

تین چیزیں حکمت کے علاقوں میں سے ہیں۔

(۱) لوگوں کے نفس کو ان کے باطن کی جگہ پر اتارنا، (۲) ان کی عقلوں کی بقدر انھیں وعظ و نصیحت کرنا نفس حاضر کے ساتھ

تین چیزیں زہد کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کوتاہ امید، (۲) حب فقر، (۳) اور استغناء مع الصبر۔

تین چیزیں عبادت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بیداری کے لئے رات کو محبوب سمجھنا تا کہ تہجد و خلوت سے بہرہ مند ہو سکے، (۲) لوگوں کے دیکھنے اور غفلت کی وجہ سے صبح

ناپسند کرنا، (۳) فتنے کے خوف کی وجہ سے اعمال صالحہ کی طرف رغبت کرنا۔

تین چیزیں تواضع کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) نفس کو حقیر کرنا معرفت بالعیب کے لئے، (۲) معرفت توحید کے لئے لوگوں کی تعظیم کرنا، (۳) ہر ایک سے حق و نصیحت کو

لے کرنا۔

تین چیزیں سخاوت کے اعمال میں سے ہیں۔



(۱) کسی چیز کی حاجت ہوتے ہوئے بھی لوگوں پر خرچ کرنا، (۲) استقلال عطیہ کے لئے بدلے کا خوف رکھنا (۳) لوگوں پر سرور کو داخل کرنے کے لئے نفس پر خوفزدہ رہنا۔

تین چیزیں حسن خلق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل معاشرت کی کم مخالفت کرنا، (۲) جو چیز ان کے اخلاق کا باعث بنے اس کی تحسین کرنا، (۳) اور نفس لائمہ کو لازم کرنا لوگوں کے عیوب سے ناواقفیت ظاہر کرنے کے لئے۔

تین چیزیں لوگوں پر رحمت کرنے کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) پریشان حال لوگوں کا حوصلہ بڑھانا، (۲) یتیم و مسکین کے لئے دل کا رونا، (۳) مسلمانوں کی مصیبتوں پر خوشی کا اظہار نہ کرنا۔

تین چیزیں استغناء اعظم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وہ فقراء جنہیں دنیا میں ذلیل و رسوا سمجھا جاتا ہوا ان کے لئے تواضع کرنا، (۲) اغنیاء متکبرین کے سامنے اپنی خودی کو بحال رکھنا، (۳) اور متکبر دنیا داروں کے ساتھ میل جول ترک کرنا

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) وحشت کے فقدان پر انس کا پالینا، (۲) فکر کو دائمی رکھنے کے لئے خلوت کی تلاش میں رہنا، (۳) اور خلوص مراقبہ کے ساتھ ہیبت کا شعور۔

تین چیزیں معرفت کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا، (۲) غیر اللہ سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے پر فخر محسوس کرنا۔

تین چیزیں تسلیم کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) تقدیر پر راضی رہنا، (۲) آزمائش کے وقت صبر کرنا اور (۳) فراخی کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا۔

۱۳۲۳۸- عثمان بن محمد، ابو بکر بن احمد بغدادی، عبد اللہ بن اہل کہتے ہیں ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا میں اپنے رب کی معرفت کب حاصل کر سکتا ہوں؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا ہم نشین ہو جائے اور تم اپنے لئے اس کے سوا کسی کو انیس (مانوس کرنے والا) نہ سمجھتے ہو، میں نے کہا: میں اپنے رب سے محبت کب کر سکتا ہوں؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا عمل تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا اور ناپسند ہو جائے، میں نے کہا: میں اپنے رب کا مشتاق کب ہو سکتا ہوں؟ فرمایا جب تم آخرت کو اپنا قرار بنا لو اور تم دنیا کو اپنا مسکن و دار نہ بناؤ۔

۱۳۲۳۹- سند مذکور بالا سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تو رات میں لکھا ہے کہ جو آدمی اپنے جیسے انسان پر بھروسہ کرے وہ ملعون ہے۔

۱۳۲۵۰- محمد بن ابراہیم، محمد بن ریان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس کچھ اصحاب حدیث آئے تاکہ ان سے خطرات و دوساں کے بارے میں سوال کریں، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اس بارے میں کچھ بات کروں؟ پر یہ آدمی محدث ہے، مجھ سے نماز و حدیث کے بارے میں سوال کرو۔ اسی دوران ذوالنون مصری رحمہ اللہ مجھے سرخ رنگ کے موزے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا: اے بیٹے یہ موزے اتار دو یہ تو تیری خواہش نفس ہے نبی ﷺ نے سیاہ رنگ سادہ قسم کے موزے پہنے ہیں۔



۱۳۲۵ھ - محمد بن ابراہیم، علی بن حاتم عثمانی، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مصر کی ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تم عنقریب اس شہر کو آباد دیکھو گے اس سے گھوڑے اور عجی لوگ نکلیں گے پھر عنقریب تم اسے ویران بھی دیکھو گے، علی بن حاتم رحمہ اللہ کہتے ہیں ہم نے اس شہر کو آباد بھی دیکھا اور پھر ویران ہوتے ہوئے بھی دیکھا، میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قرآن حکام اللہ ہے۔

۱۳۲۵ھ - عبد اللہ بن محمد، عباس بن حمدان، کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ کے شاگرد ابو الحسن رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے جنازے میں حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ ان کے جنازے پر چچا ڈڑوں جیسے پرندے آ بیٹھتے اور پھراڑ جاتے۔

۱۳۲۵ھ - محمد بن علی، محمد بن زیاد کہتے ہیں جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ دنیا سے رخصت ہوئے تو میں نے ان کے جنازے میں سبز رنگ کے پرندے واقع ہوتے ہوئے دیکھے مجھے معلوم نہیں وہ کیسے پرندے تھے، بہر حال ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمارے پاس مصر میں وفات پائی انہوں نے حکم دیا تھا کہ ان کی قبر زمین کے ساتھ ہموار کر کے بنائی جائے۔

۱۳۲۵ھ - ابو جعفر احمد بن علی بن عبد اللہ بن حمدان، عبد اللہ بن محمد سلمانی، ابو یعقوب سیف ابو احمد بغدادی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ۲۳۵ھ میں فرمایا: میں نے جنگل میں ننگے پاؤں چلتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا: محبت کا دل مجروح ہوتا ہے اسے راحت میسر نہیں ہوتی، زخم پر سے دوائی ہٹ گئی ہے، بیماری نے دوائی کو بے اثر کر دیا ہے، دوائی اور بیماری کے درمیان دل بیقرار ہو گیا ہے، میں نے اسے سلام کیا، اس نے مجھے کہا: اے ذوالنون وعلیکم السلام۔ میں نے کہا: کیا تم مجھے اس سے پہلے جانتے ہو؟ اس نے نفی میں جواب دیا، میں نے کہا پھر تمہیں یہ فراست کہاں سے ملی؟ کہا: یہ فراست میرے اختیار میں نہیں بلکہ مجھے اس کے مالک باری تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے میرے دل کو فراست سے منور کیا ہے حتیٰ کہ اس فراست سے میں نے تمہیں پہچان لیا حالانکہ میں تمہیں سابق میں نہیں جانتا تھا، اے ذوالنون، میرا دل علیل ہے میرا جسم مشغول ہے میں بیس سالوں سے بیابانوں میں گھوم پھر رہا ہوں، نہ میرا کوئی گھر ہے اور نہ ہی مجھے کسی چھت بنے دھوپ سے ڈھانپا ہے جو مجھے گرمی سردی اور ہواؤں سے حفاظت دے، لہذا! میری ان کیفیات کو بیان کرو اگر ان کا کچھ اعتبار ہو۔

پھر وہ بیٹھ گیا اور میں بھی بیٹھ گیا، میں نے کہا، دل جب علیل ہو جاتا ہے تو غم و بیماریاں اس میں گھومنے لگتی ہیں، دل کے لئے گھومنے کے ساتھ کوئی دوائی نہیں ہوتی، جو آدمی حزن میں آتا ہے شکایت کے لئے اسکی بیماری طول پکڑ جاتی ہے۔ اس نے ایک چیخ ماری پھر کہا: مجھے شکوہ سے کیا تعلق؟ اگر آزمائش لمبی ہو جائے حتیٰ کہ میں بوسیدہ ہڈی ہو جاؤں میرا کوئی عضو شکوہ سے حرکت نہیں کرے گا۔

ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکر اہل رضا کے دلوں میں جب سرایت کرتی ہے تو ان میں جذبہ محبت آ جاتا ہے۔ ضمیر فکر سے بھر جاتا ہے، ضمیر اور جذبہ محبت دونوں الگ الگ رہتے ہیں پھر دونوں میں میلان آتا ہے اور پھر الفت سے رضاء کے طریقے کو پہچان لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تب انھیں عطا کرتا ہے اور رجا کے تحفوں سے نوازتا ہے۔ یوں محبت ان کے دلوں میں سرایت موجزن ہو جاتی ہے، نہ صرف اس محبت سے نفس کو لذت ملتی ہے بلکہ اس میں لذات کا ایک لگاتار سلسلہ امنڈ آتا ہے، ان تحفوں کی وجہ سے اس میں جذبہ ہوتا ہے، پس کونسی اثر ان زیادہ بارونق ہو سکتی ہے، دلوں کے اپنے مالک کے پاس جانے سے؟ پھر یہ قلوب حق تعالیٰ کی طرف بغیر اس کے ہوا کے دوش اڑتے چلے جاتے ہیں، ملکوت میں ہواؤں سے بھی تیز پرواز کرتے چلے جاتے ہیں، اور جو ان کا ارادہ کرتا ہے وہ اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے جب پرندہ پرواز کرتا ہے دروازہ بند ہو جانے سے پہلے داخل ہو جاتا ہے، وہ آدمی بولا! اے ذوالنون! تم کا پھوڑا ترقی کر رہا ہے میں قتل ہو گیا اور مجھے شدید رنج پہنچا ہے، اے آدمی! جیسی صحبت میں نے آپ کی اختیار کی ہے ایسی صحبت آج



تک میں نے کسی کی اختیار نہیں کی ہے، میں نے کہا: پھر ہمارے ساتھ ساتھ کھڑے ہو جاؤ چنانچہ ہم دونوں بغیر توشے کے اٹھ کر چلنے لگے جب ہم وسیع جنگل میں داخل ہوئے ہمیں تین دن تک شدید بھوک نے ستایا، مجھے کہنے لگا: مجھے تو بھوک لگ گئی ہے، میں نے کہا: جی ہاں، کہا: اس پر قسم کھاؤ تا کہ تمہیں کھانا کھلا دے؟ میں نے کہا: قسم اس ذات کی جس نے بیج کو توڑا اور حیوان کو پیدا کیا تم اس سے کچھ نہیں مانگو گے اگر چاہے تو تمہیں کھلائے چاہے تو ترک کرے پھر وہ مسکرا دیا اور بولا: اب چلو چنانچہ ہمارے اوپر پاکیزہ کھانوں کا فیضان ہوا اور شریات کی فراوانی ہوئی حتیٰ کہ ہم مکہ میں صحیح سلامت داخل ہو گئے، پھر وہ مجھ سے جدا ہو گیا اور میں اس سے جدا ہو گیا، یوسف رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ جب بھی وہ اس آدمی کا ذکر کرتے تو رو جاتے اور اس کی صحبت پر افسوس کرتے۔

۱۳۲۵ھ - محمد بن محمد بن عبد اللہ، نصر بن شافع مقدسی زاہد، موسیٰ بن علی انجمی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یمن کے ایک آدمی کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ وہ نفس کی مخالفت کرنے والوں پر سبقت لے گیا ہے اور جہاد فی النفس میں اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے، میرے سامنے اسکی عقل و حکمت بیان کی گئی اور یہ بھی کہا گیا کہ وہ تواضع و رحمت میں بلند مقام رکھتا ہے، میں حج کرنے چلا گیا جب میں نے حج کے ارکان ادا کر لئے میں اس کے پاس گیا تا کہ اسکا کلام سنوں اور اس کے مواعظ سے مستفید ہوں چنانچہ میں اور دیگر لوگ اس سے ایک ہی جیسے سوالات کرتے، ہمارے ساتھ ایک نوجوان بھی تھا اور اس پر صالحین کی علامتیں نمایاں دکھائی دیتی تھیں اہل خوف کا نظارہ اس میں عیاں تھا، اس کے چہرے کی رنگت زرد تھی لیکن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں یہ تکلفاً آنکھیں چندھیا کر رکھتا تھا۔ دبلے پتلے جسم کا مالک تھا لیکن اسکا دبلا پن کسی بیماری کی وجہ سے نہیں تھا، خلوت کو محبوب رکھتا تھا اور تنہائی سے مانوس تھا، تم اسے دیکھو کر سمجھتے کہ بس ابھی اس پر کوئی مصیبت نازل ہوئی ہے، یا اسے کوئی حادثہ پیش آیا ہے، نکل کر ہمارے پاس آیا اور نوجوان نے اس آدمی کو سلام کیا اور اس سے مصافحہ بھی کیا، شیخ نے نوجوان کو مرحبا کہا پھر ہم سب نے اس شیخ کو سلام کیا پھر نوجوان نے کلام شروع کیا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپ کے دلوں کو بیماریوں کا طبیب منتخب کیا ہے، گناہوں کی تکالیف کے لئے معالج مقرر کیا ہے، مجھ میں ایک زخم لگ چکا ہے اسکی بیماری مکمل ہو چکی، اگر آپ مجھ پر مہربانی فرمائیں اور میرا علاج کریں، شیخ بولا: اے نوجوان پوچھو جو کچھ پوچھنا چاہتے ہو، نوجوان بولا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! اللہ تعالیٰ سے خوفزدہ ہونے کی کیا علامت ہے؟ شیخ بولا: کہ آدمی اپنے دل سے اللہ کے خوف کے علاوہ ہر خوف کو نکال دے نوجوان نے پوچھا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا خوف کب نمایاں ہو جاتا ہے؟ کیا جب آدمی اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کو بیمار کے مرتبہ پر اتار دے پھر وہ بیماریوں کے خوف کے مارے ہر طرح کے کھانے سے احتیاط برتے اور دوائی کی کلی پر صبر کرے تا کہ کہیں بیماری طویل نہ ہو جائے، پھر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا آپ نے عافیت دی میں عافیت تک پہنچ گیا آپ نے علاج کیا میں نے شفا پائی، پھر وہ کچھ مبہوت سا ہو کر رہ گیا وہ کچھ جواب دینے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ اسکی روح پرواز کر گئی ہے، نوجوان پھر بولا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنے والے کی کیا علامت ہے؟ کہا: اے میرے دوست! محبت کا درجہ تو بہت بلند ہے، نوجوان بولا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے بیان کریں، شیخ کہنے لگا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کے دل میں ایک چیر پڑتا ہے پھر وہ اپنے دلوں کے نور سے اللہ تعالیٰ کے جلال کی طرف دیکھتا ہے، پھر ان کے بدن دنیوی ہوتے ہیں اور ان کی روہیں اخروی اور ان کی عقلیں سماوی ہوتی ہیں وہ روہیں فرشتوں کی صفوں میں چلتی پھرتی ہیں اور وہ امور کے مالک کا یقین سے مشاہدہ کرتی ہیں، پھر وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں چونکہ وہ اپنے رب سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں نہ انھیں جنت کی طمع ہوتی ہے اور نہ ہی جہنم کا خوف، پھر وہ نوجوان رونے لگا اور رونے سے اسکی سسکیاں بندھ گئیں پھر اس نے ایک زوردار چیخ ماری شیخ اٹھا اور نوجوان پر گر پڑا اور اسکا بوسہ لیا پھر بولا: یہ حائفین کا چھاڑہ ہے یہ مجتہدین کا درجہ ہے اور یہ متقین کا امان ہے۔

۱۳۲۵ھ - احمد بن معلیٰ صفدی وراق، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین و محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت



ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: چکی کا پاٹ تین چیزوں پر گھومتا ہے، (۱) اللہ تعالیٰ کے وعدے کے اعتماد پر، (۲) رضا پر، (۳) اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹانے پر۔

۱۳۲۵۷- احمد، احمد، یوسف و محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جس سے اس کا رب عزوجل انصاف کرے، کسی نے پوچھا: رب تعالیٰ کیسے انصاف کرتا ہے؟ فرمایا: امور طاعت میں بندے کے لئے آفات کو عارض کرے اور معصیت میں جہالت کو اس پر وارد کرے، اگر بندے کے گناہوں پر اللہ تعالیٰ اس کی دار و گیری کرے تو بندہ اسے عین عدل سمجھے اور اگر بندے کی مغفرت کرنے تو بندہ مغفرت کو اس کا فضل سمجھے اور اگر اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول نہ کرتا ہو تو اسے ظالم نہ سمجھے چونکہ نیکیاں آفات کی وجہ سے قبول نہیں ہو رہیں اور اگر اپنی نیکیوں کو قبول ہوتی دیکھے تو اسے محض رب تعالیٰ کا احسان سمجھے چونکہ یہ امر اس کی کرامتوں میں سے ہے۔

۱۳۲۵۸- ابو نعیم اصفہانی اپنے والد سے، ابوالحسن ملتوی، ابو عبد اللہ جلاء کہتے ہیں ایک مرتبہ میں گھر سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے پر گیا وہاں میں نے ایک عورت روتی ہوئی دیکھی اور زور زور سے چیخیں مار رہی تھی، اتنے میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ اس کے پاس آنکے اور اس سے کہنے لگے: تم کیوں رورہی ہو؟ بولی، میرا بچہ جو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا میرے سینے پر بٹھا کھیل رہا تھا اچانک ایک مگر مجھ نکلا اور بچہ مجھ سے چھین کر لے گیا، ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نماز کی طرف متوجہ ہو گئے دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھی پھر دعا کی، کیا دیکھتے ہیں کہ مگر مجھ دریا سے نکل کر باہر آ رہا ہے اور اس کے پاس ایک بچہ بھی ہے دیکھتے ہی دیکھتے مگر مجھ ماں کے سامنے بچہ پھینک کر واپس دریا میں چلا گیا ماں نے بچہ اٹھا کر سینے سے لگا لیا، میں اس سارے واقعہ کو کھلی آنکھوں دیکھتا رہا۔

۱۳۲۵۹- عبد اللہ، ابوالحسن بن ابان، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک حکیم کا قول ہے: جو بندہ خالص اللہ کے لئے محبت کرتا ہے وہ چاہتا ہے کہ وہ ایسی محبت میں رہے جسے کوئی بھی پہچان نہ سکے۔

۱۳۲۶۰- محمد بن ابراہیم، عبد الحکیم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نبی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں جب وہ عربوں میں داخل ہونے لگے:

۱۳۲۶۱- محمد بن ابراہیم، عبد الحکم بن احمد بن سلام سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے جنگل میں ایک سوراخ دیکھا اکمیل ایک رقعہ تھا جس پر لکھا تھا، آزاد کردہ غلاموں قریب البلوغ نو جوانوں، عبادت گزار بننے والوں اور عربوں میں داخل ہونے والے نہطیوں سے بچو عبد الحکم کہتے ہیں کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نحیف جسم والے تھے چہرے کی رنگت سرخ تھی اور ان کی ڈاڑھی میں سفیدی نہیں تھی۔

۱۳۲۶۲- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن حمدان نیشاپوری، عبد القدوس بن عبد الرحمن شامی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! یقیناً جب اہل معرفت نے عافیت دیکھی اور منہائے عاقبت کو گوشہ چشم سے دیکھا اور تیری جود و سخاوت کا دلوں میں یقین کر لیا اور ان پر تو نے جو ابتداء نعمتوں کی بوچھاڑ کی ان کا مشاہدہ کر لیا تو نے اس میں پائے جانے والے نفع پر انکی راہنمائی کی جبکہ تو عالیشان ہے، مضاء و منافع سے ماوراء ہے انہوں نے تیری پیشکی طاعات پر استقلال دکھایا انہوں نے تیری عظیم تر عبادت کو بھی کمتر سمجھا، دیگر لوگوں نے جس امر کو دشوار سمجھا اس کو انہوں نے ہلکا تصور کیا، انہوں نے تیری رضا کے حصوں کے لئے جہد مسلسل کی، تیرا شکر ادا کرنے میں معمولی کوتاہی کو بھی انہوں نے عظیم تر سمجھا اگرچہ تیری طاعت بجالانے میں ان سے ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں ہوتی تھی مگر پھر بھی وہ عظیم تر کوشش کو کمتر سمجھتے تھے، اسی لئے ان کے بدن دبلے پتلے ہیں، اسی لئے ان کے چہروں کی رنگت بھی تبدیل ہو گئی، تیرے غیر سے انہوں نے اپنے دل خالی کر لیے، ہمہ وقت تیرے ذکر میں انکی عقلیں اور زبانیں مشغول رہیں، انکی تمام تر



سوچیں مخلوق سے کٹ کر تیری طرف مرکوز ہو گئیں، ان کے نفوس تیرے بارے میں خلوصے مانوس اور خوش ہونے لگے، بندوں کے درمیان عاجزی سے چلنے لگے، تیری طاعت کے طرف تیز قدم چل کر گئے، اے میرے معبود جس طرح تو نے انھیں اعلیٰ درجات سے شرف بخشا اور انھیں بلند شان فضائل سے نوازا تو ہمارے دلوں کو اپنی محبت کی رسی سے باندھ دے پھر ہمیں آسمانوں اور زمین کی ملکوت میں پھیر دے، اور ہمیں اپنی مراد کی طرف درجہ بدرجہ ترقی نصیب فرما، ہمیں منزل بہ منزل اپنے اصفیاء (چنیدہ بندوں) کے راستے پر چلا، ایک ایک پردہ کو اپنے پوشیدہ علم سے ہمارے لئے دور کر دے، یہاں تک کہ تو مانوسیت کے باغات تک پہنچ جائے، تو اپنے شوق کے پھلوں کو چنوائے، تو اپنی معرفت کے حوضوں سے پلائے، اپنی نعمتوں کو پھلا کر پاک تر ہو جائے، تو اپنی نعمتوں کے تالابوں میں بگھوئے پھر تو ان نعمتوں کو ہماری طرف پھیر دے، نوافل کے تحفوں سے ہمیں ترقی عطا فرما، ہماری آنکھوں کو عبرتوں کے فوارے بنادے اور ہمارے سینوں کو شوق کی حرارتوں سے بھر دے ہمارے دلوں کو بھوک و پیاس سے بھر دے، ہمارے نفسوں کو ایسا باندھ دے تاکہ انھیں تیرے خوف کی وجہ سے پسند ترک کر دینی پڑے، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے تو اپنی طاعت پر زندہ رکھ اور جب ہمیں موت دے تو اپنی پسندیدہ ملت میں شامل کر کے موت دے در آنحالیکہ ہم ہدایت یافتہ ہوں نہ ہم مغضوب علیہ ہوں اور نہ ہی ضالین۔

۱۳۲۶۱۳- ابو الحسن احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنون رحمہ اللہ نے فرمایا:

ش: اموت و ماماتب الیک صابتنی . ولا رویت من صرف حبک او طاری .

میں تو مر جاؤں گا لیکن تجھ سے میری محبت ختم نہیں ہوگی اور نہ ہی تیری خالص محبت سے میری حاجتیں سیراب ہو سکتی ہیں۔

۱۳۲۶۱۴- احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ مخلوق سے علیحدگی کب درست ہے؟ فرمایا: جب تم اپنے نفس سے علیحدگی اختیار کرنے پر قدرت حاصل کر لو گے۔

۱۳۲۶۱۵- احمد بن محمد، احمد بن عثمان بن صوفی، عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ہمیں کہا: میں نے ایک مرتبہ میدان تیرہ میں ایک سیاہ فام دیکھا جب بھی وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اس کا چہرہ سفید ہو جاتا، میں نے اس سے کہا: اے آدمی! تمہارے اوپر ایک ایسا حال ظاہر ہوتا ہے جو تجھے متغیر کر دیتا ہے کہنے لگا: میرے پاس سے ہٹ جاؤ اے ذوالنون! جو حالات میرے اوپر وارد ہوتے ہیں وہ اگر تمہارے اوپر وارد ہوں تو تم بھی میری طرح گھومنے پھرنے لگ جاؤ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

ذاکرنما و ما کنا نسینا فنذکر . ولكن نسیم القرب یدو فیہر .

فاحبابہ طوراً و اغدی بہ لہ . اذا الحق عنہ مخبر و مغبر .

ہم یاد رکھتے ہیں اور جب بھول جاتے ہیں تو پھر یاد کر لیتے ہیں لیکن قرب کی باد نسیم ظاہر و دو بالا ہو جاتی ہے پس اس کے احباب صبح و شام اس کی سوچ میں ہوتے ہیں جبکہ حق نے اسکے بارے میں خبر دی ہے۔

۱۳۲۶۱۵- احمد بن محمد، حسن بن علی، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بیت المقدس میں میں نے ایک آدمی دیکھا جسے شدت غم نے بے چین کر دیا تھا، میں نے اس سے پوچھا: کس چیز نے تجھے اس جوش میں مبتلا کر دیا؟ وہ بولا: زہادین اور عبادت گزار صاف اخلاص کو لیکر چلے گئے، پس تلخ سی باقی رہ گئی ہے، پس کیا راہنمائی کرنے والی کوئی دلیل یا کوئی جگانے والا حکیم باقی ہے؟ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون کے پاس سے کچھ لوگ چو پالیوں پر سوار گزرے فرمانے لگے: پاخانہ پاخانے پر سوار ہے۔

۱۳۲۶۱۶- محمد بن ابراہیم بن یزید احمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان حیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے پوچھا: اے ابوفیض جو آدمی تو وضع کا ارادہ رکھتا ہو تو اس کی طرف کیسے راستہ ہو سکتا ہے؟ فرمایا: سمجھو! جو آدمی اللہ تعالیٰ کی سلطنت کا یقین رکھتا ہو وہ اپنے نفس کی سطوت کو ختم کرتا ہے چونکہ نفوس سب کے سب کمتر و حقیر ہیں اور جو آدمی تو وضع کا ارادہ رکھتا ہو وہ اللہ تعالیٰ



کے سوا اپنے نفس کی طرح نظر نہ کرتا ہو، چنانچہ نبی ﷺ کے فرمان "أَمِنَ تَوَاضَعُ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ" جو تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلندیاں عطا فرماتے ہیں" کا مطلب یہ ہے کہ جس نے مسکین اور فقرا کی اللہ کو عاجزی سے اختیار کیا اللہ تعالیٰ اسے انقطاع (اسی کا ہو جانا) کی عزت سے نوازتے ہیں۔

۱۳۲۶۷- احمد بن محمد بن مقسم، ابو عباس بن یوسف شکی، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ یہ اشعار پڑھے۔

منع القرن بوعده ووعيده. مقل العيون بليلها ان تهجع.

فهمو عن الملك الكريم كلامه. فهما تذلل له الرقاب وتخضع.

اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے وعدہ وعید کے ذریعہ باز رکھا اور رات کے وقت آنکھوں کو نیند کرنے سے روک دیا، لوگوں نے کریم بادشاہ کے کلام کو اس طرح سمجھا کہ انہوں نے رب تعالیٰ کے حضور گردنیں جھکا دیں۔

۱۳۲۶۸- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے رب تو وہ ذات ہے کہ ہر چیز تیری رحمت میں داخل ہو گئی ہے اور تیری تنگ نہیں پڑی، مگر اسی آدمی سے جس کو شک تیرے انکار کی طرف لے گیا۔

ایک مرتبہ کسی آدمی نے ذوالنون سے کوئی بات پوچھی انہوں نے فرمایا: بلاشبہ جس ذات نے تیرے رزق کی کفایت اٹھا رکھی ہے وہ تیرے متعلق متہم نہیں ہے، اسرافیل کہتے ہیں: ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ کشتی میں سوار تھا میں نے منہ میں کچھ تری سی پانی جسے میں نے پانی میں تھوک دیا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ بولے: اے دشمنی رکھنے والے انسان تیرا ناس ہو! کیا اللہ کی نعمت پر تھوک رہے ہو، ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار سنائے۔

ترجمہ: عارفین کے دلوں کی جولان گاہ تو روضہ (باغ) ساویہ ہوتا ہے جس کے درے رب کے حجابات ہوتے ہیں عالم سر میں اسکا قرب دلوں کی حفاظت کرتا ہے اگر مقرر مدتوں کی بات نہ ہوتی تو وہ دل محبت سے پگھل جاتے، محبت کے پیاسوں کو تیرے خالص جام سے حیراب کیا گیا اور باد نسیم نے انہیں تازگی بخشی، جو دل عرش والے کے قریب تر ہو گئے جس عرش کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے مزین کر رکھا ہے، پس وہ ان سے راضی ہوا اور انہیں راضی کر دیا حتیٰ کہ غایت رضاء کے محاذی ہو گئے اور محبوب کے پاس اعلیٰ مقام پر جا ترے اس کے عزم لطیف سے تمام تر داخلی پردے چاک ہو گئے، پھر ان دلوں اور حبیب کے درمیان پوشیدہ زاز چل پڑے حتیٰ کہ ہر دل غیر کے قرب سے محفوظ ہو گیا۔

۱۳۲۶۹- ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے پاس بیٹھو جس کی صفات تم سے کلام کریں اور اس آدمی کے پاس مت بیٹھو جس کی زبان تم سے کلام کر رہی ہو۔

۱۳۲۷۰- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر دیویری، محمد بن احمد شمشاطی سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تصدیق کے ساتھ معاملہ کرتا ہے وہ طریق دقیق سے سلامتی میں رہتے ہیں، تنگی کے حجاب ان کے لئے کشادہ ہو جاتے ہیں اور شفیق رفیق ذات ان پر نرمی کرتی ہے اور روزوں کو ان کی غذا بنا دیتی ہے چنانچہ فرمان باری تعالیٰ "فِيهَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجَانِ" "ان دونوں جنتوں میں ہر قسم کے پھل کی دو دو قسمیں ہوں گی" (الرحمن: ۵۲) پس وہ عبادت گزار بندے کل ہی کو حوروں کے ساتھ بالا خانوں میں سکونت پذیر ہوں گے، جو کچھ بھی ان کے جی چاہیں گے وہ کھائیں گے اور ہمیشہ کی جنتوں میں آنکھیں نیچی رکھنے والی عورتوں کے ساتھ ہوں گے حالانکہ جبرائیل ان کے پاس اللہ کی طرف سے مزید عطایا کی خوشخبری بھی لایا ہے، پس ان عبادت گزاروں جیسا کون ہو سکتا ہے، حالانکہ عالم سر نے ان کے لئے تمام تر حجابات چاک کر دیئے ہیں اور ان کی طرف رب تعالیٰ نے خصوصیت سے نظر کی ہے۔



۱۳۲۷- عبد اللہ بن محمد، ابو بکر بن احمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عباد متکوار بندے ہیں جو اسکی طرف جانے والے راستے کو باخوبی جانتے ہیں، اسکے حضور روبرو کھڑے ہونے کو بھی باخوبی جانتے ہیں پس دل عالم الغیوب کی طرف بڑھ گئے اور اسکے خوف کی کڑواہٹ کے خم کے خم چڑھائے، انہوں نے تاریکیوں سے اللہ کو راضی کرنے کا کام لیا پس اللہ تعالیٰ نے انھیں علم اور مزید عطایا سے نوازا دیا اور انھیں سلامتی کے دریاؤں میں غوطہ دیا پس آنے والے کل کو یہ لوگ ان زلزلوں اور سطوات سے سلامت رہیں گے اور بالا خانوں میں عیش و عشرت ٹھہریں گے۔

۱۳۲۷- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسیدی، ابو بکر بن ابی دنیا سے مروی ہے کہ ایک عباد متکوار کا کہنا ہے کہ میں مکہ میں حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے ساتھ تھا میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے بھلا وقوف کعبہ میں کیوں نہیں قرار پایا، جو پہاڑ پر وقوف ہو گیا؟ فرمایا: چونکہ کعبہ اللہ کا گھر ہے اور پہاڑ اللہ کا دروازہ ہے، پس لوگ جب کعبہ کا قصد کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انھیں دروازے پر ٹھہرا دیتے ہیں تاکہ تضرع اور عاجزی کرتے رہیں، ان سے پوچھا گیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے، مشعر حرام کا وقوف کیسے حرم میں ہو گیا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے انھیں داخلے کی اجازت عنایت فرمادی تو انھیں ایک دوسرے حجاب میں ٹھہرا دیا اور وہ مزدلفہ ہے چنانچہ جب ان کی آہ و بکا اور تضرع طویل ہو گیا تو انھیں قربانی سے قرب حاصل کرنے کا حکم دیا پس وہ قربانی کر کے گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور پھر زیارت (طواف زیارت) کی اجازت اس وقت ہوئی جب لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: ایام تشریق میں روزے رکھنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا: چونکہ لوگ ان دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر رہے ہوتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت میں ہوتے ہیں مہمان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس بحالت روزہ رہیں، ذوالنون رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: آدمی کعبہ کے پردوں کے ساتھ کس معنی کر چمٹ جاتا ہے؟ فرمایا: اس کی مثال ایسی ہے جیسے دو بھائیوں کے درمیان کو جنابت و زیادتی حائل ہو اور زیادتی کرنے والا اپنے بھائی کے سامنے عاجزی کرے اس سے لپٹ جائے اسکا گناہ و زیادتی اسے معاف کر دے۔

۱۳۲۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، ایک صوفی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے سعدون کو بصرہ کے قبرستان میں دیکھا سخت گرم دن تھا اور وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا تھا اور ہاتھ بلند کہہ رہا تھا، احد، احد، احد میں نے اسے سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، پھر میں نے کہا: تجھے اس ذات کا واسطہ جس سے تو مناجات کر رہا ہے تھوڑی دیر کے لئے وقف کر، چنانچہ اس نے وقف کیا اور کہا: کہو کیا کہنا چاہتے ہو اور مختصر بات کہو، میں نے کہا، مجھے وصیت کر دو میں تمہاری وصیت کو یاد رکھوں گا اور میرے لئے دعا بھی کرو۔ اس نے یہ اشعار پڑھے۔

يا طالب العلم ها هنا و هنا. ومعدن العلم من جنبيكما

ان كنت تبغى الجنان تسكنها. فاذرف الدمع فوق خديكما

رقم اذ اقام كل مجتهد. تدعوه كي يقبل ليكما.

اے ادھر ادھر علم کے طلب کرنے والے حالانکہ علم کی کانیں تیرے اڑوس پڑوس میں موجود ہیں اگر تو جنتوں میں رہنا چاہتا ہے تو پھر اپنے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑیاں بہا دے اور جو مجتہد کھڑا ہو جائے تو تم بھی کھڑے ہو جاؤ تاکہ تم اسے پکارو اور وہ بلیک کہے۔

پھر سعدون اپنے کام میں مصروف ہو گیا اور کہنے لگا: اے فریادیوں کی فریاد دہی کرنے والے میری فریاد سن لے، میں نے اسے کہا: اپنے اوپر نرمی کر شاید اللہ تجھے ایک مرتبہ نظر کرم سے دیکھ لے اور تجھے معاف کر دے، اس نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے چھوڑ لیا اور تیزی سے بھاگنے لگا اور کہتا جا رہا تھا۔

انست به فلا ابغى سواه. مخافة ان اضل فلا اراه.



فحسبك حسرة وضنا وسقماً بطردك من مجالس اولیاء۔

میں تو اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوں اس کے علاوہ میں کسی کو طلب نہیں کرتا ہوں چونکہ مجھے خوف ہے کہ میں کہیں اسے گم نہ کر دوں اور پھر اسے دیکھ نہ سکوں تجھے بس اتنی حسرت ضعیف و کمزوری کافی ہے جو تجھے اللہ کے دوستوں کی مجالس سے دھتکار دے۔

۱۴۲۷ھ - عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ فتح بن شرف کا بیان ہے کہ سعدون محبت باری تعالیٰ میں حد دیوانگی تک پہنچ گئے تھے ان کی ہر ہر بات سے فریفتگی ٹپکتی تھی ساٹھ سال تک مسلسل روزے رکھتے رہے حتیٰ کہ ان کے دماغ میں بھی قدرے فرق آ گیا تھا لوگ انھیں مجنون کہہ کر پکارتے تھے، فتح کہتے ہیں: ایک زمانے تک سعدون ہم سے غائب رہے میں ان سے ملاقات کا مشتاق تھا چونکہ مجھے ان کی حکمت کے متعلق بیان کیا گیا تھا، چنانچہ ایک مرتبہ میں مصر کے مقام فسطاط میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے حلقہ میں کھڑا تھا میں نے سعدون کو دیکھا انہوں نے اون کا بنا ہوا ایک جبہ پہن رکھا تھا پشت کی طرف لکھا تھا: یہ جبہ نہ بیچا جائے ذوالنون رحمہ اللہ کھڑے علم باطن میں کلام کر رہے تھے کہ سعدون نے انھیں پکارا اور کہا: دل اسیر ہونے کے بعد امیر کب ہو جاتا ہے؟ ذوالنون رحمہ اللہ بولے: جب رب خیر ضمیر پر مطلع ہو جائے اور ضمیر میں صرف اور صرف اپنی محبت پائے چونکہ اللہ تعالیٰ جلیل القدر غالب ذات ہے، سعدون رحمہ اللہ نے ایک زوردار چیخ ماری اور غشی کھا کر گر گئے جب غشی سے افاقہ ہوا تو یہ شعر پڑھا:

ولا خیر فی شکوی الی غیر مشکى . ولا بد من شکوی اذا لم یکن صبر .

بغیر شکایت کے شکوی میں کوئی بھلائی نہیں اور جب بندہ صبر نہ کر سکتا ہو تو اس وقت شکوہ کے سوا بھی کوئی چارہ کار نہیں۔

پھر کہا: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں "ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" پھر کہا: اے ابوفیض کیا دلوں میں سے کچھ دل ایسے بھی نہیں جو گناہ کرنے سے پہلے بھی توبہ کرتے ہوں؟ فرمایا: جی ہاں: یہ وہی دل ہیں جنہیں اطاعت سے پہلے ثواب مل جاتا ہے، کہا: اے ابوفیض اسکی شرح کیجئے: فرمایا اے سعدون! یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے قلوب روح الیقین کی ضیاء پاشیوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں، انہوں نے نفوس کو خواہشات سے یکسر جدا کر رکھا ہوتا ہے، وہ راہبین ہوتے ہیں، بندوں کے بادشاہ ہوتے ہیں، زاہدین کے امراء ہوتے ہیں ان کے والہانہ قلوب میں اللہ کے شوق کی بارش برسی ہے ان میں ایسا کوئی نہیں ہوتا جو مخلوق سے مانوس رہے یا محتاج رزق سے رزق طلب کرے، وہ بھری مجلس میں حقیر و ذلیل لگتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم الشان اور جلیل القدر ہوتا ہے، سعدون بولے: اے ذوالنون مصری رحمہ اللہ! ہم اللہ تعالیٰ تک کب رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟ فرمایا اے سعدون! اذیت کو دور کر کے اپنے عزم کی تصحیح کرتے رہو اور جو نظام کار کا مالک ہے اس سے مانگتے رہو۔

فتح کہتے ہیں سعدون نے ذوالنون رحمہ اللہ کے حلقہ سے ایسا سراٹھایا کہ بعد میں پھر نظر نہ آجائے۔

۱۴۲۷ھ - عثمان بن محمد، ابوالحسن رازی، ابوالحسن سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے:

یجول الغنی والعزفی کل موطن . لیستوطن اقبل امری ان توکلا .

ومن یتوکل کان مولاه حسبہ . وکان لہ فیما یحاول معقلاً .

مالداری اور عزت ہر جگہ گھوم پھر رہی ہے تاکہ کسی آدمی کو توکل کرنے سے پہلے ٹھکانا بنالے اور جو آدمی توکل کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے اور وہ جس طرف بھی قصد کرتا ہے اسے پناہ گاہ مل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لبست بالعفة ثوب الغنی . فصبرت امشی شامخ الرأس .

انطق الی الصبر لسانی فما . اخضع بالقول لجلالہ .



اذ رأیت التیہ من ذی الغنی . تہت علی التانہ بالباس

میں نے پاکدامنی کی صورت میں مالدار کی کاکیر اپہن لیا ہے اور میں بلند وبالا پہاڑ پر صبر کر کے چل رہا ہوں، میری زبان صبر کی ہدایت کرنے لگی لیکن میں بالقول اپنے ہم نشینوں کے لئے نہ جھک سکا، اچانک میں نے تہ میں صاحب غنی کو دیکھا جو اپنی کیفیات میں بے حال پڑا تھا۔

۱۴۲۷- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل صیرنی، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے ذکر ہی سے اچھی ہو سکتی ہے اور آخرت صرف اللہ کے غنودہ گزر سے ہی اچھی ہو سکتی ہے اور ہشتیں بھی صرف دیدار باری تعالیٰ سے اچھی ہوں گی۔

۱۴۲۷- محمد بن ابراہیم بن احمد، ابوالفضل، ابو عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بخل کی وجہ سے اپنے دشمنوں کو جنت میں جانے سے نہیں روکا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو محفوظ رکھا چونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نافرمان دشمنوں کو فرمانبردار اولیاء کے ساتھ جمع کرنا نہیں چاہتے۔

۱۴۲۷- ابو بکر احمد بن محمد بغدادی، احمد بن عبد اللہ بن میمون سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے گھٹیا لوگوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ فرمایا جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچنے والے راستے کی سوجھ بوجھ نہ ہو اور نہ ہی اسکی تلاش میں ہوں۔

۱۴۲۷- محمد بن احمد، محمد بن عبد الملک بن ہاشم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: کیا وجہ ہے کہ ہم نوافل کی طاقت کیوں نہیں رکھتے؟ فرمایا: چونکہ تم لوگ فرائض کو صحت و درستی سے ادا نہیں کرتے ہو، کسی نے ان سے پوچھا: کون آدمی داکی گناہ میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جو آدمی فانی دنیا سے محبت رکھتا ہو۔

۱۴۲۸- محمد بن احمد بن عبد اللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی سے کہہ دو جو اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کا دم بھرتا ہو کہ وہ غیر اللہ کے سامنے جھکنے سے بچ جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے کی علامت یہ ہے کہ وہ غیر اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر نہ کرے۔

۱۴۲۸- عبد اللہ بن میمون کی سند بالا سے مروی ہے وہ کہتے ہیں ایک بار میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کمال عقل اور کمال معرفت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے فرمایا: جس چیز کا تمہیں حکم دیا گیا ہو اسے تم بجالاتے ہو ورنہ حالیکہ کفایت میں تکلف کو تم ترک کرنے والے ہو پس تم کامل عقل والے ہو اور جب تم اپنے تمام تراحوال میں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو یہ تعلق اعمال کی حد تک نہ ہو درآنحالیکہ غیر اللہ کی طرف تمہاری نظریں نہ اٹھتی ہوں پس تم اس وقت کامل معرفت والے ہو۔

۱۴۲۸- محمد بن احمد بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جس نے ورع کو اپنے دل کا شعار بنالیا اور دل کی بصیرت میں طمع کو داخل نہ کیا اور جو کچھ بھی کرتا ہو اس پر نفس کا محاسبہ کرتا ہو۔

۱۴۲۸- محمد سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: بڈ بھڑ کے وقت پہلو ان کا امتحان لیا جاتا ہے، امانتدار کا اخذ و عطا کے وقت امتحان لیا جاتا ہے، بیوی بچوں والے کا فاقہ اور آزمائش کے وقت امتحان لیا جاتا ہے اور مصائب کے وقت بھائیوں اور دوستوں کا امتحان لیا جاتا ہے۔

۱۴۲۸- محمد بن احمد، احمد بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اہل حقائق نے اپنے حقائق کی رو سے جس چیز پر اتفاق کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی گمشدہ چیز نہیں کہ اسے تلاش کیا جائے، نہ وہ غایت والا ہے کہ اسکا ادراک کیا جائے سو جس نے موجود کو پایا تو اس نے موجود سے دھوکہ کھایا جبکہ ہمارے نزدیک موجود چیز تو معرفت ہے اور اعمال سے اسکا کشف ہوتا ہے۔

۱۴۲۸- ابو نصر ظفر بن حسین صوفی، علی بن احمد ثعالبی، احمد بن قاری فرغانی، علی بن عبد الحمید حلبی، ابن فرضی سے مروی ہے کہ حضرت



ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزمائش تو مومن کا نمک ہے سو جب آزمائش معدوم ہو جاتی ہے تو اس کے حال میں فساد آ جاتا ہے۔  
۱۳۲۸۶- ظفر بن حسین، احمد بن محمد بن فضل، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: کوئی شے اللہ کو نہ دیکھے اور وہ مر جائے جیسا کہ اللہ کو کوئی چیز دیکھے نہیں اور وہ زندہ رہتی ہے،، چونکہ حیات باقی رہنے والی چیز ہے اس کے ذریعے باقی رہتا ہے جو اسے دیکھتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: لوگ اعمال کی آنکھ سے کلام کرتے ہیں جبکہ میں انعام و احسان کی آنکھ سے بات کرتا ہوں۔

۱۳۲۸۷- ابوالحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کا بیان ہے میں نے ایک عابد کو کہتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ عبادت گزار بندے ہیں جو جب دیکھتے ہیں تو نظر کرتے ہیں جب نظر کرتے ہیں تو عقل سے کام لیتے ہیں جب عقل سے کام لیتے ہیں تو ان میں علم آ جاتا ہے اور جب ان میں علم آتا ہے تو اپنے علم سے نفع اٹھاتے ہیں اور ان کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان تمام تر حائل حجابات رفع ہو جاتے ہیں پھر وہ دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے جو جو نعمتیں اپنے پاس ذخیرہ کر رکھی ہیں ان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور تمام تر مخفی مجاہد امور آشکارہ ہو کر رہ جاتے ہیں پھر وہ ہر پوشیدہ امر کو قطع کر لیتے ہیں اور یہی چیز مطلوب و مقصود بھی ہے۔

۱۳۲۸۸- ظفر، محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبد اللہ بن میمون سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے کسی نے پوچھا: عارف کا پہلا درجہ کونسا ہے؟ فرمایا: سب سے پہلے حیران و پریشان ہونا پھر محتاجی پھر اتصال پھر عقلاء کی عقل حیرت تک پہنچ جاتی ہے، ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ عارف پر اغلب حال کونسا ہوتا ہے؟ فرمایا: اسکی محبت اور اسکے بارے میں محبت اور نعمتوں کا بکھرے ہوئے ہونا یہ وہ احوال ہیں جو عارف سے جدا نہیں ہوتے۔

۱۳۲۸۹- محمود بن احمد محمد بن عبد الملک سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا۔

۱۳۲۹۰- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین، فتح بن شرف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں مباح کی طلب میں نکلا اچانک میں نے ایک آواز سنی اسکی طرف اچانک جوڑ کر دیکھا کہ ایک آدمی شدت غم میں دعا کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے، بلاشبہ تجھے علم ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود استغفار کرنا سراسر ملامت ہے، میں جانتا ہوں کہ تیری مغفرت وسیع تر ہے اس کے باوجود میں استغفار کو ترک کر دوں تو یہ نری مایوسی ہے، اے میرے معبود تو نے خالص اخلاص سے اپنے خصائص کو مخصوص کر رکھا ہے، اور تو نقص سے پاک ہے، تو نے عارفین کے قلوب کو دوسوسوں کے پیش آنے سے محفوظ رکھا ہے، تو نے اپنے اولیاء میں سے مانوس ہونے والوں کو مانوس کیا اور انھیں کفایت و رعایت اور متوکلمین کی ولایت عطا کی، تو بستر و پر بھی ان کی حفاظت کرتا ہے، تو ان کے پوشیدہ رازوں پر مطلع ہے، پوشیدہ راز تیرے نزدیک مکشوف ہے، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرا محتاج ہوں اور تو انعام و احسان کرنے میں معروف ہے پھر وہ خاموش ہو گیا اور میں اس کی آواز نہ سن سکا۔

۱۳۲۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن ابراہیم ند کر بن عباس بن یوسف شکلی، محمد بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں حج کے لئے بیت اللہ حرام کی طرف چل پڑا اسی دوران میں طواف میں مشغول تھا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص بیت اللہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا ہے اور وہ روتے ہوئے کہہ رہا ہے: میں نے اپنی آزمائش کو تیرے غیر سے چھپائے رکھا ہے میں نے اپنا راز تیرے سامنے رکھ دیا ہے، تیرے سوا ہر ایک نے میں نے اعراض کر لیا ہے: میں تعجب کرتا ہوں اس آدمی پر جو تیری معرفت رکھتا ہو وہ تجھ سے کیسے دور ہو سکتا ہے اور جس نے تیری محبت چھ لی ہے وہ تیرے بغیر کیسے صبر کر سکتا ہے؟ پھر اس نے یہ شعر پڑھا۔

ذوقلنی طیب الوصال فزدتنی . شوقاً الیک مخامر الحسرات

تو نے مجھے وصال کی لذت چکھادی اور مجھے اپنے شوق میں ترقی دی حسرتوں کی چادریں تیری طرف ہیں۔

پھر بولا: اے نفس میں نے تجھے مہلت دی لیکن تو نہ سدھر سکا۔ تیری پردہ پوشی کی لیکن تجھے حیا نہ آئی، مناجات کی حلاوت تجھ



سے چھین لی گئی لیکن تو نے کچھ پرواہ نہ کی، پھر کہنے لگا: اے میرے مالک! مجھے کیا ہوا جب میں تیرے حضور کھڑا ہو جاؤں تو مجھ پر اونگھ کا غلبہ ہونے لگے اور مجھے آنکھوں کی ٹھنڈک روک لے پھر یہ شعر پڑھا۔

روعت قلبی بالفراق فلم اجد شیناً امر من الفراق واوجعا

حسب الفراق بان یفرق بیننا واطال ماقد کنت منه مودعا

میں نے اپنے دل کو محبوب کے فراق سے ڈرایا لیکن میں نے فراق سے زیادہ کڑوی اور تکلیف دہ چیز کوئی نہیں پائی فراق اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے درمیان جدائی ڈال دی جائے اور میری ودیعت کی مدت طویل تر ہوتی جائے۔

پھر کہا: میں اس پر قدرت نہیں رکھتا تھا کہ چھپ چھپا کر کعبہ تک پہنچ جاؤں، جب اس نے اپنے اوپر اوڑھی ہوئی چادر سرکتی ہوئی محسوس کی تو اس نے کہا: اے ذوالنون! اپنی نظریں جھکا لو میری طرف نظر کرنا حرام ہے، میں اب سمجھا کہ وہ کوئی عورت ہے، میں نے کہا: اے اللہ کی بندی! کس چیز کے ذریعے محبت کے غم کو جمع کیا جاسکتا ہے؟ بولی: جب ذکر کا کوئی محاورہ ہو اور شوق کی حضور ہو۔ اے ذوالنون آپ کو پتہ نہیں کہ شوق سے بیماریاں جنم لیتی ہیں اور تجدید ذکر سے غم و حزن جن لیتا ہے پھر یہ شعر پڑھا۔

لم اذق طعم وصلک حتی زال عنی محبتی لم لانام

میں نے تیرے وصل کا ذائقہ نہیں چکھا کہ مخلوق کی وجہ سے میری محبت زائل ہو جائے۔ پھر یہ شعر پڑھا۔

نعم المحب اذا تزايد وصله وعلت محبته بعقب وصال

محبت بہت اچھا ہے جب اسکے شوق وصل میں اضافہ ہو اور اسکی محبت وصال کے پیچھے پروان چڑھی جا رہی ہو۔

پھر بولی: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی کیا تمہیں پتہ نہیں کہ اللہ تک وہی پہنچ سکتا ہے جو غیر کو ترک کر دے۔

۱۳۲۹۲- احمد بن اسحاق، احمد بن حسین انصاری، ابو عصمہ کہتے ہیں ایک مرتبہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے پاس تھا ان کے سامنے ایک خوبصورت نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو انھیں کوئی چیز اٹلا کر رہا تھا، اتنے میں ایک خوبصورت عورت سامنے سے گزری نوجوان آنکھیں چرا کر اسے دیکھنے لگا ذوالنون مصری رحمہ اللہ معاملہ بھانپ گئے اور نوجوان کی گردن دوسری طرف پھیر کر یہ شعر پڑھا۔

دع المصوغات من ماء وطین - واشغل هواک بحور عین

پانی اور مٹی سے ڈھلی ہوئی چیزوں کو چھوڑ دے اور اپنی محبت کو حور عین میں مشغول رکھو۔

۱۳۲۹۳- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ہم نشین کی حرمت یہ ہے کہ تم اسے خوش و خرم رکھو اگر تم اسے خوش نہیں رکھ سکتے کم از کم اسے پریشان تو نہ کرو۔ سو اس زمانے میں لوگوں کے دلوں کو وہی شخص موہ سکتا ہے جو نرم خو ہو اور ان میں اچھی بات کرتا ہو اور لوگوں کے ساتھ عمدہ برتاؤ رکھتا ہو۔

۱۳۲۹۴- عثمان بن احمد، احمد بن عبد الرحمن مقری، ہلال بن علاء سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے عاجزی کی اس نے سب کچھ لوٹ لیا اور جس نے سراو پر اٹھایا وہ ہلاک ہوا۔

۱۳۲۹۵- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سہل نیشاپوری ابو فضل، ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ اللہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چونکہ عارف کے ساتھ جب تم میل جول رکھو گے وہ اپنے اخلاق جمیلہ تم میں ودیعت کریگا۔

۱۳۲۹۶- سند مذکور بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کی محبت پر بھروسہ مت کرو جو تم سے صرف بچاؤ کے لئے محبت کرتا ہو، جو آدمی تمہاری محبت اختیار کرے اور امر محبوب پر تمہاری موافقت کرتا ہو اسے اپنا دوست بناؤ۔ اور جو آدمی امر



محبوب میں تمہاری موافقت کرے اور امر مکروہ میں تمہاری مخالفت کرے اس سے دوستی کرنے سے بچو وہ تو محض خواہش نفس کی خاطر تمہاری محبت اختیار کرتا ہے اور جو آدمی خواہش نفس کی خاطر محبت اختیار کرے وہ دنیا کی راحت کی طلب میں لگا ہوتا ہے، ایک مرتبہ فرمایا: مطیع انس کا طلبگار ہوتا ہے، اور نافرمان وحشت زدہ ہوتا ہے اور ہر محبت عاجزی کرتا ہے اور ہر خائف خواہش سے دور بھاگنے والا ہوتا ہے اور ہر تمنا کرنے والا شے کی طلب میں لگا رہتا ہے۔

۴۲۹۷- ابو نعیم اصفہانی، عثمان بن محمد، ابوبکر بغدادی کے سلسلہ سند سے ابوالحسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ولید بن عتبہ دمشقی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور خط میں ان کے حال کے متعلق دریافت کرنا چاہا ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: تم نے بذریعہ خط میرا حال دریافت کرنا چاہا ہے ممکن نہیں کہ میں تمہیں اپنے حال کے متعلق کچھ خبر دوں، درآن حالیکہ میں کچھ تکلف وہ اخلاق میں جکڑا ہوا ہوں ان میں سے تو چار مجھے رولا رہے ہیں۔ (۱) نظر کے لئے میری آنکھوں کی محبت، (۲) میری زبان کی فضول گوئی، (۳) میرے دل کا جاہ دریافت کا متمنی ہونا، (۴) اور اللہ کی لعنت سے ابلیس کو جواب دینا ان امور میں جو اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ ہیں، ان میں سے کچھ اخلاق نے مجھے قلع و اضطراب میں ڈال رکھا ہے، (۱) یہ کہ آنکھ بد بودار گناہوں پر آنسو نہیں بہاتی، (۲) وعظ و نصیحت کے وقت دل جھکتا نہیں، (۳) عقل جو کہ دنیا کی محبت سے کمزور پڑ گئی، اور معرفت کو جب بھی میں نے الٹا پلٹا تو میں نے اپنے آپ کو اللہ کے بارے میں جاہل پایا، اور کچھ اخلاق نے مجھے بیمار سا کر دیا ہے، (۱) یہ کہ میں نے ایمان کی عمدہ خصلتوں میں سے حیاء کو معدوم کر دیا ہے، (۲) آخرت کے بہترین تو شے یعنی تقویٰ کو معدوم کر دیا، (۳) اور میری عمر دنیا کی محبت میں فنا ہوئے جا رہی ہے، (۴) اور میں نے پناہ دینے والا معدوم کر دیا۔

۱۴۲۹۸- عثمان بن محمد، حسن بن ابوالحسن مصری، محمد بن یحییٰ بن آدم، اسحاق بن ابراہیم خواص سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے تنہائی سے بڑھ کر ایسی کوئی چیز نہیں پائی جو اخلاص کو اجاگر کرتی ہو چونکہ جب بندہ خلوت میں ہوتا ہے تو اللہ کے سواء کسی کو نہیں دیکھتا، جب غیر اللہ کو نہیں دیکھے گا تو اس کے دل میں اللہ کا خوف جنم لے گا، اور جو تنہائی کو محبوب رکھتا ہے وہ اخلاص کے محکم ستون کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے اور ارکان صدق میں سے ایک مضبوط رکن کو تھام لیتا ہے۔

۱۴۲۹۹- محمد بن عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ کے لئے محبت ایک عام امر ہے اور وہ اللہ کے لئے خاص امر ہے چونکہ ہر مؤمن اللہ کی محبت کا ذائقہ چکھتا ہے اور اسے پاتا بھی ہے جبکہ اللہ کی (گہری محبت) کو ہر مؤمن نہیں پاسکتا پھر انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

من ذاق طعم الوداد. حمی جميع العباد  
من ذاق طعم الوداد. قلبي جميع العباد  
من ذاق طعم الوداد. سلی طریق العباد  
من ذاق طعم الوداد. انس برب العباد  
جو آدمی و داد (گہری دوستی و محبت) کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ تمام بندوں سے احتراز کرتا ہے، جو آدمی و داد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ سارے کے سارے بندوں سے بیزار ہو جاتا ہے، جو آدمی و داد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ عبادت گزار کے راستے سے تسلی پاتا ہے اور جو آدمی و داد کا ذائقہ چکھ لیتا ہے وہ بندوں کے رب تعالیٰ سے انس پیدا کر لیتا ہے۔

۱۴۳۰- عثمان بن محمد، عبد اللہ بن جعفر مصری، عبد اللہ بن محمد برقی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس باللہ چمکتے ہوئے نور کی مانند ہے اور انس بالناس نراغم ہے، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: انس باللہ کیا ہے؟ فرمایا: علم و قرآن۔



۱۲۳۰۱ - عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ محمد بن احمد بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا: انس باللہ کی کیا علامت ہے؟ فرمایا جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں مخلوق سے وحشت زدہ کر رہے ہیں تو وہ اپنی ذات سے مانوس کر رہے ہیں اور جب تم دیکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مخلوق سے مانوس کر رہے ہیں تو سمجھ جاؤ کہ بلاشبہ وہ تمہیں اپنی ذات سے وحشت زدہ کر رہے ہیں، پھر فرمایا: دنیا اللہ کی لونڈی ہے اور مخلوق اللہ تعالیٰ کی غلام ہے، مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے اور مخلوق کو باہم رزق پہنچانے کی ضمانت اٹھائی پھر یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: تعجب ہے دل پر کیسے پھٹ نہیں پڑتا اور تیرے جسم کے اعلیٰ حصے پر تعجب ہے کہ وہ جھکتا کیوں نہیں رات کی تاریکیوں میں بیداری کو سرمہ لگاؤ اگر تو میری بات سمجھتا ہے اور سنتا ہے، قرآن نے اپنے وعد و وعید کی بدولت رات کو سونے سے آنکھوں کو منع کر دیا ہے پس اللہ والے الکریم ذات سے اسکا کلام سمجھتے ہیں اور سمجھ کر اس کے آگے گردنیں جھک جاتی ہیں۔

۱۲۳۰۲ - عثمان بن محمد عثمانی، ابوالحسن رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: آزاد لوگوں کے دل قیدیوں کی قبروں کی مانند ہوتے ہیں، ایک بار حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: لوگ دنیا سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ فرمایا: چونکہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو ارزاق کا محل و خزانہ بنایا ہے تب لوگ دنیا کو آنکھیں چڑھا کر دیکھ رہے ہیں، ان سے پوچھا گیا: حکمت کی اسناد کیا ہے؟ کہا: حکمت کا وجود ایک مرتبہ پوچھا گیا کہ بندہ کیسے خلاصی پاسکتا ہے؟ فرمایا: اخلاص میں خلاصی ہے جب اخلاص اختیار کرتا ہے تو خلاصی پاتا ہے، کہا گیا اخلاص کی کیا علامت ہے؟ فرمایا: جب تیرے عمل میں مخلوق کی واہ واد کو دخل نہ ہو اور نہ ہی تجھے ان کی مذمت کا خوف ہو پس اس وقت تو مخلص ہے۔

۱۲۳۰۳ - عثمان بن محمد، احمد بن عبد اللہ بن سلیمان دمشقی، ابو جعفر بن خلف بن ضوء رقی، ابوالحسن ابراہیم بن عبد اللہ صوفی سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے محبت کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا: محبت معتبر ہے جس میں نہ کوئی نفع کی بات اضافہ کرے اور نہ ہی کوئی ضرر کی بات کمی کرے پھر اشعار پڑھے۔

ترجمہ: اہل محبت کے شواہد کی دلیل واضح ہو چکی ہیں صدق کی علامتوں سے اور ان کی راہ گم نہیں ہو سکتی ہے محبت و رضا والوں کے اجسام کا دبلا پن محبت کی سچائی سے واضح ہو جاتا ہے، جب ہمیں اپنے نفوس کے انس سے سرگوشی کرنے لگتی ہیں ایسی زبانوں سے جنکا قبول کرنا لوگوں پر مخفی ہوتا ہے، سرگرداں رہنے والے نفوس پکاراٹھے اور جوش محبت کی شکایت کی ان اجسام سے علیحدہ ایک انوکھا انداز ہے، غم و حزن کے مارے، غم و اندوہ کو موڑ لیتے ہیں اور ان نفوس پر شوق کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے، وہ رشد و ہدایت کی محبت کے بدولت بلندوں کی طرف چل پڑھتے ہیں ان پر تقویٰ آشکارہ ہوتا ہے اور تقویٰ ان کی راہنمائی بھی کرتا ہے۔ پس وہ دارالقدس کے بہترین ٹھکانے میں اتر آئے اور جلال والے کے قرب کے ذریعے اس میں اترنے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۲۳۰۴ - محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، ابو جعفر محمد بن عبد الملک بن ہاشم کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے عرض کیا: مہارت و سمجھداری تک پہنچنے کے لئے کتنے دروازے ہیں؟ فرمایا: چار دروازے ہیں اول خوف پھر رجاء پھر محبت پھر شوق اور ان کی چار کنجیاں ہیں۔ فرض بات خوف کی کنجی ہے نوافل باب رجاء کی کنجی ہے، عبادت و شوق کی محبت باب محبت کی کنجی ہے قلب و لسان سے دائمی ذکر باب شوق کی کنجی ہے اور یہ درجہ ولایت ہے، پس جب تم اس درجے پر چڑھنے کا ارادہ کرو گے تو باب خوف کی کنجی کو پالو گے، جب تم باب خوف کو کھول لو گے تو مہارت و سمجھداری کے دروازے تک پہنچ جاؤ گے اسے کھلا پاؤ گے نیز اس پر تالا بھی نہیں لگا ہوگا، پس جب تم اس میں داخل ہو جاؤ گے میرا گمان نہیں کے اندر کے عجائب کو دیکھنے کی تم طاقت رکھو، جان لو اے میرے بھائی، خوف سے فرض کو نہیں پایا جاسکتا، لیکن فرض سے خوف کو پایا جاتا ہے، اور نہ ہی رجاء سے نوافل ملتے ہیں لیکن نوافل سے رجاء ملتا جاتی ہے جس طرح کہ دروازوں



سے کنجیاں نہیں ملتیں لیکن کنجیوں سے دروازے مل جاتے ہیں، خوب جان لو جس میں فرائض کامل ہوں گے اس میں خوف بھی کامل ہوگا، جو نوافل لایا وہ رجا بھی لایا اور جس میں عبادت کی محبت آگئی وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچ گیا، جس نے اپنے دل اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مشغول رکھا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو شوق کے نور سے بھر دیتے ہیں، یہ ہے ملکوت کا راز اسے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو کہ حتیٰ کہ اللہ عزوجل وہ ذات ہیں کہ اسکے بندوں میں سے جو چاہے اسے پاسکتا ہے۔

۱۴۳۰ھ- ابو احمد عاصم بن محمد ایللی، فضل بن صدقہ واسطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوب مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب خیر عزوجل ضمیر میں جھانک کر دیکھتا ہے اگر ضمیر میں خیر کے علاوہ کچھ نہ پائے تو ضمیر میں ایک روشن چراغ رکھ دیتا ہے۔

۱۴۳۰ھ- محمد بن ابراہیم بن احمد، سالم بن جمیل واسطی، شمشاطی کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوب مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے موسیٰ! طیر و حدائی (بے پرواہ اکیلا پرندے) کی طرح ہو جاؤ جو درختوں کے عمدہ پھل کھاتا ہے اور خالص پانی پی لیتا ہے اور جب رات چھا جاتی ہے تو کسی غار میں پناہ لے لیتا ہے اور مجھ سے انس پیدا کر لیتا ہے اور میرے نافرمانوں سے وحشت زدہ ہو جاتا ہے، اے موسیٰ! میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ میں اس آدمی کے عمل کو تمام نہیں کروں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کیا، اے موسیٰ! جس نے میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھیں میں اس کی امیدوں پر پانی پھیر دوں گا اور اس کی پشت پناہی ترک کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور کا سہارا لیا، میں اس آدمی کی وحشت کو طویل کر دوں گا جس نے میرے علاوہ کسی اور سے انس پیدا کیا، میں اس آدمی سے ضرور اعراض کروں گا جس نے غیروں کو حبیب بنالیا، اے موسیٰ! میرے کچھ عبادت گزار بندے ہیں وہ اگر مجھ سے سرگوشی کرتے ہیں تو میں ان کی بات کو بغور سنتا ہوں، اگر مجھے پکارتے ہیں تو میں انکی پکار کا بحسن و خوبی جواب دیتا ہوں، اگر وہ میری طرف متوجہ ہوتے ہیں میں انھیں اپنے قریب تر کرتا ہوں، اگر میرے قریب ہوں تو میں انھیں اور زیادہ اپنے قریب کرتا ہوں، اگر وہ میری قربت حاصل کرنا چاہیں میں انھیں اپنی پناہ میں لے لیتا ہوں، اگر مجھ سے دوستی کریں تو میں بھی ان سے دوستی کرتا ہوں، اگر خلوص دل سے مجھ سے معاملہ کریں تو میں بھی ان سے خلوص دل سے معاملہ کرتا ہوں، اگر میرے لئے عمل کریں میں انھیں بدلہ دیتا ہوں، وہ میری پناہ میں ہیں اور مجھ پر فخر کرتے ہیں، میں ان کے امور کو حسن تدبیر سے انجام دیتا ہوں، میں ان کے دلوں کا نظام کار چلاتا ہوں، میں ان کے احوال کا متولی ہوں، وہ صرف میرے ذکر میں راحت و آرام پاتے ہیں پس میرا ذکر ان کی بیماریوں کیلئے شفاء ہے اور ان کے دلوں پر روشنی ہے، وہ صرف مجھی سے مانوس ہوتے ہیں انھیں قرار و سکون صرف میری پناہ میں ملتا ہے۔ پھر ذوالنوب مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے بھائی، وہ لوگ ایسے ہیں کہ غم و حزن نے ان کے قلوب کو نرم کر دیا ہے، خوف نے ان کے جسموں کو دبلا کر دیا ہے، کم خوابی نے ان کے چہروں کی رنگت بدل ڈالی ہے، بعث بعد الموت کے خوف نے ان کے قلوب کے بے چین کر رکھا ہے، ان کے تمام تر پوشیدہ راز اللہ تعالیٰ ہی کے پاس سکون پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے سامنے ان کے قلوب جھک جاتے ہیں، ان کے نفوس طاعت خدا سے الگ نہیں ہوتے، ان کے قلوب ذکر خدا سے خالی نہیں رہتے، ان کے اسرار ملکوت میں بلند پروازی کرتے ہیں، خشوع ان کی گھنٹی میں پڑا ہوا ہے، بہتے آنسو ان کی پوشیدہ اندرونی جلن کی خبر دیتے ہیں، انہوں نے تمام تر خواہشات کو حلاوت مناجات سے پاکیزہ کر رکھا ہے، اہل غفلت کو ان پر داخلے کی کیا مجال، لہو و لعب سے انھیں کوئی سرکار نہیں ہوتا، توفیق نے ان کے اور آفات کے درمیان حجاب کر رکھا ہے، عصمت و پاکدامنی انکی لذات کے درمیان حائل ہو چکی ہے، وہ حق تعالیٰ کے دروازے پر ہمہ وقت روتے رہتے ہیں، پس خوشخبری ہے، عارفین کے لئے انکی زندگی کیا ہی بے نیاز زندگی ہے انکا پناہ کیا ہی لذیذ ہے اور انکا حبیب کیا ہی جاہ جلال والا ہے۔

۱۴۳۰ھ- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوب مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے ناامیدی کی تلوار سے طمع کے گلے کو کاٹ دیا اور حرص کی خنڈق میں رخنہ ڈال دیا اس نے غفلندی کی کیمیاء سے کامیابی حاصل کی،



جس نے زہد کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس نے حکمت کے ڈول بھر لئے، جو آدمی ابدی زندگی کو ملحوظ رکھ کر رنج و غم کی وادیوں میں چلا اور جس نے ورع کی درانتی سے گناہوں کی جھاڑیوں کو کاٹا اس کے لئے استقامت کا روضہ روشن ہو جاتا ہے، جس نے خاموشی کا چھری سے اپنی زبان کو کاٹ لیا اس نے راحت کی شیرینی کو پایا، جس نے صدق کی چادر اوڑھ لی وہ باطل کے خلاف صف آراء ہونے پر قادر ہو جاتا ہے، آخرت میں اس کا ٹھکانا عمدہ ہو جاتا ہے اور جسکی مدح سے جاہل شیطان خوش ہوا اس کا کپڑا حماقت ہوتا ہے۔

۱۳۳۰۸- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ اے ابو فیض تو کل کیا ہے؟ فرمایا: درباب سے دستبردار ہونا اور اسباب کو قطع کرنا، آدمی نے کہا: مجھے اس حالت میں مزید داعظ کریں، فرمایا: نفس کو بندگی میں پھینک دینا اور ربوبیت سے اسے نکال لینا۔

۱۳۳۰۹- سند مذکور سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اس آدمی کے لئے خوشخبری ہے جو پشت پناہی کرے اور دروازے کے ساتھ لازم رہے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو دوڑ میں سبقت لے جانے کے لئے اپنے آپ کو دبلا کرے، خوشخبری ہے اس آدمی کے لئے جو اپنی زندگی کے ایام میں رب تعالیٰ کی اطاعت کرتا رہے۔

۱۳۳۱۰- سند مذکور سے مروی ہے کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس نے تقدیر پر بھروسہ کیا اس نے راحت پائی، جس نے اپنی تصحیح کی اس نے آرام پایا، جو قربت کے درپے ہوا وہ قریب تر ہوا، جس نے اپنا معاملہ صاف رکھا اس سے معاملہ بھی صاف کیا جاتا ہے، جس نے توکل کیا اسے توفیق مل جاتی ہے، جس نے لایعنی امور میں تکلف کیا وہ مطلوب امور کو ضائع کر دیتا ہے۔

۱۳۳۱۱- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک مرتبہ میں عرب کے علاقوں میں چل رہا تھا اچانک ایک آدمی کے پاس گیا وہ بلوط کے درخت کے چوں کی بنی ہوئی چٹائی پر بیٹھا تھا اس کے پاس تازہ پانی کا بہتا ہوا ایک چشمہ بھی تھا میں اس کے پاس ایک دن اور ایک رات رہا، میں نے جھانک کر اس کا کلام سننا چاہا چنانچہ وہ کہہ رہا تھا، میرا دل اللہ کے نوازل کی گواہی دیتا ہے، میرا دل اس کی گواہی کیوں نہیں دیگا، میرے متناثر امور تیرے ہی سپرد ہیں، پس اس آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ تیرے غیر سے اپنے دل کو جوڑ کر دھوکہ کھائے، افسوس افسوس! کوتاہی کرنے والے تیرے ہاں رسوا ہیں اے میرے آقا تیرا ذکر کتنا حلاوت والا ہے، کیا ایسا نہیں ہوا کہ تجھ سے امیدیں وابستہ کرنے والوں نے تیرا قصد کیا اور اپنی امیدوں کو تیرے پاس پایا۔ بلکہ انہوں نے تو تیرے پاس کہیں زیادہ پایا، میں نے اس آدمی سے کہا: اے میرے دوست! میں تیرے پاس ایک دن اور ایک رات سے ہوں میں تیرا کلام سننا چاہتا ہوں، مجھے کہا: جس وقت تم آئے میں نے تمہیں دلیر پایا لیکن ابھی تک تمہارا رعب میرے دل سے نہیں نکلا، میں نے کہا: بھلا یہ کیوں میری کس چیز سے آپ گھبرارہے ہیں؟ کہا: ایک دن میں تمہارے عمل پر تمہاری دلیری سے، ایک دن میں تمہاری فراغت میں مشغولیت سے تمہارے معاد کے ایک دن کے لئے توشہ کے ترک کرنے سے اور مظنون پر تمہارے مقام سے، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کریم ذات کا مالک ہے جو آدمی بھی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا گمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں، کہا: بات اسی طرح ہے بشرطیکہ عمل صالح اور توفیق اسکی موافقت کرے۔ میں نے پوچھا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، کیا یہاں ایسے نوجوانان ہیں جن سے آپ مانوس ہوتے ہیں؟ کہا: جی ہاں! یہاں پہاڑوں کی چوٹیوں میں متفرق نوجوان ہیں، میں نے پوچھا: ان جگہوں میں ان کا کھانا کیا ہوتا ہے؟ کہا: ان کا کھانا بلوط کی روٹی کا ٹکڑا ہوتا ہے (یعنی پتے وغیرہ)، ان کا لباس پٹھے پرانے چیتھرے ہوتے ہیں، وہ دنیا سے مایوس ہو چکے اور دنیا خود ان سے مایوس ہے، وہ زمین کے ساتھ چپک کر رہ گئے ہیں، اپنے اوپر چیتھرے لپیٹ لیتے ہیں، کاش کہ تم انہیں دیکھ لیتے جس وقت کہ وہ کم خوابی کی چھریوں سے رات کی تاریکیوں کو کاٹ رہے ہوں، میں نے کہا: اے میرے دوست! ان لوگوں کے پاس کوئی دوائی ہے جس سے وہ دکھ درد کا علاج کرتے ہوں؟ کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا وہ کوئی دوائی ہے؟ کہا: جب وہ کھاتے ہیں



تھکاؤٹ سے ضیافت کرتے ہیں تو لوگوں میں سکون پاتے ہیں یوں انکا دکھ و درد سکون میں آ جاتا ہے۔ میں نے اسے کہا اے میرے دوست! مجھے کچھ وصیت کرو، کہا: نفس کی خبر گیری کرتے رہو جب تمہیں کسی بلا کی طرف دعوت دے اور ناغے کی طرف بلائے، چونکہ نفس بڑا مکار، اور دھوکہ باز ہے، سو جب تم ایسا کر لو گے مخلوق سے مستغنی ہو جاؤ گے اور فاسقوں کی مجالس سے علیحدگی اختیار کر لو گے۔

۱۳۳۱۲- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تاریکیوں کی منزلیں سفید ہو گئیں، اللہ تعالیٰ کی جھٹیں اپنی مخلوق پر ثابت ہو گئیں، اللہ نے اپنا کام پورا کر لیا اور وہ بے نیاز ہے، اسکی حجت اسکی کتاب ہے، پس دنیا اپنی رونق کے ساتھ قائم ہو گئی اور مرید کو اس نے اپنا حج کر دیا ہے اور غافل کو ہلاک کر دیا ہے پس نہ تو مرید اپنے لئے دوائی طلب کرتا ہے اور نہ ہی غافل دوائی کو پہچان سکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو حکمت عطا کی پھر لوگوں نے دلوں کی آنکھوں سے پوشیدہ امور کو دیکھا انکی ارواح ملکوت سماء میں سیاحت کرنے لگیں پھر ان کے پاس عمدہ قسم کے پھلوں کو توڑ کر واپس آ گئیں۔ پس انہوں نے دنیا کو محض عبور کرنے کی جگہ تصور کیا اور آخرت کو اصل ٹھکانے اور ان کے قلوب رب تعالیٰ کے پاس ہوتے ہیں، تب ان کے لئے معرفت کے شواہد قائم ہو جاتے ہیں اور عجز و تقصیر کا وقوف ہو جاتا ہے، یہ دونوں حالتیں غم و حزن کو لاتی ہیں اور طلب پر ابھارتی ہیں اور نفس صرف اسی وقت مستغنی ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم رکھتا ہو۔

۱۳۳۱۳- عثمان بن محمد، ابوبکر صید لانی، احمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو خط لکھا اور ان کا حال دریافت کیا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جواب لکھا: میرا کیا حال ہو سکتا ہے کہ میں اس سے راضی رہوں میں اپنے نفس کے حال سے کیسے راضی رہ سکتا ہوں، مجھے معلوم نہیں کہ میرا کونسا حال اچھا ہے آیا کہ بظاہر جو دیکھنے میں اچھا ہو وہ میرے لئے فی الواقع اچھا ہے یا کہ بظاہر دیکھنے میں جو برا حال ہو وہ میرے لئے اچھا ہے جبکہ برا حال میرا پسندیدہ ہے، علاوہ اس کے کہ جب تک میں عافیت میں ہوتا ہوں جسکو میں عافیت سمجھوں مگر میں قدیم مرارت کا ذائقہ پالیتا ہوں، مجھے ضرورت نہیں کہ مجھے علم ہو کہ وہ کیا ہے چونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ کیا ہے وہ اشیاء کو جو بخشنے والا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے اسی حال کو پسند کیا ہے۔

۱۳۳۱۴- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن موسیٰ، یوسف بن حسین، ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس میں پانچ خصلتیں پائی جاتی ہوں میں اس کے لئے خوش بختی کی امید رکھتا ہوں اگرچہ یہ پانچ خصلتیں موت سے ایک گھڑی پہلے ہی کیوں نہ پائی جائیں۔ کہا گیا: وہ کونسی خصلتیں ہیں؟ فرمایا: بد خلقی کا نہ ہونا، خلقت روح، عقل کا بھرپور ہونا، صفاء تو حد اور طیب مولا۔

۱۳۳۱۵- ابوبکر محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز رازی نیشاپوری، یوسف بن حسین، کہتے ہیں جب میں نے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو الوادع کرنا چاہا تو ان سے کچھ وصیت کرنے کو عرض کیا: کہنے لگے: تم اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے نفس کے طرفدار مت بنو کہ تم نفس کے لئے رزق اور جاہ و حشمت میں زیادتی کے طلبگار ہو، لیکن اپنے نفس کے خلاف رب تعالیٰ کے طرفدار بنو چونکہ اللہ تعالیٰ تمہیں کبھی بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا۔

۱۳۳۱۶- یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: دل کو غیر اللہ کے لئے فکر مند نہیں ہونا چاہیے الا یہ کہ اسے کوئی عقوبت پیش آ جائے۔

۱۳۳۱۷- اپنے والد سے، احمد بن محمد، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جو غم و حزن کے سائے تلے فرد کش ہو گئے، خطاؤں کے صحیفوں کو جنھوں نے پڑھا جنھوں نے گناہوں کی دواؤں کو پھیلا دیا، جنکے دلوں میں فکر صالح آ گئی، یا اللہ! ہمیں ان لوگوں میں سے کر دے جنہوں نے بھوک کی لذت سے اپنے نفسوں کی تادیب کی اور علم سے مزین ہوئے، جنھوں نے کمال ورع میں سکونت حاصل کی، خواہشات کے تماثر دروازے بند کر دیئے، جنہوں نے معرفت کے یقین سے دنیا کے راستے کو پہچان لیا، حتیٰ کہ انہوں نے زہد کا اعلیٰ مقام حاصل کر لیا، نفوس کی ذلت کو لذت سمجھا، انہوں نے سلام کے



ساتھ ایک دوسرے کی غمخواری کی، یا اللہ ہمیں ان لوگوں میں سے کرنے جن کے دلوں کے پردوں کو تو نے چاک کر دیا حتیٰ کہ وہ تیری حکمت کی تدبیر کی طرف دیکھنے لگے۔ اور تیرے بیان کی حجتوں کا مشاہدہ کیا گیا پس انھوں نے تجھے پہچان لیا پس ان کی روئیں فرشتوں کے پروں کے اطراف تک پہنچ گئیں اہل ملکوت انھیں زوار (ملاقاتی) کا نام دینے لگے اور اہل جبروت انھیں عمار کا نام دینے لگے اور پھر تسبیح کرنے والے فرشتوں کی صف میں جا پہنچے اور پاک طینت انسانوں کے مضافات میں پناہ حاصل کی اور عزت کے حجاب کے ساتھ چمٹ گئے انہوں نے اپنے رب سے سرگوشی کی انہوں نے تمام تر خواہشات کو دور ہٹا دیا حتیٰ کہ دل کی آنکھوں سے عزت و جلال کے مالک اور ملکوت عظیم کی طرف دیکھنے لگے، پھر قلوب سینوں کی طرف ثبات معرفت کے ساتھ واپس لوٹ آئے پس تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

۱۲۳۱۸- عثمان بن محمد، ابوحسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں کعبہ کے بیچ میں مسجد ذی النون کے صحن میں سویا ہوا تھا میں نے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا۔

حبک قدار قنسی . وزاد قلبی مقمما  
کتبتہ فی القلب . والاحشا حتی انکتما  
لا تھتک ستیری الہدی . البتنبی تکرمما  
ضیعت نفسی سیدی . فردھام سلما

تیری محبت نے مجھ میں رقت ڈال دی ہے اور میرا دل بیماری میں ترقی کر رہا ہے تیری محبت کو میں نے دل اور پہلو میں چھپایا حتیٰ کہ وہ دونوں پوشیدہ ہو کر رہ گئے، میرے اس ستر کو چاک نہ کر یو جس نے مجھے عزت و شرافت عطا کی اے میرے مالک میں نے اپنے نفس کو ضائع کر دیا لہذا اے بحالت مسلمان مجھے واپس کر دے۔

پھر فرمانے لگے: اللہ تعالیٰ اہل اللہ کی ارواح کو ان کی پاکیزہ تمناؤں سے نوازے اگر وہ اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو وہ اپنے نفس کو بھول جاتے ہیں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کا تذکرہ نہیں کرتے، پھر کہا: بخدا! وہی لوگ اصل مراد کو پہنچنے والے ہیں، انھیں خصوصیت ملی، اپنے نفسوں کی صفائی کی اور باطنی گندگیوں سے پاک ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندہ رہے۔

۱۲۳۱۹- عثمان بن محمد، ابوحسن، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ذوالنوں رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

لذقبوم فأسرفوا . ورجال تقشفوا .  
جعلوا الہم واحدا . ومضوا ما خلفوا .  
طالبین جنة آثر و هبافا . سعفوا .

کچھ لوگ لذات میں مشغول ہوئے تو انہوں نے اسراف کر دیا جبکہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ تنگدستی ان کا مقدر بن چکی ہے انہوں نے ایک ہی ذات کو اپنا معبود بنایا اور اس راستے پر چلے جو متقدمین ان کے لئے چھوڑ گئے ورنہ آں حالیکہ وہ جنت کے طلبگار ہیں انہوں نے جنت کو ترجیح دی تاہم انکی حاجت بھی پوری ہو گئی۔

۱۲۳۲۰- عثمان، احمد بن محمد بغدادی، یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! شیطان تیرا بھی دشمن ہے اور ہمارا بھی دشمن ہے، اسے سب سے زیادہ غصہ تیری غفود و درگزر سے آتا ہے، لہذا ہمیں معاف و درگزر کر دے۔

۱۲۳۲۱- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی ہلاک ہو وہ صرف اس کی وجہ سے ہلاک ہوا کہ اس نے مخفی امر کی طلب شروع کر دی یا ظاہری امر کا انکار کر دیا۔

۱۲۳۲۲- عثمان، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک بار میں عربوں کی



اسکی نعمتوں اور ہر جاندار کے سانس کے دو گنا اسکی تعریف ہے، اس کے شکر کے لئے اسکی نعمتوں، ہدایت، لطیف کاریگری اور احسان عظیم پر، وہ رب بلند و عالی شان ہے کوئی چیز اسکا احاطہ نہیں کر سکتی بلکہ ہر جگہ میں وہی ہمارا احاطہ کئے ہوئے ہے، وہ مخصوص کسی جگہ و زمانہ کا احاطہ نہیں کیا ہوا اور نہ ہی کسی مقدار اور غایت کی حد ہے، کوئی حد اسکا ادراک کیسے کر سکتی ہے حالانکہ کسی آنکھ نے اسکو دیکھا تک نہیں اور نہ ہی اسکی کوئی مثال ہے یا بغیر کسی شباهت کے وہم اس تک کیسے پہنچ سکتی ہے حالانکہ وہ اشباہ (ہم مثلوں) و ولد سے پاک ہے، جس چیز کو بھی اس نے ایجاد کیا قدیم میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی، نہ کسی زمانے میں اور نہ ہی کسی وقت میں جو چاہا وہ کر دیا اور کسی قسم کی کمی زیادتی نہیں کی جس وقت کہ آسمان تھا اور نہ ہی زمین تھی اور نہ ہی کوئی شخص تھا کون و مکان میں وہ پاک ذات ہے غلبے والا ہے اور بے نیاز ہے، مخلوق میں اضافے سے اسکی بادشاہت میں اضافہ نہیں ہوتا اور نہ ہی مخلوق کو پیدا کر کے کسی ظلم سے دفاع کرنا اسکا مقصد ہے، اور یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ وہ غنی و بے نیاز ہے ہر چیز اس کی محتاج ہے اور مخلوق تعریف سے بے چین رہتی ہے، اور جس مخلوق کی پوری تخلیق نہیں ہوئی اسے رب تعالیٰ نے عاجز نہیں چھوڑا، جمیع غیب پر اسکا احاطہ ہے اور وہ مفقود و موجود کے احصاء و شمار پر قادر ہے، مخلوق میں سے ہر ایک اس کے سامنے احتیاج کا معترف ہے پورا عالم اس کے حالات کے ہیر پھیر میں شی واحد کی حیثیت رکھتا ہے جو گزر گیا جو کچھ آئندہ ہوگا، وہ دلوں کے پوشیدہ رازوں کو باخوبی جانتا ہے اور کوئی بھی پوشیدہ چیز اس پر مخفی نہیں ہے، ہر مخلوق کی چاپ کو بھی وہ سنتا ہے وہ دور و نزدیک ہر جگہ کو دیکھتا ہے، اس کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ تاریکیوں میں نہ تحت الثریٰ میں اور نہ ہی کسی اور پوشیدہ مقام میں، وہ اول ہے وہ آخر ہے وہ یکتا ہے وہ نگہبان ہے اور دور و نزدیک کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے، عالی شان ہے بلند مرتبہ ہے اور علم والا ہے اسے زوال نہیں وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ صفات کی کنہ، شک کرنے والے کے مثال اور الحاد و عناد رکھنے والے کے شک سے بالاتر ہے، وہ ذات ہے جس کی نعمتوں کا بدلہ دیا ہی نہیں جاسکتا اور نہ ہی کسی مجتہد کی مدح سرائی سے اسے پایا جاسکتا ہے، ہر فکر تو مخلوق ہے جب میں نے باری تعالیٰ کی مدح میں کوشش کی ہاں اسکی مدح دائمی فکر مل جاتی ہے، معرفت کی زبانوں میں اسکی تسبیح کی جاتی ہے اسکے علاوہ کوئی اور رب نہیں اور نہ ہی معرفت کی زبانیں کسی اور کو پاسکتی ہیں، اندھیرے اور اجالے کو وہی پہاڑ کر لانے والا ہے تاریکیاں جیسا کہ وہ گتھم گتھا ہو رہی ہوتی ہیں، جب موجوں کو ہوائیں اوپر اٹھاتی ہیں تو وہ اپنے اٹھنے کی مقام سے تسبیح کرتی ہیں اور وہ پانی کے اوپر کانپ رہی ہوتی ہیں، انھیں پہاڑوں کے ساتھ بہرے پن نے باندھ دیا ہے، اس کے ارکان چٹان و سخت پتھر سے بندھے ہوتے ہیں رب تعالیٰ نے آسمانوں کو چھت کی شکل میں بنایا اور انھیں تہہ در تہہ سات آسمانوں میں بنایا بغیر ستون اور ٹیک کے، اسکی قدرت نے انھیں غیر معمولی وزن والا بنایا لیکن پھر بھی نہ زمین و آسمان بوجھل ہوتے ہیں نہ تھکتے ہیں پھر زمین میں قسم قسم کے غائب کو پھیلا دیا جو کہ خلایق میں کوئی جوڑا جوڑا ہے اور کوئی اکیلا۔ ہر جنس سے اسکی مختلف اقسام پیدا کیں کوئی کسی قسم کا ہے کوئی کسی قسم کا، زمین و آسمان میں اس کے فرشتے ہیں جو ہمہ وقت اسکی تسبیح میں جھکے رہتے ہیں وہ زمانے کے طویل ہونے سے اکتاتے نہیں ہیں، مخلوق میں سے چار اس کے عرش تلے ہیں جیسے نیل، گدھ، انسان اور شیر ہر مخلوق اسے پکارتی ہے تاکہ دل پسند اور من چاہی زندگی بسر کر سکے، حق تعالیٰ نے سیاروں سے آسمان کے بروج پیدا کئے جو کہ فلک الافلاک کے سینے کو چیرتے ہوئے چلتے رہتے ہیں، ستاروں میں بعض جاری ہیں اور بعض ایک جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں اور قطب ان کے مرکز میں میخ کی طرف لگتا ہے شعلہ زن شہاب ثابت آسمانوں میں نمایاں رہتے ہیں جو کہ مردود جنات کے شیاطین کو بھگانے کے لئے نشانے کا سا کام کرتے ہیں، جو شیطان بھی آسمان سے کسی بات کو چرا لے کے لئے جاتا ہے گھات میں لگا ہوا ایک شہاب ثاقب فوراً اسکا پیچھا کرتا ہے حق تعالیٰ بادلوں کے مرغلوں کو اوپر اٹھاتا ہے تم ان بادلوں میں اولوں اور پانی کے درمیان چمکتی ہوئی بجلیاں دیکھتے ہو، ایسی ہوا پر جو اپنی لطافت میں نہایت رقیق ہے، اسی ہوا کے ذریعے ہر ذی روح اور جسم والے کو زندہ رکھتا ہے، مخلوق کے اوپر موت کو بنا رکھا ہے تاکہ موت سے انھیں دھمکائے اس لئے نہیں کہ بھاگ کر کوئی سہارا لیا جائے، حق تعالیٰ نے گزشتہ تمام



ایک عبادت گزار کے پاس گیا، میں نے اسے کہا: تم نے صبح کس حال میں کی؟ بولا: میں نے صبح اللہ تعالیٰ کی عمدہ ترین نعمتوں میں گھومتے ہوئے کی اور اسکے فضل و احسان میں کی۔

میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ظاہر و باطن ہیں اور اسکے عطایا کے بانغات کی پھلدار ٹہنیاں مجھ پر جھکی ہوتی ہیں، ایک مرتبہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں ایک عبادت گزار عبور کے پاس گیا اور اسے پوچھا تم نے کس حال میں صبح کی؟ کہنے لگی میں نے دنیا میں وقار کے ساتھ صبح کی ہے در آنحالیکہ آخرت کے تیاری کی طرف جلدی سے بڑھی جا رہی ہوں اور بدنلے کے دن کی ہولناکیوں کے لئے تیار ہوں اللہ تعالیٰ کی مجھ پر ان گنت نعمتیں میں ان کے شمار کی جسارت نہیں رکھتا ہوں، اور میں ان کے ذکر و احصاء سے اپنی کمزوری کا اعتراف کرتا ہوں، تحقیق قلوب اس سے غافل ہو چکے ہیں، وہ نعمتوں کا پیدا کرنے والا ہے، نفوس اس سے اعراض کرتے ہیں حالانکہ وہ انھیں پکارے جا رہا ہے، پاک ہے اللہ تعالیٰ اس نے کیا ہی مہلت دے رکھی ہے، باوجود لگاتار ان نعمتوں اور انعامات کے وہ نہیں سوتا، ایک بار ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: تو قدرت والا بادشاہ ہے اور میں بندہ محتاج ہوں، میں عاجزی کرتے ہوئے تجھ سے عفو و درگزر کا خواستگار ہوں، لہذا مجھے فضل و کرم کی بدولت معافی عطا فرمادے۔ ایک مرتبہ فرمایا: میں اپنے عمل پر کیسے اتراسکتا ہوں حالانکہ میرے سر پر گناہوں کا ایک انبار لگا ہوا ہے، میں اپنی امید پر کیسے اتر اؤں حالانکہ میری عاقبت مبہم ہے، ایک بار فرمایا: عقلمند وہ ہے جو عمل میں جلد بازی کرے اور امیدوں کو پس پشت ڈال دے اور موت کے لئے ہمہ وقت تیار رہے۔

۱۲۳۲۳- اپنے والد سے، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابو عثمان بن سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے میرے معبود! اگر تیری اطاعت کے جناب میں میرا عمل صغیر ہے لیکن میری امید تیری رجاء کے جناب میں بہت بڑی ہے، اے میرے معبود تیرے پاس سے کیسے محروم لوٹوں گا، حالانکہ میں تجھ سے حسن ظن رکھتا ہوں، اے میرے معبود میری رجاء کے صدق کو باطل نہ کر یو الہی: عبادت گزاروں نے تیرا ذکر سنا تو تیرے آگے جھک گئے، گناہ گاروں نے تیرا حسن معاملہ سنا تو طمع کرنے لگے: الہی! اگر خطاؤں نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے گرا دیا تو یقین کامل نے مجھے تیرے الطاف مکارم سے مانوس کر دیا ہے، اے میرے معبود! اگر غفلت نے تیری ملاقات کے لئے تیاری کرنے سے سلا دیا تو تیری معرفت نے تیری نعمتوں کے لئے مجھے بیدار کر دیا ہے، اے میرے معبود اگر تو نے مجھے جہنم کی آگ کی طرف بلا دیا تو تیرا عذاب بہت سخت ہے اور تو نے مجھے جنت کی بھی دعوت دی ہے، تیرا ثواب بھی تو بڑا عظیم ہے۔

۱۲۳۲۴- اپنے والد سے، احمد، سعید بن عثمان (دوسری سند) ابو نعیم، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابو الفضل محمد بن احمد بن سہل، ابو عثمان سعید بن عثمان خیاط سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حسن بن محمد نے حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ سے عمکیوں کی حالت کے بارے میں پوچھا: فرمایا: اگر تم انھیں دیکھ لو سمجھ لو ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے دل و دماغ پر غموں کی ایک قطار لگی ہوگی انھیں تو بس باب معرفت کے لئے پیدا کیا گیا ہے، جب معرفت ان کے دلوں میں رچ بس جاتی ہے تو حق تعالیٰ انھیں اپنے اسرار کا خاص جام پلاتا ہے جو کہ اسکی محبت و موانست سے لبریز ہوتا ہے، وہ شوق میں دیوانہ وار ہو جاتے ہیں، تب ہی تو ان کے سفر کی منزل ان کے محبوب کا فناء ہونا ہے، تم انھیں دیکھ کر سمجھ گے ان لوگوں کو عمروں نے وطنوں سے غافل کر دیا ہے، احزان ان کے اسرار میں ثابت ہو چکے ہیں، ان کے تمام مقاصد اللہ کی طرف لوٹتے ہیں، حق تعالیٰ کی طرف ان کے قلوب شوق سے پرواز کرتے رہتے ہیں، خوف نے انھیں بیماریوں کے بستروں پر لٹا دیا ہے۔ انتقام کی تلوار سے رجاء نے انھیں ذبح کر دیا ہے۔ کثرت بکاء نے ان کے دلوں کی طنابوں کو کاٹ دیا ہے۔ شدت جوش محبت سے ان کی روئیں نکل چکی ہیں، وعید نے ان کے جسموں کو چکنار چور کر دیا ہے، رات کی کثیر کھوابی نے ان کے چہروں کی رنگت کو تبدیل کر دیا ہے، وہ لوگ اپنے موطن و مساکن اور علاقوں سے بھاگ کر بلند و بالا پہاڑوں پستیوں اور ٹیلوں میں جا چھپے ہیں، ان کا کھانا گھاس ہے، نرا پانی انکا پینا ہے، رحمن عزوجل کے کلام سے لذت حاصل کرتے ہیں وہ خلوتوں میں خوش و خرم رہتے ہیں، ان کا کوئی عضو بھی خلوت



امتوں کو فنا کر دیا اور ہر عمر والے کو بھی فنا کر دیا جیسا کہ نوح و لقمان کی عمریں تھیں، اے رب تو غفور و درگزر کرنے والا ہے اور مغفرت والا ہے پس ہمیں تنگی والے دن سے نجات دے دے، اور جنت الفردوس کو ہمارا دائمی ٹھکانا بنادے نبیین اور نیکو کاروں کے ساتھ ہمیشہ کے لئے، پاک ہے میرا رب عزت والا اور جو اس رب العالمین کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اس نے ہدایت پائی۔

۱۴۳۲۹- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ذوالنورین مصری رحمہ اللہ کو یہ اشعار پڑھتے ہوئے سنا۔

ترجمہ: میں تو مر جاؤں گا لیکن میں جو تجھ سے عشق کرتا ہوں وہ نہیں مرے گا اور نہ ہی تیری سچی محبت سے میری پیاس مٹے گی۔ میری تمام تر تمناؤں کا مرکز و محور تو ہی ہے تو میری تنگدستی میں تو ہی میرے لئے مالدار کی حیثیت رکھتا ہے۔ میرے سوالوں کی حدود منتہی تو ہی ہے اور میری رغبتوں کی غایت بھی تو ہے میرے شکوے کا موضوع تو ہے اور میرا پوشیدہ مقصد بھی تو ہی ہے، میرے دل نے تیری محبت کی خاطر وہ تکلیفیں برداشت کی ہیں جنہیں میں بیان نہیں کر سکتا اگرچہ تیرے بارے میں میری بیماری طویل ہو گئی اور میری مصیبت طول پکڑتی گئی، میری پسلیوں کے درمیان تیری وہ محبت پوشیدہ ہے جسے میں اپنے اہل کے لئے ظاہر کر سکتا ہوں اور نہ اپنے کسی پڑوسی کے لئے تیری محبت کی میرے پہلو میں ایک ایک بیماری ہے اس نے سہارے کو مہدوم کر دیا اور میرے اسرار کو ثابت کر دیا، کیا تو مسافروں کے لئے راہنمائی نہیں جب کہ وہ حیران ہو جائے اور تو ہی گڑھے میں گرنے والے پریشان حال کو نکالنے والا ہے، تو نے ہدایت کو مہتدین کے لئے منور چراغ بنادیا ہے اس نور میں سے ان کے پاس دسویں کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے، پس مجھے اپنی غفور و درگزر عطا فرماتا کہ میں اس کے قرب سے زندہ رہوں اور مجھے میری تنگدستی و فقر سے آسائش فرما۔

۱۴۳۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، حسن بن علی بن خلف، اسرافیل کی سند سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ذوالنورین مصری رحمہ اللہ نے مجھے یہ اشعار پڑھ کر سنائے۔

ترجمہ: عارفین کے قلوب کی جولان گاہیں روضہ (باغ) سماویہ ہے اور اس کے درے رب تعالیٰ کے حجابات ہیں وہ ایک طرح کا دفاعی محاذ ہے اور اس میں معرفت کے پھل توڑنے کی جگہ ہے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے انسانوں کی روئیں سکھ کا سانس لیتی ہیں، عالم سر میں رب تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے وہاں تو روئیں محبت سے پگھل جاتی ہیں، وہاں پیاسے اسکی خالص محبت کے جام کے جام چڑھا لیتے ہیں وہاں خطاب کی انتہاء سے باد نسیم کی ٹھنڈک مل جاتی ہے، پس قلوب عرش والے کے قریب تر ہو گئے در آنحالیکہ اس عرش کو بادشاہ کل نے قریب سے زینت بخشی ہے، وہ قلوب اللہ سے راضی اور وہ ان سے راضی اس لئے قلوب محبوب کے ہاں خوشی سے ایک مرتبے میں اترے ہیں، ان دلوں کو ایسی لطیف محبت مل گئی جس نے داخلی حجابات کو افکار سے چاک کر دیا، اگر قلوب فراق کے خوف کو گم پائیں بوجہ اپنی الفت کے ان کا رونا پھر دائمی ہو جاتا ہے وہ پھر قرب کی تلاش میں لگ جاتے ہیں، دلوں میں رب تعالیٰ کے درمیان اور دلوں کے درمیان ایک پوشیدہ راز ہے جو رب تعالیٰ کے سوا ہر کس و ناکس سے دل میں محفوظ ہو کر رہ گیا ہے۔

۱۴۳۳۱- عثمان بن محمد، ابو بکر بغدادی، عبد اللہ بن سہل رازی، یحییٰ بن معاذ کہتے ہیں کہ ذوالنورین فرماتے ہیں سخاوت کی حقیقت یہ ہے کہ بخیل کو تم ٹوکتے ہو اور (اپنا جائز حق) وصول کر کے رہو کیونکہ اگر تم اس کا بخل ناگوار نہ لگے گا تو تم اس کو لعن طعن نہ کرو گے۔ پھر فرمایا کریم شخص صاف پانی کی طرح ہے اور وہ بخیل نہیں ہے اور نہ بخیل سے راضی ہے۔

۱۴۳۳۲- عثمان بن محمد، ابوالحسن مذکر اپنے کسی شیخ کی سند سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ذوالنورین مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں اور ایک زنجی ایک مرتبہ تہ میں اکٹھے ہو گئے اس کے سخت گھٹنگھریا لے بال تھے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا تو اس کے چہرے کی رنگت سفید پڑ جاتی وہ ابر عظیم پر وارد ہوا، میں نے کہا: اے آدمی اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو تیرا رنگ بدل جاتا ہے اور تیری آنکھیں



میں ناغہ نہیں کرتا، ان کے قدم تاریکیوں کے پردوں تلے راحت نہیں پاتے، وہ نفوس اپنے مقاصد میں محو رہتے ہیں پس میں نے جو نظر کی تو مانوس ہو گیا، محبوب باری تعالیٰ کے وصل کا ارادہ کیا تو وصال ہو گیا، میں معرفت کی راہوں پر گامزن ہو گیا اور عمدہ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تمام تر پردے چاک کر دیئے حتیٰ کہ ان کے مقصود سے کرب و دور ہو گیا، میں نے محبت کی نظر سے اللہ واحد قہار کی طرف دیکھ لیا، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: کچھ ایسے اللہ تعالیٰ کے نیکو کار بندے ہیں جو پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ کی اطاعت کرتے ہیں اور کبھی بھی لذات سے تعلق نہیں جوڑتے، کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے اور سکون کے ساتھ غاروں میں اور بیابانوں میں رہتے ہیں، رات بھر جاگتے رہتے ہیں اور ہمیشہ تہجد اور صبر کے ساتھ راتیں گزارتے ہیں، پس قوم کے ہجوم مخلوق سے وحشت محسوس کرتے ہیں پس رب جلیل کا انس انھیں ذکر کی طرف لے جاتا ہے، ان کے اجسام زمین پر ہلکے پھلکے لگتے ہیں اور ان کی روئیں فخر کی کان کی طرف راتوں کو چلتی رہتی ہیں، پس اگر تم تلاش کرو تو یہ قوم کی نعمتیں ہیں اور اہل قدر کے آداب کو اپنے مولا سے سمجھو۔

۱۳۳۲۵- اپنے والد سے، احمد، سعید سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بندہ کب اپنے رب سے مانوس ہو سکتا ہے؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ سے بندہ خوف محسوس کرے تو اس سے مانوس ہو جاتا ہے، بلاشبہ تم جانتے ہو کہ گناہگار اگر وصل کا خواہستگار ہو تو محبوب کے دروازے سے دھتکار دیا جاتا ہے۔

۱۳۳۲۶- ابو عمرو و عثمان بن محمد، ابو حسین محمد بن عبد اللہ بن جعفر رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کو اسم اعظم کا علم ہے چنانچہ میں ان کے قصد سے مکہ سے نکل کر چل پڑا اور مصر کے قصبہ جیزہ میں میں نے انھیں پایا، پس انہوں نے پہلی مرتبہ مجھے دیکھا، میری ڈاڑھی لمبی تھی اور میرے ہاتھ میں ایک بڑی سی چھاگل تھی میں نے کاندھوں پر ازار باندھ رکھا تھا، میرے پاؤں میں ہلکے قسم کا موزہ تھا، میری ظاہری حالت کو انہوں نے دیکھ کر کچھ برا محسوس کیا، جب میں نے انھیں سلام کیا تو میری طرف مطلق توجہ نہ کی میں نے دل میں کہا: آپ کو کیا معلوم کہ میں کس کے ساتھ واقع ہوا ہوں۔ چنانچہ میں ان کے پاس ٹھہر گیا اور ان کے پاس سے ٹلا نہیں، چنانچہ دو تین دن کے بعد ان کے پاس مستکلمین میں سے ایک آدمی آیا اور کلام کے کسی مسئلہ میں ان سے مناظرہ کرنے لگا، چنانچہ وہ آدمی مناظرہ میں ذوالنون مصری رحمہ اللہ پر غالب آ گیا: میں نے موقع غنیمت سمجھا اور فوراً اٹھ کر ان دونوں کے سامنے جا بیٹھا، اور میں نے مستکلم کو اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اس سے مناظرہ شروع کر دیا حتیٰ کہ میں نے اسے بری طرح زچ کر دیا، پھر میں نے مستکلم کے ساتھ عجیب کلام میں مناظرہ کیا کہ وہ میری بات کو سمجھ تک نہ سکا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ یہ صورت حال دیکھ کر تعجب کرنے لگے: ذوالنون مصری رحمہ اللہ عمر رسیدہ ہو چکے تھے جبکہ میں ابھی عمر شباب میں تھا، ذوالنون مصری رحمہ اللہ اپنی جگہ سے اٹھے اور میرے سامنے آ بیٹھے اور فرمایا: مجھے معذور سمجھو بلاشبہ میں تمہارا علمی مقام نہ پہچان سکا تم تو میرے نزدیک تمام لوگوں سے فائق ہو، اس کے بعد میری عزت و اکرام کرتے اور اپنے جمیع اصحاب میں مجھے بلند نظری سے دیکھتے، حتیٰ کہ میں اسی حال پر پورا ایک سال رہا، اس کے بعد میں نے ان سے کہا: اے استاذ میں تو اجنبی آدمی ہوں میرا اب گھر جانے کا شوق ابھر رہا ہے میں سال بھر آپ کی خدمت میں رہا درآنحالیکہ میرا حق آپ پر واجب ہے تاہم مجھے کہا گیا ہے کہ آپ کو اسم اعظم کا علم ہے بلاشبہ آپ نے میرا تجربہ کر لیا ہے اور مجھے اس کا اہل پالیا ہے، پس اگر آپ اسم اعظم کو جانتے ہیں تو مجھے سکھلا، تاہم ذوالنون مصری رحمہ اللہ خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید مجھے بتا دیں لیکن چھ ماہ تک خاموش رہے اس بارے میں کچھ نہ کہا، چنانچہ چھ ماہ بعد ایک دن فرمایا ہاں تمہارا مسئلہ! اے ابو یعقوب کیا تم فسطاط میں ہمارے فلاں دوست کو نہیں جانتے جو ہمارے پاس آتا رہتا ہے؟ انہوں نے ایک آدمی کا نام لیا، میں نے عرض کیا، جی ہاں میں جانتا ہوں، چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ گھر کے اندر سے میرے پاس نکال کر ایک طبق لائے جو اوپر



بھی بدل جاتی ہیں؟ وہ اٹھ کر تیرے ہاتھ آگے پیچھے ہلا ہلا کر چلنے لگا، اور یہ اشعار پڑھے۔

ذکرنا وماکننا لننسی فنذکر  
ولکن نسیم القرب یدوفیظہر  
فأحیی بـہ عنی وأحیی بـہ لـہ  
إذا لحق عنـہ محیر ومعبـر



ہم نے ذکر کیا ہم نہیں تھے کہ بھول جاتے اور پھر ذکر کرتے، لیکن قرب کی یاد نسیم سامنے ظاہر ہو جاتی ہے پس میں اس کے ذریعے سے زندہ رہتا ہوں اور میری زندگی بھی اسی کے لئے ہے جبکہ حق اس کے بارے میں خبر دیتا ہے اور تعبیر کرتا ہے۔

ذوالنون رحمہ اللہ نے کہا: میرے کانوں نے زنجی کی اس حکمت جیسی کبھی نہیں سنی پس میں سمجھ چکا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنکے قلوب ذکر اللہ میں پناہ حاصل کرتے ہیں جس طرح کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں پناہ حاصل کرتے ہیں، اگر تم ان قلوب کی تلاشی لو تو محبوب کی محبت کے سوا ان میں کچھ نہ پاؤ گے، پھر ذوالنون مصری رحمہ اللہ رو دیئے اور یہ اشعار پڑھے۔

ترجمہ: میں ذکر کی بہت ساری قسمیں کرتا ہوں چونکہ داد اور شوق دونوں مجھے ذکر پر ابھارتے ہیں، پس محبت کرنے والے کا ذکر محبت سے بھرا ہوتا ہے روح کی جگہ پر اتر جاتا ہے کہ اسکی طرف میں چلتا رہتا ہے، اور ذکر نفس کو عزت بخشتا ہے چونکہ اسے ایک تلف کرنے والی چیز بھی موجود ہے ایسی جگہ میں جہاں اس کا پتہ نہیں چل سکتا اور نہ ہی تم جانتے ہو، میرا ذکر بیابانوں اور بلند پہاڑیوں پر پرواز کرتا ہے اور وہ وہم و فکر کے اوصاف سے الگ تھلگ ہوتا ہے۔

۱۲۳۳ھ۔ محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، ابو محمد عبد اللہ بن سہل سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میری نماز کب اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوگی؟ فرمایا: جب تیرے دل کے نور کی معدنی سکون، و قرار پالیں، اور تم اسے اپنے مقصد کے ملکوت میں پھینکنے لگو۔ میں نے کہا: میرے ورع کے بعد میرا زہد کب تمام ہوگا؟ فرمایا: جب تم فرض کو اپنا معلم بنا لو گے، اور طاعت کو اپنا مفہم بناؤ گے، میں نے کہا: مجھے امن کب حاصل ہوگا؟ فرمایا: جب فرض تیرے امر پر مشتمل ہوگا اور تم اپنے نفس پر طاعت کو مالک بنا دو گے، میں نے کہا: میرے توکل کب کروں گا؟ فرمایا: یقیناً جب تمام ہو جائے گا تو اسے توکل کا نام دے دیا جاتا ہے، میں نے کہا: رب تعالیٰ کے لئے میری محبت کب تام ہوگی؟ فرمایا: جب دنیا تمہاری آنکھوں میں حقیر ہو جائے گی، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب سے خوفزدہ کب ہوں گا؟ جب تم اپنی نظر کو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں چھوڑ دو گے اور تم اپنے نفس سے عداوت رکھو گے۔ میں نے عرض کیا، میرا روزہ کب تام ہو سکتا ہے؟ فرمایا: جب تم بغض سے اپنے نفس کو بھوکا رکھو گے اور اپنی زبان کو فحش سے بچا لو گے۔ میں نے کہا: میں اپنے رب کو کب پہچان لوں گا؟ فرمایا: جب رب تعالیٰ تیرا جلیس ہو جائے گا اور تم اپنے نفس کے لئے اس کے سوا کسی کو انیس نہ سمجھو، میں نے عرض کیا کہ میں اپنے رب سے محبت کب کروں گا؟ فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والا امر تیرے نزدیک ایلوے سے بھی زیادہ کڑوا ہو، میں نے عرض کیا: مجھے نیکی کا شوق کب ہوگا؟ فرمایا: جب تم آخرت کو اپنی قرار گاہ بنا لو گے اور دنیا کو اپنا مسکن بنا لو گے اور جب تم دنیا کی طرف مطلق دھان نہ دو اور آخرت کو اپنی اصل قرار گاہ سمجھو، میں نے عرض کیا: میں اپنے رب کی ملاقات سے کب محبت کروں گا؟ فرمایا: جب تم اپنے حبیب کی طرف پیش رفت کرو گے اور دنیا سے اعراض کرو گے، میں نے پوچھا: میں موت کو لذیذ کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تم دنیا کو اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دو گے، اور آخرت کو اپنا نصب العین سمجھو گے، میں نے کہا: میں دنیا کے مطاعم کی خواہشات سے کب پرہیز کر سکتا ہوں؟ فرمایا: جب ملکوت کے ساتھ تمہارا دل غلط ہو جائے گا اور جبروت کے سراپا میں مل جائے گا، میں نے کہا: میری معرفت کب اچھی ہوگی؟ فرمایا: جب تم دنیا سے وحشت محسوس کرو گے اور تمہیں آزمائش کے نازل ہونے سے فرصت حاصل ہوگی، میں



سے رد مال کے ساتھ باندھا ہوا تھا، مجھے حکم دیا کہ یہ طبق فسطاط میں اس آدمی تک پہنچا دو، میں نے طبق لے لیا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بالکل ہلکا پھلکا طبق ہے اس سے پتہ چلتا تھا کہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے، جب میں فسطاط اور جہیزہ کے درمیان واقع پل پر پہنچا میں نے دل میں کہا: ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے ہدیہ دے کر ایک آدمی کے پاس بھیجا ہے حالانکہ میں اسے اندر سے بالکل خالی پاتا ہوں چلو دیکھ تو لوں آخر اس میں ہے کیا، چنانچہ میں نے طبق پر باندھا ہوا رد مال کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چوہا اچھل کر طبق سے باہر نکل بھاگا، مجھے اس پر سخت غصہ ہوا، میں نے کہا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھ سے مذاق کیا ہے لیکن میرا گمان ختم نہ ہوا کہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے اس وقت کس مقصد کا ارادہ کیا ہے، میں وہیں سے ذوالنون مصری رحمہ اللہ کی طرف واپس پلٹ آیا اور مجھے سخت غصہ تھا چنانچہ ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے جب مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے اور پورا قصہ بھانپ گئے اور پھر فرمایا: اے مجنون میں نے تیرے پاس ایک چوہا امانت رکھا تھا لیکن تو نے اس میں مجھ سے خیانت کی بھلا میں اسم اعظم کے متعلق تجھ پر کیسے اعتماد کر سکتا ہوں کھڑے ہو جاؤ اور میرے پاس سے چلے جاؤ آج کے بعد میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔

۱۳۳۲ھ - عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، محمد بن احمد حذاء، ہارون بن عیسیٰ بغدادی، عیسیٰ بغدادی، زرافہ (متوکل کے خادم) سے مروی ہے کہ جب ذوالنون مصری رحمہ اللہ امیر المؤمنین متوکل کے پاس سے واپس لوٹے میرے پاس داخل ہوئے تاکہ مجھے رخصت کریں میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے لئے ایک دعا لکھ دیجئے چنانچہ انہوں نے ایسا کر دیا اور میں نے ان کے آگے لوزینہ کا جام رکھ دیا میں نے کہا یہ کھاپے بلاشبہ یہ دماغ میں قوت پیدا کرتا ہے اور عقل کو نفع پہنچاتا ہے؟ فرمایا: عقل کو اس کے علاوہ اور چیزیں بھی نفع پہنچا سکتی ہیں، میں نے کہا: کوئی چیز عقل کو نفع پہنچاتی ہے؟ فرمایا: اللہ کے حکم کی اتباع اور اس کی منع کردہ چیزوں سے باز رہنا کیا تمہیں پتہ نہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: عقلمند وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے امر اور اسکی نہی کو سمجھ لے؟ میں نے کہا: کوئی چیز کا آپ ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا: یہ تو اس آدمی کے لئے ہے جو حلوہ کو نہ جانتا ہو اور اسکا کھانا بھی نہ جانتا ہو بے شک اہل معرفۃ اللہ اس لوزینہ سے پرہیز کرتے ہیں، میں نے کہا: میرا گمان نہیں کہ دنیا میں کوئی ہو جو اس سے اچھا بنا سکتا ہو، یہ تو امیر المؤمنین متوکل کے مطبخ کا پکا ہوا ہے، فرمایا: میں تمہیں متوکل (اللہ پر توکل کرنے والے) لوزینہ بتاتا ہوں، میں نے کہا: آپ کے باپ کی تمارت بھلائی اللہ ہی کے لئے ہے بتائیے وہ کونسا لوزینہ ہے؟ فرمایا: معرفت کا خالص طعام لو پھر اسے اجتہاد و مجاہدہ کے ساتھ گوندھ لو اور اس کے ساتھ غم و حزن کو قائم رکھو، خالص محبت کو اس کے ساتھ مطابق رکھو پھر عبادت گزاروں کے لوزینے کی روٹیاں پکا، زہد کی آگ میں، اس پر غنوارگی کی لکڑیوں سے آگ جلاؤ حتیٰ کہ اسکے شعلے خوب بھڑک اٹھیں، پھر اسے رضا کی قید سے خوب جوش دو، پھر عشق کی ہلکی آنچ میں اسے مزید جوش دو، پھر اسے عقلمندی کی پیٹ میں پیٹ لو، تاریکیوں میں اسے کم خوابی کی چھریوں سے کاٹ لو اور نیند کی لذت کو دور کر دو، پھر اسے بے چینی و کم خوابی کے جاموں پر صاف کر کے اکٹھا کر لو، پھر اس پر خالص عمل کی شکر پھیلا دو پھر تفویض کی انگلیوں سے اسے کھا لو، اب کی بار دلوں کا کرب آشکارہ ہو کر رہ جائے گا اور سرور لطف بھی پھیل ہوگا، پھر حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے مجھے رخصت کر دیا۔

۱۳۳۲ھ - ابوبکر بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی سے مروی ہے کہ مجھے محمد بن عبد الملک بن ہاشم نے حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ کے یہ اشعار سنائے (یہ ایک لمبا قصیدہ ہے جسکا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے)

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں ایسی تعریف جسکا کوئی خاتمہ نہیں، ایسی تعریف کہ جسکے احصاء و شمار کی کوئی حد نہیں، اسکی انتہاء تک پہنچنے سے الفاظ اور خیالات عاجز آ گئے ہیں، ایسی کثیر تعریف جیسا کہ واحد بے نیاز کا شمار کرنا، جب سے آسمان وزمین پیدا کئے گئے ان کے بھرے ہوئے اور ان کے وزن اور عدد میں چند در چند کے بقدر اسکی تعریف ہے، جو ہو چکا اور جو کچھ ہوگا قیامت اور ابد تک اس سے بھی دگنا اسکی تعریف ہو، اور سورج کے بار بار چمکنے اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ مخفی ہے اسکے دو گنے کے بقدر اسکی تعریف ہو ہر ذی روح شی میں



نے کہا: میں دنیا کو قبیح کب سمجھوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں علم ہو جائے کہ دنیاوی زینت سراسر فساد ہے اور اسکے محاسن حسرت کی طرف لے جاتے ہیں، میں نے عرض کیا: کہ میں کب معمولی غذاؤں پر اکتفا کر لوں گا؟ فرمایا: جب تم خواہشات نفس کی ہلاکت کو پہچان لو گے اور جب تم لذات سے یکسر علیحدگی اختیار کر لو گے، میں نے کہا: مجھے قناعت تام کب حاصل ہوگی؟ فرمایا: جب دنیاوی کفر تمہارے نزدیک معمولی شے ہو اور آخرت کا خوف تمہارے لئے ایک ذکر کی حیثیت رکھتا ہو، میں نے کہا: میں ترک جمعے کا مستحق کب ہوں گا؟ فرمایا: جب تمہیں پتہ چل جائے کہ تم نے معاد کی طرف لوٹنا ہے، میں نے کہا: میں کب امر بالمعروف کروں؟ فرمایا: جب دوسروں پر تمہاری شفقت ہو اور جب تم اپنے رب کی محبت کے لئے بندوں کی مخالفت کرنے لگو، میں نے پوچھا میں اللہ تعالیٰ کو کب ترجیح دوں اور اس کے علاوہ اوروں کو ترجیح نہ دوں؟ فرمایا: جب تم اللہ کے لئے محبت کرو اور اللہ کے لئے عداوت کرو، میں نے پوچھا؟ میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف کب رجوع کر سکتا ہوں اور اس کے لشکر سے کب مانوس ہو سکتا ہوں؟ فرمایا: جب تم اسکی آزمائش سے سرور حاصل کرو اور اسکو قضا پر خوشی دکھاؤ۔

۱۳۳۳-۱۳۳۴- اپنے والد سے، احمد محمد بن مصقلہ، ابو عثمان سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی اللہ تعالیٰ سے مانوس ہوتا ہے، وہ مانوس ہوتے وقت اپنے رب تعالیٰ کی سلطنت میں ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے سنتا ہے جسے وہ محسوس کرتا ہے اس سے وہ مانوس ہو جاتا ہے، رب تعالیٰ سے ڈرنے والا بھی ہر وہ چیز جسے وہ دیکھتا ہے جسے وہ سنتا ہے جسے وہ رب تعالیٰ کی بادشاہت میں محسوس کرتا ہے اس سے وہ ڈرتا ہے چیونٹی کیا اس سے بھی کمتر چیز سے وہ مانوس ہوتا ہے اور ڈرتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:

تین چیزیں اسلام کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) اہل ملت کے لئے نظر، (۲) اہل ملت سے اذیت کیسے دور ہو سکتی ہے، (۳) اور اہل ملت کے خطا کار کو معاف کرنا۔

تین چیزیں ایمان کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) دشواریوں کے باوجود بھرپور طہارت حاصل کرنا، (۲) فرائض کے وقت دل میں اتعاش کا پیدا ہونا حتیٰ کہ فرائض کو اداء کر دے، (۳) گناہ کے وقت توبہ کر لینا تاکہ گناہوں پر مصر نہ ہو،

تین چیزیں توفیق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بدون تیاری کے بھی فوراً اعمال میں واقع ہو جانا، (۲) گناہوں کی طرف میلان کے باوجود پھر بھی گناہوں سے سلامت رہنا، (۳) دعاؤں میں مشغول رہنا،

تین چیزیں سستی کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) جس آدمی کو وعظ و محاورہ کے وقت کلام کافی ہو اس سے مزید کلام کو ترک کرنا،

تین چیزیں بردباری کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مخالفت رائے کے وقت قلت غضب، (۲) مخلوق کی اذیتیں برداشت کرنا، (۳) گناہ گار کے گناہ کو بھول جانا اسے معاف کرنے کی وجہ سے تین چیزیں تقویٰ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) مذموم خواہشات کو ترک کرنا، (۲) اعمال صالحہ کو فوراً بجالانا، (۳) امانتوں کو ان کے مالکان کے سپرد کرنا باوجودیکہ ان کی اشد ضرورت ہو تین چیزیں اتعاظ باللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ہر چیز سے دور ہو کر اللہ کی طرف بھاگنا، (۲) ہر چیز کو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، (۳) ہر وقت میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا،



تین چیزیں رجاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) حلاوت قلب سے عبادت، (۲) ثواب کی نیت سے اتفاق فی سبیل اللہ، (۳) عمدہ اعمال کی طرف پیش رفت کرنا۔

تین چیزیں حب فی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) صاف محبت کے لئے کسی چیز کا خرچ کرنا، (۲) اللہ کے ارادہ کے لئے ہر طرف سے کٹ کر صرف اللہ کا ہو جانا، (۳) سخاوت بالنفس

تین چیزیں حیاء کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) بات کرنے سے پہلے تولنا، (۲) جس چیز سے معذرت کرنی ہے اس سے الگ رہنا، (۳) بے وقوف کو بردباری کی خاطر جواب نہ

دینا، رہی بات حیاء من اللہ سوا اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ نے یوں فرمایا: قبروں اور آزمائشوں کو مت بھول جاؤ اور سر اور سرے جو کچھ جمع کر رکھا ہے اسکی حفاظت کرو اور یہ کہ تم دنیاوی زندگی کی زینت کو ترک کر دو۔

تین چیزیں افضال کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) رشتہ قطع کر دینے والے سے صلہ رحمی کرنا، (۲) جسکے پاس کچھ نہ ہو اسے عطاء کرنا، (۳) ظالم کو معاف کر دینا

تین چیزیں صدق کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) ملازمت صادقین، (۲) نظر منقوسین کے ہاں سکون، (۳) مخلوق کے پوشیدہ رازوں پر اطلاع پانے کو ناپسند سمجھنا حق پر استقامت

دکھانے کے لئے سر و جہر اتمام جہانوں کے پالنبہار کو ترجیح دینے کے واسطے۔

تین چیزیں انقطاع الی اللہ کی علامتوں میں سے ہیں۔

(۱) کھانا کھانا، (۲) سلام پھیلانا، (۳) اور اچھائی کی باتیں پھیلانا، ..... تین چیزیں محبت کی علامتوں میں سے ہیں (۱) تانی

فی الاحداث، (۲) تو قر فی الزلال، (۳) اور ترقی فی المقال،

تین چیزیں اعمال رشد کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) حسن مجاورت، (۲) مشاورت کے وقت خیر خواہی، (۳) اور مجاورت میں نیکی،

تین چیزیں سعادت کی علامتوں میں سے ہیں۔ (۱) نقد فی الدین، (۲) عمل کے لئے آسانی، (۳) اور کوشش میں اخلاص۔

۱۳۳۳۵۔ محمد بن حسین بن موسیٰ نیشاپوری، ابن رشیق، علی بن یعقوب، سوید وراق، محمد بن ابراہیم بغدادی، محمد بن سعید خوارزمی سے

مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ سے ایک بار محبت کے بارے میں سوال کیا گیا، فرمایا: یہ کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتے

ہیں اسے تم بھی محبوب رکھو اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں اسے تم بھی ناپسند کرو، تم ہر طرح کی بھلائی کو کرو اور ہر وہ امر جو تمہیں

اللہ تعالیٰ سے غافل کرے اسے چھوڑ دو۔ اور یہ کہ مؤمنین پر مہربان ہونے اور کافروں پر سختی کرنے کے ساتھ ساتھ تم کسی ملامت کرنے

والے کی ملامت کا خوف دل میں نہ رکھو، اور دین کے معاملہ میں اتباع رسول اللہ ﷺ۔

۱۳۳۳۶۔ محمد، ابوبکر بن شاذان رازی، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

جو آدمی میرا فرمانبردار ہوگا میں اسکا دوست بن جاؤں گا پس اسے چاہیے کہ مجھ پر اعتماد کرے اور میرے فیصلے پر بھروسہ رکھے میری عزت

کی قسم! اگر وہ مجھ سے دنیا کے زائل کرنے کا سوال کرے گا میں اس کے لئے دنیا کو زائل کر دوں گا۔

۱۳۳۳۷۔ محمد بن احمد بغدادی، (میں نے محمد بن احمد بغدادی کو دیکھا ہوا ہے لیکن مجھے عثمان بن محمد عثمانی نے ان کی سند سے حدیث سنائی

ہے) عبد اللہ بن محمد بن میمون کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے مانوس ہونا اللہ

تعالیٰ کے ساتھ صاف دل رکھنے میں سے ہے اور تفرؤ باللہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز سے منقطع ہو کر اسی کا ہو جانا۔

۱۳۳۳۸۔ محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، عباس بن یوسف، سعید بن عثمان سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمہ اللہ نے فرمایا:



اگر میں تیری طرف دعا کرتے ہوئے ہاتھ پھیلاؤں تو میری کفایت کرنے والی چیز بھولے سے طویل تر ہو جائے گی اور میرے ہاتھوں کے عمل کے بسبب تجھ سے میری رجا منقطع نہیں ہوگی۔ میرے سوال کرنے سے اتنی بات بھی کافی ہے کہ تجھے میرا علم ہے۔

۱۴۳۳۹- سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جو آدمی مخلوق سے مانوس ہو اس نے فرعونوں کی روش کو ترجیح دی اور جس آدمی نے ملاحظہ نفس سے لاپرواہی برتی اس نے اخلاص سے پہلو تہی کی اور جس نے مقاصد کا دار و مدار خواہش نفس پر مافات کی کچھ پروا نہیں ہوتی۔

۱۴۳۴۰- محمد، علی بن محمد، یوسف بن حسین سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے عمل کی نمائش کی اسکی نیکیاں بھی برائیاں بن جائیں گی۔

۱۴۳۴۱- سند بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: صدق و سچائی اللہ تعالیٰ کی تلواریں ہیں زمین پر جس چیز پر بھی اسے رکھ دیا جائے اسے کاٹ دیتی ہے۔

۱۴۳۴۲- سند مذکورہ بالا سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: انس کی ادنیٰ منزل یہ ہے کہ آدمی کو اگر آگ میں بھی ڈال دیا جائے تو اسکا مقصد اسکی امید سے غائب نہ ہونے پائے۔

۱۴۳۴۳- سند مذکورہ سے مروی ہے کہ ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: خوفِ عمل کا نگہبان ہے اور رجا آزمائشوں میں ایک سفارشی کی حیثیت رکھتی ہے۔  
۱۴۳۴۴- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، حسن بن سہل، علی بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: فکرِ مندی عبادت کی کنجی ہے اور متابعتِ خواہشات نفس ہوائی کی علامت ہے اور طمع کا منقطع کرنا توکل کی علامت ہے۔

۱۴۳۴۵- محمد، ابو جعفر رازی، عباس بن حمزہ سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: عارف ایک ہی حالت پر نہیں جم سکتا چونکہ اسکا رب مختلف حالتوں پر ہوتا ہے۔

۱۴۳۴۶- محمد، محمد بن ابراہیم فارسی، ایک شہسوار، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اے مریدین کی جماعت! تم میں سے جو آدمی طریقِ سلوک کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو تصور کے علماء سے ملاقات کرے، زاہدین سے رغبت کے ساتھ ملاقات کرے اور اہل معرفت کے ساتھ خاموشی سے ملاقات کرے۔

۱۴۳۴۷- اپنے والد سے، احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف سے مروی ہے کہ حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے اپنی مناجات میں یوں کہا کرتے تھے۔ اے عطایا کے ہبہ کرنے والے اور مرغوبات کے کثیر عطا کرنے والے میں قرب کے بعد جدائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور میں پناہ مانگتا ہوں صفائی کے بعد گندگی سے اور انس کے بعد شوق سے، اور حسرت کے فترت کو پیش آنے سے، رضا کے متغیر ہونے سے حاسی سے ایک گھڑی کے لئے بھی پیچھے رہ جانے سے ایمان بغیر علم سے، ایسے نازک موقع سے جو عقل کے مختلف راہوں میں بھٹکا دے، میں ان چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جب تک کہ میرے پاس تیری نعمتیں مکمل نہ ہو جائیں میری ذریت میں تیری کرامت نہ چل جائے۔

مسانید حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ..... حضرت ذوالنوں مصری رحمہ اللہ نے بہت ساری احادیث آئمہ حدیث سے روایت کی ہیں جن میں امام مالک، ولید بن سعد و سفیان بن عیینہ و فضیل بن عیاض بسیدہ رحمہ اللہ سرفہرست ہیں ان کی سند سے چند روایات درج ذیل ہیں۔

۱۴۳۴۸- ابو سعید حسین بن محمد بن علی، ابو سعید، احمد بن مبارک، ابو جعفر احمد بن صلیح بن رسلان فیوی، ابو فیض ذوالنوں مصری، مالک بن انس زہری کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے کچھ دوست بندے



ہیں، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: وہ اہل قرآن ہیں اور وہ اہل اللہ ہیں اور اسکے خاص بندے ہیں۔ مالک کی یہ حدیث غریب ہے اور محمد بن عبد الرحمن بن غزو ان متفقہ ہیں۔

۱۴۳۴۹- سہل بن عبد اللہ تستری، حسن بن احمد طوسی، احمد صلیح، ذوالنون مصری رحمہ اللہ سفیان بن عیینہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے حضرت انس بن مالک کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں دو واپس لوٹ آتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، چنانچہ میت کے ساتھ اسکا اہل و عیال، اسکا مال اور اسکا عمل جاتا ہے، اسکا اہل و عیال اور مال واپس لوٹ آتا ہے اور اسکا عمل اسکے ساتھ باقی رہتا ہے۔

یہ حدیث صحیح و ثابت ہے اور عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے۔

۱۴۳۵۰- محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، حمیدی، سفیان بن عیینہ، عبد اللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم، انس بن مالک کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مثل مذکورہ بالا کے حدیث روایت کی گئی ہے۔

۱۴۳۵۱- ابوالفضل بحر بن ابراہیم بن زیاد، حسین بن احمد وثائق، احمد بن صالح فیومی، ابوفیض ذوالنون مصری رحمہ اللہ، فضیل بن عیاض، لیث، مجاہد، ابن عباس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تجافوا عن ذنب السخی فان الله تعالى آخذ بيده كلما عثر" یعنی نخی کے گناہ سے دور رہو چونکہ جب بھی نخی ٹھوکر کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دست سے پکڑ لیتا ہے۔

۱۴۳۵۲- ابراہیم بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، محمد بن عبید جرجانی تمیم بن عمران قرشی، محمد بن عقبہ مکی، فضیل بن عیاض کے سلسلہ سند سے بمثل مذکور بالا کے مروی ہے۔

۱۴۳۵۳- محمد بن عثمان عثمانی، حسن بن ابوحسن، ابوالحسن علی بن یعقوب، محمد بن ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن سعید بن عبد الرحمن خورازمی، ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم، ابوجریہ احمد الحکم، عبد اللہ بن ادريس کہتے ہیں ایک مرتبہ میرے آقا نجا کے بادشاہ کے پاس ایک شامی آیا اور بادشاہ سے کسی بخشش کا طلب گار تھا اسے عبد الرحمن بن ہرمز اعرج کے نام سے پکارا جاتا تھا، بادشاہ نے شامی کو کھانا پیش کیا چنانچہ دسترخوان پر برتن ادھر ادھر حرکت کرنے لگا بادشاہ نے ایک روٹی لی اور اس سے برتن کو سہارا دے دیا تاکہ ایک جگہ پر ٹکا رہے، یہ کیفیت دیکھ کر عبد الرحمن بن ہرمز نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا! جب تم حج یا عمرہ کی نیت سے نکلو تو صبح تمتع کرو تاکہ تم پیچھے رہنے والے نہ ہو جاؤ اور خیر و بھلائی کے امور کا اکرام کرو (یعنی خیر و بھلائی کے امور کو اپناؤ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان و زمین کی برکتوں کو مسخر کر دیا ہے، برتن کو روٹی سے سہارا مت دو چونکہ جو قوم بھی روٹی کی اہانت کرتی ہے اللہ تعالیٰ اسے بھوک کے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔

قد تم ترجمۃ الجزء التاسع من کتاب حلیۃ الاولیاء لابی نعیم بعون اللہ وتوفیقہ . فندعو اللہ ان ینفعنا بها ولمن قراها وسعی فیہا اللہم ارزقنا سبیل الرشید وھدی ھولاء الاولیاء الاصفیاء الکرام فدانتهیت الی آخر ھذا الجزء بیوم الخمیس ۹ ربیع الثانی ۱۴۲۶ھ اصباحاً وصلى الله على نبينا محمد وعلى آله واصحابه اجمعين آمين  
محمد یوسف التنولی ختم شد حصہ نہم

۱- مسند الامام احمد ۱۲۸/۳، ومیزان الاعتدال ۴۸۲۰، ۴۲۶۸، ولسان المیزان ۳۰۲/۵، وانحاف السادة المتقين ۴۶۵/۳، وکنز العمال ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، وكشف الخفاء ۳۰۶/۱، وتخريج الاحياء ۲۷۴/۱.

۲- تاريخ بغداد ۳۳۵/۸، ومجمع الزوائد ۲۸۲/۶، وانحاف السادة المتقين ۴۳/۸، والترغيب والترهيب ۳۸۳/۳، ولذکرة الموضوعات ۶۳، وتنزيه الشريعة ۱۸۲/۱، ۳۵۳، ۱۳/۲، واللائی المصنوعة ۵۰/۲.

۳- انحاف السادة المتقين ۲۲۰/۵، والموضوعات لابن الجوزي ۲۹۰/۲، ولسان المیزان ۱۱۰۶/۳، ۱۷۷۴.



تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

# حلیۃ الاولیاء اردو

## طبقات الاصفیاء

حصہ دوم

ابو یزید البسطامی، اہل مشرق بزرگان دین، عراق کے عارفین صوفیاء  
اہل بغداد، محدثین اصفہان، رحمہم اللہ وغیرہم کا تذکرہ

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری  
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی

آؤ فہما زار ایم ایس جیل روڈ  
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

## حلیۃ الاولیاء جلد دہم

(۲۵۵) احمد بن ابی الحواریؒ

۱۳۳۵۴- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔  
میں نے صفران رعینی سے سوال کیا کہ قرآن میں کوئی دنیاوی شئی سے عاقل انسان کو اجتناب کا حکم دیا گیا ہے؟ انہوں نے فرمایا آخرت کے بجائے دنیا کی طرف دعوت دینے والی شئی شرعاً ممنوع ہے۔

۱۳۳۵۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ احمد بن الحواری کا قول ہے:

میں نے حرمہ کے ایک راہب سے نام دریافت کیا تو اس نے جرج نام بتایا۔ پھر میں نے اس سے گرجہ میں گوشہ نشینی کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا شہوات و نیوی سے اجتناب کی خاطر میں نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ آپ عوام کے ساتھ رہ کر شہوات و نیویہ سے اجتناب نہیں کر سکتے؟ انہوں نے کہا کہ میں کمزور ہونے کی وجہ سے اس سے عاجز ہوں۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ بدن انسان کی تخلیق زمین اور اسکی روح کی تخلیق ملکوت السموات سے کی گئی ہے۔ انسان کے مصائب و آلام برداشت کرنے کی وقت بدن لیکن ناز و نعمت کے وقت بدن انسانی کامل طور پر زمین کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد دنیا اسکے نزدیک محبوب ترین شئی بن جاتی ہے۔

۱۳۳۵۶- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے۔

اے میرے لخت جگر عافیت کے طالب کو اللہ تعالیٰ عافیت سے مالا مال کر دیتا ہے۔

۱۳۳۵۷- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ کو راضی کرنا اور اسی کی مخلوق پر رحم کھانا مرسلین کا درجہ ہے۔

۱۳۳۵۸- اسحاق، ابراہیم کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ جب بھی میں نے ابوسلیمان سے قساوت قلبی کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا یہ تمہاری بد اعمالیوں کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ ابوسلیمان نے مجھ سے سوال کیا کہ صبر سے اوپر بھی کوئی درجہ ہے؟

میں نے عرض کیا ہاں فرمایا اس کے حصول کی کوشش کرو۔ اسکے بعد انہوں نے فرمایا جب صابرین کو آخرت میں بے حساب نوازا جائیگا تو معلوم اس سے اونچے درجہ کے لوگوں کو کس چیز سے نوازا جائیگا۔

۱۳۳۵۹- ابواحمد محمد بن اسحاق حافظ، سعید بن عبدالعزیز حلبی کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ بالقصد دنیا کی

طرف متوجہ ہونے والے اور اس سے محبت کرنے والے انسان کے قلب سے اللہ تعالیٰ یقین کا نور نکال لیتا ہے۔

۱۳۳۶۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن جعفر بن مطر کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن یوسف کا قول مروی ہے۔ احمد بن ابی الحواری نے اپنی

۱۔ طبقات الصوفیۃ ۹۸۔ و طبقات الشعرانی ۹۶/۱۔ و شذرات الذهب ۱۱/۲۔ و مرآۃ الجنان ۱۵۳/۲۔ و البدایۃ و النہایۃ ۳۲۸/۱۰۔ و سیر النبلاء ۱۶۵/۲/۸۔ و طبقات الحنابلۃ ۷۸/۱۔ و الجرح ۷۳/۲/۳۔ و طبقات الاولیاء، لابن الملقن صفحہ ۳۱۔



کتاب دریا میں ڈالنے کے بعد فرمایا تم نے میری خوب رہنمائی کی، لیکن مقصود کے حصول کے بعد ذریعہ سے شغف بے کار ہے۔  
۱۴۳۶۱- محمد بن حسین محمد بن عبد اللہ طبری کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے۔

احمد بن ابی الحواری نے بتیس سال تک علم حاصل کیا، اس کے بعد تمام کتب دریا میں ڈال کر فرمایا میں نے یہ کام حقارت کی عرض سے نہیں کیا بلکہ اس سے، میرا مقصود ذات الہی تک پہنچنا تھا  
لہذا اس کے بعد میں اس سے بے نیاز ہوں۔

۱۴۳۶۲- محمد بن حسین، عن ابیہ، ابراہیم بن شیبان سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔  
ذات الہی کی سب سے بڑی دلیل خود اس کی ذات ہے، طلب علم تو آداب خدمت کے حصول کیلئے ہے۔

۱۴۳۶۳- ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز رازی کے سلسلہ سے ابو عمر بیکندی کا قول مروی ہے۔

حصول علم کے بعد ایک روز احمد بن ابی الحواری کے قلب پر حق کے بارے میں قلیل سا تذذب پیدا ہوا، اس کے بعد انہوں نے اپنی تمام کتب دریا کے کنارے ڈال دیں، پھر ان پر بیحد گریہ طاری ہو گیا اور فرمایا یہ کتب اگرچہ ذات الہی تک وصول کیلئے بہترین دلیل ثابت ہوئیں، لیکن مقصود کے حصول کے بعد دلیل کے ساتھ اشتغال بے کار ہے۔

۱۴۳۶۴- ابو احمد محمد بن احمد بن حمران رازی نيساپوری، ابو بکر محمد بن عبد اللہ نيساپوری، ابی الحواری کے سلسلہ سند سے عتبہ بن ابی مائل کا قول مروی ہے۔

تین چیزوں مرض، شادی اور حج کے بعد اپنے ایمان پر ثابت قدمی درحقیقت ثابت قدمی ہے۔

۱۴۳۶۵- ابو احمد محمد، جدی عباس، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے بشر بن سری کا قول مروی ہے۔

اللہ کی مبعوض شئی دنیا سے محبت، محبت الہی پر دلیل نہیں ہے، بلکہ اطاعت الہی محبت الہی پر دلیل ہے۔ بندہ کے محبت کرنے کے بعد اللہ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اسکی ابتداء اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ احمد کا قول ہے۔ دنیا کا عارف دنیا سے زہد اور آخرت کا عارف اسکی طرف رغبت اختیار کرتا ہے۔ اللہ کا عارف اسکی رضا کو ترجیح دیتا ہے۔ نیز احمد ہی کا قول ہے۔ مفلسی کی حالت میں دنیا سے بے التفاتی اختیار کرنا دھوکہ ہے، البتہ اسکے ہوتے ہوئے اس سے بے رغبتی اختیار کرنا کمال ہے۔

۱۴۳۶۶- محمد بن جعفر بن یوسف، عبد اللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو زکریا یحییٰ ابن ابی علاء کا قول مروی ہے۔

انسان قرآن چھوڑنے کے بعد جب دوبارہ اسکی تلاوت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے انسان! تیرا میرے کلام سے کیا تعلق؟

۱۴۳۶۷- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن زکریا کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہم غلی بن بکار کے پاس تھے ان کے پاس سے ایک بادل گزرا پس میں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ کیا تو نہیں ڈرتا کہ اس میں پتھر ہو۔ (یعنی کیا تمہیں سنگ باری کا خطرہ نہیں ہے)

۱۴۳۶۸- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے اسحاق بن خلف کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت عیسیٰ نے متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے تغیر الوان کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا اس کا سبب عذاب دوزخ کا خوف ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم عذاب دوزخ سے خوف زدہ لوگ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ضرور خوف زدہ کو امن دیتا ہے۔ اسکے بعد حضرت عیسیٰ نے پہلے سے بھی شدید متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ پوچھی، انہوں نے کہا اس کا سبب حصول جنت کا شوق ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم جنت کے



مشتاق ہو، اور اللہ تعالیٰ امیدوار کی امید ضرور پوری کرتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ نے پہلے سے اشد متغیر الابدان والا لوان لوگوں کی ایک جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سے اس کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے کہا اس کا سبب محبت الہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا تم ہی مقربین ہو۔ ۱۳۳۶۹- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ولید بن عتبہ کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابو صفوان بن عوانہ سے سوال کیا انسان کس وجہ سے اپنے بھائی سے محبت کرتا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے نیک صالح ہونے کی وجہ سے۔

۱۳۳۷۰- محمد، عبد اللہ، ابو حاتم کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک راہب سے سوال کیا تمہاری کتب میں سب سے اہم چیز کون سی بیان کی گئی ہے۔ اس نے کہا ہماری کتب کی بیان کردہ سب سے اہم چیز محبت الہی کے حصول میں پوری قوت کا خرچ کرنا ہے۔

۱۳۳۷۱- عبد اللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابو علی بن حسین بن عبد اللہ بن شا کر سمرقندی کے سلسلہ سند سے ابو حسن احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔ اے انسان سب سے قطع تعلقی کر کے اللہ سے تعلق قائم کر۔ عابد، زاہد، متوکل، صاحب استقامت، عارف، ذاکر، با حیا، خوف الہی، اللہ سے امید رکھنے والا اور اسکی رضا پر راضی ہو نیوالا بن جا، اور اسکی علامت اللہ کی پسند فرمودہ چیزوں کو اختیار کرنا ہے۔ اسکے بعد منجانب انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ قلب سے ندامت، زبان سے استغفار، ظلم نہ کرنے اور عبادت میں کوشش کے بعد ہی انسان کو توبہ کی توفیق ہوتی ہے۔ پھر توبہ سے زہد، زہد سے صدق، صدق سے توکل، توکل سے استقامت، استقامت سے معرفت، معرفت سے ذکر الہی، ذکر الہی سے حلاوت، حلاوت سے لذت، لذت سے انس، انس سے حیاء، اور حیاء سے خوف الہی پیدا ہوتا ہے۔

۱۳۳۷۲- عبد اللہ اصفہانی، احمد بن محمد، ابو علی بن حسین بن عبد اللہ بن شا کر سمرقندی، ابو حسن احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے عبد العزیز کا قول مروی ہے۔ کہ اگر چہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمانبردار بندوں کو اچھی آواز عطا نہیں کی لیکن ان کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی ایسی لذت عطا فرمادی ہے جو اچھی آواز سے زیادہ ہے۔

۱۳۳۷۳- احمد، شعیب بن احمد قرشی کے سلسلہ سند سے دکیں فزاری کا قول مروی ہے۔

حضرت ابراہیم کی وفات کے وقت جب ملک الموت ان کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے فرمایا کیا تم نے کسی دوست کو دوست کی روح قبض کرتے دیکھا ہے؟ ملک الموت نے اسی وقت بارگاہ الہی میں پہنچ کے حضرت ابراہیم کی بات اللہ سے عرض کر دی۔ پھر دوبارہ ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے؟ اور ان سے فرمایا کیا آپ نے کسی دوست کو دوست کی ملاقات کو ناپسند کرتے دیکھا ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا اب تم میری روح قبض کر لو۔

۱۳۳۷۴- عبد اللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ حذاء کا قول مروی ہے۔

ایک بار حضرت یوسف نے حضرت ابراہیم، حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی نیکی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کی تو اللہ کی طرف سے ندا آئی اے یوسف آپ نے میرے

منعم علیہم لوگوں کا واسطہ دیکر مجھ سے دعا کی ہے۔ لہذا میں تمہاری دعا ضرور قبول کروں گا۔ احمد نے کہا: کہ میں نے ابی سلیمان سے کہا میں بعض اولیاء سے آج سے پہلے بہت محبت کرتا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا اس کا قرب ہے کہ اولیاء کی محبت سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اولاً پھر اس کے بعد دل ان کی محبت میں مشغول ہو جاتا ہے

احمد فرماتے ہیں میں نے ابوسفیان کو فرماتے سنا کہ ایک موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ساتھ چلتے ہوئے ایک خاتون کو ٹکرماری اس موقع پر حضرت یحییٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا آج تم ایک خاتون کو ٹکرمار کر ناقابل تلافی جرم کے مرتکب ہو



گئے ہو۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا غیر شعوری طور پر میں نے ایسا کیا ہے۔ حضرت یحییٰ نے فرمایا سبحان اللہ آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے آپ کی روح کہاں ہے؟ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میری روح اگر وہ حضرت جبریل کے طرف بھی متوجہ ہو جائے تو میں سمجھوں گا کہ ایک لمحہ کیلئے بھی مجھے معرفت الہی حاصل نہیں ہوئی۔

۱۳۳۷۵- عبد اللہ اصفہانی، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

ایک اسرائیلی شخص کے جزیرۃ البحر کی جھاڑیوں میں چھ سو برس تک عبادت کرنے کی وجہ سے سر کے بال اتنے بڑے ہو گئے۔ کہ ایک روز گزرتے ہوئے جھاڑی کی بعض ٹھنیوں میں اسکے بال اٹک گئے، اسی اثناء میں ایک روز پرندہ کے گھونسلے دار درخت کے نزدیک سے اس کا گزر ہوا، اس نے نماز میں اپنا رخ قلیل سا اس کی طرف پھریا، غیب سے ندا آئی تم میرے غیر کے طرف متوجہ ہو گئے ہو، یاد رکھو اس کے عوض میں نے تمہارے درجوں سے دو درجے کم کر دیئے۔

۱۳۳۷۶- ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو مغلس کے سلسلہ سند سے عبید اللہ جھنی کا قول مروی ہے۔ اہل جنت کیلئے رضاء الہی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑی نعمت ہے۔

۱۳۳۷۷- ابو محمد، اسحاق کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔ ایک روز میں نے ابوسلیمان سے اس حدیث پر بحث کی کہ قیامت کے روز ہر حال میں حمد الہی کرنے والے لوگوں کی ایک جماعت سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی، انہوں نے فرمایا تیرے لئے ہلاکت ہو وہ یہ نہیں کہ تو اس کی تعریف کرے۔ مصیبت پر اور تیرا دل بخل کرے۔ پس جب تو اس طرح ہو تو امید رکھ کہ تو صابرین میں سے ہے بلکہ اس کا مطلب صدق دل سے ہر وقت حمد الہی میں مشغول ہونا ہے۔

۱۳۳۷۸- ابو محمد، اسحاق، احمد کے سلسلہ سند سے محمود کا قول مروی ہے۔

عظیم سلطنت ہونے کے باوجود چھوٹی چھوٹی چیزوں کو دیکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔

۱۳۳۷۹- ابو محمد، اسحاق، احمد، عبد الخالق بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ طرسوی کا قول مروی ہے۔ عابد کی طرف ہر وقت اللہ کی نظر رحمت متوجہ رہتی ہے۔

۱۳۳۸۰- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ناکلہ، احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سباع موصلی سے زہد کے آخری درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا محبت الہی زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۱۳۳۸۱- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن ناکلہ، احمد کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

زاہدین اللہ تک رسائی کے بعد واپس نہیں لوٹتے، کیونکہ واپس لوٹنا صراط مستقیم سے پھرنا ہے۔

۱۳۳۸۲- احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن ثابت قاری کا قول مروی ہے۔

فرائض میں کوتاہی کرنے والا دنیا میں لذت الہی کی رسائی سے محروم رہتا ہے۔

۱۳۳۸۳- احمد، ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو موفق ازدی کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ متوکل انسان کو میں دوسرے کے حوالہ نہیں کرتا، اور مجھ سے خوف زدہ انسان کو میں کسی سے خوف زدہ نہیں کرتا

۱۳۳۸۴- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبد العزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

مریض قلب مقصود حاصل کرنے کے بعد محبت الہی میں اڑنے لگتا ہے۔

۱۳۳۸۵- احمد، ابراہیم، احمد زیدان کے سلسلہ سند سے عتبہ سے الغلام کا قول مروی ہے۔

میں نے بیس برس مشقت و مجاہدہ برداشت کرنے کے بعد بیس سال عیش کی۔



۱۳۳۸۶۔ ابی، احمد بن محمد بن عمر، حسین بن عبد اللہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد بن تمام کا قول مروی ہے۔

کلام اللہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے یہ دیوار پر لگائی جانے والی مٹی کے مانند ہے کہ اس کا دیوار پر ٹھہرنا نقصان دہ ہے

۱۳۳۸۷۔ ابی، احمد، حسن، احمد کے سلسلہ سند سے مضاء بن عیسیٰ کا قول مروی ہے۔

اے انسان اللہ سے ڈر پھر تجھے منجانب اللہ کار آمد باتوں کا الھام ہوگا۔ اور اسی کیلئے عمل کر پھر تجھے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۳۳۸۸۔ عبد اللہ محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کی درخواست کی، میں نے کہا معاملات کا صحیح کرنا اور دنیاوی تعلق کا ختم کرنا اس کیلئے شرط ہے۔

اس کے بعد رو کر اس نے کہا اے احمد اب تک تمہارے قلب و جوارح کو درست رکھنے والی ذات پاک ذات ہے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئی۔ میں نے ایک خاتون کو اس کی اتاشی کا حکم دیا، چنانچہ تلاشی لینے پر اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس پر مکتوب تھا۔ میرے مرنے کے بعد انہی کپڑوں میں مجھے کفن دے دینا۔ اگر اللہ کے ہاں میرے لئے بھلائی کا فیصلہ ہوا تو یہ کپڑے میرے لئے نیک بختی ورنہ بد بختی کا باعث ہونگے، اس وقت اس کی روح پرواز کر چکی تھی، میں نے خادم کو اس کے بارے میں معلومات کا حکم دیا، خادم نے معلومات کر کے بتایا کہ یہ باندی بد مضیٰ کی وجہ سے کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے درد شکم بھی لاحق تھا۔ لوگوں نے ایک شامی طبیب سے اس کے علاج کا ارادہ کیا تو اس نے کہا مجھے اس کے بجائے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے جاؤ، وہی میرا علاج کر سکتے ہیں۔

۱۳۳۸۹۔ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے جعفر بن محمد بن احمد میمون کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابو عالیہ ریاحی کے واسطے سے موصلی کے سامنے یہ حدیث بیان کی۔ اے امت محمدیہ کے ربانین اس جنت کی طرف دوڑو جس کی زمین سبز و برجد کی ہوگی، اس میں یاقوت و مرجان کی نہریں جاری ہونگی اس پر میوؤں کے درختوں کی ٹہنیاں سایہ افکن ہونگی۔ اس حدیث کے سننے کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۱۳۳۹۰۔ سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی کے سلسلہ سند سے وکیع بن جراح کا قول مروی ہے۔

وکیع بن جراح حدیث کے بیان سے قبل فرمایا کرتے تھے۔ دنیا میں ہم صرف اللہ کے عضو اور اسکی پردہ پوشی کی وجہ سے زندہ ہیں۔

۱۳۳۹۱۔ عبد اللہ، احمد، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے احمد بن داؤد کا قول مروی ہے۔

ایک بار بنی اسرائیل نے تمام لوگوں میں سے سات اشخاص کو منتخب کر کے معرفت الہی کے حصول کیلئے انہیں غار میں بند کر کے دھن کو مٹی سے سیل کر دیا۔ تین روز تک ان میں سے یومیہ ایک آدمی دنیا سے رخصت ہوتا رہا۔ اسکے بعد موجودین میں سے سب سے کم سن نے لوگوں سے کہا کہ مجھے معرفت الہی حاصل ہو چکی ہے، اس لئے غار کی سیل تھوڑ دو، چنانچہ لوگوں نے غار کی سیل تھوڑ کر اس سے معرفت الہی کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی ناممکن ہے، اب تمہاری مرضی ہے انشاء اللہ ہم تمہارے حکم سے پروگردان نہیں ہوں گے۔ احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث جب ابو سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر ہوئے فرمایا معرفت الہی کی حقیقت تک رسائی واقعہ ناممکن ہے۔ البتہ لوگ اپنے اپنے مجاہدہ و ریاضت کے اعتبار سے عارف باللہ ہوتے ہیں۔

۱۳۳۹۲۔ عبد اللہ، احمد، احمد بن ابی الحواری، ایوب، عائشہ کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن زیاد بن النعم کا قول مروی ہے: منجانب اللہ

حضرت موسیٰ سے کہا گیا قرآن کریم دودھ سے لبریز برتن کی مانند ہے جس سے بار بار کھن نکلتا ہو۔



۱۴۳۹۳- عبد اللہ، احمد، حسین، احمد بن ابی الحواری، ابوسمط یوسف بن مخلد کے سلسلہ سند سے ابو عمر مؤذن کا قول مروی ہے:

میں نے ”تورۃ“ میں ارشاد بانی پڑھا ہے۔ میں یکتا ہوں کوئی چیز حتیٰ کہ صفا پہاڑ پر چلنے والی چیونٹی اور فضا میں اڑنے والا پرندہ بھی میری نظر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں تمام لوگوں کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہوں۔ اور میں بندہ کو اسکی نیت کے مطابق عطا کرتا ہوں۔

۱۴۳۹۴- عبد اللہ، احمد، حسین، احمد کے سلسلہ سند سے ہشام بن عمرو کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا اے موسیٰ و عیسیٰ دنیا اور شہوت پرستی طلب آخرت کے حصول میں حائل بننے والی ہیں اے میرے رسول! میں عاصی کو مہلت دیتا ہوں، اور طالب کو احسن طریقہ سے نوازتا ہوں احمد کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے یہ ابوسلیمان کو سنائی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا جب حضرت موسیٰ و عیسیٰ کو عتاب کیا گیا ہے تو میں اور آپ تو کیا چیز ہیں۔

۱۴۳۹۵- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق، اسحاق، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کی سند سے عابدہ زاہدہ اسماء الدلمیہ کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے بیضاء بنت مفصل سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا عارف دنیا میں بے قرار و حشت زدہ پرندہ کی مانند ہوتا ہے۔ وحدۃ کو پسند کرتا ہے۔ بھوک اور پیاس کے وقت معرفت الہی اس کیلئے کھانا اور پانی ثابت ہوتی ہے وہ ہر وقت محبت الہی میں مشغول رہتا ہے۔

۱۴۳۹۶- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نائلہ، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد حذاء کے سلسلہ سند سے حمزہ نیسا پوری کا قول مروی ہے: صاحب دین کو تفکر کی وجہ سے رضا الہی حاصل ہوتی ہے۔ پھر دنیا سے دوری کی وجہ سے شر سے نجات ملتی ہے، پھر توکل کی وجہ سے اسکی کفایت کی جاتی ہے، پھر ترک شہوات کی وجہ سے اسے بے فکری نصیب ہوتی ہے، پھر ہر فانی شئی سے استغناء کی وجہ سے اسکی عقل تام ہوتی ہے۔

۱۴۳۹۷- احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے شعیب بن حرب کا قول مروی ہے:

اسلام کے ساتھ قبر میں جانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۳۹۸- احمد، ابراہیم بن حرب بن مفصل کے سلسلہ سند سے ابولیح رقی کا قول مروی ہے۔

قبر میں خوف خدا نہ رکھنے والے انسان کو دنیاوی چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے۔

۱۴۳۹۹- عبد اللہ، حسن بن ابان، حسین بن عبد اللہ بن شاکر، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے علی بن حواری کا قول مروی ہے۔ ایک روز حضرت یحییٰ بن زکریا جو کی روٹی کھا کر سو گئے، اللہ نے بذریعہ وحی ان سے فرمایا کیا تم نے میرے گھر اور ہمسائیگی سے بہتر کوئی گھر اور ہمسائیگی دیکھی ہے۔ اے یحییٰ اگر جنت دیکھتا تو اشتیاق کی وجہ سے بے حال ہو جاتا اور اگر دوزخ کو دیکھ لیتا تو خوف کی وجہ سے مسلسل گریہ کناں رہتا۔

۱۴۴۰۰- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبد اللہ بن سلیمان قرشی، ابو حسن علی بن صالح بن حلال قرشی، احمد بن احم مزنی عقیلی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معین کا قول مروی ہے۔

ایک بار احمد بن حنبل اور احمد بن ابی الحواری کی مکہ میں ملاقات ہوئی۔ احمد بن حنبل نے احمد سے ان کے استاد ابوسلیمان کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کو کہا؟ احمد بن ابی الحواری نے ان سے بحوالہ استاد بیان کیا کہ گناہوں سے اجتناب کرنے والے لوگوں کو ملکوت السموات کی سیر کرائی جاتی ہے، اور انہیں بلا استاد حکمت کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔ احمد بن حنبل نے فرمایا میں نے اس سے زیادہ عجیب بات نہیں سنی، اسکے بعد انہوں نے بحوالہ انس بن مالک بیان کیا کہ:



فرمان رسول ہے:

معلوم چیزوں پر عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بلا تعلم علم عطاء کرتا ہے۔ اس کے بعد ابن حنبل نے احمد اور ان کے شیخ کی تصدیق

فرمائی ہے۔

۱۴۴۰۱۔ علی بن یعقوب دمشقی، عثمان بن محمد عثمان، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن الحواری، علی بن ابی حر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: ایک بار اوزاعی نے حج کے موقع پر مسجد نبوی میں قبر ومنبر کے درمیان ایک نوجوان کو عبادت میں خوب ریاضت کرتے دیکھا۔ اس نے ابن شاہور کے واسطے سے حضرت عیسیٰ کا قول نقل کیا کہ:

جنت کی مخفی نعمتوں کی وجہ سے دنیا کی ظاہری لذات کو چھوڑنے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۴۴۰۲۔ عثمان بن محمد عثمان، ابوحسن بغدادی کے سلسلہ سند سے احمد بن الحواری کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابوسلیمان کو روتے دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا گزشتہ شب خواب میں ایک چور ہاتھ میں ایک رقعہ لئے میرے محراب سے نکلا، اس نے مجھے اس رقعہ کے پڑھنے کو کہا، میں نے اسے پڑھا تو اس میں درج ذیل اشعار مکتوب تھے۔ دنیا کی ظاہری لذتوں نے تجھے جنت کے بالا خانوں میں ناز و نخرے والی حوروں کے ساتھ زندگی گزارنے سے منع کر دیا۔ اخروی زندگی ابدی زندگی ہے۔ نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔

۱۴۴۰۳۔ عبد اللہ، اسحاق بن ابراہیم مسوحی، عبد اللہ بن حجاج، عبد اللہ بن اشنویہ ازدی، عباس بن حمزہ کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے،

میں نے ایک روز ابوسلیمان سے رونے کی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ روں جب کہ شب کی تاریکی چھا جاتی ہے۔ اور ہر دوست اپنے دوست سے خلوت اختیار کر لیتا ہے اور عارفین کے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور لوگ اپنے اپنے انداز میں اللہ سے مناجات میں مشغول ہو جاتے ہیں تو اللہ کی طرف سے اعلان ہوتا ہے مجھے اپنے جلال کی قسم میں ان لوگوں کے قلوب سے دہشت ختم کر دوں گا اور قیامت کے روز ان کا انیس ہوں گا، اور آخرت میں انہیں اپنا دیدار کراؤں گا۔ اور انہیں میں عجیب و غریب نعمتوں سے نواز دوں گا۔

۱۴۴۰۴۔ عثمان بن محمد عثمان، محمد بن محمد میسرۃ، علی بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول ہے۔

ایک بار مجھ سے سلیمان نے فرمایا دنیا کی چند روزہ بھوک، پیاس، فقر اور صبر آخر کار ختم ہو ہی جائیگا۔

۱۴۴۰۵۔ عثمان بن محمد، عبد الواحد بن احمد تنیسی، ابو عثمان سعید بن حکم بن اوس دمشقی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو علی رجبی کا قول مروی ہے، حسن بن یحییٰ نے ایک نوجوان سے چند روز سے غائب ہونے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے اس کے بعد موت تک وہ گھر سے نہیں نکلا۔

۱۴۴۰۶۔ عثمان بن محمد، علی بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن احمد کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔؟

۱۴۴۰۷۔ محمد بن علی بن حبیش، ابن منیع، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

کم کھانا زیادہ کھا کر تمام شب عبادت سے مجھے زیادہ پسند ہے۔

الاحادیث الضعیفة ۳۲۲. والدر المنثور ۳۷۲/۱. واتحاف السادة المتقين ۴۰۳/۱. ۴۴۹/۳. ۳۲۳/۷. والاسرار المرفوعة ۳۲۵. والفوائد المجموعة ۲۸۹. وكشف الخفا ۳۶۵/۲. وتخریج الاحیاء ۷۱/۱، ۱۳/۳. وتذكرة الموضوعات ۲۰.



۱۳۴۰۸- محمد، ابن منیع، عباس، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

کچھ لوگ ہمدن جنت اور اسکی نعمتوں میں ہی مستغرق رہتے ہیں۔

۱۳۴۰۹- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ایک بار میں نے ابوبکر عیاش سے حدیث بیان کرنے کی درخواست کی، انہوں نے فرمایا اگر مجھے کسی طالب حدیث کا علم ہو جائے تو میں بیان حدیث کیلئے ان کے گھر جانے سے بھی دریغ نہیں کروں گا۔

۱۳۴۱۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد، محمد کندی کے سلسلہ سند سے بعض شیوخ کا قول مروی ہے۔

دوامر غیر معلوم الصوآہوں تو ان میں سے اقرب الی مخالفت النفس کو اختیار کرو، کیونکہ حق اسی کی جانب ہوگا۔

۱۳۴۱۱- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

پیش آنے کے وقت جب دنیا کے بادشاہ کے تعلق کا اثر انسان پر ضرور ظاہر ہوتا ہے تو اللہ کے تعلق کا اثر انسان پر کیوں نہ ظاہر ہوگا۔

۱۳۴۱۲- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے فضیل کا قول مروی ہے۔

مجھے کبھی بھی مقرب فرشتے اور نبی مرسل اور ولی کے عبادت کرنے پر تعجب نہیں ہوا، کیونکہ اس کا سبب توفیق الہی ہے، اگر انہیں ان سے زیادہ کی توفیق ہوتی تو وہ اس سے بھی زیادہ عبادت کرتے،

۱۳۴۱۳- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے عبدالعزیز بن عمیر کا قول مروی ہے۔

حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلامی کے وقت عرض کیا اے باری تعالیٰ میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو رہا ہے کہ آپ کا غیر مجھ سے ہم کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو سراٹھا کر دیکھنا کا حکم دیا، چنانچہ حضرت موسیٰ نے سراٹھا کر دیکھا تو آسمان پھٹ کر عرش الہی نظر آنے لگا فرشتے فضا میں قیام کی حالت میں دیکھائی دینے لگے۔

۱۳۴۱۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری عمر بن سلمہ سراج کے سلسلہ سند سے ابو جعفر مصری کا قول مروی ہے۔

ارشاد ربانی ہے اے میرے محبوب میرے تم کو نوازنے کے وقت عدم مال تمہارے لئے نقصان دہ نہیں ہے۔ اور میرے امان میں آنے کے بعد دشمن سے تم بے خوف رہو۔

۱۳۴۱۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے ابو یوسف کا قول مروی ہے۔

اے انسان آخری عمر میں تو اللہ کا فرمانبردار بندہ بن جا۔

۱۳۴۱۶- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابراہیم بن ایوب حورانی کے سلسلہ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایک مخلوق کو فناء کر دے دوسری مخلوق کو پیدا کر دیتا ہے جو اسکی بزرگی بیان کرنے میں مشغول ہو جاتی ہے۔

۱۳۴۱۷- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

عباس بن ولید بن یزید نے روتے ہوئے فرمایا کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمانہ مجھے کس طرف دھکیل رہا ہے۔

۱۳۴۱۸- اسحاق، ابراہیم، احمد، ابو مریم صلت کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے۔

اہل عقل کے مسلسل توجہ کے ساتھ ذکر کرنے سے ان کے قلوب بیدار ہو کر حکمت کی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

۱۳۴۱۹- اسحاق، ابراہیم، احمد کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے۔

میں نے ابو طلحہ سے زہد فی الدنیا کی بابت سوال کیا انہوں نے فرمایا راحت و آرام کو پس پشت ڈال کر عبادت الہی میں ریاضت

برداشت کرنا زہد فی الدنیا ہے۔

۱۳۴۲۰- عبدالمعظم بن عمر بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عبد الرحمن بن درقین، احمد بن ابی الحواری، رجبی کے سلسلہ سند سے ابو حبیب کا



قول مروی ہے۔

ایک شخص نے حضرت حسن سے عرض کیا کہ قلت اکل سے مجھے بھوک اور کثرت اکل سے بدہضمی کی شکایت رہتی ہے؟  
حضرت حسن نے اس سے فرمایا یہ جہان دنیا تمہارے موافق نہیں ہے، لہذا تم اللہ تعالیٰ سے جہان آخرت کی دعا کرو۔

۱۴۴۲۱- عبدالمعتم، احمد بن محمد بن زیاد عبد الصمد بن ابی یزید، احمد بن ابی الحواری، قاسم بن اسد اصہبانی کے سلسلہ سند سے عبید بن یعیش کا قول مروی ہے۔

ایک بار ہرم بن حبان نے اولیس قرنی سے ملاقات اور سلام و کلام کے بعد عرض کیا کہ میں نے تو آپ کی شہرت سے آپکو پہچان لیا آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟ انہوں نے فرمایا عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں کی آپس میں ملاقات ہوگئی تو ان کے درمیان محبت پیدا کردی گئی، ورنہ اجنبیت برقرار رہی، لہذا معلوم ہوتا ہے کہ وہاں ہماری روحوں کی ملاقات ہوگئی ہوگی جس کی وجہ سے آج میں نے آپکو پہچان لیا، اسکے بعد ہرم نے اولیس سے عرض کیا کہ میں اللہ کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے فرمایا میرے نزدیک غیر اللہ سے محبت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ پھر حرم نے ان سے کہا میں آپ سے انس پیدا ہونے کا خواہاں ہوں۔ انہوں نے فرمایا میرے نزدیک اللہ سے وحشت زدہ کوئی نہیں ہے پھر ہرم نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا گوشہ نشینی اختیار کرو اس پر حرم نے ان سے کہا پھر معاش کا کیا ہوگا؟ انہوں نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم دین کے بارے میں تو اللہ کی طرف دوڑنے کے باوجود رزق کے معاملہ میں اسے متہم کر رہے ہو۔

۱۴۴۲۲- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

اللہ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا داؤد میں نے شہوت کمزور لوگوں کیلئے پیدا کی ہے، اس سے اجتناب کرنا ورنہ میں تمہارے قلب سے اپنی محبت کی لذت ضرور ختم کر دوں گا۔

۱۴۴۲۳- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

تہجد پڑھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہیں (۱) تہجد میں توجہ سے تلاوة قرآن کی وجہ سے ان پر گریہ طاری ہو جاتا ہے (۲) گریہ طاری ہونے کے بعد ان کی چیخ نکل جاتی ہے (۳) مخبوط الحواس ہو جاتے ہیں۔

۱۴۴۲۴- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر، احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے۔

میں نے ایک شب ایک جوان کو پہاڑ کے دامن میں اللہ کے سامنے خوب عجز و انکساری کے ساتھ مناجات کرتے دیکھا جس سے مجھے اس کے عارف باللہ ہونے کا یقین ہو گیا، میں نے اس سے کہا اے نو جوان عارف کی چند علامات ہیں اس نے مجھ سے انکی تفصیل پوچھی تو میں نے کہا مصائب لوگوں پر ظاہر نہ کرنا اور کرامات ان کے سامنے بیان نہ کرنا پھر اس نے مجھ سے وصیت کی درخواست کی؟ میں نے اس سے کہا فخر کو غنی آزمائش کو شفا، توکل کو معاش، بھوک کو پیشہ بنادو، اس کے بعد وہ مجھ سے جدا ہو گیا، پھر میں چلتے چلتے ایک سوئے ہوئے شخص کے پاس گزرا تو میں نے اسے بیدار کرتے ہوئے کہا اے غافل انسان بیدار ہو جا، اس لئے اب تک موت کی موت نہیں آئی ہے۔ اس نے سراٹھا کر کہا مابعد الموت موت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۴۴۲۵- عبد اللہ بن محمد، عمر کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

ایک بار عیاد الخوص نے فلسطین کے امیر ابراہیم بن صالح سے وصیت کی درخواست کی۔ انہوں نے فرمایا، آپ اپنے پیش کئے جانے والے اپنے اعمال کی فکر کرو۔ اس کے بعد گریہ کی وجہ سے ان کی ریش آنسو سے تر ہو گئی۔

۱۴۴۲۶- عبد اللہ بن محمد، عمر احمد کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:-

امید خوف سے بڑھنے کے وقت انسان کا قلب فاسد ہو جاتا ہے۔



۱۴۴۲۷- عبد اللہ، عمر کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز ایک انسان کو ہلاکت کا یقین ہو جانے کے بعد دنیا میں ایک بار صدق نیت کی وجہ سے بخشش کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔

۱۴۴۲۸- عیاض بن زہیر فرماتے ہیں کہ تکی بن معین کے سامنے احمد بن ابی الحواری کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ اہل شام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی بدولت نوازا ہے۔

۱۴۴۲۹- ابو محمد بن حیان، احمد بن جعفر جمال، ابو حاتم، محمود بن خالد کے سلسلہ سند سے مروی ہے: جبکہ احمد بن ابی الحواری کا ذکر ان کے ہاں ہوا تو فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ ان جیسا کوئی شخص سطح زمین پر موجود نہیں ہے۔

۱۴۴۳۰- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید رازی، عباس بن حمزہ کے سلسلہ سند سے احمد کا قول مروی ہے:

بندہ کو عبادت میں مجاہدہ کرنے کے بعد نیک کاموں سے راحت ہوتی ہے۔

۱۴۴۳۱- نیز احمد کا قول ہے، اللہ اپنی محبوب قوم کو ہر وقت انعامات سے نوازتا ہے۔

۱۴۴۳۲- نیز احمد کا قول ہے، دنیا کوڑا خانہ اور کتوں کی اجتماع گاہ ہے، اس کے باوجود کتا اپنی حاجت پوری کر کے اس سے دور ہو جاتا ہے، لیکن دنیا کا محبت انسان کبھی دنیا سے دور نہیں ہوتا۔

۱۴۴۳۳- نیز احمد کا قول ہے۔ غیر سے تعریف کا خواہاں مشرک ہے۔

۱۴۴۳۴- احمد کا قول ہے۔

میں قرآن پڑھنے کے وقت اس کی آیات کی تشریح میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے سونے والے اور دنیا میں مشغول ہونے والے حفاظ پر تعجب ہے۔ اگر وہ اسکی حقیقت پر غور کرتے تو انکی موجودہ حالت نہ ہوتی۔

۱۴۴۳۵- محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری سلام مدینی، مخزومی کے سلسلہ سند سے ثوری کا قول مروی ہے۔

دنیا پر خوش ہونے والے انسان کے قلب سے خوف آخرت سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۴۴۳۶- محمد بن ابراہیم، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے مروان بن معاویہ فزاری کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک مسئلہ کے جواب میں لاادری فرمایا۔

۱۴۴۳۷- محمد کے سلسلہ سند سے مروان بن محمد کا قول مروی ہے۔

میرے سامنے سفیان بن عیینہ نے ایک شیخ کو گانا گانے پر احمق فرمایا۔

۱۴۴۳۸- محمد کی روایت ہے حضرت احمد فرماتے ہیں میں نے وکیع بن الجراح کو فرماتے ہوئے سنا: اصحاب الحدیث کو چاہیے کہ دوران حدیث وضو کا اہتمام رکھیں۔

۱۴۴۳۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن عون کے سلسلہ سند سے احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

میں نے ولید سے حدیث نبوی (کہ حجامت کرنے اور کرانے والے افطار کریں، کیونکہ انہوں نے غیبت کی ہے) کے

بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا اہل عراق کی تفسیر کی وجہ سے ہم حدیث رسول کو نہیں چھوڑیں گے۔ پھر میں نے ابن ضبل سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے ولید کی تصدیق فرمائی۔ کیونکہ ترک حجامت تو ہمارے بس میں ہے۔ لیکن ترک غیبت بہت مشکل امر ہے۔

۱۴۴۴۰- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔

علی بن فضیل نے اپنے والد سے اصحاب رسول کے شیریں ہونے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا۔

کیونکہ رضاء الہی کے خاطر ان کا کلام ہوتا تھا۔



۱۴۴۴- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی حواری کے سلسلہ سند سے محمد کا قول مروی ہے۔  
میں نے فضیل سے ارشاد باری ”ولا ترکنوا الی الذین ظلموا“ کی تشریح دریافت کی؟ انہوں نے فرمایا ظالمین کے ساتھ فعل، مکان اور زبان میں شرکت سے اجتناب کرو۔

۱۴۴۴- محمد بن احمد بن محمد، عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن عباس، احمد کے سلسلہ سند سے سفیان بن عیینہ کا قول مروی ہے۔  
قیامت کے روز مومن کیلئے دنیا میں نماز کی ادائیگی کے ہل ہونے کے مانند وقوف بھی ہل کر دیا جائیگا۔  
۱۴۴۴- محمد بن احمد عبدالرحمن بن داؤد، محمد بن عباس احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے۔

ابو حضرو صاف نے قرآنی آیات ”فی یوم کان مقداره خمسين الف سنة“ کی تشریح میں فرمایا اگر مخلوق کا حساب غیر اللہ کے سپرد کر دیا تو وہ پچاس ہزار سال میں بھی فیصلہ نہیں کر سکے گا، لیکن اللہ آخرت کے صرف نصف یوم میں مخلوق کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا۔

۱۴۴۴- احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن عائد، ابن شہاب، سعید بن بشیر کے سلسلہ سند سے قتادہ کا قول مروی ہے۔  
عابدوں سے محبت کرنے والے امراء بہترین امراء ہیں اور امراء سے محبت کرنے والے عابد بدترین عابد ہیں۔  
۱۴۴۴- ابو علی حسن بن علی بن خطاب وراق، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، ہشام ابن سیر بن، عبیدہ کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے۔

فرمان نبوی ہے۔ ہماری نماز عصر قضا کرانے والے لوگوں کے گھروں اور قبروں کو اللہ تعالیٰ آگ سے بھر دے۔  
۱۴۴۴- حسن بن علی، محمد بن محمد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، اعمش، ابوحنی، سنہ بن شکل کے سلسلہ سند سے حضرت علی نے آپ سے گزشتہ فرمان کہ مانند روایت کیا ہے۔

۱۴۴۴- محمد بن حسن یقطینی، محمد بن مظفر، محمد خطیب، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث مسعر، ابراہیم سکسکی ح۔ و حفص، عوام بن حوشب، ابراہیم سکسکی ابو بردہ کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ۔  
فرمان نبوی ہے۔

مریض اور مسافر کیلئے اللہ تعالیٰ صحت و اقامت کی حالت میں کئے جانے والے اعمال کا ثواب لکھتا ہے۔  
۱۴۴۴- علی بن ہارون، ابوبکر بن ابن داؤد، احمد بن ابی الحواری، حفص بن غیاث، حجاج، کحول، ابودریس کے سلسلہ سند سے ابو ثعلبہ حشنی کا قول مروی ہے۔

ہمارے سوال کرنے پر آپ نے مشرکین کے برتن دھو کر ہمیں ان کے استعمال کی اجازت دی۔  
۱۴۴۴- محمد بن علی، عبداللہ بن احمد بن عتاب، احمد بن حسین بن طلاب، احمد بن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عمرو کا قول مروی ہے۔

فرمان رسول ہے: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے سلب کرنے کے بجائے اہل علم کو اٹھالے گا۔  
۱۴۴۵- اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ابن ابی الحواری، ابومعاویہ، ہشام بن عروہ، ابیہ، عاصم بن عمر کے سلسلہ سند

۱۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۲۳۰/۳، والدر المنثور ۱۰۵/۶، وتاریخ ابن عساکر ۴۵۶/۱.

۲۔ المستدرک ۱۴۴/۱، والسنن الکبری للبیہقی ۳۳/۱، وسنن سعید بن منصور ۴، وفتح الباری ۶۲۲/۹.

۳۔ صحیح البخاری ۳۶/۱، وصحیح مسلم، کتاب العلم ۱۳، وفتح الباری ۱۹۴/۱، ۲۸۳/۱۳.



سے حضرت عمر کا قول مروی ہے۔

حکومت کا حریص اس کے حصول کے بعد رعایا کے درمیان عدل قائم کرنے سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۳۵۱- سلیمان بن احمد، محمد بن خلف، احمد بن ابی الحواری، ابن نمیر، اعش، عمران بن مسلم، سوید بن غفلہ کے سلسلہ سند سے بلال کا قول مروی ہے۔

آپ نماز میں ہمارے کندھوں اور قدموں کو درست فرماتے تھے۔

۱۳۳۵۲- ابو عبد الرحمن بن حارث غنوی، احمد بن قاسم مقبری جعفر بن محمد دمشقی، احمد بن الحواری، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن سعید مقبری عن جدہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے۔

فرمان رسول ہے: اے لوگو! اگر تم مال کے ذریعہ لوگوں کی خدمت نہیں کر سکتے تو کم از کم ان سے خندہ پیشانی اور حسن اخلاق کا مظاہرہ تو کرو۔

۱۳۳۵۳- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن غوث، احمد بن ابی الحواری، وکیع، عبد الرحمن بن زید بن اسلم، ابیہ، عطاء بن یسار کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے: نیند یا نسیان کی وجہ سے وتر چھوڑنے والا یاد آنے یا بیدار ہوتے وقت اسے ادا کرے۔

۱۳۳۵۴- احمد بن اسحاق، ابراہیم بن نابلہ

(دوسری سند) ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، احمد بن ابی الحواری، عبد اللہ بن وہب، یونس، زہری کے سلسلہ سند سے سالم کا قول مروی ہے:

میرے والد آپ علیہ السلام کی اتباع میں خاندان کے کمزور افراد کو مذلفہ سے منیٰ پہنچاتے تھے۔

۱۳۳۵۵- عبد اللہ بن محمد جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، ابو خزیمہ بکار بن شعیب، ابو حازم، ابیہ کے سلسلہ سند سے ہبل بن سعید کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: نقصان دہ انسان کی دوستی سے گریز کرو۔

۱۳۳۵۶- ابو دلف عبد العزیز بن محمد بن احمد بن عبد العزیز بن دلف عجل، یعقوب بن عبد الرحمن الدعاء، جعفر بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، عباس بن ولید، علی بن موسیٰ، حماد بن زید، مالک بن دینار، حسن کے سلسلہ سند سے کعب بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: بڑوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو سزا مت دو کیونکہ انسان کی زندگی کے وقت مقرر ہونے کی طرح ان کا بھی ایک وقت مقرر ہے۔

۱۳۳۵۷- محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن حسن بن عون، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ابان بن عبد اللہ، بجلی کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن حفص کا قول مروی ہے: ابن عمر نماز عید کیلئے گھر سے باہر تشریف لائے، آپ نے قبل العید و بعد العید کوئی نماز ادا نہیں کی اور فرمایا کہ آپ کا بھی یہی معمول تھا۔

۱- المستدرک ۱/۱۲۳. و تاریخ أصبهان ۱/۴۲. و كشف الخفاء ۱/۲۵۲. و الإحادیث الضعيفة ۲/۶۳۳. و المحاف السادة

المتقين ۲/۲۲۰. و تفسیر ابن کثیر ۶/۳۲۸. و الدر المنثور ۲/۴۳. و کنز العمال ۵۱۵۸.

۲- سنن الترمذی ۴۶۵. و مشکاة المصابیح ۱/۱۲۷.

۳- الکنی للذولابی ۱/۱۶۸.

۴- الدر المنثور ۱/۱۷۵. و العلل المتناهية ۲/۲۶۵. و الإحادیث الضعيفة ۲/۹۳۸. و کنز العمال ۲۵۰۳۲.



۱۳۳۵۸- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسین، احمد بن ابی الحواری، وکیع، داؤد بن سوار مزنی کے سلسلہ سند سے عمرو بن شعیب کے والد کے حوالہ سے ان کے دادا کا قول مروی ہے:

سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کی ادائیگی کا امر کرو، اور دس سال کی عمر میں نماز کے ترک پر انہیں سزا دو، اور انہیں الگ الگ لٹا دو۔ غلام کی شادی کرانے کے بعد اس کے ناف سے لیکر گھٹنے تک کے حصہ کو ستر ہونے کی وجہ سے مت دیکھو۔

۱۳۳۵۹- محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، احمد، وکیع، سعید بن سائب کے سلسلہ سند سے داؤد بن ابی عاصم ثقفی کا قول مروی ہے: میں نے ابن عمر سے سوال کیا کہ آپ نے منیٰ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے بڑے وثوق کے ساتھ فرمایا کہ آپ نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ہے۔

۱۳۳۶۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ابن ابی ذیاب، عثمان بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے کہ آپ سفر سے قبل اور بعد نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۱۳۳۶۱- محمد، محمد، احمد، وکیع، خلیل بن مرہ، معاویہ بن قرۃ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے وتر چھوڑنے والے شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۳۳۶۲- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، یحییٰ بن صالح و حاضی، عفر بن معدان، سلیم بن عامر کے سلسلہ سند سے ابو امامہ کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے: اللہ نے مجھے القاء کیا ہے کہ کوئی انسان مقدرہ رزق مکمل کرنے سے قبل دنیا سے نہیں جائے گا اے لوگو! معصیت کے ذریعہ رزق مت تلاش کرو کیونکہ اللہ سے مقدرہ رزق اسکی اطاعت کے ذریعہ ہی حاصل کیا جاسکتا ہے۔

۱۳۳۶۳- احمد بن اسحاق، عبد اللہ بن داؤد، احمد بن ابی الحواری، سلیم بن مطیر عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میں ایک سال حج کے موقع پر اپنی خالہ کے رفیق سفر تھا، سویداء مقام پر میں سو گیا، بیدار ہو کر میں نے وہاں ایک شخص کو داؤد طلب کرتے دیکھا، اس نے حدیث نبوی بیان کی کہ اے لوگو ہدیہ کو رشوت بننے سے قبل قبول کرو، لیکن رشوت بننے کے بعد اسے چھوڑ دو۔

۱۳۳۶۴- سلیمان بن احمد، احمد بن رشیدین، احمد بن ابی الحواری، الولید، شیبان، یحییٰ، ابی سلمہ کے سلسلہ سند سے ام سلمہ سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبار سے کوئی سزا ہلکی نہیں ہے۔

۱۳۳۶۵- محمد بن مظفر، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن ابی الحواری، احمد بن حنبل، محمد بن جعفر،

سفیان، قتادہ، حسن کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: مجھے آپ نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی۔ پھر وہ ذکر فرمائیں ۱۳۳۶۶- ابو احمد غطریفی، عبد اللہ بن یزید بن ابان دقفی، احمد بن ابی الحواری، یونس بن محمد، جریر بن حازم، معمر، زہری کے سلسلہ سند سے

۱- مسند الامام احمد ۲/ ۱۸۰. و سنن ابی داؤد، کتاب الصلاة باب ۲۶. والسنن الکبری للبیہقی ۲/ ۲۲۹. واتحاف السادة المتقين ۶/ ۳۱۷. ۱۳/ ۹.

۲- مسند الامام احمد ۲/ ۳۴۳. ۳۵۷/ ۵. والمصنف لابن ابی شیبہ ۲/ ۲۹۷. ونصب الراية ۲/ ۱۱۲، ۱۱۳. ومجمع الزوائد ۲/ ۲۴۰. والعلل المتناهية ۱/ ۳۵۱. وتلخیص الحیر ۲/ ۲۰.

۳- مسند الشهاب ۱/ ۱۱۵. ۱۱۵۲. وشرح السنة ۱۳/ ۲۶۳. والتمهید ۱/ ۲۸۳.

۴- المعجم الکبیر للطبرانی ۴/ ۲۸۱. والصغیر ۱/ ۲۶۳. والتاریخ الکبیر ۱/ ۲۳۶. ومجمع الزوائد ۵/ ۲۳۸. والمطالب

العالية ۸/ ۴۴. واملی الشجرى ۲/ ۲۶۲. ۲۷۵. وتاریخ بغداد ۳/ ۳۹۸.

۵- المصنف لابن ابی شیبہ ۸/ ۳۵۹. ومجمع الزوائد ۸/ ۱۷۰. والدر المنثور ۳/ ۱۵۹.



انس کا قول مروی ہے:

آپؐ نے اسعد بن زرارۃ کو داغ دلوانے کا حکم دیا۔

۱۳۳۶۷- محمد بن علی، محمد بن عون وحیدی، احمد بن ابی الحواری، وکیع، ثوری، قیس بن مسلم کے سلسلہ سند سے طارق بن شہاب کا قول مروی ہے:   
 "میں نماز عید سے قبل خطبہ کی ابتداء مروان سے ہوئی ہے، ایک شخص نے اس کے سامنے بعد العید خطبہ کی بات کی تو اس نے اسے خاموش کرادیا ابوسعید خدری فرماتے ہیں اس شخص نے (بحدیث نبوی کہ منکر دیکھنے والا ہاتھ یا زبان یا قلب کے ذریعہ اس کا دفاع کرے اور قلب سے برا کہنا ایمان کا آخری درجہ ہے) اپنا فرض پورا کر دیا۔

۱۳۳۶۸- محمد بن علی، محمد بن عون، احمد بن الحواری، وکیع، یزید بن ابراہیم، دستوی، ابن سیرین کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:   
 آپؐ نے مکہ تا مدینہ سفر کے دوران دو رکعت نماز پڑھی۔

۱۳۳۶۹- محمد، محمد بن عون، احمد، وکیع کے سلسلہ سے اسامہ بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار حسن نے بحوالہ طاؤس اور ابن عباس بیان کیا کہ آپؐ پر سفری اور حضری نماز فرض کی گئی۔

۱۳۳۷۰- محمد، محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروہ، ابنیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:   
 آپؐ فجر کی دو مختصر رکعت پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷۱- عبد اللہ احمد بن محمد بن عمر، حسن بن عبد اللہ بن شا کر، احمد بن ابی الحواری، عبد القدوس ابو مغیرہ، ابن ثوبان، عطاء عبد اللہ بن حمزہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

دو شخصوں میں سے ایک اکثر اور دوسرا کم آپؐ کی محبت میں رہتا تھا، دونوں کے پاس بڑا عمل نہیں تھا، آپؐ کی صحبت میں رہنے والے نے ایک بار آپؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے والوں نے سارا ثواب لوٹ لیا؟ آپؐ نے اس سے پوچھا تیرے پاس کونسا نیک عمل ہے، آپؐ نے فرمایا اس میں اکتفا کر اور آخرت میں محبت کرنے والوں کے ساتھ ہی تیرا حشر ہوگا۔ کچھ روز بعد دوسرے کا انتقال ہو گیا، آپؐ نے اس کے جنتی ہونے کا اعلان فرمایا، سب نے متعجب ہو کر اس کی اہلیہ سے اس کے نیک عمل کے بارے میں سوال کیا؟ اس نے کہا کہ وہ صرف مؤذن کی اذان کا جواب دیتا تھا۔

۱۳۳۷۲- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، شعبہ عدی بن ثابت، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:   
 آپؐ نے گھر سے نکل کر لوگوں کو عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی۔

۱۳۳۷۳- محمد بن علی، محمد بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سعید و سفیان، معین بن خالد بن زید بن عقبہ کے سلسلہ سند سے سمرۃ بن جندب کا قول مروی ہے:

آپؐ عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور الغاشیہ پڑھتے تھے۔

۱۳۳۷۴- محمد بن علی بن حسن، احمد بن ابی الحواری، وکیع، سفیان و مسعد ابراہیم بن محمد بن منشر عن ابیہ، حبیب بن سالم کے سلسلہ سند سے نعمان بن بشیر کا قول مروی ہے:

آپؐ نماز عیدین میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ تلاوت فرماتے تھے:

۱۳۳۷۵- محمد، محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابراہیم بن محمد بن منشر، محمد بن منشر کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپؐ نے فجر و ظہر سے قبل دو اور چار رکعت سنت کبھی ترک نہیں کی۔



- ۱۴۲۷- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ابو شعیب یا شعیب کے سلسلہ سند سے طاؤس کا قول مروی ہے؛  
ابن عمر سے بعد العصر دو رکعت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میں نے کسی کو بھی اس پر عمل کرتے نہیں دیکھا،  
البتہ قبل النوم دو رکعت کے بارے میں سوال کئے جانے پر انہوں نے اس سے منع نہیں کیا۔
- ۱۴۲۷- محمد، احمد، وکیع، سعد، زید العجمی کے سلسلہ سند سے ابو جہد یق ناجی کا قول مروی ہے؛  
ابن عمرؓ نے فجر کی سنتوں کے بعد ایک جماعت کو لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا یہ سنت کے بجائے بدعت ہے۔
- ۱۴۲۸- محمد، احمد، وکیع، شعبہ، ہشام، ابان بن ابی عیاش، ابراہیم بن ابی علقمہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے:-  
ایک شب میرے سامنے آپؐ نے وتر میں رکوع سے قبل قنوت پڑھی۔
- ۱۴۲۹- محمد، احمد، وکیع، سفیان، ہشام، ابن سیرین، کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:  
آپؐ نے فجر میں سرائق آت کرتے ہوئے سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص، تلاوت فرمائی۔
- ۱۴۳۰- محمد، احمد، وکیع، سفیان و مسعد، سعد بن ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:  
آخری شب میں آپؐ میرے پاس آرام فرماہوتے تھے۔
- ۱۴۳۱- محمد، احمد، وکیع، سفیان، اعمش، تمیم بن سلمہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:  
آپؐ بوقت صبح وتر کیلئے مجھے بیدار فرماتے تھے۔
- ۱۴۳۲- محمد، احمد، وکیع، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے عائشہ کا قول مروی ہے:  
فرمان نبویؐ ہے: نیند آنے پر سو جاؤ ورنہ جانی نقصان کا خطرہ ہے۔
- ۱۴۳۳- محمد بن حمید و محمد بن عمر اسحاق کلوزانی، عبد اللہ بن ابی داؤد احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ،  
ابیہ کے سلسلہ سند سے
- فرمان رسولؐ ہے: سرکہ بہترین سالن ہے:۲
- ۱۴۳۴- محمد بن عمر بن اسحاق، عبد اللہ بن ابی داؤد ح۔ و محمد بن ابراہیم احمد بن حسین بن طلاب احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد،  
سلیمان بن بلال، ہشام بن عروہ ابیہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے؛  
فرمان رسولؐ ہے: کھجور سے خالی گھر کے اہل خانہ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- ۱۴۳۵- اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، مروان، یزید بن سمط، وضین بن عطاء کے سلسلہ سند سے یزید بن مرثد  
کا قول مروی ہے:
- فرمان نبویؐ ہے: نیک لوگوں اور بدوں کے درمیان واضح فرق ہے: تم جس طریقہ پر بھی چلو گے قیامت میں اسی پر اٹھائے  
جاؤ گے۔۳

۱۔ امانی الشجرى ۲/۱۸۱۔

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۸۲۰۔ و سنن الترمذی ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲۔ و سنن النسائی، کتاب الایمان باب ۲۱۔ و سنن ابن  
ماجہ ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸، و مسند الامام احمد ۳/۳۰۱، ۳۰۳، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰، و السنن الکبری للبیہقی  
۱۰/۶۳۔ و سنن الدارمی ۲/۱۰۱۔ و المستدرک ۳/۵۴، و فتح الباری ۱۰/۵۰۰۔ و الترغیب والترہیب ۳/۱۳۱۔  
۳۔ مسند الفردوس للذہبی ۴۹۱۔ و تاریخ اصہبان ۱/۱۱۲۔ و المطالب العالیہ ۳۱۳۰۔ و کنز العمال ۶/۳۳۶۔  
۴۳۶۷۷۔



۱۳۴۸۶- عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، یونس حذاء، ابو حمزہ کے سلسلہ سند سے معاذ بن جبل کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے معاذ مؤمن کیلئے قرآن وحدیث کی روئے کچھ حدود مقرر ہیں جن سے اسے تجاوز جائز نہیں ہے۔ قرآن مؤمن کیلئے بمنزلہ دلیل، خوف بمنزلہ حجت، شوق بمنزلہ سواری، روزہ بمنزلہ ڈھال کے ہیں۔ اے معاذ قیامت کے روز انسان سے تمام چیزوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اے معاذ میں تمہارے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔

۱۳۴۸۷- محمد بن حمید، قاسم بن زکریا، ابو حاتم، احمد بن ابی الحواری، ابن عبد القدوس بن حجاج، ابو ثوبان، حسن بن حر، علاء بن عبد الرحمن کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: فاتحہ کے بغیر نماز ناقص ہے۔

۱۳۴۸۸- سلیمان بن احمد، ابو زرعد مشقی، علی بن عیاش، ابو ثوبان، حسن بن حر کے سلسلہ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔  
۱۳۴۸۹- محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عتاب بن زفتی دمشقی، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد، عیسیٰ بن یونس، عبد الرحمن وصافی، محارب بن دثار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اولاد اور والدین دونوں کے نیک ہونے کے ساتھ لوگ انہیں نیک کہتے ہیں۔

۱۳۴۹۰- علی بن یعقوب بن ابی عقبہ دمشقی، عثمان بن محمد عثمانی، جعفر بن احمد بن عاصم، احمد بن ابی الحواری، ابو احمد قاص، موسیٰ خیاط کے سلسلہ سند سے اعمش کا قول مروی ہے:

ایک کوئی تابعی قبل از بیماری کمزور اور بوڑھا ہو گیا، اس کی پیشانی پر سجدہ کا نشان تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ ایک روز اسکی والدہ نے اس سے کہا اے میرے لخت جگر دائمی قلیل عبادت کثیر کمزور کرنے والی عبادت سے بہتر ہے۔ اے میرے لڑکے میں لوگوں کو خوش خوش کھاتے پیتے سوتے دیکھتی ہوں، لیکن تم کو افسردہ ہمیشہ روزہ دارد دیکھتی ہوں اس کے لڑکے نے جواب دیا اے والدہ میں قبر کی تیاری کر رہا ہوں، اور عذاب دوزخ سے حفاظت اور جنت کیلئے کوشاں ہوں۔ اس کی والدہ ناامید ہو کر ابن مسعود کے پاس گئی اور ان کو کوشش کر کے انہیں اپنے لڑکے کے پاس لے گئی، ابن مسعود نے بھی انہیں بہت سمجھایا بالآخر اس نے ابن مسعود سے کہا گھوڑ دوڑ کے میدان میں کونسا گھوڑا سبقت لے جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا لاغر و نحیف گھوڑا، اس نے کہا متیقن کے درجہ کو حاصل کرنے کیلئے میں نے بھی لاغری اختیار کی ہے۔ ابن مسعود نے اسکی تصویب فرمائی۔

۱۳۴۹۱- علی بن یعقوب، عثمان، جعفر بن احمد، احمد بن ابی الحواری ابو عبداللہ ہمدانی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن وہاب کا قول مروی ہے: جنت کے عالیہ بالا خانہ میں غنچہ نامی ایک حور ہے۔ جب کوئی ولی اسے بلانے کا ارادہ کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ کی ندا پر وہ کھڑی ہو جاتی ہے، چار ہزار خادمہ اس کے ساتھ ہوتی ہیں، ابو عبداللہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن وہب بے ہوش ہو گئے اور اسی حالت میں ان کا انتقال ہو گیا۔

### ۱۳۵۶ ابو یزید بسطامی

۱۳۴۹۲- عمر بن احمد بن عثمان، عبداللہ بن احمد بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

۱- انہاف السادة المتقين ۱۰/۴۵، ۱۰۳، وتفسیر ابن کثیر ۸/۴۱۹۔

۲- مسند الامام احمد ۲/۴۸۸، وسنن ابن ماجہ ۴۰، ۸۴۱، والسنن الکبری للبیہقی ۲/۳۸۰، ۱۶۷، وسنن الدارقطنی ۲/۵۲۸۔



اے باری تعالیٰ مجھ فقیر کا آپ سے محبت کرنا تعجب خیز نہیں ہے۔ بلکہ آپ قادر مطلق کا مجھ سے محبت کرنا تعجب خیز ہے۔

۱۳۴۹- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، یعقوب بن اسحاق، ابراہیم ہروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

بنداء میں مجھے چار چیزوں معرفت الہی، ذکر الہی، محبت الہیہ اور طلب الہی کے حصول کا یقین ہو گیا، لیکن بعد میں میرا یقین غلط ثابت ہوا

۱۳۴۹- عبد الواحد بن بکر، حسن بن ابراہیم دامغانی، موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ نے اس امت کو پیدا ان کے بلا شعور و ارادہ کر کے انہیں امین بنایا، اب آپ کے علاوہ کون ان کا حامی و ناصر ہوگا۔

۱۳۴۹- عمر بن عثمان، عبد اللہ بن احمد بن موسیٰ، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے،

اللہ کے چند خواص بندے ایسے ہیں کہ وہ جنت میں دیدار الہی سے محروم کئے جانے پر وہ دوزخیوں کے دوزخ سے خروج کے بارے

میں فریاد اسی کی طرف جنت سے خروج کے بارے میں فریاد رسی کریں گے۔

۱۳۴۹- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبد القاہر کا قول مروی ہے: ایک قوم سے ابو یزید بسطامی نے فرمایا تیس سال تک اللہ سے

مٹھی رہنے کے باوجود اسے میں نے ہر وقت اپنے سامنے پایا۔ ایک شخص نے ابو یزید سے عدم سفر کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب

میں فرمایا میرے صاحب کے سفر نہ کرنے کی وجہ سے میں سفر نہیں کرتا، میں نے اسی کے پاس اقامت اختیار کی ہوئی ہے۔

۱۳۴۹- عمر بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن احمد، عثمان کے ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

میں تیس سال سے عظمت کی وجہ سے کلی کر کے اللہ کا ذکر شروع کرتا ہوں۔

۱۳۴۹- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن رازی، یوسف بن حسین، یحییٰ بن معاذ کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے۔ میں

ایک عرصہ تک توحید باری تعالیٰ میں غور کرتا رہا۔

۱۳۴۹- ابو فضل احمد بن عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: مجھے تیس

سال میں معرفت الہی تک رسائی ہوئی۔

۱۳۵۰- احمد بن ابی عمران، موسیٰ کے سلسلہ سند سے منصور کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو یزید سے وصیت کی درخواست کی؟ ابو یزید نے اس سے سوال کیا کہ آسمان کس نے بنایا؟ اس نے کہا اللہ نے

ابو یزید نے اس سے کہا، وہی اللہ تیرے ہر فعل سے باخبر ہے۔ لہذا اس کا خوف پیدا کر۔

۱۳۵۰- احمد، منصور کے سلسلہ سند سے موسیٰ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو یزید سے کہا کہ مجھے آپ کے بارے میں فضاء میں اڑنے کا معلوم ہوا ہے؟ ابو یزید نے کہا اس میں تعجب کی کیا

بات ہے، مردار کھانے والا پرندہ بھی تو فضاء میں اڑتا ہے، مؤمن تو اس سے اشرف و اکرم ہے، راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے تہجد

پڑھنے کیلئے ابو یزید کے پاس ایک مصلیٰ بھیجا، ابو یزید نے ان کو لکھا کہ میں نے تمام اہل ارض سموات کی عبادت اس میں کر کے اپنے سر ہانے

کے نیچے رکھ لی ہے۔

۱۳۵۰- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میں دنیا کو تین طلاقیں دے چکا ہوں، اب اللہ کی

طرف متوجہ ہوں، اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کو میرا مسخر فرما دیا ہے۔

۱۳۵۰- عمر بن احمد بن عثمان، عبید اللہ بن احمد، احمد بن محمد بن جابان، عمر بسطامی، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

اطاعت الہی کی وجہ سے انسان آفات و بلیات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۵۰- عمر، عبید، احمد، عمر، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:



لوگوں سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا انسان متکبر ہے۔

۱۳۵۰۵- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ، عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

میں نے تیس سال تک مجاہدہ کیا، میں نے سب سے زیادہ علم اور اسکی متابعت کو سخت پایا۔ اگر علماء کا اختلاف نہ ہوتا تو میں بالکل تھک جاتا، تجرید تو حید کے علاوہ علماء کا اختلاف رحمت ہے۔ ابو یزید کا قول مروی ہے: شہوت پرست انسان کا نفس اس پر حاوی ہوتا ہے۔  
۱۳۵۰۶- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن مروزی، امراۃ ابو یزید، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے۔ میں نے ہر شئی کا علاج کیا، نفس کا علاج میرے نزدیک سب سے زیادہ سخت چیز تھی۔

۱۳۵۰۷- ابو حسن مروزی، امراۃ ابو یزید کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ کے ساتھ تعلق پیدا کرنے میں بے انتہاء جدوجہد کی لیکن ناکامی کی وجہ سے میں اسے چھوڑ کر خود اللہ کی طرف متوجہ ہو گیا۔

۱۳۵۰۸- عمر بن احمد، عبید اللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر بن ابی موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: زاہد کی نظر کسی وقت بھی غیر اللہ پر نہیں جاتی ہے۔

۱۳۵۰۹- محمد بن حسین، احمد بن علی، یعقوب، حسن بن علی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

ذات حق کی معرفت کی جستجو جھالت ہے۔ اور معرفت کی حقیقت کیلئے جدوجہد جنایت ہے۔ نیز فرمایا صرف آخرۃ کا غم رکھنے والے شخص کیلئے خوش خبری ہے۔ اور عارف ماسویٰ اللہ سے زہد اختیار کرتا ہے۔

۱۳۵۱۰- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ابو یزید سے قرآنی آیات (ان الملوک اذا دخلوا اقصیۃ افسدوہا) کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا! عارف کے عبادت کرنے پر مجھے تعجب ہے کہ وہ معرفت الہی کے حصول کے بعد کیسے اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

۱۳۵۱۱- ابو یزید سے سوال کیا گیا کہ آپ ”او تادالا رض“ کمالوں میں سے ایک ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں سب کچھ ہوں۔

۱۳۵۱۲- ابو یزید سے اصل عارف کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا نفس کے عیوب پر مطلع ہونے والا انسان اصل عارف ہے۔ نیز فرمایا کچھ عارف ایسے بھی ہیں کہ اللہ اور ان کے درمیان ایک لمحہ کیلئے بھی پردہ حائل ہونے کے عوض انہیں جنت عطا کی جائے تو وہ اس پر کب متوجہ ہونگے۔

۱۳۵۱۳- فضل بن جعفر، حسن عبید بن عبد القادر کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

مؤمن منجانب اللہ حلاوۃ ایمانی عطاء کئے جانے کی وجہ سے حقائق قرب سے دور رہتا ہے۔ ان سے عارف کے درجہ کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا اسکا کوئی درجہ نہیں ہے۔ اور مجھے اللہ کی وجہ سے تو معرفت الہی اور اسکے نور کی وجہ سے مادون اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کس کے ذریعہ عبادت الہی پر مدد حاصل کی جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا معرفت الہی کے ذریعہ۔

۱۳۵۱۴- عمر بن احمد، عبد اللہ بن احمد، احمد بن محمد، عمر، ابو موسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: لوگ ست رفتار کے ساتھ ذکر الہی اور اسکی خدمت میں مشغول ہیں۔ نیز فرمایا اے باری تعالیٰ، مجھ سے قطع تعلق نہ کرنا۔ نیز فرمایا اکثر لوگ اللہ سے دور ہیں۔ ایک شخص نے ابو یزید سے سوال کیا کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا اولیاء اللہ کی۔ نیز فرمایا مخلوق پر وسعت کرنے والا اللہ کے

سے زیادہ قریب ہے۔ نیز فرمایا ذلت و عاجزی کی سواری پر سوار ہو کر ہی عطیات الہیہ کا حصول ممکن ہے۔

۱۳۵۱۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، موسیٰ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

ایک روز میری موجودگی میں ابو یزید نے نماز میں ایک چیخ ماری جس سے ہمیں اندازہ ہوا کہ اللہ اور ان کے درمیان حائل



دے ہٹ گئے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ابو یزید سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے تو اضعاف اسکی نفی فرمادی۔

۱۳۵۱۶- ابو عمر بن حمدان، ابو عثمان سعید بن اسماعیل، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: کلام الہی لوگوں تک پہنچانے کی غرض سے سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے کہ جس کے ذریعہ وہ لوگوں سے کلام کرتا ہے۔ اور اللہ سے تعلق پیدا کرنے کی خاطر کلام الہی سننے والے کو اللہ تعالیٰ ایسا ملکہ عطاء کرتا ہے۔ کہ وہ اس کے ذریعہ اللہ سے حاجات کرتا ہے۔

۱۳۵۱۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو نصیر ہروی، یعقوب بن اسحاق ابراہیم ہروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے۔ آپ ہے راضی ہونے کے وقت میری یہ حالت ہے۔ آپ کے مجھ سے راضی ہونے کے وقت میرا کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۱۸- ابو یزید کا قول ہے اے باری تعالیٰ مجھے اپنی معرفت کے بابت فہم عطاء فرما۔

۱۳۵۱۹- ابو یزید کا قول ہے احسان جتانے والوں کے ایمان سے زیادہ چپ رہنے والے یا سمت لوگوں کا کفر باعث غافیت ہے۔

۱۳۵۲۰- ابو یزید کا قول مروی ہے۔

کاش لوگ میری حقیقت سے واقف ہوتے۔

۱۳۵۲۱- ابو یزید سے معرفت کی حقیقت تک رسائی کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا راہ خدا میں مال خرچ کر کے اسکی رسائی ممکن ہے۔

۱۳۵۲۲- ابو یزید کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے بعض اولیاء کو عدم اہلیت کی وجہ سے معرفت عطا نہ کر کے عبادت میں مشغول کر دیا ہے

۱۳۵۲۳- محمد بن حسین، منصور، یعقوب بن اسحاق، کے سلسلہ سند سے ابراہیم ہروی کا قول مروی ہے۔

ابو یزید سے عارف کی علامت کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا عارف ذکر الہی سے کمزور نہیں ہوتا، اس کے حق سے اکتاتا نہیں، غیر اللہ سے مانوس نہیں ہوتا۔

۱۳۵۲۴- فضل بن جعفر، محمد بن منصور، عبید بن عبد القاہر، کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: عارف کی بات عالم سے اونچی ہوتی

ہے۔ عارف کسی شئی سے خوش اور کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتا۔ عارف نفس کا ملا خطہ اللہ اور عالم علم سے کرتا ہے۔ ایک شخص کے سوال

کے پر ابو یزید نے فرمایا۔ اسم اعظم حاصل کرنے کی کوئی حد نہیں ہے۔ انسان تزکیہ قلب کے مطابق اس سلسلہ میں ترقی کرتا ہے۔

۱۳۵۲۵- احمد بن ابی عمران، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران موسیٰ، عمر بسطامی، اپنے والد سے ابو یزید کا قول نقل کرتے ہیں:

اے انسان ایک وقت تجھے ارض و سماوات میں اللہ کے علاوہ کوئی نظر نہیں آئے گا۔ فرمایا عارف سے ہر وقت لوگ ہیبت زدہ ہوتے ہیں۔

۱۳۵۲۶- ابو یزید کا قول ہے:

کسی کام کرنے پر سوال سے اس کے نہ کئے جانے پر سوال مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۳۵۲۷- ابو یزید کا قول ہے: پانی پر چلنا تعجب خیز امر نہیں ہے۔ کیونکہ ایک بہت بڑی جماعت پانی پر چلتی ہے۔ اس کے باوجود اللہ کے

ہاں اسکی کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۳۵۲۸- ابو یزید کا قول ہے: بھوک ایک بادل ہے، بھوک کی حالت میں انسان کا قلب حکمت سے برستا ہے۔

۱۳۵۲۹- ابو یزید سے قول باری تعالیٰ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اِنَّا لِلّٰہِ ملک الہی اور

عجب راجعون اس کے یقین کا اقرار ہے۔

۱۳۵۳۰- محمد بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، ابو عمران، عمر بسطامی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:



قلب کا اعمیٰ انسان اصل اعمیٰ ہے۔

۱۳۵۳۱- محمد بن حسن، ابو موسیٰ بن عیسیٰ، عمر، عن ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے: میری زبان کے ذکر الہی سے تر ہونے کے بعد مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔

۱۳۵۳۲- محمد بن حسین، منصور، ابو یعقوب نہر جوری کے سلسلہ سند سے علی بن عبید، ہمدانی کا قول مروی ہے:

”تجلی بن معاذ نے ابو یزید کو لکھا کہ محبت الہی کے جام شراب کے نوش کی وجہ سے آپ مست ہو چکے ہیں، ابو یزید نے جواب لکھا کہ میں تو مست ہو چکا ہوں، لیکن میرے غیر اب تک ہل من مزین کا دعویٰ کر رہے ہیں۔“

۱۳۵۳۳- محمد بن حسن، علی بن عبد اللہ، تیور بسطامی، موسیٰ بن عیسیٰ کے والد کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

کرامات کی وجہ سے ہوا میں اڑنے والے شخص سے بھی دھوکہ مت کھاؤ اصل تم اس کے شریعت پر عمل پیرا ہونے کو دیکھو۔

۱۳۵۳۶- ابو یزید کا قول مروی ہے: غیب سے مجھے ندادی گئی کہ متواضع انسان کو ہم اپنے غیب کے خزانے عطاء کرتے ہیں۔

۱۳۵۳۷- ابو اسحاق ابراہیم بن احمد بن محمد حلوانی، یعقوب بن اسحاق ہروی کے سلسلہ سند سے ابو یزید کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ محبت الہی کے پیروں میں رہتے ہیں۔

۱۳۵۳۸- ابو یزید کے سامنے قرآنی آیت ”یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفداً“ تلاوت کی گئی انہوں نے ایک آہ بھرتے ہوئے

فرمایا اللہ کی معیت حاصل کرنے والا شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیونکہ وہ تو اس کا دائمی جلیس ہے۔

۱۳۵۳۹- ایک لمحہ میں معرفت الہی کے حصول کے بارے میں ابو یزید سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ ممکن ہے، لیکن نفع اور فائدہ

سفر کے بقدر ہی حاصل ہوتا ہے۔

۱۳۵۴۰- ابو موسیٰ، اودلی، ابو یزید بسطامی، ابو عبد الرحمن سندی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی

ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرنا، اور رزق الہی پر ان کی مدح کرنا ایمانی کمزوری ہے، کیونکہ مقدرہ رزق تم سے کوئی نہیں روک سکتا۔

اللہ نے خوشی اپنی رضا اور غم اپنی ناراضگی میں رکھا ہے۔

اہل مشرق کے طبقات۔ ابو نعیم اصفہانی فرماتے ہیں اہل مشرق میں سے اہل علم و معرفت کا ذکر ابو عبد الرحمن السلمی النیسابوری

نے اپنی کتاب ”طبقات الصوفیہ“ میں کیا ہے ہم مختصر اچند مشہور شخصیات کا ذکر کریں گے۔

### احمد بن الخضرؒ

احمد بن الخضر آپ رحمہ اللہ ابن خضرویہ بلخی کے نام سے مشہور تھے، آپ رحمہ اللہ خراساں کے مشہور بزرگ تھے، آپ صاحب

فتویٰ اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔ آپ کی بیوی ام علی بزرگوں کی اولاد میں سے تھی، اس نے آپ کے ساتھ اس مہر پر شادی کی تھی

۱- مسند الشہاب للقضاعی ۱/۱۱۶۔

۲- طبقات ابن سعد ۱/۱۰۳، ۱/۱۰۶، و طبقات الشعرائی ۱/۹۵، و تاریخ بغداد ۳/۱۳۷، و سیر النبلاء ۸/۱۲۹، و النجوم

الزاهرة ۲/۳۰۳، و کنوز الاولیاء ۹۳-۹۶، و جامع کرامات الاولیاء ۲/۲۹۰، و الکواکب الدریۃ ۱/۱۹۸، و نتائج الافکار

القدسیۃ ۱/۱۲۴، و صفة الصلوة ۳/۱۲۷، و طبقات الاولیاء لابن الملقن صلیحہ ۳۷۔



کہ آپ اس کی ملاقات ایک مرتبہ مشہور بزرگ حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ سے کراویں۔ چنانچہ آپ ام علی کو حضرت یزید بسطامی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے۔ ام علی نے یزید کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھا۔ بعد میں احمد نے ام علی سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ میں جب بھی تجا یزید کو دیکھتی ہوں میرے اندر کی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں جبکہ تم کو دیکھتی ہوں تو وہ خواہشات لوٹ آتی ہیں پھر حضرت احمد نے با یزید رحمہ اللہ سے نصیحت چاہی تو فرمایا اپنی بیوی سے علم سیکھو۔

۱۳۵۴۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، کے سلسلہ سند سے محمد بن حامد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے احمد بن خضر سے ان کی وفات کے وقت ایک مسئلہ پوچھا گیا، انہوں نے روتے ہوئے فرمایا میں پچانوے سال سے ایک دروازہ کھٹکھا رہا ہوں، نامعلوم اس سے میری سعادت و شقاوت میں سے کس کا اعلان ہوگا۔ ان پر سات سو دینار لوگوں کا قرض تھا بوقت وفات ان کے غرماء نے ان سے دین کا مطالبہ کر دیا، انہوں نے اللہ سے دعا کی جسکے بعد ایک شخص نے ان کا قرض ادا کر دیا۔

۱۳۵۴۳- سلیمان بن احمد، احمد بن خضر مروزی، محمد بن عبدہ مروزی، ابو معاذ نخوی، ابو حمزہ سکری، رقیہ بن مصقلہ، سالم بن بشیر، عبد العزیز بن صہیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

اے لوگو سحری کرو، کیونکہ اس میں برکت ہے۔

(۴۵۸): ابراہیم ہروی

۱۳۵۴۴- ابو عبد الرحمن سلمیٰ، ابو قاسم نصر آبادی کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

ابراہیم بلا اکل و شرب چند روز تک جنگل میں گوشہ نشین رہے، خود ان کا قول ہے کہ دائیں طرف سے ایک شخص نے مجھے اواز دیکر کہا اے ابراہیم میں بھی اسی وجہ سے اسی روز سے یہاں پر گوشہ نشین ہوں، اور الحمد للہ میں نے بڑی ترقی کی ہے۔

۱۳۵۴۵- عبد اللہ احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن عبد اللہ، محمد بن ہروی، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

پانچ چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مستجاب الدعوات بن جاتا ہے۔ ۱- ساوی غذا ۲- سادہ لباس ۳- ضرورت کے مطابق سونا ۴- ضرورت کے مطابق کھانا ۵- تواضع اختیار کرنا۔ تین چیزوں کے ذریعہ جنت کا حصول ممکن ہے۔ ۱- اللہ کے وعدہ پر یقین ۲- رضاء بالقضاء ۳- اخلاص۔ سات چیزیں انسان کیلئے باعث شرف ہیں۔ ۱- فقر کو غنی پر ترجیح دینا ۲- بھوک کو شکم سیری پر ترجیح دینا ۳- عاجزی کو بڑائی پر ترجیح دینا ۴- ذلت کو عزت پر ترجیح دینا ۵- تواضع کو کبر پر ترجیح دینا ۶- غم کو خوشی پر ترجیح دینا ۷- موت کو حیا پر ترجیح دینا۔

۱۳۵۴۶- عبد اللہ احمد بن جعفر بن محمد بن عبد اللہ، محمد بن ابراہیم، ابی، عبد الرحمن بن حبیب، ابراہیم بن یحییٰ، سفیان، لیث، طاؤس کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: فرمان رسول ہے:

سنت قائم کرنے کی غرض سے دوسروں تک حدیث کی اشاعت کرنے والا شخص جنتی ہے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں اہل مشرق کے متقدمین بزرگوں میں سے حضرت مؤلف بلخی رحمہ اللہ ابراہیم بن ادہم، شقیق بلخی رحمہ اللہ اور حاتم اصم رحمہ اللہ بھی ہیں۔ ان تمام بزرگوں کا سوائے داؤد بلخی رحمہ اللہ کے تذکرہ ہو چکا ہے۔ حضرت داؤد بلخی رحمہ اللہ ابراہیم، شقیق اور حاتم رحمہ اللہ کی طرح مشہور نہیں ہوئے نیز ان کے حالات بھی ہم تک نہیں پہنچے سوائے ذیل کے ایک واقعہ کے، جو حضرت ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ سے منقول ہے۔



ابراہیم بن ادہم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کوفہ اور مکہ کے درمیان سفر کرتے ہوئے میں ایک شخص کا رفیق سفر بنا۔ وہ شخص جب دو رکعتیں ادا کرنے لگا تو دوران نماز اپنے آپ سے باتیں کی اور پست آواز میں کچھ پڑھا جس کے ثمرہ میں اچانک اس کے دائیں طرف شریک پیالہ اور پانی کا برتن آ موجود ہوا۔ نماز کے بعد اس نے کھانا اس میں سے کھانا تناول کیا اور مجھے بھی کھلایا۔

سوا ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے صاحب کرامات کسی بزرگ سے اس واقعہ کو نقل کیا تو انہوں نے فرمایا، اے بیٹے یہ ہمارے بھائی داؤدؑ بنی رحمہ اللہ ہیں۔ پھر انہوں نے داؤد رحمہ اللہ کے وہ واقعات سنائے جن کو سن کر میں آبدیدہ ہو گیا۔ نیز فرمایا حضرت داؤد، ماوراء النہر کے پاس ایک بلخ نامی بستی میں سکونت پذیر ہیں۔ وہ بستی دوسری بستیوں پر فخر کرتی ہے کہ اس میں داؤد بنی رحمہ اللہ جیسے باصفا لوگ موجود ہیں پھر فرمایا (اے ابراہیم!) داؤد نے تمہیں کچھ سکھایا بھی؟ میں نے عرض کیا انہوں نے مجھے اللہ کا اسم اعظم سکھایا ہے۔ بزرگ نے مجھ سے وہ اسم اعظم پوچھا تو میں نے عرض کیا: زبان پر لاتے ہوئے مجھے ہول آتا ہے۔ کیونکہ میں ایک مرتبہ اس کے طفیل اللہ سے سوال کرنے لگا تھا کہ اچانک کسی جوان نے تہدید دی لہجے میں مجھ سے کہا: سوال کرنے لے ضرور عطا ہوگا، چنانچہ مجھے اس کے لہجے سے ایسی گھبراہٹ طاری ہوئی کہ میں کانپ کر رہ گیا تب اس جوان نے کہا ڈرو نہیں۔ میں تمہارا بھائی خضر (علیہ السلام) ہوں میرے ایک بھائی داؤد نے تمہیں یہ اسم اعظم سکھایا ہے۔ اللہ پاک اس کے ذریعہ تمہارے دل کو مضبوط کرے گا تمہارے ضعف کو قوت سے بدل دے گا تمہاری وحشت کو انسیت نواز دے گا، تمہارے ڈر اور خوف کو زائل کر دے گا، نیکیوں پر تمہاری رغبت کو بڑھا دے گا اور ہر حال میں تمہاری مدد کرے گا۔

بے شک زاہدین نے دنیا میں اللہ کی طرف سے رضا اور رغبت کا لباس پہن لیا ہے اس کی محبت و رغبت کو اپنا تعارف بنالیا ہے۔ جس کے ثمرہ میں اللہ نے بھی ان پر فضل فرمایا ہے۔

شیخ ابو نعیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حکایت محمد بن فرحی عن عثمان بن عمار عن ابراہیم بن ادہم کے طریق سے مروی ہے، ہم نے اپنی کتاب کو داؤد بنی رحمہ اللہ جیسے عظیم بزرگ کے ذکر سے تہی دست کرنا مناسب نہ سمجھا اس لئے ان کا یہ واقعہ ہم نے نقل کر دیا ہے۔

### ۴۶۰۔ ابوتراب نخشی کے فرامین!

۱۴۵۴۷۔ ابو محمد بن حیان کے سلسلہ سند سے عبدالرزاق کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابن ابی عاصم سے ایک شخص نے بیان کیا کہ تین شخص جنگل میں گوشہ نشین تھے، ان میں سے ایک نے وہاں پر اللہ سے حلوہ کی دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت ایک بدو نے گرم گرم حلوہ کی طشتری انکی خدمت میں پیش کی، ابن ابی عاصم نے اسکی تصدیق کی۔

۱۴۵۴۸۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، حاتم کے سلسلہ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:

دو سو سال زندہ رہنے والا شخص بھی چار چیزوں کی معرفت حاصل کئے بغیر دنیا سے چلا گیا تو اس کیلئے دوزخی ہونے کا خطرہ ہے۔ ۱۔ معرفت الہی۔ ۲۔ معرفت نفس۔ ۳۔ معرفت امر الہی و نواہی۔ ۴۔ اللہ اور اپنے دشمن کی معرفت۔ معرفت نفس یہ ہے کہ قلب سے نفع و نقصان کا مالک اللہ کو گردانا معرفت نفس یہ ہے کہ نفس کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھا۔

۱۴۵۴۹۔ عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: محمد بن شقیق بن ابراہیم اور حاتم اسم اپنے پاس آنے والے عربی زبان میں بایں الفاظ وہیب فرماتے تھے۔

۱۔ طبقات الشعرائی ۹۶/۱۔ و طبقات الصوفیة ۱۴۶۔ و تاریخ بغداد ۳۱۵/۲۔ و الافکار القدسیة ۱۲۹/۱۔ و سیر النبلاء

۱/۲/۸۔ و طبقات الاولیاء لابن الملقن ص ۳۵۵۔



قلب و لسان سے اللہ کی توحید بیان کرو، اللہ پر توکل کرو۔ اللہ پر راضی رہو۔ اور انجی کو ان الفاظ میں وصیت کرتے تھے۔ حق پر عمل کرو اور باطل سے اجتناب کرو۔

۱۳۵۵۰- محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن عبید کا قول مروی ہے:

ابوتراب دوسروں کی غلطی پر بھی توبہ کرتے تھے، اور ان کے بابت فرماتے تھے کہ بحکم قرآن انکی کوشش کے بغیر انکی اصلاح ناممکن ہے۔ نیز ابوتراب اپنے اصحاب سے فرماتے تھے مسجد، خانقاہ، گھر میں معاش کا فکر کئے بغیر بیٹھنے والا اور لوگوں کو سنانے کیلئے قرآن پڑھنے والے لوگوں سے سوال کرنے والا ہے۔

۱۳۵۵۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر نیشاپوری، ابو غسان کوفی، مسلمہ بن جعفر کے سلسلہ سند سے وہب بن منہ کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تعلق علم سے ہے، ۱- معاصی سے روکنے والا تقویٰ۔ ۲- حسن اخلاق۔ ۳- بربادی۔ تین چیزوں کا تعلق نیکی سے ہے۔ ۱- نفس کی سخاوت۔ ۲- مصائب پر صبر۔ ۳- اچھی بات کہنا۔ تین چیزوں کا تعلق ایمان سے ہے۔ ۱- موت کی تیاری، ۲- بقدر کفایت رزق پر رضا۔ ۳- تمام حالات میں رجوع الی اللہ۔ تین چیزوں کا تعلق کفر سے ہے۔ ۱- اللہ سے غافل ہونا، ۲- فال نکالنا، ۳- حسد کرنا، حاسد کی تین علامتیں ہیں ۱- سامنے تعریف اور ۲- غیر موجودگی میں غیبت کرنا، ۳- مصیبت پر گالی دینا۔

۱۳۵۵۲- محمد بن حسین، عبد اللہ بن علی، رقی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

چھ سوشیوخ میں سے مجھے صرف چار شخص بزرگ نظر آئے ان میں سے سب سے پہلے ابوتراب ہیں۔ ابن الجلاء نے ابوتراب کے حوالے سے نکل کیا ہے کہ استاد کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں۔ ۱- اللہ اور مخلوق کے فعل میں فرق کرنا، ۲- اعمال کے مقامات کی معرفت، ۳- طبائع اور نفوس کی معرفت۔ ۴- علماء کے درمیان اختلاف کی معرفت۔

۱۳۵۵۳- محمد بن حسن بن موسیٰ، ابو عباس بن محمد بن حسن بغدادی، ابو عبد اللہ فارسی، ابو حسن رازی، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے صرف ایک بار سفر میں روٹی اور حلوہ کی خواہش کی، سفر سے واپسی پر ایک شخص نے مجھے پکڑ کر ایک چک والوں کے حوالہ کر دیا اور ان سے کہا کہ یہ چور ہے۔ انہوں نے مجھے ستر کوڑے مارے، اس کے بعد انہوں نے مجھے پہچان لیا جسکی وجہ سے انہوں نے مجھ سے معافی مانگی، پھر ایک شخص مجھے گھر چھوڑ آیا، اسوقت اس نے روٹی اور حلوہ مجھے پیش کیا، میں نے دل میں سوچا کہ ستر کوڑوں کے بعد میری خواہش پوری ہوئی ہے،

۱۳۵۵۴- احمد بن اسحاق، ابو بکر بن ابی بکر بن ابی عاصم، کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم سے شقیق کا قول مروی ہے کہ:

اے لوگو آگ سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرنے کی مانند لوگوں سے احتیاط کے ساتھ منفعت حاصل کرو۔

۱۳۵۵۵- احمد بن ابی عمران ہروی، اسماعیل بن نجید کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے حرام سے اجتناب کا اللہ سے معاہدہ کیا ہوا ہے۔

۱۳۵۵۶- ابو سعید قلانی، رقی، ابو عبد اللہ بن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے: مجھے مریدین کے بارے میں ان کے سفروں سے زیادہ خطرہ ہے، کیونکہ سفر میں انسان نفس کے سامنے مغلوب ہو جاتا ہے۔

۱۳۵۵۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو حسین قزوینی، علی بن عبدک، ابو عمران طبرستانی کے سلسلہ سند سے ابن الفرخی کا قول مروی ہے:



میں نے ابوتراب کے ایک سو بیس ساتھیوں کو بادشاہوں کے ارد گرد دیکھا، ان میں سے صرف ابن جلاء اور ابو عبیدہ سری کا مفلسی کی حالت میں انتقال ہوا۔

۱۳۵۵۸- عبد اللہ بن محمد جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

میں لوگوں کو تین چیزوں کی دعوت دیتا ہوں، معرفت بھروسہ اور توکل۔ معرفت کی حقیقت اللہ کو تمام فیصلوں کا مالک سمجھنا۔ اسی لئے انسان کیلئے لوگوں سے شکایت کرنا یا ان کو متھم کرنا یا ان سے ناراض ہونا درست نہیں ہے۔ البتہ رضا بالقضاء اور صبر اس کیلئے ضروری ہے۔ ثقہ اور توکل کی حقیقت لوگوں سے استغنی اختیار کرنا ہے۔ اس کے حاصل ہونے بعد انسان لوگوں کی طرف سے اور لوگ اس کی طرف سے ایذا و رسائی سے محفوظ ہو، جاتے ہیں۔

۱۳۵۵۹- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

مجھے معلوم نہیں ہے کہ لوگوں کیلئے ریاء اور تکبر سے کونسی شئی زیادہ نقصان دہ ہے۔ تکبر کا تعلق انسان کے ظلم اور ریاء کا تعلق اس کے باطن سے ہے۔ اور یہ انسان کے گھر کے اندر کے اور باہر کے کتے کی مانند ہے اب تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ ان میں سے کونسا زیادہ نقصان دہ ہے۔ حاتم کا قول ہے انسان کو لاحق شدہ دو غموں میں سے ایک اس کیلئے نفع بخش اور دوسرا نقصان دہ ہے۔ دنیاوی شئی کے فوت ہونے پر غم انسان کیلئے نقصان دہ اور اخروی نعمت کے فوت ہونے پر غم اس کیلئے نفع بخش ہے۔ اسکی واضح مثال یہ ہے کہ دنیاوی دولت فوت ہونے پر غم دنیاوی غم ہے اور غیبت کرنے پر غم اخروی غم ہے جو انسان کیلئے نفع بخش ہے۔

۱۳۵۶۰- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ بن شاذان، ابو عثمان، ابراہیم خواص کے سلسلہ سند سے ان کے بھائی کا قول مروی ہے:

ابوتراب نے ایک صوفی کے ہاتھ میں خر بوزہ کا چھلکا دیکھ کر فرمایا تم تصوف کے لائق نہیں ہو۔

۱۳۵۶۱- ابو فضل احمد بن موسیٰ صامر و محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو علی روز بادی، ابن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب بخشی کا قول مروی ہے:

قلوب فاسد ہونے کے بعد اولیاء کی غیبت شروع کر دیتے ہیں۔

۱۳۵۶۲- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے ابوتراب کو مکہ میں خوش حال دیکھ کر ان سے سوال کیا آپ نے کہاں سے کھانا کھایا ہے۔ ابوتراب نے کہا فضولیات سے احتراز کرو، میں نے بھرہ، پھر تاج پھر یہاں کھانا کھایا۔

۱۳۵۶۳- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ، ابو عثمان آدمی کے سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

مکہ اور مدینہ کے درمیان درندوں کے پھاڑنے کی وجہ سے ابوتراب کا انتقال ہوا۔

۱۳۵۶۴- عبد اللہ، ابو عبد اللہ بن جلاء کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

حاتم اصم کہتے ہیں کہ دنیا انسان کے سایہ کی طرح ہے اگر تم اس کا تعاقب کرو گے تو وہ دور ہوگا اگر رخ پھرد گے تو وہ قریب ہو گا۔ حاتم کہتے ہیں کہ شیطان ہر دن کھانے لباس اور مکان کے بارے میں مجھ سے سوال کرتا ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ موت میرا کھانا، کفن میرا لباس اور قبر میرا مکان ہے، ابوتراب کا قول ہے: غلام اور اغنیاء کی طرف مائل ہونے والے عابد قریب زدہ ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: چار چیزوں کو چار چیزوں کے حوالے کر کے جنت کما لونیوم کو قبر، راحت کو پلصراط فخر کو میزان اور شہوت کو جنت کے حوالہ کر دو۔

۱۳۵۶۵- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار بیوی اور نو اولاد کے ہوتے ہوئے بھی میں رزق کے معاملہ میں کبھی پریشان نہیں ہوا۔

۱۳۵۶۶- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ، ابو جعفر بن ترکان، یعقوب بن ولید کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:



اے لوگو تین چیزوں سے محبت کے باوجود وہ تمہاری نہیں ۱۔ نفس ۲۔ روح ۳۔ مال ان میں سے اولیٰ دو اللہ اور تیرے وارثوں کی ہے۔  
 ۱۳۵۶۷۔ عبد السلام بن محمد بن مخرمی، ابی ابن شیخ۔ علی بن حسن شیمی کے سلسلہ سند سے ابو تراب کا قول مروی ہے: غنی کی حقیقت اپنے ہم  
 مثل سے استغناء اور فقر کی حقیقت اپنے ہم مثل کا محتاج ہونا ہے۔ مخلص انسان سے اللہ اعراض کے وقت ہی سے ناراض ہو جاتا ہے۔  
 ۱۳۵۶۸۔ احمد بن اسحاق، محمد بن عبد اللہ بن معصب، ابو تراب عسکری، بن محمد زاید، محمد بن ثابت، شریک، عبد اللہ، اعمش، ابوسفیان، جابر  
 کے سلسلہ سند سے فرمان رسول مروی ہے:

اے لوگو اپنے بیماروں کے اکل و شرب کو ناپسند مت سمجھو، کیونکہ اللہ انہیں کھلاتا پلاتا ہے۔

۱۳۵۶۹۔ محمد بن اسحاق وراق کے سلسلہ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:  
 فرمان نبوی ہے: انسان کے سننے اور دیکھنے کے ساتھ اللہ سنتا اور دیکھتا ہے۔

### (۴۶۱) تحکی بن معاذ

۱۳۵۷۰۔ ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ بن عمرو، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) کاش ہر انسان لوح محفوظ ہی سے معاصی سے محفوظ ہوتا ہے۔

(۲) اے باری تعالیٰ خالق ہونے کے ناطہ آپ گناہ گاروں کی مغفرت فرمادینا۔

(۳) ہائے قیامت کے روز اعمال لوگوں کے سامنے آنے کے وقت لوگوں کے کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۷۱۔ محمد بن محمد، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

(۱) اے لوگو میں گناہوں میں مشغول ہوں مجھ سے کنارہ کش ہو جاؤ کیونکہ میرا قلب دوسری طرف مشغول ہے۔

(۲) موجودہ حالت میں کیسے میری توبہ قبول ہوگی۔ (۳) ہائے معاصی کی توجہ سے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۳۵۷۲۔ محمد بن حسن، کے سلسلہ سند سے تحکی کا قول مروی ہے:

مجھے نفس کی ہلاکت کے خوف کے بجائے حاجت کے فوت ہونے کا خطرہ ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ گناہ کے باوجود عطاء کرنے والے  
 ہیں۔

۱۳۵۷۳۔ تحکی بن معاذ کا قول ہے:

اے الہی گناہ کا صدور مجھ سے بعید از قیاس نہیں، آپ محبت کے لائق ہیں۔ انسان کی محبت آپ سے اعتمادی ہے، اور اسکے  
 نزدیک گناہ کا صدور غیر پسندیدہ ہے۔ آپ ارحم الراحمین ہے۔

۱۳۵۷۴۔ تحکی کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھ پر نظر کرم فرمادے، دنیا میں تیری نعمتوں سے سرور ہونے کی مانند کل بھی میں تیرے  
 کرم کے ساتھ تیرے سامنے حاضر ہوں گا۔

۱۳۵۷۵۔ تحکی بن معاذ کا قول مروی ہے: قیامت کے روز عدل الہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کی نیکیاں وزن ہو جائیں گی  
 اور فضل الہی قائم ہونے کی صورت میں تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

۱۔ سنن الترمذی ۴۰۴۰، والمستدرک ۳۵۰/۱، ۴۱۰/۳، واملی الشجرى ۲۸۳/۲، وجمع الزوائد ۸۶/۵.

والاحادیث الصحیحة ۷۴۷، وکشف الخفا ۵۰۰/۲.

۲۔ طبقات الصوفیة ۱۰۷، وطبقات الشعرانی ۹۳/۱، ونتاج الافکار ۱۱۹/۱، وتاریخ بغداد ۲۰۸/۱۳، وسیر النبلاء

۳/۱۱۹، وهدیة العارفين ۵۱۶/۲، والکواکب الدریة ۲۷۲/۲، والعبر ۱۷۷/۱، وطبقات الاولیاء لابن الملتن صفحة ۳۲۶.



۱۳۵۷۶- عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، عبد اللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

تکی کا قول ہے: انسان کے صراط مستقیم آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا دنیا کے صحرا قدموں کے ذریعہ اور آخرت کے صحرا قلوب کے ذریعہ منقطع کئے جاتے ہیں۔

۱۳۵۷۷- تکی کا قول ہے: اے انسان! قلب میں حب دنیا کے ہوتے ہوئے تیری دینی اصلاح مشکل ہے۔

۱۳۵۷۸- تکی کا قول ہے: دنیا کی طرف مائل ہونے والے شخص کا قلب فاسد ہوتا ہے اور خواہش پرست انسان دنیا کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔

۱۳۵۷۹- تکی کا قول ہے:

انہوں نے ایک روز ایک شخص کو شدید گرمی میں پہاڑ کریدتے دیکھ کر فرمایا: ہائے انسان کے لئے ترک معاصی سے پہاڑ کریدنا سہل ہو گیا ہے۔

۱۳۵۸۰- تکی کا قول ہے: رضاء الہی کے مطابق زندگی نہ گزارنے والا گناہوں سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔

۱۳۵۸۱- تکی کا قول ہے: لوگوں نے زہد کو کتابوں میں تلاش کیا، حالانکہ زہد کی حقیقت تو توکل میں مضمر ہے۔ کاش انہیں اسی بات کا علم ہوتا۔

۱۳۵۸۲- تکی نے فرمایا۔ انسان کے صراط مستقیم پر آنے اور لوگوں کے طعنہ زنی سے محفوظ رہنے کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا: اس کے ناپسند کرنے کے باوجود لوگ اس کی ملاقات کو پسند کریں۔

۱۳۵۸۳- راوی کہتے ہیں کہ تکی نے ایک روز ایک شخص کو اپنی اولاد سے پیار کرنے پر فرمایا اولاد ہونے کے ناطہ اس کا اولاد سے پیار کا یہ حال ہے تو اللہ کا خالق ہونے کے ناطہ اس سے پیار کا کیا حال ہوگا۔

۱۳۵۸۴- تکی کا قول ہے:

اولیاء اللہ اولاً مصائب کے ذریعہ عطاء الہی تک پھرا سکے ذریعہ خالق ارض وسموات تک پہنچے۔

۱۳۵۸۵- تکی سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ ہمیشہ افسردہ رہتے ہیں؟ فرمایا اپنی خلقت کی علت کے عدم علم کی وجہ سے۔

۱۳۵۸۶- تکی کا قول ہے:

اللہ کی طرف متوجہ صاحب قلب کے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہو کر اسکی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلتی ہیں۔

۱۳۵۸۷- محمد بن زید، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

اپنی صفات کے ذریعہ اللہ سے نجات کا متمنی انسانی مصائب کے ذریعہ سے ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۳۵۸۸- تکی کا قول ہے:

میں منابر کے نصب کرنے اور لشکروں کی ترتیب دینے میں مشغول ہوں، لیکن لوگ میرے حال سے بے خبر ہیں۔

۱۳۵۸۹- تکی کا قول ہے:

لوگ نیوٹوں کے قید خانہ میں بند ہیں۔ تمام لوگ تین اقسام پر ہیں۔ ۱۔ دنیا کی وجہ سے اللہ سے اعراض کرنے والے یہ قسم قابل

مندست ہے۔ ۲۔ فکر آخرت میں مشغول ہونے والے افراد۔ ۳۔ اللہ کی طرف کم متوجہ ہونے والے افراد۔

۱۳۵۹۰- تکی کا قول ہے۔

حکومت کا مریض شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔



۱۳۵۹۱- تحفی کا قول ہے:

انسانی زندگی کی تکمیل دو چیزوں میں منحصر ہے۔ ۱۔ گوشہ نشینی کی حالت میں معاش کی فکر۔ ۲۔ اسی حالت میں اطمینان قلب۔

۱۳۵۹۲- تحفی کا قول ہے:

میں دعا کے ذریعہ مصائب کا دفاع کروں گا۔

۱۳۵۹۳- ابو حسن احمد بن محمد بن حسن مقسم، ابو عباس بن حکویہ رازی کے سلسلہ سند سے تحفی معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو قبولیت دعا کو مشکل مت سمجھو، البتہ معاصی اس کے راستے بند کر دیتی ہے۔

۱۳۵۹۴- تحفی کا قول ہے:

دنیا کے چھوڑنے سے قبل تم اسے چھوڑ دو، قبل از موت اللہ کو راضی کر لو۔ دنیا ہی میں قبر کی تیاری کر لو۔

۱۳۵۹۵- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے تحفی کا قول مروی ہے:

قیامت کے روز لوگوں کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق سکون حاصل ہوگا۔

۱۳۵۹۶- تحفی کا قول ہے:

باطن کے فاسد ہونے کے بعد ظاہر کے اچھا ہونا نفع مند نہیں ہے۔ کامیابی کا مدار حسن باطن پر ہے۔

۱۳۵۹۷- تحفی کا قول ہے:

اگر عقول ایمانی آنکھوں سے جنت کی نعمتوں کا نظارہ کر لیں تو نفوس انکی طرف شوق کی وجہ سے پگھلنا شروع ہو جائیں۔ اگر قلوب

اللہ کی محبت کا ادراک کر لیں تو اسکی رحمت کی وجہ سے ارواح بدنوں سے اڑنے لگیں، مخلوق کو ان چیزوں کو ادراک سے دور رکھنے والی

ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۳۵۹۸- تحفی کا قول ہے:

ریا کے ذریعہ علم کا حصول ناممکن اور حیاء کی وجہ سے اس کا عدم حصول ممنوع ہے۔

۱۳۵۹۹- محمد بن محمد، حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلہ سند سے تحفی کا قول مروی ہے:

دنیا طالب کیلئے امیر اور تارک کیلئے خادم ہے۔ دنیا طالب سے بھاگتی ہے۔ اور تارک کے پاس ذلیل ہو کر آتی ہے۔ دنیا دار آخرت کے

درمیان ایک پل کی مانند ہے لہذا تم تعمیر کئے بغیر اسے عبور کرو، پل پر محلات کی تعمیر نادانی ہے۔ دنیا نئی دلہن کی مانند ہے۔ زہر کے ذریعہ

اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آخرت دنیا کو طلاق دینے والے انسان کی زوجہ ہے۔ لہذا اے انسان دنیا کے بجائے آخرت کو یاد کرو۔ دنیا کو صرف

آخرت کے حصول کیلئے استعمال کرو۔

۱۳۶۰۰- محمد، حسن، ابی کے سلسلہ سند سے تحفی کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کے ذریعہ حصول مغفرت ممکن ہے: اللہ کی بات استفادہ کی نیت سے سکر بلاچوں و چرا سے تسلیم کرنا۔

۱۳۶۰۱- تحفی کا قول ہے: مقصد تخلیق کا نسیان کبر کی علامت ہے۔

۱۳۶۰۲- تحفی کا قول ہے:

رضاء الہی کو ترجیح دینا، خوف الہی اور مخالفت نفس تقویٰ کی علامت ہے۔

۱۳۶۰۳- ابو حسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تحفی کا قول ہے۔

اے الہی اگر آپ مجھ سے اور اعراض کریں گے تو میں کلمہ شہادت کے ذریعہ آپ سے عافیت طلب کروں گا۔



۱۳۶۰۴- تکی کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں عجز و انکساری کے ساتھ آپ کی پکڑ سے نجات کا طالب ہوں۔

۱۳۶۰۵- تائب پر معاصی، زاہد پر غربت اور صدیق پر زوال ایمانی کے خوف کی وجہ سے گریہ طاری ہوتا ہے۔

۱۳۶۰۶- تکی کا قول ہے:

دنیا کی فکر انسان کو اللہ اور اس کے دین سے غافل کرنے والی ہے۔

۱۳۶۰۷- تکی کا قول ہے:

اے لوگو اپنے ایمان کی حفاظت کرو۔ عارفین کیلئے ہر شئی میں عبرت اور نصیحت ہے۔

۱۳۶۰۸- تکی کا قول ہے:

تکی دعاء کرتے ہوئے کہتے تھے الہی میرے اعمال کی حفاظت فرما اور میرے نفس کو دنیا کی لذت سے دور رکھ۔

۱۳۶۰۹- تکی کا قول ہے:

محبت الہی کے عوض دنیا کا سودا کرنے والا انسان کتنا پاکیزہ انسان ہے۔

۱۳۶۱۰- تکی کا قول ہے:

جنت مؤمن کی بڑی محبوب شئی ہے، وہ دنیا کے عوض اس کا سودا کرنے والا ہے۔

۱۳۶۱۱- تکی کا قول ہے:

ایک بار ایک عارف نے میرے سامنے کہا میں نے بیس برس تک معرفت الہی کھصول کیلئے جدوجہد کی۔ اے انسان نفس کو پہچان

اس کے بعد ہی تجھے معرفت الہی حاصل ہوگی۔

۱۳۶۱۲- تکی کا قول ہے:

مکھی کے پر کے برابر بھی دنیا کی اللہ کے نزدیک وقعت نہیں۔

۱۳۶۱۳- محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن عثمانی، عبداللہ بن ہبل رازی کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

اے راہ آخرۃ و صدق اور اسباب عبادت و زر کے طالبین عقل کے بقدر ہی انسان کی عبادت میں حسن پیدا ہوتا ہے، انجام عمل سے بے خبر

انسان بد اعمالیوں سے مکمل احتراز بہت مشکل ہے۔ اے لوگو تم ایک مقصد عظیم کیلئے پیدا کئے گئے ہو، علم کا حصول صرف برائے عمل ہے۔

کیونکہ ثواب اسی پر مرتب ہوتا ہے۔ ورنہ تو علم انسان کیلئے روز قیامت وبال و حجت ہوگا۔ اے لوگو ترک دنیا کے بعد آخرۃ صدق قلب

سے طلب کرو، ورنہ دنیا و آخرت دونوں برباد ہو جائیگی۔ خوب سمجھ لو دنیا کی حقارت کے یقین کے بعد ہی عظمت الہی انسان کے قلب پر

ثبت ہوتی ہے۔ ورنہ انسان ہمیشہ پریشان رہیگا، کبھی بھی اسے عبادت کی حلاوت نصیب نہیں ہوگی۔ نیز وہ زہد کی دولت سے بھی محروم

رہیگا۔ اے لوگو اللہ سے ڈرو، ظاہر کی تڑپ کے بجائے باطن کو مزین کرو،

۱۳۶۱۴- ابراہیم، محمد بن قارن رازی، کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

دنیا کی وجہ سے ہی امیدیں پوری نہیں ہو سکتی، کل روز قیامت ہم اپنے انجام سے لاعلم ہیں۔

۱۳۶۱۵- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عباس بن یوسف شکی، محمد بن حسن علاء الدینی کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

فکر معاد کی وجہ سے فکر معاش سے غافل لوگ صالحین کے درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاد کو فکر معاش پر مقدم رکھنے والے لوگ فائزین کے

درجہ کے لوگ ہیں۔ فکر معاش کی وجہ سے فکر معاد سے غافل لوگ غافلین کے درجہ کے لوگ ہیں۔



۱۳۶۱۶- ابو حسن بن مقسم، ابو عباس بن حکویہ رازی، کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:  
رغائب کی طرف دعوت دینے کے باوجود نفس کی بات مت قبول کر۔

۱۳۶۱۷- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:  
دنیا حلاکت کا سمندر ہے، اس سے نجات کا راستہ فقط زہد ہے۔

۱۳۶۱۸- ابو حسن، ابو عباس کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

اے جہول و غافل انسان اگر تو لوح محفوظ میں اپنے بارے میں قلم کے جاری ہونے کی آواز سن لیتا تو خوشی کے مارے اپنے کو ختم کر دیتا

۱۳۶۱۹- تکی کا قول ہے۔

اے باری تعالیٰ میں فقر سے آپ کی امان کا طالب ہوں۔  
۱۳۶۲۰- تکی کا قول ہے:

یا الہی میرے بڑے بڑے گناہ تیرے عفو کے سامنے ہیج ہیں۔

اے باری تعالیٰ تیری محبت کی وجہ سے میرے گناہ معاف ہوں گے اور تیری ناراضگی کی وجہ سے میرے گناہ ساقط نہیں ہوں گے۔  
۱۳۶۲۱- تکی کا قول ہے:

دنیا کی حقیقت کی معرفت کے بعد ان کے قلوب غم کی وجہ سے پارہ پارہ ہو جائیں گے۔

۱۳۶۲۲- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان، عبداللہ بن بہل رازی کے سلسلہ سند سے معاذ کا قول مروی ہے:

زہد کو حصول دنیا کے بجائے حصول آخرت کیلئے ذریعہ کسب بناؤ۔ اہل دنیا کے تعریف کرنے پر ان سے بے التفاتی اختیار کر۔  
۱۳۶۲۳- تکی کا قول ہے:

مخلوق کا اسباب اور عارف کا مسبب الاسباب سے تعلق ہوتا ہے۔ عارف عظمت الہی قدرت الہی اور رحمت الہی کو ملحوظ رکھ کر بات کرتا ہے۔

۱۳۶۲۴- حیاۃ کے قیدی کیلئے موت ذریعہ خلاصی ہے۔

۱۳۶۲۵- اے انسان دنیا کا مالک ہونے کے باوجود اللہ کے نزدیک وہ حقیر اور تیرے غیر مالک ہونے کے باوجود تیرے نزدیک وہ عظیم ہے۔

۱۳۶۲۶- تکی سے دوسرے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا زہد شخص دوسرے کے حملہ سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۶۲۷- تکی سے سوال کیا گیا ہے کہ دنیا سے عاری انسان کیسے دُجی سے اللہ کی عبادت کر سکتا ہے؟ فرمایا زہد انسان تقویٰ سے مضبوط اور ذکر الہی سے مشغول رہتا ہے۔ اسے دوسرے وقت کے کھانے کی فکر نہیں ہوتی۔ غیر اللہ سے تسکین قلب کے طالب کی پریشانی میں اضافہ ہی ہوگا۔

۱۳۶۲۸- ابو حسن بن عمرو، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

عارفین کیلئے فقط یہ دو نعمتیں رجوع الہی اللہ کے وقت معرفت الہی کا حصول، اور کثرت سے ذکر الہی میں مشغولیت بھی کافی تھیں۔  
۱۳۶۲۹- تکی کا قول ہے:

نرم و نازک جسم، دھکتا قلب، شوق دائمی اور ذکر لازمی عارف کی علامت ہے۔



۱۳۶۳۰- سخی کا قول ہے:

عارف دایماتین چیزوں کی فکر میں ہوتا ہے۔ ۱- اصلاح معاشرہ کی فکر، ۲- دائمی طور پر ذکر الہی میں مشغولیت، ۳- طبیعت کی اعتبار سے صحیح اور قلب کے اعتبار سے مریض ہوتا ہے۔

۱۳۶۳۱- سخی کا قول ہے:

معرفت کی وجہ سے دنیا و آخرت کو عارفین کیلئے اچھا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔ آج وہ مجالس معرفت میں ذکر الہی اور کل جنت کے باغوں میں جام شراب کے نوش کرنے کے ساتھ تلذذ حاصل کرنے لگے ہیں۔ وہ شکر کی سواری پر سوار ہو کر عطا الہی تک پہنچنے والے ہیں۔

۱۳۶۳۲- محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن محمد بن مسعود بدشی کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے: عارف ذات الہی میں مشغولیت کی وجہ سے اشکال کے فخروں، عطایا کی مجالس اور بلاؤں کی مجالس میں اضداد کی منازعت سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۳۶۳۳- سخی کا قول ہے:

ذات الہی سے امید کی وابستگی سب سے بڑی شے ہے۔ اور ذات الہی سے حسن ظن اصدق ظنون ہے۔

۱۳۶۳۴- محمد بن محمد بن عبید اللہ، احمد بن محمد مسعود کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے:

عبادت الہی کو پیشہ، فقر کو مقصود، عزلت کو شہوت، آخرت کو ہمت، طلب عیش کو مقصود، موت کو فکر اور زہد کو مقصد بنانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔ عارف اللہ کے سامنے اپنی حاجت ظاہر کرتا ہے۔ خلوت میں معاصی کو یاد کرتا ہے۔ اللہ سے غربت کی شکایت کرتا ہے۔ اور توبہ کے ذریعہ رحمت الہی کا طالب ہوتا ہے۔

۱۳۶۳۵- محمد بن محمد بن احمد بن مسعود بدشی کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

عاقل کی تین علامتیں ہیں ۱- عمل کی طرف جلدی کرنا، ۲- امید پر یقین نہ کرنا، ۳- موت کی تیاری کرنا۔

۱۳۶۳۶- سخی کا قول ہے:

قیامت کے روز تین شخص قابل رشک ہونگے۔ ۱- گناہوں سے اجتناب کرنے والا، ۲- حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے والا، ۳- قبل از موت موت کی تیاری کرنے والا۔

۱۳۶۳۷- سخی کا قول ہے:

کلمہ شہادت انسان کو گناہ کے مقابلہ میں توحید کی طرف زیادہ دعوت دینے والا ہے۔

۱۳۶۳۸- محمد بن محمد بن عبید اللہ، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے سخی بن معاذ کا قول مروی ہے: جس قدر انسان اللہ سے محبت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس سے محبت کرتی ہے۔ جس قدر انسان اللہ کی عظمت کرتا ہے اسی قدر مخلوق اس کی عظمت کرتی ہے۔ اور جس قدر انسان امر الہی میں مشغول ہوتا ہے اسی قدر مخلوق اس کے امر میں مشغول ہوتی ہے۔ اور سکون قلب کے بقدر انسان کی زندگی خوشگوار ہوتی ہے۔ اور اطاعت الہی کے بقدر اس کی صدر (دل) میں خیر کی باتیں القاء کی جاتی ہیں۔

۱۳۶۳۹- ابو بکر محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد، عبد اللہ بن سہل کے سلسلہ سند سے سخی کا قول مروی ہے:

انسان کے خصم کا سمجھنا ہونا انسان کے سعادت مند ہونے کی علامت ہے۔ لیکن میرا خصم (میرا نفس) بے وقوف ہے، کیونکہ اس نے جنت اور اس کی عظیم نعمتوں کا حقیر دینا سے سودا کر لیا ہے۔ نیز فرمایا مخلوق سے استغناء اختیار کئے بغیر انسان نفس کو نہیں پہچان سکتا۔

۱۳۶۴۰- نیز فرمایا اے انسان مخلوق سے دوری کے بغیر خالق کی معرفت ممکن ہے۔



۱۳۶۳۱۔ نیز انہی کا قول ہے:

تائب کو توبہ کے بعد بڑی قابل فخر فرحت حاصل ہوتی ہے۔

۱۳۶۳۲۔ یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کی محبت کا دعویٰ کرنے والا اس کی محبت میں ضاوق ہے۔

۱۳۶۳۳۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کی بزرگی، حاکمیت اور مالک الملک ہونے کا معترف ہوں، آپ ہی گناہوں کو معاف کرنے والے ہیں۔

۱۳۶۳۴۔ یحییٰ کا قول ہے:

دنیا میں اولیاء اللہ کو آزمائشوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔

۱۳۶۳۵۔ یحییٰ کا قول ہے:

اللہ کے وعدوں کے سننے کے بعد مومنوں کا یہ حال ہے، نامعلوم دیکھنے کے بعد کیا حال ہوگا۔

۱۳۶۳۶۔ ابو حسن بن محمد بن عمرو جانی، ابو محمد حسن بن محمد رازی، ابی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے: لوگوں کے دہن

دکانوں، ان کے لب تالوں اور ان کے دانت پیچوں کے مانند ہیں۔ انسان کے تکلم کے وقت اسکی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۳۶۳۷۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان منجانب اللہ مجھے دارالسلام کی طرف دعوت دیجاتی ہے۔ اس کے بعد دنیا کو ترجیح دینے سے تیری دنیا اور آخرت کو

ترجیح دینے سے آخرت بنے گی۔

۱۳۶۳۸۔ یحییٰ کا قول ہے:

اے انسان دنیا بچھوں کے مانند ہے اگر اس کے نقصانات سے اجتناب کی کوشش نہ کی تو ہلاک ہو جائے گا۔

۱۳۶۳۹۔ یحییٰ کا قول ہے دنیا لوگوں کیلئے زہر قابل ہے۔ ادویات میں بقدر ضرورت اسکے شامل کرنے کی مانند تم اسے استعمال کرو۔

۱۳۶۴۰۔ محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ نعماء الہیہ کے قیدی، اصفیاء کرم الہی کے مرہون اور اللہ کے محبین احسان الہی کے غلام ہیں، لہذا محبت کے غلام کبھی آزاد نہیں

ہوں گے۔ کرم کے رہین کبھی رہیت سے نہیں نکلیں گے۔ اور نعمت کے قیدی کبھی باہر نہیں آئیں گے۔

۱۳۶۴۱۔ محمد بن حسین، محمد بن علی تھاوندی، موسیٰ بن محمد کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن معاذ کا قول مروی ہے:

عارفین دنیا سے غیر مانوس۔ زاہدین دنیا میں اجنبی ہوتے ہیں۔ نیز فرمایا اے انسان تو ایک فانی شے کے عدم پر افسوس اور وجود پر خوشی کرتا

ہے۔

۱۳۶۴۲۔ عبد الواحد بن بکر، احمد بن محمد علی بردعی کے سلسلہ سند سے طاہر بن اسماعیل کا قول مروی ہے:

یحییٰ سے ذات الہی کی حقیقت کے متعلق سوال کیا گیا؟ جواب میں فرمایا اسکی حقیقت ”الہ واحد“ ہے۔ پھر ان سے اس کا مطلب پوچھا

گیا تو فرمایا اللہ تنہا تمام چیزوں کا مالک اور ان پر کامل طور پر قادر ہے۔

۱۳۶۴۳۔ عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر بغدادی، عبد اللہ بن سہل رازی کے سلسلہ سند سے یحییٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو! تم ذکر الہی نہ کرنے والے پر تعجب کرتے ہو، اور میں ذکر الہی کرنے والے پر ذکر الہی کے برداشت کرنے پر تعجب کرتا ہوں،

نیز یحییٰ کا قول ہے:، عارف کی دو خصلتیں ہیں اپنا حال کسی پر ظاہر نہ کرنا ۲۔ کسی کے بارے میں جستجو نہ کرنا۔



۱۔ ذکر الہی کے برداشت کرنے رضا بالقضاء، وعدہ پر اعتماد، عمل میں اخلاص مصیبت پر شکر اور معاصی سے توبہ عارف کی علامت ہے۔  
۱۴۶۵۴۔ تکی کا قول ہے:

ارواح میں روحانیت اور انفاس میں جولانیت پیدا کرنے والی ذات کس قدر پاکیزہ ذات ہے۔

۱۴۶۵۵۔ عثمان بن محمد، ابو حسن بن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلہ سند سے تکی کا قول مروی ہے:

عارفین ذکر کے فرش پر شوق کی مجالس، مناجات کے باغات، ہیبت کے محلات میں مگن رہتے ہیں۔

اسماعیل بن معاذ نے مجھے تکی بن معاذ کے اشعار سنائے، (۱) حبیب محبوب کی وجہ سے ہمیشہ خوش و خرم رہتا ہے۔ (۲) محبت

پر ملامت کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔ میں محبت الہی کے شوق کی وجہ سے زندہ ہوں (۳) اور اسی کی وجہ سے میرا قیام و قعود ہے۔ (۴)

محبت کا نفس محبت کی وجہ سے خوش لیکن اس کا قلب مجروح ہوتا ہے۔ (۵) اور وہ محراب میں کھڑا ہو کر اللہ سے اپنی پراگندگی کی شکایت کرتا

ہے۔

۱۴۶۵۶۔ محمد بن حسین، عبدالواحد بن بکر، احمد بن ابی طلحہ، محمد بن احمد جرجانی، ابن کمال جریانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے۔ تکی بن معاذ

نے ایک بار رقیس کے بارے میں یہ اشعار کہے (۱) اے باری تعالیٰ ہم تیری پوشیدہ حقیقت پر رقص کی وجہ سے زمین کو دق کر دیا۔ (۲)

تیری محبت میں مگن شخص کیلئے رقص کرنا برا نہیں ہے۔

۱۴۶۵۷۔ حسن بن علویہ کا قول مروی ہے:

تکی بن معاذ نے ایک بچہ کو پھولوں کے مرجھائے ہوئے گلہستہ کو پانی دیتے ہوئے دیکھ کر اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے

کہا لوگوں کے پانی نہ دینے کی وجہ سے وہ خشک ہو گیا، اب گویا وہ متواضع بن کر مجھ سے پانی طلب کر رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے اس پر رحم

آ گیا۔ لیکن یہی شخص والد اور بھائی کی طرف سے دعوت کے باوجود دنیا قبول نہیں کرتا تھا، اسی پر اس کے بھائی نے حسب ذیل اشعار کہے۔

(۱) مرجھائی ہوئی ٹہنی پر رحم کھانے والے بھائی، تکی نے اس کے طرف سے جواب میں ایک شعر کہا۔ میرا بھائی میرے نفس کی ہلاکت کا

ارادہ کرتا ہے، جبکہ اس بارے میں میں اس کے مخالف ہوں۔ نیز تکی کے اشعار ہیں۔ (۱) میں اپنی بیماری میں لاغر ہو گیا۔ (۲) جب

انسان کی بیماری کی شفاء محبت الہی میں ہو تو اس کے علاوہ کون اس کا علاج کر سکتا ہے۔ (۳) میں تمام چیزوں کے عوض صرف اللہ پر راضی

ہوں۔ (۴) اللہ امید سے زیادہ عطاء کرنے والا ہے۔ (۵) ظاہر باطن میں میرا قلبی میلان اللہ ہی کی طرف ہے۔ اے قدیم زمانہ سے

احسان کرنے والی ذات، (۶) اے لوگوں کے الہ آپ مجھے بھولنے والے نہیں ہیں۔ اے ذوالجلال و ذوالحال عزیز الشان محمود الفعال

ذات (۷) میں تجھ سے سوال کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ (۸) اے عزیز و فیاض ذات مجھے نواز دے، آپ کے علاوہ کون میرا خیال

کرے گا۔ (۹) میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، اور آپ سے ہی مغفرت کا امیدوار ہوں (۱۰) اے انسان مخلوق

کے بجائے خالق کی طرف توجہ کر، صدق و اخلاص کی دولت کے ساتھ دنیا کو خیر باد کہہ (۱۱) قیامت کے روز میں آپ کی کرم نوازی کا

طالب ہوں۔

۱۴۶۵۸۔ محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے: اے انسان اپنے عزیز او قارب

کی دعاؤں اور روزنی نامہ اعمال لے کر دنیا سے کوچ کر۔

۱۴۶۶۹۔ محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبد اللہ بن سہل کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

صدور میں قلوب جوش مارے والی حائذ یوں کی مانند ہیں۔ انسان کی زبان سے اس کی قلبی کیفیت واضح ہو جاتی ہے۔

۱۴۶۶۰۔ تکی کا قول ہے:



فقراء حصار الہی میں بند ہونے کی وجہ سے اغنیاء سے پیچھے ہوتے۔

۱۳۶۶۱- تکلی کا قول ہے:

غیر اللہ سے رزق کا طالب مخلوق کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۶۶۲- تکلی کا قول ہے:

اے انسان مخلوق کے بابت حسن ظن اور اپنے بابت سوء ظن سے کام لے۔

۱۳۶۶۳- تکلی کا قول ہے:

ابن سہاک کہتے ہیں کہ آخرت میں عذاب دوزخ سے نجات ہی میرے لئے کافی ہے۔

۱۳۶۶۴- تکلی کا قول ہے:

اہل دنیا کلام اور اہل آخرت معانی کی لذت کے طالب ہیں۔

۱۳۶۶۵- عثمان بن محمد عثمانی، حسن بن ابی حسن بصری، علی بن جعفر احمد کاتب کے سلسلہ سند سے تکلی کا قول مروی ہے:

اہل آخرت سات درجوں کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ (۱) توبہ کے ذریعہ معاصی سے پاک ہو جاتے ہیں، (۲) زہد کے ذریعہ دنیا سے دور ہو جاتے ہیں، (۳) رضاء الہی حاصل کر کے عبدیت کا مقام حاصل کر لیتے ہیں، (۴) خوف الہی کے ذریعہ عذاب دوزخ سے محفوظ ہو جاتے ہیں، (۵) شوق کے ذریعہ جنت حاصل کر لیتے ہیں، (۶) محبت الہی کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کا ادراک کر لیتے ہیں، (۷) محبت الہی کے ذریعہ تعلق مع اللہ قائم کر لیتے ہیں۔

۱۳۶۶۶- عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن زہری بصری کے ذریعہ تکلی کا قول مروی ہے:

دنیا اللہ کا خزانہ ہے، اسکی کوئی شی مغنوض نہیں ہے، بلکہ بحکم قرآنی دنیا کی ہر شی (پتھر، مٹی اور درخت) تسبیح الہی میں مشغول ہے لہذا اطاعت الہی میں مشغول شی قابل مذمت نہیں ہے۔

۱۳۶۶۷- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، عبد اللہ بن بہل رازی، کے سلسلہ سند سے تکلی بن معاذ کا قول مروی ہے:

اے لوگو تم طمع دنیا کے ہوتے ہوئے عابد و زاہد نہیں بن سکتے، اگر تم زاہد و عابد بننا چاہتے ہو تو تمہیں حرص دنیا سے کلیۃً اجتناب کرنا ہوگا۔ خوب سمجھ لو ترک دنیا سب سے مشکل امر ہے اور اس میں نفس کا اپنا فائدہ ہے۔ اس کے ترک سے نفس زندہ اور عدم ترک سے نفس مردہ ہوتا ہے۔ لہذا تم اسے اپنے قلوب سے نکال دو، اسکی برکت سے دنیا و آخرت میں تمہیں راحت و آرام نصیب ہوگا، اور دنیاوی و آخری شرف کے حامل ہو گئے۔ اے لوگو! قرآن تمہیں جنت کے وسیعہ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ لہذا تارک دنیا جلد اسے حاصل کرنے والا ہے اور دنیا میں بھوک کے مطابق آخرت میں انسان کو اسکی لذت محسوس ہوگی۔ اے لوگو دنیا میں تم عبادت الہی اور اعمال صالحہ کرنے آئے ہوئے ہو، اور دنیا و آخرت کی نعمتیں جدا جدا ہیں لہذا تم جسے چاہو حاصل کرو لیکن بیک وقت دونوں کا حصول ضدین ہونے کی وجہ سے محال ہے۔

اے لوگو! تمہارے قلب میں محبت الہی مخلوق کا اجتماع ناممکن ہونے کی وجہ سے ہے۔ دونوں میں سے ایک ہی مثبت ہو سکتی ہے۔ اے لوگو صوم دائمی انسان کے نفس سے عجب کا قلعہ قمع کرنے والی شی ہے۔ نیز دائمی عبادت کی بساط، زہری خابی اور ثمرات خیر کا مظہر ہے۔ مال، اہل اور اولاد سے کنارہ کشی کے بجائے اطاعت الہی اور آخرت کی دنیا پر ترجیح ترک دنیا ہے۔ اے لوگو! تم اس وقت ایک بڑی آزمائش میں ہو، اطاعت الہی سے تم خوش عیش رہو گے۔ ورنہ تمہاری دنیا و آخرت خراب ہوگی۔ دنیا فی نفسہ کوئی مذموم شی نہیں ہے، جب تک دنیا میں انسان کے قلب سے باہر ہوگی تو فہم اور نہ وہ قابل مذمت ہے۔



۱۳۶۶۸- ابو حسن بن محمد مقری، حسن بن علویہ دامغانی کے سلسلہ سند سے تخی کا قول مروی ہے:

اے میرے ذکر کے پودے کو قائم کرنے، مجھے نجات عطاء کرنے اور میری دنیا اچھی کرنے والی ذات، میں صمیم قلب سے آپ کی طرف متوجہ ہوں، میں ندامت کے ساتھ آپ کے سامنے اپنے گناہوں کا معترف ہوں، اگر تو مجھے عطاء کرے گا تو میں اسے قبول کروں گا، اگر عطاء نہیں کرے گا تو پھر بھی میں آپ سے خوش ہوں گا، میں تیری پکار پر لبیک کہوں گا، الہی میری مراد پوری فرما، ورنہ میں آپ کی رضا پر ہوں۔

۱۳۶۶۹- تخی کا قول ہے:

کثرت سے موت کو یاد کرنے والا تین چیزوں کے حصول کے بعد دنیا سے جائیگا۔ (۱) توبہ، (۲) قناعت، (۳) اشتغال فی العبادۃ۔ دنیا کا حریص تین عیوب کے ساتھ دنیا سے جائیگا۔ (۱) ناشکری، (۲) عدم قناعت، (۳) حصول دنیا کی فکر۔  
۱۳۶۷۰- عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر بغدادی، عبد اللہ بن ہبل کے سلسلہ سند سے تخی کا قول مروی ہے:

دنیا پر صبر اختیار کرنا آگ پر صبر سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۱۳۶۷۱- تخی کا قول ہے:

تخی کے فاجر ہونے اور بخیل کے نیک ہونے کے باوجود بھی قلوب تخی سے محبت اور بخیل سے بغض رکھتے ہیں۔

۱۳۶۷۲- تخی کا قول ہے:

دنیا میں اکثر انسان حریص و فقیر ہیں، البتہ مؤمنین طلب جنت پر حریص اور مخلوق کے سامنے فقیر ہیں۔

۱۳۶۷۳- تخی کا قول ہے:

بعض حکماء کہتے ہیں کہ تین خصلتوں سے عاری انسان صراط مستقیم کا عازم نہیں ہے۔ (۱) عدم شرک، (۲) عدم ریاء، (۳) عدم قناعت۔

۱۳۶۷۴- تخی کا قول ہے:

موحد انسان کی زندگی لذیذ ترین زندگی ہوتی ہے۔

۱۳۶۷۵- تخی کا قول ہے:

بلا عمل فقط محبت الہی کا دعویٰ کرنے والا شخص غیر صادق ہے۔

۱۳۶۷۶- تخی کا قول ہے:

صادق شدہ اور عاجزین حیرت کی حالت میں بات کرتے ہیں اول زاہدین اور ثانی عارفین کی صفت ہے۔

۱۳۶۷۷- تخی کا قول ہے:

کبھی زاہد کو لوگوں کی بد حالی کے پیش نظر من جانب اللہ ان سے نرمی کا حکم دیا جاتا ہے۔

۱۳۶۷۸- تخی کا قول ہے:

قلبی طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے والا انسان صرف سکون میں ہوتا ہے۔

۱۳۶۷۹- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، اسماعیل بن معاذ کے سلسلہ سند سے ان کے بھائی تخی بن معاذ کا قول مروی ہے:

دنیا آزمائش اور جنت تقویٰ کی بنیاد پر عطاء کی جائیگی، توبہ کرنے والوں کو مشق، زاہدین کو سیاست اور صدیقین کو اکرام کے طور پر بھوکا رکھا جاتا ہے۔ اور بھوک ایک کھانا ہے جس سے اللہ صدیقین کو شکم سیر کرتا ہے۔ کھانا سے لبریز معدہ حکمت سے عادی ہوتا ہے۔ جس خالی



بطن ہونے کی وجہ سے دشمنی کو بھی اپنی طرف متوجہ کرنے والا انسان اشرف الناس ہے اور شکم سیری کی وجہ سے دولت کو دور کرنے والا انسان بغض الناس ہے۔ غم آخرت شکم سیری اور خوف خدا معاصی کیلئے مانع ہے۔ اور امید فراغ کی ادائیگی کیلئے قوت بخش ہے۔ اور موت کو یاد کرنا انسان کیلئے زہد کا ذریعہ ہے۔ لیکن مذکورہ تمام کاموں میں نیت کی اصلاح ضروری ہے۔

۱۳۶۸۰۔ محمد بن محمد بن زید، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تکی بن معاذ کا قول مروی ہے:

خوف خدا تین چیزوں کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

(۱) دائمی فکر، (۲) جنت کا شوق، (۳) عذاب جہنم کی یاد۔

تقویٰ کی بنیاد تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عزت نفس، (۲) یقین کی صحت، (۳) موت کی یاد۔

اور مغفرت کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے۔

(۱) حسن قبول، (۲) علم پر عمل، (۳) خیر خواہی۔

۱۳۶۸۱۔ تین شخصوں کا دوست بناؤ۔

(۱) اسکی وجہ سے انسان معاصی سے دور رہے (۲) اسکی وجہ سے انسان عیوب سے محفوظ رہے، (۳) اسکی وجہ سے تعلق مع اللہ پیدا ہو جائے۔

۱۳۶۸۲۔ آخرت میں تین خصلتوں کا مالک انسان ذی شرف ہوگا۔

(۱) دین کی وجہ سے تکالیف برداشت کرنے والا، (۲) نفس کو ذلیل کرنے والا، (۳) شہرت کو ناپسند کرنے والا۔

۱۳۶۸۳۔ تکی کا قول ہے:

اخروی فائدہ تین چیزوں پر ہے۔

(۱) اطاعت الہی، (۲) اطاعت والدین، (۳) شیطان کی عدم پیروی۔

۱۳۶۸۴۔ تین خصلتوں کا مالک دین کا شہسوار ہے۔

(۱) زبان کا محافظ، (۲) اللہ کی رضا کے مطابق بات کرنے والا، (۳) صدق سے کام لینے والا۔

تین چیزیں قابل سعادت ہیں۔

(۱) رونے والی آنکھ، (۲) جھکنے والی گردن، (۳) اور سننے والے کان۔

عبادت کی حلاوت تین شخصوں کو حاصل ہوتی ہے۔

(۱) کم کھانے والا، (۲) گوشہ نشین، (۳) قبر کی تیاری کرنے والا۔ آخرت کی راہ پر چلنے والا، انجام کی فکر کرنے والا اور دوزخ

سے پناہ طلب کرنے والا انسان قابل رشک انسان ہے۔

۱۳۶۸۵۔ صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ:

مجھے تین چیزوں سے سرور حاصل ہوا۔ ذکر الہی، استغنیٰ اور اللہ کے وعدہ پر یقین۔

۱۳۶۸۶۔ تین اعمال کرنے والا انسان راہ راست پر ہے۔

(۱) ترک دنیا، (۲) قبر کی تیاری، (۳) قبل از موت اللہ کو راضی کرنا۔

۱۳۶۸۷۔ تکی کا قول ہے:



تین انسان قابل تعجب ہیں۔

(۱) گمراہ عالم، (۲) دنیا کی ہوس رکھنے والا انسان، (۳) اپنی خواہشات کی چراگاہ میں چرنے والا انسان جسکی انتہاء موت ہے۔  
تین چیزیں قابل فرحت ہیں۔ (۱) اللہ کا حضرت آدم کو ابلیس کی دشمنی سے باخبر کرنا، (۲) امت محمدیہ سے ہمارا تعلق، (۳) معرفت الہی۔  
تین چیزیں قابل غم ہیں۔

(۱) گزشتہ گناہ، (۲) وقت ضیاع، (۳) روز قیامت اللہ کے سامنے پیشی۔

۱۳۶۸۸- محمد بن عبید اللہ، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے تھکی کا قول مروی ہے:  
عوام، مریدین اور عارفین کے ساتھ عدم حسن سلوک کا مظاہرہ کرنے والا شخص صاحب حکمت نہیں ہے۔

۱۳۶۸۹- تھکی کا قول ہے:

خندہ روج اللسان شخص کی زبان سے کلام صحیح سب سے احسن شئی ہے۔

۱۳۶۹۰- تھکی کا قول ہے:

در روایات اور دنیا پر دورا ہم کا تعلق مال سے ہے، موعظت میں میرا کلام در اہم، صفات میں دنیا نیز اور معرفت میں یا قوت کے مانند ہے۔  
۱۳۶۹۱- ابو حسن محمد بن عبد اللہ بن عمرو، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، تھکی بن آدم، ابن مبارک، حیوۃ بن شریح، بکر بن عمرو، عبد اللہ بن ہبیرۃ، ابو نعیم کے سلسلہ سند سے حضرت عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اے لوگو! اگر تم اللہ پر توکل کرو تو وہ تمہیں صبح کو خالی اطن نکل کر شام کو شکم سیر ہو کر آنے والے پرندہ کی طرح رزق دے گا۔  
۱۳۶۹۲- ابو بکر تھکی، عبید اللہ بن عثمان، ابو بکر بن ابی بکر شیبہ عبد اللہ بن نمیر، اسماعیل بن نفع بن حارث کے سلسلہ سند سے حضرت انس نے گزشتہ روایت کے مطابق قول رسول نقل کیا ہے۔

۱۳۶۹۳- محمد بن زید، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابو معاویہ، اسماعیل بن نفع، ابو داؤد کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: ہر غنی و فقیر قیامت کے روز بقدر کفایت دنیا میں رزق ملنے کی تمنا کرے گا۔

۱۳۶۹۴- ابو حسن محمد بن احمد جر جانی، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد، محمد بن فضیل و وکیع، سفیان، ضرارۃ بن مرۃ کے سلسلہ سند سے سعید بن جبیر کا قول مروی ہے:

توکل علی اللہ ایمان کی تکمیل ہے۔

۱۳۶۹۵- ابو بکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن حنبل، محمد بن فضیل، ضرار کے سلسلہ سند سے گزشتہ قول کے مطابق سعید کا قول مروی ہے:

۱۳۶۹۶- ابوہریرہ، حسن بن علویہ، تھکی بن معاذ، علی بن محمد طنافسی، ابو معاویہ، حجاج کے سلسلہ سند سے مکحول کا قول مروی ہے:  
فرمان نبوی ہے:

۱- مسند الامام احمد ۳۰/۲، والتوکل علی اللہ لابن ابی الدنیا ۵، وصحیح ابن حبان ۳۵۳۸، وکشف الخفاء ۲/۲۱۸، ومشکاۃ المصابیح ۵۲۹۹۔

۲- سنن ابن ماجہ ۴۱۳۰، والترغیب والترہیب ۴/۱۷۰، وفتح الباری ۱۱/۲۵۷۔

۳- مجمع الزوائد ۵۶/۱۔

۴- التحف السادة المنقین ۴/۱۰۷، ولخروج الاحیاء ۳/۲۶۵، وکشف الخفاء ۲/۲۱۱۔



چالیس روز تک صدق قلب سے عبادت کرنے والے انسان کی زبان سے حکیمانہ باتیں نکلنا شروع ہو جاتی ہیں۔

### ۴۶۲ سعید بن العباس الرازی

۱۴۶۹ھ - عبد اللہ، اسحاق بن محمد زجاج، محمود بن فرج، ابو عثمان سعید بن عباس رازی کا قول ہے:

آپ کے حضرت ابو ذر کو شیطان سے ڈرانے کی مانند تم بھی اس سے ڈرو۔ خوب سمجھ لو گمراہ لوگوں کا سردار شیطان ہے۔ اے لوگو تم اپنے قلب کے ذریعہ دوست و دشمن میں فرق کرو۔ اور اس سلسلہ میں اللہ سے مدد طلب کرو، کیونکہ جب دنیا تمام برائیوں کی بنیاد ہے۔ کیا تم نے کسی زاہد کو اللہ کی نافرمانی کرتے دیکھا ہے۔ دنیا، اہل دنیا اور اس کے محبین سے احتراز کر، کیونکہ محبت دنیا اپنے زعم میں اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ تو خواہش پرست ہے۔

اے لوگو علماء و ارثین انبیاء ہیں۔ آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو فضولیات سے اجتناب کی دعوت دی ہے۔ اور آپ کے زمانہ کے علماء عوام کے حرام سے اجتناب کی طرح حلال سے اجتناب کرتے تھے۔ خوب سمجھ لو عالم حق دنیا کا قلعہ قمع کرنے والے اور عالم سوء حق کا خراج گل کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جب چاہیں حالات بدل دیتے ہیں۔ اے لوگو! اطاعت الہی کے علاوہ کسی کی اطاعت مت کرو۔ کیونکہ ایسے لوگوں کیلئے دنیا و آخرت میں خسارہ ہے۔ اے لوگو سوچ سمجھ کر کسی کو امام بناؤ۔ اے لوگو! باب آخرت کھلا ہوا ہے۔ لہذا تم اس کے ذریعہ رحمت الہی تک پہنچ جاؤ، خوب سمجھ لو اللہ اور لوگوں کے درمیان اطاعت الہی تعلق پیدا کرنے والی شے ہے۔ لہذا تم بلا اسکے اللہ تک نہیں پہنچ سکتے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اولاد کیلئے بہت کچھ جمع کیا، لیکن وہ مال اولاد سب کچھ ختم ہو گیا، اے انسان تو دنیا، اس کے لباس اور اسکی عمدہ اشیاء میں رغبت کرنے والا ہے۔ خوب سمجھ لے اس حالت میں تیری ہلاکت یقینی ہے، گزشتہ نافرمان قوموں کے انجام پر غور کرو، عامل عالم بنو، کیونکہ علم و عمل دونوں ایسے ساتھی ہیں کہ ان میں سے ایک سے حصول نفع ناممکن ہے۔ تمہیں غم نہیں کہ جنت کو مشغول اور دوزخ کو شہوات سے ڈھانپا گیا ہے، آپ کی پیروی کرو، اس کی برکت سے تم اللہ کے پیروی کرو، اسکی برکت سے تم اللہ کے ولی، اسکے رسول کے امین اور متقین کے امام بن جاؤ گے۔ رفعت کو تواضع اور شرف کو دین کے ذریعہ حاصل کرو، دنیا کو برائے آخرت ترک کرنے سے تمہیں دنیا و آخرت کا شرف حاصل ہوگا۔ کیونکہ بلا اسکے انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ طلب آخرت کیلئے نفس کو مشقت میں ڈالو، کیونکہ نفس کو پہچان کر برائے آخرت عمل کرنے والا انسان اصل عاقل ہوتا ہے۔

۱۴۶۹ھ - عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، احمد بن عیسیٰ بن ماہان، سعید بن عباس رازی صوفی کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:

۱۴۶۹ھ - عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمود بن فرج، ابی محمود، ابو عثمان سعید بن عباس رازی، احمد بن عبد اللہ بن نافع بن ثابت، ابی عبد اللہ بن محمد بن عروہ، ہشام بن عروہ، فاطمہ کے سلسلہ سند سے اسماء بنت ابی بکر کا قول مروی ہے:

حضرت زبیر نے مجھے حدیث نبوی سنائی کہ عرش سے زمین کی تہ تک رزق کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ ہر شخص کو اسکی ہمت کے مطابق رزق عطا کیا جاتا ہے۔

۱۴۷۰ھ - ابی اسحاق بن محمود بن فرج، سعید بن عباس، حسن بن محمد طنافسی، ابن فضیل، ابان بن ابی عباس کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۲۹۷۔ والفوائد المجموعۃ ۶/۷۶۔ وتنزیہ الشریعۃ ۱/۲۹۹۔ واللائلی المصنوعۃ ۲/۳۸۔  
والکامل لابن عدی ۳/۵۰۲۔ واتحاف السادة المتقین ۸/۴۳۱۔ وکنز العمال ۲۴۸۔



فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز دنیا کو مشکل کر کے اللہ کے سامنے لایا جائے گا، وہ دربار الہی میں عرض کرے گی اے باری تعالیٰ مجھے ادنیٰ جنتی کے مساوی درجہ عطا کر دے۔ اللہ فرمایا گا۔ تو اپنے اہل کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جائے۔

۱۴۷۰۱- عبد اللہ، اسحاق، محمود بن فرج، ابو عثمان سعید بن عباس، ابن کاسب، عبد اللہ بن عبد اللہ، زبیر بن حارث، عکرمہ، کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

- آپؐ نے متفاجرین کا کھانا کھانے سے منع فرمایا۔

### (۴۶۳) حارث بن اسد محاسبیؒ

بزرگوں میں سے ایک مشاہدات کے مالک اور ہمدرد اور مددگار ابو عبد اللہ الحارث بن اسد محاسبیؒ بھی ہیں آپ رحمہ اللہ حق کے راستوں کے راہی اور آثار رسول کے متبع تھے۔ آپ کی تصانیف مدون اور لکھی ہوئی ہیں۔ آپ کے اقوال مشہور ہیں آپ کے احوال عمدہ اور قابل ذکر ہیں آپ علم اصول میں راسخ، فضولیات کے علم سے کنارہ کش گمراہوں کے لئے قانع اور مریدین کے لئے نصیحت خواہ تھے۔ کہا گیا ہے اہل عقل کا شیوہ اصول کو لینا فضول سے کنارہ کرنا اور رسول علیہ السلام کے طریقے کو اختیار کرنا ہے۔

۱۴۷۰۲- جعفر بن محمد خواص، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث محاسبی ہمارے ہاں تشریف لاتے، اور مجھے اپنے ساتھ لے جاتے، میں ان سے کہتا کہ آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر طرقات آفات اور شہوات کی طرف لے جا رہے ہیں۔ وہ جواب دیتے ہیں کہ میرے ساتھ بے خطر چلو، چنانچہ میں ان کے ساتھ جاتا، یوں محسوس ہوتا ہے کہ راستہ ہمارے لئے فارغ کر دیا گیا ہے، چنانچہ راستہ کے دائیں بائیں کوئی نہیں ہوتا، اور ہم اطمینان سے اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں۔

۱۴۷۰۳- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

میں اکثر حارث سے کہا کرتا تھا آپ مجھے گوشہ نشینی سے نکال کر لوگوں کے سامنے لے جاتے ہو؟ وہ فرماتے اگر نصف مخلوق بھی میرے قریب آجائے تو پھر بھی مجھے ان سے انس حاصل نہیں ہوگا۔ اور دوسری نصف مخلوق مجھ سے دور ہو جائے تو پھر بھی مجھے ان سے حاصل نہیں ہوگا۔

۱۴۷۰۴- جعفر بن محمد، ابو حسن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے حارث کو شدید بھوکا دیکھ کر انہیں کھانے کی دعوت دی، اور میں انہیں اپنے چچا کے گھر لایا، ہم نے لذیذ ترین کھانا ان کے خدمت میں پیش کیا، انہوں نے ایک لقمہ توڑ کر منہ کے قریب کیا، لیکن اسے کھایا نہیں اور وہ کھائے بغیر واپس چلے گئے، ہم نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا جب کوئی کھانا عند اللہ ناپسندیدہ ہوتا تو میرا نفس خود بخود اسے قبول نہیں کرتا۔

۱۴۷۰۵- جعفر، ابو حسن، کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث وراثۃ مالدار ہونے کے باوجود دنیا سے خالی ہاتھ واپس گئے۔

۱۴۷۰۶- ابو حسن بن مقسم، کے سلسلہ سند سے ابو علی بن خیران کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار حارث کو اپنے والد کو کہتے سنا کہ اپنی بیوی کو غیر دیندار ہونے کی وجہ سے طلاق دے دے۔

۱- الترغیب والترہیب ۵۵/۱. وکنز العمال ۶۳۳۰. ۶۳۳۱.

۲- طبقات الصوفیہ ۵۶. وطبقات الشعرائی ۸۷/۱. وطبقات الشافعیہ ۳۷/۲. وولیات الاعیان ۱۵۷/۱. وصفة الصفوة

۲۰۷/۲. و تاریخ بغداد ۲۱۱/۸. والمیزان ۲۱۸/۱. وسیر النبلاء ۱۷۱/۲. وطبقات الاولیاء صفحہ ۱۷۵.



۱۳۷۰۷- ابو حسن بن مقسم، محمد بن اسحاق بن امام کے سلسلہ سند سے ان کا قول مروی ہے: میں نے حارث بن اسد محاسبی سے خیر الرزق کی تفسیر معلوم کی، انہوں نے فرمایا بلا اہتمام یومیہ روزینہ مل جانا خیر الرزق ہے۔  
 ۱۳۷۰۸- جعفر بن محمد خواص، ابو علی حسین بن یحییٰ بن زکریا فقیہ، ابو حسن بن مسروق، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

تین باتیں بہت عمدہ ہیں۔ (۱) حسن صیانت، (۲) حسن قول، (۳) حسن امانتداری۔

۱۳۷۰۹- جعفر، ابو طاہر محمد بن ابراہیم، ابو عثمان بلدی کے سلسلہ سند سے حارث محاسبی کا قول مروی ہے:

علم سے خوف خدا، زہد سے راحت اور معرفت سے اتاہت الی اللہ پیدا ہوتی ہے۔

۱۳۷۱۰- حارث کا قول ہے:

باطنی طور پر مخلص و مراقب انسان کو بحکم قرآن ظاہری طور پر مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین کیا جاتا ہے۔

۱۳۷۱۱- ابو جعفر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

واجب کو ضائع کر کے تقویٰ طلب کرنا انسان کیلئے غیر مناسب ہے۔

۱۳۷۱۲- حارث کا قول ہے:

اے انسان جب تو اللہ کی نداء نہیں سنتا تو اسکے داعی کی ندا کیسے سنے گا غیر اللہ سے غنا طلب کرنے والا تقدیر الہی سے جاہل رہنے والا ہے۔

۱۳۷۱۳- ظالم لوگوں کی تعریف کے باوجود نادوم اور مظلوم لوگوں کی مذمت کے باوجود سالم ہوتا ہے۔ قانع بھوک کی باوجود غنی اور طامع مال کے باوجود فقیر ہے۔

۱۳۷۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

طااعت کی بنیاد ورع، ورع کی بنیاد تقویٰ، تقویٰ کی بنیاد محاسبہ نفس، محاسبہ نفس کی بنیاد خوف ورجاء، خوف ورجاء کی بنیاد وعد ووعید کی معرفت اور وعد ووعید کی معرفت کی بنیاد عظیم جزا ہے۔ اور مذکورہ تمام چیزیں تفکر و عبرت سے پیدا ہوتی ہیں۔

۱۳۷۱۵- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

محبت کی بنیاد اطاعت الہی ہے، کیونکہ محبت الہی کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ابتداء بندوں میں اطاعت کا جذبہ پیدا فرماتے ہیں، جب وہ اطاعت کرتے کرتے بلند مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ تو انہیں معرفت عطاء فرماتے ہیں۔ اور یہ چیز قلب و زبان سے ذکر پر مداومت اور مخلوق سے کلیتہً تعلق ہو کر خالق سے شدت انس کی بناء پر پیدا ہوتی ہے۔

حارث کا قول ہے: محبت الہی شدت شوق کا نام ہے۔ اور اصل بات یہ ہے کہ شوق کی تعریف میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک قلب کے دولت اجتماع کیلئے منتظر رہنے کا نام شوق ہے۔ بعض کے نزدیک روشن چراغ کا نام شوق ہے۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ شوق محبت الہی کا قلب میں کیا وزن ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا اس کی وجہ سے قلب کی کدورات ختم ہو جاتی ہیں۔ مضرقاری سے سوال کیا گیا ہے کہ شوق محبت میں سے کونسا اولیٰ ہے انہوں نے فرمایا میں نے خود اسکی معرفت کیلئے بہت کوشش کی، لیکن میں اپنی کوشش میں ناکام رہا۔ عبد العزیز بن عبد اللہ نے اس بارے میں درج ذیل اشعار کہے ہیں۔

(۱) خوف و غم کا پیدا ہونا عاصی کے زیادہ مناسب ہے۔

(۲) محبت الہی مطیع کی اطاعت میں حسن پیدا کرتی ہے۔



(۳) اشرف کیلئے شوق زیادہ مناسب ہے۔

بعض کا قول ہے: محبت الہی محبین کے ابدان پر شواہد والفاظ سے معلوم کی جاتی ہے۔ لہذا محبت الہی کی وجہ سے ابتداء میں قلب روشن ہوتا ہے۔ اس کے بعد خلوة کی لذت حاصل ہوتی ہے، بعد ازاں معرفت الہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۳۷۱- ابو محمد کا قول ہے:

اللہ نے بذریعہ وحی حضرت داؤد سے فرمایا اے داؤد لوگوں میں روحانیت مجھے پسند ہے، کیونکہ صاحب روحانیت انسان غم سے محفوظ رہتا ہے، اور میں اسکے قلب کا چراغ بن جاتا ہوں۔ اے داؤد رزق کا فکر مت کرو، ورنہ تیری روحانیت کم ہو جائیگی، اے داؤد تم میری محبت کا دعویٰ کرنے کے باوجود میرے بابت سوء ظن رکھتے ہو، اے داؤد میں تمہیں ساتویں زمین کی تہ پر چلنے والا کیڑا دیکھا سکتا ہوں اے داؤد میری عبودیت کے اقرار سے تمہارے اجر میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اے داؤد مصائب پر صبر کرنے سے میری مدد تمہیں حاصل ہوگی، اے داؤد شراب خور کو شراب خوری سے روکنے کی وجہ سے تم پر کبھی غم و فاقہ نہیں آئے گا۔ اے داؤد موت کے بعد میں اپنے محبوب کو جنت میں داخل کروں گا۔

۱۳۷۱- ابو بکر محمد بن احمد، عثمان بن محمد عثمانی، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

مصائب پر صبر سے کام لیتا اور اخلاص اختیار کرنا میرے مخلص محبین کی علامت ہے۔

بعض علماء کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا دین پر عمل کرنے اور میری رضا کے خاطر مصائب برداشت کرنے والوں کا روز قیامت میرے پڑوس میں آنے کے بعد کیا حال ہوگا، جبکہ اس وقت میں انہیں اپنے دیدار سے بھی نوازدوں گا، اس وقت انہیں سرور عظیم حاصل ہوگا، اے میرے پیغمبر کیا میں ان کے اعمال بھول جاؤں گا، جبکہ دنیا میں میری فیاضی سے میرے نافرمان بھی فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ گناہ کرنے کے بعد میری مغفرت سے مایوس ہونے والے انسان سے میں سخت ناراض ہوں، اگر دنیا میں میرا عذاب نازل ہوتا تو سب سے پہلے ان ہی لوگوں پر نازل ہوتا۔ اگر وہ نافرمانوں کے ساتھ میری کرم نوازی کا مظاہرہ کر لیتے تو وہ یقیناً ایسا نہ کرتے، اور اگر وہ اس پر غور کرتے کہ آخرت میں جنت کے ایک محل کے بارے میں نافرمانی کے باوجود عفو کی امید رکھنے والے انسان کیلئے اعلان کیا جائیگا تو پھر بھی ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔

۱۳۷۱۸- بعض ثقہ لوگوں کا قول مروی ہے:

ایک روز حسن نے اپنے بھائیوں کو مجلس کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تمہاری مجالس سے اللہ کی مجالس عمدہ اور تمہاری باتوں سے ذکر الہی زیادہ شفا یاب ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے ابراہیم خلیل اللہ سے فرمایا اگر تمہارا قلب میرے غیر کے ذکر میں مشغول ہوگا تو میں تم پر نظر کرم نہیں کروں گا، یاد رکھو میرا ذکر کرنا دوزخ سے محفوظ رہیگا، اور جنت میں داخل ہوگا۔ یہ میری طرف سے ان کے حق میں سب سے بڑا اشرف اور نعمت ہے۔

۱۳۷۱۹- ابراہیم بن ادہم کا قول ہے: اگر لوگ محبت الہی کی نعمت کا ادراک کر لیں تو ان کے خورد و نوش میں کمی واقع ہو جائے۔ کیونکہ فرشتے ذکر الہی میں مشغول ہونے کی وجہ سے دنیاوی چیزوں سے مستغنی ہیں۔

۱۳۷۲۰- محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے متب الغلام کا قول مروی ہے:

عارف باللہ اللہ سے محبت اور محبت اللہ اسکی اطاعت کرتا ہے، اور آخرت میں اللہ سے اکرام اپنے پڑوس سے نوازے گا، اور ایسے شخص کیلئے عظیم خوشخبری ہے، اور محب صادق کا قلبی روشنی کے ساتھ ساتھ جسماً کمزور ہوتا ہے، کیونکہ قلیل محبت سے بھی انسان لاغر ہو جاتا



ہے۔ اور محبت الہی کے شائق انسان کو اللہ تعالیٰ چار چیزوں میں سے ایک چیز سے ضرور نوازتے ہیں۔ (۱) اسے اپنی اطاعت میں مشغول کر کے کامیاب کرتا رہتا ہے۔ (۲) معاصی سے اس کی حفاظت کرتا ہے (۳) اسے اپنی حقیقت کا ادراک عطا کر کے محبین کا درجہ عطا کرتا ہے۔ آخرت میں اسے دوزخ سے محفوظ رکھے گا اور بحکم قرآنی دوزخ سے محفوظ رہنے والے انسان کے لئے دخول جنت لازمی ہے محبت الہی میں داخل ہونے والے شخص کے لئے تمام اقارب کو چھوڑ کر اللہ سے مناجات ضروری ہے۔ جیسا کہ ابن ادہم نے اپنے بھائی سے فرمایا کہ اگر اپنے اور اللہ کے درمیان تعلق محبت قائم کرنا چاہتے ہو تو دنیا و آخرت کی فکر چھوڑ دو اور ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاؤ پھر اللہ کی عنایات و رحمتوں کی تم پر بارش ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت تخی علیہ السلام سے فرمایا میرے کان، زبان، ناک اور آنکھ سے کام لینے والا انسان ہی مجھ سے محبت کرتا ہے پھر وہ میرے غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا وہ شب و روز بیدار رہتا ہے۔ اے تخی پھر میں اس کے قلب کا جلیس، اس کی امیدوں کی انتہاء بن جاتا ہوں اور روز بروز اسے نوازتا رہتا ہوں۔ مجھے میری عزت و جلال کی قسم روز قیامت میں اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نبی اور مرسلین بھی اس پر رشک کریں گے۔ پھر اعلان ہوگا کہ یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کی مخلوق کا بہترین انسان ہے بعد ازاں میں اسے اپنے دیدار سے نوازوں گا اور میں اعلان کروں گا آج تمہارے لئے دنیا کا عدم حصول اور کسی کی دشمنی نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۲۷۲۱- حسین بن احمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنوں مصری رحمہ اللہ کا قول مروی ہے، میں نے تورات میں پڑھا ہے نیک لوگوں کو قیامت کے دن دیدار الہی سے نوازاجائے گا اس وقت حضرت داؤد اپنے مخصوص انداز میں زبور کی تلاوت فرمائیں گے جس سے تمام اہل جنت محفوظ ہوں گے، ایک عابد کے اشعار ہیں اے لوگو مناجات الہی میں زندگی بسر کرو (۲) اے لوگو تمام غموں کے بجائے غم آخرت اپناؤ (۳) اے لوگو زہد کے ذریعہ تم دنیا و آخرت میں بادشاہ بن سکتے ہو (۴) جہاں پر تمہارے شکر کے مطابق اللہ تمہیں درجات عطا کرے گا۔ (۵) اس روز محبت الہی کے بقدر ہی تمہیں قرب الہی حاصل ہوگا۔

میں نے ذوالنوں مصری سے سوال کیا کہ انسان کس عمل کے ذریعہ سب سے زیادہ قرب الہی حاصل کر سکتا ہے۔ جواب میں انہوں نے ابن حسین کے حوالے سے سلیمان دارانی کا قول نقل کیا کہ: قلب کا ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہونا اخلاص کی دلیل ہے، اور اس طرح قلیل عمل بھی منجانب اللہ قابل قبول ہوتا ہے، جیسا کہ قول علی ہے، متقی انسان کا دائمی قلیل عمل بھی عند اللہ قابل قبول ہے۔ نیز اللہ قیامت کے روز ایک ولی سے فرمایا اے میرے بندے تم نے دنیا میں قیامت کے روز حصول راحت و عزت کی خاطر زہد اختیار کیا تھا، لہذا آج میں تجھے اس نعمت سے نوازوں گا۔ پھر میں نے ان سے محبین، مشقتیں اور متوکلین کے زہد کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا مشتبہ چیزوں سے اجتناب متقیین اور حرام چیزوں سے اجتناب خائفین اور مضطرب سے اجتناب متوکلین کا زہد ہے، البتہ محبین کے زہد کے بارے میں علماء کے تین قول ہیں۔

(۱) حلال و حرام تمام چیزوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے، (۲) جنت سے زہد محبین کا زہد ہے، کیونکہ اللہ کے نزدیک دنیا کی تو کوئی وقعت ہی نہیں ہے، (۳) ذکر الہی سے غافل انسانوں سے اجتناب محبین کا زہد ہے۔

۱۲۷۲۲- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عباس بن مسروق، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے: اللہ کی بات کو نا سمجھنے والا علماء کی بات بھی نہیں سمجھ سکتا، اور ایسا انسان ہلاکت کے دھانہ جاگرتا ہے، پھر اس کیلئے نیکی اور بدی میں تیز ختم ہوتا ہے، آخر کار اس کا نفس اس پر غالب آجاتا ہے جس کی وجہ سے اس کا ایمان و یقین کمزور ہو جاتا ہے۔

۱۲۷۲۳- محمد بن احمد، عثمان بن مسروق کا قول مروی ہے: حارث بن اسد سے زہد کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا دنیا اس کی لذات اور اس کی شہوات سے نفس کو پھیر کر اللہ اور اس کی



رضاء کی طرف ہم تن توجہ کر لینے کا نام زہد ہے۔ ایسا زہد بلا مال غنی اور بلا خاندان عزیز بن جاتا ہے، اور اسکے قلب سے حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ زہد کے بھی مختلف درجات ہیں؟ فرمایا عقل کی صحت اور قلب کی پاکیزگی کے بقدر زہد کے مختلف درجات ہیں، اور ہر انسان کا زہد اسکی معرفت، اور اسکی معرفت اسکی عقل اور اسکی عقل اسکی قوت ایمانی کے مطابق ہوتی ہے، پھر ان سے صادق کی تعریف پوچھی گئی؟ متفق بات کہنا تمام عیوب سے قلب کا پاک ہونا اور فکر آخرت کا ہونا صادق کی علامت ہے۔

۱۴۷۲۴ - محمد، احمد بن عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے والا انسان ظاہر اہل دنیا اور باطن اولیاء اللہ کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ اس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے جسکی برکت سے اسکی زندگی عمدہ اور اس کا قلب گناہوں سے پاک ہوتا ہے اور اس کا یقین اتنا مستحکم ہو جاتا ہے کہ پھر وہ صرف اللہ ہی کو محتار کل سمجھتا ہے۔ اور تمام لوگوں کی بنارسنگی کے باوجود بھی اللہ کو راضی کرتا ہے۔ فرمایا قلب کے کبر کو زائل کرنے اور اس میں تواضع پیدا کرنے والی عظمت استحضار ہے، اور قلب کا غمگین ہونا شہوات کیلئے سب سے بڑا قاطع ہے۔ عبرت حاصل کرنا اور آخرت پر نظر رکھنا سب سے زیادہ دنیا سے قلب کو پھیرنے والا ہے۔ اور قرآنی آیات وہ دلائل میں غور کرنا قلب میں ہجانی کیفیت پیدا کرنے والا۔ اور علو درجات کے حصول کی خاطر مصائب برداشت کرنے پر رخصت کی محبت قلب کو آمادہ کرنے والی ہے۔ شوق الہی قرب الہی عابدین کے قلب کیلئے سب سے عمدہ شئی ہے۔ لہذا غم انسانی قلب کو مشغول کرنے والا اور محبت و شوق اس کو اللہ کی طرف پھیرنے والے ہیں۔

۱۴۷۲۵ - محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن عثمانی، احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

زہد انسان زہد کی وجہ سے رضاء الہی کو حاصل کر لیتا ہے پھر اللہ کی نزدیک بڑی شئی اس کی نظر میں بھی بڑی اور چھوٹی اسکی نظر میں بھی چھوٹی بن جاتی ہے۔ اللہ کا دوست اس کا دوست اور اللہ کا دشمن اس کا دشمن بن جاتا ہے۔

۱۴۷۲۶ - جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم، ابو عثمان بلدی کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

علم کے ذریعہ خوف الہی، زہد کے ذریعہ راحت اور معرفت کے ذریعہ اتابت الی اللہ پیدا ہوتی ہے، آخرت کو دنیا پر مقدم رکھنے والے امت محمدیہ کے بہترین افراد ہیں۔ مراقبہ اور اخلاص سے باطن کو صحیح کرنے والے ظاہر کو اللہ، مجاہدہ اور اتباع سنت سے مزین فرما دیتا ہے اصلاح باطن کیلئے کوشش کرنے والے کے ظاہر کی بھی اللہ اصلاح فرما دیتے ہیں۔ اور پھر اس شخص کو بحکم قرآنی منجانب اللہ ہدایت سے نوازا جاتا ہے۔

۱۴۷۲۷ - محمد بن احمد، عثمان بن عثمانی، کے سلسلہ سند سے احمد بن محمد بن مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ آپ نفس کا محاسبہ کیسے کرتے ہیں۔ فرمایا عقل کے ذریعہ نفس کو معاصی کے ارتکاب سے باز رکھتا ہوں، اور نفس کے محاسبہ سے بصیرت، عقل اور معرفت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان محاسبہ نفس سے کب عاجز آ جاتا ہے؟ فرمایا شہوة و خواہش کے غلبہ کے وقت، کیوں کہ شہوة و خواہش عقل، علم اور معرفت کو زائل کرنے والی ہیں، پھر ان سے سوال کیا گیا ہے کہ صدق کب پیدا ہوتا ہے؟ فرمایا جب یہ انسان سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری ہر بات کو دیکھ اور سن رہا ہے، پھر ان سے شکی کی تعریف پوچھی گئی؟ فرمایا جب انسان کا یقین یہ بن جاتا ہے کہ مجھ سمیت تمام مخلوقات کو صرف اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔ پھر ان سے صبر کا بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا عبادت الہی پر مصائب برداشت کرنے کا کام صبر ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام رضاء تک کیسے پہنچتا ہے؟ فرمایا جب انسان قلب سے عدالت الہی کو تسلیم کرتا ہے، اور یہ سمجھتا ہے کہ اللہ میرے لئے مجھ سے بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اس وقت انسان قلبی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور پھر انسان قلبی طور پر گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے عدل کے مساوی کسی کا عدل نہیں ہے۔



۱۴۷۲۸- جعفر بن محمد، احمد بن محمد بن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرے اختیار میں کچھ نہیں ہے، اور تو رضاء الہی کے ذریعہ ہی کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ اور تقویٰ کے ذریعہ شرور سے تیری حفاظت ہوگی، اور تو خود سے صالح اور فاسد نہیں بن سکتا ہے، تیری طبیعت سیئہ تیری دشمن اور طبیعت حسنہ تیری دوست ہے۔ لہذا تو اپنے دشمنوں کا دوستوں، غضب کا حلیم، عفت کا تفکر اور سہو کا بیداری کے ذریعہ علاج کر۔ اے انسان تو اضع اختیار کر۔ تو اضع کے مختلف درجات ہیں۔ دل و جان سے تمام مخلوق کو اپنے سے افضل سمجھ، اور اہل خیر سے برکت کے طور پر دعاؤں کی درخواست کرنا تو اضع ا ہے۔ قلباً تو اضع اختیار کرنا، اہل تعلق سے محبت کرنا، مخالفین کی تحقیر نہ کرنا تو اضع ہے۔ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہونا تو اضع ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے کہ سجدہ ریز انسان تکبر سے بری ہے۔

۱۴۷۲۹- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، ابو عبد اللہ احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے:

اے انسان میری بات غور سے سن ہم دنیا میں امتحان کے طور پر آئے ہیں، ہماری زندگی محدود زندگی ہے، ہر شخص کو دنیا سے رخصت ہونا ہے۔ پھر اگر ہماری دنیاوی زندگی رضاء الہی کے مطابق گزری ہوگی تو ہمارے لئے جنت ورنہ دوزخ ہے۔ اس لئے دنیا میں قرآن و حدیث کے مطابق زندگی گزارو۔ اللہ اور اس کی احکام کو بجالاؤ، اللہ کی نافرمانی سے اجتناب کرو، اللہ کو راضی کرو، پھر انشاء اللہ تمہاری دنیا و آخرت دونوں اچھی ہوگی۔

۱۴۷۳۰- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد مسروق کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد سے سوال کیا گیا کہ موت کو یاد کرنے والا مبتدی ہے یا عارف ہے، فرمایا مبتدی اور عارف دونوں ہے، کیونکہ اولاً انسان موت کو قلب سے یاد کرتا ہے، پھر وہ رفتہ رفتہ انجام کے خوف سے گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس کے قلب سے شہوات کا خاتمہ ہو جاتا ہے، یہ انسان مبتدی کہلاتا ہے۔ اس کے بعد انسان موت کو حیا پر ترجیح دیتا ہے، اور وہ اللہ سے ملاقات اور اس کے پڑوس میں قیام کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ شاعر کا قول ہے: نیک لوگ ایک طویل زمانہ سے لقاء الہی کے شائق ہیں، یہ شخص عارف کہلاتا ہے۔

۱۴۷۳۱- حارث بن سلیمان کا قول (کہ وصل کے بعد انسان واپس نہیں لوٹتا، اگر لوگ وصل حاصل کر لیتے تو وہ واپس نہ لوٹتے) کے

بارے میں سوال کیا گیا، انہوں نے فرمایا اس کے چند جواب ہیں

۱- سلیمان نے برائے ترغیب فرمایا تا کہ لوگ تعلق مع اللہ کی کوشش کریں اور گناہوں سے باز آجائیں۔

۲- اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان عمل صالح تک پہنچنے کے بعد گمراہی کی طرف واپس نہیں لوٹتا۔

۳- وصل کے بعد انسان قبر کی وحشت سے محفوظ رہتا ہے، اس سائل نے شب حارث کے پاس گزاری، صبح حارث نے فرمایا کہ گزشتہ

شب خواب میں مجھے اس کا جواب بتایا گیا کہ اخلاص تک پہنچنے والا انتقام کی طرف نہیں لوٹتا۔

پھر ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین پر من جانب اللہ آزمائش کا سبب کیا ہے؟ فرمایا مغلطین پر غضب الہی، مبتدئین پر ترک معاصی اور

عارفین پر اختیارات کیلئے آزمائش آتی ہے۔ پھر ان سے قرآنی آیت وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِينَ

وَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتَّىٰ نَعْلَمَ الْبِرَّ کے بارے میں پوچھا کہ کیا اللہ کو علم نہیں ہے؟ فرمایا یہ لوگوں کے اعتبار سے ہے۔ بعض کا قول ہے: اللہ

نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کو بذریعہ وحی بتایا کہ اے میرے نبی میری راہ میں عمل کر کے تکالیف برداشت کرنے والوں کے اعمال کو کیا میں

ضائع کر دوں گا، کیا میں انہیں بھول جاؤں گا، حالانکہ معتدین کو بھی میرا فضل شامل حال ہے، کیا صالحین کو میرا فضل شامل حال نہیں ہوگا۔

۱۴۷۳۲- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن عثمانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:



حادث سے مراقبہ کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا مراقبہ کے تین سبب (۱) خوف الہی (۲) حیا (۳) محبت۔ غلبہ حال کی وجہ سے مراقبہ کا سبب خوف ہے۔ شدت تواضع کی بناء پر مراقبہ کا سبب حیا ہے۔ شدت سرور، غلبہ نشاط کی بناء پر مراقبہ کا سبب محبت الہی ہے۔ انسان یقین کامل قلب کیلئے ہموں دنیا سے راحت کا، حسن ادب عالم کیلئے زینت اور جاہل کیلئے ستر کا ذریعہ ہے۔ امیدیں ختم کرنے والا انسان موت سے اور موت سے ڈرنے والا انسان شوق کو قطع کرنے والا ہے۔ انسان بیداری کو واعظ، ثابت قدمی کو وکیل، حذر کو بیداری، معرفت کو دلیل اور، علم کو قائد، صبر کو زمام اور خوف خدا کو مددگار بنا۔ خوف خدا نجات و سلامتی، صبر رغبت و رہبت اور گزشتہ گناہوں کی کثرت سے یادگیری شدت غم اور طول حزن کا ذریعہ ہیں۔

۱۳۷۳۳- جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے حادث سے کہا کہ میرے لئے علم پر عمل کرنا مشکل ہے۔ انہوں نے فرمایا عدم الہی اس کا سبب ہے اور ایسا علم روز قیامت تمہارے خلاف حجت ہوگا، کیونکہ عالم ہونے کے باوجود تمہارا یہ حال ہے، ایسا عالم قلیل فانی کو عظیم باقی پر اور عذاب کو نجات پر ترجیح دینے والا ہے، نیز وہ دوزخ کی راہ پر چلنے والا ہے۔ پھر میں نے ان سے کافی اور ایذا رسانی پر عدم حلم کا سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا اس کا سبب غصہ پر عدم قابو ہے۔ میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے فرمایا کیونکہ تمہارے نزدیک حلم ذلت کا نام ہے۔ پھر میں نے ان سے غصہ کے علاج کے بابت سوال کیا؟ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ صبر کیسے پیدا ہوتا ہے، فرمایا حلم کو عزت و زینت اور بے وقوفی کو ذلت و عیب سمجھنے سے صبر پیدا ہوتا ہے، پھر میں نے عرض کیا میرے اندر تواضع کے خلاف جذبات ہیں؟ فرمایا سفاہت کی حلم اور ثواب الہی پر ترجیح اس قسم کے جذبات کیلئے قاطع کن ہے۔

۱۳۷۳۴- محمد بن احمد، احمد بن عبد اللہ بن میمون، کے سلسلہ سند سے حادث بن اسد کا قول مروی ہے:

اللہ کیلئے انسان میں جذبہ خیر خواہی و ہمدردی کا ہونا تمام ضروریات سے حفاظت کا ذریعہ ہے، کیوں کہ اگر خیر خواہی کے ساتھ ریا شامل ہوگئی تو وہ عند اللہ ناپسندیدہ ہے۔ اور دنیاوی لذتوں کے عوض آخرت میں عظیم انجام بد کو یاد کرنا دواعی خواہشات کیلئے قطع ہے۔ تقرب الہی اللہ اور اجر جلیل کے حصول کا شوق مصائب برداشت کرنے میں سب سے بڑا معاون و مددگار ہوگا۔ قیامت کے روز دربار الہی میں پیشی کے بارے میں دائمی و طویل فکر مخلوق سے وحشت اور گوشہ نشینی اختیار کرنے کیلئے سب سے بڑا سبب ہے۔ اور ذات الہی کو ہر جگہ حاضر ناظر سمجھنا قلب کو سب سے زیادہ بیدار کرنے والا ہے۔ اور ذکر الہی سے قلب کی بیداری اللہ کی ذات کو یاد دلانے والی ہے۔ حادث بن اسد سے اخلاص کے اسباب پوچھے گئے؟ فرمایا اخلاص کے تین سبب ہیں۔ ۱۔ اللہ کی بڑائی اور مخلوق کی عدم بڑائی کا یقین۔ ۲۔ اللہ کے دلوں کے بھید سے واقف ہونے کا یقین۔ ۳۔ قیامت کے روز اعمال ضائع ہونے کے خوف سے نفس کا رجم کریم ہونا۔

۱۳۷۳۵- محمد بن احمد، عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن سروق کے سلسلہ سند سے حادث بن اسد کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ان سے محبت الہی کے علامت کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے جواب میں فرمایا: قول باری تعالیٰ ہے اے محمد آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری اتباع کرو، پھر اللہ تم سے محبت کریگا۔ نیز اللہ اپنے محبوب کو ایسا عطا کرتا ہے کہ اس کے بعد وہ تمام امور کا مختار کل اللہ ہی کو سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے: اللہ کے محبوب کا نفس خود اسکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، نیز فرائض کی ادائیگی عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اس کے بعد عند اللہ نوافل کا درجہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔ میرا بندہ فرائض کی ادائیگی کے ذریعہ میرے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اور انسان نوافل کے ذریعہ اس حد تک میرا تقرب حاصل کر لیتا ہے کہ میں اس سے محبت شروع کر دیتا ہوں، اس کے بعد اس کے کان، زبان اور آنکھ میری مرضی کے مطابق استعمال ہوتے ہیں۔ اے سائل مراقبہ، توکل، ضیاء اور رضاء الہی کا حصول اللہ کے محبوب کی علامات ہیں۔ یہی نیک، زاہد، حکماء اور شرفاء انسان ہیں، یہی





شب بیدار افراد ہیں، انھی لوگوں کو اللہ نے اطاعت کے ذریعہ سعادت، حفاظت کے ذریعہ تقویٰ اور ولایت کے ذریعہ سیاست عطا کی ہے۔ یہی لوگ اپنے اعمال کو قلیل اور اللہ کی نعمتوں کو بڑا سمجھنے والے ہیں۔ انعامات پر شکر اور مصائب پر صبر کرنے والے ہیں۔ ان کے قلوب حسرت زدہ اور فراق کے خوف سے روشن ہیں۔ انھی لوگوں کو اللہ نے اپنی محبت کا ذائقہ اور اپنی مناجات کی مٹھاس عطاء فرمائی ہے، یہ لوگ شہوات و لذات سے اجتناب کرنے والے ہیں، ان کی زندگی بڑی خوشگوار زندگی ہے۔ ان کے قلوب لوگوں سے مستغنی ہیں، گویا ان کے قلوب اور اللہ کے درمیان حائل شدہ پردے دیئے گئے ہیں، اسی وجہ سے ان میں تعلق مع اللہ پیدا ہو گیا ہے۔

۱۴۷۳ھ - جعفر بن محمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

ایک شخص نے حارث سے کہا کہ اللہ نے مجھے ظاہر و باطنی عام و خاص طور پر عام احوال میں بے شمار نعمتیں عطاء کی ہیں، لیکن اس کے باوجود میں صرف دو نعمتوں غم کے دفع اور رزق کے حصول پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ ان کے علاوہ دیگر تمام نعمتوں کے چھوٹا ہونے اور بڑے ہونے کی وجہ سے مجھے شکر کی توفیق نہیں ہوتی؟ حارث نے فرمایا یہ جاہلوں کا فعل ہے، ورنہ اللہ کی تمام نعمتیں بلا تفریق یکساں ہیں۔

۱۔ بعض مرتبہ نعمت چھوٹی ہوتی ہے، لیکن اسکی منفعت (جو اللہ ہی کے علم میں ہوتی ہے) بڑی ہوتی ہے۔ اور بعض مرتبہ حکمت الہیہ کی بناء پر انسان کو چھوٹی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے سرکشی کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مرتبہ انسان مرضی یا کسی دیگر ابتلا کی وجہ سے احکام الہیہ کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے، خوب دعائیں کرتا ہے، لیکن بحکم قرآنی تعلق مع اللہ کے ٹوٹنے کے خطرہ کے بیش نظر اس کا مرض ہو یا ابتلاء دفع نہیں کیا جاتا۔ اے سائل یہ سب کچھ حکمت الہیہ کے بیش نظر ہوتا ہے۔ قرآن میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں، چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام کا والدین کا گمراہی اور اہل کشتی کے غرق ہونے کے خوف سے بچہ کو قتل کرنا اور کشتی کو توڑنا اس کی واضح مثال ہے۔

۱۴۷۳ھ - جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

حارث بن اسد سے قول باری تعالیٰ ”وعلی اللہ فتکلو ان کنتم مؤمنین“ بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قوت ایمانی کے اعتبار سے توکل کے مختلف درجات ہیں۔ پھر ان سے حصول توکل کے طریقہ کے بارے میں سوال کیا گیا، جواب دیا قلب میں دائمی معرفت الہیہ کا ہونا، اللہ پر بروہ کرنا اور حلیہ بازی ختم کرنے سے توکل پیدا ہوتا ہے۔ پھر ان سے توکل کی تعریف پوچھی گئی۔ فرمایا ماسویٰ اللہ سے ترک طمع کر کے فقط اللہ پر اعتماد کرنا، قلب کو رضاء الہی کے مطابق ڈھالنا اور عبادت میں مجاہدہ کرنے کے نام توکل ہے۔ پھر ان سے سوال کیا گیا کہ انسان کے قلب سے طمع کا کیسے خاتمہ ہوتا ہے، فرمایا اللہ کے توکل کے ساتھ ساتھ لوگوں سے استغناء برتنے سے انسان سے حرص کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب ابو حازم سے سوال کیا گیا کہ تمہارے پاس مال ہے؟ فرمایا میرا مخلوق سے استغناء اختیار کر کے اللہ پر توکل کرنا عین مال ہے۔ ابو حازم کہتے تھے دنیا دو قسم کی ہے، ۱۔ میری، ۲۔ میرے غیر کی اپنی دنیا کو میں قبل از وقت حاصل نہیں کر سکتا اور دوسرے کی بلا اجازت استعمال نہیں کر سکتا۔ اسی کے ہم معنی شاعر کا یہ قول ہے:

اے انسان مخلوق کج جائے خالق سے سوال کر۔ اس کے بعد حارث سے سوال کیا گیا کہ توکل کن چیزوں سے قوی ہوتا ہے؟ فرمایا اس کے تین سبب ہیں، ۱۔ اللہ کے بارے میں حسن ظن قائم کرنا۔ ۲۔ اللہ کو کسی کے بارے میں متہم نہ کرنا۔ ۳۔ تقدیر الہی پر راضی ہونا۔ اور یہ چیز یقین کی صفائی اور اس کے اتمام سے پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ یقین کامل کا نام توکل ہے۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: سترہ درجات ہیں ان میں سے توکل سب سے اعلیٰ اور اجابت سب سے ادنیٰ درجہ ہے۔ پھر ان سے ارشاد ربانی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کے بابت سوال کیا گیا، فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر مہی کو چھوڑ کر فقط اللہ کی ذات پر توکل کرنا، اس کے بعد ان سے توکل کو عیب دار بنانے والے



اسباب کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا حرص کے پیدا ہونے اور تقویٰ کے ختم ہونے سے توکل میں نقص آ جاتا ہے۔ جعفر بن محمد، عثمان بن جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث بن اسد کا قول مروی ہے: ۱۳۷۳۸۔

اللہ تعالیٰ نے اہل معرفت و ایمان ہی کو توحید سے نوازا ہے، یہی لوگ ذات الہی کی حقیقت کے ادراک سے بحر کا دعویٰ کرنے والے اور پھر امور میں اللہ تعالیٰ کو مختار کل ماننے والے ہیں، علم کے مطابق عمل کرنا انہی لوگوں کا خاصہ ہے۔ انہی لوگوں کی اللہ نے قرآن میں صفات بیان فرمائی ہیں۔ عارفین کے مختلف درجات ہیں ۱۔ براہ راست خطاب الہی کا ادراک کرنے والے ہیں، ۲۔ منجانب اللہ انہیں فہم عطا کیا جاتا ہے جس کے بعد وہ خطاب الہی کا ادراک کرتے ہیں ان لوگوں کا ظاہر و باطن برابر ہے۔ یہی لوگ وحی کے امین اور اللہ کے اسرار کے محافظ اور اطاعت الہی میں مشغول رہنے والے ہیں۔

۱۳۷۳۹۔ جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

حارث سے انس باللہ کی علامت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی انس باللہ کی علامت ہے، پھر ان سے مخلوق سے کنارہ کشی کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا مقامات خلوة کو مستقر بنانے اور ذکر الہی کے بیٹھاس کے ذریعہ تفرّد حاصل کرنا اس کی علامت ہے۔ جیسا کہ بعض حکماء مناجات میں فرماتے ہیں، اے اپنے ذکر کے ذریعہ مجھے مانوس کرنے اور اپنی مخلوق سے وحشت عطا کرنے والی ذات، نیز اللہ نے حضرت داؤد سے فرمایا: اے داؤد میرے انس کے ذریعہ میرے غیر سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ ایک عابد سے سوال کیا گیا کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ فرمایا اس نے ذکر الہی سے انس کے ذریعہ مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اسی طرح حضرت رابعہ بصری سے سوال کیا گیا ہے کہ آپ کو یہ مقام کیسے حاصل ہوا؟ فرمایا ترک لایعنی اور ذات الہی سے انس پیدا کرنے کے ساتھ۔ ذوالنون مصری کا قول ہے: اے باری تعالیٰ آپ اپنے ذاکر اور محبت کے انیس و چلیس ہیں۔

عبدالرحمن بن زید نے ایک راہب سے جلد کنارہ کش ہونے کے بابت سوال کیا تو فرمایا اگر تم اس کی لذت محسوس کر لو تو تم نفس کو چھوڑ دو اس لئے کہ یہی عبادت کا مغز ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ اس کا سب سے چھوٹا فائدہ کیا ہے؟ جواب دیا لوگوں کے اعتراض اور ان کے شرور سے سلامتی کا حصول اس کا اقل فائدہ ہے۔ پھر انہوں نے راہب سے سوال کیا کہ انس باللہ کا ذائقہ بندہ کو کب حاصل ہوتا ہے؟ فرمایا جب انسان تمام افکار کو ترک کر کے فکر آخرت اختیار کر لیتا ہے۔ بعض حکماء کا قول ہے: اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے علاوہ دوسروں کا در اختیار کرنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ اے باری تعالیٰ آپ اپنے اولیاء کو انس اور توکل عطاء کرنے والے ہیں۔ آپ ان کے قلوب کے بھیدوں سے واقف ہیں۔ اے باری تعالیٰ آپ کی طرف وحشت پیدا ہونے کے وقت میں آپ کے ذکر کے ذریعہ انس حاصل کروں گا۔ ابن ادہم کا قول ہے: میں نے انس الہی حاصل کر لیا ہے۔ ایک حکیم کا قول ہے: اگر مجھے انس رحمٰن حاصل ہو جاتا ہے تو میں مخلوق سے کنارہ کش ہو جاتا ہوں انس باللہ کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور قلب کا ذکر الہی کی مشغولیت سے محفوظ ہونا۔

۱۳۷۴۰۔ جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے حارث کا قول مروی ہے:

چار چیزوں (ایمان و کفر صدق و کذب اور توحید و شرک) کے درمیان موازنہ کرنا ضروری ہے۔

۱۳۷۴۱۔ حارث کا قول ہے: گناہ پر ترک اصرار کا سبب توبہ اور توبہ کا سبب ملازمت خوف الہی ہے۔

۱۳۷۴۲۔ حارث کا قول ہے: نفس کو نفع و نقصان کا مالک نہ سمجھنا اصل عبودیت ہے۔ آزمائش کا ظاہر و باطن ثابت قدمی کا نام تسلیم ہے۔

فضل الہی و رحمت الہی میں طمع کا نام امید ہے۔ تقدیر الہی پر رضاء نفس کی مغلوبیت کا سبب ہے۔ ذات الہی کا حقیقت تک عدم



رسائی کا دعویٰ نہ کرنے والا کامل عاقل ہے۔ ہر شئی کا ایک جوہر ہوتا ہے۔ انسان کا جوہر عقل اور عقل کا جوہر صبر ہے۔  
 ۱۳۷۴۳ - محمد بن عبد اللہ بن سعید، احمد بن قاسم فراسی، حارث بن اسد محاسبی، یزید بن ہارون، شعبہ، قاسم، عطاء، ام الدرداء کے  
 سلسلہ سند سے ابوالدرداء کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز حسن اخلاق میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا۔

۱۳۷۴۴ - ابوبکر بن خالد، محمد بن غالب تمتمام، عفان، شعبہ، قاسم بن ابی بزہ، سلیمان بن احمد، احمد بن حسن بن عبد الجبار صوفی، حارث بن  
 اسد، محمد بن کثیر کوفی، لیث بن ابی سلیم، عبد الرحمن بن اسد، ابیہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:  
 صلاۃ خوف کے نزول سے قبل ایک موقع پر امر مشرکین میں مشغولیت کی وجہ سے آپؐ کی نماز ظہر، عصر اور مغرب فوت ہوگئی  
 بعد میں آپؐ علیہ السلام نے ترتیب وار ان نمازوں کو ادا فرمایا۔

### (۴۶۴) علی جریانی

۱۳۷۴۵ - ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیشاپوری، ابو حامد احمد بن محمد بن جریران نیشاپوری، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری  
 سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں رجب، شعبان اور رمضان کے روزہ رکھنے کیلئے عبادان گیا، راستہ میں زاہد کبیر علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔  
 اس وقت روٹی کے ٹکڑے اور پیسا ہوائنمک میرا زاد راہ تھا، افطاری کے وقت میں نے ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے  
 زاد راہ کو ناپسند کرتے ہوئے فرمایا تم کبھی کامیاب نہیں ہوگے۔ پھر انہوں نے میرے ساتھ افطاری کرنے کے بجائے جو کا ستوپھا نک لیا  
 میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو فرمایا وقت کی بچت کی وجہ سے چالیس برس سے میرا یہی معمول ہے۔ عبادان کے قریب میں نے ان  
 سے نصیحت کی درخواست کی؟ فرمایا میں تمہیں پانچ باتوں کی نصیحت کرتا ہوں۔ ۱۔ فقر ۲۔ صبر ۳۔ ترک شہوات ۴۔ مخالفت نفس ۵۔ تمام امور  
 میں رجوع الی اللہ۔ مذکورہ پانچ باتوں پر عمل کی برکت سے تمہیں پانچ چیزیں حاصل ہوں گی۔ ۱۔ زہد، ۲۔ قناعت، ۳۔ رضاء الہی، ۴۔  
 معرفت، ۵۔ شوق الی اللہ۔ اس کے بعد علی جریانی میری نظروں سے غائب ہو گئے۔

۱۳۷۴۶ - جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے سری سقطی کا قول مروی ہے:

ایک بار عبادان کے سفر میں کشتی میں علی جریانی سے میری ملاقات ہوگئی۔ افطاری کے وقت میں نے سامان سے جو کی دو روٹی  
 اور پیسا ہوائنمک نکال کر ان کو افطاری کی دعوت دی، انہوں نے میرے زاد راہ پر ناگواری کا اظہار کیا۔ عبادان کے قریب میں نے ان سے  
 وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے پانچ چیزوں کے لزوم کا حکم دیا، صبر، ۲۔ فقر، ۳۔ ترک شہوت، ۴۔ مخالفت نفس، ۵۔ تمام امور میں  
 رجوع الی اللہ پھر فرمایا ان کے عوض تمہیں پانچ چیزیں ملیں گی۔ ۱۔ شکر، ۲۔ رضاء الہی، ۳۔ خوف الہی، ۴۔ رجاء، ۵۔ مصائب پر صبر، پھر  
 ان کی برکت سے پانچ چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ۱۔ ورع خفی، ۲۔ تزکیہ قلوب، ۳۔ ترک مالا یعنی ۴۔ قلب سے شہادت کا خاتمہ، ۵۔ فضولیات  
 سے اجتناب پھر اس کی برکت سے پانچ باتیں اور عطاء ہوگی، ۱۔ حیاۃ قلب، ۲۔ فہم، ۳۔ بیداری، ۴۔ اطاعت الہی، ۵۔ صفاء اعتبار پھر اسکی برکت  
 سے پانچ مزید چیزوں کا اضافہ ہوگا۔ ۱۔ لطف، ۲۔ حلم، ۳۔ رأفت، ۴۔ رحمت، ۵۔ ناردوزخ کا خوف۔

### (۴۶۵) فدیم رحمہ اللہ

۱۳۷۴۷ - صاحب کتاب فرماتے ہیں کہ فدیم نے شریک بن عبد اللہ قاضی کو کئی برکی کے گھر سے شب میں نکلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں  
 ایسے صاحب علم سے اللہ کی پناہ طلب کرتا ہوں،



۱۳۷۴۸- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید بن زیاد اعراجی، محمد بن مؤمل قرشی، ابوہاشم محمد بن سعید ابوعلی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول نقل کیا ہے کہ:

ایک بار طواف کعبہ کے درمیان ایک اعرابیہ کو میں نے حسب ذیل اشعار کہتے سنا۔

(۱) اے باری تعالیٰ تیری طرف رجوع کرنے والے شخص کے بعید ہونے کے باوجود تو قریب ہے، (۲) تو ہر جگہ سنتا ہے اور ہر ایک کی پکار کا جواب دیتا ہے (۳) اے بیماروں کے شفا یاب کرنے والے نفوس کا معالج تو ہی ہے۔ (۴) تیری محبت وصل کے علاوہ ہر ایک کا وصل و محبت وحشت کا سبب ہے۔ (۵) تو قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب کی روح ہے تیرے ہی ذریعہ قلوب حیاۃ و راحت حاصل کرنے والے ہیں۔

### (۴۶۶) شرح بن یونس

۱۳۷۴۹- ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق ثقفی کے سلسلہ سند سے احمد بن ضحاک خشاب، کا قول مروی ہے:

ایک بار مجھے شرح بن یونس کی خواب میں زیارت ہوئی، میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا میری مغفرت کر دی گئی۔ اور محمد بن بشیر بن عطاء کندی کے محل کے ساتھ مجھے محل عطاء کیا گیا، میں نے ان سے کہا آپ تو ہمارے نزدیک محمد بن بشیر سے افضل تھے؟ ان کے بابت ایسی بات مت کہو، کیوں کہ ہر مؤمن و مؤمنہ کی دعا میں ان کا حصہ ہے، اسلئے کہ وہ زندگی میں تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کیلئے دعا کیا کرتے تھے۔

۱۳۷۵۰- سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن ضبل کے سلسلہ سند سے شرح بن یونس کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں منجانب اللہ اختیار ملنے پر اس نے اسکی رضا کا سوال کیا۔

۱۳۷۵۱- محمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب کے سلسلہ سند سے شرح بن یونس کا قول مروی ہے:

ایک شب دریا کے کنارہ میں نے مینڈک کی فریاد کی آواز سنی (جو سانپ کے دھن میں پھنس گیا تھا) میں نے سانپ کو اس کو چھوڑنے کیلئے اللہ کا واسطہ دیا تو سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

۱۳۷۵۲- عبد اللہ، محمد بن ابراہیم بن ابان الہراج، شرح بن یونس، اسماعیل بن خالد، مجالد، شععی کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے ایک اعرابی نے آپ علیہ السلام سے نسب الہی کے بابت سوال کیا؟ آپ نے اسے سورۃ اخلاص، سنائی۔

۱۳۷۵۳- عبد اللہ محمد بن ابراہیم، شرح بن یونس، علی بن ثابت، حمزہ نصی، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ہے:

کھانے میں بسم اللہ بھولنے والا کھانے سے فراغت پر سورۃ اخلاص، پڑھے۔

۱۳۷۵۴- ابوعلی محمد بن حسن، عباس بن احمد و شاء، شرح بن یونس، ابو حفص ابی عمر بن عبد الرحمن، محمد بن حجادۃ، کے سلسلہ سند سے صالح کا قول مروی ہے:

اقامت شروع ہونے کے بعد ایک شخص کو مسجد سے نکلتے دیکھ کر ابو ہریرہ سے فرمایا یہ رسول اللہ کا فرمان ہے۔

۱۳۷۵۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، شرح بن یونس، ابو حفص ابی ہریرہ، محمد بن حجادۃ، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول

۱- صحیح ابن حبان ۱۳۴، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۱۰/۱۰، وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۵۳، ومجمع الزوائد

۲۳/۵، والاذکار ۲۰۷، والذلالی المصنوعۃ ۱۳۶/۳.



مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

قیامت کے روز ظالم حکمران کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔

۱۳۷۵۶- سلیمان بن احمد، محمد بن ہاشم بن ابی دیمک، شریح بن یونس، ابو خالد احمد، مجالد، شععی، حارث کے سلسلہ سند سے علی کا قول

مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: اے لوگو! قلوب کی اصلاح کی کوشش کرو۔

۱۳۷۵۷- ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، محمد بن عبد اللہ حضرمی، شریح بن یونس ابو الحارث، ابراہیم بن خثیم بن عراق بن مالک کے والد و دادا کے سلسلہ سند سے ابو ہزیرہ کا قول مروی ہے:

۱۳۷۵۸- ابراہیم بن محمد بن حمزہ، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کے سلسلہ سند سے عبد الرحمن بن عمر سلمیٰ اور حجر بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر کے بعد آپؐ نے ایسا اثر انگیز وعظ فرمایا کہ ہماری آنکھیں پر غم ہو گئیں اور ہمارے قلوب دھک گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اس وعظ سے ہمیں آپؐ کا دنیا سے جلد رخصت ہونا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے آپؐ ہمیں کوئی وصیت کیجئے؟ آپؐ نے فرمایا میں تمہیں سمع و اطاعت کی وصیت کرتا ہوں، اگر تمہارا حاکم عبد و جشی ہی کیوں نہ ہو۔ میرے بعد متعدد اختلافات رونما ہوں گے۔ اس وقت تم پر مجھ سمیت خلفاء راشدین کی پیروی اور بدعات سے اجتناب لازم ہے، کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

۱۳۷۵۹- قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حامد بن شعیب، شریح بن یونس، یزید بن ہارون، عبد اللہ علی بن ابی مساور، عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

عبد المطلب کو خواب میں برز مزم کھودنے کا حکم دیا گیا؟ صبح انہوں نے قوم کو جمع کر کے خواب کا تذکرہ کیا قوم نے کہا اس کا مقام تو آپؐ معلوم کریں، چنانچہ دوسری شب انہیں خواب میں اس کے مقام سے مطلع کیا گیا، صبح پھر عبد المطلب نے قوم کو اس کے مقام سے آگاہ کیا قوم نے کہا وہ تو بنی خزاعہ کی جگہ ہے، اور وہ آپؐ کو اس کی اجازت نہیں دیں گے۔ لیکن عبد المطلب نے بنو خزاعہ کے حارث نامی شخص کو اپنے ساتھ کیا، اور دونوں نے کوشش کر کے کنواں کھود دیا۔

### (۲۶۷) سری سقطی ۴

۱۳۷۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے مجھے عذاب دوزخ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

۱۳۷۶۱- سری سقطی کا قول ہے:

۱- المعجم الصغير للطبرانی ۲۳۸/۱. مجمع الزوائد ۱۹۷/۵. ۲۳۶. والترغيب والترهيب ۱۶۷/۳. وكنز العمال ۱۳۶۳۳.

۲- مجمع الزوائد ۹۰/۲. والترغيب والترهيب ۳۱۹/۱. وكنز العمال ۲۰۵۷۵.

۳- سنن أبي داود ۴۶۰۷. سنن الترمذی ۲۶۷۶. مسند الامام احمد ۱۲۶/۲. ۱۲۷. و سنن الدارمی ۴۴/۱.

والمستدرک ۹۶/۱، ۹۷، ۳۸۰/۳. والمعجم الكبير للطبرانی ۲۳۶/۱۸. ۲۳۹. وصحيح ابن حبان ۱۰۲. والسنن

الكبير للبيهقي ۱۱۳/۱۰. والسنة لابن أبي عاصم ۴۹۶/۲. ومشكاة المصابيح ۱۶۵. وشرح السنة ۲۰۵/۱.

۴- تاريخ بغداد ۱۸۷/۹.



منجانب اللہ چہرہ کے سیاہ ہونے سے دن میں متعدد بار میں چہرہ کو دیکھتا ہوں۔

۱۳۷۶۲- سری کا قول ہے:

ذلت کے خوف سے اجنبی حالت میں دنیا سے جانا مجھے پسند ہے:

۱۳۷۶۳- سری کا قول ہے:

تیس برس سے شہد میں گوشت ملا کر کھانے کی طرف میرا نفس مجھے دعوت دے رہا ہے، لیکن تاحال ایسا نہیں ہو سکا۔

۱۳۷۶۴- سری کا قول ہے:

اللہ اور اس کی مخلوق عمل دخل کے بغیر میں نے فقط ایک لقمہ کھانے کیلئے بڑی جدوجہد کی، لیکن میں اپنے مقصد میں ناکام رہا۔

۱۳۷۶۵- سری کا قول ہے:

ایک روز ہم مکہ سے بعض مقامات کی زیارت کیلئے نکلے، راستہ میں سے ایک سبزی کا کچھا یہ سمجھ کر کہ اس میں کسی کا عمل دخل نہیں ہے میں نے اٹھا لیا، میں نے اس پر شکر ادا کیا۔ پھر ایک ساتھی نے مجھے ایک اور سبزی کا کچھا دیا، لیکن میں نے یہ کہہ کر کہ اس میں تمہارا عمل دخل ہے اسے قبول نہیں کیا۔

۱۳۷۶۶- سری کا قول ہے:

ایک وقت زمین پر صرف چار متقی تھے۔

(۱) حذیفہ مرعشی، (۲) ابراہیم بن ادہم، (۳) یوسف بن اسباط، (۴) سلیمان خواص۔

۱۳۷۶۷- سری کا قول ہے:

طرسوس میں گھر میں میرے ساتھ دو عبادت گزار جوان بھی تھے۔ وہ گھر کے تنور میں روٹی پکاتے تھے، ایک روز وہ تنور ٹوٹ گیا، میں نے اسکے عوض اپنی طرف سے ان کیلئے ایک دوسرا تنور بنوا دیا۔ لیکن انہوں نے تقویٰ کی بناء پر اس میں روٹی نہیں لگائی۔

۱۳۷۶۸- سری کا قول ہے:

ابو یوسف غسولی نے اہل روم سے جنگ کے موقع پر حلال ہونے کے باوجود ان کے کھانے اور پھل استعمال نہیں کئے۔ ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زہد تو حلال چیزوں ہی میں کیا جاتا ہے۔

۱۳۷۶۹- سری کے نزدیک دین کا حصول برائے کسب قابل مذمت تھا، اور ان کے نزدیک انسان کیلئے ذلت کا باعث تھا۔

۱۳۷۷۰- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن حسین بن حرب کا قول مروی ہے:

ایک بار میرے والد نے میرے ذریعہ سری کے پاس اسھال کی دوائی بھیجی، سری نے مجھ سے اس کی قیمت معلوم کی، میں نے کہا مجھے معلوم نہیں، سری نے فرمایا، اپنے والد کو میرا سلام دے دینا اور ان سے کہنا کہ ہم پچاس برس سے جس چیز (دین کو ہمیشہ بنانا) سے منع کر رہے ہیں آپ ہمیں اس کی دعوت دے رہے ہو۔

۱۳۷۷۱- محمد بن ابراہیم بن محمد کے سلسلہ سند سے علی بن عبد حمید غھاری کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار سری کے دروازہ پر دستک دی، سری نے دروازہ کے نزدیک کھڑے ہو کر فرمایا اے باری تعالیٰ مجھے مشغول کرنے والے کو مشغول کر، چنانچہ ان کی دعا کی برکت سے میں نے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۳۷۷۲- ابو عبد اللہ احمد بن محمد ابراہیم اصہبانی، ابو حامد احمد بن محمد بن حمدان، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:



پانچ صفات کا حامل انسان بہادر ہے:

(۱) استقامت، (۲) کوشش، (۳) بیدار، (۴) مناجات، (۵) ملانے کی یاد۔

۱۳۷۷۳- ابو عبد اللہ، ابو حامد، اسماعیل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دس چیزوں پر عمل کے ذریعہ محبت الہی کا حصول ممکن ہے:

(۱) نوافل پڑھنا، (۲) خیر خواہی، (۳) قرآن سے محبت کرنا، (۴) احکام الہی پر صبر کرنا، (۵) امر الہی کو ترجیح دینا، (۶) حیا

پیدا کرنا، (۷) محبت الہی میں مشقت برداشت کرنا (۸) قلیل پر راضی ہونا، (۱۰) قناعت سے کام لینا۔

۱۳۷۷۴- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن محمد، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

خوف الہی کے پیدا ہونے کے دس اسباب ہیں:

(۱) غم آخر، (۲) افسردہ رہنا، (۳) خشیت، (۴) کثرت گریہ، (۵) شب و روز تضرع (۶) مقامات راحت سے دور رہنا،

(۷) متفکر رہنا، (۸) قلب کا خائف ہونا، (۹) زندگی کا تنگ ہونا، (۱۰) مناجات۔

۱۳۷۷۵- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابو عباس سراج، سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

صبح و شام نفع کے حصول کی کوشش کرنے والے پر مجھے تعجب ہے۔

۱۳۷۷۶- ابراہیم بن محمد، ابو عباس سراج، سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

اگر نفوس بدنوں پر شفیق ہوتے تو ان سے زیادہ اپنی اولاد پر محبت کی وجہ سے شفیق ہوتے۔

۱۳۷۷۷- احمد بن محمد بن مقسم، ابو قاسم مطر زہ جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کاش پوری مخلوق کا غم مجھ پر ڈال دیا جاتا۔

۱۳۷۷۸- ابی، احمد، ابو قاسم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

انسان کا نفس انسان کو لوگوں سے دور کرنے والا ہے۔

۱۳۷۷۹- احمد بن محمد بن حسن، عباس بن یوسف شنگلی۔ محمد بن اسحاق سلمی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے اور خود کو صالح سمجھنے والا انسان دھوکہ میں ہے۔

۱۳۷۸۰- عمر بن احمد بن عثمان، علی بن حسین بن حزب قاضی، کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک صاحب بصیرت انسان سے عالم سوء کی علامت پوچھی گئی تو فرمایا شہرت کی وجہ سے دوسروں کو حقیر سمجھنے والا عالم سوء ہے۔

۱۳۷۸۱- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز سری نے کام میں تاخیر کرنے پر فرمایا اس سے قلب منتشر رہتا ہے۔

۱۳۷۸۲- سری کا قول ہے: اے لوگو ظاہر کو باطن کے مطابق بناؤ۔

۱۳۷۸۳- ابو جعفر سال کا قول ہے۔ سری نے میرے گرد لوگوں کے اجتماع کو ناپسند فرمایا۔

۱۳۷۸۴- سری کا قول ہے:

تواضع کے ساتھ عبادت الہی میں مشغول ہونا دخول جنت کا سبب ہے۔

۱۳۷۸۵- سری کا قول ہے:

عدم سوال دخول جنت کا شاک کٹ راستہ ہے۔



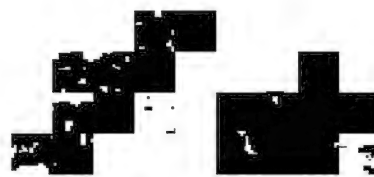
۱۳۷۸۷- جنید کا قول ہے:

ایک روز سری نے مجھ سے شکر کی تعریف پوچھی، میں نے جواب دیا نعمت کے وقت معاصی سے اجتناب کرنا۔ سری نے میری تحسین فرمائی۔

۱۳۷۸۸- جعفر بن محمد، نصر بن ابی نصر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

سری نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں درج ذیل شعر کہا۔  
محبت الہی سے عاری انسان کو کیا معلوم کہ اس کی موت کس حال میں آئیگی۔

۱۳۷۸۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسین بغدادی، احمد بن صالح، محمد بن عبدوس، عبدوس بن قاسم کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:



پانچ چیزوں کے علاوہ کل دنیا میں فضول ہے:

(۱) سیر کنندہ روٹی، (۲) سیراب کنندہ پانی، (۳) جسم کو چھپانے والا کپڑا، (۴) گزارہ لائق مکان، (۵) عمل کے مطابق علم۔  
۱۳۷۹۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

چار چیزیں انسان کی بلندی کا ذریعہ ہیں:

(۱) علم، (۲) ادب، (۳) عفت، (۴) امانت۔

۱۳۷۹۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں تیرے ہر قسم کے عذاب سے پناہ کا طالب ہوں۔

۱۳۷۹۲- عثمان بن محمد بن عثمان، ابو عباس قریشی، بکیر بن مقاتل بغدادی، عباس بن یوسف شکلی، احمد بن محمد صوفی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دو چیزیں تعلق مع اللہ کو ختم اور چار چیزیں تعلق مع اللہ کو مستحکم کرنے والی ہیں:

(۱) فرائض کے بجائے نوافل کا اہتمام، (۲) ظاہر کا باطن کے موافق نہ ہونا۔ (۱) بلا وجہ گھر سے باہر نہ جانا، (۲) جذبہ خدمت کا ہونا  
(۳) مصائب پر صبر کرنا، (۴) کرامت کو پوشیدہ رکھنا۔

۱۳۷۹۳- محمد بن احمد بن یعقوب بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، عبد اللہ بن میمون کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بڑی سے بڑی تکلیف کو منجانب اللہ نعمت سمجھنے کا نام صبر ہے۔

۱۳۷۹۴- محمد بن علی بن حبیش، عبد اللہ بن شاکر کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شب وظیفہ پڑھنے کے دوران محراب کی طرف پاؤں کرنے پر مجھے تنبیہ کی گئی جسکی وجہ سے میں نے ابدی طور پر اس سے اللہ سے معافی مانگی۔

۱۳۷۹۵- عمر بن احمد بن عثمان، جعفر کے سلسلہ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے سری کی خانقاہ میں جدید لوٹا شکستہ دیکھ کر ان سے اس کی وجہ پوچھی؟ سری نے فرمایا ایک شب میں نے اس کو پانی سے پر کر کے ٹھنڈا کرنے کیلئے ساجبان پر رکھ دیا، خواب میں ایک حسین و جمیل باندی نے مجھے اس پر تنبیہ کی، خواب ہی میں میں نے اسے پاؤں مارا، بیدار ہونے کے بعد میں نے اسے مکسور پایا۔

۱۳۷۹۶- ابو نصر ظفر بن احمد صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس فرغانی، علی بن عبد الحمید حلبی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:



باطن کے خلاف دعویٰ کرنے والا انسان گمراہ ہے۔

۱۳۷۹۷- ابونصر نسیا پوری صوفی، علی بن احمد ثعلبی، احمد بن فارس، علی بن عبد المجید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے: انسان کے اندر خوف ورجاء دونوں کا ہونا ضروری ہے۔

۱۳۷۹۸- احمد بن محمد بن محمد حسن عطار، ابو حسن بن ابی عباس زیات، محمد بن مفضل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا کی طرف توجہ سے تیرا اللہ سے رابطہ منقطع ہو جائیگا۔ اور زمین پر اکڑ کر مت چل، کیونکہ آخر یہی تیری کل آرام گاہ بننے والی ہے۔

۱۳۷۹۹- ابو حسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک نبی نے اپنی قوم سے فرمایا: اے لوگو حیاء داری اپناؤ۔

۱۳۸۰۰- جعفر بن محمد، محمد بن حسن، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

مقربین کے قلوب سوا بقی اور ابرار کے قلوب خواتیم سے معلق ہیں،

۱۳۸۰۱- گزشتہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تاریک شب میں قلوب نرم پڑ جاتے ہیں۔

۱۳۸۰۲- عبد اللہ، احمد بن محمد بن محمد بن عمر، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عبد اللہ بن مطرق کا قول ہے: عمل کی بہ نسبت اس کا خالی از ریاء ہونا اہم ہے۔

۱۳۸۰۳- احمد بن محمد، سعید بن عثمان کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

عمل کرنے کی نسبت درنگی نیت زیادہ اہم ہے۔

۱۳۸۰۴- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن بن عباس، محمد بن فضل کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

بھائیوں سے بھی راز افشا مت کرو، برے دوستوں سے احتیاط کرو۔ دشمن کی مانند دوست سے بھی بے خوف مت ہو۔

۱۳۸۰۵- ابو حسن بن مقسم، ابوبکر نساج کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

گھر کے باہر سے اندر رہنا اگر مجھے افضل معلوم ہوتا تو میں کبھی گھر سے نہ نکلتا۔

۱۳۸۰۶- ابن مقسم، ابوبکر نساج، کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

وقت ضائع کرنے والے انسان کو روز قیامت ندامت کا سامنا ہوگا۔

۱۳۸۰۷- ابن مقسم، ابوقاسم مطرز، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ابن مبارک نے فضیل سے فرمایا لوگوں سے ہم نے علم اور آپ سے حکمت حاصل کی۔

۱۳۸۰۸- جعفر بن محمد، ابن مقسم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار مرض کی حالت میں کچھ عبادت کرنے والے میرے پاس دیر تک بیٹھے رہے، پھر انہوں نے مجھ سے دعا کی درخواست

کی، میں نے دعا کی کہ اے اللہ ہمیں آداب عبادت کی تعلیم عطا فرما۔

۱۳۸۰۹- ابوبکر بن احمد بن محمد بن عقیل وراق نسیا پوری، احمد بن محمد بن ابراہیم بلاذری، عمری کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطشی کا قول مروی

ہے۔ ایک بار میرے استفسار پر سری نے فرمایا بھوک حکمت اور شکم سیری بدہضمی کا سبب ہے۔

۱۳۸۱۰- جعفر بن محمد، عمر بن احمد بن عثمان، کے سلسلہ سند سے احمد بن خلف کا قول مروی ہے:



ایک روز سری نے مجھ سے فرمایا ایک چڑیا سا بان پر آ کر بیٹھ جاتی ہے۔ میں روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر ہاتھ میں رکھ کر اس کے سامنے کر دیتا ہوں، وہ آ کر کھا لیتی ہے، لیکن ایک روز میرے عمدہ نمک کھانے کی وجہ سے اس نے ایسا نہیں کیا، میں نے اس وقت آئندہ عمدہ نمک کے استعمال سے توبہ کی تہ جا کر حسب سابق وہ میری طرف آئی اور اس نے اپنی غذا کھائی۔

۱۳۸۱۱- ابو حفص عمر بن شاہین واعظ، عبد اللہ بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک بار عید کے روز ایک یتیم کی حاجت پوری کرنے کی وجہ سے معروف کرخی نے دل سے میرے لئے دعا کی تھی۔ انھی کی دعا کی برکت کی بدولت مجھے یہ مقام رفیع حاصل ہوا ہے۔

۱۳۸۱۲- ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم اصبہانی، احمد بن محمد بن حمران نسا پوری، اسماعیل بن عبد اللہ شامی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

تین چیزیں اخلاق ابرار سے ہیں:

(۱) فرائض کی ادائیگی، (۲) محارم سے اجتناب، (۳) بیداری۔ تین چیزیں حصول رضاء الہی کا سبب ہیں، (۱) کثرت استغفار

(۲) تواضع، (۳) کثرت صدقہ کرنا۔ اور تین چیزیں اللہ کی ناراضگی کا سبب ہیں، (۱) لعب، (۲) مزاح، (۳) غیبت اور حسن ظن

یا اللہ ان سب کی اصل ہے۔

۱۳۸۱۳- محمد بن عبد اللہ رازی، عبد الواحد بن بکر، ابو بکر انماطی، احمد بن عمر خلکانی کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

عید کے موقع پر سری نے دوسرے شخص کے ثواب میں اضافہ کی نیت سے اسے ناقص سلام کیا۔

۱۳۸۱۴- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

مجھ سے تمام انسان مخنثین سمیت افضل ہیں۔

۱۳۸۱۵- محمد بن حسین موسیٰ، فضل بن جہان، علی بن عبد الحمید غصاری کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

نعمت کی ناقدری کرنے سے نعمت سلب کر لی جاتی ہے۔

۱۳۸۱۶- حاجت کا عدم اظہار استغنیٰ کا سبب ہے۔

۱۳۸۱۷- سری کا قول ہے: ادب عقل اور زبان قلب کی ترجمانی کرتی ہے، چہرہ قلب کا آئینہ ہے۔

۱۳۸۱۸- سری کا قول ہے:

قلب کی تین قسمیں ہیں:

(۱) پہاڑ کی مانند مضبوط، (۲) کھجور کے درخت کی مانند، (۳) پرندوں کے پروں کی مانند۔ نیز فرمایا غلبہ نفس سب سے بڑی

قوت ہے۔ بڑوں کے مطیع کے چھوٹے مطیع ہوتے ہیں۔ حقوق اللہ کا خیال معرفت کی نشانی ہے۔ عیوب نفس لا پرواہی اندھے پن اور

کثرت خطا، قلت صدق کی علامت ہے۔

پانچ چیزیں انسانی کامیابی کا ذریعہ ہیں:

(۱) حلال کمائی، (۲) عدم سوال، (۳) عدم خیانت، (۴) آلات معاصی کا عدم استعمال، (۵) عدم ظلم۔

پانچ باتیں احسن ہیں:

(۱) گناہوں پر گریہ، (۲) عیوب کی اصلاح، (۳) اطاعت الہی، (۴) قلوب کی شک سے پاکیزگی، (۵) خواہش کی مخالفت،

پانچ چیزیں تزکیہ قلب کا ذریعہ ہیں:



(۱) خوف الہی، (۲) اللہ سے امید وابستہ رکھنا، (۳) صرف اللہ سے حیا رکھنا، (۴) صرف اللہ سے محبت رکھنا، (۵) انس باللہ۔

۱۳۸۱۹- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

دین کو شہوۃ پر ترجیح دینے والا انسان قابل مدح ہے۔ اس کے خلاف کرنے والا انسان ہلاک ہونے والا ہے۔ جنید بن محمد کا قول مروی ہے سری کی وفات کے وقت میں ان کے سر ہانے رونے لگا، انہوں نے آنکھیں کھول کر میری طرف دیکھا تو میں نے ان سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اشرار کی محبت سے اجتناب کرو،

۱۳۸۲۰- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

سبب پر نظر کرنے والا طلب صادق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۱۳۸۲۱- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

کچھ لوگ مریضوں کی طرح کھاتے اور غرق ہونے والوں کی طرح سوتے ہیں۔

۱۳۸۲۲- جعفر بن محمد، جنید کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ہم لوگ اکٹھے جمعہ پڑھتے تھے، ایک روز جنازۃ کی وجہ سے مجھ سے جمعہ میں تاخیر ہو گئی۔ بعد میں جب میں نے جمعہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو میرے نفس نے کہا لوگ تجھے کیا کہیں گے۔ میں نے نفس سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تیس برس سے تو لوگوں کو دیکھانے کیلئے نماز پڑھتا رہا۔ لہذا اس دن سے ریاء سے حفاظت کی خاطر میں مختلف جگہوں پر نماز پڑھتا ہوں۔

۱۳۸۲۳- عبد اللہ، ابو عبد اللہ مقری کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ایک دیرانی سے سوال کیا کہ تمہیں سبزہ زار سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اس نے کہا قلوب کے تفکر کے سمندر میں غوطہ لگانے کی وجہ سے آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ لیکن سبزہ دیکھنے سے ان کی نسیم حیاۃ لوٹ آتی ہے۔

۱۳۸۲۴- احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر بن باقلانی، ابی کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

شحات کا تارک ترک شھوات پر قابو پالیتا ہے۔

۱۳۸۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے سری کا قول مروی ہے:

جمعہ میں اپنے گرد ہجوم کو دیکھ کر میں اللہ سے دعاء کرتا ہوں کہ اے اللہ انہیں عبادت کی ایسی حلاوت عطاء فرما کہ میرے پاس انکا اجتماع ختم ہو جائے۔

۱۳۸۲۶- سری کا قول ہے:

اے لوگو خالص رضا الہی کی خاطر اعمال صالحہ کرو۔

۱۳۸۲۷- جنید کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

پہلے ہم ابن جنبل اور بشر بن حارث کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے تھے، ان کے جانے کے بعد اب سری کے ذریعہ اللہ کی حفاظت طلب کرتے ہیں۔

۱۳۸۲۸- ابو حسن بزاز، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابن جنبل کا قول مروی ہے:

سری طیب غذا، اور شدت ورع سے مشہور تھے۔

۱۳۸۲۹- جنید کا قول مروی ہے:



سری اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے میں تمہارے لئے رجائے عبرت ہوں۔ اے جوانو! عمل جوانی کو غنیمت جان کر خوب عمل کرو۔ شب میں ذکر کرتے ہوئے سری بے حال ہو جاتے، پھر ان کی آنکھوں سے آنسو کا سمندر بیکراں امانڈ آتا۔  
۱۲۸۳۰۔ سری کا قول مروی ہے:

لوگوں کا یہ حال ہے کہ اگر ان کا نفس جسم ہلاک ہو جائے تو پھر بھی وہ رجوع الی اللہ نہیں کرتے، اور میرا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

۱۲۸۳۱۔ سری کے سامنے کوئی بات ذکر کی گئی تو فرمایا: تو فرمایا یہ زاد (توشہ) قبر سے نہیں ہے۔

۱۲۸۳۲۔ ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مفید، ابو عبد اللہ محمد بن عبید، سری، ہشتم، عبد اللہ بن ابی صالح کے والد کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

تیرا ساتھی تجھے جو صدقہ کرے اس کو (محبت کے ساتھ) دائیں ہاتھ میں لے۔

۱۲۸۳۳۔ محمد بن علی سہل، محمد بن فضل بن جابر، سری بن مغلس و داؤد بن عمرو، مروان بن معاویہ، عبد الواحد بن ایمن مکی، عبید بن ذبیحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

۱۔ احد کے روز کفار کے شکست کھانے کے بعد آپ علیہ السلام نے فرمایا اے باری تعالیٰ تمام تعریفیں آپ ہی کیلئے ہیں آپ کے بند کو کوئی کھول اور آپ کے کھلے کو کوئی بند نہیں کر سکتا۔

۱۲۸۳۴۔ حسن بن علی بن شہریار، سری بن مغلس، سفیان بن عیینہ، مجالد، کے سلسلہ سند سے شعبی کا قول مروی ہے:

فاطمہ بنت قیس نے اپنے بھائی کو (حدیث الجساسة) سنائی۔

۱۲۸۳۵۔ حسن بن علی، سری بن مغلس، عبد اللہ بن میمون، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ہمارے سامنے تشریف لائے، آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔

(۴۶۸)۔ ابراہیم بن شماس

۱۲۸۳۶۔ سلیمان بن احمد، احمد بن علی البر بھاری، ابراہیم بن شماس، اسماعیل بن عیاش، عبد الرحمن بن زیاد بن انعم، سلیمان بن عمار، مسلم بن میاری کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہؓ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے:

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، وسنن ابی داؤد ۳۲۵۵، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۶۵/۱۰، والمستدرک

۳۰۳/۲، وفتح الباری ۳۲۸/۱۲، ومشکاۃ المصابیح ۳۴۱۵۔

۲۔ مسند الامام احمد ۳۲۳/۳، والمستدرک ۵۰۶/۱، والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۰/۵، والادب

المفرد ۲۹۹، ومجمع الزوائد ۱۲۱/۶۔

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰، وسنن ابی داؤد ۴۷۲۱، وفتح الباری ۲۶۷/۱۳، ومشکاۃ المصابیح ۲۶۷/۱۳۔

۴۔ تاریخ بغداد ۹۹/۶۔

۵۔ تاریخ بغداد ۱۰۰/۶۔



۱۔ لوگو حضرت سلیمان کی متجانب اللہ عطاء کردہ عظیم الشان حکومت سے تم واقف ہو، لیکن اس کے باوجود حضرت سلیمان میں نہایت درجہ تواضع تھی،  
۲۔ جسکی بناء پر انہوں نے کبھی آسمان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

### (۴۶۹)۔ محمد بن عمرو مغربی

۱۲۸۳۷۔ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن محمد فارسی، کے سلسلہ سند سے ابو زرہ کا قول مروی ہے:  
محمد بن عمرو مغربی نے میرے پاس اٹھارہ روز قیام کے دوران کوئی خورد و نوش نہیں کیا۔ مصر میں میں نے ان سے بڑا اصلاح یافتہ انسان نہیں دیکھا۔

۱۲۸۳۸۔ ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن ایوب کے سلسلہ سند سے محمد بن عمرو مغربی کا قول مروی ہے:  
میں پورے ماہ رمضان میں پندرہ دن کے وقفہ سے صرف دو روٹی کھاتا ہوں۔  
۱۲۸۳۹۔ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، ولید بن مسلم، عبد الرحمن بن یزید بن جابر کے سلسلہ سند سے ابو امامہ کی باندی کا قول مروی ہے:

میرے آقا، ابو امامہ فیاضی کی وجہ سے کثرت سے صدقہ کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتے تھے، ایک روز ان کے پاس صرف تین دینار تھے۔ وہ بھی انہوں نے یکے بعد دیگر آنے والے سائلوں پر خرچ کر دیئے۔ اس روز ان کا روزہ تھا۔ میں نے ان کو نماز ظہر کیلئے بیدار کیا، بیدار ہونے کے بعد وہ نماز کیلئے تشریف لے گئے، میں نے قرض لے کر ان کیلئے افطاری تیار کی، پھر ان کے بستر کی صفائی کے دوران، بستر کے نیچے سے مجھے تین سو دینار ملے۔

ابو امامہ نماز مغرب کے بعد تشریف لائے، میں نے کھانا پیش کیا تو بہت خوش ہوئے، کھانے سے فراغت پر میں نے ان کو تین سو دینار کے بدلے میں بتایا تو وہ بے حد خوش ہوئے، میں نے اسی وقت زنا رتوڑ کر اسلام قبول کر لیا، ابن جابر کہتے ہیں کہ میں نے اس سے باندی کو محض کی مسجد میں خواتین کو قرآن و سنت کی تعلیم دیتے دیکھا۔

۱۲۸۴۰۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، ابن عمرو مغربی، عثمان بن سعید، محمد بن مہاجر، ابن حلس کے سلسلہ سند سے ابو ادریس کا قول مروی ہے:

حضرت موسیٰ نے اللہ سے قیامت کے روز عرش کے سایہ میں جگہ حاصل کرنے والے لوگوں کے بارے میں سوال کیا؟ اللہ نے فرمایا میرے ذکر میں مشغول رہنے والے افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ سے برگزیدہ بندوں کے بارے میں سوال کیا، اللہ نے فرمایا پاکیزہ قلوب، تواضع اور صدق کے حامل افراد۔ پھر حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ جنتیوں کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا زنا، سود، رشوت سے اجتناب کرنے والے اور حق و صدق کے حامل افراد۔

۱۲۸۴۱۔ محمد بن علی، ابو عباس، قتیبہ، محمد بن عمرو مغربی، عطاء بن خالد، محمد بن ابی بکر بن مطرف بن عبد الرحمن بن عوف کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

ایک شب آپ علیہ السلام کا قیام میرے پاس تھا، شب کو میں بھی آپ کے پیچھے نماز میں مشغول ہو گئی، نماز کے بعد آپ نے دعا فرمائی، دوران دعا کمرہ تین بار خوب روش ہوا، فراغت کے بعد میں نے آپ سے اسکی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا میں نے اپنی امت کے بارے میں اللہ سے تین بار سوال کیا، اللہ نے تینوں بار میرا سوال پورا کیا، جس پر تینوں بار میں نے اللہ کا شکر ادا کیا،



## (۴۷۰) بشیر طبری

۱۴۸۴۲- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، زیاد بن ایوب، احمد بن الحواری کے سلسلہ سند سے ابو عمر و کندی کا قول مروی ہے:

ایک بار رومیوں نے بشیر طبری کی چار صد بھینسوں پر قبضہ کر لیا، طبری نے اپنے لڑکے اور میرے ہمراہ ان کا تعاقب کیا تعاقب کرتے کرتے ہم نے بھینس لے جانے والے غلاموں پر قابو پا لیا، لیکن انہوں نے کہا ہم سے بھینس چھوڑ کر بھاگ گئی ہیں، بشیر نے ان سے کہا رضاء الہی کی خاطر تم بھی آزاد ہو۔ ان کے لڑکے کو ان کی بات ناگواری گزری، طبری نے فرمایا اے میرے لڑکے، اس وقت اللہ کی طرف سے مجھ پر آزمائش آگئی ہے، میں اس میں سرخ رو ہونا چاہتا ہوں۔

## (۴۷۱) خزیمہ عابد

عبداللہ، ابو حسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ، حسن بن یحییٰ بن کثیر غزیری کے سلسلہ سند سے خزیمہ بن محمد کا قول مروی ہے: ایک نبی کا ایک مصیبت زدہ شخص کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے اسکی دفع مصیبت کیلئے دربار الہی میں دعاء کی، اللہ کی طرف سے ندا آئی اے میرے نبی اس شخص سے تو پوچھ لو کہ کیا وہ خود بھی چاہتا ہے۔ چنانچہ نبی نے اس مصیبت زدہ انسان سے اس بابت بات کی تو اس نے جواب میں کہا۔ میں اپنا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔

## (۴۷۲) قادم دیلمی

۱۴۸۴۳- عبداللہ، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے: میں نے فضیل بن عیاض سے صالحین کی علامت پوچھی؟ انہوں نے فرمایا خالی از ریا ہونا۔

۱۴۸۴۴- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قادم دیلمی کا قول مروی ہے: ایک راہب نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا انسان پر بوڑھا پے کا طاری ہونا خود اسکے لئے وصیت ہے۔

## (۴۷۳) احمد بن عمر

۱۴۸۴۵- ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، عون بن ابراہیم بن حلت، احمد بن غزحمصی کے سلسلہ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے سوال کیا؟ فرمایا تمام فکروں کو بلا طاق رکھ کر فکر آخرۃ اختیار کرنے والے انسان کو انس باللہ کی حقیقت نصیب ہوتی ہے۔ پھر دوسرے سوال پر انہوں نے کہا حلال طریقہ پر کھاؤ، پھر تیسرے طریقے پر فرمایا مخالفت نفس میں راحت ہے، پھر چوتھے سوال کے جواب میں فرمایا اصل راحت تو انسان کو جنت میں حاصل ہوگی۔ پھر پانچویں کے جواب میں فرمایا شب بیداری اور روزہ وصل الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔ پھر چھٹے کے سوال کے جواب میں کہا خوف و شفقت علم کی نشانی ہیں۔ پھر ساتویں سوال کے جواب میں فرمایا حرص و رغبت جہل کی علامت ہیں، پھر آٹھویں سوال کے جواب میں فرمایا شبہات سے اجتناب تقویٰ کی علامت ہے۔ پھر نویں سوال کے جواب میں کہا معاصی کے خوف سے میں اس کنیہ میں گوشہ نشین ہوں۔ اور یہیں پر منجانب اللہ میرے خورد و نوش کا بندوبست ہو جاتا ہے۔



### (۴۷۴) بشر بن بشار

۱۳۸۴۶- محمد بن احمد غمر، ابی، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کے سلسلہ سند سے بشر بن بشار کا قول مروی ہے: میں نے ایک عابد سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے ترک خواہشات کے ذریعہ رضاء الہی کے حصول کی وصیت کی۔ پھر ایک اور عابد سے میں نے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے فرمایا تقدیر الہی پر راضی ہو جاؤ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

### (۴۷۵) مجاہد صوفی

۱۳۸۴۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد عباس، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے مجاہد صوفی کا قول مروی ہے: اے لوگو! اللہ کو صاحب اور فقر کو لازم پکڑو۔ قرآن کو کلام، رسول کو دعاء، فرشتوں کو جلساء اور اللہ کو انیس بنانے والا انسان کامیاب ہے۔

### (۴۷۶) ابوا بیض

۱۳۸۴۸- عبد اللہ بن محمد بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد عباس، سلمہ بن شعیب، سہل بن عاصم، علی بن غنم کے سلسلہ سند سے ابو حفص جزری کا قول مروی ہے:

ابوا بیض نے اپنے بھائی کو خط لکھا جس کا متن یہ تھا۔ اما بعد اے بھائی! تم دنیا میں صرف اپنی اصلاح کے مکلف کئے گئے ہو، تمہاری اصلاح ہونے کی صورت میں کوئی چیز نقصان دہ نہیں۔ اے بھائی حلال و حرام میں تمیز کرو۔

### (۴۷۷) (۴۷۸) احمد میمون و احمد موصلی

۱۳۸۴۹- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے احمد میمون کا قول مروی ہے: میں نے احمد موصلی کو بحوالہ ابو عالیہ ایک حدیث سنائی کہ اے لوگو! بہترین جنت کی طرف دوڑو، یہ بات سکر وہ بے ہوش ہو گئے۔ (۴۷۹)۔ عرف یمانی، کے فرامین۔

۱۳۸۵۰- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کے سلسلہ سند سے عریف یمانی کا قول مروی ہے: لایعنی میں مشغولیت اللہ سے اعراض کی علامت ہے۔

### (۴۷۹) عریف الیمانی

۱۳۸۵۱- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمود، یوسف بن سعید بن مسلم، علی بن بکار کی سند سے مروی ہے کہ میں نے عریف یمانی کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ کے بندہ سے اعراض کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ اسے ایسے کام میں مشغول کر دے جو نفع مند نہ ہو۔

### (۴۸۰) عرفیہ الکونی

۱۳۸۵۱- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شعیب، ابراہیم بن جنید کے سلسلہ سند سے خلف بن تمیم کا قول مروی ہے: عرفیہ ایک کوئی عابد جو ان تھے، وہ مسلسل شب بیدار رہتے تھے، ان کا قلب خوف الہی سے لبریز تھا۔

### (۴۸۱) عمر بجلی

۱۳۸۵۲- عبد اللہ بن محمد، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ثابت خطاب، رجا بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے عمرو بن جریر کا قول مروی ہے: ایک روز میں چند کوئی جوانوں کے ساتھ جا رہا تھا، میں نے گناہ کا ارادہ کیا تو غیب سے ندا آئی قیامت کے روز ہر انسان کے



اعمال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ اسی وقت میں نے اللہ کے حضور معافی سے توبہ کی۔

### (۴۸۲) محمد بن ابی قاسم

۱۴۸۵۳- عبد اللہ، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد سفیان کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی قاسم کا قول مروی ہے:

ایک عابد کے حاکم وقت کے سامنے بولنے پر ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے، بعد ازاں انہیں ان کی خانقاہ منتقل کر دیا گیا، لوگوں کے اظہار افسوس کرنے پر انہوں نے فرمایا اس کے بجائے مجھے اس پر مبارک باد دو، پھر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ میں رغائب کی جگہ پہنچ کر عجائبات کا نظارہ کر رہا ہوں۔ یا الہی تیری راہ میں تکلیف برداشت کنندہ انسان کی کیا ہی شان ہے۔

### (۴۸۳) سباع الموصلی

۱۴۸۵۴- محمد بن احمد بن محمد عبدی، احمد بن محمد عبدی، ابو بکر قریشی، عون بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کا قول مروی ہے:

مضاء نے سباع موصلی سے زہد کی انتہا کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا انس باللہ اسکی انتہا ہے۔

### (۴۸۴) محمد بن نمیری

۱۴۸۵۵- ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ثنی بن معاذ غنیری کے سلسلہ سند سے محمد بن سباع نمیری کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت عیسیٰ بن مریم بلا دشنام میں جارہے تھے کہ چلتے چلتے بادل گر جتنا شروع ہو گئے، اور موصلادھار بارش شروع ہو گئی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جائے پناہ تلاش کی، دور سے ایک خیمہ نظر آیا، اس کے قریب پہنچے تو اس میں ایک خاتون تھی، حضرت عیسیٰ پیچھے کو ہٹے تو وہاں ایک شیر بیٹھا تھا، حضرت عیسیٰ نے اس پر ہاتھ رکھ کر دربار الہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ آپ نے میرے علاوہ ہر چیز کیلئے ٹھکانہ بنایا ہے، اسی وقت منجانب اللہ ندا آئی کہ اے عیسیٰ بن مریم تیرا مستقر میری رحمت ہے، قیامت کے روز اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی ایک سو حوروں سے تیری شادی کرونگا۔ اور آخرت کے حساب سے چار ہزار سال تک تیری شادی کا ولیمہ کرونگا، اور ایک منادی کے ذریعہ اعلان کرواؤنگا کہ دنیا کے زاہدین آج امام الزہاد حضرت عیسیٰ بن مریم کی زیارت کر لیں،

### (۴۸۵) مسکین صوفی

۱۴۸۵۶- عبد اللہ، ابو حسن عبدی، ابو بکر بن ابی الدنیا، محمد بن حسین برجلانی، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے

ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے:

زہد کی تین قسمیں ہیں:

(۱) زہد فرض، (۲) زہد فضل، (۳) زہد سلامت، حرام سے اجتناب زہد فرض، حلال سے اجتناب زہد فضل اور شبہات سے اجتناب زہد سلامت ہے۔

### (۴۸۶) ابو ایوب

۱۴۸۵۷- عبد اللہ، حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید، ابو ایوب کے سلسلہ سند سے بعض اہل اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا کو عبرت کی آنکھ سے دیکھنے کے مطابق انسان کا قلب روشن ہوتا ہے۔ اور قلب کے روشن ہونے کے بعد انسان کو فکر آخرت لاحق ہوتا ہے۔ اس کے بعد انسان کی عبرت کا چراغ مسلسل روشن رہتا ہے، ابو ایوب کا قول ہے: اے انسان آخرت کی تیاری کو



چھوڑ کر خواہشات کی طرف متوجہ ہونے سے احتراز ہے۔

### (۲۸۷) ابو عبد اللہ برانی

۱۳۸۵۸- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، محمد بن حسین، بزجانی، حکیم بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برانی کا قول مروی ہے:

ہر حال میں اللہ کو راضی کرنے والا انسان قیامت کے روز سب سے افضل و بلند مقام حاصل کریگا۔ قیامت کے روز زاہد معاصی کے بوجھ سے آزاد ہوگا۔ اعمال کے ثواب پر عدم نظر کرنے والے پر ہر عمل بھاری ہوتا ہے۔

### (۲۸۸) احمد بن موسیٰ ثقفی

۱۳۸۵۹- عبد اللہ، ابو حسن فہری، کے سلسلہ سند سے ابو بکر کا قول مروی ہے:

احمد بن موسیٰ ثقفی نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) اے جہول انسان زجر کے باوجود تو نواہی کا مرتکب ہے اور (۲) شب و روز تو لہو و لعب میں مشغول ہے اور تجھے معلوم نہیں کہ یہ سب انگی ہلاکت کا سامان ہے (۳) ایک محل کے نزدیک سے تیرا گزر ہوا تو اس میں چار پائی پر موجود ایک شخص کے بارے میں میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے (۴) لوگوں نے بتایا یہ ہلاک ہونے والا بادشاہ ہے۔

### (۲۸۹) ابو محرز طغافوی

۱۳۸۶۰- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، برجلانی، عون بن عمارۃ کے سلسلہ سند سے ابو محرز طغافوی کا قول مروی ہے:

اہل عقل بلند درجات بلند اعمال کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں، کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ بلند درجات کا حصول مذکورہ طریقہ کے علاوہ ناممکن ہے۔ اور اللہ سے امیدیں وابستہ رکھنے والے شخص کیلئے روز قیامت عند اللہ بڑی راحت اور کشادگی ہوگی۔ نیز فرمایا: لوگ مقدر سے زائد دنیا حاصل نہیں کر سکتے اس کے برعکس وہ آخرت سے اعراض برتنے والے ہیں، حالانکہ اس کے بارے میں سعی کرنے سے روز قیامت نجات کی امید ہے۔

### (۲۹۰) خثیم عجلی

۱۳۸۶۱- عبد اللہ، احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ابو عبد اللہ تميمی، شریح عابد کے سلسلہ سند سے خثیم بن حشہ عابد ابو بکر عجلی کا قول مروی ہے:

(۱) اے دنیا کو خطبہ نکاح دینے والے انسان، اس کا آئے دن جدید شوہر ہوتا ہے، (۲) دنیا نے اپنے نکاح دینے والوں کو قتل نہیں کیا، بلکہ وہ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے قتل ہوئے ہیں۔ (۳) میں دھوکہ زدہ انسان ہوں، کیونکہ بلاء رفتہ رفتہ میرے جسم میں حلول کر رہی ہے، (۴) اے لوگو موت کی تیاری کرو، کیونکہ ہر روز ایک منادی لوگوں کو قبر کی تیاری کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

### (۲۹۱) حسن حفری

۱۳۸۶۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن حبیب، ابراہیم بن جنید، قواریری کے سلسلہ سند سے ابو عمران تمار کا



قول مروی ہے:

ایک روز نماز فجر سے قبل میں نے حفری کی مسجد میں لوگوں کا شور سنا جو کہ حفری کی دعاء پر آمین کہہ رہے تھے، لیکن مسجد کھلنے کے بعد مجھے کوئی نظر نہیں آیا، میں نے حفری سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل نصیبین کے کچھ جن ہیں جو ہر شب جمعہ کو میری ختم قرآن کی دعا میں شریک ہوتے ہیں۔

### (۴۹۲) حازم الحنفی

۱۲۸۶۳- عبد اللہ بن محمد، یثیم بن خلف دوری، محمد بن اسحاق بکائی کے سلسلہ سند سے خالد بن سفر کا قول مروی ہے: حازم حنفی کا سر و جد کی حالت میں دیوار میں مارنے کے وجہ سے خون آلود ہو جاتا ہے۔ میرے سامنے سلیم نے ایک شخص کو حازم کے سر کے خون آلود ہونے کے خوف کی وجہ سے قرآن کی تلاوت سے منع کر دیا۔

### (۴۹۳) قیس بن سکن

۱۲۸۶۴- عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد سوار، ابو بلال اشعری کے سلسلہ سند سے منصور بن خوشب کا قول مروی ہے: قیس بن سکن سے خاموشی کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا زبان کی درندہ کی مانند ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے ڈنگ سے خطرہ ہے۔

### (۴۹۴) حکم بن ابان

۱۲۸۶۵- عبد اللہ بن محمد، ابن ماہان رازی، اسحاق بن ضیف کے سلسلہ سند سے اہل عوف کے بعض مشائخ کا قول مروی ہے: حکیم بن ابان اہل یمن کے سردار تھے، شب میں نماز میں مشغول رہتے تھے، نیند کے غلبہ کی وجہ سے دریا میں جا کر فرماتے میں مچھلیوں کے ساتھ تسبیح کر رہا ہوں۔

### (۴۹۵) ابو اسحاق تیمی

- ۱۲۸۶۶- عبد اللہ، احمد بن عمر، عبد اللہ بن عبید کے سلسلہ سند سے ابو اسحاق قریشی تیمی کے اشعار درج ذیل ہیں۔
- (۱) دنیا کے براہوتے کے باوجود ہم اس میں تنافس کرتے ہیں حالانکہ اس کے مصائب ہماری عبرت کیلئے کافی ہیں۔
  - (۲) روز افزوں دنیاوی عمر کم ہو رہی ہے۔
  - (۳) گویا لوگ میرا جنازہ اٹھا کر لے جا رہے ہیں، اور میری قبر پر مٹی ڈال رہے ہیں۔
  - (۴) موت کے مجھ پر نوحہ کرنے کے باوجود میں اس سے غافل ہوں۔
  - (۵) اے لذتوں کو توڑنے والی موت تجھ سے جائے فرار ناممکن ہے۔
  - (۶) میں موت کو ناپسند کرنے اور دنیا و اس کی لذات سے خوش ہونے والے شخص کی مانند ہوں۔
  - (۷) آخر کب تک یہ صورتحال رہے گی۔
  - (۸) ہم میں سے ہر شخص کو دنیا سے جانا ہے۔

### (۴۹۶) ابو کریمہ عبدی

۱۲۸۶۷- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مؤذن، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن سفیان احمد بن ابی الحواری، عیسیٰ بن ہذیل کے سلسلہ سند سے ابو



کریمہ کا قول مروی ہے: اے ابن آدم ایک دن تو نے اس دنیا سے ضرور جانا ہے۔

### (۴۹۷) علی بن ثابت

۱۳۸۶۸- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلہ سند سے علی بن ثابت کا قول مروی ہے: اے انسان دنیا و آخرت میں سے ایک کو اچھی بنالے۔

### (۴۹۸) سلیمان بن حیاء احمد

۱۳۸۶۹- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، عبد اللہ بن محمد، احمد بن ابراہیم، سلمہ بن غفار کے سلسلہ سند سے حجاج بن احمد کا قول مروی ہے: ابو احر نے مجھے ایک خط لکھا جس کا مضمون درج ذیل تھا۔

اے حجاج بن محمد خوب سمجھ لو صدیقین روز بروز اعمال صالحہ میں ترقی کی کوشش کرتے ہیں۔

### (۴۹۹) محمد بن معاویہ

۱۳۸۶۹/۱- ابی احمد بن محمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن عباس بن محمد کی سند سے محمد بن معاویہ الصوفی کہتے ہیں کہ حکماء میں ایک حکیم کا عقلمندوں کی ایک جماعت پر گزر رہا اور وہ ایک قبرستان میں بیٹھے تھے تو اس نے کہا اے زندوں کی جماعت! تمہیں مردوں کے پاس کس نے روک رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم عبرت کے لئے بیٹھے ہیں حکیم نے کہا میں تمہیں اس ذات کی پناہ دیتا ہوں جس نے تمہیں زندگی دی کیا تم اس کی ذات کی طرف نہیں جھکتے جس نے تمہیں زندگی عنایت فرمائی ہے۔

### (۵۰۰) مغیث الاسود

۱۳۸۷۰- عبد اللہ، احمد بن محمد، عبد اللہ بن محمد قریشی کے سلسلہ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے: اے لوگو! ہر روز عبرت کیلئے قبرستان جایا کرو، اور حصول جنت کیلئے کوشش کیا کرو۔ اور عذاب دوزخ کو یاد کر کے اس سے پناہ طلب کیا کرو۔

### (۵۰۱) محمد بن صالح تیمی

۱۳۸۷۱- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید اللہ کے سلسلہ سند سے محمد تیمی کا قول مروی ہے: بعض علماء قرآنی آیت وفی الارض آیات للموقنین کی تلاوت پر فرماتے تھے، اے باری تعالیٰ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آسمان وزمین اپنی چیزوں سمیت آپکی ذات پر دال ہیں۔ اور کما حقہ آپکی حمد کی گواہی دینے والے ہیں۔ اور آپکی ربوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں، اور وہ آپکی ذات و صفات کی حقیقت تک عدم رسائی کے مقرر ہیں۔

### (۵۰۲) علی بن حسین

۱۳۸۷۲- عبد اللہ، ابو حسن بن ابان، ابو بکر بن عبید کے سلسلہ سند سے علی بن حسن کا قول مروی ہے: بعض علماء سے فکر پیدا کرنے والے سبب کے بابت سوال کیا گیا؟ تو فرمایا اجتماع، ہوم فکر مندی کا، فکر مندی بصارت کا اور بصارت عمل کا سبب بنتی ہے۔ پھر ان سے عمل کے سبب کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا حد درجہ فضائل کا شوق، اور شوق کا وقار، خشوع اور تواضع ہے، اور یہ چیزیں انسان میں عظمت الہی پیدا کرتی ہیں، اور ایسے انسان کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت کا جام پلاتے ہیں اور اسے اجر جزیل سے نوازتے ہیں۔



## (۵۰۳) خطاب عابد

۱۲۸۷۳- محمد بن احمد بن عمر عبدی، احمد بن عمر عبدی، عبد اللہ بن محمد، ابراہیم بن سعید، موسیٰ بن ایوب، مخلد کے سلسلہ سند سے خطاب عابد کا قول مروی ہے:

﴿اولیاء اللہ کو انسان کے گناہوں کی نحوست ضرور محسوس ہوتی ہے۔﴾

## (۵۰۴) ابو جعفر محمول

۱۲۸۷۴- محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد، علی بن ابی مریم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن حبیب کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات کے باوجود میں آپ کی نافرمانی میں مبتلا ہوں۔

## (۵۰۵) عمر صوفی

۱۲۸۷۵- محمد بن احمد، ابی، عبد اللہ بن محمد، محمد بن ادریس کے سلسلہ سند سے اسحاق بن عباد کا قول مروی ہے:

میں نے عمر صوفی سے مکہ کے راستہ میں جاتے ہوئے سوال کیا کہ آپ کا یہ سفر سواری پر ہو رہا ہے؟ فرمایا عاصی انسان اپنے مولیٰ کے پاس سوار ہو کر کیسے جاسکتا ہے۔

## (۵۰۶) عباس مجنون

۱۲۸۷۶- عبد اللہ، احمد بن جعفر بن حانی، محمد بن یوسف بناء، ابراہیم ہروی کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے:

ایک بار بنان کی پہاڑی پر مجھے ایک درویش، صوفی منش شخص نظر آئے، وہ مجھے دیکھتے ہی درخت کی آڑ میں چھپ گئے، میں نے انہیں قسم دی تو وہ میرے سامنے آ گئے، پھر میں نے ان سے جنگل میں گوشہ نشین ہو کے اس قدر تکالیف برداشت کرنے کی وجہ دریافت کی؟ انہوں نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے:

(۱) اے باری تعالیٰ آپ کے علاوہ کون میرا خیال کرے گا اے باری تعالیٰ آپ کے دربار میں التجا کرنے والے عاصی (مجھ) پر آج رحم فرما۔ (۲) آپ ہی میرے لئے جائے سوال و سرور ہیں، میرا قلب آپ کے علاوہ کسی کی طرف مائل ہوتا ہی نہیں۔

(۳) اے میرے آقا! میرا شوق بہت طویل ہو چکا ہے، نا معلوم آپ سے کب ملاقات ہوگی۔

اس کے بعد وہ درویش غائب ہو گئے، میں نے انہیں بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں ملے۔ پھر ایک روز ابو سلیمان دارانی کے غلام سے ملاقات پر میں نے انکو اس درویش کی خبر دی اور ان کے سامنے ان کی صفات بیان کیں، انہوں نے آہ! بھر کر فرمایا وہ تو قانع ساٹھ سال سے عبادت کرنے والے عباس مجنون تھے۔

## (۵۰۷) شہاد مجذوم

۱۲۸۷۷- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن محمد عباس۔ سلمہ بن شیب، ہبل بن عاصم، محمد بن عیینہ کے سلسلہ سند سے مخلد بن حسین کا قول مروی ہے:

ایک بار بھری بزرگ شہاد نے مرض برص میں عیادت کیلئے آنے والوں سے فرمایا الحمد للہ اس حالت میں بھی میرے شب کے وظائف جاری ہیں، صرف مجھے نماز جمعہ میں عدم حاضری کا الحسوس ہے۔



## (۵۰۸) ابوسعید براقی

۱۳۸۷۸- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الجواری، ابوسعید براقی، عبید اللہ بن زحر حداد، صالح مری، حوشب  
سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

اے لوگو اگر تمہیں نماز، ذکر و تلاوت قرآن میں لذت محسوس ہو رہی ہے تو نبھاؤ نہ اپنی فکر کو۔

## (۵۰۹) کریم ابوہاشم

۱۳۸۷۹- عبد اللہ بن محمد، علی بن محمد عسکری، ابراہیم بن جعفر حلوزانی، محمد بن معاویہ ازرق کے سلسلہ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:  
بعض لوگ اپنے مال کے اعتبار سے اور بعض اللہ پر حسن ظن رکھ کر خرچ کرنے والے ہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا یقین ہے۔  
۱۳۸۸۰- احمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد بن سعید، عباس بن حمزہ، احمد بن ابی الجواری کے سلسلہ سند سے ابوہاشم کا قول مروی ہے:  
غور و خوض کے بعد معلوم ہوا کہ متفرد لوگ ہی دین کی حقیقت تک پہنچنے والے ہیں۔

## (۵۱۰) مسعود الچھمی

۱۳۸۸۱- ابراہیم بن محمد بن محمد بن محمد بن اسحاق ثقفی، عبید اللہ بن جریر، کے سلسلہ سند سے سلیمان بن موسیٰ کا قول مروی ہے:  
خالد کے بھائی کو مسعود کی خواب میں زیارت ہوئی تو خالد نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں  
نے فرمایا اللہ نے مجھے قریب کر کے فرمایا اے مسعود تم بہت دیر سے میرے پاس پہنچے اب میں تم سے راضی ہوں۔

## (۵۱۱) زہیر بانی

۱۳۸۸۲- عبد اللہ بن جعفر، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے زہیر بن نعیم کا قول مروی ہے:  
دین دو چیزوں کے ذریعہ تام ہوتا ہے۔ (۱) صبر، (۲) یقین ان میں سے ایک کے مفقود ہونے سے دوسرا ناقص رہیگا۔  
۱۳۸۸۳- عبد اللہ، احمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے عبد العزیز بن یوسف کا قول مروی ہے:  
بصرہ سے جاتے وقت تکلی بن سعید، عبد الرحمن بن مہدوی اور زہیر سے ملا، زہیر نے مجھے تقویٰ میں اختیار کرنے اور قاضی  
و حکماء وغیرہ سے ترک تعلقات کی وصیت کی۔

۱۳۸۸۴- عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عاصم کا قول ہے:

ایک بار میں زہیر کے ساتھ تھا کہ ہم نے ایک شخص کو قرآن کی تلاوت کرتے دیکھا، زہیر نے کھڑے ہو کر اس کی قرأت سنی  
پھر مجھ سے فرمایا اس کی قرأت سے دھوکہ نہ کھانا یہ شخص بڑا شریعہ ہے، اس وقت تو میں خوف کی وجہ سے ان سے اسکی وجہ نہ پوچھ سکا، بعد میں  
ایک موقع پر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس کے دنیا پرست ہونے کی وجہ سے میں نے اسے تشریف کہا تھا۔ نیز فرمایا  
میں ایک گھڑی کیلئے بھی متوکل نہیں بن سکا۔

۱۳۸۸۵- احمد سے حصین بن جمیل کے ذریعہ زہیر کا قول نقل کیا گیا ہے کہ اے عاصی انسان عند اللہ تیری کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، احمد کا  
قول ہے: ایک بار میں حصین کے ہمراہ دفع طاعون کیلئے دعا کے واسطے گیا، زہیر نے فرمایا تم موت کی قلت و کثرت سے خوف نہ کرو، پھر  
انہوں نے معدی کے حوالہ سے ابو یوسف کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار ہمارے ہاں طاعون کی وبا عام ہو گئی، ہم قبائل میں چکر لگا کر مردوں کو  
دفن کرتے تھے، آخر کار کثرت اموات کی وجہ سے ہم مردوں کے دفن سے عاجز آ گئے، پھر ہم ایک گھر میں داخل ہوئے، اسکا ایک بھی فرد



زندہ نہیں تھا ہم نے اس کا ایک دروازہ بند کر دیا۔

احمد کا قول ہے، باہلی کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے زہیر سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا خواہش پرست انسان سے تعلقات مت استوار کرو۔ احمد کا قول ہے: آخری عمر میں زہیر کی بصارت زائل ہو گئی تھی، ایک روز انہوں نے ملنے کیلئے آنے والے ایک شخص سے اس کا نام پوچھا، اس نے زہیر کی بصارت زائل ہونے پر بڑے دکھ کا اظہار کیا، زہیر نے فرمایا ایک دانق کے گم ہونے پر بصارت کے زائل ہونے سے مجھے زیادہ غم ہے۔ احمد ہی کا قول ہے: ایک روز زہیر نے مجھ سے میرے والدین کے زندہ ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا ان کا انتقال ہو چکا ہے، انہوں نے فرمایا تم ان کیلئے خوب دعائیں کرو، کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ والدین کے وفات کے بعد اولاد کی دعا کی وجہ سے ان کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ نیز ایک قدری کے زہیر کو زندیق کہنے پر زہیر نے فرمایا زندیق کے بجائے میں رجل سوء ہوں۔

۱۳۸۸۵- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، کے سلسلہ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے: ایک شخص نے زہیر کے اے ابو عبد الرحمن تم کون ہو؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ اس نے کہا میں نے آپ کے نسب کے بارے میں سوال کیا، انہوں نے فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۳۸۸۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم کا قول ہے:

زہیر نے مجھے تقویٰ کی وصیت کرتے ہوئے فرمایا یہ تمہارے لئے سونے کی دیوار بننے سے بہتر ہے۔

۱۳۸۸۷- سہل، ابراہیم بن سعید بن انس کے سلسلہ سند سے زہیر کا قول مروی ہے:

بینائی کے واپس ملنے سے ایک شخص کا راہ راست پر آنا مجھے بینائی واپس ملنے سے زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا پچاس برس سے مجھے کوئی نفس کا مخالف نہیں ملا۔ نیز فرمایا اطاعت الہی کے عوض قتل ہونا مجھے زیادہ پسند ہے۔

### (۵۱۲) محمد بن اسحاق

۱۳۸۸۸- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد اموی، محمد بن اسحاق کے سلسلہ سند سے بعض حکماء کا قول مروی ہے:

اے انسان! ایام تیر اور لوگ نشاندہ کے مانند ہیں، اور زمانہ روز افزوں حملہ کے ذریعہ انسان کو اپنا تابع بنانے والا ہے، حتیٰ کہ وہ رفتہ رفتہ مکمل طور پر انسان کو اللہ سے پھیر کر اپنی طرف مائل کر لیتا ہے، اے انسان اگر تجھ پر زمانہ کا نقص ظاہر ہو جائے تو زمانہ سے صرف وحشت زدہ ہو جائے، اور مرور ایام تیرے لئے وبال جان بن جائے، لیکن بہر حال اور مصائب زمانہ سے صرف نظر کے بعد ہی انسان کو اسکی لذات محسوس ہوتی ہیں۔ اور زمانہ کے داؤ پیچ صاحب بصیرت انسان بھی بمشکل سمجھ پاتا ہے، اور اسکے ظاہری افعال سے دھوکہ کھا کر ہی انسان اسکی حمد و ثناء کرتا ہے۔

۱۳۸۸۹- محمد بن اسحاق کا قول ہے:

بعض حکماء سے دنیا کی ماضیت اور اسکی مرۃ بقاء کے بابت سوال کیا گیا۔ انہوں نے فرمایا جس وقت دنیا انسان کو ملتی ہے وہی اس کا وقت ہوتا ہے، کیونکہ گزشتہ کا تو وقت ہونے کی وجہ سے ادراک ناممکن ہے۔ اور مستقبل میں حاصل ہونے والی دنیا کا کوئی علم نہیں ہے۔ اور دنیاوی حوادث حملوں کے ذریعہ انسان میں تغیر و تبدل پیدا کرنے والے ہیں، اور زمانہ اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے اور حکومتوں کو منتقل کرنے والے ہیں، انسان کی امیدیں طویل اور اسکی عمر مختصر ہے۔ اور امور اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ محمد بن اسحاق کے حوالہ سے عبد قیس نامی شخص کا قول مروی ہے:



اے لوگو تم کس فکر میں ہو جبکہ موت کا حدی خاں مسلسل تمہارا تعاقب کر کے تمہاری روحوں کو ابدان سے سلب کر کے دار فناء سے دار بقاء میں جمع کرنے والا ہے اور نرم و نازک اجسام کو چھلنی کرنے والا ہے،

۱۳۸۹۵- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی مقری، ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابراہیم جنید کا قول مروی ہے:

میں نے محمد بن حسین برجلانی کی کتاب کے سرورق پر درج ذیل اشعار پڑھے۔

(۱) یہ مواعظ ہمارے لئے شفاء کن ہیں اسی وجہ سے ہم ان کے جامع ہیں۔

(۲) یہ نیکی کے مواعظ ہیں جو انسان کو عبرت کا درس دینے والے ہیں۔ اے ذی فہم انسان ان کا مطالعہ کر، کیونکہ موت کا وقت

قریب ہے۔

ابراہیم نے محمد بن حسین کے حوالہ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن فرج سے ایک شخص نے سوال کیا کہ یہ پادری اہل کفر و ضلالت ہونے کے باوجود حکیمانہ باتیں کیونکر کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ایسی لایعنی باتیں مت کرو۔

### (۵۱۳) قاسم بن محمد

۱۳۸۹۱- ابو بکر آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید، احمد بن ہمام، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی کا قول مروی ہے:

محبت کی جدوجہد کا مقصد وصول الی اللہ اور خالقین کی جدوجہد کا مقصد حصول امن ہوتا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کی خیر کی کوشش کرنے والا ہے۔

۱۳۸۹۲- ابو بکر، عبد اللہ، ابراہیم، ابو احمد بن ہمام، محمد بن حسین، قاسم بن محمد بن سلمہ صوفی عابد کے سلسلہ سند سے ابو صفوان عابد شامی کا قول مروی ہے:

ایک بار کچھ لوگوں کا ایک کمزور عابد راہب کے پاس سے گزر ہوا انہوں نے اسے آواز دی، اس نے گر جا گھر سے چہرہ نکالا تو انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اس قدر مشقت برداشت کرنے کی وجہ کیا ہے، اس نے کہا طمع ورجاء اس کا سبب ہے پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ آخر یہ چیز اب تک آپ کو حاصل نہیں ہوئی؟ اس نے کہا اصل بات یہ ہے کہ محبت الہی کے قلب پر پوست ہونے کے بعد اللہ سے ملاقات ہونے تک اسے راحت حاصل نہیں ہوتی۔

### (۵۱۴) یزید بن یزید

۱۳۸۹۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، ابو یعلیٰ، عثمان بن عمرو بن ابی عاصم، خلیل بصری کے سلسلہ سند سے مروی ہے کہ یزید بن یزید اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ گناہوں کے ذریعہ ہم نے اپنے نفوس پلید کر دیئے ہیں، اس لئے آپ انہیں پاکیزہ کر دیجئے۔

### (۵۱۵) النادم کے

۱۳۸۹۴- عبد اللہ بن محمد، شیخ ابن حاتم عسکلی، عبد الجبار بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے آدم بن ابی ایاس کا قول مروی ہے:

ایک نوجوان میرے ملفوظات قلمبندی کرتا تھا، حتیٰ کہ اس کے پاس میرے ملفوظات کا ایک دفتر بن گیا، مجھے اس کے بابت بدگمانی پیدا ہو گئی، اس کے بعد ایک روز وہ حقیرانہ لباس میں میرے سامنے آیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا، اور میں نے اسے چند دراهم دیئے۔ جو



اس نے میرے اصرار کے باوجود قبول نہیں کئے، اس کے بعد وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سمندر کے کنارے لے گیا، اور آستین سے پیالہ نکال کر سمندر سے بھر کر پینے کیلئے مجھے دیدیا، اس کا ذائقہ شہد سے بھی زیادہ شیریں تھا، پھر اس نے کہا ان صفات کے حامل انسان کو تیرے دراہم کی کیا ضرورت ہے۔

### (۵۱۶) فرار

۱۳۸۹۵- عبداللہ بن محمد، عمرو بن عثمان کی کا قول مروی ہے:

میں نے ایک شخص سے مصر کی بستیوں میں مٹر گشت کی وجہ پوچھی؟ اس نے کہا محبت الہی میں شرابور انسان کیلئے القاء سے قبل سکون کا حصول غیر ممکن ہے۔

### (۵۱۷) دیلمی کے فرامین

۱۳۸۹۶- عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن خلّی، محمد بن مبارک صوری، کے سلسلہ سند سے ولید بن مسلم کا قول مروی ہے:

ایک بار بشمول دیلمی مسلمانوں کا رومیوں سے معرکہ ہوا، رومیوں نے دیلمی کو گرفتار کر کے کھجور کے تنے پر سولی پر لٹکا دیا، مسلمانوں نے تیش میں آکر رومیوں پر سخت حملہ کر کے دیلمی کی پر قبضہ کر لیا، پھر انہوں نے ان کو سولی سے اتارنا تو دیلمی نے کہا فورا غسل کیلئے پانی لاؤ، لوگوں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا سولی پر لٹکنے کے بعد مجھے نیند آگئی، پھر خواب میں متعدد حسین و جمیل حوریں میرے سامنے لائی گئیں، ان میں سے ایک سے محبت کرنے کی وجہ میں جھنجھکی ہو گیا ہوں، اسی وجہ سے میں نے تم سے پانی طلب کیا۔

### (۵۱۸) امیر بن صلت

۱۳۸۹۷- ابو حسن محمد بن محمد بن عبید اللہ صوفی، ابو عبد اللہ محمد بن محمد کے سلسلہ سند سے نساج صوفی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے امیہ بن صامت نے قرآن کریم کی درج ذیل آیت تلاوت کیں (ترجمہ) "وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اسے دیکھ رہا ہے" (حدید ۴) پھر فرمایا من جانب اللہ فرشتوں کے مسلط کیے جانے کے بعد انسان کیلئے اللہ کے گرفت سے راہ فرار ناممکن ہے۔ مجھے اس آزمائش میں مبتلا کرنے والی ذات نہایت ہی بلند و بالا ذات ہے۔ مجھے مذکورہ گناہ کی وجہ سے عذاب شدید کا خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ میں اپنے جرم پر اللہ کے حضور توبہ اور معافی کی درخواست پیش کرتا ہوں اے باری تعالیٰ مجھے معاف فرما دیجئے۔ میں نے تجھے خوف الہی کی وجہ سے رونے میں مبتلا کر دیا۔

### (۵۱۹) ہلال بن وزیر

۱۳۸۹۸- محمد بن محمد، ابو عبد اللہ محمد بن محمد، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے خیر النسا ج کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ہلال بن وزیر صوفی نے ایک مرد پر نظر پڑنے کے بعد قرآن کی درج ذیل آیت پڑھی (ترجمہ) "اور اگر ہم کوئی عذاب جس کا ان لوگوں سے وعدہ کرتے ہیں تمہاری آنکھوں کے سامنے (نازل) کریں یا (اسوقت جب) تمہاری مدت حیات پوری کر دیں تو ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے پھر جو کچھ یہ کر رہے ہیں خدا اسکو دیکھ رہا ہے" (یونس ۴۶) اسکے بعد فرمانے لگے اے خدا آپ ہمارے افعال پر گواہ اور ان کے محافظ ہیں۔ آپ لوگوں کے قلوب کی باتوں سے واقف ہیں۔ علیم بذات الصدور ہیں۔ لہذا میں آپ سے بد نظری کے بابت معافی کی مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں۔



### (۵۲۰) محارب بن حسان

۱۲۸۹۹: ابوحسن محمد بن محمد عبید اللہ، ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے خیر النسا ج کا قول مروی ہے: ایک بار حرام کی حالت میں ہمارے سامنے محارب بن حسان صوفی کی ایک مغربی حسین و جمیل لڑکے پر نظر پڑ گئی، ہم نے ان کو احرام کی حالت میں ایسا کرنے پر سخت لعن طعن کی۔ انہوں نے فرمایا میں تمہیں باخبر کر دوں کہ تین وجہوں سے میں ابلیس کے حملہ سے محفوظ ہوں۔ (۱) ستر ایمان (۲) عفتہ اسلام (۳) حیاء من اللہ اور میں گناہ کا ارتکاب کرنے والا نہیں ہوں۔

### (۵۲۱) ابو عمرو مروزی

۱۲۹۰۰- محمد، ابو عباس ثقفی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو مروزی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ کی تین صفات ہیں:

(۱) تمام امور میں رجوع الی اللہ، (۲) تمام امور میں تواضع، (۳) تمام امور میں توکل علی اللہ۔

### (۵۲۲) ابراہیم بن سعد

۱۲۹۰۱- عبد المنعم بن عمرو بن عبد اللہ، حسن بن یحییٰ بن حمویہ کرمانی، ابوحسن نزاری کے سلسلہ سند سے ابو حارث اولاسی کا قول مروی ہے: ایک روز میں نے ساحل سمندر جانے کا ارادہ کیا تو ساتھیوں نے کہا حلوہ کھا کر جانا، چنانچہ حلوہ کھا کر میں ساحل پر گیا تو اچانک ابراہیم بن سعد کو میں نے نماز میں مشغول پایا، میرے دل میں خیال آیا کہ اب وہ ضرور اپنے ساتھ چلنے کو کہیں گے، اگر انہوں نے ایسی کوئی بات کی تو میں ان کی تابعداری کروں گا، چنانچہ میں ان کے ساتھ دریا میں چلا، جب پانی میری پنڈلیوں تک پہنچا تو انہوں نے از راہ مزاح فرمایا تمہارا حلوہ کہاں ہے،

۱۲۹۰۲- عبد المنعم بن عمرو، حسن بن یحییٰ، محمد بن محبوب عمانی کے سلسلہ سند سے ابو حارث اولاسی کا قول مروی ہے:

ایک روز میں مکہ سے شام کے ارادہ سے نکلا، اچانک پہاڑی پر مجھے تین افراد نظر آئے، وہ دنیاوی باتوں میں مشغول تھے، فارغ ہو کر دنیا سے لاتعلقی پر معاہدہ کر لیا، میں نے کہا اس معاہدہ میں میں بھی تمہارے ساتھ شرکت کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے کہا بہتر، اس کے بعد ایک نے کہا میرا اس وقت فلاں فلاں جگہ کا ارادہ ہے، دوسرے نے بھی یہ کہا اور وہ دونوں اپنے اپنے مقاموں کی طرف چلے گئے، باقی دو ہم بچے، وہ ابراہیم بن سعد تھے، میں نے شام کا اور انہوں نے کام کا ارادہ ظاہر کیا، پھر ہم نے ایک دوسرے کو رخصت کیا، پھر میں ان کے خط کا منتظر رہا، لیکن خط نہیں آیا، پھر ایک روز ساحل سمندر پر ہی ان سے میری ملاقات ہوئی، انہوں نے فرمایا تین روز بعد میرے پاس آنا، اور اس دوران خور و نوش سے انہوں نے مجھے منع کیا، چنانچہ تین روز بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ مجھے سمندر کے کنارہ کھڑے کر کے چلے گئے، اسی دوران اللہ نے ایک عظیم مچھلی سے میری حفاظت فرمائی، اس کے بعد ان کا غلام مجھے ملا، اس نے بتایا کہ ابراہیم کا انتقال ہو چکا ہے، اور انہوں نے یہ خط تمہارے نام مجھے دیا تھا، خط درج ذیل نصائح پر مشتمل تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

اے میرے بھائی فقر و نعم کی حالت میں اللہ سے مدد طلب کر، رضاء الہی کے حصول کی کوشش کر، احکام الہی پر عمل کرنا اللہ کی ناراضگی سے ہر وقت اجتناب کر، رزق مقدور سے زائد کی کوشش مت کر، بلکہ اسی پر راضی رہ، ہر ایک کیلئے فنا ہے۔ بقا صرف اللہ



کی ذات عالی کو ہے۔ مصائب کے وقت صبر سے کام لے۔ متوکل انسان غیر اللہ سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا۔ اللہ پر نظر رکھنے والا مختار کل اسی کو سمجھتا ہے۔  
فقط والسلام وفقکم اللہ تعالیٰ الی الصواب۔

### (۵۲۳) ابو محرز

۱۳۹۰۳ - محمد بن احمد بن عمر، احمد بن عمر، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارۃ کے سلسلہ سند سے ابو محرز ظفاوی کا قول مروی ہے: اہل عقول اعمال عالیہ کے ذریعہ درجات عالیہ کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔

### (۵۲۴) داؤد بن ہلال

۱۳۹۰۴ - ابو حسن بن ابان، ابو عبد اللہ محمد بن سفیان، علی بن مریم، زہیر بن عباد، کے سلسلہ سند سے داؤد بن ہلال نصیبی کا قول مروی ہے: صحف ابراہیم میں مکتوب ہے: اے مزین و آراستہ ہو کر آنے والی دنیا صالحین کے سامنے تیری کوئی وقعت نہیں ہے، میں نے اپنے بندوں کے قلوب کو تیرے بغض سے بھر دیا، میرے نزدیک تجھ سے زیادہ حقیر کوئی چیز نہیں ہے، میں نے تیری تخلیق کے دن ہی سے تیرے لئے عدم بقا لکھ دیا۔ میری مخلوق میں سے میرے مطیعین کیلئے خوشخبری ہے، جو صدق و استقامت کے پیکر ہیں۔ بوقت وفاۃ نوران کے سامنے ہوگا، فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہوں گے، حتیٰ کہ میری رحمت ان تک پہنچ کر رہے گی۔

### (۵۲۵) مسکین صوفی

۱۳۹۰۵ - ابو بکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین، مسکین بن عبید صوفی، متوکل بن حسین عابد کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ادہم کا قول مروی ہے: اے انسان تجھے لاحق شدہ غموں میں سے ایک تیرے لئے نافع اور دوسرا تیرے لئے نقصان دہ ہے۔ (۱) غم آخرۃ انسان کیلئے نفع بخش ہے، (۲) غم دنیا انسان کیلئے نقصان دہ ہے۔

### (۵۲۶) عباس بن مؤمل

۱۳۹۰۶ - ابو بکر مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن سفیان، محمد بن حسین زہد الخمری ابو ولید عباس بن مؤمل صوفی کا قول مروی ہے: ایک روز مجھے بذریعہ خواب خوشخبری دی گئی کہ اے عباس بن مؤمل دنیا سے طویل حزن کچھ بدلے آخرت میں تمہیں طویل فرصت حاصل ہوگی۔ نیز ایک روز کہا گیا آخرت کے غمزدہ لوگوں کو آخرۃ کی کامیابی کی خوشخبری سنا دو۔

### (۵۲۷) مغیث الاسود

۱۳۹۰۷ - ابو بکر مؤذن، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حسین، یوسف بن حکم رقی، فیاض بن محمد بن سان، کے سلسلہ سند سے مغیث اسود کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے مجھ سے طویل الحزن ہونے کے بابت سوال کیا، میں نے کہا غم آخرۃ کی وجہ سے میرا یہ حال ہو گیا، انہوں نے میرے لئے کامیابی کی دعا کی۔

### (۵۲۸) القلاسی



۱۳۹۰۸ - محمد بن حسین کا قول ہے:

ایک بار ابو عبد اللہ قلانی کشتی میں سوار تھے کہ اچانک فضا خراب ہو گئی اور نا موافق ہوا چلنا شروع ہو گئی، لوگوں نے اللہ کے نام پر مختلف قسم کی نذریں مانیں۔ لوگوں کے اصرار پر قلانی نے ہاتھی کے گوشت کے عدم تناول پر نذر مانی۔ لوگوں کو ان کی نذر پر بڑا تعجب ہوا، بہر حال فضا کچھ عدم صحت کی وجہ سے کشتی ٹوٹ گئی، اور قلانی سمیت ایک جماعت بخیر ساحل پر قیام پذیر ہو گئی۔ قلانی کہتے ہیں کہ ہم چند روز تک ساحل پر بلا خورد و نوش رہے۔ ایک روز ہاتھی کا بچہ آ گیا لوگوں نے اسے کاٹ کر کھایا۔ لوگوں نے اصرار کے باوجود زندگی کی وجہ سے اسے نہیں کھایا، کچھ دیر بعد ہاتھی آیا، اس نے تمام ساتھیوں کو سونگھا، پھر میرے علاوہ تمام کو ہلاک کر دیا، اور مجھے اٹھا کر ایک ملک میں چھوڑ آیا۔

### (۵۲۹) شبیل المدری

۱۳۹۰۹ - محمد بن ابراہیم، عبد الواحد بن احمد، ابو فرج بن بکر، عبد العزیز بن احمد کے سلسلہ سند سے ابو موسیٰ طویل بصری کا قول مروی ہے: ایک روز شبیل مدری نے وقت روزہ کی حالت میں گوشت کی خواہش ظاہر کی، اچانک ان کے گھر میں ایک چیل آگری، ان کی اہلیہ نے اس کا گوشت ان کیلئے تیار کیا، شام کو افطاری میں گوشت دیکھ کر شبیل نے اس کی بابت سوال کیا تو انہیں بتایا گیا کہ آج گھر میں از خود چیل گر گئی تھی، یہ گوشت تیار شدہ اسی کا ہے۔ اس پر شبیل نے فرمایا: تمام تعریفیں شبیل کو نہ بھولنے والی ذات کیلئے ہیں اگرچہ شبیل اسے بھول گیا ہے۔

### (۵۳۰) عبد اللہ بن محمد دینار

۱۳۹۱۰ - محمد بن احمد بن محمد بغدادی، جعفر بن عبد اللہ دینوری، کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے کہ: میرے وصیت کی درخواست کرنے پر ابن دینار جعفی نے فرمایا: تقویٰ اختیار کرو، وقت ضائع مت کرو، بد نظری سے اجتناب کرو، انشاء اللہ تم اللہ کے بن جاؤ گے۔

### (۵۳۱) مساور مغربی

۱۳۹۱۱ - عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم کردین عنہ کے سلسلہ سند سے مساور بن لبیب مغربی کا قول مروی ہے:

طویل زمانہ سے خاموشی اختیار کرنے والے ایک راہب سے میں نے سوال کیا کہ آپ کی خاموشی کو کتنی مدت گزر گئی ہے، اس نے کہا ایک دن، میں نے کہا کیوں، اس نے کہا گزشتہ مدت ایک یوم کے مانند ہے، اور مستقبل کا کوئی صحیح علم نہیں ہے۔

### (۵۳۲) الفرّج بن سعید

۱۳۹۱۲ - عبد اللہ بن محمد، عبد اللہ بن محمد، سلمہ بن شیب، سہل بن عاصم، ابوروح فرج بن سعید صوفی، عثمان بن عمار کے سلسلہ سند سے حماد بن زید کا قول مروی ہے:

ایک بار ایوب سختیانی، یونس بن عبید، ابن عون اور ثابت بنانی ایک گھر میں جمع ہوئے، سب نے ایوب سے دعا کی درخواست



کی، چنانچہ ایوب نے بڑی رقت آمیز دعاء کرائی، یونس نے کہا آج ہمیں دعاء کی حلاوت نصیب ہوئی ہے۔ کیونکہ ایوب کا مستجاب الدعاء ہونا مشہور تھا۔

### (۵۳۳) ابویمان

۱۳۹۱۳- عبد اللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان کا قول مروی ہے: میرے ایک بزرگ سے اسم اعظم کے بابت سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا رقت قلب کے وقت اللہ سے اپنی حاجت کا سوال کرنا ہی اسم اعظم ہے۔

### (۵۳۴) حیان اسود

۱۳۹۱۴- عبد اللہ، اسحاق، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے حیان اسود کا قول مروی ہے: ایک بہت بڑے عابد بعد نماز عصر قبلہ رخ ہو کر بارگاہ الہی میں ان الفاظ سے التجا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ مجھے آپ کے غیر سے سوال کرنے، قلوب روشن کرنے اور محبت کرنے والی قوم پر تعجب ہے۔

### (۵۳۵) ابو فضل ہاشمی

۱۳۹۵۱- محمد بن حسین، ابو جعفر رازی کے سلسلہ سند سے زکریا بن دلو یہ کا قول مروی ہے: مسروق طوسی نے ابو فضل ہاشمی کی عیادت کے موقع پر ان سے گزر بسر کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے آہ بھر کر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ میرا رب نہیں ہے۔

### (۵۳۶) ابراہیم مغربی

۱۳۹۱۶- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن ولید کا قول مروی ہے: ایک بار خچر کے پاؤں مارنے کی وجہ سے لات ٹوٹنے پر ابراہیم نے کہا یہ انشاء اللہ مصائب ہمارے لئے ذخیرہ آخرت ہوں گے۔

### (۵۳۷) ابو تراب رملی

۱۳۹۱۷- محمد بن حسین عبد اللہ بن محمد رازی کا قول مروی ہے: ایک بار ابو ایوب تراب ایک جماعت کے ہمراہ مکہ سے سفر پر روانہ ہوئے، راستہ میں ابو تراب اپنے ساتھیوں سے جدا ہو گئے جدائی کے وقت ابو تراب نے ان سے ریگستانی علاقہ میں اپنے ایک دوست سے ملنے کو کہا، چنانچہ وہ ان کے دوست سے ملے تو اس نے گوشت سے ان کی ضیافت کی، اسی اثناء میں ایک چیل نے اس گوشت میں سے کچھ اٹھا کر ابو تراب کے پاس پہنچا دیا، بعد میں ساتھیوں نے اصل واقعہ سے ابو تراب کو مطلع کیا۔

### (۵۳۸) سعید شہید

۱۳۹۱۸- محمد بن احمد بن محمد، عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن یوسف کے سلسلہ سند سے میسرۃ الخادم کا قول مروی ہے: ایک غزوہ میں دشمن سے ٹڈ بھڑ کے وقت میرے قریب کھڑے ایک جوان (جو اسلحہ سے لیس تھا) نے میمنہ اور میسرۃ پر حملہ کر کے سب کو مغلوب کر دیا، پھر بعد میں وہ خود بھی شہید ہو گیا۔



### (۵۳۹) سیار بنانی

۱۳۹۱۹- عثمان بن محمد بن عثمان، ابو حسن مذکور، عمر بن یوسف، احمد بن مروق کے سلسلہ سند سے سیار بنانی کا قول مروی ہے: ایک شب وظائف سے فارغ ہو کر میں محو خواب ہو گیا، میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت میں ایک نہر پر ہوں جس کے دونوں کنارے مشک ہیں۔ اس کے کناروں پر موتیوں کے کمبند اور سونے چاندی کی شاخیں ہیں، اور ساحل پر چند حسین و جمیل حوریں سوال کیا کہ تم کس کیلئے ہو؟ انہوں نے کہا ہم اللہ سے مناجات کرنے والے اولیاء اللہ کیلئے ہیں۔

### (۵۴۰) احمد بن روح

۱۳۹۲۰- عثمان بن محمد عثمانی، حسین بن عبد الرحمن قاضی، عبد الرحمن قاضی کے سلسلہ سند سے احمد بن روح کے اشعار درج ذیل ہیں۔ مصائب کے وقت میں اس کے ذافع کو پکارتا ہوں، اس وقت میں تمام عز و نعمتوں اور خلق و امر کے مالک سے امید وابستہ رکھتا ہوں۔

### (۵۴۱) جابر رجبی

۱۳۹۲۱- محمد بن احمد بن یعقوب، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے ابو جعفر خفاف کا قول مروی ہے: ایک روز جابر کے ساتھ چلتے میں میرا مقابلہ ہوا، میں نے انکو پانی پر چلتے ہوئے دیکھا، میں نے ان سے کہا اس حاجت میں کون آپ سے مقابلہ کر سکتا ہے، انہوں نے کہا اگر تم نے مجھے پانی پر چلتے دیکھا ہے تو پھر تم میرے نزدیک رحیل صالح ہو۔

### (۵۴۲) علوی

۱۳۹۲۲- عثمان بن محمد بن عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے عبید بصری کا قول مروی ہے: میں نے کام میں ایک شخص سے گوشہ نشینی کی وجہ دریافت کی، اس نے کہا حصول جنت میں نے ان سے کیا پھر تو آپ زمین پر خلیفہ اللہ ہیں۔ اس نے کہا تم میرے بابت غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہو۔ خدا کی قسم مجھے زندگی میں کبھی جنت و دوزخ کا خیال تک نہیں آیا، اس نے کہا اگر میں نے اس بارہ میں کذب بیانی نہیں کی تو مجھے موت آجائے، چنانچہ اسی وقت اسکی وفات ہو گئی، میں اس کے قتل کے الزام کے خطرہ سے جلد از جلد وہاں سے چلا گیا، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات بڑے ابدال میں سے ایک تھا۔

### (۵۴۳) عبد اللہ بن خبیب

۱۳۹۲۳- ابو یعلیٰ حسین بن محمد بن حسین زبیدی، محمد بن مسیب ارغیانی کے سلسلہ سند سے عبد اللہ خبیب کا قول مروی ہے: یوسف بن اسباط نے مجھے صافی عابدوں کی محبت سے اجتناب کی وصیت کی۔ حسین بن محمد مسیب کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیب کا قول مروی ہے: حذیفہ عرشی نے مجھ سے فرمایا دنیا کو محبوب بنانے کی صورت میں تم کیسے کامیاب ہو سکتے ہو، نیز اگر تکبر سے اجتناب نہ کیا تو تمہاری ہلاکت یقینی ہے، فضل کا قول ہے: اپنی قدر کی شناخت اصل ادب ہے۔

۱۳۹۲۴- حسین بن محمد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا احمق پر غصہ کرنے سے تمہارے غم میں اضافہ ہوگا۔ ایک پادری نے اللہ سے



عرض کیا، اللہ امیری کثیرا فرمائی کے باوجود آپ نے مجھے سزا نہیں دی۔ اللہ نے وقت کے نبی کے ذریعہ اسے خبر دی کہ سلب حلاوة ایمان کیا تمہارے لئے سزا نہیں ہے۔

۱۳۹۲۵- گذشتہ سند سے مروی ہے :

ابن سماکی سے اطیب الطبیات کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا ترک شہوات اطیب الطبیات ہے۔

نیز حذیفہ کا قول مروی ہے : قساوت قلبی سب سے بڑی مصیبت ہے۔ حذیفہ کا قول مروی ہے : قساوت قلبی چار چیزوں آنکھ، زبان، قلب اور خواہش کو غلط کاموں کے استعمال کرنے کا نام ہے

۱۳۹۲۶: حسین، محمد کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

ایک حکیم کا قول ہے : تقدیر سے کم پر راضی والا انسان عند الناس مقبول ہوتا ہے۔ نیز فرمایا: اے انسان جب تو اپنے محسن سے حسن اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر سکتا تو اپنے غیر محسن سے کیسے حسن اخلاق کا مظاہرہ کرے گا۔

۱۳۹۲۷- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن علی بن خلیل، محمد بن جعفر بن سوار کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

انسان کسی وقت بھی صدق سے مستغنی نہیں ہو سکتا، صدق کے اختیار کرنے کے وقت انسان کو منجانب اللہ غیب کے خزانوں پر مطلع کیا جاتا ہے۔ نیز فرمایا: حق کے عدم قبول کرنے کی وجہ سے قلوب محبت الہی سے دور ہو جاتے ہیں۔ عبد اللہ سے حق پر چلنے کے اسباب

کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا عدل اختیار کرنے اور چھوٹوں کی طرف سے حق بات قبول کرنے سے انسان کے لئے حق پر چلنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا: باطن کا سننا قلب سے حلاوة ایمان ختم کر دیتا ہے۔ قلب کو طمع سے خالی کرنے والے انسان کو حیا کی صحیح لذت محسوس ہوتی ہے۔

۱۳۹۲۸- عبد اللہ بن محمد بن عثمان واسطی، عمر بن عبد اللہ ہجری، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

اے انسان آخرت میں نقصان دہ چیز سے دنیا میں احتراز کر، آخرت میں مسرت بخش شئی سے دنیا میں مسرت حاصل کر، معاصی سے رکاوٹ بننے والا خوف سب سے عمدہ ہے۔ اے انسان گزشتہ عمر کے بابت فکر کر۔

۱۳۹۲۹- ابراہیم بن محمد حسن، عبد اللہ بن خبیق موسیٰ بن طریف کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے :

چالیس برس سے میں نے خواہش نفس پر عمل نہیں کیا۔

۱۳۹۳۰- عبد اللہ، ابراہیم کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

یوسف بن اسباط نے مجھے شریعت کے مطابق عمل کرنے کی وصیت کر کے فرمایا میں ۲۲ سال سے اسکے لئے کوشاں ہوں،

۱۳۹۳۱- عبد اللہ، ابراہیم، کے سلسلہ سند سے عبد اللہ کا قول مروی ہے :

شریر و متکبر انسان کو نصیحت کرنا بے فائدہ ہے۔

۱۳۹۳۲- محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن جابر طرسوسی، عبد اللہ بن خبیق کے سلسلہ سند سے یوسف بن اسباط کا قول مروی ہے :

صادق انسان کو صدق کی وجہ سے حلاوة، ملاحت اور خوف خدا عطا کئے جاتے ہیں۔

۱۳۹۳۳- محمد، عبد اللہ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن خبیق کا قول مروی ہے :

میرے سامنے یوسف بن اسباط کا طبیب نے معائنہ کر کے کہا ان پر قیامت کے خوف کا اثر ہے۔

۱۳۹۳۴- عبد اللہ، عمر بن عبد اللہ بن ہجری، عبد اللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط، ثوری، محمد بن حجادہ، قنادة، کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے :







ایک شب میں دعاء میں مشغول تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک شخص نے بارش کیلئے دعاء کی، اسی وقت بادل آیا اور زوردار بارش ہوئی، صبح میں نماز کے بعد اس کی جستجو میں اسکے پیچھے ہولیا، وہ ایک گھر میں داخل ہوا میں بھی اس میں داخل ہو گیا، پھر اس نے برتن بنانا شروع کر دیئے، میں اس پر بڑا حیران ہوا، اس نے کہا یہ میرا راز کسی پر منکشف نہ کرنا۔

۱۳۹۴۲- عبداللہ بن محمد، ابواسید، عبید اللہ بن جریر بن جبلة، سلیمان بن حرب، سری بن تخی کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن عبید بن عمیر کا قول مروی ہے:

ایک بار میں اپنے والد کے ساتھ سفر میں تھا، کہ ہم راستہ بٹھک گئے، وہاں پر ایک شخص کو ہم نے نماز میں مشغول پایا، ایک خالی مشکیزہ بھی ان کے پاس رکھا ہوا تھا، ہم نے ان سے راستہ معلوم کیا تو انہوں نے اشارہ سے راستہ بتا دیا، پھر ہم نے ان سے پانی طلب کیا تو انہوں نے دعا کی جسکی برکت سے اسی وقت بارش ہو گئی، اور ہم پانی سے خوب سیراب ہوئے، میرے والد نے الحمد للہ پڑھتے ہوئے دیکھا اللہ کے بہت سے گناہ ولی زمین پر زندہ ہیں۔

۱۳۹۴۳- ابواز ہر ضمرۃ بن حلال مقدسی، محمد بن ابراہیم بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، عبید اللہ بن سعید ہاشمی بصری، سعید ہاشمی، عبداللہ بن اوریس کے سلسلہ سند سے مالک بن دینار کا قول مروی ہے:

ایک بار شدید ضرورت اور گریہ زاری اور سخت دعاؤں کے باوجود بارش نہیں ہوئی، ایک شب ایک سیاہ فارم غلام نے دعا کی، اسکی دعا کی برکت سے بارش ہو گئی، ہم اس سے بڑے حیران ہوئے، پھر میں نے اسکے آقاء سے اسے خرید لیا، اس نے مجھ سے کہا، میرے خدمت سے عاجز ہونے کے باوجود تم نے مجھے کیوں خریدا، میں نے کہا تمہارے مستجاب الدعوات ہونے کی وجہ سے اس نے کہا اب میں کیسے زندہ رہوں گا، چنانچہ اسی وقت نماز کی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا، ہم نے اسے کفنا کر اس کا جنازہ پڑھا، پھر اپنے ہاتھوں سے اسے دفن کیا، مالک کہتے ہیں کہ آج تک لوگ ان کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر اپنی اپنی رفع حاجات کیلئے دعا کرتے ہیں۔

۱۳۹۴۴- احمد بن اسحاق، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے محمد بن مبارک صوری کا قول مروی ہے:

ایک حج کے سفر کے دوران بلا ز اور ارحلہ ایک جوان سے ہماری ملاقات ہوئی، ہم نے اس سے عدم زاد اور ارحلہ کی وجہ پوچھی؟ اس نے مجھے تلاوت قرآن حکیم کا حکم دیا، چنانچہ میں نے کھپ-عص تلاوت کی۔ وہ سنتے ہی بے ہوش ہو گیا ہوش آنے پر اس نے کہا "کھپ-عص" میں کاف سے کافی، ہا سے ہادی، ع سے علیم اور ص سے صادق مراد ہے۔ مجھے کافی، علیم ہادی اور صادق کے ہوتے ہوئے کسی فکر کی ضرورت نہیں۔ اس کے بعد اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ادھر ادھر چکر لگانے والے تیرے علم کے متلاشی کے علم کا خزانہ تو تیرے دونوں پہلوں کے درمیان ہے۔

(۲) اگر تو جنت کا امیدوار ہے تو بد نظر سے اجتناب کر۔

(۳) اگر تجھے جنت کی حوروں کی ضرورت ہے تو خوف خدا سے خوب ڈرو۔

(۴) اور کوشش کرنے والے کی طرح کوشش کر۔ اور حسن ظن کے ساتھ بارگاہ الہی میں خوب دعائیں کر۔

۱۳۹۴۵- احمد، عمر بن بحر کے سلسلہ سند سے ابو فیض کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار ایک امرد کو بلا ز اور ارحلہ حج کا سفر کرتے ہوئے دیکھ کر اسے زاد اور ارحلہ ساتھ رکھنے کی ہدایت کی۔ اس نے مجھ سے پوچھا کیا اللہ کے علاوہ بھی کوئی اس کا شریک تمہاری نظر میں ہے، میں نے کہا اس یقین کے ساتھ کوئی سفر نقصان دہ نہیں ہے۔

۱۳۹۴۶- ابو عباس احمد بن علاء، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار حج بیت اللہ کیلئے سفر کے دوران میں غلط راستہ پر جا نکلا، اس وقت میں خالی ہاتھ ہونے کی وجہ سے زندگی سے ناامید ہو چکا تھا، اسی



اشاء میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ گیا، شب کو ایک متغیر اللون لاغر جسم نو جوان میرے سامنے آیا، اس نے پاؤں زمین پر مارا تو اس سے چشمہ جاری ہو گیا، وہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گیا میں اٹھ کر اس چشمہ سے خوب سیراب ہوا، اور وضو کر کے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہو گیا، اسی حال میں صبح ہو گئی۔ نماز کے بعد وہ کہتے ہوئے (کہ اے باری تعالیٰ آپ کے غیر کی عبادت کرنے اور اس سے مدد طلب کرنے والا ناکام ہو گیا) رخصت ہوتے لگا۔ میں نے اس سے کہا اے محبت الہی میں تکالیف برداشت کرنے والے جوان میرا بھی حج کا ارادہ ہے، لیکن میں راستہ بھولنے کی وجہ سے بلا زاد اور ارحلہ ہوں۔ اور میں زندگی سے مایوس ہو چکا ہوں۔ اس نے غصہ میں مجھے خاموشی کا حکم دیتے ہوئے کہا صحیح نیت والا انسان کبھی مار نہیں کھاتا۔ پھر اس نے مجھے اپنی اتباع کا کہا چنانچہ میں اس کے پیچھے ہولیا اور یکا یک ہم مکہ پہنچ گئے، اس نے کہا مکہ آ گیا ہے، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) تقویٰ اختیار کرنے اور خلوت میں اس خوف خدا رکھنے والے انسان کو محبت الہی کا جام پلایا جاتا ہے، جسکی وجہ سے اس سے دنیا کی لذت سلب کر لی جاتی ہے۔ میں مخلوق کے بجائے اللہ سے تعلق قائم کر چکا ہوں۔

۱۳۹۴- ابو بکر محمد بن حسین آجری، عبد اللہ بن محمد عطشی، ابو حفص عمر بن محمد حکم نسائی، محمد بن حسین برجلانی، حسین بن محمد شامی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم حج کیلئے کشتی میں سوار تھے، اسی اثناء میں ایک پراکندہ حال شخص پر چوری کی تہمت لگ گئی، اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر سمندر سے منہ میں موتی لئے مچھلی کے ظاہر ہونے کی اللہ سے دعا کی، چنانچہ اسی وقت اسکی دعا قبول ہو گئی، اسکے بعد اس نے سمندر میں چھلانگ لگا دی۔

۱۳۹۳۸- ابو بکر محمد بن حسن بن کوثر محمد بن یونس، یوسف بن یعقوب بن مقری کے سلسلہ سند سے مبارک بن فضالہ بن ثابت بنانی کا قول مروی ہے:

میدان عرفات میں میرے سامنے ایک نو جوان نے دوسرے جوان سے سوال کیا، کیا ارحم الراحمین اللہ ہمیں عذاب دے گا؟ دوسرے نے کہا نہیں نہیں۔

۱۳۹۳۹- ابو بکر محمد بن احمد دینوری، ابراہیم بن شبان، کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:

ایک بار تبوک کے جنگلات میں میں نے بلایدین، رجلین و عنین کے ایک خاتون دیکھی، میں نے اس سے کہا اس حالت میں تو یہاں کیسے۔ اس نے مجھے آنکھیں بند کر کے کھولنے کا حکم دیا، چنانچہ میں نے ایسے ہی کیا میں نے آنکھ کھولی تو استار کعبہ میرے سامنے تھا، اس نے کہا ابھی تم کو بھی مجھ پر تعجب ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئی۔

۱۳۹۵۰- علی بن عبد اللہ، محمد بن حسن، علی بن محمد ناقد کے سلسلہ سند سے ایک شیخ کا قول مروی ہے:

ایک بار سواحل شام پر دو قدیم چادروں میں ملبوس ایک شخص کو میں نے غور سے دیکھا تو اس نے جواب میں دو شعر کہے۔  
(۱) مجھے بستر پر قرار نہیں ہے۔ آگ کے شعلوں پر مجھے کیسے قرار آ سکتا ہے۔  
(۲) خدا کی قسم میں اللہ کا دائمی طور ہر مرنے کے بعد بھی عاشق بن گیا ہوں۔

۱۳۹۵۱- ابو قاسم عبد السلام بن محمد مخروی صوفی کے سلسلہ سند سے ابو بکر جوہری کا قول مروی ہے:

عسقلان میں ایک جبہ پوش سے میری ملاقات ہوئی، میں نے اس سے معافہ کر کے علمی مجلس کی، لیکن وہ بلا نعلین تھا، میں نے اس سے اسکی وجہ پوچھی، جواب میں اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

اے برادرم پہاڑوں میں چکر لگانا، سورج کی تپش میں گھومنے کی وجہ سے پاؤں کا چھلنی ہونا میرے لئے سوال سے بہتر ہے۔



۱۴۹۵۲- محمد بن محمد عمر، احمد بن عیسیٰ و شفاء، ابو عثمان سعید بن الحکم، ذوالنون مصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں اپنی جوانی ضروریہ کے لئے باہر نکلا تو مجھے کان پڑی ایک آواز سنائی دی۔ اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جو محبت الہی کے سمندر میں غرق ہو کر پراگندہ اور پریشان حالی کے ساحل پر نمودار ہوا تھا وہ اپنی دعاء میں کہہ رہا تھا اے عظیم ذات والے تو جانتا ہے کہ میں معاصی پر اصرار کے ساتھ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۱۴۹۵۳- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے حیدرۃ بن عبید کا قول مروی ہے:

ہم نے ایک شخص کی عیادت کرتے ہوئے اس سے اس کا حال پوچھا، اس نے جواب میں کہا میرے پاس کثیر گناہ، کمزور جان قلیل نیکیاں ہیں اور میرا سفر طویل ہے۔ ہم نے کہا آخرت کیلئے تیرے پاس کیا توشہ ہے۔ اس نے کہا اللہ سے امید کے علاوہ میرے پاس کوئی توشہ نہیں ہے۔ پھر اس نے دعا کی کہ اے اللہ موت کے وقت مجھے مایوس مت کرنا، مجھ پر رحم فرما اور مجھے خاتمہ بالا ایمان نصیب کرنا۔

۱۴۹۵۴- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن حمزہ، ابو عیناہ، اصمعی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو بن علاء کا قول مروی ہے:

بڑوں کا قدر داں چھوٹوں کا بھی قدر داں ہوتا ہے۔ سری بن جابر کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بلاذرج میں ایک خاتون کو چاول پیستے ہوئے رو کر کچھ کہتے سنا، لیکن میں اسکی بات سمجھنے سے قاصر رہا، پھر میں نے ایک شیخ سے اسکا مطلب پوچھا، انہوں نے کہا اس کا کلام درج ذیل اشعار تھے۔

(۱) مجھے دائیں بائیں اللہ کے علاوہ کوئی امید گاہ نظر نہیں آتی،

(۲) ایک شخص نے میری رہنمائی کی کہ فضل الہی کے ذریعہ ہی تمہارے گناہ معاف ہونگے۔

(۳) اے باری تعالیٰ آپ کے انعامات بے شمار ہیں، آپ کا احسان مشرق و مغرب چار سو پھیلا ہوا ہے۔

۱۴۹۵۵- عبد اللہ بن محمد، عبد الرحمن بن محمد، احمد بن روح، ابراہیم بن عبد اللہ، عبد الرحیم بن یحییٰ رازی کے سلسلہ سند سے ابو خالد بن سلیم عامری کا قول مروی ہے:

ایک راہب نے کسی حاجت کے بابت دعا کی عدم قبولیت پر اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ میری طرف سے حسن ظن کے باوجود آپ نے میری حاجت پوری نہیں فرمائی، اللہ کی طرف سے ندا آئی، ہم نے تیری حاجت پورا کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن تمہاری آخری بات کی وجہ سے ہم نے اپنا فیصلہ روک دیا، وہ اسی وقت بے ہوش ہو گیا، ہوش آنے پر اس نے کہا یا اللہ گناہ گاروں کے ساتھ آپ کا یہی معاملہ ہے۔ اس کے بعد اسکی قوت واقع ہو گئی۔

۱۴۹۵۶- عبد اللہ بن محمد، احمد بن سعید، عبید اللہ بن عبد الملک کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

ایک بارج کے دوران بلا مرض زرد رنگ، کمزور بصارت اور لاغر جسم والا ایک شیخ میں نے دیکھا۔ ایک جمعہ کے موقع پر ایک نوجوان نے اس سے کہا روحانی مریض ہونے کی وجہ سے میں آپ سے چند سوالات کرنا چاہتا ہوں۔ شیخ نے سوالات کی اجازت دے دی اس نے شیخ سے چند سوال کئے۔

(۱) خوف الہی کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا انسان کے قلب میں اللہ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہو۔ اس بات کے سنتے ہی جوان

پروجد طاری ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اسے ہوش آیا۔

(۲) انسان کے قلب میں خوف الہی کیسے پیدا ہوتا ہے؟ شیخ نے فرمایا انسان کے قلب کو روحانی مریض سمجھ کر اس کے علاج

کی فکر پیدا ہوتے وقت۔



(۳) محبت کی کیا علامت ہے۔ شیخ نے کہا مجہین شیخ نے کہا مجہین کے قلوب چاک اللہ کی جلالت عالی کا اور اک کرتے ہیں، پھر ان کے ابدان، قلوب اور ارواح معصیت میں استعمال نہیں ہوتی، اور انکی عقول نورانی بن جاتی ہیں، اس کے بعد وہ زور سے چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا، ہم نے اسے حرکت دی تو وہ دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔

۱۳۹۵۷- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی کے سلسلہ سند سے احمد ابی الحواری کا قول مروی ہے:

ایک بار بلاد شام میں ایک خاتون نے مجھ سے راہ نجات کے بابت سوال کیا؟ میں نے کہا معاملات کی درستگی اور آخرت راہ نجات ہے۔ اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی، خواتین کو اسکی حالت دریافت کرنے کے وصیت کی، اسی دوران اسکی جیب سے ایک وصیت نامہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ مجھے ان ہی کپڑوں میں کفن دیدینا، پھر انہوں نے اسے حرکت دی تو اسکا انتقال ہو چکا تھا، میں نے خدام سے اسکی حقیقت پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ وہ روحانی مرض کی وجہ سے کہتی تھی کہ مجھے احمد بن ابی الحواری کے پاس لے چلو ان ہی سے مجھے شفاء کی امید ہے۔

۱۳۹۵۸- عبد اللہ، احمد بن عمر، عبد اللہ بن محمد بن سفیان، ہارون بن عبد اللہ، محمد بن یزید بن حمیش کے سلسلہ سند سے وہیب بن ورد کا قول مروی ہے:

ایک بار ارض روم میں ایک شخص کو غیب سے ندا سنائی۔ کہ اے اللہ آپ کی ذات سے واقف ہونے کے باوجود آپ کے غیر سے امید وابستہ رکھنے اور آپ کے غیر سے مدد طلب کرنے والے شخص پر مجھے تعجب ہے۔ پھر اس نے کہا، آپ کے غیر سے راضی ہونے والے انسان پر مجھے تعجب ہے، اس نے پوچھا یہ جن، انسان میں سے کس کی آواز ہے؟ اسے بتایا گیا کہ یہ انسان کی آواز ہے جس کے ذریعہ تجھے لایعنی پر تنبیہ کی گئی ہے۔

۱۳۹۵۹- محمد بن احمد بن ابان، احمد بن ابان، ابو بکر بن عبید کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

ایک بہت بڑے مریض سے پوچھا گیا کہ اب تمہاری کوئی خواہش ہے؟ اس نے کہا اب صرف میری ایک خواہش خاتمہ بالا ایمان ہے۔

۱۳۹۶۰- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، احمد بن سنان قطان کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد واسطی کا قول مروی ہے:

ایک بار میدان عرفات میں ایک خاتون کو میں نے کہتے سنا متجانب اللہ ہدایت یافتہ انسان کو کوئی گمراہ اور متجانب اللہ گمراہ انسان کو کوئی ہدایت یافتہ نہیں بنا سکتا۔ میں نے کہا یہ کون ہے۔ اس نے کہا میں صراط مستقیم سے بھٹکی ہوئی ایک خاتون ہوں، پھر میرے چند سوالوں کا اس نے قرآن سے جواب دیا، میں نے اسکی وجہ پوچھی تو مجھے بتایا گیا کہ عرصہ تیس برس سے اس کا تکلم قرآن ہی ہے۔

۱۳۹۶۱- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو سلیمان درانی کا قول مروی ہے:

میں نے موقف میں ایک خاتون کو دعاء کرتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی! گناہوں نے مجھے بوجھل کر دیا، میری آنکھوں میں حزن گاہ کا سرمہ لگا ہوا ہے۔ اے باری تعالیٰ آخری قرار کے علم سے قبل مجھے سکون نہیں آ سکتا۔ اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت کو میرا زیور اور رضا کو میرا توشہ بنا دے۔ اور اپنی ناراضگی سے مجھے دور رکھ۔

۱۳۹۶۲- محمد بن عبد اللہ، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

میں نے دریائے نیل کے کنارہ ایک باندی کو دعاء کرتے دیکھا، اے لوگوں کو قوت گھریائی عطاء کرنے، ذکر میں مشغول رکھنے اور انہیں فکر آخرت عطا کرنے والی ذات آپ ہی میری امیدوں کا مظہر ہیں، اسکے بعد چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

۱۳۹۶۳- عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، عبد اللہ بن محمد بلوی، ابو اسحاق جماع، سہامہ کنانی کے سلسلہ سند سے ابن فارس کا قول مروی ہے:

ایک نجدی دیہاتی نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی باندی کی عبادت کرتے ہوئے اس سے اسکی حالت پوچھی، اس نے کہا



اس وقت موت کا فرشتہ مجھے سامنے نظر آ رہا ہے، اور میرا نفس مجھے برائی کی طرف دعوت دے رہا ہے لیکن بہرہ کی موت آ کر رہے گی۔  
۱۴۹۶۳- عبداللہ بن محمد، عبد الجبار، مغیرہ بن ہبل، ربیع بن صبیح کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

حضرت عمر کے زمانہ میں ایک بڑے عابد پر ایک لڑکی عاشق ہو گئی۔ اس نے اس سے کہا کیا تو زنانی حالت میں اللہ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بعد اس نے چیخ ماری اور وہ بے ہوش ہو گیا، اس کا چچا اسے اٹھا کر گھر لے گیا۔ اتفاقاً ہونے پر اس نے چچا سے پوچھا کہ حضرت عمر سے سوال کرو کہ اللہ ڈرنے والے کی کیا جزا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا اس کیلئے دو جنتیں ہیں۔

۱۴۹۶۵- عبداللہ بن محمد، ابو بکر دینوری، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول مروی ہے:

اس نے میرا نام لے کے جواب دیا، میں نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا، اس نے کہا میں نے محبوب کے معرفت کی وجہ سے آپ کو پہچان لیا۔ پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) عزت، بھاء اور سرور کی وجہ سے ذی الجلال کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔

(۲) عارفین پر جلالت کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) اطاعت الہی میں مشغول انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

(۴) خائفین کیلئے اللہ کے علاوہ کوئی رب نہیں ہے۔ اے غفور آپ ہی میرے سوال و مقصود ہیں۔

۱۴۹۶۶- عبداللہ بن محمد، ابو بکر محمد بن احمد مفسر، محمد بن احمد شمشاطی کے سلسلہ سند سے ابو عامر کا قول مروی ہے:

مسجد نبوی میں ایک سیاہ فام غلام نے مجھے ایک خط دی، جس کا مضمون درج ذیل تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے، میں آپ کا بھائی ہوں، مجھے آپ کی آمد کا علم ہوا ہے، میں آپ کی زیارت کا متمنی ہوں، لہذا آپ زیارت سے مشرف فرمائیں، میں اٹھ کر اس غلام کے ساتھ چلا حتیٰ کہ ایک ویران گھر پر ہم پہنچے اس نے اجازت طلب کر کے مجھے اندر داخل ہونے کو کہا میں گھر میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک غمزہ شیخ بیٹھے تھے، میں سلام کر کے ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ انہوں نے میری آمد پر کھڑے ہونے کی کوشش کی، لیکن ضعف کی وجہ سے کھڑے نہیں ہو سکے، پھر انہوں نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، میں ایک طویل زمانہ سے آپ کی ملاقات کا مشتاق تھا، کیونکہ میرے روحانی مرض کا آج تک کوئی علاج نہیں کر سکا لیکن آپ سے مجھے اسکی امید ہے، میں نے طویل سکوت کے بعد اس سے کہا آپ اپنے قلب کا تزکیہ کریں، اسکے بعد آپ کو جنت کی نعمتیں نظر آئیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کے رازوں سے واقف ہے۔ میری بات سنتے ہی اس کی چیخ نکلی کچھ دیر بعد وہ عالم دینا سے رخصت ہو گیا ابو عامر کہتے ہیں کہ کچھ روز بعد مجھے خواب میں اس کی زیارت ہوئی، میں نے کہا اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا، اس نے کہا اللہ نے میری مغفرت فرمادی، پھر اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) اے ابو عامر میرے انعام میں آپ برابر کے شریک ہیں۔

(۲) کیوں کہ غافل کو بیدار کرنے والا عاقل کے انعام میں نصف کا شریک ہوتا ہے۔

(۳) عاصی کو راہ راست پر لانے والا کوشش کرنے اور صبر کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۴۹۶۷- عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابو قرة کا قول مروی ہے:

ایک تابعی کے دعاء کے الفاظ درج ذیل ہوتے تھے: اے بلا سوال عطاء کرنے والی ذات سوال کے وقت تو مجھے کیسے محروم کرے گا، اے میرے مولیٰ میرا قلب اپنی عظمت سے لبریز کر دے اور مجھے اپنی محبت کا جام شراب پلا دے۔

۱۴۹۶۸- عبداللہ بن محمد، فیصل بن احمد، ابو حاتم کے سلسلہ سند سے محمد ہشام کا قول مروی ہے:



میں نے مسجد حنیف میں ایک شخص کو کہتے سنا اور اے الہی خطا کار۔ آپ کی رحمت کے امیدوار آپ کے در پر حاضر ہیں اس وجہ سے آج ہم سب کی مغفرت فرمادے، ہم میں سے کسی کو محروم مت کر۔

۱۳۹۶ھ - عبداللہ بن محمد، احمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے ابراہیم بن جنید کا قول مروی ہے:

ایک عابد کا قول ہے: اے لوگو ذرا الہی سے اپنے قلوب زندہ خشیت سے مردہ، محبت الہی سے منور اور لقاء الہی کے شوق سے محروم کرو۔ اے لوگو محبت الہی درجاء عالیہ، مغفرت تریب، شوق و ترغیب اور حسن نیت خواہشات کے مغلوب کرنے کا ذریعہ ہے۔ ترک شہوات اعمال کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ راحت کے متنی انسان پر اہل محبت کے منازل کے حصول کی کوششیں لازم ہیں۔ شب و روز قلب و زبان ذکر الہی سے تر رکھنا، اہل محبت کے اخلاق سے ہے۔ کم از کم قلب کا ذکر الہی میں مشغول رکھنا تو لازم ہے کیوں کہ یہ نفع ہے۔

۱۳۹۷ھ - عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوطیب احمد بن روح، عبداللہ بن خبیب کے سلسلہ سند سے سعید بن عبدالرحمن کا قول مروی ہے:

ایک باریزید بن ہارون کی خدمت کے موقع پر توشہ ختم ہو گیا، بعض ساتھیوں نے مجھ سے کہا اب کیا ہوگا، میں نے کہا باریزید بن ہارون سے مجھے امید ہے۔ انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا عزت، جلال، کبریائی اور جو دو کرم کی قسم ہے۔ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھنے والے انسان کی میں تمام امیدیں منقطع کر دوں گا۔ اور ان کو میں لوگوں کے سامنے ذلیل کروں گا۔ اور اپنے سے دور کروں گا۔ سب کچھ تو میرے قبضہ قدرت میں ہے۔ پھر بھی میرا بندہ میرے غیر سے امیدیں وابستہ رکھتا ہے۔ میرے علاوہ کون دعاء قبول کرنے والا ہے میں بلا سوال انسان کو عطاء کرتا ہوں، کیا میں سائل کو عطاء نہیں کروں گا، کیا میں بخیل ہوں جسکی وجہ سے میرا بندہ میرے غیر کے سامنے تھک پھیلاتا ہے۔ کیا دنیا و آخرت میرے لئے نہیں ہیں، کیا فضل و رحمت میرے قبضہ قدرت میں نہیں ہے اگر میں اہل سموات والارض کو جمع کر کے سب کو ان کی منشاء کے مطابق عطاء کر دوں تب بھی میرے خزانوں میں ذرا بھر کی نہیں آئیگی۔ میری رحمت سے مایوس ہونے والے اور میری نافرمانی کرنے والوں کیلئے ہلاکت ہے۔

۱۳۹۷ھ - ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، احمد بن موسیٰ انصاری کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک بارج کے موقع پر شب کو ایک جوان کو مناجات کرتے ہوئے میں نے سنایا الہی میں نے: تیری مخالفت کی وجہ سے تیری نافرمانی نہیں کی، اور میں تیرے عذاب سے غافل نہیں ہوں۔ لیکن میں ابلیس، اپنی شقاوت اور تیری مہلت کی وجہ سے گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اے الہی اب کون مجھے آپ کے عذاب سے بچائے گا۔ اس کے بعد میں نے اسے قرآن کی ایک آیت سنائی۔ جسے سن کر اس کا انتقال ہو گیا۔ دوسرے روز میں اسکے جنازہ میں شریک ہوا۔

۱۳۹۷ھ - ابراہیم بن ابی طالب نيساپوری، ابن ابی الدنیا، محمد بن اسحاق ثقفی، احمق ثقفی، احمد بن محمد بن یوسف، محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے منصور بن عمار کا قول مروی ہے:

ایک شب ایک نو جوان کو مناجات کرتے دیکھا، یا الہی آپ کی مخالفت کی بناء پر میں نے آپ کی نافرمانی نہیں کی، میں آپ کے عذاب سے غافل نہیں ہوں بلکہ اپنی شقاوت کے ابلیس اور آپ کی طرف سے مہلت کی وجہ سے میں گناہ میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ اس کے بعد میں نے اس کے سامنے قرآنی آیات قوا انفسکم و اہلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارة۔ تلاوت کی اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا، دوسرے روز میں نے اسکے والد سے اسکے بارے میں دریافت کیا تو اس نے کہا میرے غم میں اضافہ مت کر۔ میرا لڑکا میرا بڑا سہارا تھا۔ اب کون میرا خیال رکھے گا۔ وہ کمائی کے تین حصے کر کے ایک مساکین اور ایک خود پر خرچ کرتا تھا منصور کہتے ہیں کہ یہ خائفین کی صفت ہے۔

ائمہ اصفیاء کی ایک جماعت کا تذکرہ۔



(۵۴۴)۔ اسہل بن عبد اللہ کے اقوال زیریں:

۱۳۹۷۳۔ عبد اللہ، ابو بکر جوری، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

زندگی گزارنے کے چھ اصول ہیں۔ (۱) کتاب، (۲) سنت کی اتباع، (۳) اکل حلال، (۴) عدم ایذا رسانی، (۵) گناہوں سے اجتناب، (۶) توبہ۔

۱۳۹۷۴۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

اتباع نبوی کے حامل انسان کا قلب اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۳۹۷۵۔ سہل کا قول ہے:

مربع سنت کی چار علامت ہیں، (۱) استخارۃ، (۲) مشورہ، (۳) استعانت من اللہ، (۴) توکل۔

۱۳۹۷۶۔ سہل کا قول ہے:

مربع سنت انسان کو سنت کی پیروی کی برکت سے اللہ دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بناتے ہیں۔ اگرچہ وہ بقول رسول اجنبی ہوتا ہے، اور حسن نیت کی برکت سے انسان جہل سے پاک ہو جاتا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ انسان نفس کی مکاری سے کب محفوظ ہوتا ہے۔ فرمایا جب انسان نفس کو پہچان کر اسے کتاب و سنت کی اتباع پر آمادہ کر لیتا ہے۔ نیز فرمایا انسان کے ایمان کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے۔ (۱) و (۲) مروئی کا عمل کرنا جو فرض ہے۔ (۳) اتباع سنت، (۴) ادب، (۵) ترہیب، (۶) ترغیب۔

۱۳۹۷۷۔ سہل کا قول ہے:

لوگ تین وجوہ سے عبادت الہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ (۱) خوف، (۲) رجا، (۳) قرب۔ خائف انسان گناہوں سے اجتناب کی کوشش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکی وجہ سے اسے اطمینان قلبی حاصل ہو جاتا ہے۔ یہ خائفین کی علامت ہے۔ راجی انسان جنت کی امید اور اسکی طلب میں اپنی جان کر بازی لگا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ حصول جنت میں سب سے سبقت کر جاتا ہے۔ یہ راجی کا نشانی ہے۔ اور عارف انسان معرفت الہی کیلئے بے حد جدوجہد کرتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ بھی اس راہ میں جانی قربانی پیش کرتا ہے۔ یہ عارف کی علامت ہے۔

۱۳۹۷۸۔ سہل کا قول ہے:

انسان تین چیزوں (مشقت برداشت کرنا، نرمی اختیار کرنا اور ہر حال میں خواہشات کی عدم پیروی کرنا) کے اختیار کرنے سے بااخلاق بن جاتا ہے۔ پھر تین چیزیں (علم عالی، حلم اور تواضع) اس میں ترقی کا ذریعہ بنتی ہیں۔ نیز فرمایا ایمان اور حیا اسلامی اخلاق سے ہیں۔ نیز فرمایا دین کے چار ارکان ہیں۔

(۱) صدق، (۲) یقین، (۳) رضا، (۴) محبت۔ لہذا صدق صبر، یقین نصیحت، رضا ترک خلاف اور محبت ایثار کی نشانی ہے، نیز فرمایا جاہل مردہ ناسی نامک عاصی ہے اور سندی انسان۔ نادم کے مانند ہوتے ہیں۔

۱۳۹۷۹۔ ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر محمد بن یحییٰ بن ابی بدر، ابو محمد سہل بن عبد اللہ فرماتے ہیں شہوت کا ختم کرنا جہل سے علم کی طرف، لسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور گناہ سے توبہ میں ہے۔

۱۳۹۸۰۔ سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

حقیقی متقی انسان کا مطمع نظر صرف ذات الہی ہوتی ہے۔ اس کے بعد منجانب اللہ اس کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔ نیز فرمایا تقویٰ اور توکل ایک دوسرے کو لازم وہ ملزوم ہیں۔

۱۳۹۸۱۔ سہل کا قول ہے:



ارکان دین حسب ذیل ہیں۔ (۱) موت تک استعانت باللہ، (۲) اتباع سنت، (۳) صدق، (۴) انصاف، (۵) تفصل، (۶) خیر خواہی، (۷) رحمت۔

۱۳۹۸۲- ابو محمد کا قول ہے: ایک قوم ہے آپ علیہ السلام نے سوال کیا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا مومن، پھر آپ نے ان کے ایمان کی حقیقت کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نعمت پر شاکر اور مصیبت پر صبر سے کام لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مسکن و طعام میں سادگی تم پر لازم ہے۔ اور تقویٰ کو بھی لازم پکڑو۔

۱۳۹۸۳- عثمان بن محمد، عباس بن احمد کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: تین چیزوں (جب بقاء، حب غنا اور مستقبل کی فکر) سے محبت کرنے والے انسان کے قلب کا تزکیہ نہیں ہوتا۔

۱۳۹۸۴- سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ فقیر انسان نفس کے مکر سے کب محفوظ ہوتا ہے؟ فرمایا مستقبل کے فکر چھوڑنے کے بعد۔

۱۳۹۸۵- عثمان بن احمد، محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول ہے:

سہل بن عبد اللہ کا سب سے قیمتی قول ہے:

اللہ تعالیٰ تارک شہوۃ انسان کی نیکیاں ضائع نہیں کرتا۔

۱۳۹۸۶- ابو قاسم عبد الجبار بن شیر باز بن زید، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: اے انسان لوگوں کی برائی اور ان کے اخلاق رذیلہ کو دیکھنے کے بجائے اپنے حال کی خبر گیری کر۔

۱۳۹۸۷- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد انصاری، محمد بن احمد بن سلمہ نسیا پورنی، ابو محمد سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان میں اللہ وحدہ لا شریک ہوں، میرے غیر سے امید رکھنے والے انسان نے درحقیقت مجھے پہچانا نہیں۔ میں اپنے بندوں کو خاص طور سے نوازتا ہوں۔ ان کو اپنی رحمت سے ڈھانپ لیتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے میں بارش کرتا ہوں، انہی کی وجہ سے زمین پر غلہ اگاتا ہوں۔ انہی کی وجہ سے بلائیں دفع کرتا ہوں۔ وہ میرے محبوب اور میرے اولیاء ہیں، ان کو میں بلند درجات اور عالی مقام سے نوازوں گا۔ اے انسان مجھے طلب کرنے والا اپنی کوشش میں کامیاب۔ اور میرے غیر کو طلب کرنے والا اپنی کوشش میں ناکام ہوتا ہے۔ اپنے خواص کی وجہ سے میں خطاء کاروں کو معاف کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی فرمایا اے داؤد میرے طالب کا خادم بن جا۔

۱۳۹۸۸- سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے: دنیا سے بے رغبت انسان کا ماویٰ و ملجاء اللہ ہی ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے بارے میں اللہ فرماتا ہے مجھے پہچاننے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے کہ وہ میری آواز پر لبیک کہتا ہے، میرے امر کی اطاعت کرتا ہے، میرے رزق پر میری تعریف کرتا ہے، میری عطا پر میرا شکر کرتا ہے، اور آزمائش پر صبر سے کام لیتا ہے۔

۱۳۹۸۹- عثمان بن محمد، ابو محمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

دنیا میں علم کے علاوہ سب جہالت اور عمل کے علاوہ سب علم و بال اور اخلاص کے علاوہ تمام عمل بے کار ہے۔

۱۳۹۹۰- سہل کا قول ہے: علم کا شکر اور عمل کا شکر علم کی زیادتی ہے۔

۱۳۹۹۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد بن صہیب، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

ہر قلب و نفس سے اللہ تعالیٰ باخبر ہے۔ غیر اللہ کی طرف نظر رکھنے والے انسان کے قلب پر ابلیس کا تسلط ہوتا ہے۔

۱۳۹۹۲- سہل کا قول ہے: دنیا کا مقام جوارح، جوارح کا مقام بدن، بدن کا مقام قلب، قلب کا مقام نیت اور نیت کا مقام اللہ ہے۔

۱۳۹۹۳- ابو حسن بن محمد مقسم، ابو بکر بن منذر نجفی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:



روٹی سے شکم سیری کا یقین رکھنے والا انسان بھوکا رہتا ہے۔

۱۴۹۹۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری غفلت کی بنیاد ہے۔

۱۴۹۹۵- سہل کا قول ہے:

۱۴۹۹۶- سہل نے قرآنی آیت "واجعل لی من لدنک سلطاناً نصیراً" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا اس سے اللہ کے حکم کے مطابق بات کرنے والی زبان مراد ہے۔

۱۴۹۹۷- سہل کا قول ہے: اللہ سے تعلق جوڑ کر اسی کی طرف رجوع پیدا کرنے کا ذریعہ بننے والا علم سب سے افضل علم ہے:

۱۴۹۹۸- سہل کا قول ہے: اے انسان شب کی آمد پر اس کے حکم کے مطابق گزرنے کے بعد ہی آئندہ دن کی آمد کی امید رکھ۔

۱۴۹۹۹- سہل کا قول ہے:

صبر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اہل دنیا دنیا کے حصول کے لئے مصائب پر صبر کرتے ہیں، (۲) اہل آخرت حصول آخرت کیلئے

تکالیف پر صبر سے کام لیتے ہیں۔

۱۵۰۰۰- سہل کا قول ہے:

انسان کے علم کے خشیت، فعل کے ورع، ورع کے اخلاص اور اخلاص کے مشاہدہ سے ملنے کے بعد ہی اس کے لئے کوئی شئی

ہم ہوتی ہے اور مشاہدہ ماسواء اللہ سے لا تعلق کا نام ہے۔

۱۵۰۰۱- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن نحاس کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

کمزوری غفلت، خشیت بیداری اور قساوت موت کا نام ہے۔

۱۵۰۰۲- ابو حسن، محمد بن منذر کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

توکل پر اعتراض ایمان پر اعتراض ہے اور تکسب پر اعتراض سنت پر اعتراض ہے۔

۱۵۰۰۳- عبد اللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے جور بی کا قول مروی ہے:

سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ انسان منجانب اللہ آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔

۱۵۰۰۴- سہل کا قول ہے:

اللہ نے بندہ کیلئے چار چیزوں کا ذمہ لیا ہے: (۱) خائف کو امن دیتا ہے، (۲) امید رکھنے والے کی امید پوری کرتا ہے، (۳)

ایک نیکی کے عوض دس درجہ ثواب عطا کرتا ہے، (۴) متوکل کو اس کے نفس کے حوالہ نہیں کرتا۔ سہل سے سوال کیا گیا کہ انسان کو عیوب

کب نظر آتے ہیں؟ فرمایا انسان کے ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرنے کے وقت۔ نیز ان سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام عبودیت پر

کب پہنچتا ہے۔ فرمایا تدبیر کے چھوڑنے کے وقت۔ ان ہی سے سوال کیا گیا کہ انسان مقام صدق پر کب فائز ہوتا ہے؟ فرمایا امر و نہی

میں توکل سے کام لینے کے وقت۔

۱۵۰۰۵- عبد اللہ، ابوبکر کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

منجانب اللہ آزمائش دو قسم پر ہے، (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ فقر و فاقہ کی حالت میں بندہ کا اللہ سے تعلق کا ذریعہ بننے والی

آزمائش کیلئے باعث رحمت اور فقر و فاقہ کی حالت میں اللہ کے بجائے تدبیر و اختیار کے حوالہ کرنے والی آزمائش کیلئے باعث عقوبت ہے

بعض کا قول ہے: آزمائش مرض کے مانند ہے۔ ایک مریض انسان سو برس تک زندہ رہتا ہے، اور ایک اسی وقت سے چلا جاتا ہے اسی



طرح ایک انسان سو برس تک نافرمانی کرتا ہے لیکن اس کا خاتمہ بالآخر ہو جاتا ہے۔ اور انسان کیلئے صرف ایک کلمہ معصیت ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ اسی وجہ سے آزمائش ایک سخت ترین امر ہے۔  
۱۵۰۰۶۔ سہل کا قول ہے:

جب بندہ میری نعمت کی قدر کرتا ہے تو میں اسی کو اس کے لئے باعث شکر کر دیتا ہوں، اور جب بندہ گناہ کو بڑا سمجھتا ہے تو میں اس کو اس کے لئے باعث غفران بنا دیتا ہوں۔  
۱۵۰۰۷۔ سہل کا قول ہے:

اللہ کے خزانہ میں توحید سے بڑی شئی نہیں ہے۔

۱۵۰۰۸۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

امید معاصی کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کے لئے بمنزلہ بیج، جہل اس کے لئے بمنزلہ مقام اور معاصی پر اصرار کرنے والا اس کے لئے بمنزلہ ساتھی کے ہے۔ اور معرفت طاعت کے لئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، علم اس کے لئے بمنزلہ مقام اور صالح انسان اس کے لئے بمنزلہ صاحب کے ہے۔

۱۵۰۰۹۔ سہل کا قول ہے:

نظن بد کا حامل انسان یقین، لایعنی کا حامل صدق اور فضولیات کا حامل انسان ورع سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور مذکورہ تین چیزوں سے محروم کئے جانے والا انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۰۱۰۔ سہل کا قول ہے:

جاہل انسان لوگوں کی کمزوریاں تلاش کرتا ہے۔ اور ملعون انسان پردہ پوشی نہیں کرتا۔

۱۵۰۱۱۔ سہل کا قول ہے:

خادم ہی بعد میں مخدوم بنتا ہے۔

۱۵۰۱۲۔ سہل کا قول ہے:

توحید ایمان کی زبان، فصاحت اس کا علم اور صحت بصارت اس کا یقین ہے۔

۱۵۰۱۳۔ سہل کا قول ہے:

نیت اصل الاصول اور عین اخلاص ہے۔ اور فعل کے ذریعہ ظاہر کے حکم کے ثابت ہونے کے مانند نیت کے ذریعہ باطن کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ نیت سے لا علم انسان دین سے لاعلم ہوتا ہے۔ نیت کو ضائع کرنے والا پریشان ہوتا ہے۔ اہل صدق میں شامل ہونے اور کتاب و سنت کے بعد ہی انسان نیت کی حقیقت تک پہنچتا ہے۔

۱۵۰۱۴۔ سہل کا قول ہے:

اللہ سے مناجات کرنے، نفس کا محاسبہ کرنے اور آخرۃ کی تیاری کرنے والا انسان ہی حقیقتاً مؤمن ہے۔

۱۵۰۱۵۔ سہل کا قول ہے:

جہل سے علم کی طرف، نسیان سے ذکر کی طرف، معصیت سے طاعت کی طرف اور اصرار سے توبہ کی طرف ہجرت قیامت تک فرض ہے۔

۱۵۰۱۶۔ سہل کا قول ہے:



لا یعنی میں مشغول ہونے والا انسان دشمن سے شکست کھا جاتا ہے۔

۱۵۰۱۷۔ سہل کا قول ہے:

اے لوگو! دنیا کو دشمنوں اور رات کو دوستوں کے حوالہ کرو۔

۱۵۰۱۸۔ سہل کا قول ہے:

اطاعت کنندہ انسان کے بجائے معاصی سے اجتناب کنندہ انسان اللہ کا محبوب بنتا ہے۔ کیونکہ صدیق مقرب ہی معاصی سے اجتناب کرتا ہے۔ باقی نیک اعمال تو سب ہی کرتے ہیں۔

۱۵۰۱۹۔ ابوالحسن بن مقسم، ابوبکر محمد بن منذر رحمی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

تمام مخلوق کا رازق صرف اللہ ہے، لیکن لوگ اللہ کے علاوہ کی بھی عبادت کرتے ہیں۔

۱۵۰۲۰۔ سہل سے عقل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا لوگوں کی تکالیف برداشت کرنے والا انسان ہی اصل عاقل ہے۔

۱۵۰۲۱۔ سہل کا قول ہے:

انسان کو دنیا و آخرت میں سے صرف ایک میں مسرت حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۲۔ سہل کا قول ہے:

روٹی بھی حکمت الہی سے خالی نہیں جو ہزار عابدوں سے سوال کے باوجود مجھے معلوم نہیں ہو سکی۔

۱۵۰۲۳۔ ابوحسن، کے سلسلہ سند سے محمد بن منذر کا قول مروی ہے:

ایک شخص کے سوال کرنے پر سہل نے فرمایا حسن اخلاق کے مالک انسان کی صحبت اختیار کر۔

۱۵۰۲۴۔ سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ سے مناجات کرنے اور عبادات الہی کے حق ادا کرنے والے انسان کو آخرت میں درجات عالیہ سے نوازا جائیگا اور اسکے خلاف کرنے والے انسان کیلئے منجانب اللہ ہلاکت ہے۔ ایسے لوگ ہی غنی بقاء اور حب دنیا کے متمنی ہوتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب باتیں رضاء الہی کے خلاف ہیں۔ سہل کا قول ہے:

امید ہر معصیت کیلئے بمنزلہ خاک، حرص اس کیلئے بمنزلہ بیج، کاہلی اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں اور ندامت طاعت کیلئے بمنزلہ خاک، یقین اس کے لئے بمنزلہ بیج، عمل اس کے لئے بمنزلہ پانی کے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کے بقدر ہی انسان کو آخرت حاصل ہوگی۔ اور نفس کی مخالفت کے بقدر ہی انسان کو رضائے الہی حاصل ہوگی۔ اور ابلیس دشمن کی معرفت کے بقدر ہی انسان کو معرفت الہی حاصل ہوگی۔

۱۵۰۲۵۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے:

مخلص انسان کا قلب محبت الہی سے لبریز ہوتا ہے۔

۱۵۰۲۶۔ سہل کا قول ہے:

اے لوگو! عمل کے بجائے فضل الہی کے ذریعہ جنت کے طالب بنو۔

۱۵۰۲۷۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے۔

بھوکے لوگ اللہ سے دور سے رزق حاصل کرنے کے وجہ سے قرب الہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۲۸۔ سہل کا قول ہے:



انسان پر ایمان پر ثبات قدمی کے ساتھ خاتمہ بالخیر کی دعا کرنا لازم ہے۔

۱۵۰۲۹- ابو حسن بن مقسم، ابو فضل شیرجی جعفر بن احمد کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

قرآنی آیت و کذروا ظاہر الاسم و باطنہ سے ظاہر میں عدم خطا اور باطن میں اس سے عدم محبت مراد ہے۔

۱۵۰۳۰- سہل کا قول ہے: اللہ تعالیٰ کو اصل میں نہ جہل ک ۹ ی طرف منسوب کیا جاسکتا ہے اور نہ فرع میں ظلم کی طرف۔

۱۵۰۳۱- محمد بن حسین بن موسیٰ ابو حسن فارسی، عباس بن عصام کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کے علاوہ کوئی معین، رسول کے علاوہ کوئی دلیل، تقویٰ کے علاوہ کوئی زاد اور صبر کے علاوہ کوئی عمل نہیں ہے۔

۱۵۰۳۲- سہل کا قول ہے:

فرشتے اطاعت الہی، انبیاء علم اور وحی کے انتظار صدیقین اقتداء اور اس کے علاوہ تمام لوگ اکل و شرب میں زندگی بسر کرتے ہیں۔

۱۵۰۳۳- سہل کا قول ہے:

آیات و معجزات انبیاء، قوام صدیقین، کرامات اولیاء اور قوت مؤمنین کیلئے ہے۔ ذکر الہی سے خالی قلب پر شیطانی اثرات

اثر انداز ہوتے ہیں۔

۱۵۰۳۴- سہل کا قول ہے:

تقویٰ مؤمنین کیلئے بہترین توشہ ہے۔

۱۵۰۳۵- سہل کا قول ہے:

یقین، عقل اور روح انسانی زندگی کی بنیاد ہے اور تقویٰ کے بقدر ہی انسان کو یقین حاصل ہوتا ہے۔ یقین کی بنیاد نو اہی سے

یز کرنا ہے اور مخالفت نفس نو اہی سے اجتناب کی بنیاد ہے، اور یقین کے مطابق قیامت میں لوگوں کو درجات ملیں گے۔

۱۵۰۳۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! تین چیزوں کو لازم پکڑ لو۔ (۱) عدم شکم سیری، (۲) اعمال کی کوشش، (۳) ہر حال میں رجوع الی اللہ۔

۱۵۰۳۷- دو چیزیں تکبر اور معصیت انسان کے قلب سے خوف خدا قطع کر نیوالی ہیں۔

۱۵۰۳۸- سہل کا قول ہے:

دعویٰ ہلاکت اور خیر کی بنیاد ہے۔

۱۵۰۳۹- عثمان بن محمد، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن سلمہ نساپوری کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

امیدوں کے قطع کے ساتھ ہی حصول خلاۃ زہد ممکن ہے۔ اہل خیر کی مجالس سے رقت قلب حاصل ہوتی ہے اور دوام ذکر نور قلب کیلئے معین ہے

اور طول فکر سے باب حزن کھلتا ہے۔ تمام احوال میں صدق سے انسان کو تیز حاصل ہوتا ہے۔ ثانی مثل انسان کی ہلاکت اور غفلت اس کے

قلب کی سیاہی کا ذریعہ بنتی ہے۔ شدت ندامت اور کثرت استغفار گزشتہ گناہوں کی معافی اور شکر نعمت میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں۔

۱۵۰۴۰- عثمان بن محمد، ابو حسن کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

سہل بن عبد اللہ سے سوال کیا گیا کہ ابلیس پر سب سے زیادہ اشق چیز کوئی ہے؟ فرمایا عارفین کے قلوب۔ پھر انہوں نے

استدلال کہ طور پر درج ذیل شعر پیش کیا: عارفین کی قلوب کی آنکھیں ان چیزوں کا ادراک کر لیتی ہیں جن کے ادراک سے عام آنکھیں

بصر رہتی ہیں۔

۱۵۰۴۱- عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے عباس بن احمد کا قول مروی ہے:



سہل سے سوال کیا گیا کہ فقیر کو اپنے نفس سے کہاں راحت ملتی ہے؟ فرمایا امیدوں کے انقطاع کے وقت۔

۱۵۰۴۲- ابو حسن علی بن احمد بن عبد الرحمن غزالی اصبہانی، علی بن احمد بن نوح ابو ازی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ انسان کو اولاً مناجات کا اس کے عدم کی صورت میں اپنے کلام کی سماعت کا اگر وہ بھی نہ ہو تو اپنے دروازہ پر آنے کا حکم دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ فرماتا ہے کہ اکرم الاکرمین تو میں ہی ہوں۔

۱۵۰۴۳- سہل کا قول ہے:

بقدر ضرورت علم کا حصول ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ اور نافرمانی سے اجتناب بندہ پر اللہ کا سب سے ادنیٰ حق ہے۔

۱۵۰۴۴- سہل کا قول ہے:

شکم سیری کی فکر کرنے والے انسان کا شب میں قرآن ختم کرنا اور دن میں پانچ سورکت نفل ادا کرنا بھی قابل تحسین نہیں ہے۔

نیز قول باری تعالیٰ "فا علم انه لا الہ الا اللہ" کی تشریح میں فرمایا اللہ کے علاوہ کوئی نافع اور دافع بلا نہیں ہے۔

۱۵۰۴۵- عبد اللہ، ابو بکر جونی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نفس کی معرفت دشمن کی معرفت سے بھی مشکل ہے۔ اور دشمن کی معرفت دنیا کی معرفت کے مقابلہ میں آسان ہے۔ نیز فرمایا:

دشمن کو پہچاننے والا انسان اللہ کو پہچانتا ہے۔ اور نفس کی معرفت کے بعد انسان اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے۔

۱۵۰۴۶- سہل کا قول ہے:

اللہ کا مخلوق کو اپنی معرفت کے لئے دعوت دینا اور ان کے لئے باعث نعمت اور ان پر ان کے نفوس کو غالب کرنا ان کے لئے

باعث تکلیف ہے۔

۱۵۰۴۷- اے لوگو! اللہ تمہاری نیکیوں کو دگنا کرنے، گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔ اور منجانب اللہ تمہارے لئے باب توبہ قیامت تک

کھلا ہوا ہے۔

۱۵۰۴۸- سہل کا قول ہے:

اہل معرفت کے تین کام ہیں (۱) اتباع سنت، (۲) اللہ سے مدد طلب کرنا، (۳) مصائب پر موت تک صبر۔

۱۵۰۴۹- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! میں تمہیں فقط قیامت اور اس کے بعد کی زندگی کی فکر دعوت دیتا ہوں۔

۱۵۰۵۰- سہل کا قول ہے:

نفس بمنزلہ بت اور روح بمنزلہ شریک کے ہیں۔ لہذا نفس کی عبادت کرنے والا بت اور روح کی عبادت کنندہ شریک کی

عبادت کرنے والا ہے۔ اللہ کی عبادت کنندہ اور اس کو ترجیح دینے والا انسان اصل مخلص انسان ہے۔

۱۵۰۵۱- سہل کا قول ہے: انسانی زندگی چند سانسوں پر محیط ہے۔ ذکر الہی کے بغیر نکلنے والا سانس مردہ ہے۔ ذکر الہی کے ساتھ نکلنے والا

سانس اللہ تک پہنچنے والا ہے۔

۱۵۰۵۲- جعفر بن محمد بن نصیر غلدی، ابو محمد حریری، کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اللہ کی قسم سے ہر حال میں، اور غیبت و شکم سیری سے اجتناب اخلاق صدیقین سے ہے۔ نیز صدیقین وعدہ کی بھی پاسداری

کرتے ہیں۔

۱۵۰۵۳- سہل کا قول ہے:



اے لوگو! توبہ اختیار کو پس پشت ڈالو، کیونکہ یہ دونوں تمہاری زندگی کو مکدر کرنے والے ہیں۔

۱۵۰۵۴- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! فساد زمانہ کی وجہ سے نفس کو بھوک، صبر اور مشقت کا عادی بنانے کے ساتھ ہی نجات ممکن ہے۔

۱۵۰۵۵- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو یعقوب بلدی کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

حکماء عقلاء تین چیزوں کے پابند ہوتے ہیں (۱) گناہ پر توبہ کرنا، (۲) سنت کی متابعت کرنا، (۳) عدم ایذا رسانی۔

۱۵۰۵۶- ابو حفص عمر بن احمد بن شاہین واعظ، جعفر بن یعقوب ثقفی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

نعت پر شکر کرنے سے اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۰۵۷- سہل کا قول ہے:

سب سے پہلے لوگ تکبر میں پھر حرام میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۸- عبد الجبار بن شیراز، عثمان بن محمد عثمانی، کے سلسلہ سند سے سہل کا قول ہے:

اللہ پر نظر مرکوز کرنے سے انسان کا تزکیہ قلب ہوتا ہے۔ تزکیہ قلب کے بعد انسان کے اعضاء بھی گناہ سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

۱۵۰۵۹- سہل کا قول ہے:

من جانب اللہ انسان کے لیے جو عبادت بھی آسان کی جاتی ہے اس کی ادائیگی کی بھی توفیق ملتی ہے۔ اللہ کو ترجیح دینے

والے انسان کو اللہ دنیا اور دنیا والوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۰۶۰- ابو حسن بن جہضم، طاہر بن حسن، ابراہیم برجی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

دعا میں فقدا اللہ کے سامنے پیش کرنے والے انسان کے بارے میں اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اگر اس میں میرے کلام کے

برداشت کی سکت ہوتی تو میں کلام کے ذریعہ اسے جواب دیتا۔

۱۵۰۶۱- ابو حسن، ابو بکر دینوری کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

مؤمن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم ہے، مؤمن ایک جگہ سے رزق کی امید رکھتا ہے۔ لیکن اللہ اسے دوسری جگہ سے

رزق دیتا ہے۔

۱۵۰۶۲- عبد اللہ، ابو بکر محمد بن محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

سات چیزوں کے ترک کرنے سے اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے:

(۱) زندقیت، (۲) شرک، (۳) کفر، (۴) نفاق، (۵) بدعت، (۶) ریاء، (۷) وعید۔

۱۵۰۶۳- اکل صحیح پانچ قسم پر ہے (۱) ضرورتہ قوام، (۲) قوتہ، (۳) معلوم، (۴) فقر، (۵) حلال و حرام میں عدم تمیز رزق کا فکر نہ کرنے

والا دنیا اور اسکی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۰۶۴- یقین کی ابتداء مکافہ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد معاینہ پھر مشاہدہ کا درجہ ہے۔

۱۵۰۶۵- یقین بمنزلہ آگ، زبان اس کیلئے لکڑی اور عمل بمنزلہ ایندھن کے ہے۔

۱۵۰۶۶- سہل کا قول ہے موت کی قلت حال کی تخفیف اور اطاعت کی لذت کا وجدان انسان کی سعادت سے ہے۔

۱۵۰۶۷- سہل سے لذت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ قلب کا محبت الہی سے لبریز ہونا عین لذت ہے۔

۱۵۰۶۸- نیکی کا خواہش سے عدم امتزاج اخلاص عمل کی دلیل ہے۔



۱۵۰۶۹۔ علم کے ذریعہ نفس پر قابو پانے والے انسان کیلئے خوشخبری ہے۔

۱۵۰۷۰۔ سہل کا قول ہے :

سکوت عقل کی بنیاد اور عافیت عقل کی فرع ہے۔ کتمان سر عقل کا باطل اور اتباع سنت اس کا ظاہر ہے۔

۱۵۰۷۱۔ فرائض پر ایمان لانا اس کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا فرض ہے۔ سنن پر ایمان لانا اور ان میں اخلاص پیدا کرنا، ان کا سیکھنا اور ان پر عمل کرنا سنت ہے۔

۱۵۰۷۲۔ سہل کا قول ہے :

اہل جنت کی چند قسمیں ہیں۔ (۱) ایمان لاتے ہی دنیا سے چلا گیا، (۲) ایمان لا کر اعمال صالحہ کئے اور معاصی سے اجتناب کیا یہ قرآنی آیت "قد افلح المؤمنون" کا مصداق ہے (۳) ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ کئے یہ جنتی اللہ کا حبیب ہے، (۴) ایمان لانے کے بعد نیکیاں اور گناہ دونوں کئے اس کا فیصلہ وزن اعمال کے وقت ہوگا۔

۱۵۰۷۳۔ سہل کا قول ہے :

اے لوگو! اللہ کا عدم سے پاک ہونا اور جسم سے اس کی مشابہت جیسی باتوں پر اعتراض کر کے اپنے ایمان خراب مت کرو۔ آخرت میں اللہ تعالیٰ اپنے شان شمایان بجلی فرما ہوگا۔

۱۵۰۷۴۔ سہل کا قول ہے :

کلمہ شہادت لا الہ الا اللہ کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔

۱۵۰۷۵۔ حق ابتداء اللہ اور اس کی انتہا وجہ اللہ کے مراد پر ہوتی ہے۔

۱۵۰۷۶۔ ابو عمر و عثمان بن محمد عثمان ابو محمد بن صہیب کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے :

مومن کا ایک گناہ ایک سونکیوں کا سبب بنتا ہے۔ ان سے اسکی تفصیل پوچھی گئی تو فرمایا مومن ایمان کی وجہ سے سزا سے ڈرتے ہوئے گناہ کرتا ہے۔ گناہ کی سزا سے ڈرنے پر اسے ایک نیکی ملتی ہے۔ اور وہ ایمان کی وجہ سے اللہ نے اس گناہ کی مغفرت کی امید رکھتا ہے تو اس پر اسے دوسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے اس پر توبہ کرتا ہے اس پر اسے تیسری نیکی ملتی ہے۔ پھر وہ ایمان کی وجہ سے دوسرے کو اس کی طرف دعوت دینے سے گریز کرتا ہے۔ اس پر اسے چوتھی نیکی ملتی ہے۔ نیز وہ گناہ کی حالت میں دنیا سے جانا نا پسند کرتا ہے، اس پر اسے پانچویں نیکی ملتی ہے۔ اور بحکم قرآن ایک نیکی میں دس گنا کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ لہذا ایک تو دس سے ضرب دینے سے پانچ پچاس ہو گئی اور اگر ایک لومڑی سوکتوں میں پھنس جائے تو وہ اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اسی طرح ایک گناہ سونکیوں میں کیا باقی رہیگا۔ اس کے بعد سہل نے رد کر اپنے ساتھیوں کو لوگوں سے اس بات کے بیان کرنے سے منع کر دیا۔ کیوں کہ ان کا کہنا تھا کہ لوگ اسی پر اعتماد کر کے دیگر اعمال شرعیہ پھر ترک کر دیئے۔ نیز فرمایا ایک کھڑی کے لئے نار دوزخ برداشت کرنے کی کون طاقت رکھتا ہے۔ اس لئے اے لوگو جلد توبہ کرو۔ کیونکہ توبہ کرنے والے عند اللہ محبوب ہوتے ہیں۔

۱۵۰۷۷۔ سہل بن عبد اللہ کا قول ہے :

اے لوگو! امراض، احزان اور مصائب صغائر کے لئے کفارہ ہیں، کیونکہ کہاں تو بلا توبہ معاف نہیں ہوں گے۔ کہاں کپڑے پر لگنے والے اس دھبہ کے مانند ہے۔ جو بلا صابون صاف نہیں ہوتا اور صغائر کپڑے پر لگنے والی اس قلیل لکڑی کے مانند ہے جو صرف قلیل پانی سے صاف ہو جاتی ہے۔

سہل سے سوال کیا گیا کہ کیا مصائب باعث کفارہ اور اجر نہیں ہیں؟ فرمایا جب انسان مصائب پر صبر کرے اور ثواب کی امید



رکھے۔ کیونکہ نزول مصائب فعل غیر ہے اور غیر کے فعل پر انسان کو ثواب نہیں ملتا۔ البتہ مصائب پر صبر کر، اور اس پر ثواب کی امید رکھنا انسان کا اپنا فعل ہے، لہذا اسی پر ثواب ملے گا۔

۱۵۰۷۸۔ ابو حسن علی بن احمد بن عبد الرحمن اصبہانی، ابو یوسف بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے: مؤمنین کا اللہ سے محبت کرنا خوف الہی کی نشانی ہے، کیونکہ کفار بھی اللہ سے محبت کرتے ہیں پھر ان کی محبت باعث امن اور مؤمنین کی محبت باعث خوف بن جاتی ہے۔

۱۵۰۷۹۔ عبد الجبار بن شریاز، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے: جہالت دنیا کی اصل اور خورد و نوش، لباس، خوشبو، خواتین، تفاخر اسکی فرع اور معاصی اس کا ثمرہ ہے۔ اور معاصی کی سزا اس پر اصرار اور صرار کا ثمرہ غفلت اور غفلت کا ثمرہ اللہ کے خلاف جرأت کرنا ہے۔ نیز فرمایا غیر متقی انسان کے جوارح گناہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ اور اسکا دل ابلیس کے نرغہ میں ہوتا ہے۔ لیکن علم پر عمل کرنے والے انسان کا عمل تقویٰ کا ذریعہ بنتا ہے، اور تقویٰ کے بعد اللہ سے اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ نیز فرمایا علم دلیل، عقل ناصح اور نفس دونوں کے درمیان اسیر ہوتا ہے۔ اور دنیا ختم ہونے والی اور آخرۃ آنے والی ہے۔ نیز فرمایا عارفین اپنے نفوس کے مالک ہوتے ہیں، کیوں کہ وہ نفس پر قابو پا کر اس کے مالک بن جاتے ہیں، اور غافلین پر نفس غلبہ حاصل کر کے ان کے اقوال و احوال اور تمام افعال میں ان پر حکومت کرتا ہے۔ اور نفس کو پہچاننے والا اس کے نرغہ سے محفوظ رہتا ہے اس کے بعد اسے معرفت الہی کا حصول ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۰۔ جعفر بن محمد بن نصیر، ابو حسن بن جہزم، ابو فضل شیرجی کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے علماء اور زہاد کے قلوب کو عبادت میں مشغول کر کے ان پر احسان عظیم فرمایا۔

۱۵۰۸۱۔ عبد الجبار بن شریاز، ابو حسن بن جہزم کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

اے لوگو عوام میں تمہیں چند باتیں نظر آئیں گی۔ ترک تقویٰ کی وجہ سے خشوع، اظہار کلام کی وجہ سے علم نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض، نقص عہود اور تضييع امانت کی وجہ سے علم عوام سے اٹھالیا جائیگا۔ وہ خشیت کے عوض دنیا کے وساوس، تقویٰ کے عوض ابلیس کے وساوس اور ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ظاہر میں وہ متوکل اور حقیقت میں وہ سودخور، غیبت اور بد نظری کے مریض ہونگے۔

۱۵۰۸۲۔ عبد اللہ، احمد بن محمد بن یوسف کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

حیاء، عدم ایذا رسانی، نیکی اور خیر خواہی اخلاق اسلام سے ہے۔

۱۵۰۸۳۔ سہل کا قول ہے:

قرآن کے بیان کے مطابق دنیا تین قسم پر ہے:

(۱) عبید، (۲) رجال، (۳) بھیان۔ ان سے تزکیہ قلوب کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا قرآن پر عمل کرنا اس کا سبب ہے۔ نیز فرمایا مساجد عمدہ مقامات سے ہیں۔ کیوں کہ ان میں فرشتے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں۔ اووطن و فرج مذموم چیزیں ہیں کیوں کہ ان میں ذمی بھی ہمارے ساتھ مشترک ہیں۔ نیز فرمایا اللہ انسان کو خطاء سے منع کرتا ہے، لیکن اس میں مبتلا ہونے کے بعد اللہ اسے توبہ کا حکم دیتا ہے۔ جب بندہ توبہ بھی نہیں کرتا ہے تو اللہ اسے کہتا ہے کہ میں خود تیرے پاس آتا ہوں اے لوگو! اللہ کی کرم نوازی کا اندازہ لگاؤ۔ نیز فرمایا اللہ نے انسان کو چار طبیعتوں پر پیدا فرمایا ہے (۱) بھائم کی طبیعت پر (۲) شیاطین کی طبیعت پر، (۳) سحرۃ کی طبیعت پر، (۴) ابالہ کی طبیعت پر۔ بھائم کی طبیعت بحکم قرآن انسان کوطن و فرج کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ شیاطین کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو لہو و لعب زینت، تفاخر فی الاموال کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ ابالہ کی طبیعت انسان کو استکبار اور اباء کی طرف دعوت دینے والی ہے۔



اور سحرۃ کی طبیعت بحکم قرآن انسان کو مکر اور دھوکہ کی طرف دعوت دینے والی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ انسان کو تسبیح و تقدیس کا حکم دے کر طبع شیطان و بہائم اتباع سنت کا حکم دے کر طبع سحرۃ و ابالہ سے نکالا ہے۔ نیز فرمایا معرفت خوف، اقرار رجاء، ایمان خوف، عمل رجاء، اور خوف رہبت کا نام ہے۔ نیز فرمایا اللہ کے ہر وقت حاضر باش ہونا اس کا مقتضی ہے کہ ہم ہر وقت اسکی اطاعت کریں۔ نیز فرمایا اللہ نے مخلوق کو انکے اور غیر کے لئے پیدا نہیں فرمایا بلکہ بحکم قرآن انکو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ نیز فرمایا اللہ و راء سے پاک ہے محمد بن حسن بن علی، احمد بن محمد بن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ایک شخص نے سہل سے قوت کے بابت سوال کیا؟ سہل نے فرمایا ذکر دائمی انسان کی قوت ہے۔ اس نے کہا میں نے اس کے بجائے آپ سے قوام نفس کے بارے میں سوال کیا ہے۔ سہل نے فرمایا قوام نفس بھی اسی کا محتاج ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے اس کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا؟ سہل نے کہا ہر حال ذکر الہی لازمی امر ہے۔

۱۵۰۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن شاذان، کے سلسلہ سند سے ابن سالم کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل سے سر نفس کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا سر نفس صرف فرعون پر ظاہر ہوا تھا۔ جسکی وجہ سے اس نے انسا ربکم الا علی کا دعویٰ کیا تھا۔ نفس کیلئے سات پردے سماوی اور سات ارضی ہیں۔ نفس کو ملنے کے بقدر انسان ترقی کرتا ہے، حتیٰ کہ جب انسان اسے تحت آخری دفن کر دیتا ہے۔ تو اسکا قلب عرش سے باتیں کرنے لگتا ہے۔

۱۵۰۸۶- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! قلب ایک بہت نازک شے ہے، جس پرشی یسر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے تم خطرات مذمومہ کے اس پر واقع سے اجتناب کرو کیونکہ اس پر قلیل کا اثر بھی کثیر ہوتا ہے۔

۱۵۰۸۷- سہل کا قول ہے:

اللہ کے ماسوائی ہر شے دوسرہ ہے۔

۱۵۰۸۸- سہل نے سوال کیا کیا کہ اس قول کہ نفس کو پہچاننے والا اللہ کو پہچان لیتا ہے، کا کیا مطلب ہے فرمایا اس کا مطلب یہ کہ اللہ کی وجہ سے نفس کو پہچاننے والا نفس کی وجہ سے اللہ کو پہچان لیتا ہے۔

۱۵۰۸۹- عبد اللہ، ابو بکر جوری کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

طہارت تین قسم پر ہے (۱) جہالت کی طہارت علم ہے، (۲) نسیان کی طہارت ذکر ہے، (۳) معصیت کی طہارت طاعت ہے۔

۱۵۰۹۰- سہل کا قول ہے:

خواص کی جنایت عند اللہ عوام کی جنایت سے بڑھ کر ہے۔ غیر اللہ سے انس و محبت خواص کی جنایت ہے۔ نیز فرمایا الاولیاء جوارح کی انس عقل سے، پھر عقل کی علم سے ہوتی ہے، اس کے بعد بندہ کا اللہ سے انس کا تعلق پیدا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہر عقوبت طہارۃ کا ذریعہ ہے، لیکن قلب کی عقوبت قساوت ہے۔

۱۵۰۹۱- سہل کا قول ہے:

اے لوگو! زبان سے تم کو اقرار اور قلب سے یقین عطا کیا گیا، اور اللہ کی مثل کوئی شے نہیں ہے۔ وہی سمیع و بصیر ہے۔ وہی

قیامت کے دن تمہیں زندہ کر کے تم سے حساب لے گا اور اعمال پر تمہیں اجر و سزا دیگا۔ نیز فرمایا انسانی کامیابی کا مدار پانچ چیزوں پر ہے۔

(۱) اکل حلال (۲) حلال لباس، (۳) حقوق اللہ کی پاس داری، (۴) عدم ایذا رسانی، (۵) استعانت باللہ۔ نیز فرمایا مذکورہ شیا، خمر کے حصول کیلئے پانچ باتوں کا ترک ضروری ہے۔

(۱) شیطانی وساوس قبول نہ کرنا (۲) رضاء الہی کے سلسلہ میں عقل کی اتباع کرنا (۳)



حصول دنیا کیلئے عدم اہتمام، (۴) مخالفت نفس، (۵) معصیت سے اجتناب۔ نیز مذکورہ پانچ باتیں دیگر پانچ چیزوں پر موقوف ہیں، (۱) مال جمع نہ کرنا، (۲) امارت کی فکر نہ کرنا، (۳) کھانے کا عدم اہتمام، (۴) لباس کی عدم فکر، (۵) ترک تعلقات۔ نیز فرمایا مذکورہ تمام باتوں کی بنیاد ایمان ہے۔ اور ایمان کی بنیاد ذات الہی کا استحضار ہے۔ اس طرح کہ وہی مختار کل ہے۔ وہی نفع و نقصان کا مالک ہے۔ مرض و شفاء اس کے ہاتھ میں ہے۔ تمام خزانے اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے انبیاء کو مبعوث فرمایا اسی کے لئے قرآن نازل فرمایا۔

۱۵۰۹۲۔ محمد بن حسن بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے مروی ہے:

کہ یعقوب بن لیث کے لطن کے مرض کا کوئی علاج نہیں کر سکا۔ انہیں سہل کے بابت بتایا گیا تو انہوں نے انکو بلوایا۔ سہل نے ان کے نزدیک آکر کہا اللہ آپ نے جس طرح اسے معصیت کی ذلت دیکھائی ہے۔ اسی طرح طاعت کی عزت بھی دیکھا دیجئے۔ یعقوب بن لیث اسی وقت شفا یاب ہو گیا۔ اس نے سہل کی خدمت میں بالاصرار کثیر مال پیش کرنا چاہا۔ لیکن سہل نے قبول نہیں کیا۔ اور ان کو زمین کی طرف دیکھنے کا حکم دیا۔ یعقوب نے زمین کی طرف دیکھا تو ان کو ساری زمین سونا نظر آنے لگی۔ سہل نے کہا جس شخص کے تعلق مع اللہ کا یہ حال ہے وہ یعقوب کی رقم کی زیادتی کیا کرے گا۔

۱۵۰۹۳۔ ابو فضل احمد بن عمران ہروی کے سلسلہ سند سے ابو عباس خواص کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

میں نے سہل بن عبد اللہ کے توشہ کے بارے میں بڑی تحقیق کی، لیکن مجھے معلوم نہیں ہو سکا بالآخر ایک شب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت وہ نماز میں مشغول تھے انھوں نے بہت طویل قیام فرمایا۔ اتنے میں ایک بکری آئی، سہل اس کی آواز سن کر رکوع سجدہ کر کے سلام پھیرا، بعد ازاں اس کا دودھ دوہ کر اسے نوش کیا، اس بکری سے فارسی میں بات کی۔ یہی ان کا توشہ تھا۔

۱۵۰۹۴۔ محمد بن حسین، ابوسیر عبد اللہ بن علی، احمد بن عطاء، محمد بن حسن کے سلسلہ سند سے سہل کا قول مروی ہے:

اعمال صالحہ تو نیک و فاجر سب کرتے ہیں۔ لیکن گناہوں سے صرف صدیق ہی اجتناب کرتا ہے۔ سہل کا قول ہے: لوگوں کی عیوب تلاش کرنے والا انسان غافل ہے۔

۱۵۰۹۵۔ محمد بن حسین، ابوفارسی، عباس بن عصام کے سلسلہ سند سے سہل بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

مجاہد اللہ آزمائش دو قسم پر ہے۔ (۱) رحمت، (۲) عقوبت۔ تدبیر کے بجائے انسان کا فقر اللہ کے سامنے پیش کرنے پر آمادہ کرنے والی آزمائش رحمت اور تدبیر کے حوالہ کرنے والی آزمائش عقوبت ہے۔

۱۵۰۹۶۔ یوسف بن عمر بن مرور ابو فتح قواس، عبید اللہ ابو قاسم صغانی، ابن واصل سہل بن عبد اللہ تستری، محمد بن سواد، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں انصاری خواتین بھی شریک ہوتی تھیں جو پانی پلانے اور مریضوں کی دوا دارو کا کام کرتی تھیں۔

۱۵۰۹۷۔ محمد بن علی ابو یعلیٰ، قطن بن بشیر، جعفر بن سلیمان، ثابت کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام کے ساتھ غزوۃ میں ام سلیم شریک ہوئیں، ان کے ساتھ لوگوں کو پانی پلانے اور مریضوں کا خیال رکھنے کیلئے چند خواتین تھیں۔

(۵۴۵) سہل بن عبد اللہ بن عبد اللہ الفرخان

۱۵۰۹۸۔ محمد بن مظفر، ابو علی محمد بن ضحاک بن عمرو، سہل بن عبد اللہ زاہد، سلیمان بن عبد الرحمن، محمد بن عبد الرحمن قشیری، عبد الملک بن صابی۔



سلیمان، عطیہ،۔۔۔ ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے علیؓ کی طرف سے پانچ فائدے میسر ہیں وہ میرے پردہ دار ہیں، میرا قرضہ چکاتے ہیں، میرے طویل قیام میں میرا تکیہ ہیں (سفر میں جانے کے بعد پیچھے سے میرے نائب ہیں یا میں انکی ٹیک لگا کر بیٹھتا ہوں یا سوتا ہوں) حوض کوثر پر میرے مددگار ہوں گے مجھے ان کے ایمان کے بعد کفر اختیار کرنے کا اندیشہ نہیں اور پاکدامنی کے بعد زنا میں مبتلا ہونے کا بھی ڈر نہیں ہے۔

ابن المنظر نے اس روایت کو یوں ہی بیان کیا ہے اور فرمایا کہ سہل زاہد وہ مشہور سہل ستری بزرگ ہیں۔ مؤلف کہتے ہیں میں نے پوچھا ہمارے علاقے میں ایک بزرگ سہل بن عبد اللہ ابوطاہر گزرے ہیں کیا وہ تو نہیں؟ فرمایا نہیں وہ سہل ستری ہی ہیں۔  
۱۵۰۹۹۔ ابو جعفر احمد بن ابراہیم بن یوسف ابوطاہر سہل بن عبد اللہ، ابویوب سلیمان بن عبد الرحمن دمشقی، ولید بن مسلم عفیر بن معدان۔ ابو کمال، سلیم بن عامر کے سلسلہ سند سے ابوامامہ کا قول مروی ہے:  
فرمان رسول ہے:

انسان اللہ کو پکارنے کے وقت اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اس کی دعا قبول کی جاتی ہے۔ لہذا مصیبت زدہ انسان کو مؤذن کی آذان کا جواب دے، پھر آذان کے بعد دعا پڑھے۔ بعد ازاں اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرے۔  
۱۵۱۰۰۔ احمد بن ابراہیم، سہل بن عبد اللہ، ہشام بن عمار بقیۃ بن ورید، یوسف بن کثیر نوح بن زکوان کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:  
فرمان نبوی ہے:

خواہش کے مطابق کھانا اسراف میں شامل ہے۔  
۱۵۱۰۱۔ احمد بن ابراہیم، سہل بن عبد اللہ محمد بن ابی السری۔ بقیۃ ابن لہیعہ دراج، ابن ابی اسحٰح، ابو یثیم کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: قیامت کے روز منجانب اللہ مساجد کے آباد کرنے والوں کے لئے ۲ اعلان ہوگا کہ یہ میرے پڑوسی ہیں۔

### (۵۴۶) احمد بن مسروق

۱۵۱۰۲۔ محمد بن حسین بن موسیٰ، عبد اللہ بن محمد بن رازی کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

تدبیر پر اعتماد نہ کرنے والا عیش و عشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۱۵۱۰۳۔ محمد بن حسین ابوسعید بن عطاء کا قول مروی ہے:

جنید کو ابدال کی ایک جماعت نے خواب میں بتایا کہ اس وقت بغداد میں مسروق اولیاء اللہ میں سے ہیں۔

۱۵۱۰۴۔ جعفر بن محمد بن غلدی کے سلسلہ سند سے حسین بن یحییٰ فقیر علی کا قول مروی ہے:

ابن مسروق سے توکل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مخلوق کے بجائے خالق پر اعتماد کرنا توکل ہے۔

۱۔ الضعفاء للعقبی ۲/۲۲۔ والعلل المتناہیۃ ۱/۲۳۳۔ وکشف الخفا ۲/۲۶۲۔ وتنزیہ الشریعة ۱/۴۰۱۔ ومیزان الاعتدال ۶۰۴۹۔ ولسان المیزان ۲/۱۶۶۱۔

۲۔ المستدرک ۱/۵۳۷۔ وعمل اليوم والليلة لابن السنی ۹۶۔ وشرح السنة ۲/۲۹۱۔ وکنز العمال ۳۳۳۲۔ ۲۰۹۲۰۔  
۳۔ سنن ابن ماجہ ۳۳۵۲۔ والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۴۹۹۔ والأدب المفرد ۸۵۸۔ وکشف الخفا ۱/۲۹۸، ۲/۲۰۸۔  
والفوائد المجموعة ۱۸۲۔ وتنزیہ الشریعة ۲/۲۵۶۔ والآلی المصنوعة ۲/۱۳۳۔ ومیزان الاعتدال ۴۱۳۳۔ والاحادیث الضعیفة ۲۳۱۔



۱۵۱۰۵- مسروق سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کی حقیقت تک پہنچنے کیلئے بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۶- جعفر بن محمد، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے جعفر کا قول مروی ہے:

میرے سوال پر مسروق نے فرمایا عقل کی وجہ سے خطا سے اجتناب نہ کرنے والا انسان عقل کی وجہ سے ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۱۰۷- جعفر، محمد ابراہیم کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

غیر حق سے حاصل ہونے والا سرور تفکرات میں اضافہ کا باعث بنتا ہے۔ نیز اللہ سے انیسیت کا عدم تعلق وحشت کا سبب بنتا ہے

۱۵۱۰۸- جعفر، محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے مسروق کا قول مروی ہے:

معرفت کا انت تکلف، غفلت کا درخت جہل، توبہ کا درخت ندامت اور محبت کا درخت انفاق و ایثار کے پانی سے سیراب

کیا جاتا ہے۔ بلا عزم مصمم معرفت کا طالب جاہل ہے۔

۱۵۱۰۹- ابواسحاق بن حمزہ، ابوعباس احمد بن محمد بن مسروق، عوفی، عبدالاعلیٰ، حماد بن سلمہ، عطاء خراسانی، سعید بن مسیب، ایوب بن سیرین

عمران بن حصین، حسین کے سلسلہ سند سے عمر کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے اپنا کل مال چھ غلام آزاد کر دیئے؟ آپ نے دو کو آزاد کر دیا اور چار کی رقیق برقرار رکھی۔

۱۵۱۱۰- ابو مغلہ بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، حفص بن سلیمان، علقمہ بن مرثد، ابوعبدالرحمن سلمی کے سلسلہ سند سے حضرت

عثمان کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی اللہ تعالیٰ انسان کے باطن کی حقیقت بالآخر ظاہر فرما دیتے ہیں۔

۱۵۱۱۲- مغلہ بن جعفر، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن بکار، قیس بن ربیع، اعلمش، شقیق کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی

ہے:

مسلمان کا گالی گلوچ کرنا فسق اور قال کرنا کفر ہے۔

۱۵۱۱۳- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسان بنی، عبداللہ ابو عثمان، حمصی، اوزاعی، عبیدہ بن لبابہ کے سلسلہ سند سے ابن

عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے: اللہ تعالیٰ تیرے لوگوں کے فائدہ کے لئے چند بندوں کو خاص کر کیا انکو مخصوص انعامات سے نوازا ہے، ان

نعمتوں سے لوگوں کو نفع پہنچاتے کے وقت تک وہ نفس ان کے پاس رہتی ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے سلب کر کے دوسروں کے حوالہ کر دیتا

ہے۔

۱۵۱۱۴- حبیب بن حسن، احمد بن محمد بن مسروق، شیبان بن فروخ، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول

مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب شاتم انبیاء، پھر شاتم صحابہؓ، اسکے بعد شاتم مسلمین کو ہوگا۔

۱۵۱۱۵- حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن مسروق، یعقوب بن اسحاق، احمد بن عبید اللہ عزانی، محمد بن سماک، عائد، عطاء کے سلسلہ سند سے



حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: عاق سے کہا جاتا ہے تم جو بھی عمل خیر کرو لیکن میں تمہاری مغفرت نہیں کروں گا۔ اور نیک سے کہا جاتا ہے۔ تم جو چاہو عمل کرو، میں تمہاری مغفرت کروں گا۔

۱۵۱۱۶- حبیب بن حسن، ابو عباس بن مسروق، خالد بن عبد الصمد، عبد الملک بن قریب، اصمعی قاسم بن سلام رشید، مہدی، ابیہ، محمد بن علی ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام کو زبیر کے بخل کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اے ابن عوام مجھے اللہ نے تمہاری طرف اور ہر خاص وہ عام کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ اللہ نے تمہیں بخل سے منع کیا ہے۔ کیونکہ ایک آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس سے ہر شخص کا رزق اس کے خرچ یا اس کے صدقہ اور نیت کے مطابق اترتا ہے، اس کے بعد سے ابن عوام بہت زیادہ خرچ کیا کرتے تھے۔

### (۵۴۷) محمد بن منصور

۱۵۱۱۷- زید بن علی مغربی، حسین بن مصعب کے سلسلہ سند سے محمد بن منصور طوسی کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے خواب میں وصیت کی درخواست کی تو آپؐ نے فرمایا یقین کو لازم پکڑو۔

۱۵۱۱۸- عبد اللہ بن محمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور بن طوسی حسن بن ربیع، ابو اسحاق فزاری کے سلسلہ سند سے فضیل بن عیاض کا قول مروی ہے:

پانچ چیزیں قابل سعادت ہیں:

(۱) قلبی یقین، (۲) تقویٰ، (۳) زہد، (۴) حیاء، (۵) علم۔

۱۵۱۱۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو حسین بن فارسی، حسن بن علویہ کے سلسلہ سند سے محمد بن منصور کا قول مروی ہے:

چھ چیزیں جہالت کی علامت ہیں:

(۱) بے موقع غصہ کرنا، (۲) بلا ضرورت بات کرنا، (۳) بلا ضرورت نصیحت کرنا، (۴) راز فاش کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد کرنا،

(۶) دوست اور دشمن میں فرق نہ کرنا۔

۱۵۱۲۰- محمد بن حسین، ابو حسن کے سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

مؤمن کی چار نشانیاں ہیں۔ (۱) اس کا کلام ذکر الہی سے خالی نہیں ہوتا، (۲) اس کا سکوت تفکر سے عاری نہیں ہوتا، (۳) اس

کا دیکھنا برائے عبرت ہوتا ہے، (۴) اس کا علم برائے نیکی ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۱- محمد بن منصور کا قول ہے:

مؤمن کو کلی طور پر اللہ سے تعلق قائم کرنے اور اللہ کو اللہ کے ماسوی پر ترجیح دینے کے بعد ہی یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۱۲۲- احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے حسین بن عبد الرحمن کا قول ہے:

محمد بن منصور نے مجھے درج ذیل اشعار سنائے۔

(۱) طالب دنیا طویل زمانہ تک پریشان رہتا ہے، (۲) وہ دنیا میں ذلیل و فقیر بن کر رہتا ہے۔ (۳) اس کا حرص کبھی ختم نہیں

ہوتا اور ذی حرص انسان قانع نہیں بن سکتا۔



۱۵۱۲۳- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس بن ایوب، محمد بن منصور طوسی صالح بن اسحاق جہذی، یحییٰ بن معین، معروف بن واصل، یعقوب بن ابی نباتہ، عبدالرحمن انحر کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے کہ: فرمان نبوی ہے:

مشرکین دوزخی مسلمانوں سے اسلام کے باوجود دوزخی ہونے کی وجہ پوچھیں گے، درپارحمت جوش میں آئیگا۔ جسکی وجہ سے ان کو دوزخ سے نکال کر نہر حیات میں غسل دیکر پاک صاف کر کے جنت میں داخل کر دیا جائیگا۔ ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا کہ کیا واقعی تم نے یہ بات آپ سے سنی ہے؟ انس نے فرمایا میں نے آپ علیہ السلام (کا یہ قول کہ مجھ پر قصد افتراء باندھنے والا دوزخی ہے) سنا ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں نے واقعہ آپ سے اس کا سماع کیا ہے۔

۱۵۱۲۴- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یحییٰ بن اسحاق سخی، ابراہیم بن سعد، ابیہ، سعد بن ابراہیم، ابیہ ابراہیم، ابوسلمہ کے سلسلہ سند سے ام حبیبہ کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ میرے ہاں تشریف لائے، آپ نے فرمایا ہائے شرکی وجہ سے عنقریب عرب ہلاک ہو جائیگی۔ یا جوج و ما جوج کی بندش کھل جائے گی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صالحین کی موجودگی میں ہم ہلاک ہو جائیگی؟ آپ نے فرمایا خباثت کے عام ہونے کے وقت سب زیر گرفت آجاتے ہیں۔

۱۵۱۲۵- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر کستری، محمد بن منصور طوسی، علی بن ثابت، فضیل بن صدقہ، سعید بن مسروق، مسیب بن رافع کے سلسلہ سند سے ابوالایوب انصاری کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے زوال کے وقت پڑھی جانے والی چار رکعت کے بابت سوال کیا؟ آپ نے فرمایا زوال کے وقت سے ظہر کی ادائیگی تک آسمان کی دروازے کھلے رہتے ہیں، اس لئے میں نیکی آگے بھیجنے کیلئے اس وقت چار رکعت پڑھتا ہوں۔

۱۵۱۲۶- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس، محمد بن منصور طوسی، یونس بن محمد مودب، حماد بن زید، سعید ثوری، زید بن اسلم، عبدالرحمن بن وعلہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے:

دباغت کے بعد کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۱۵۱۲۷- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور طوسی، ہاشم بن قاسم، محمد بن طلحہ، زبید، جامع بن ابی راشد ام بشر کے سلسلہ سند سے حضرت ام سلمہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: زمین پر برائی کے بعد اہل زمین پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر چہ ان میں صالحین موجود ہوں، آپ نے فرمایا ہاں اللہ کا عذاب سب پر آتا ہے، پھر صالحین رحمت الہی کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

۱۵۱۲۸- سلیمان بن احمد، احمد بن زہیر، محمد بن منصور بن طوسی، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، محمد بن اسحاق، محمد بن مسلم زہری، ہشام بن عروہ، عروہ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

حضرت بریرہ ایک شخص کی باندی تھی اس نے ان کو آزاد کر دیا، آزادی کے بعد آپ علیہ السلام نے ان کو خیار عقیق دیا۔

۱- سنن الترمذی ۴۷۸، و مسند الامام احمد ۳/۱۱۳، و مسند الفردوس ۶۹۵۴.

۲- سنن النسائی، کتاب الفرع والعمرة باب ۴، و سنن الترمذی ۱۷۲۸، و سنن ابن ماجہ ۳۶۰۹، و مسند الامام احمد

۱/۲۱۹، ۲۷۰، ۳۴۳، و سنن الدارمی ۸۵/۲، و السنن الکبری للبیہقی ۱۶/۱، و مسند نبی عوانہ ۲۴۲/۱.

۳- مسند الامام احمد ۳/۱۶۲، و مجمع الزوائد ۲۶۸/۷، و المصنف لابن ابی شیبہ ۱۵، ۴۳، و فتح الباری ۱۳/۶۰.



۱۵۱۲۹- ابو محمد بن حیان، محمد بن حسن بن صوفی، محمد بن منصور طوسی، حمزہ بن زیاد طوسی، ثویب ابو حامد، حمزہ، بقیہ، خالد بن معدان کے سلسلہ سند سے ابو امامہ کا قول مروی ہے:  
فرمان نبویؐ ہے:

میں اپنی امت کے بروں کے لئے اچھا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنی امت کے نیکوں کے لئے کیسے ہیں؟  
فرمایا نیک تو نیکی اور بد میری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۵۱۳۰- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد، محمد بن ہارون حضرمی، محمد بن منصور طوسی، ابو جواب، عماد بن رزیق، قطن قاسم بن ابی بزة، عطاء خراسانی عمران کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسولؐ ہے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وسبحان اللہ واللہ کے پڑھنے والے کو ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں۔ نیز فرمایا باطل خصومت کا معاون اللہ کے غضب کا مستحق ہوتا ہے۔ حدود اللہ میں سفارشی اللہ کا مخالف ہے۔ مسلمان مرد و عورت پر تہمت لگانے والا روز قیامت اللہ کی گرفت سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔

۱۵۱۳۱- محمد بن احمد، محمد بن ہارون، محمد بن منصور، یعقوب بن ابراہیم بن سعد، ابی، ابن اسحاق، یحییٰ بن سعید، قاسم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:  
آپ علیہ السلام نے کسی اہلیہ کو طلاق نہیں دی۔

## ۵۲۸- ابو تراب ۲

۱۵۱۳۲- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق، ابو بکر احمد بن ابی عاصم، ابو تراب، حاکم اصم کے سلسلہ سند سے شقیق کا قول مروی ہے:  
اے انسان! لوگوں سے احتیاط کے ساتھ رہ۔

۱۵۱۳۳- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابو تراب زاہد کے سلسلہ سند سے حاتم اصم کا قول مروی ہے:  
زاہد کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں:

(۱) معرفت کے ساتھ سفر کرنا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نزول مصیبت کے وقت قلب سے یقین کرنا کہ اللہ اس مصیبت کو دیکھ رہا ہے، اس پر ثواب کی امید رکھ کر صبر کرنا، (۲) توکل کے ساتھ استقامت اختیار کرنا، (۳) تقدیر پر راضی ہونا۔  
۱۵۱۳۴- ابو عبد اللہ بن جلاء کا قول مروی ہے:

میں نے پانچ صد مشائخ سے ملاقات کی ان میں چار بے مثال تھے۔ ان میں سے ابو تراب سب سے افضل تھے۔

۱۵۱۳۵- ابو محمد حیان، ابو بکر ابن ابی عاصم، عسکر بن حسین صالح کا قول مروی ہے:

ابراہیم بن ادہم نے شدید گرمی میں موٹا جبہ پہن کر فرمایا بادشاہ ہوں نے طلب راحت کے لئے غلط راہ اختیار کی۔

۱۵۱۳۶- ابو قاسم عبد السلام بن محمد بغدادی کا قول ہے:

ایک شخص نے ابو تراب سے سوال کیا کہ آپ کو کوئی حاجت پیش ہے؟ فرمایا اللہ سے بے تعلقی کے وقت میں تم سے حاجت

۱- المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱۵/۸. والکنی للذوالہی ۱۳۲/۱. والکامل لابن عدی ۶۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۳۷۷/۱۰. وکنز العمال ۳۹۱۱۱. ۳۹۱۸۰. ۳۹۷۵۵.

۲- تاریخ بغداد ۳۱۵/۱۲.



پیش کرونگا۔ فرمایا خوف الہی نے صادقین میں توکل پیدا کر دیا۔ نیز فرمایا اپنے ہم مثل سے استغناء اختیار کرنا حقیقی غنی ہے۔ اور اپنے ہم مثل کی طرف محتاج ہونا اصل فقر ہے:

۱۵۱۳۷- احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ابی عاصم، ابوتراب، کے سلسلہ سند سے حاتم کا قول مروی ہے:

چار شادیوں سے (۹) اولاد ہونے کے باوجود کبھی مجھے معاش کا خیال نہیں آیا۔

۱۵۱۳۸- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب عسکر بن حصین کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خاتم اصم سے زہد کے درجات کے بابت سوال کیا تو فرمایا اعتماد باللہ اس کا اول صبر درمیانی اور اخلاص آخری

درجہ ہے۔

۱۵۱۳۹- احمد بن اسحاق، محمد بن عبد اللہ بن مصعب، ابوتراب عسکر بن حصین، محمد بن نمیر، محمد بن ثابت، شریک بن عبد اللہ، اعمش،

ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اپنے مریضوں کے اکل و شرب کو ناپسند مت کرو، کیونکہ اللہ ان کے طعام و شراب کا بندوبست کرتا

ہے۔

۱۵۱۴۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، نعیم بن حماد مصری و معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ سیانی، حسین بن واقد، ایوب

سختیانی، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک روز آپؐ کی خواہش پر ایک شخص نے دودھ و گھی کا ٹرید آپؐ کی خدمت میں پیش کیا، لیکن آپؐ نے اسے تناول نہیں فرمایا

۱۵۱۴۱- محمد بن اسماعیل بن عباس وراق، عبد الصمد بن علی بن مکرم، احمد بن سلیمان بن مبارک، ابوتراب زاید بن بلخی، واصل بن ابراہیم،

ابو حمزہ، رقیہ سلمہ بن کھیل کے سلسلہ سند سے جندب بن سفیان کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: اے لوگو! اللہ تمہاری ہر بات کو سنتا اور دیکھتا ہے۔

۱۵۱۴۲- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن زکریا، ابوتراب، احمد بن نصیر، عبد المنعم بن ادریس، ابیہ کے سلسلہ سند سے وہب بن منبہ کا

قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰؑ سے فرمایا لوگوں پر خدمت کرو، کیوں کہ حاسد میری نعمت کا دشمن ہوتا ہے۔ اور میں اس

سے لاتعلق ہوتا ہوں۔

۱۵۱۴۳- ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نسیسا پوری، ابو عبیدہ حازم بن ابی حازم، احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے ابوتراب کا قول مروی ہے:

میں نے بچپن جج کئے ہیں۔ آخری جج میں میں نے لوگوں کو ارکان کے لحاظ سے ست پایا، میں نے دعا کی اے اللہ لوگوں میں

سے جس کا جج غیر قبول ہے، اس کے جج میں میرا ثواب لکھ دے۔ اس کے بعد مجھے خواب میں ایک شخص نے کہا کہ سب سے بڑے بخی کی

موجودگی میں تم سخاوت کرتے ہو؟ میرے جلال کی قسم وقوف عرفہ کرنے والے کی مغفرت کر دیتا ہوں۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے بخی

بن معاذ رازی کو اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے میرے خواب کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا اس کے بعد تم صرف چالیس روز زندہ رہو گے

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

## ۵۴۹۔ ابوالحلق الاجری

۱۵۱۴۴- جعفر بن محمد غلدی، ابو عمر عثمانی، ابو عباس بن مسروق، ابو محمد حریری، ابو محمد معاذی کے سلسلہ سند سے اجری کا قول مروی ہے:



ایک یہودی میرے پاس آیا اور اس نے اپنے قرض کی واپسی کا مجھ سے مطالبہ کیا، پھر اس نے مجھ سے حقانیت اسلام پر دلیل کا مطالبہ کیا میں نے اپنی اور اس کی چادر آگ میں ڈال دی کچھ دیر کے بعد ان کو نکلا تو میری چادر صحیح سالم اور اس کی جل چکی تھی، یہودی اسی وقت اسلام لے آیا۔

۱۵۱۳۵۔ جعفر بن محمد، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے عبدون زجاج کا قول مروی ہے:

ایک بار آجری نے مجھ سے کہا ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔

### ۵۵۰۔ القاسم الجریری

اہل عراق کے عارفین اولیاء میں سے قاسم الجریری بھی ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی تمام اسباب دنیا سے الگ تھلگ گزاری، عبد اللہ بن مسلم سے مروی ہے کہ بشر بن حارث قاسم الجریری کی عیادت کرنے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہیں سر کے نیچے اینٹ رکھے اور ایک پرانی چادر اوڑھے ہوئے پایا جب وہ ان کے ہاں سے واپس ہوئے تو ان کے پڑوسیوں نے کہا: ہم نے تیس سال گزار دیئے مگر کسی ضرورت کا کبھی سوال نہیں کیا۔

### ۵۵۱۔ ابو یعقوب الزیات

۱۵۱۳۶۔ جعفر بن ابوطاہر محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم چند افراد کی ایک جماعت نے ابو یعقوب زیات کے دروازہ پر دستک دی۔ انہوں نے فرمایا تم اللہ کے دروازہ کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے کہا ہم تعلق مع اللہ کی خاطر آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے۔ اسکے بعد انہوں نے ہمیں اندر بلا لیا، علیک سلیک کے بعد میں نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جس کا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا۔ پھر میں نے ان سے کہا کہ کسی ذی علم صفات حق کے حامل انسان کے پاس لوگوں کا جمع ہونا کیسا ہے؟ فرمایا اگر اس کے مصداق تم ہی ہو تو فہماور نہ درست نہیں ایک بار ابو یعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بابت سوال کیا، اس نے اسکی طرف سے نفی کی صورت میں جواب ملنے پر ابو یعقوب نے فرمایا غیر حافظ انسان غیر خوشبودار لیوں کے مانند ہے اس کے بعد افسوس کرتے ہوئے فرمایا غیر حافظ کس کے ذریعہ اللہ مناجات کرتا ہے۔ کیونکہ عارفین تو قرآن کے ذریعہ اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

### ۵۵۲۔ ابو جعفر بن الکوفی

۱۵۱۳۷۔ ابو حسن بن مقسم کا قول ہے: ابو جعفر اپنے زمانہ میں بزرگی میں سب سے فائق تھے۔ بغداد کے اکثر عابدوں نے ادب اور اخلاق حمیدہ کے حاصل کرنے میں ان پر سے تلمذ حاصل کیا ہے۔

۱۵۱۳۸۔ جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

ایک روز جنید نے ایک خطیر رقم ابو جعفر کی خدمت میں پیش کی جسے ابو جعفر نے قبول نہیں کیا، جنید نے کہا اس کے قبول کرنے میں ایک مسلمان کی دل جوئی ہوگی تب جا کر انہوں نے اسے قبول کیا پھر جنید سے سوال کیا غیر عامل عالم کا علم کے بابت گفتگو کرنا کیسا ہے فرمایا صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۱۳۹۔ ابو عمرو عثمانی، محمد بن علی بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلہ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبد اللہ بن ابی جعفر زہد ایک دیہات کے باشندے تھے، ان کی اہلیہ بھی بڑی عابدہ تھی، دونوں ایک ہی کمرہ میں کھجور کی جھاگل پر قبلہ رخ



بیٹھا کرتے، ہماری ان کے پاس آمد و رفت رہتی تھی۔ ایک روز ان کے پاس گئے تو وہ کھجوری جھاگل کے بجائے زمین پر بیٹھے تھے، ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ گذشتہ شب میری بیوی جوہرہ میں مجھے بیدار کر کے یہ حدیث سنائی کہ ”زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان تو میرے اور اپنے درمیان پردہ حائل کرتا ہے۔ جب کہ کل تو نے میرے ہی وطن میں آنا ہے“۔ اس کی وجہ سے میں صرف زمین پر بیٹھ گیا۔

### ۵۵۳۔ ابو ہاشم الزاہد

۱۵۱۵۰۔ محمد بن احمد بغدادی، عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن مسروق، محمد بن حسین کے سلسلہ سند سے ابو ہاشم کا قول مروی ہے: اللہ نے مطیعین اور اپنے خاص بندوں کو وحشت زدہ بنایا ہے، اس وجہ سے وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔

۱۵۱۵۱۔ محمد بن احمد، ابو عمر عثمانی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین برجلانی کے سلسلہ سند سے حکیم بن جعفر کا قول مروی ہے: ایک روز ابو ہاشم نے شریک قاضی کو تھکی بن خالق کے گھر سے نکلتے دیکھ کر فرمایا۔ غیر نافع علم سے اللہ کی پناہ۔

۱۵۱۵۲۔ محمد بن حسین سعید بن صبیح مؤدب کے سلسلہ سند سے ابو حاتم کا قول مروی ہے: سوئی سے پہاڑ کو کریدنا قلب کو کبر سے پاک کرنے سے سہل ہے۔ نیز فرمایا اگر دنیا محلات اور باغات پر اور آخرت صرف جھونپڑیوں پر مشتمل ہوتی پھر بھی دوام کی وجہ سے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی جاتی ہے۔

### ۵۵۴۔ العباس بن سحاق

۱۵۱۵۳۔ عثمان بن محمد عثمانی، ابو حسن احمد بن محمد بن عیسیٰ رازی، ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے وضاح بن حکیم کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے عباس بن مصاحق کو مونے لباس میں ملبوس دیکھ کر ان سے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا اس کی وجہ سے وصل الی اللہ سہل ہے، بلکہ اللہ کے محبوب بنے، اس سے بھی سخت حالت میں وصول الی اللہ حاصل کیا ہے۔ اس لئے یہ چیز کا بل تعجب نہیں ہے اور اللہ کے محبوب کو عمدہ لباس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اے ابن حکیم بخدا اولیاء اللہ اطاعت الہی کا ذائقہ محسوس کرنے کے بعد دنیا کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتے اور وہ دنیا کی فریب دہی سے واقف ہونے کے بعد اس میں طمع نہیں کرتے۔ خدا کی قسم ان کے بستر خشک اور ان کی عمارتیں ویران ہو چکی ہیں۔ انہوں نے ابدان کے ذریعہ محاریب کو آباد کیا اور قلوب کے ذریعہ درجات کا میل کئے۔

### ۵۵۵۔ عبید اللہ العمری

۱۵۱۵۴۔ عمر بن احمد بن شاہین، عمر بن حسن بن علی بن مالک، عبد اللہ بن سفیان کے سلسلہ سند سے عمر بن عبد اللہ عمری کا قول مروی ہے: میں نے عبید اللہ بن عبد اللہ کے دروازہ پر درج ذیل اشعار مکتوب دیکھے۔

(۱) اے انسان دنیا کے فانی ہونے کی وجہ سے عمل کر، کیونکہ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ (۲) تیرا علم تیرے لئے ذخیرہ آخرت اور تیرا جمع شدہ مال تیرے وارثین کو ملے گا۔

۱۵۱۵۵۔ عمر بن احمد، محمد بن موسیٰ، محمد بن ہشیم ثنی بن جامع ابو جعفر حذاء کے سلسلہ سند سے عمری کا قول مروی ہے:



اے لوگو دنیا کے بجائے آخرت کو محبوب بناؤ۔

### ۵۵۶۔ علی بن معبد

۱۵۱۵۶- عمر بن احمد، احمد بن مسعود زبیری، ہارون بن کامل کے سلسلہ سند سے علی بن معبد کا قول مروی ہے:  
ایک بار دیوار سے مٹی لے کر میں نے دل میں سوچا کہ اس کی کوئی حقیقت ہے شب کو خواب میں ایک کہنے والا کہہ رہا تھا کہ  
عنقریب اسکی حقیقت کا تمہیں علم ہو جائیگا،

### (۵۵۷) ایک ولی کامل کے فرامین

عثمان بن عثمانی، محمد زید سارح، جعفر بن محمد بن بہل ابو محمد سامری کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:  
ایک بار کام کے پہاڑوں میں چلنے کے دوران ایک حسین و جمیل وادی سے مجھے آواز سنائی دی۔ جب میں اس کے قریب  
پہنچا تو وہاں پر ایک بہت بڑے اللہ کے ولی صوفی با صفا فرما رہے تھے: مشتاقین کے قلوب کو طاعت کے باغوں میں چلانے والی اور  
رحب بصیرت انسانوں کو فہم عطاء کرنے والی ذات بڑی پاکیزہ ذات ہے۔ میں نے سلام کلام کے بعد ان سے وصیت کی درخواست کی  
انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔  
(۱) میں نے آنسو کو فنا کر دیا، (۲) میں نے جسم و قلب کو لقاء الہی کے شوق میں لاغر کر دیا۔ (۳) لقاء الہی کے شوق میں میری  
بصارت زائل ہو گئی۔

### ۵۵۸۔ علی بن رزین

۱۵۱۵۷- ابو بکر طوسی دینوری، ابراہیم کے سلسلہ سند عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:  
میرے شیخ علی بن رزین چار ماہ میں صرف ایک گھونٹ پانی نوش فرماتے، ایک سو بیس برس عمر پائی۔ ۲۲۵ھ ہجری میں وفات پائی۔  
۱۵۱۵۸- ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:  
اللہ کے مخصوص بندوں کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) ان کے صدور کو اعتراض سے محفوظ رکھنے کی وجہ سے ان پر منجانب اللہ کوئی  
آزمائش نہیں آئی (۲) ان کے قلوب کو پاکیزہ رکھنے کیلئے ان کو معاصی سے محفوظ رکھا گیا، (۳) ان پر بڑے مصائب آئے، لیکن ان کے  
ایمان میں کوئی نزلل نہیں آیا۔ نیز ابو عبد اللہ درج ذیل اشعار پڑھا کرتے تھے۔ اے وصال کو گناہ شمار کرنے والے اگر میرا تجھ سے  
محبت کرنا گناہ ہے۔ تو ایسا گناہ میں بار بار کرونگا۔

### (۵۵۹) عمرو النیسابوری

۱۵۱۵۹- ابو عمر بن حمدان، ابی، کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے:  
بخار کے موت کی نشانی ہونے کی طرح گناہ کفر کی علامت ہے۔ ذکر کے وقت ابو حفص کے حالت غیر ہو جاتی تھی۔  
۱۵۱۶۰- ابو بکر بن حمران کا قول مروی ہے:  
ابو حفص لو ہار تھے، بعد میں سب کچھ سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔  
۱۵۱۶۱- ابو عمرو بن حمدان، ابی کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے:



میں نے عمل چھوڑا اسکی طرف واپس لوٹ گیا لیکن عمل مجھے چھوڑنے کے بعد میری طرف نہیں لوٹا۔

۱۵۱۶۲- محمد بن حسین، ابی، ابوعلی ثقفی کا قول ہے۔ ابو حفص فرمایا کرتے تھے کتاب وسنت کے تارک کو انسانوں میں شمار مت کرو۔

۱۵۱۶۳- محمد بن حسین، بن موسیٰ کے سلسلہ سند سے عبدالرحمن کا قول مروی ہے:

ایک بار بغداد کے مشائخ نے ابو حفص سے فتوۃ کے بابت سوال کیا۔ ابو حسن نے کہا تم خود ہی اسکا جواب دو، جنید نے کہا ترک نسبت کا نام فتوۃ ہے۔ ابو حفص نے ان کے جواب کی تحسین کرتے ہوئے فرمایا میرے نزدیک ادا انصاف کا نام فتوۃ ہے۔ نیز ابو حفص کا قول ہے: کسی کے ساتھ حتیٰ کہ اپنے ساتھ بھی بخل نہ کرنا۔ دنیا کی اہانت ہے۔

۱۵۱۶۴- محمد بن حسین، ابو احمد بن عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو حفص کا قول مروی ہے:

دنیا کو محتاج کے حوالہ کرنے اور اللہ کی طرف متوجہ ہونے کا نام کرم ہے، نیز فرمایا ظاہر کا اچھا ہونا باطن کے اچھے ہونے کی علامت ہے، جیسا کہ حدیث نبوی ہے: اگر انسان کا دل تواضع اختیار کر لے تمام اعضاء تواضع بن جاتے ہیں۔

۱۵۱۶۵- ابو حفص سے صحیح انسان کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عہد الہی کا پورا کرنے والے۔

### (۵۶۰) حمدون بن احمد

۱۵۱۶۶- عبداللہ بن احمد بن فضالہ کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن محمد بن منازل کا قول مروی ہے:

حمدون بن احمد سے سوال کیا گیا کہ سلف کے کلام کے مفید ہونے کی کیا وجہ ہے۔ فرمایا اسلام کی عزت، لوگوں کی نجات اور رضا الہی کیلئے کلام کرنے کی وجہ سے، لیکن ہمارا کلام عزت نفس طلب دنیا کیلئے ہوتا ہے، اسی وجہ سے وہ غیر نفع ہے۔ عبداللہ کا قول ہے: ایک روز حمدون نے سائل سے فرمایا تمہارا سوال تواضع اور عاجزی کے بجائے قوت نفس پر مبنی ہے۔ اور میرے نزدیک فرعون سے اپنے کو بہتر سمجھنے والا متکبر ہے۔ ایک روز عبداللہ بن مناظر نے ان سے وصیت کی درخواست کی، فرمایا دنیا میں غصہ مت کر۔ نیز فرمایا طلب قوت کی عدم فکر کی صورت میں صبح کرنے والا امن میں رہتا ہے۔ فرمایا تعب کے بغیر بقدر کفایت روزی کی فکر کرنا فضولیات سے نہیں ہے۔

۱۵۱۰۷- محمد بن حسین، بن موسیٰ، محمد بن احمد تمیمی کے سلسلہ سند سے احمد بن حمدون کا قول مروی ہے:

اللہ کو متہم کرنے والا انسان ہی مصیبت پر جزع فزع کرتا ہے۔ نیز فرمایا دنیا کا تعریف کنندہ اور اس سے تزیین حاصل کرنے والا سب سے حقیر انسان ہے۔

۱۵۱۶۷- محمد بن حسین، محمد بن احمد فراء، عبداللہ بن منازل کا قول ہے:

حمدون سے علماء کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا رائے کے بجائے علم پر عمل کرنے والے، جف کی اتباع کرنے والے، کتاب اللہ اور سنت رسول کی اتباع کرنے والے، تقویٰ اختیار کرنے والے اور خوف خدا رکھنے والے حقیقت میں علماء ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک شخص کے گستاخی کرنے پر حمدون نے اسے کچھ نہیں کہا۔ اور فرمایا ایک بار اسحاق حنظلی نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔ نیز فرمایا جب تک تم خادم طلب نہ کرو اس وقت تک تم بندے ہو، نیز فرمایا حضرت یوسفؑ کی پیدائش میں بے شمار نشانیاں ہیں اور خود ان کی ذات میں بھی نشانی ہے کیوں کہ انہوں نے نفس کے مکر کو پہچان لیا تھا۔

۱۵۱۶۸- ابو محمد عبداللہ بن محمد بن فضلو یہ نسیا پوری عبداللہ بن محمد بن منازل، حمدون بن احمد قصار، ابراہیم زراع، ابن نمیر، اعمش، سعید بن عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابو بزرۃ کا قول مروی ہے:

فرمان نبویؐ ہے: قیامت کے روز چار سوال سے قبل اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دیا جائیگا۔



(۱) عمر کہاں خرچ کی، (۲) جان کہاں لگائی، (۳) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔ (۴) علم پر کس قدر عمل کیا۔

### (۵۶۱) محمد بن الفضل

۱۵۱۶۹- ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اللہ نیک و بد سب سے خشن سلوک کر نیوالا ہے۔ نیز چار چیزیں زوال اسلام کا سبب ہیں۔

(۱) علم پر عمل نہ کرنا، (۲) غیر معلوم پر عمل کرنا، (۳) غیر معلوم کا علم حاصل نہ کرنا، (۴) لوگوں کو تحصیل علم سے منع کرنا۔ نیز

فرمایا دنیا انسان کا بطن ہے لہذا اس سے زہد بقدر انسان کو زہد فی الدنیا حاصل ہوگا۔ نیز فرمایا انسان آثار انبیاء کی وجہ سے جنگلات کو قطع کر کے بیت اللہ تک پہنچتا ہے۔ لیکن آثار کی مولیٰ ہونے کی وجہ سے خواہشات کو قطع کر کے قلب تک کیوں نہیں پہنچتا۔

۱۵۱۷۰- محمد بن حسین، کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کو قابو میں رکھ کیونکہ نفس پر قابو پانے والا عزیز اور قابو نہ پانے والا ذلیل ہوتا ہے۔ محمد بن فضل کا قول ہے:

چھ باتیں جہل کی علامت ہیں:

(۱) بلا وجہ غصہ کرنا، (۲) بلا ضرورت کلام کرنا، (۳) بلا طلب وعظ و نصیحت کرنا، (۴) راز افشا کرنا، (۵) ہر شخص پر اعتماد

کرنا، (۶) دوست و دشمن میں تمیز نہ کرنا۔

۱۵۱۷۱- محمد بن حسین، علی بن قاسم خطابی، ابو عبد اللہ محمد فضل زاہد، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، سعید بن ابی سعید مقبری، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: فرمان نبویؐ ہے:

تمام انبیاء کو اللہ تعالیٰ نے نشانیاں عطا فرمائیں جس پر انسان ایمان لائے اور جو کچھ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہے پس میں امید کرتا ہوں قیامت کے دن سب سے زیادہ میری اتباع کرنے والے ہوں گے۔

### (۵۶۲) محمد بن علی الترمذی

۱۵۱۷۲- ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن محمد عیسیٰ کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

معرفت کا نور قلب میں ہوتا ہے اور اسکی روشنی قلب کی آنکھوں میں صدر میں ہوتی ہے۔ ذکر الہی کی مطابق قلب نرم ہوتا ہے اور شہوات و لذات کے مطابق قلب سخت اور خشک ہوتا ہے۔ شہوات کی وجہ سے ذکر الہی سے غافل کن قلب اس درخت کے مانند ہے جسکی جڑیں عدم ماں کی وجہ سے خشک ہو گئیں ہوں اور اسکی شاخیں مرجھا گئیں ہوں۔ ایسے درخت سے ٹوٹنے والی ٹہنی آگ میں جلنے کے کام آتی ہے۔ اسی طرح خواہش کی وجہ سے ذکر الہی سے غافل ہونے والا قلب دوزخ کی آگ میں جلنے کے قابل ہوتا ہے۔ ذکر الہی میں مشغولیت بقدر بندہ پر بارش کی طرح رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ لیکن ذکر الہی سے غافل ہونے کے بعد قلب انسانی خشک ٹہنی کے مانند ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا موحّدین کو صلوة خمسہ کی دعوت دینا برائے رحمت ہے۔ پھر اللہ نے لوگوں کو اپنی عطاء یا سے نواہز نے کیلئے مذکورہ اوقات خمسہ میں ان پر مختلف قسم کی عبادات فرض کی ہیں۔ لہذا لوگوں کو خطاؤں سے پاک کرنے کیلئے دن میں پانچ بار اللہ کا دربار عالی لگتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرشتوں کے سامنے موحّدین پر فخر کریں گے۔ کیوں کہ اللہ نے انسان کو اپنے محبت کے ہاتھ اور فرشتوں کو اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسی وجہ سے لوگوں کے توبہ کرنے پر اللہ بہت خوش ہوتے ہیں۔ نیز اللہ نے انسان کے ساتھ شہوات اور شیطاں بھی لگائے ہیں۔ اور قیامت کے روز اللہ فرشتوں سے فرمائے گا۔ میں نے تم کو نور سے پیدا کیا اور تم نے میری



عظمت، جلال اور سلطنت کا بھی معائنہ کر لیا اور میں نے تمہارے ساتھ شہوات و لذات نہیں لگائی، لیکن میں نے انسان کیساتھ شہوات و لذات لگائی ہیں۔ پھر انہوں نے میری اطاعت کی، اسی وجہ سے آج ان کو میرا پڑوسن حاصل ہوگا۔

۱۵۱۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونا انسان کے طیب دار ہونے کیلئے کافی ہے۔ اور دنیا میں سب سے زیادہ وزنی شئی نیکی ہے۔

۱۵۱۷۴- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، حسن علی کے سلسلہ سند سے محمد بن علی ترمذی کا قول مروی ہے:

عبودیت کا صفات سے عاری انسان صفات الہی سے جاہل ہوتا ہے۔

۱۵۱۷۵- محمد بن علی ترمذی کا قول ہے:

دنیا بادشاہوں کیلئے دہن اور زاہدوں کیلئے آئینہ کے مانند ہے۔ اسی وجہ سے بادشاہ اس سے زینت حاصل کرتے ہیں۔ اور

زاہدین اسکی آفت کا مشاہدہ کر کے اس سے دوری اختیار کرتے ہیں۔

۱۵۱۷۶- محمد بن علی مخلوق کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا لوگ ظاہر کے اعتبار سے کمزور اور دعوں کے اعتبار سے مضبوط ہیں۔

۱۵۱۷۷- محمد بن ترمذی کا قول ہے:

اے انسان جس ذات سے تو ایک لمحہ بھی پوشیدہ نہیں ہو سکتا اسی سے مناجات کر۔ اور ہر وقت نعمت کرنے والی ذات کا شکر ادا

کر۔ اور لایزال بادشاہ کے سامنے تواضع اختیار کر۔

۱۵۱۷۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، یحییٰ بن منصور قاضی، ابو عبد اللہ محمد بن علی ترمذی، محمد بن رزام آہلی، محمد بن عطاء ہجکی، محمد بن نصر، عطاء

کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ہے:

جب حضرت موسیٰ نے اللہ سے دیدار کی درخواست کی تو اللہ نے فرمایا مجھے دیکھنے والا انسان زندہ نہیں رہ سکے گا۔ دائمی زندہ

رہنے والے اہل جنت ہی میرا دیدار کر سکیں گے۔

### (۵۶۳) ابو بکر الوراق ۲

۱۵۱۷۹- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، ابو بکر بن احمد بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

احسان مند کے احسان مند کی یادگیری نعمت کا شکر ہے۔

۱۵۱۸۰- محمد، ابو حسین، احمد بن مزاحم کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

قلب کے ساتھ چھ چیزوں کا تعلق ہے:

(۱) حیا، (۲) موت، (۳) صحت، (۴) بیماری، (۵) بیداری، (۶) نوم۔ ہدایت قلب کی حیا، گمراہی موت، طہارت

صحت، کدورت بیماری، ذکر بیداری اور عفلت اسکی نیند ہے۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی علامت ہے چنانچہ رغبت و رہبت کے ساتھ عمل

کرنا اسکی حیا اور عدم عمل اسکی موت ہے۔ اسی طرح لذت اسکی صحت اور عدم لذت اسکی بیماری ہے۔ اسی طرح سمع و بصر بیداری کی اور

عدم سمع و بصر نوم کی علامت ہے۔



۱۵۱۸۱- ابو بکر زاری، غیلان سمرقندی کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول ہے:

زہد کے علاوہ کلام کے بابت گفتگو کرنے والے زندیق، کلام وقفہ کے علاوہ صرف زہد کے بارے میں کلام کرنے والا بدعتی اور زہد و ورع کے علاوہ فقہ کے بابت کلام کرنے والا فاسق ہے، مذکورہ تمام امور کا لحاظ کر کے گفتگو کرنے والا مخلص ہے۔

۱۵۱۸۲- ایک شخص نے ابو بکر وراق سے کہا کہ مجھے فلاں سے خوف ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کے بجائے اللہ سے خوف کرو۔

۱۵۱۸۳- محمد بن موسیٰ نجیدی، ابو بکر بن احمد بلخی کے سلسلہ سند سے ابو بکر وراق کا قول مروی ہے:

اگر طمع سے اس کے باپ بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ تقدیر میں شک کرنا میرا باپ ہے، اگر اس سے اس کے پیشہ کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا کہ کتاب ذلت اور اگر اس سے غایت کے بابت سوال کیا جائے تو جواب ہوگا حرمان۔

۱۵۱۸۴- ابو بکر وراق کا قول ہے:

کامل طور پر تعلق مع اللہ قائم کرنے اور اللہ کو ہر شئی پر ترجیح دینے کے بعد ہی بندہ کو یقین کامل حاصل ہوتا ہے۔ اور یقین کے نور کے ذریعہ ہی بندہ متقین کے درجات تک پہنچا ہے۔

۱۵۱۸۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، علی بن حسن بلخی، محمد بن محمد بن حاتم، ابو بکر محمد بن عمرو وراق بلخی، ابو عمران موسیٰ بن حزم بن ترمذی، ابو اسامہ، عمر بن حمزہ، عبدالرحمن بن ابی سعید کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی اہلیہ کا لوگوں پر راز فاش کرنا عند اللہ سب سے بڑی خیانت ہے۔

۱۵۱۸۶- ابو بکر بلخی، عبید بن غنام، ابو بکر بن شیبہ، عمر بن معاویہ، عمر بن حمزہ عمری، عبدالرحمن بن سعید کے سلسلہ سند سے ابو سعید خدری کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اپنی زوجہ کے راز کو فاش کرنا الا اثر الناس ہے۔

۱۵۱۸۷- ابو فضل صرام ہروی، ابو عمرو بن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف تین چیزوں میں مصروف رہتا ہے۔ (۱) ہر وقت اللہ سے انس حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ (۲) اللہ کا شاکر بن کر رہتا ہے۔ (۳) تمام امور میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

۱۵۱۸۸- محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی، ابو علی انصاری، کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

عارف باللہ عفو الہی کی طمع اور اس کے فضل کا امیدوار ہوتا ہے۔

۱۵۱۸۹- شاہ کرمانی کا قول ہے:

عابد انسان اولیاء اللہ سے محبت کرتا ہے، کیونکہ یہ بھی محبت الہی کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۰- ابو عبدالرحمن سلمی، ابو عمرو بن نجید کا قول ہے: شاہ کرمانی بڑے صاحب بصیرت اور زیرک انسان تھے اسی وجہ سے کبھی انہیں ناکامی کا سامنا نہیں ہوا۔ فرمایا کرتے تھے۔ محارم کا تارک، شہوات سے اجتناب کنندہ، باطن کا دوام مراقبہ اور ظاہر کو اتباع سنت سے آباد کرنے والا اور عقل حلال کے عادی انسان کو کبھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

(۵۶۴) شاہ الکرمانی

۱۵۱۹۱- شاہ کرمانی کا قول ہے: مخلوق کی نظر سے مخلوق کو دیکھنے والے انسان کی ان سے خصومت طویل ہوتا ہے، اور نظر الہی سے لوگوں کو

دیکھنے والا انسان انکی خصومت سے محفوظ رہتا ہے،

۱۵۱۹۲- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، محفوظ کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

۱۔ صحیح مسلم ۱۰۶۰۔ ۲۔ مسند الامام احمد ۶۹/۳۔ ۳۔ الترغیب والترہیب ۸۶/۳۔



میں لوگوں کے روحانی مرض کو معلوم کر کے ان کا علاج کرتا ہوں۔ کیونکہ طبیب سے مرض پوشیدہ رکھنے والا انسان غیر عاقل ہے۔  
۱۵۱۹۳- احمد بن ابی عمران ہروی، ابن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان دنیا کی راحت کا طالب ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۴- محمد بن حسین ابو عمرو بن نجید کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

باطل کی طرف مائل ہونا مبطلین کے تقرب کی علامت ہے۔

۱۵۱۹۵- محمد بن موسیٰ حسین فارسی، ابوعلی انصاری کے سلسلہ سند سے شاہ کرمانی کا قول مروی ہے:

فضل اہل فضل اور ولایت اہل ولایت کیلئے خود ان کے اپنے کو اہل فضل و اہل ولایت سمجھنے سے قبل تک ہے۔ نیز فرمایا متکبر انسان اللہ سے دور ہوتا ہے۔

۱۵۱۹۶- ابو عامر عبد الوہاب بن محمد، کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ محمد بن احمد کا قول مروی ہے:

میرے سامنے سہل بن عبد اللہ کے نزدیک ایک کبوتر آگرا، انہوں نے مجھے اسے کھلانے پلانے کی تاکید کی، چنانچہ میں نے اسے کھلایا پلایا، اس کے بعد وہ اڑ گیا، میں نے سہل سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کرمان میں میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے یہ مجھ سے اس کی تعزیت کرنے آیا تھا۔ ابو عبد اللہ کہتے ہیں کہ مرنے والے شاہ کرمانی تھے۔ میں نے تاریخ نوٹ کر کے بعد میں اس کی تحقیق کی تو واقعی انہی تاریخوں میں شاہ کرمانی کا انتقال ہوا تھا۔

### ۵۶۵ یوسف الرازی

۱۵۱۹۷- محمد بن موسیٰ، عبد اللہ بن علی طوسی، ابو جعفر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اللہ کا دہان رکھنے والے لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ حقیقت میں ذکر الہی میں مشغول انسان غیر اللہ کے ذکر میں مشغول نہیں ہوتا۔ اور ایسے شخص کی ہر شئی سے حفاظت کی جاتی ہے۔

۱۵۱۹۸- محمد بن حسین، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

بعض لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم قبل از توبہ اپنی مراد حاصل نہیں کر سکتے۔ میں نے کہا کیا توبہ سے میری نجات ہوگی۔ نیز مجھے صدق و اخلاص کے بھی ضرورت نہیں کیونکہ عند اللہ سعید ہونے کی صورت میں گناہ میرے لئے نقصان دہ اور غیر سعید ہونے کی صورت میں توبہ میرے لئے نفع بخش نہیں ہے۔ لہذا میرے لئے اعمال کے مقابلہ میں اس کے فضل پر اعتماد کرنا اولیٰ ہے۔ کیونکہ فضل الہی اور کرم الہی کے مقابلہ میں اپنے اعمال پر اعتماد کرنا قلت معرفت کی دلیل ہے۔

۱۵۱۹۹- ابو بکر رازی نيساپوری، کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

دنیا میں طغیانی دو قسم پر ہے، (۱) مال کی طغیانی، (۲) علم کی طغیانی کا علاج عبادت اور مال کی طغیانی کا علاج زہد ہے۔

۱۵۲۰۰- انہیں کا قول ہے: ادب علم، علم صحت، عمل حکمت، حکمت زہد، زہد ترک دنیا، ترک دنیا رغبت فی الآخرة اور رغبت فی الآخرة رضا الہی کے حصول کا سبب ہے۔

۱۵۲۰۱- ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

اے انسان! رضا الہی کے خلاف کام کرنے پر تجھے سزا ملے گی۔



۱۵۲۰۲- نیز فرمایا۔

احسان فراموش انسان عمل کے وجہ سے متکبر بن جاتا ہے۔

۱۵۲۰۳- محمد بن موسیٰ، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

مخلوق پر نزول آفات کا سبب خود ان کے اعمال ہیں۔

۱۵۲۰۴- ابو فضل احمد بن ابی عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ ہروی کے سلسلہ سند سے ابوبکر رازی کا قول مروی ہے:

میں یوسف بن حسین کی زیارت کیلئے بغداد سے چلا، ری پہنچ کر میں نے ان کے گھر کے بارے میں معلومات کی، لوگوں نے کہا تم کو ان سے کیا تعلق وہ تو زندیق انسان ہے۔ بہر حال میں ان کے گھر پہنچا تو وہ اس وقت تلاوت قرآن میں مصروف تھے دیکھتے ہی ان کی ہیبت مجھ پر طاری ہو گئی؟ انہوں نے آمد کیوجہ دریافت کی تو میں نے کہا آپ کی زیارت۔ پھر انہوں نے مجھے کلام کیلئے کہا تو میں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) میں نے تم کو اپنی زمین میں گھر بناتے دیکھا، اگر تم عاقل ہوتے تو گھر کو منہدم کر دیتے۔ اس کے بعد یوسف پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ قرآن اس کے آنسو سے تر ہو گیا۔ پھر مجھ سے کہنے لگے۔ اسکے باوجود بھی الہی ری مجھے زندیق کہتے ہیں۔

۱۵۲۰۵- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے:

ناراض ہونے والے کو ہم کیسے راضی کریں، جو بلا جرم ہم سے ناراض ہو گیا۔ تاکہ میرا نفس مخلوق کی تدبیر کرنے والی ذات کو پہچان لے۔ اور میں ہر حال میں اس کا شکر ادا کروں۔

۱۵۲۰۶- احمد بن ابی الحواری کے سلسلہ سند سے ابوسلیمان دارانی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ جس قوم سے راضی ہوتا ہے تو اسے اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے ورنہ اسے اپنے غیر پسندیدہ کاموں میں مشغول کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے تمثیل کے طور پر چند اشعار کہے۔ (۱) اے اپنی قدرت سے میرے قلب میں آگ روشن کرنے والے، اگر تو میری آگ کو بجھانا چاہے تو بجھا سکتا ہے۔ (۲) اس حالت میں دنیا سے کوچ بھی میرے لئے باعث عار نہیں۔

۱۵۲۰۷- ابوفیض ذوالنون بن ابراہیم کا قول ہے:

اپنی قدر رگتا واقف انسان اپنی ہتک ستر مکر نے والا ہے۔

۱۵۲۰۸- ابو عمرو عثمانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ذوالنون مصری کا قول ہے:

دنیا کے فریب اور ان کے فتنوں نے علماء کو ہلاک اور قراء کے قلوب کو غافل کر دیا اسی وجہ سے اب دنیا میں جاہل متحیر یافتہ باز عالم کے علاوہ کوئی باقی نہیں نعمت کنندہ ذات مجھے اپنی رسی مضبوطی سے تھامنے اور اپنے کرم کے حاصل کرنے کی توفیق عطا فرما اور مجھ پر اپنی نعمت کامل فرما، اے ذوالجلال والا کرام ذات اپنی محبت میرے قلب سے زائل مت فرما۔

۱۵۲۰۹- عثمان بن محمد، احمد بن محمد بن عیسیٰ، یوسف بن حسین کا قول مروی ہے:

میں نے ذوالنون مصری سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی محبت اختیار کروں۔ فرمایا بارعب اور ظاہر و باطن میں ہیبت زدہ ذات کی محبت اختیار کر۔

۱۵۲۱۰- یوسف کا قول ہے:

ذوالنون سے آمین کی مجالس کے مقام کے بابت سوال کیا گیا؟



فرمایا عند اللہ۔

۱۵۲۱۱- یوسف کا قول ہے:

میں نے ایک روز ذوالنون سے سوال کیا کہ میں کن لوگوں کی صحبت اختیار کروں؟ فرمایا مخلوق کے بجائے اللہ کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۱۲- یوسف کا قول ہے:

ایک بار ذوالنون نے بھائی کی زیارت کیلئے طویل مسافت طے کرنے کے بعد فرمایا محبت الہی کے لئے کسی طویل مسافت کی ضرورت نہیں۔

۱۵۲۱۳- ذوالنون سے عاصی کی تحقیر نہ کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو اصل مالک حقیقی کی اس کے ساتھ معاملہ کی وجہ مجھے اس کی تحقیر کی جرأت نہیں ہوتی۔

۱۵۲۱۴- یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے فتح بن شرف کا قول مروی ہے:

مجھ سے ذوالنون نے فرمایا مخلوق سے امیدوں کے انقطاع کے بعد ہی وصول الی اللہ حاصل ہوتا ہے۔ لقاء الہی کو محبوب رکھنے والے پر اخلاص اختیار کرنا لازم ہے۔

۱۵۲۱۵- یوسف بن حسین، محمد بن یحییٰ سرخی کے سلسلہ سند سے ابو یزید بسطامی کا قول مروی ہے:

محبت الہی چار قسم پر ہے۔ (۱) محبت الہی میں مستغرق ہو جانا، (۲) اللہ سے محبت کرنا، (۳) اللہ کا ذکر کرنا، (۴) اللہ اور بندہ کے درمیان محبت کا ہونا۔

۱۵۲۱۶- یوسف بن حسین کے سلسلہ سند سے ذوالنون کا قول مروی ہے:

محبت الہی کے انیس درجے ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ اجابت اور اس کا سب سے اعلیٰ درجہ توکل ہے۔

۱۵۲۱۷- ذوالنون کا قول ہے:

اپنی قدر سے ناواقف انسان ہنک ستر کرنے والا ہے۔

۱۵۲۱۸- ایک روز ایک شخص نے ذوالنون سے وصیت کی درخواست کی؟ فرمایا اگر تو عند اللہ سعید ہے تو تجھے انبیاء اور صدیقین کی دعاء حاصل ہونے کی وجہ سے میری وصیت کی ضرورت نہیں، اگر تو عند اللہ شقی ہے تو میری وصیت تیرے حق میں کارگر نہیں ہے۔

۱۵۲۱۹- فرمایا اللہ کی اطاعت لازمی امر ہے۔

۱۵۲۲۰- یوسف سے لوگوں کے دنیا سے محبت کرنے کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے دنیا کو ان کے رزق کا خزانہ بنانے کی وجہ سے۔

۱۵۲۲۱- یوسف کا قول ہے:

حبیب عند خواہی سے قبل ہی معاف کر دیتا ہے۔ اے انسان اپنا راز کسی پر فاش مت کر۔

۱۵۲۲۲- یوسف کا قول ہے:

بداخلاق انسان پریشان رہتا ہے۔ نیز فرمایا احرار کے قلوب اسرار (رازوں) کے قبرستان ہیں۔

۱۵۲۲۳- یوسف سے اخلاص کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق کی حمد و مذمت سے عدم تاثر اخلاص کی دلیل ہے۔

۱۵۲۲۴- عثمان بن محمد، ابو حسین صوفی محمد بن عبد اللہ رازی، ابو یعقوب بن حسین صوفی رازی، احمد بن حنبل، مزدان بن معاویہ، ہلاک بن سعید ابو معلیٰ کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:



ایک بارتین ہدیہ کئے ہوئے پرندوں میں سے آپ نے ایک تناول فرمایا۔ دوسرے روز خادم نے باقی دو آپ کے سامنے پیش کئے تو فرمایا کیا میں نے تم کو ذخیرہ اندوزی سے منع نہیں کیا تھا۔ کیوں کہ اللہ بندہ کو ہر دن رزق عطاء کرتا ہے۔

۱۵۲۲۵- ابو محمد بن حیان، احمد بن عصام رازی، یوسف بن حسین، عامر بن سیار، محمد بن زیاد، میمون بن مہران کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

غیر ضرورت کی چیزوں کے خریدنے والا بعض مرتبہ ضرورت کی اشیاء فروخت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

۵۶۶ سعید بن اسماعیل

۱۵۲۲۶- ابو عمر بن حمدان ابو عثمان صیرنی کا قول ہے:

تبع سنت انسان حکمت کی اور خواہش پرست انسان بدعت کی باتیں کرتا ہے۔

۱۵۲۲۷- عبد اللہ بن محمد معلم ابو عمر بن نجیر کے سلسلہ سند سے محمد بن فضل بلخی کا قول مروی ہے:

اللہ نے لوگوں کو آداب عبادت سکھانے کے لئے ابو عثمان کو فنون عبادت سے مزین فرمایا۔

۱۵۲۲۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عمر بن نجید کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

چالیس برس سے میں پریشانی سے محفوظ ہوں۔

۱۵۲۲۹- محمد بن احمد بن عثمان کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

بھائیوں کی دلجوئی ان پر شفقت سے بہتر ہے۔

۱۵۲۳۰- ابو عمرو بن حمدان کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

چار چیزیں قلب کے صلاح اصلاح کی علامت ہیں،

(۱) تواضع، (۲) فقر الی اللہ، (۳) خوف الہی، (۴) اللہ سے امید وابستہ کرنا۔

۱۵۲۳۱- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

منع، عطاء، عزت اور ذلت کے مواقع سے واقف ہونے کے بعد ہی انسان کامل ہوتا ہے۔

۱۵۲۳۲- ابو عثمان کا قول ہے:

تین چیزیں عداوت کا سبب ہیں:

(۱) طمع فی المال، (۲) طمع فی اکرام الناس، (۳) طمع فی قبول الناس۔ نیز فرمایا:

خوف الہی وصول الی اللہ اور کبر انقطاع عن اللہ کا سبب ہے۔ اور لوگوں کو حقیر سمجھنا علاج مرض ہے۔

۱۵۲۳۳- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

دنیا کا سرور غیر اللہ کا خوف اور غیر اللہ سے امید وابستہ کرنا قلب سے سرور الہی و خوف الہی اور امید الہی کے خاتمہ کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۴- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف سے عزت ملنے کے بعد معاصی سے ذلیل ہونا انسان کے لائق نہیں۔

۱۵۲۳۵- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

امیدوں کا دائرہ کم کرنا اصل نیکی ہے۔



۱۵۲۳۶- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

خواہش پرست انسان پریشان اور غیر خواہش پرست انسان سکون میں ہوتا ہے۔

۱۵۱۳۷- محمد بن حسین، عبد اللہ رازی، کا قول ہے:

ابو عثمان کی وفات کے وقت ان کے صاحبزادہ ابو بکر نے ان کا قیص پھاڑا تو انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے ظاہر میں خلاف سنت کام کرنا باطن میں ریاء کی علامت ہے۔

۱۵۲۳۸- محمد بن حسین، محمد بن احمد سلامتی کے سلسلہ سند سے حسین وراق کا قول مروی ہے:

میں نے ابو عثمان سے صحبت کے بابت سوال کیا فرمایا:

اللہ کی صحبت حسن ادب، صحبت رسول اتباع سنت، صحبت اولیاء احترام و حرمت، حسن خلق اور صحبت اخوان انبساط کا سبب ہے۔

۱۵۲۳۹- محمد بن حسین، ابو حسین فارسی، محمد بن احمد بن یوسف کے سلسلہ سند ابو عثمان کا قول مروی ہے:

اے لوگو ذلت سے بچنے کے لئے اطاعت الہی کے ذریعہ عزت حاصل کرو:

۱۵۲۴۰- ابو عثمان کا قول مروی ہے:

عقل انسان ابتدائی سے نقصان دہ امر سے اجتناب کرتا ہے۔

غیر معلوم کو عالم کے سپرد کرنے کا نام تفویض ہے، تفویض رضاء الہی کا سبب ہے۔

۱۵۲۴۱- محمد بن حسین، محمد بن احمد بن ابراہیم، ابو حسین وراق کے سلسلہ سند سے ابو عثمان کا قول مروی ہے:

عقل انسان خوف الہی کی وجہ سے ظالم کو بھی ملامت نہیں کرتا۔

۱۵۲۴۲- محفوظ کا قول مروی ہے:

ابو عثمان نے سوال کرنے پر فرمایا: سعادت کی علامت اطاعت الہی کے باوجود خوف خدا کا ہونا ہے اور سعادت اور معاصی کے

باوجود اپنے کو بڑا سمجھنا شقاوت کی علامت ہے۔

۱۵۲۴۳- محمد بن حسین، سعید بن عبد اللہ بن سعید بن اسماعیل، ابو صالح حمدون قصار، قتیہ بن سعید، عبثر، اشعث، محمد، نافع، کے سلسلہ

سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد مرنے والے کے ورثاء پر فدیہ واجب ہے۔

۱۵۲۴۴- سلیمان بن احمد، عبدان بن محمد مروان، قتیہ بن سعید، عبثر بن قاسم، اشعث بن سوار، محمد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول

مروی ہے:

رمضان کے روزہ کی قضاء سے قبل دینا سے جانے والے کے ورثاء پر ایک دن کا ایک مسکین کو ایک مد دینا لازمی ہے۔

(۵۶۷) احمد بن عیسیٰ

۱۵۲۴۵- عثمان بن محمد عثمانی، عباس بن احمد ربلی کے سلسلہ سند سے ابو سعید خزاز کا قول مروی ہے:



دور استوں سے قلب میں معرفت آتی ہے، (۱) سخاوت، (۲) کوشش۔

۱۵۲۳۶- ابو حسن علی بن عبد اللہ جہنی، تبحر بن مؤمل، ابو بکر دقاق کے سلسلہ سند سے احمد بن عیسیٰ کا قول مروی ہے:

اے لوگو دنیاوی اشیاء کو خیر باد کہنے سے مستقبل کے پیش آمدہ مسائل سے تمہارے قلوب خالی ہوں گے۔ اور تمہاری ضروریات خود بخود پوری ہوں گی۔

۱۵۲۳۷- محمد بن موسیٰ، عمر بن علی فرغانی، ابن الکاتب کے سلسلہ سند سے ابوسعید کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ اولیاء اللہ کو قبل از وقت ہی ذکر کی حلاوت، قرب کا وصول اور دیگر انعام عطاء فرمادیتے ہیں، اسکے بعد وہ پر لطف زندگی گزارتے ہیں، اور ان کو دوزبانیں عطاء کی جاتی ہیں، (۱) ظاہری، (۲) باطنی، ظاہری زبان سے اجسام سے اور باطنی زبان سے اللہ سے مناجات کرتے ہیں۔

۱۵۲۳۸- ابو فضل ہروی کے سلسلہ سند سے ابو بکر دقاق کا قول مروی ہے:

ایک روز ابوسعید خرازی نے نیند سے بیدار ہو کر فرمایا مجھے خواب میں کچھ باتیں بتائی گئی ہیں تم انہیں لکھ لو: اللہ نے علم کو معرفت کے لئے دلیل اور حکمت کو محبت کے لئے رحمت بنایا ہے۔ لہذا علم اللہ تک رسائی کی دلیل اور معرفت اس پر دال ہے، علم کے ذریعہ معلومات اور معرفت کے ذریعہ معروقات حاصل کی جاتی ہیں، پس معرفت حق کی تعریف اور علم مخلوق کی تعریف کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے، اس کے بعد فوائد جاری ہوتے ہیں۔

۱۵۲۳۹- ابو فضل الطوسی، غلام الدقاق، ابوسعید سکری، کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

باطن کے خلاف ظاہر باطل ہے:

۱۵۲۵۰- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر، محمد بن علی کتانی، کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

عارفین کے قلوب علوم غریبہ اور اخبار عجیبہ کے خزانوں سے لبریز ہوتے ہیں۔

۱۵۲۵۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر کتانی، ابو حسن رملی کا قول مروی ہے:

ایک بار ہم نے ابوسعید سے وصول الی اللہ کا طریقہ معلوم کیا انہوں نے فرمایا توبہ اسکی اولین شرط ہے، پھر توبہ ہی خوف خدا، خوف خدا خود رجا، رجا مقام صالحین، مقام صالحین مقام مریدین، مقام مریدین مقام مطیعین، مقام مطیعین مقام محبین، مقام محبین مقام مشتاقین مقام اولیاء اور مقام اولیاء مقام مقربین تک رسائی کا سبب ہے، پھر انہوں نے ہر مقام کے لئے دس شرائط بیان فرمائیں ان پر عمل کے بعد قلوب نعماء الہیہ میں نظر اور احسانات الہیہ میں غور کرتے ہیں، اس کے بعد وہ ذکر الہی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ اور ان کی ارواح ملکوت السموات کی سیر کرتی ہیں۔

پھر ان کا یہ حال ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ سے ذرہ بھر دور نہیں ہوتے، درجات عالیہ کے حصول کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہیں یہی لوگ عالمین، اولیاء اللہ، اصفیاء اور اتقیاء ہیں، دوسرے لوگوں پر ان ہی کی اقتداء لازم ہے۔

۱۵۲۵۲- ابو عمیر عثمانی، ابو حسن رازی کے سلسلہ سند سے ابوسعید خرازی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ کے علاوہ تجھے ملنے والا اور تجھ سے فوت ہونے والا قلیل ہے۔

۱۵۲۵۳- ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور نواس، علی بن محمد مصری، ابوسعید احمد بن عیسیٰ خرازی بغدادی، صوفی، عبد اللہ بن ابراہیم غفاری،

جابر بن سلیم، تبحر بن سعید، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:



فرمان نبوی ﷺ ہے بد اخلاق انسان منحوس ہے اور تم میں سے بد اخلاق افراد شریر لوگ ہیں۔

## (۵۶۸) احمد نوریؒ

۱۵۲۵۳- عبدالمعتم بن حیان، کے سلسلہ سند سے ابوسعید اعرابی کا قول مروی ہے:

ایک بار غیر موسم حج میں ابو حسین ہمارے ہاں تشریف لائے ہم نے بغداد سے باہر نکل کر ان کا استقبال کیا، اس وقت ان کا چہرہ متغیر دیکھ کر ہم نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے درج ذیل اشعار پڑھے:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ (۲) اور میری وہ حالت کردی جو تمہیں نظر آ رہی ہے۔

۱۵۲۵۵- ابوحسن بن مقسم کا قول مروی ہے:

نوری حرم سے واپسی پر بہت لاغر ہو چکے تھے، ان سے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا:

(۱) حق کی تلاش نے مجھے وطن سے دور کر دیا، (۲) مجھے غریب و اجنبی بنادیا، (۳) حتیٰ کہ میرے عیوبت کے وقت اس کا

ظہور ہو گیا، (۴) اور میرے وصل کے وقت اس کا فضل ہو گیا۔

۱۵۲۵۶- عمر بناء کا قول ہے:

ایک بار حاکم وقت نے گرفتاری کا حکم دیا۔

چنانچہ انہیں گرفتار کر کے خلیفہ کے سامنے پیش کیا گیا، خلیفہ نے ان کے قتل کا حکم دیدیا، نوری نے سب سے قبل اپنے کو قتل کے لئے جلاد کے سامنے پیش کیا، جلاد نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، نوری نے کہا ان کی حیات کو اپنی حیات پر ترجیح دینے کے لئے میں نے ایسا کیا۔

جلاد نے قتل کے بجائے اسکی یہ بات خلیفہ کو بتادی، خلیفہ نے قاضی القضاۃ اسماعیل بن اسحاق کی عدالت میں اس چیز کو پیش

کرنے کا حکم دیا۔ قاضی القضاۃ نے ان سے طہارۃ، عبادت اور صلوٰۃ کے مسائل دریافت کئے، نوری نے خلیفہ کے سامنے ان کے

جوابات پیش کئے، اور فرمایا کہ اللہ نے چند بندوں کا دیکھنا، سننا، کلام کرنا اور چلنا پھرنا سب رضاء الہی کے مطابق ہوتا ہے، نوری کی مذکورہ

باتوں کے سننے کے بعد اسماعیل پر گریہ طاری ہو گیا اور اس نے خلیفہ سے کہا کہ اگر یہ لوگ زندیق ہیں تو پھر دنیا میں کوئی موجد نہیں ہے۔

اس کے بعد خلیفہ نے ان کو تنہائی میں بلا کر ان سے ان کے گزر بسر کے بابت سوال کیا، انہوں نے کہا، ہم متوکل ہیں ہمارا رازق اللہ ہے،

اس کے بعد خلیفہ ہروی نے کہا جو اس کی محبت تک پہنچا وہ اس کے قرب سے مانوس ہوا اور اس نے اسے بندوں کے درمیان سے چن لیا۔

۱۵۲۵۶/۱- ابو فضل ہروی کے سلسلہ سند سے جعفر بن زبیر ہاشمی کا قول مروی ہے:

ایک روز دریا سے چور نے نوری کے کپڑے چوری کر لئے کچھ دیر بعد اس نے کپڑے واپس کر دیئے، لیکن اس کا دایاں ہاتھ

شل ہو گیا، نوری نے اسکے ہاتھ کی صحت کے لئے اللہ کے حضور دعا کی تو اسکی برکت سے اسکا ہاتھ صحیح ہو گیا۔

۱۵۲۵۷- ابوالفرج ورثانی علی بن عبدالرحیم، کا قول ہے:

ایک روز نوری کے پاؤں پر ورم دیکھ کر ہم نے ان سے انکی وجہ دریافت کی تو انہوں نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے مجھ سے

کھجور کا مطالبہ کیا، میں کھجور کی تلاش میں نکلا چلتے چلتے میں تھک گیا لیکن مجھے کھجور نہیں ملے، پھر میں نے کھجور خرید کر اسے کھلائے، اس کے

۱- سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ۱۳۴۔ و مسند الامام احمد ۵۰۲/۳۔ و تاریخ بغداد ۲۷۶/۳، و کشف الخفا

۵۵۹/۱۔ و مجمع الزوائد ۱۱۰/۳۔ و الغریب و الغریب ۲۱/۲۔ و اتحاف السادة المعظین ۳۱۹/۷۔

۲- تاریخ بغداد ۱۳۰/۵۔



بعد میں نے اس سے نماز کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔

اس وقت میں نے اس سے کہا قسم بخدا جب تک تو کھڑا نہیں ہوگا میں بیٹھوں گا نہیں۔ لہذا چالیس روز سے میں بیٹھا نہیں ہوں جسکی وجہ سے میری یہ حالت ہو گئی ہے۔

۱۵۲۵۸- ابو فضل، نصر بن ابی نصر طوسی، علی بن عبد اللہ بغدادی، کے سلسلہ سند سے فارسی کا قول مروی ہے:

ایک بار جنید نے مرض کا اظہار اور نوری نے عدم اظہار کیا، نوری سے عدم اظہار کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ہم نے اس کی وجہ سے ایسا کیا پھر انہوں نے شعر کہا:

اگر تو بیماری کا اہل ہے تو پھر تو شکر کا بھی اہل ہو گیا لوگوں نے نوری کی بات جنید سے نقل کی تو انہوں نے فرمایا ہم نے عدم شکوئی کی وجہ سے ایسا کیا۔

۱۵۲۵۹- علی بن عبد اللہ جہنی، علی بن عبد اللہ ضیاطی، ابو محمد مرثی کے سلسلہ سند سے ابو حسین نوری کا قول مروی ہے:

میرے ایک ساتھی نے مجھے چند نصیحتیں کیں۔

(۱) علم شرع سے عدم تجاوز، (۲) مردوں سے عدم صحبت، (۳) حکومت کی عدم حرص، (۴) فقر کا عدم اظہار، (۵) علم سے عدم استغناء، (۶) ظاہر و باطن میں توافق، (۷) مخالفت نفس، (۸) غلط قصائد کا عدم سماع۔

۱۵۲۶۰- ابو حسن، عبد الواحد بن بکر علی بن عبد الرحیم کا قول مروی ہے:

ایک بار نوری بیت اللہ کے پردے کو پکڑ کر کہہ رہے تھے: میرا تجھے پکارنا میرے حزن کے لئے کافی ہے گویا میں بعید ہوں یا آپ دور ہیں (۲) اور میں بلا رغبت آپ کے فضل کا طالب ہوں میں نے اپنی مثل کوئی زاہد نہیں دیکھا۔

۱۵۲۶۱- عثمان بن محمد عثمانی، ابو محمد عبد اللہ محمد رازی کے سلسلہ سند سے نوری کا قول مروی ہے:

مخلوق سے انقطاع سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ تمہیں کام اپنے محبوب سے تلخ راجحین کا کام اپنے موجود سے امید لگانا ہوتا ہے۔

عبد اللہ رازی، قتاد کے سلسلہ سند سے ابو حسین نوری کا قول مروی ہے:

میں نے غلام جلیل کو بغداد میں پیادہ پا چلتے ہوئے دیکھا ان سے <sup>۱</sup>کی وجہ پوچھی، انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہے:

(۱) حق کی آنکھ سے غور سے دیکھ اگر تو دیکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(۲) نفس کی پیروی مت کر اور حق کے ساتھ وفاداری کی قدرت کو دیکھ۔

۱۵۲۶۲- عثمان بن محمد عثمانی، کہتے ہیں ابو محمد عبد اللہ بن محمد رازی نے بیان کیا کہ نوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں:

(ترجمہ) میری خوشی کے راز یہ ہیں کہ تو نے مجھے وہ خوشیاں عطا کی ہیں جن کا میں نام نہیں لیتا، پس ایک جاننے والے پکارا کہ تیرے سرور کو گہن لگنے والا ہے، پس تو کیسے اس راز پر خوش ہے جو فاش ہونے کے قریب ہے؟ پس وہ میرے راز کی حفاظت کرتا ہے اور حق تو یہ ہے کہ وہ دیکھتا رہا کہ میں خوشی کے راز کی حفاظت کرتا ہوں یا نہیں، وہ راز میرے تمام امور کی طرف سے کافی ہے اور حق مجھے اور اس کو غنی کرتا ہے۔

۱۵۲۶۳- عثمان بن محمد، احمد بن حسین، ابو الحسن قتاد کہتے ہیں میں جبکہ نو عمر تھا میں نے نور کو یہ شعر لکھ کر بھیجا: (ترجمہ) جب نور میں کل کا کل فانی ہے تو مجھے بتا کہ میں کہاں لکھکا نہ بناؤں؟ جواب میں انہوں نے لکھا: جب تو غیر فانی امور میں مشغول ہو جائے تو ان امور میں تیرا وقت گزرا کرنا میرے نزدیک باعث خیر اور متحیر ہے۔



۱۵۲۶۴ عثمان بن محمد، حسن بن احمد ابوعلی کہتے ہیں نوری نے جنید رحمہ اللہ کو میرا (راز) کے بارے میں سوال کیا؟ اور اپنے اشعار میں تین امور کی طرف اشارہ کیا۔

(ترجمہ) (اے جنید!) تجھ سے ایک سائل تین رازوں کا سوال کرتا ہے، جن کا راز میں رکھنا بھی ایک راز ہے، ایسا جوان جس نے اپنی چھٹیوں کے درمیان راز کو یوں چھپالیا گویا وہ کسی راز کو جانتا ہی نہیں۔ پس اس نے راز پر ذلت کے پردے آویزاں کر دیئے پس وہ ہر بات کی حفاظت کرتا ہے بے شک راز کو چھپانا راز کو پالنے کے مترادف ہے راز کو وہی پاتا ہے جو اس کی ہر ایسے شخص سے حفاظت کرے جس کے بارے میں افشاء راز کا اندیشہ ہو۔ پس راز کا نگہبان دراصل ہے جو کمالات کا مالک ہے۔ پس ہر راز کو فاش کرنے والا اندر سے خالی ہے۔

۱۵۲۶۵۔ محمد بن حسین، ابو بکر محمد بن عبد اللہ رازی، قتادہ، ابو الحسن النوری کہتے ہیں میں نے بغداد میں خوبصورت شکل کے مالک نو جوان کو دیکھا تو اس کو کہا تم عمدہ جوتے پہن کر راستوں میں کیوں چلتے ہو؟ اس نے کہا اللہ نے مجھے اچھی شکل کا مالک بنایا تو میں اچھا علم تلاش کرنے نکلا ہوں۔ اس کے بعد اس نے یہ شعر پڑھے (ترجمہ)

اگر تو دیکھنے والا ہے تو حق کی آنکھ سے دیکھ، ایسی صفت کو جس قدرت کی نشانیاں ہیں۔ اور اپنے نفس کی خواہشات کو ان میں مت ملا اور حق کے ساتھ قادر کی قدرت کو ملاحظہ کر۔

۱۵۲۶۶۔ محمد بن عیسیٰ دہقان کا قول ہے:

ایک روز میں نے نوری سے سوال کیا کہ اسے کوسری کی کوئی بات یاد ہے، انہوں نے بواسطہ سری عن کرخی عن ابن سماک عن ثوری عن اعمش عن انس حدیث نبوی بیان کی کہ مسلمان کی حاجت پوری کرنے والے کے لئے عمر بھر اللہ کی اطاعت کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب ہے۔

### (۵۶۹) جنید بن محمد جنید کے اقوال زیریں۔۲

۱۵۲۶۷۔ ابو حسین علی بن ہارون بن محمد، ابو بکر محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

ہم نے قرآن و سنت کا علم پوری قوت سے حاصل کیا ہے، غیر حافظ غیر محدث اور غیر فقیہ ہمارے نزدیک قابل اقتداء نہیں ہے جنید اولاً اصحاب حدیث کے مذہب پر عمل پیرا تھے بعدہ حارث بن اسد محاسبی اور اپنے ناموں سری بن مغلس کی صحبت اختیار کر کے ان کا مسلک اختیار کر لیا تھا۔

۱۵۲۶۸۔ ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، ابو محمد خواص کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

حارث بن اسد مجھے اپنے ساتھ صحراء میں چلنے کو کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے امن کی جگہ سے نکال کر خطرات کی جگہ چلنے کا حکم دیتے ہو، لیکن وہ مجھے خوب مطمئن کرتے، چنانچہ میں ان کے ساتھ چل پڑتا، راستہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آتا۔ پھر وہ مجھے سوال کا حکم دیتے، میں کہتا کہ اس وقت میرا ذہن سوال سے خالی ہے، لیکن ان کی طرف سے سوال پر اصرار کیا جاتا، پھر میں اپنے ذہن کے مطابق ان سے سوال کرتا تو وہ مجھے ان کا جواب دیکر مالوس چلے جاتے، میں ان سے بار بار کہتا کہ آپ مجھے مامون و مالوس مقام سے نکال کر غیر مالوس مقام کی طرف لے جاتے ہو، وہ کہتے کہ میرا حال تو یہی ہے کہ نصف مخلوق کے میرے قریب ہونے

۱۔ لفضاء الحوایج لابن ابی الدنیا ۲۵۔ و تاریخ بغداد ۳/ ۱۱۵۔ و تاریخ الکبیر ۸/ ۳۳۔ و العلل المتماہیة ۲/ ۲۰۲۔

۲۔ تاریخ بغداد ۷/ ۲۴۱۔



اور دیگر نصف کے مجھ سے دور ہونے کے باوجود مجھے کوئی انیسیت و بعد محسوس نہیں ہوتا۔

۱۵۲۶۹- ابو حسین محمد بن علی بن حبیش الناقد صوفی کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

صاحب بصیرت انسان سب سے پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے، اس طرح کہ حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی، پھر وہ کیسے فنا ہوں گی، پھر وہ فقط اللہ کی تعریف، اسی کی عبادت اسی کی اطاعت، اسی کی عظمت کرتا ہے، اور تقدیرات پر اس کا یقین مستحکم ہو جاتا ہے۔ بلا ثانی اللہ کی ازلیت و اولیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رازق اس کے علاوہ کوئی نہیں ہے، کا نام توحید ہے۔

ایک عالم نے توحید کی تعریف کے سوال پر فرمایا مخلوق کی حرکات و سکنات کو اللہ وحدہ لا شریک کے سپرد کرنے کا نام توحید ہے۔ بعض علماء کا قول ہے:

نظام توحید کا نام توکل ہے، کیونکہ مخلوق کی حرکات و سکنات فقط علم الہی کے سپرد کرنے کے ساتھ محبت یقین اور توکل حاصل ہوتی ہے۔

۱۵۲۷۰- حسین بن موسیٰ، ابو نصر طوسی، عبدالواحد بن علوان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے جوان علم کو لازم پکڑ، کیونکہ صاحب علم انسان شکوک و شبہات سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۲۷۱- جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

میں نے جنید کو خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ موت کے بعد اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا۔ فرمایا تجھ میں چند رکعتوں کے پڑھنے کے علاوہ مجھے کسی چیز نے فائدہ نہیں دیا۔

۱۵۲۷۲- ابو حسن بن مقسم، ابو حسین بن دراج کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

بادشاہوں کی محبت کے بجائے عارفین کی صحبت اختیار کرو۔

۱۵۲۷۳- جعفر بن محمد، حسین بن حکمی، سفیانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

تبع سنت انسان کے لئے خیر کے تمام راستے کھلے ہوتے ہیں حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہ الہی میں عرض کیا اے باری تعالیٰ آپ کا خوف نہ رکھنے والا انسان غیر عالم ہے۔ بعض حکماء نے مالک بن دینار سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا اگر تم معرفت الہی حاصل کر لیتے تو آج تم مجھ سے یہ سوال نہ کرتے۔

۱۵۲۷۴- مؤلف کہتے ہیں میں نے ابو الحسن علی بن ہارون بن محمد سمسار سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جنید بن محمد کو فرماتے ہوئے سنا۔

جان لے! اے بھائی تو نے وصول (حق) کے بارے میں جو سوال کیا ہے وہ ہلاکت خیز جنگل و بیاباں ہیں خطرات سے پر کھاٹ ہیں۔ ان میں کسی راہبر کے بغیر نہ چل، انکو دائمی چلنے والی سواری کے بغیر قطع نہیں کیا جاسکتا۔ میں تجھے ان جنگلات میں سے ایک جنگل کا پتہ بتاتا ہوں۔ پس اس کی جو صفت بیان کروں اس کو اچھی طرح سمجھ لے۔ جاں لے تیرے آگے وہ جنگل ہے اگر تو اس میں سے کچھ لینا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور اس ذات سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھ پر کسی حفاظت کرنے والے اور ہاتھی رہنے والے کو نگہبان مقرر کرے کیوں کہ اس راہ میں بہت خطرہ ہے اس کی گزرگاہ بہت نازک ہے۔ اس راہ میں پہلے پہل برزخ کا خطرہ ہے ایک اہم تجھے اس میں دھکیلے گا۔ اور تجھے بے آسرا چھوڑ دے گا۔ اس وقت تو ایسے حال میں ہوگا کہ اس میں امن بھی پر خوف ہے، اس کی انسیت و حشت ہے۔ اس کی روشنی ظلمت ہے۔ اس کی نرمی شدت ہے۔ اس کی حضوری غائب میں ہے۔ اس کی زندگی موت ہے۔



طالب کے لئے اس میں کوئی ادراک نہیں۔ سارے کے لئے کوئی مہم نہیں بھاگنے والے کے لئے نجات نہیں۔

۱۵۲۷- علی بن ہارون کا قول ہے:

محمد بن جنید نے پند و نصائح پر مشتمل ہمیں ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا، اما بعد اے برادر م قول و فعل فرق مت کرو، قول عمل کے مطابق اپناؤ کیونکہ یہ چیز انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کی منافی ہے۔ اے برادر م اولیاء اللہ کے قلوب حکمت کے نور سے منور ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت ذکر الہی میں مشغول ہوتے ہیں اے برادر م اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم اور معرفت نامہ نصیب فرمائے۔ فقط والسلام۔

۱۵۲۸- جعفر بن محمد بن نصر، محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

جنید سے کامل صاحب حکمت شخص کے بارے میں سوال کیا گیا: فرمایا صاحب حکمت انسان کو ضرورت کے مواقع پر عذر خواہی نہیں کرنی پڑتی اور لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں، عوام الناس کے نزدیک وہ صاحب وقار ہوتا ہے۔ مخلوق کے بجائے اللہ سے اسکی تمام امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔

۱۵۲۹- ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کے کچھ بندے کامل ایمان و یقین کے ساتھ صبح کرتے ہیں تمام امور میں رجوع الی اللہ سے کام لیتے ہیں۔ خواہش پرستی سے اجتناب کرتے ہیں خلوة ان کا انیس، تفکر ان کا کلام اور ذکر الہی ان کا شعار ہوتا ہے۔ بھوک و پیاس ان کی غذا، راحت ان کا توکل، اعتماد باللہ ان کا خزانہ اور صبر ان کے مرض کا علاج ہوتا ہے۔ رضاء الہی کے لئے ساتھی ہونے کا کام دیتی ہے۔

۱۵۳۰- ابوبکر محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ نے علماء کے قلوب کو علم کی حرص سے بھر دیا، نیز فرمایا: کوشش کرنا ہر علم و باب کے لئے مفتاح ہے۔

۱۵۳۱- عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عطاء کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے لوگو! اگر مجھے آخری زمانہ کے حاکم کے رذیل ہونے کا علم ہوتا تو میں بھی تم سے بات نہ کرتا۔

۱۵۳۲- عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے بعض اصحاب کا قول مروی ہے:

جنید سے قناعت کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا:

حد شرع سے عدم تجاوز کا نام قناعت ہے۔

۱۵۳۳- علی بن عبد اللہ جہضمی، احمد بن عطاء، محمد بن حریف کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے کہ اگر اللہ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو خطا کار اور صالحین میں فرق نہ رہے۔

۱۵۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر علمی بات میں اپنی طرف سے کرتا تو میرا علم فنا ہو جاتا لیکن میرے علم کی ابتداء اور انتہاء حق ہے۔ بعض مرتبہ میرے دل میں خیال آتا ہے کہ قوم کا حاکم ان کا سب سے زیادہ ارذل شخص ہوتا ہے۔

۱۵۳۵- محمد بن حسین، ابوعبد اللہ دارمی کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطوی کا قول مروی ہے:

جنید نے بوقت وفات میرے سامنے ایک قرآن پاک مکمل کیا، اس کے بعد سورۃ بقرہ کی ستر آیات تلاوت کیں بعد ازاں ان کا انتقال ہو گیا۔

۱۵۳۶- ابوحسن علی بن ہارون کے سلسلہ سند سے ابوقاسم جنید کا قول مروی ہے:



جعفر نے ان سے ذکر خفی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا:

ذکر خفی کا مقام زبان کے بجائے قلوب ہوتے ہیں جیسے اللہ کا خوف یا اسکی تعظیم اور بزرگی وغیرہ کا اعتقاد اور یہ چیز صرف اللہ اور اسکے بندے کے درمیان ہوتی ہے۔ باقی اس کے علاوہ جسے کرانا کاتبین لکھتے ہیں وہ ذکر خفی میں شامل نہیں ہے۔ باقی ذکر خفی ذکر جہر پر ستر فیصد فضیلت والی روایت کے بارے میں واللہ اعلم بالصواب کا قول کرتے ہیں:-

۱۵۲۸۵- علی بن ہارون کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

خالصنا حق کے اختیار کرنے والا مکرم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ انبیاء والی باتیں ان کے قلوب میں ودیعت فرماتا ہے۔

۱۵۲۸۶- ابی، احمد بن جعفر ہانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

محبت محبوب کی عدم موجودگی کو برداشت نہیں کر سکتا۔

۱۵۲۸۷- ابی، احمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مروی ہے: احمد بن جعفر کہتے ہیں میں نے جنید سے ایمان کی حقیقت پوچھی انہوں نے فرمایا ایمان تصدیق و ایقان کا نام ہے۔ آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو ورنہ کم از کم اتنا تو ضرور ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔

لیکن ان میں سے پہلی صورت زیادہ قوی ہے۔ اور تصدیق کی حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان ہر کام ذات الہی کو سامنے رکھ کر کرے اگرچہ ہر کام کے وقت اللہ کے دیکھنے کا یقین بھی تصدیق ہے، لیکن تصدیق کی اول قسم اعلیٰ وارفع ہے۔ احمد کا قول مروی ہے:-

میں نے جنید سے ایمان کی علامت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا: ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ اس کی اطاعت کرنا، اسکی رضا کے مطابق کرنا، اسکی مرضیات کا خیال رکھنا اور ہرشی پر اسکو ترجیح دینا ایمان کی علامت ہے: پھر میں نے ان سے مزید ایمان ہی کے بابت سوال کیا، فرمایا اقر باللسان و تصدیق بالقلب کے ساتھ ساتھ لسان و قلب سے محض ثناء الہی کے کرنے کا نام ایمان ہے۔

۱۵۲۸۸- جعفر بن محمد بن نصیر، عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

سب سے زیادہ آزمائش میں مبتلا ہونے والا انسان ہی لوگوں میں مصائب سے سب سے زیادہ واقف ہوتا ہے۔

۱۵۲۸۹- جعفر کے سلسلہ سند سے عثمان کا قول مروی ہے:-

۱۵۲۹۰- جنید کا قول مروی ہے:-

بلا علم فقط کوشش یا فقط علم بلا کوشش کے حصول ہدایت غیر ممکن ہے، البتہ علم اور کوشش دونوں کے ذریعہ حصول ہدایت ممکن ہے:-

۱۵۲۹۱- ابو حسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

اے انسان اپنے نفس سے مطمئن ہونے کے بجائے گناہ کے بارے میں اس سے ڈر اور گناہ کرنے کے بعد اس پر ندامت اختیار کر۔

۱۵۲۹۲- ابو حسن بن مقسم، ابو حسن محلی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

گزشتہ زمانہ میں تو کل کی حقیقت موجود تھی اور اب فقط اس کا نام رہ گیا۔

۱۵۲۹۳- ابو حسن بن مقسم، ابو محمد خواص کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:-

میں برس سے میں نے جسکے سامنے حق بات کہی دو بار وہ میرے پاس نہیں آیا۔



۱۵۲۹۴- جعفر بن محمد، ابوحسن بن مقسم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اگر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم کا ظہور ہو جائے تو بدکار بھی صالح بن جائیں، اور عابلیں کے اعمال ان کے لئے فضیلت کا باعث بن جائیں۔

۱۵۲۹۵- ابوحسن بن مقسم، ابو محمد مرعش کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: بعض خراسانی بھائیوں نے مجھے لکھا اے ابوقاسم عقلاء کی عقلیں انتہاء کو پہنچنے کے بعد متخیر ہو جاتی ہیں۔

۱۵۲۹۶- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

دعویٰ اہل دیانت کے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

۱۵۲۹۷- محمد بن حسین، احمد بن اسحق رازی، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اے لوگو کام سے قبل اس کے بارے میں عزم مصمم کرو، کیوں کہ یہ اشیاء کے لئے مقدمات کا کام کرتا ہے۔

۱۵۲۹۸- محمد بن حسین، احمد بن اسحق رازی، عباس بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: مروۃ لوگوں کے لئے آزمائش کا سبب ہوتی ہے۔

۱۵۲۹۹- ابوحسن علی بن ہارون، کا قول ہے: جنید نے رویم کے قاضی بننے پر فرمایا: اس نے بیس برس سے حب دنیا کو پوشیدہ رکھا۔

۱۵۳۰۰- ابوحسن علی بن ہارون کا قول ہے: جنید نے ایک شخص سے سوال کرنے کے بعد فرمایا اللہ تمہارا بھلا کرے۔

۱۵۳۰۱- ابوبکر محمد بن احمد المفید کا قول ہے: ایک روز ہم نے بالامر جنید سے سوال کیا کہ اللہ اپنے بندہ کی طرف کب متوجہ ہوتا ہے۔ جنید بڑے ظریف الطبع انسان تھے، اس لئے انہوں نے جواب میں فرمایا انسان کا اللہ کی طرف بلا توجہ اسکی توبہ کا طالب بننا تعجب خیز ہے۔

۱۵۳۰۲- ابوحسن بن مقسم، محمد بن سعید کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اللہ کی نعمت کو معاصی کا ذریعہ نہ بنانا اس کا شکر ادا کرنے کے مترادف ہے۔

۱۵۳۰۳- ابوحسن بن مقسم، ابوبکر بن سعید و ابوبکر ختن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ورع فی الکلام ورع فی الاکتساب سے بھی اشد ہے۔ اس کے ہم معنی جنید بن محمد کا شعر ہے۔

اپنے محبوب کا جرم عظیم بھی برداشت کرنا ضروری ہے۔

مظلوم ہونے کے باوجود اپنے کو ظالم کہنا لازمی ہے۔

۱۵۳۰۴- ابوحسن، ابوقاسم مطرز کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا اللہ کے مطیع ہونے کے باوجود بھی اس سے بے خوف مت ہو۔

۱۵۳۰۵- ابوحسن بن مقسم، ابوقاسم نقاشی صوفی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

علم کے مقتضی پر عمل سے قبل اس سے شرف کے خواہاں انسان سے علم کا نور اور اسکی برکات سلب کر لی جاتی ہیں۔ کیونکہ علم انسان سے اولاً اپنے مقتضی پر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔

۱۵۳۰۶- ابوحسن، ابوقاسم نقاشی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

انسان کو معاصی کے ارتکاب سے قبل صرف اس کے ارادہ پر عیب دار شمار نہیں کیا جاتا۔

۱۵۳۰۷- ابوحسن بن مقسم، علی بن حسن قرشی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

کیا حبیب تک وصول کا کوئی راستہ ہے جسکی وجہ سے میں مقام عبدیت پر کھڑا ہو جاؤں۔



۱۵۳۰۸- ابو حسن بن مقسم، ابو قاسم حفار کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

توبہ، خوف خدا، اللہ سے امید وابستہ رکھنا اور مناجات الہیہ وصول الی اللہ کا ذریعہ ہیں۔

۱۵۳۰۹- احمد بن جعفر بن مالک کا قول ہے: ایک شخص کے سوال کے جواب میں جنید نے فرمایا خالی پانی کی تخلیق سے بھی قبل عنایت الہی شروع ہو چکی تھی۔

۱۵۳۱۰- جنید کا قول مروی ہے: یا الہی میں آپ سے آپ کی نظر کرم کا طالب ہوں۔

۱۵۳۱۱- جعفر بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: طالب صادق نیکی کو نیکی ہونے کی وجہ سے انجام دیتا ہے، اور گناہ سے گناہ ہونے کی وجہ سے اجتناب کرتا ہے۔

۱۵۳۱۲- جنید کا قول ہے: ایک بار مکہ میں بیماری کی وجہ سے سبحان اللہ کہنے کی بھی مجھ میں سکت نہیں رہی، نیز فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اسے جو حال بیان کرتا شب کو خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔

۱۵۳۱۳- ابو عمرو عثمان، ابو حسن کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: دنیا میں کبھی بھی میں مصیبت پر پریشان نہیں ہوا، کیوں کہ اس جہاں کا دار غم ہوتا مجھے معلوم ہے۔ البتہ کبھی کبھی اس جہاں میں خوشی حاصل ہو جاتی ہے۔ ورنہ اصل میں یہ دار امتحان و بلاء ہے۔

۱۵۳۱۴- ابو حسن جہضمی، ابو حسن کے سلسلہ سند سے، ابو عبد اللہ فارسی کا قول مروی ہے: جنید سے قول باری تعالیٰ سن کر نک فلا تنسی، کے بابت سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قرآن سے تلاوت اور نسیان سے مراد عمل ہے۔

۱۵۳۱۵- جنید سے قول باری تعالیٰ ”و در سو ا ما فیہ“ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا انہوں نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ ایک بار سہلی نے جنید سے سوال کیا کہ حقیقتاً جو در کہنے والے لوگوں کے بابت آپ کی کیا رائے ہیں۔ فرمایا اے ابو بکر تمہارے اوزا کا برا الناس کے درمیان ستر قدموں کا فاصلہ ہے مخالفت نفس اس کا سب سے جھوٹا فاصلہ ہے۔

۱۵۳۱۶- جہضمی، محمد بن حسن، ابو قاسم بردان ہاوندی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابو حسن کے دروازہ پر دستک دی تو انہوں نے پوچھا کون، میں نے ناصر بتایا تو انہوں نے مجھے اندر داخل ہونے کی اجازت دیدی۔ اندر داخل ہو کر میں نے چار درہم ان کی خدمت میں پیش کئے، انہوں نے فرمایا میں تمہیں کامیابی کی خوشخبری سناتا ہوں، کیونکہ اس وقت مجھے ان درہم کی ضرورت تھی۔

۱۵۳۱۷- علی بن عبد اللہ، منصور بن احمد، جعفر دہلی کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: نزول مصائب کے تین سبب ہوتے ہیں۔ (۱) گناہگاروں پر برائے سزا، (۲) صادقین پر ان کی خطاؤں کو ختم کرنے کے لئے، (۳) انبیاء پر رفع درجات کے لئے۔

۱۵۳۱۸- عثمان بن محمد عثمان کے سلسلہ سند سے حکیم بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار جنید کا ایسی قوم کے پاس سے گزر رہا جو سماع کی وجہ سے وجد میں تھی، لیکن جنید وجد میں نہیں آئے۔

۱۵۳۱۹- ابو بکر محمد بن احمد بن محمد بن مفید، کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: عاقل انسان کے لئے تین حالوں میں سے ایک حال کا اختیار کرنا ضروری ہے، (۱) اعمال کے اعتبار سے ترقی کرنا۔ اس کے لئے انسان پر اللہ سے مناجات لازمی ہے، اس کی وجہ سے انسان کو فرائض کی پابندی کی فکر ہوگی، پھر وہ عبد بن کر اس کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا، اس وقت نفس امارۃ کی خرابیاں انسان پر ظاہر ہوں گی۔ اور فرائض کی کوتاہیاں اس کے سامنے آئیں گی، پھر وہ ہمہ تن ان خرابیوں کے ازالہ کی کوشش کرے گا۔ (۲) معرفت میں کمال حاصل کرنا۔ اس کے حصول کے لئے عزم۔ اور اخلاص لازمی ہے۔ کیونکہ بعض مرتبہ نفس سے کچھ چیزیں مخفی رہ جاتی ہیں، (۳) اول دونوں حالوں میں کمال حاصل کرنے کے بعد انسان عقل کے ذریعہ تہذیب الہی اور شب و روز کی گردش میں غور کر کے اپنے مقصد اصل



تک پہنچ جاتا ہے، کیونکہ بحکم قرآن جن وانس کا مقصد تخلیق عبادت ہے، مذکورہ تینوں حالوں کے بعد انسان بڑی ترقی کر جاتا ہے۔  
جیسا کہ حارشہ کا قول ہے: نفس کو پس پشت ڈالنے کے بعد گویا عرش الہی میرے سامنے ہے، اور اہل جنت مجھے نظر آ رہے ہیں۔  
۱۵۳۲۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

بعض مرتبہ میں اپنے کو حضرت یوسف کی طرح سمجھتا ہوں، اور پھر اس حالت کے عدم پر مجھے حضرت یوسف کے عدم پر حضرت یعقوب کے غم کی مانند غم ہوتا ہے۔ ایک عرصہ تک میری یہی حالت رہی۔

۱۵۳۲۱- جعفر، محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری میرے سامنے لنگی باندھ کر بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ بالکل لاغر اور نحیف جسم تھے، فرمانے لگے یہ سب کچھ محبت الہی کی وجہ سے ہوا ہے، پھر انہوں نے چند اشعار کہے (۱) طبیب کی طرف سے مرض لاحق ہونے کے بعد میں اس سے مرض کی کیسے شکایت کروں۔ (۲) قلب جل رہا ہے، آنسو رواں ہیں، مصائب جمع ہیں اور حالت بے قابو ہوتی جا رہی ہے۔ (۳) بے قرار کو کیونکر قرار آ سکتا ہے۔

۱۵۳۲۲- ابو بکر محمد بن احمد مغیر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: اپنے کو سب سے بڑا سمجھنا کبر کا اعلیٰ درجہ ہے، اور اپنے کو بڑوں میں شمار کرنا کبر کا ادنیٰ درجہ ہے۔

۱۵۳۲۳- محمد بن احمد بن ہارون کے سلسلہ سند سے علی بن حسین غلاب کا قول مروی ہے:  
جنید سے مشاہدہ معائنہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا معائنہ سے میں زندیق اور مشاہدہ سے حیران ہو جاتا۔ لہذا مجھے دونوں چیزیں حاصل نہیں ہیں۔

۱۵۳۲۴- جنید بن محمد کا قول ہے: صاحب علاقہ پر اللہ تعالیٰ رحمت حرام کر دی۔  
۱۵۳۲۵- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو قاسم جنید کا قول مروی ہے: ایک روز سری کو افسردہ دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا، اس نے مجھ سے توبہ کے متعلق سوال کیا میں نے وہ بتا دیا پھر اس نے مجھ سے توبہ کی شرائط سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا جس گناہ سے توبہ کی ہے اس کا عدم نسیان توبہ کی حقیقت ہے۔ اس نے میرا جواب رد کرتے ہوئے کہا بلکہ اس کا عدم ذکر توبہ کی حقیقت ہے۔ اس وقت سے میں اس کے کلام میں متفکر ہوں۔ میں نے کہا اسکی بات کیا ہی خوب ہے اسی طرح ایک دوسرے روز میں نے ان کو متفکر دیکھ کر اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کل گزشتہ ایک جوان نے مجھ سے کہا کہ انسان کو عند اللہ اپنی مقبولیت کا پتہ چل جاتا ہے میں نے نفی کی، لیکن جب اس نے اپنی بات پر اصرار کیا تو میں نے اس سے اس کی وجہ پوچھی، اس نے کہا اللہ کا انسان کو معاصی سے بچا کر طاعت کی توفیق دینا عند اللہ اسکی مقبولیت کی علامت ہے۔

۱۵۳۲۶- جعفر بن محمد، محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹا تو مجھے کسی کی آواز سنائی دی کہ فلاں شخص مسجد میں تمہارا انتظار کر رہا ہے، میں مسجد گیا تو واقعی وہاں پر ایک شخص میرا منتظر تھا، اس نے مجھ سے نفس کے علاج کے بابت سوال کیا میں نے کہا اس کی مخالفت ہی اسکا علاج ہے۔ اس نے کہا میں نے یہی بات اپنے نفس سے کہی تھی، لیکن اس نے کہا جب تک تم جنید سے اس کے بابت سوال نہیں کرو گے میں تمہاری بات قبول نہیں کروں گا، میں نے اس سے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں فلاں جن ہوں اور میں مغرب سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

۱۵۳۲۷- جنید بن محمد کا قول ہے: غیر اللہ سے قطعی لا تعلقی کے بعد ہی انسان کلیۃ اللہ کا بندہ بنتا ہے۔

۱۵۳۲۸- جنید کا قول ہے: غیر اللہ سے تعلق کی موجودگی میں انسان عبد اللہ نہیں بن سکتا۔

۱۵۳۲۹- ابو نصر محمد بن احمد بن ہارون، عبد الواحد بن محمد اصطخری، ابو الازہر، ابراہیم بن عثمان کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے



میں ایک بار دوران سال تو کل اختیار کر کے خالی ہاتھ گھر سے صحراء کی طرف نکل گیا، چند روز بعد میں ایک پانی اور سبزہ والی جگہ پر پہنچا، میں نے وضو کر کے نماز پڑھی، اچانک ایک نوجوان (جو تا جرم معلوم ہوتا تھا) وہاں پر آیا میں نے اس سے معلوم کیا کہ تم کہاں سے آئے ہو اس نے کہا بغداد سے پھر ہماری آپس میں گفتگو ہوئی، اس کے بعد اس نے کوئی چیز کھائی شروع کر دی، میرے طلب کرنے پر بھجور کے ذائقہ کے مانند اس نے مجھے ایک چیز کھائی، اس کے بعد وہ رخصت ہو گیا، پھر مکہ میں طواف کے دوران اسی نوجوان سے میری ملاقات ہوئی۔

۱۵۳۳۰- جعفر بن محمد، کے سلسلہ سند سے عثمان بن محمد کا قول مروی ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ استغراق العلم فی الوجود اور استغراق الوجود فی العلم سے کونسا اتم ہے۔ انہوں نے فرمایا: استغراق العلم فی الوجود اتم ہے۔

۱۵۳۳۱- جریری نے جنید سے قول عیسیٰ علیہ السلام پر تعلم ما فی نفسی ولا اعلم فی نفسک کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں واللہ اعلم فرمایا:

۱۵۳۳۲- محمد بن احمد بن ہارون، ابو ذر عہ طبری، حسین بن یسین کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

قوت تین قسم پر ہے (۱) قوت بالطعام جو اعراض پیدا کرنے والا ہے، (۲) قوت بالذکر، اس سے انسان میں صفات حسنہ پیدا ہوتی ہیں۔ (۳) قوت بالمعرفت جو انسان کو فنا کرنے والی ہے۔

۱۵۳۳۳- محمد بن احمد مفید، عثمان بن محمد، عبد الصمد بن محمد جبلی کا قول ہے:

جنید نے ابوالحق مارستانی کو خط لکھا جس کا متن درج ذیل تھا:

اما بعد:-

اے برادرم نعماء الہیہ کا مقتضی یہ ہے کہ دنیا سے تم کلی طور پر اعراض اختیار کر لو، ظاہر و باطن میں خوف خدا پیدا کرو، مصائب میں رجوع الی اللہ سے کام لو، نیز لوگوں کی نفع رسانی کا فکر کرنے والا اور ان کی ضروریات کا خیال رکھنے والا مخلوق میں سے عند اللہ سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص عطاء فرمائے، اے برادرم لوگوں کے جرائم پر عفو سے کام لو مگر میرے خط میں کوئی ناگوار بات ہو تو میں اس پر آپ سے عفو کا امیدوار ہوں اسی پر اکتفاء کرتا ہوں۔ اور میں تمہارے جواب کا منتظر رہوں گا۔ و صلی اللہ علی سیدنا محمد المصطفیٰ علی آلہ وسلم تسلیما۔

۱۵۳۳۴- ابی کے سلسلہ سند سے احمد بن جعفر بن ہانی کا قول مروی ہے: میں نے ایک بار جنید سے سوال کیا کہ انسان کب صاحب عقل ہوتا ہے، انہوں نے فرمایا: امور حسنہ اور امور قبیحہ میں تمیز پیدا کر کے امور حسنہ کو اختیار کرنے کے بعد انسان صاحب عقل بن جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ تعلق مع اللہ قائم کر کے اولیٰ کام اختیار کرتا ہے، احکام شرع کی پابندی کرتا ہے۔ رذائل سے اجتناب کرتا ہے۔ انجام بدی وجہ سے معاصی کے ارتکاب سے احتراز کرتا ہے۔ نیز قرآن میں عاقلین کی یہی صفات بیان کی گئی ہیں۔

۱۵۳۳۵- محمد بن علی بن حبیش، کا قول ہے:

جنید سے اللہ سے راضی ہونے والے لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا بعض اہل علم کے بقول اللہ سے راضی ہونے والے لوگ عمدہ زندگی گزارتے ہیں۔ نیز یہ لوگ آزمائش میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں، کیونکہ مصیبت کو بھی یہ نعمت شمار کرتے ہیں۔

۱۵۳۳۶- ابو حسن علی بن ہارون بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے: میں نے بعض بھائیوں کو خط میں لکھا کہ اللہ کی زمین



کبھی بھی ولی سے خالی نہیں ہوتی، کیونکہ کائنات کا نظام ہی اللہ کے نام کی برکت کی وجہ سے چل رہا ہے، جب کوئی ولی نہیں رہے گا تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جائے گا، میں اللہ سے تمہارے لئے اور اپنے لئے فضل کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

۱۵۳۳۷- عثمان بن محمد عثمانی، ابوبکر محمد بن احمد بغدادی کا قول ہے:

جنید سے سوال کیا گیا کہ محبت کا تعلق اللہ کی صفات ذاتیہ اور صفات فعلیہ میں سے کس سے ہے، فرمایا اس کا تعلق دونوں سے ہے جنکی تشریح یہ ہے کہ فی نفسہ اس کا تعلق صفات ذاتیہ سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اولیاء اصفیاء سے محبت کرنے کی حیثیت سے اس کا تعلق صفات افعالیہ سے بھی ہے۔

۱۵۳۳۸- محمد بن احمد، عثمان بن محمد کے سلسلہ سند سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے:

اے انسان قلب کے معرفت الہیہ سے لبریز ہونے کے بعد اور تیرے فہم کے اللہ سے متصل ہونے کے بعد تیری رسومات مٹ جائیں گی، اور تیرے علوم روشن ہو جائیں گے، اس کے بعد تجھ پر حق کا علم واضح ہوگا۔

۱۵۳۳۹- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کے سلسلہ سند سے ابوبکر عطار کا قول مروی ہے: جنید پاؤں پر درم کی وجہ سے ایک عرصہ تک بیٹھ کر نماز پڑھتے رہے، ایک روز ان سے کہا گیا کہ اگر آپ اس حالت میں لیٹ کر نماز پڑھ لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، فرمایا اللہ اکبر کیسی بات کرتے ہو؟ چنانچہ جنید وفات تک اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔

۱۵۳۴۰- ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیساپوری، بکیر بن احمد صوفی، جنید ابوقاسم صوفی، حسن بن عرفہ، محمد بن کثیر کو فی، عمرو بن قیس ملائی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے، اے لوگو مومن کی فراست ہے ڈرو، کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

۱۵۳۴۱- محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، عبدالحمید بن بیان، محمد بن کثیر، عمرو بن قیس، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابوسعید خدری نے گزشتہ روایت کی مثل آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے:-

۱۵۳۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، خلدی، ابوطاہر محتسب کے سلسلہ سند سے ابو محمد جعفر بن محمد بن نصیر کا قول مروی ہے: جنید باین الفاظ دعا فرماتے تھے، اے خدا! تمام تعریفیں دائمی طور پر آپ ہی کے لیے ہیں آپ ہی غیر منقطع لازوال اور غیر فانی ہیں، اور یہی آپ کی ذات کریں اور آپ کی عظمت و جلال کے مناسب ہے۔ اے باری تعالیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ، آپ ﷺ کی آل و اصحاب، آپ ﷺ کے متبعین، ملائکہ اور اپنے مقررین پر رحمت کاملہ نازل فرما دیجو، اے باری تعالیٰ میں آپ کے جو دو کرم، بزرگی، فضل اور احسانات کے واسطے سے آپ سے اپنی معاصی پر مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اے مالک ارض و سموات میری سیئات کو حسنات سے تبدیل فرما دیجئے، پھر موت تک معاصی سے میری حفاظت فرما دیجئے، اور ناپسندیدہ کاموں کی میرے قلب میں نفرت بھر دیجئے اور اپنی مرضیات کی میرے قلب میں محبت ڈال دیجئے اور وفات تک اپنی رضا کے خلاف مجھ سے کوئی کام نہ کروائیے، اے باری تعالیٰ موت تک اخلاص کے ساتھ اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرما دیجئے۔ اے باری تعالیٰ یوم الوفا کو ہمارے لئے یوم ندامت و حسرت بنانے کے بجائے یوم سرور بنا دیجئے، اور ہماری قبر کو ہمارے لئے آرام گاہ بنا دیجئے، اسے ہمارے لئے کیڑے مکوڑوں اور وحشت کا گھر مت بنائیے۔ اسے ہمارے لئے جائے امن بنا دیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری قبر کو جنت کا باغ بنا دیجئے، اے جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ذات قیامت کے روز اچھی حالت میں ہمیں دوبارہ زندہ کیجئے، اور اس دن کے شدائد سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، اس روز ہمیں اطمینان نصیب فرما کر حوض کوثر عطا فرما دیجئے، اور آپ علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرما دیجئے، اے باری تعالیٰ اس روز حساب و کتاب میں آسانی پیدا فرما دیجئے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا کیجئے، اس روز عذاب دوزخ سے ہماری حفاظت فرما دیجئے، ہمیں نار دوزخ سے دور رکھئے، اپنے جو دو کرم کی وجہ سے جن انبیاء،



صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمیں جگہ عطا فرمادیجئے، جنت میں ہمارے والدین، اولاد، دیگر عزیز واقارب اور دوستوں کو جمع فرمادیجئے، اس روز ہمارے دوستوں کی امیدوں کو بھی پورا فرمادیجئے، اسی طرح آپ کی توحید پر دنیا سے رخصت ہونے والے عام مؤمنین و مؤمنات کی امیدوں کو بھی پورا فرمادیجئے، اس روز ہم سب کو اپنی ولدیت نصیب فرمادیجئے، اور دنیا میں ہم سب کو توبہ و انصوحا کی توفیق عطا کیجئے، اے باری تعالیٰ اپنے اور ہمارے دشمنوں کو نیست و نابود فرمادیجئے، ان کا مال مسلمانوں کے لئے مال غنیمت بنادیجئے، اے باری تعالیٰ ہماری، ہمارے چھوٹوں بڑوں اور ہمارے حاکم و محکوم سب کی اصلاح فرمادیجئے، اور اپنی طرف سے ہم سب پر رحمت کاملہ نازل فرمادیجئے، فتنوں اور بلاؤں سے ہم سب کی حفاظت فرمادیجئے مسلمانوں میں انتشار و اختلاف کے بجائے انہیں اتحاد و اتفاق نصیب فرمادیجئے، ہم سب کو اپنی اطاعت پر جمع فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ذلت سے ہماری حفاظت فرمادیجئے، ہمیں عزت و بلندی نصیب فرمادیجئے۔ ہمارے کاموں کو ہمارے لئے سہل فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں علم اور معرفت کی حقیقت عطا فرمادیجئے، اے باری تعالیٰ ہمیں ہماری اولاد اور عامۃ المؤمنین کو کامل طور پر عافیت نصیب فرمادیجئے، اے آوازوں کو سننے والی ذات، اے خفیات سے واقف ذات اور اے جبار السموات ذات محمد ﷺ اور آپ علیہ السلام کی آل پر ہماری طرف سے رحمت کاملہ نازل فرما۔ اے اکرم الاکرمین اور اے ارحم الراحمین ذات ہمارے ساتھ اپنی شایان شان معاملہ فرما۔

### (۵۷۰) محمد بن یعقوب ا

۱۵۳۴۳- جعفر بن محمد بن نصیر، مرعش، کے سلسلہ سند سے ابو جعفر بن فرجی کا قول مروی ہے: میں برس سے جب بھی مجھے کوئی اشکال پیش آیا اسی وقت اس کا جواب میرے ذہن میں آ گیا، نیز فرمایا محبت کے قلب میں پیوست ہونے کے بعد شروط و ادب ساقط ہو جاتا ہیں۔  
۱۵۳۴۴- عبد المنعم بن عمر سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے: ابو جعفر سے سوال کیا گیا کہ آپ چیخ و پکار کو ناپسند کرتے ہیں۔ فرمایا میں کذا بین پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔ فرمایا میں نے پورنی عمر میں صرف تین بار چیخ و پکار کی، ایک بار بغداد کے پل پر ایک شخص کو سزا کے طور پر کوڑے لگائے گئے، ان کوڑوں کی آواز سے میری چیخ نکل گئی، لیکن مضروب نے شور تک نہیں کیا، لوگوں کو اس کے صبر پر بڑا تعجب ہوا۔

۱۵۳۴۵- ابوسعید بن اعرابی بخاری بن احمد کے سلسلہ سند سے ابن مرزبان کا قول مروی ہے: ایک بار مکہ کے سفر میں جمال نے ایک غیر معروف شخص کو میرا رفیق بنا دیا۔ میں نے اس سے راستہ کے لئے زاد راہ وغیرہ خریدنے کے لئے سوال کیا تو اس نے کہا میرے پاس تمام چیزیں موجود ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مکہ پہنچ کر ہم حساب کر لیں گے۔

انہوں نے راستہ میں خوب دل کھول کر خرچ کیا خود بھی کھایا اور مجھے بھی کھلایا، مجھے کم خرچ کرنے کے بابت اسے کہتے ہوئے خیر آئی مکہ پہنچ کر میں نے اس کو حساب کے لئے کہا تو اس نے کہا سبحان اللہ کیسی بات کرتے ہو، پھر اصرار کے باوجود بھی انہوں نے سفر کے خرچ کا حساب نہیں کیا، میں نے لوگوں سے ان کے بابت سوال کیا تو معلوم ہوا کہ وہ محمد بن یعقوب فرجی تھے۔

۱۵۳۴۶- ابو جعفر محمد بن فرجی کا قول ہے: ایک روز میں شام کے صحراء کی طرف نکل گیا، وہاں میں ایک بے آب و گیاہ میدان میں پہنچ گیا، چند روز اسی حال میں گزرے حتیٰ کہ مجھے موت کے وقت کا قریب ہونا معلوم ہونے لگا، اسی اثناء میں دو پادری مجھے چلتے نظر آئے، میں نے ان سے سوال کیا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی، میں نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ تم اس وقت کہاں ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ کی زیر مملکت ہیں، میں نے ان کے توکل اختیار کرنے پر نفس کو تنبیہ کی، پھر میں نے ان سے ان کی معیت کی



درخواست کی جسے انہوں نے قبول فرمایا لیا، چنانچہ میں ان کے ساتھ ہو گیا، چلتے چلتے شب ہو گئی، انہوں نے اپنی میں نے اپنی نماز پڑھی، پھر ان میں سے ایک نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی، تو زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا، پھر ہم نے خور و نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، دوسرے روز چلتے چلتے جب شب ہوئی تو ان میں سے دوسرے نے دعاء کر کے زمین کریدنا شروع کی حسب سابق زمین سے طعام و شراب ظاہر ہوا، اور پھر ہم نے خور و نوش کیا، اس کے بعد صبح تک ہم نماز میں مشغول رہے، تیسرے روز شب ہونے کے بعد انہوں نے مجھ سے کہا آج تمہاری دعاء کی باری ہے، چنانچہ میں نے نماز سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی کہ اے باری تعالیٰ تیرے پاس میرا کوئی ایسا عمل مقبول نہیں ہے جس کی بنا پر میں آپ سے خور و نوش کے حاضر کرنے کی درخواست کر سکوں لیکن اے باری تعالیٰ عدم کی صورت میں آپ کے محبوب اور محبوب کی امت کی اہانت ہے۔۔۔ چنانچہ اسی وقت زمین سے کھانا اور پانی نکل آیا ہم نے خوب سیراب ہو کر خور و نوش کیا، اس کے بعد اسی طرح سلسلہ چلتا رہا، جب دوبارہ میری باری آئی تو دعاء کے بعد دو آدمیوں کا کھانا ظاہر ہوا۔ جسکی وجہ سے میں صرف ظاہری طور پر کھانے میں ان کے ساتھ شریک ہوا۔ پھر جب تیسری باری میری باری آئی تو حسب سابق صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہوا اس بار انہوں نے مجھ سے اسکی وجہ پوچھی تو میں نے لاعلمی ظاہر کی سب کو خواب میں مجھے بتایا گیا کہ اے محمد جو ایثار تم نے اختیار کیا ہے یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اسکے بعد تیسری بار ایسا ہونے پر میں نے ان کو بتایا کہ ایثار امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اس کی بناء پر صرف دو شخصوں کا کھانا ظاہر ہو رہا ہے۔ میرے جواب پر انہوں نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ کیوں کہ انہوں نے کہا ہماری کتاب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے اللہ تعالیٰ سے آبادی نظر آنے کی دعا کی جس کی برکت کی وجہ سے ہمیں بیت المقدس کی عمارتیں نظر آنے لگیں۔

۱۵۳۴۷- سلیمان بن احمد، محمد بن یعقوب بن فرجی رملی، ابراہیم بن منذر مخزومی، عبد اللہ بن وہب، قرة بن عبد الرحمن، یزید بن حبیب، زہری، عروہ بن زبیر کے سلسلہ سند سے ابو حامد ساعدی کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ علیہ السلام نے ایک شخص سے قرض کے طور پر کھجوریں لیں کچھ دیر بعد اس نے قرض کی واپسی کا مطالبہ کر دیا۔ آپ نے فرمایا آج ہمارے پاس کچھ نہیں ہے بعد میں آ جانا، لیکن اس نے اصرار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت عمر نے اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا، آپ نے منع کرتے ہوئے فرمایا صاحب حق کو کہنے کا حق ہے، پھر آپ نے خولہ بنت حکیم انصاریہ سے کھجوریں منگوا کر اس کا قرض ادا کر دیا۔ پھر آپ نے اس سے سوال کیا کہ تمہیں تمہارا حق پورا مل گیا یا نہیں، اس نے کہا آپ نے حسن سلوک کے ساتھ میرا حق پورا پورا مجھے واپس کر دیا۔ اس پر آپ نے فرمایا اللہ والوں کی یہی علامت ہے۔

۱۵۳۴۸- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابراہیم و محمد بن شوبہ، ابو عمرو بن احمد بن محمد بن ابراہیم بن حکیم، محمد بن یعقوب فرجی، محمد بن عبد الملک بن قریب احمد، ابی، ابو معشر، سعد مقبری کے سلسلہ سند سے ابو بريدة کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ تیز رفتاری مؤمن کی زینت کے زوال کا سبب ہے۔

۱۵۳۴۹- ابو مسعود محمد بن ابراہیم بن عیسیٰ مقدسی، محمد بن یعقوب فرجی، خالد بن یزید، ابو جعفر رازی، ربیع بن انس کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

۱- مجمع الزوائد ۴/۱۴۰

۲- کشف الخفاء ۱/۵۴۷، والعلل المتناہیة ۲/۲۱۹، والدر المنثور ۵/۷۶، والاحادیث الضعیفة ۵۵، وتفسیر القرطبی ۱۲/۷۱۲

۳- انصاف السادة المتعلمین ۶/۳۸۳



فرمان نبوی ﷺ ہے: طالب علم واپسی تک اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے۔

۱۵۳۵۰- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید اعرابی، محمد بن یعقوب فرجی، علی بن مدینی، معتمر بن سلیمان، سقیان ثوری، ابوسلمہ ربیع بن انس، ابو عالیہ کے سلسلہ سند سے ابی بن کعب کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: میری امت کو بلندی اور رفعت کی خوشخبری سناؤ حصول دنیا کی نیت سے عمل آخرت کرنے والے کے لئے آخرت میں کچھ نہیں ہے۔

۱۵۳۵۱- محمد بن ابراہیم، احمد بن عمرو بن جابر، محمد بن یعقوب فرجی، احمد بن عیسیٰ ابوطاہر، ابن ابی فدیہ، ابن ابی ذئب، زہری کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام خود پہن کر مکہ میں داخل ہوئے۔

## (۵۷۲) عمرو بن عثمان مکیؓ

۱۳۳۵۲- ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن جعفر کے سلسلہ سند سے مکی کا قول مروی ہے:

اے انسان نفس کا موازنہ کر کچھ عقل سے کام لے اگر تو خلاف شرع میں مبتلا ہے تو جلد از جلد ان کو پس پشت ڈال کر اللہ کی طرف دوڑ اور اس کا یقین اپنے قلب میں راسخ کر لے کہ اللہ کے علاوہ کوئی قابض، باسط، نافع، ضار، معین، ناصر اور عاصم نہیں ہے۔ حصول توکل کے لئے یہ چیز شرط اول ہے۔ اس کے بعد غیر اللہ سے من کل الوجوہ قطع تعلقی اختیار کر۔ کیونکہ بحکم قرآن اللہ مثل نظیر اور شبیہ سے پاک ہے۔ اسکی معرفت کی کنہ تک رسائی انسان کی طاقت سے بالاتر ہے۔ تمام آسمان وزمین اسی کے زیر قبضہ ہیں۔ اس نے تمام کائنات کو بلا مثال پیدا کیا ہے۔ اور بحکم قرآن ملائکہ اور راسخین فی العلم اس کے سامنے عجز کے مقرر ہیں۔

اے برادر! جب ملائکہ اور راسخین فی العلم کا یہ حال ہے تو تم اپنے نفس پر کیسے اعتماد کر سکتے ہو اللہ تعالیٰ شکوک شبہات سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ شکوک و شبہات سے اللہ کی ذات مبرا ہے۔ اے انسان اس ذات کو پہچان جسکی صفت ”لاتأخذه سنة ولا نوم“ ہے۔

۱۵۳۵۳- ابو محمد عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے ہدایت کی توفیق کے ذریعہ اختیار کو اختیار کے ساتھ موصول کیا ہے۔ اور اپنی رحمت کو ہر خیر کے لئے مفتاح قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کے لئے چنا ہے اور اولیاء اللہ مقررین کی سیرۃ پر چلتے ہوئے خفیف بدلوں سے چارادوں کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے ہیں انہوں نے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ زندگی طلب کی اللہ تعالیٰ نے ان کی مراد پوری فرمادی۔

۱۵۳۵۴- ابو محمد عبد اللہ بن محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے:

متقین مخلصین اطاعت الہی کی وجہ سے اپنے قلوب کو اعمال و ثبات کے ذریعہ تمام احوال و اعمال اور حرکات و سکنات میں ہلاک کرنے والے ہیں۔ اللہ دخول فساد سے ان کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور حفاظت الہیہ کی وجہ سے ان کے قلوب ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ رہتے ہیں اسکی وجہ سے من جانب اللہ انھیں حیاء نصیب ہوتی ہے۔ پھر حیاء دوام طہارت کے ساتھ قلوب کو جلاء بخشتی ہے اس کے بعد دنیا مع اپنی اشیاء قلوب کو حقیر نظر آنے لگتی ہے۔ اور انھیں اپنی فحاشت کا یقین ہو جاتا ہے۔ پھر وہ نیکی کی طرف مائل ہوتے ہیں۔



۱۵۳۵۵- ابو محمد کے سلسلہ سند سے عمرو بن عثمان کا قول مروی ہے: اللہ کی نعمتوں پر خوشی شکر میں داخل ہے، اور یہ رضا الہی کی دلیل ہے لیکن من جانب اللہ نعمتوں کے حصول کے بعد ہمہ تن ان کی طرف متوجہ ہو جانا، احکام الشرع کی پابندی نہ کرنا، نماز، روزہ کی عدم فکر اور ان نعمتوں کی وجہ سے اترانا، شیخی مارنا اور ان پر غرور، فخر، حسد کرنا شکر میں داخل نہیں ہے کیوں کہ من جانب اللہ بندہ کو نعمتوں سے اسلئے نوازا جاتا ہے کہ وہ ان سے فائدہ حاصل کر کے ان پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶- عبد اللہ بن محمد، عمرو بن عثمان، یونس بن عبد الاعلیٰ، ابن عیینہ، ابن عجلان، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے: قوی مؤمن ضعیف مؤمن سے بہتر ہے۔ لیکن میرا ایک خیر پر ہے اے انسان نفع مند چیزوں کے حصول سے عاجز بننے کے بجائے ان کے حصول کی کوشش کر۔ اس کے بعد اگر کوئی چیز حاصل نہ ہو تو کہہ کہ تقدیر میں اسی طرح لکھا تھا پشت پھیرنے سے اجتناب کر کیونکہ یہ عمل شیطان کی کنجی ہے۔

### (۵۷۳) رویم بن احمد

۱۵۳۵۷- جعفر بن محمد بن نصیر، حسین بن یحییٰ فقیہ اسفید فانی، کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: اخلاص فعل پر عدم تکبر کا نام ہے۔ لوگوں کا تجھ سے معذرت کرنا اور تیرا ان سے معذرت نہ کرنا فتوہ ہے۔

۱۵۳۵۸- بعض لوگوں نے رویم سے وصیت کی درخواست کی۔ فرمایا صوفیوں کی باتوں پر کان مت لگاؤ۔  
۱۵۳۵۹- ابو حسین محمد بن علی بن حبیش کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: احوال سے سکون حاصل کرنا دھوکہ ہے۔ نیز فرمایا: عارفین کی ریاء مریدین کے اخلاص سے افضل ہے۔

۱۵۳۶۰- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو عمرو عثمانی کے سلسلہ سند سے رویم بن احمد مقری کا قول مروی ہے: جب میں نے دیکھا کہ ظالمین، معتبدین مریدین اور علماء عارفین کے مختلف طبقوں کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اور قسم قسم کے شکوک و شبہات کا شکار ہیں تو میں نے اسکا سبب تلاش کیا اور اس کے لئے بے انتہاء جدوجہد کی، طویل جدوجہد کے بعد مجھے اس کے دو سبب معلوم ہوئے۔

۱۵۳۶۱- جعفر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے رویم کا قول مروی ہے: ترک شکوئی صبر، آزمائش کو باعث لذت خیال کرنا رضا، یقین مشاہدہ اور ترک وساطت وکل کی علامت ہے۔

۱۵۳۶۲- رویم سے محبت الہی کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تمام احوال میں موافقت محبت الہی کی علامت ہے پھر انہوں نے درج ذیل شعر کہا: اگر محبوب مرنے کو کہے تو اسکی سمع و اطاعت میں مر جاؤ اور موت لانے والے کو مر جا کہو۔

۱۵۳۶۳- رویم سے خیریت دریافت کی گئی تو فرمایا: دین کی خواہش کے مطابق بنانے والے کا بھی کوئی حال ہے۔ نہ وہ صالح ہے اور نہ عارف۔

۱۵۳۶۴- محمد بن جعفر بن جعفر بن محمد الصائغ، رویم بن یزید مقری، اسماعیل بن یحییٰ تمیمی، ابن جریج، عطاء کے سلسلہ سند سے جابر کا قول ہے: ایک بار آپ علیہ السلام نے ابو درداء کو حضرت ابو بکرؓ سے آگے چلنے پر فرمایا اے ابو درداء الفضل البشر بعد الانبیاء سے تم آگے چلتے ہو۔

۱۵۳۶۵- سلیمان بن احمد، محمد بن عباس احزم، حسن بن ناصح مخزومی، رویم بن یزید، اسماعیل کے سلسلہ سند سے ابن جریج نے گزشتہ روایت کے مثل آپ علیہ السلام کا فرمان نقل کیا ہے۔



### (۵۷۴) احمد بن محمد بن عطاء


۱۵۳۶۶- ابو حسین محمد بن علی بن حمیش، کا قول ہے: میں چند سال تک ابن عطاء کی خدمت میں رہا، ان کا یومیہ ختم قرآن کا معمول تھا۔ رمضان میں شب وروز میں تین قرآن ختم کرنے کا معمول تھا۔

۱۵۳۶۷- ابن عطاء نے قرآنی آیت ان اول بیت وضع للناس للذی ببکتہ، کے بابت فرمایا بیت اللہ میں مقام ابراہیم اور قلب میں ابراہیم کے رب کے آثار ہیں۔ بیت اللہ کا رکن سکوت اور قلب کا رکن اس پر روشن ہوتا ہے۔

۱۵۳۶۸- ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن عبدالوہاب بن نصیر رازی کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: سنت کا آداب کنندہ کا قلب نور معرفت سے روشن ہوتا ہے۔ اور امر، افعال اور اخلاق میں حبیب کی متابعت سے بلند کوئی مقام نہیں ہے۔

۱۵۳۶۹- محمد بن علی بن حمیش، کے سلسلہ سند سے عطاء کا قول مروی ہے:

تین چیزوں کا تین چیزوں سے جوڑ ہے۔ فتنہ کا تمنا کے ساتھ، محنت کا افتاد کے ساتھ اور آزمائش کا دعویٰ کے ساتھ، ان سے سوال کیا گیا کہ عارفین کے قلوب کی راحت کا سبب کیا ہے؟ فرمایا: بسم اللہ الرحمن الرحیم: کے پڑھنے سے عارفین کے قلوب کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ کیوں کہ بسم اللہ کی ہیبت، رحمٰن مدد الہی اور رحیم اسکی مودت و محبت پر دل ہے۔

۱۵۳۷۰- عبداللہ کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان حکماء کی مجالس میں شرکت کر کے اپنے نفس کا علاج کر نور حکمت سے روشنی حاصل کرنے والے  لئے اہل فہم و عقل محبت اختیار کرنا لازم ہے، نیز فرمایا جنت کا طالب دینا میں تکالیف برداشت کرتا ہے۔ اور ایسے شخص کا قلب شہوات سے پاک ہو جاتا ہے۔

۱۵۳۷۱- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے: آداب صالحین کا طالب صاحب کرامت، آداب اولیاء کا طالب صاحب قربت اور آداب انبیاء کا طالب صاحب انس و انبساط بن جاتا ہے۔

۱۵۳۷۲- ابن عطاء کا قول مروی ہے: مسلسل نزول شفقت کی وجہ سے مدمن کی حالت بہتر اور مسلسل نزول غفلت کی وجہ سے فاجر کی حالت فاسد ہو جاتی ہے۔


۱۵۳۷۳- محمد بن علی بن حمیش کے سلسلہ سند سے عطاء کا قول مروی ہے: اے انسان قلب کی بیداری کے لئے ذاکرین کی مجلس میں شرکت کر نفس کو اطاعت الہی کا عادی بنانے کے لئے صالحین کی خدمت کر۔

۱۵۳۷۴- عطاء سے اللہ کی ناراضگی کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا نفس کا اپنے کو بڑا سمجھنا غضب الہی کا سبب ہے۔ اور اپنے افعال پر معاذہ طلب کرنا اس سے بھی اشد ہے۔

۱۵۳۷۵- ابن عطاء کا قول ہے: اولیاء کی چار علامتیں ہیں، (۱) اللہ اور اپنے درمیان راز کو پوشیدہ رکھنا، (۲) جوارح کی حفاظت کرنا، (۳) ایذا برداشت کرنا (۴) لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے سلوک کرنا۔

۱۵۳۷۶- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عطاء کا قول مروی ہے:

حق کا حق کے ذریعہ مشاہدہ کرتے والے کے سامنے اسباب بے حقیقت ہیں۔ اشیاء پر نظر رکھنے والا کبھی بھی حقیقت کا مشاہدہ نہیں کر سکتا۔

۱۵۳۷۷- ابن عطاء سے قول ہاری تعالیٰ ”تسبھا فی جنوبہم عن المضاجع“ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مضطجعون کی چند اقسام ہیں (۱) بستر پر لیٹنے والے، (۲) اپنے نفس پر اضطجاع کرنے والے، (۳) دنیا پر اضطجاع کرنے والے۔  علی



الفراش سے مراد وہ ظالم ہے جو بیدار ہو کر ذکر الہی میں مشغول ہو جاتا ہے اس کے ثواب میں دس فیصد اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ <sup>مضطج</sup>مضطج فی الدنیا سے دنیا میں مشغول ہو کر اس سے توبہ کرنے والا انسان مراد ہے اس کے ثواب میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ <sup>مضطج</sup>مضطج فی نفسہ سے خواہش پرستی تبرک کرنے والا انسان مراد ہے۔ پھر وہ شخص رجوع الی اللہ کر کے اللہ سے سلامتی طلب کرتا ہے۔

۱۵۳۷۸- محمد بن علی بن حبیش کا قول مروی ہے: احمد بن سہل بن عطاء نے درج ذیل اشعار مجھے سنائے۔ میں فقط اللہ ہی سے اپنی کوشش کا صلہ چاہتا ہوں۔ (۲) مکمل مایوسی کے بعد من جانب اللہ مجھے اچانک خوشی حاصل ہوئی۔

ابن حبیش کہتے ہیں کہ اس موقع پر میں نے بھی تیسرے شعر کا اضافہ کر دیا۔ میں ہر چھوٹے بڑے امر میں کاشف ضراء والباس کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ ابن عطاء نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) انہوں نے تیزی سے دوڑ کر اپنے مطالب حاصل کر لئے، (۲) کامل کوشش اور صبر کرنے والا اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے، (۳) بزرگی کھجور کے بانند نہیں ہے جسے کھالیا جائے بلا صبر بزرگی کا حصول ناممکن ہے۔ (۴) تیرے محبت کرنے کی وجہ سے مجھے کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں، (۵) اس کے باوجود میں تجھے کیسے بھول سکتا ہوں۔

۱۵۳۷۹- ابن عطاء سے عبودیت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اختیار کے بجائے افتقار کے اظہار کا نام عبودیت ہے۔ ۱۵۳۸۰- فرمایا: مخلوق سے صرف نظر کے بغیر راہ حق کا وجدان ناممکن ہے۔

۱۵۳۸۱- محمد بن علی بن حبیش، ابو عباس بن عطاء صوفی، یوسف بن موسیٰ قطان، حسن بن بشر بنی، حکم بن عبد الممالک، قتادة، ابو ملح، کے سلسلہ سند سے وائل بن اسقع کا قول مروی ہے: میری امت کے ایک شخص کی سفارش پر بنی تمیم سے بھی زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔

۱۵۳۸۲- محمد بن علی، ابو عباس بن عطاء، فضل بن زیاد، ابن ابی لیلیٰ، ابی، حکم بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے: اتفاق کے ساتھ نمک پھانکنا اختلاف کی صورت میں فالودہ کھانے سے بہتر ہے۔

### (۵۷۵) ابراہیم بن سری

۱۵۳۸۳- ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن سری سقسی کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: صبح و شام نفع کی طالب کے باوجود نوحہ کرنے والا انسان قابل تعجب ہے۔

۱۵۳۸۴- ابراہیم بن محمد، ابو عباس، ابراہیم بن سری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اگر نفوس ابدان پر شفیق ہوتے تو اس سے کہیں زیادہ وہ اپنی اولاد پر شفیق ہوتے۔

### (۵۷۶) بدر المغازی

۱۵۳۸۵- ابو بکر بن خلاد، ابو بکر بن منذر ابو بکر المغازی، معاویہ، بن عمرو، زہیر بن معاویہ، علاء بن مسیب، سہل بن ابی صالح، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل کو اس سے محبت کا حکم دیتا ہے، پھر حضرت



جبرائیل اہل سماء کو اس سے محبت کا حکم دیتے ہیں اس کے بعد اہل ارض کے قلوب میں اسکی محبت ڈال دی جاتی ہے۔

## ۵۷۷۔ قلاسی

۱۵۳۸۶- عمر بن احمد بن شاہین، علی بن محمد مصری، عمرو بن سعید قلاسی، کے سلسلہ سند سے تھکی بن حسن قلاسی کا قول مروی ہے:

جس نے خواب میں زیارۃ خداوندی کے بعد اللہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا سوال کیا۔ اللہ نے فرمایا آئندہ عدم معاصی کے لئے شرط ہے، میں نے بارگاہ الہی میں عرض کیا یا الہی اس شرط کے پورا کرنے پر میری مدد فرما۔

۱۵۳۸۷- عبدالمعتم بن عمر، ابوسعید بن اعرابی، کتابی کے سلسلہ سند سے منیہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار میں قلاسی کے ساتھ سفر میں تھا ہمیں شدید بھوک لگ گئی قلاسی نے کھانے کی کوئی چیز کھول کر خود کھانے کے بجائے مجھے کھلا دی، اور اس چیز میں ان کے استاد ابو محمد رباطی مروزی تھے، کیونکہ ایک بار سفر میں ابو محمد نے امیر ہونے کے باوجود قلاسی کو کھلایا پلایا تھا۔ اور بارش ہونے پر اپنی حفاظت کے بجائے ان کی حفاظت کی تھی، قلاسی نے ان سے کہا بھی کہ امیر ہونے کے ناطے میرا حق بنتا ہے کہ میں آپ کی خدمت کروں۔ نیز ابو حمزہ ابن وہب اور مشائخ کی ایک جماعت بھی قلاسی کا بڑا احترام کرتی تھی۔ ابوسعید بن اعرابی کہتے ہیں کہ میں قلاسی کی وفات تک ان کی خدمت میں رہا، کبھی بھی انہوں نے سونا چاندی اپنے پاس رکھ کر شب نہیں گزاری، قلاسی تو کل میں شقیق کے پیروکار تھے۔ فرماتے تھے کہ ہمارے ساتھ چلنے کے لئے تین شرطیں ہیں۔ (۱) ہم لوگوں سے اپنے حق واجب کا بھی مطالبہ نہیں کرتے، (۲) اپنے نفوس سے لوگوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) افعال میں کوتاہی پر اپنے نفوس کو قصور وار سمجھتے ہیں۔



## (۵۷۸) خیر النساء

۱۵۳۸۸- علی بن ہارون نے متعدد اصحاب سے نقل کیا ہے کہ خیر النساء مغرب کے وقت بے ہوش ہو گئے ہوش آنے پر گھر کے ایک گوشہ کی طرف دیکھ کر فرمایا اے شخص تم اور ہم عبد مامور ہیں، آپ نے تو امر پورا کر دیا، لیکن میرے امر کے پورا کرنے میں مجھ سے کوتاہی ہو گئی ہے، اس لئے اس کے پورا کرنے کے بعد تم اپنا امر پورا کرنا۔ اس کے بعد وضو کر کے نماز پڑھی پھر نماز سے فارغ ہوتے ہی انتقال فرمایا۔ ۱۰۰۰ بات کے بعد بعض دوستوں نے خواب میں ان سے سوال کیا کہ اللہ کا آپ کے ساتھ کیا معاملہ رہا فرمایا مجھ سے یہ سوال مت کرو۔ اتنی بات ضروری ہے کہ میں اس وقت تمہاری بد بوداردنیا سے راحت میں ہوں۔

۱۵۳۸۹- جعفر بن محمد بن نصیر کا قول ہے:

میں نے خیر النساء سے سوال کیا کہ سچ آپ کا پیشہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نام رکھا گیا؟ فرمایا اصل بات یہ ہے کہ میں نے کھجور نہ کھانے کا اللہ سے معاہدہ کیا تھا، ایک روز نفس امارۃ نے مجھے کھجور کھانے پر مجبور کر دیا، جس کی وجہ سے میں نے نصف رطل کھجور خریدی، میں نے ان میں سے ایک کھجور کھایا تھا اللہ نے میری شکل ایک اور مجرم کی شکل میں تبدیل فرمادی اور لوگوں نے مجرم سمجھ کر میری پٹائی کر دی، پھر انہوں نے ایک ماہ تک مجھ سے سچ کا کام لیا، پھر ایک روز میں نے نماز میں عہد شکنی پر اللہ سے توبہ کی پتب جا کر میری اصل شکل لوٹائی گئی، پھر انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔ گویا اللہ سے عہد شکنی کی وجہ سے میرا یہ نام رکھا گیا۔ فرمایا کرتے تھے انسان کا معاصی میں عدم ابتلاء اس کے لئے سب سے ارفع نسب ہے۔

۱۵۳۹۰- حسن بن جعفر، عبد اللہ بن ابراہیم الجہیری، کے سلسلہ سند سے ابو خیر دیلمی کا قول ہے:

میری موجودگی میں خیر النساء سے ایک خاتون نے دودرہم کے عوض ایک رومال خریدا۔ خیر النساء نے اس سے کہا اگر دو درہم تمہارے پاس ہوں تو دیدو، ورنہ بعد میں دیدینا، اگر بعد میں لاؤں تو میری عدم موجودگی میں دریا دجلہ میں ڈال دینا، خاتون نے کہا دجلہ میں کیوں؟ خیر النساء نے کہا فصول باتیں مت کرو۔ اس کے چند روز بعد وہ خاتون کپڑے میں دودرہم لپیٹ کر لائی، اس وقت نساء نہیں تھے۔ اس نے وہ دجلہ میں ڈال دیئے، دجلہ سے سرطان نے ان کے سامنے ڈال دیئے، نساء نے زندگی میں اپنے اس راز کے افشاء سے مجھے منع کر دیا میں نے ان سے اس پر وعدہ کر لیا۔

## (۵۷۹) ابو بکر بن مسلم

۱۵۳۹۱- جعفر بن محمد بن نصیر کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ایک روز دو پہر کے وقت میں ابو بکر بن مسلم کے پاس گیا۔ انہوں نے فرمایا تم اس وقت کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کی زیارت کی خواہش کی بناء پر آیا ہوں۔

۱۵۳۹۲- ابو عمرو عثمانی، ابو حسن محمد بن احمد، کے سلسلہ سند سے حسن بن علی بن حلف برہاری کا قول مروی ہے:

ایک بار ابو بکر بن مسلم کی بیماری میں مروزی ایک جماعت کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ابو بکر بن مسلم نے اس پر عتاب کے لئے ان کو درج ذیل اشعار پر مشتمل ایک خط لکھا۔



(۱) اے میری عیادت کے لئے آنے والے شخص (۲) تو ذکر اور ذکر کی مجالس میں شرکت کے بجائے میری عیادت کے لئے آ گیا۔ اللہ سے انس حاصل کر۔ زندگی میں فقط اللہ ہی سے محبت کر۔ اسی سے مدد حاصل کر۔

### (۵۸۰) سمنون بن حمزہ

۱۵۳۹۳- عبدالمعظم، ابوبکر واسطی کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے:

اے باری تعالیٰ میں آپ کے ہر فیصلہ پر راضی ہوں اس کے بعد سمنون کا چودہ دن تک پیشاب بند رہا، سانپ کی مانند وہ ریت پر الٹ پلٹ ہوتے رہے، پھر جب ان کا بول کھل گیا تو بارگاہ الہی میں انہوں نے توبہ کی، جعفر نے سمنون کا شعر نقل کیا ہے (۱) اے باری تعالیٰ بول بند ہونے کی صورت میں بھی میں آپ سے راضی ہوں (۲) اے باری تعالیٰ آپ میرے صبر کا امتحان لینا چاہتے ہو۔

۱۵۳۹۴- عثمان بن محمد عثمانی، علی بن عبد اللہ بن سوید محمد بن احمد، ابن صباح، علی بن غیاث بزاز کے سلسلہ سند سے سمنون کے اشعار منقول ہیں۔

(۱) کیا ذلت میں مشتاق کے لئے کوئی عار ہے، (۲) اے باری تعالیٰ آپ کی محبت میرے جسم کے اعضاء، روح اور قلب سب چیزوں میں سرایت کر گئی ہے، (۳) میرا کوئی سانس بھی آپ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔

۱۵۳۹۵- سمنون کے اشعار ہیں۔

(۱) میرا قلب دنیا اور اس کی لذات سے اچاٹ ہو چکا ہے اے باری تعالیٰ میرا قلب کبھی آپ کی محبت سے خالی نہیں ہوتا۔

(۲) آنکھوں کی پلکوں کے مٹنے کے وقت بھی میں آپ کو یاد کرتا ہوں۔

۱۵۳۹۶- عثمان بن محمد کا قول ہے: ابوعلی حسن بن احمد صوفی نے مجھے سمنون کے درج ذیل اشعار سنائے اے باری تعالیٰ اگر آپ کی محبت کے لئے آگ میں داخل ہونا شرط ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔

۱۵۳۹۷- عثمان، علی بن عبد اللہ بن سوید کے سلسلہ سند سے محمد بن حمدان کا قول مروی ہے:

ایک بار سمنون نے اونٹ کی گھنٹی میں سرداغل کیا، کچھ دیر بعد دھاڑتے ہوئے سر نکال کر انہوں نے درج ذیل شعر کہا۔ میں قلبی طور پر بیمار ہوں۔ میرا آرام ختم ہو چکا ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ بن عبد العزیز، ابو جعفر فرغانی کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: محبت الہی کے حصول کے بعد میں ہر چیز سے مستغنی ہوں۔

۱۵۳۹۹- محمد بن حسین، ابوبکر رازی، ابوبکر عجان کے سلسلہ سند سے سمنون کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ کے بزرگی کی چادر پھیلانے کے وقت اولین و آخرین کے گناہ اس میں سما جاتے ہیں اور سخاوت کے اظہار کے وقت گناہ گار بھی صالحین کی صف میں داخل ہو جاتے ہیں۔

۱۵۴۰۰- عمر بن رقیل، ابوقاسم ہاشمی، کا قول مروی ہے: ایک بار شدید سردی میں جبہ اور چادر ڈالے ہوئے میں بیت المقدس میں تھا، برف پاری بھی جاری تھی۔ اسی اثناء میں میں نے صرف دو چادروں میں ملبوس ایک جوان کو چلتے دیکھا، میں نے سردی سے حفاظت کے لئے اسے کپڑا دیا، اس نے جواب میں درج ذیل شعر کہا:

اللہ اپنی راہ میں میرے فناء ہونے کو اچھی طرح جانتا ہے، اللہ کی حقیقت کی کنہ کے ارادے سے ہر انسان عاجز ہے۔

۱۵۴۰۱- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو احمد قلاسی کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک شخص کے فقراء بغداد پر چالیس ہزار درہم خرچ کرنے پر سمنون نے مجھ سے فرمایا آؤ ہم چالیس ہزار درہم کی جگہ



چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں۔ چنانچہ ہم مدائن گئے اور ہم نے وہاں پر چالیس ہزار رکعت نفل پڑھیں پھر ہم حضرت سلمان کی قبر کی زیارت کر کے وہاں سے واپس ہوئے سمنون کا قول ہے: عبادت میں کوشش کے بقدر میں اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔

### (۵۸۱) علی بن موفیٰ

۱۵۴۰۲- ابراہیم بن محمد نینسا پوری، ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم بن عبدویہ عبدی، ابو عمر عبد الرحمن بن ابی قرصافہ عسقلانی، ابو قاسم بزاز کے سلسلہ سند سے علی بن موفیٰ کا قول مروی ہے: میں نے پچاس سے زائد حج کئے ہیں، میں نے ان کا ثواب آپ ﷺ، خلفاء راشدین اور اپنے والدین کو پہنچایا ہے، البتہ صرف ایک حج کے بارے میں میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ اہل عرفات میں سے جس کا حج غیر مقبول ہے میرے حج کا ثواب اس کے اعمال نامہ میں کر دیا جائے۔ پھر مزدلفہ کی شب خواب میں من جانب اللہ مجھے تنبیہ کی گئی کہ اے علی میرے سامنے تم تخی بنتے ہو میں نے تمام اہل عرفات اور ان کے مثل کی بھی مغفرت کر دی، اور میں ان میں سے ہر ایک کی اسکے اہل بیت، اس کے خواص اس کے ہمسایہ کے بارے میں سفارش قبول کروں گا۔

۱۵۴۰۳- ابو عبد اللہ خواص مصری کے سلسلہ سند سے علی بن موفیٰ کا قول مروی ہے۔

میں جمعہ کے روز رواج گیا، میرے اہل خانہ نے مجھ سے کسی ضرورت کا اظہار کیا، مجھے اس کا فکر رہا، آپ کی ندا آئی اے ابن موفیٰ میری موجودگی میں تم فکر کرتے ہو۔

۱۵۴۰۴- ابو حسن بن مقسم، عباس بن یوسف شکی کے سلسلہ سند سے علی بن موفیٰ کا قول مروی ہے: ایک بار میں سواری پر حج کے لئے گیا، راستہ میں کچھ لوگ پیدل بھی حج کے لئے جاتے ہوئے مجھے ملے، میں نے بھی ان کے ساتھ پیدل چلنا شروع کر دیا۔ راستہ میں ایک جگہ شب کو ہم نے قیام کیا، شب کو میں نے خواب دیکھا کہ چند باندیاں سونے کے طشت اور چاندی کے لوٹے لئے پیدل چلنے والوں کے پاؤں دھورہ ہیں آخر میں میں باقی بچا، ان میں سے ایک نے کہا یہ بھی ان کی اتباع میں پیدل چلا تھا، اس کے کہنے پر میرے پاؤں بھی انہوں نے دھو دیئے، اسکی وجہ سے ہماری ساری تکان دور ہو گئی۔

### (۵۸۲) ابو عثمان وزاق

آپ مشہور عابدین میں سے ہیں، امام احمد بن حنبل نے ان کی مدح کی ہے۔ فقیر ہونے کے باوجود ذخیرہ اندوزی نہیں کرتے تھے۔ آپ کی زندگی صحابہ کی جیسی جاگنی تصویر تھی۔ ایثار و ہمدردی کا پیکر تھے۔ متعبدین کو مسجد میں جمع کر کے قرآن و سنت کی تعلیم دیتے تھے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور بقدر گزارہ دنیا کی طرف انہیں دعوت دیتے تھے۔ ضعیف و ناتواں اور بے کس افراد کا بہت خیال فرماتے تھے۔ معاش کے کسب سے منع نہیں کرتے تھے۔ غزوات کے سلسلہ میں سفر کے وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ دعوتوں میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ البتہ اگر کوئی دعوت کا کھانا مسجد میں لے آتا تو قبول فرما لیتے۔ اپنے ساتھیوں کو سوال سے منع کرتے تھے۔ بلا سوال کے آئی ہوئی اشیاء بالتحقیق قبول نہیں فرماتے تھے۔ سلف کے طریقہ پر سختی سے عمل پیرا تھے۔

### (۵۸۳) ابو ایوب جمال

جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد بن وہب کے سلسلہ سند سے ان کے بعض ساتھیوں کا قول مروی ہے: ایک بار ابو ایوب جمال کے ساتھ سفر حج کے دوران ایک مقام پر ہم نے قیام کیا، اچانک ایک چڑیا ان کے سر پر پھرنے لگی، ابو



ایوب نے ایک روٹی کے ٹکڑے کے ہاتھ میں چھوٹے ٹکڑے کر کے اس کے سامنے کر دیئے، چڑیا ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گئی اور اس نے وہ ٹکڑے کھالئے، اس کے بعد ایوب نے اسے پانی پلایا، پھر اس سے کہا اب تم چلے جاؤ اس کے بعد وہ چڑیا اڑ گئی، سفر کے اختتام تک یومیہ وہ چڑیا آتی رہی۔ سفر کے اختتام کے بعد ابو ایوب نے بتایا کہ اصل میں یہ چڑیا میرے گھر آتی تھی، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اور میں اس کے ساتھ وہاں پر بھی اسی طرح کرتا تھا، اس لئے وہ سفر میں بھی آتی رہی۔

۱۵۴۰۵۔ جعفر بن محمد، محمد بن خالد کے سلسلہ سند سے ابو ایوب کا قول مروی ہے:

میں نے بلا ذکر الہی نہ چلنے پر قسم اٹھا رکھی تھی، ایک روز چلتے چلتے میرا یہ معمول مجھ سے چھوٹ گیا، اسی وقت میں ایک مرض میں مبتلا ہو گیا، میں نے اسی وقت اللہ سے توبہ کی اور اس جگہ واپس آ کر وہاں سے ذکر کے ساتھ چلنا شروع کیا، تب جا کر میرا مرض زائل ہوا۔

(۵۸۴) ابو عبد اللہ جلاء

۱۵۴۰۶۔ بعض حضرات کے حوالہ سے ابو عبد اللہ جلاء کا قول مروی ہے:

انسان اشیاء کی معرفت کے لئے دوسروں کا محتاج ہے۔ نیز فرمایا مدح و ذم سے بے نیاز انسان زاہد ہے۔ اول وقت میں فرائض کی پابندی کرنے والا عابد ہے تمام افعال کا اللہ کو موجود سمجھنے والا موحد ہے۔

۱۵۴۰۷۔ محمد بن حسن بن علی یقظینی کا قول ہے: میرے سامنے ابو عبد اللہ سے سوال کیا گیا کچھ لوگ توکل اختیار کر کے بلا زار صحراء کی طرف نکل جاتے ہیں لیکن ان کا انجام موت ہوتا ہے۔ انہوں نے فرمایا یہ اہل حق کا فعل ہے۔

۱۵۴۰۸۔ محمد بن حسن بن موسیٰ، ابو حسین فارسی، کے سلسلہ سند سے احمد بن علی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابو عبد اللہ جلاء سے حق کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا حسب حق ایک ہے تو ایک ہی ذات سے اسے طلب کرنا ضروری ہے، نیز فرمایا: مریدین کے ارادوں کا رخ طلب طریق کی طرف ہو گیا جسکی وجہ سے انہوں نے اپنے نفسوں کو طلب میں فناء کر دیا۔ اور عارفین نے اپنے ارادوں کا رخ اللہ کی طرف کیا جسکی وجہ سے وہ ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو گئے۔

۱۵۴۰۹۔ محمد بن حسین محمد بن عبد اللہ رازی، ابو عمرو دمشقی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ جلاء کا قول مروی ہے: خواہش کے ذریعہ منصب حاصل کرنے والے انسان سے منصب سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۴۱۰۔ ابو عبد اللہ جلاء سے محبت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا میرا اور محبت الہی کا کیا جوڑ مجھے تو تا حال توبہ کا طریقہ بھی معلوم نہیں ہے۔

۱۵۴۱۱۔ ابو عبد اللہ جلاء سے سوال کیا گیا محبین کی راتیں کیسے گزرتی ہیں؟

انہوں نے جواب میں درج ذیل شعر کہا: محبت الہی سے صاحب قلب انسان کو کیا معلوم کہ محبین کے قلوب شب کو محبت الہی کی وجہ سے کیسے جوش مارتے ہیں۔

۱۵۴۱۲۔ محمد بن حسین، محمد بن عبد العزیز طبری، ابو عمرو دمشقی کے سلسلہ سند سے ابن جلاء کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے اپنے والدین سے اللہ کے نام پر مجھے ہبہ کرنے کی درخواست کی انہوں نے اسی وقت مجھے اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا، اس کے بعد میں ایک طویل زمانہ تک ان سے غائب رہا، پھر ایک بار شب میں ان کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے پوچھا کون؟ میں نے کہا میں تمہارا لڑکا ہوں انہوں نے جواب دیا ہم نے اپنا بچہ اللہ کے نام پر ہبہ کر دیا ہے، اور ہم عرب لوگ ہبہ کرنے کے بعد اس سے رجوع نہیں کرتے۔ چنانچہ انہوں نے میرے لئے دروازہ نہیں کھولا۔



### (۵۸۵) ابن ابی ورد

۱۵۴۱۳- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابوورد کا قول مروی ہے: بزرگی کی پوشاک اولیاء کے لئے انسیت پیدا کرنے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔ اور ہیبت کی پوشاک اعداء اللہ کے لئے قباح سے وحشت زدہ ہونے کے لئے بچھائی جاتی ہے۔

۱۵۴۱۴- احمد بن ابی الورد کا قول ہے: اے لوگو! پانچ چیزوں کو لازم پکڑو: (۱) بلا ضرورت گھر سے مت نکلو، (۲) آپس میں اختلاف مت پیدا کرو (۳) ایک دوسرے کی خدمت کرو۔ (۴) کرامت کا اظہار مت کرو۔

۱۵۴۱۵- ابن ابی ورد کا قول ہے:

اولیاء اللہ کے لئے تین چیزیں تین چیزوں کے اضافہ کا باعث بنتی ہیں، (۱) خوف الہی میں اضافہ کی وجہ سے ان کی تواضع میں اضافہ ہوتا ہے (۲) مال کے اضافہ کی وجہ سے ان کی سخاوت میں اضافہ ہوتا ہے، (۳) عمر میں اضافہ کی وجہ سے ان کے اعمال صالحہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۱۵۴۱۶- ابن ابی ورد کا قول ہے:

دنیا سے اعراض عقلمندی کا ثبوت ہے۔ دنیا کی محبت سے نفس کو پھیرنے والے اہل ارض اور قلب دنیا کی محبت سے قلب کو پھیرنے والے سے اہل سماء محبت کرتے ہیں۔

۱۵۴۱۷- محمد بن حسین یقطینی، علی بن عبد الحمید کے سلسلہ سند سے ابن ابی ورد کا قول مروی ہے:

لوگوں پر نزول آفات کے دو سبب ہیں، (۱) نوافل میں مشغولیت کی وجہ سے فرائض کو ضائع کرنا، (۲) اخلاص سے عمل نہ کرنا۔ اصول کی تفصیل کی وجہ سے لوگ وصول الی اللہ سے محروم ہوتے ہیں۔

۱۵۴۱۸- ابوالاحمد غطریفی، ابوالفتح بن یزید ہاشمی، محمد بن محمد بن ابی ورد عابد، بشر بن حارث حافی، معانی بن عمران اسرافیل، بشر بن حارث حافی، معانی بن عمران، اسرافیل، مسلم، حجة، عوفی کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اے لوگو! کچا لہسن استعمال کرو، اگر میرے پاس فرشتے کی آمد نہ ہوتی تو میں بھی اسکا استعمال کرتا۔

۱۵۴۱۹- ابوالاحمد، ابوالفتح بن یزید، محمد بن ابی ورد کے سلسلہ سند سے بشر بن حارث کا قول مروی ہے: ایک بار میں پیادہ پائیس بن یونس کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے خوب میرا کرام کیا، پھر آنے کی غرض معلوم کی، میں نے عرض کیا میں آپ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں، فرمایا کیا میں بزرگ ہوں، جسکی وجہ سے تم میری زیارت کے لئے آئے ہو؟ اس کے بعد فرمایا کوئی بات معلوم کرنی ہو تو معلوم کرلو۔ میں نے کہا میں نے آپ سے دو حدیثیں (۱) حدیث عبد اللہ بن عراق بن مالک (۲) حدیث الحسن بن عائشہ معلوم کرنی ہیں فرمایا بہت اچھا: اس کے بعد انہوں نے عبد اللہ بن عراق بن مالک عن ابیہ عن ابی ہریرۃ، فرمان نبوی نقل کیا کہ! مسلمان کے ذمہ اس کے غلام اور گھوڑے کا صدقہ نہیں ہے۔ اس کے بعد انہوں نے عمرو بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عاصم عن الحسن بن عائشہ کا قول نقل کیا کہ ایک بار میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ خواتین پر قتال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان پر قتال کے بجائے جہاد (جج و عمرہ) ہے۔

۱۵۴۲۰- علی بن محمد، اسماعیل طوسی، علی بن عبد الحمید جرجانی، محمد بن محمد بن ابی ورد، سعید بن منصور، خلف بن خلیفہ، حمید اعرج، عبد اللہ بن حارث کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی ایک نبی سے فرمایا فلاں عابد سے کہہ دو کہ زہد و عبادت کے باوجود میرا تم پر ایک



حق ہے، اس عابد نے حق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کیا تم نے کبھی فقط میری رضا کے حصول کے لئے کسی سے دوستی یا عداوت قائم کی ہے؟

### (۵۸۶) صدقہ مقابری ۲

۱۵۳۲۱- ابو فضل نصر بن ابی طوسی کے سلسلہ سند سے بعض مشائخ کا قول مروی ہے:

صدقہ مقابری محقق انسان تھے، فرماتے تھے: بیس برس سے میں نے اجازت الہی ہی سے لوگوں سے کام اور ترک کیا ہے۔  
۱۵۳۲۲- ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن اسحق، سعد بن بن کے سلسلہ سند سے سعدان کا قول مروی ہے: مقابری نے اپنے ایک دوست سے خیریت دریافت کی اس نے کہا لذت ہوئی انسان کے لئے بری نقصان دہ شئی ہے۔

### (۵۸۷) طاہر مقدسی

۱۵۳۲۳- محمد بن حسین، کے حوالہ سے ابو قاسم دمشقی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے طاہر مقدسی سے سوال کیا گیا کہ صوفیاء کا نام صوفیاء کیوں پڑ گیا۔ فرمایا وجد کی کیفیات کی وجہ سے لوگوں کے حالات ان سے پوشیدہ ہونے کے وجہ سے ان کا نام صوفی مشہور ہو گیا۔ نیز فرمایا گوشہ نشینی معرفت کی حد ہے۔ انہی کا قول ہے: انس الہی کے حصول کے بعد ہی انسان کی زندگی لذت دار بنتی ہے۔

۱۵۳۲۴- طاہر کا قول مروی ہے: لوگ عارفین کے انوار کی معرفت کے بعد ان کے انوار میں اور عام لوگوں کے حالات کی معرفت کے بعد ان کے احوال میں جل جاتے۔

۱۵۳۲۵- عثمان بن محمد عثمان، ابو حسن محمد بن احمد کے سلسلہ سند سے ابو عبید بسری کا قول مروی ہے:

میرے لکام میں ایک شخص سے سوال کیا گیا کہ تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا تم نے لا جواب سوال کر دیا: پھر میرے اصرار پر انہوں نے فرمایا: اللہ کی ہمنشینی جنت کی تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد فرمایا میں اپنے کو کامیاب سمجھتا رہا، لیکن اگر ایسی بات ہوتی تو کوئی مجھ پر مطلع نہ ہوتا۔ پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا مجھین زمین خدا پر اللہ کے خلقاء اسکی مخلوق سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں؟ فرمایا اگر تم کو محبت الہی کی بوجھت ہو جاتی اور تمہارا قلب قربت الہی کا معائنہ کر لیتا تو تم یہ سوال نہ کرتے۔ اس کے بعد اس نے کہا اگر میرے قلب پر بھی جنت یا دوزخ کا خیال تک بھی آیا ہو دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ اسی وقت اس کا انتقال ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ سات ابدالوں میں سے ایک تھے۔

۱۵۳۲۶- عثمان بن محمد، محمد بن احمد بغدادی، عباس بن یوسف کے سلسلہ سند سے طاہر کا قول مروی ہے:

میں عسقلان سے کسی کام کے لئے باہر نکلا، ساحل سمندر ایک پراگندہ نوجوان سے میری ملاقات ہوئی، مجھے اس کے حال پر بڑا تعجب ہوا جسکی وجہ سے اس نے درج ذیل اشعار کہے۔

میری ظاہری حالت کو مت دیکھو، اس لئے کہ موتی صدف میں ہوتا ہے، میرا لباس بوسیدہ لیکن علم جدید ہے اور لباس کا منتہی صدف کا منتہی ہے۔

۱- تاریخ بغداد ۵۲/۳، وتنزیہ الشریعة ۲۹۷/۲، والدر المنثور ۱۸۶/۶، واللآلی المصنوعة ۱۲۰/۱، ۱۲۱، وتذکرة الموضوعات ۱۳۸.

۲- تاریخ بغداد ۳۳۲/۹.



### (۵۸۸) نصر صامت

۱۵۳۲۷- ابو بکر محمد بن احمد معدل، احمد بن محمد بن عمر، اسحاق بن سفیان، کے سلسلہ مند سے صامت کا قول مروی ہے:

چالیس ججوں کے موقع پر سکوت اختیار کرنے کی وجہ سے میرا نام صامت مشہور ہو گیا۔

۱۵۳۲۸- محمد بن احمد، بن حسن، حسن بن علی بن ولید فسوی، نصر بن حریش صامت، شمععل بن ملحان، حسن بن دینار، ایوب، ابو قلابہ کے

سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نماز کی ابتدا اللہ اکبر اور قرآن کی ابتداء ”الحمد لله رب العالمین“ سے فرماتے تھے۔

۱۵۳۲۹- ابو بکر محمد بن احمد، ابو حسن بن ابان، اسحاق بن سنین، نصر بن حریش صامت، شمععل، بن ملحان، سوید بن عمر، سالم افسس، سعید

بن جبیر کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

اے لوگو! لا الہ الا اللہ“ کہنے والے کے لئے دعاء کرو اور اس کے پیچھے نماز پڑھو۔

### (۵۸۹) محمد بن ابراہیم بغدادی

۱۵۳۳۰- احمد بن محمد بن مقسم، ابو بکر خیاط صوفی کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول مروی ہے:

میں ایک بار توکل اختیار کر کے سفر پر چلا گیا، ایک شب مسلسل بے خوابی کی وجہ سے میں کنویں میں گر گیا، میں بسیار کوشش کے

باوجود اس سے باہر نہیں آ سکا، بالآخر میں اسی میں بیٹھ گیا، اسی اثناء میں دو شخصوں کا کنویں کے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے خطرہ کے

پیش نظر اس کنویں کے ڈھکن کو بند کر دیا، میرے قلب میں اس وقت ان کو کچھ کہنے کا خیال آیا تو غیب سے ندا آئی پھر متوکل کیوں بنے

تھے۔ اس لئے میں نے زبان سے کچھ نہیں کیا، ایک شب و روز کے بعد ندا آئی مجھے مضبوطی سے پکڑ لو، میں نے اسے پکڑا تو کوئی سخت سی

چیز مجھے معلوم ہوئی بہر کیف اس نے مجھے کنویں سے باہر پھینک دیا، میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ درندہ تھا میں نے سوچا کہ ایک

مصیبت سے بچ کر دوسری مصیبت میں گرفتار ہو گیا۔ پھر غیب سے ندا آئی اے ابو حمزہ خوف کیوں کرتے ہو ہم اب کی تمہاری حفاظت

کریں گے۔

۱۵۳۳۱- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو بکر کتانی کے سلسلہ سند سے ابوازہر کا قول مروی ہے:

ہماری ایک جماعت نے ایک دروازہ کو بہت کھولنے کی کوشش کی لیکن ہم ناکام رہے۔ اس کے بعد ابو حمزہ نے آگے بڑھ کر

اسے کھول دیا۔

۱۵۳۳۲- محمد بن ابراہیم کا قول ہے: اے باری تعالیٰ اگر میں تیرے علاوہ پر اپنا فقر ظاہر کروں تو میرا فقر مت دور کرنا۔ نیز انھیں کا قول

مروی ہے محبت کے دنیا کے لئے چیخ و پکار کے وقت شیطان اس کے لٹن میں چبھتا ہے۔

۱۵۳۳۳- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ رملی کا قول مروی ہے:

ابو حمزہ کی جامع طرسوس میں تقریر بڑی مقبول تھی۔ ایک روز تقریر کے دوران جامع کی چھت پر کوئے نے چیخ ماری۔ ابو حمزہ نے کہا البیک

لبیک، اسی وقت لوگوں نے ان پر زندیقیت کا فتویٰ لگا دیا۔

۱۵۳۳۴- جعفر بن محمد بن نصیر، ابو بکر کتانی، کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے:

۱- المعجم الكبير للطبرانی ۴/۲۷۱، و سنن الدارقطني ۵/۲، و تاریخ بغداد ۱۱/۲۹۳، و كشف الخفاء ۲/۴۲، و الدرر

المنشورة ۱۰۴، و العلل المتناهية ۱/۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، و اتحاف السادة المتقين ۳/۱۷۹، و كنز العمال ۲۶۳/۲۲۲.



اگر غفلت نہ ہو تو صدیقین ذکر الہی کی روح کی وجہ سے مر جاتے۔

۱۵۴۳۵- خیر الساج کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول ہے: مجھے بلا زاد راہ سفر کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

۱۵۴۳۶- ابو حمزہ سے انس کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا مخلوق سے کنارہ کشی اللہ سے انس کی علامت ہے۔ انہی کا قول ہے:

موت کو یاد رکھنے والے کے نزدیک ہر باقی چیز محبوب اور فانی چیز غیر محبوب ہوتی ہے۔ نفس کی مخالفت کرنے والے انسان کا قلب اللہ کی موافقت پر راضی ہو جاتا ہے۔

۱۵۴۳۷- ابو حمزہ نے بعض اصحاب سے فرمایا: جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی ابلیس کے مکر سے بے خوف مت ہو، کیوں کہ حضرت آدم علیہ السلام سے جنت ہی میں چوک ہوئی تھی۔

۱۵۴۳۸- ابو حمزہ سے سوال کیا گیا کہ کیا محبت محبوب کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے؟  
فرمایا نہیں:

۱۵۴۳۹- انہی کا قول ہے:

نفس کی خیر خواہی چاہنے والے پر نفس کریم ہو جاتا ہے۔ اور جس پر اللہ نظر شفقت فرماتا ہے اسے اہل سعادت کے مراتب پر فائز کر دیتا ہے۔ اور عارف عطاء کردہ شیء کے زوال سے خوف زدہ ہوتا ہے۔

### (۵۹۰) حسن مسوجی

۱۵۴۴۰- ابو عمرو عثمانی کہتے ہیں کہ مسوجی لوگوں سے کلام کرتے تھے، لیکن ان عبادات و اصول سے متجاوز نہیں ہوتے تھے۔ جنید کہتے ہیں کہ مسوجی کا مستقل مستقر فقط مسجد تھا۔ ایک شب انہوں نے خواب دیکھا کہ مسجد کی چھت سے دو کنگن پہنے ہوئے ایک باندی ظاہر ہوئی، اس نے زبردستی میرے پاؤں کو مس کر لیا، میں نے اس سے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے فرمایا آپ کی مانند لوگوں کے لئے۔

### (۵۹۱) ابو عبد اللہ برائی

ابو بکر محمد بن احمد مفید، عثمانی، احمد بن مسروق برجلانی کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برائی کا قول مروی ہے:

جو شخص نفع و نقصان، رزق، موت و حیا کا مالک نہیں ہے اسکی ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔

۱۵۴۴۱- محمد، احمد بن مسروق، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ برائی کا قول مروی ہے:

معرفت کی وجہ سے عالمین کی عبادت میں لذت آ جاتی ہے رضاء الہی کی وجہ سے انہوں نے زہد اختیار کیا۔

### (۵۹۲) ابو شعیب برائی

۱۵۴۴۲- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے جنید کا قول مروی ہے:

ابو شعیب برائی ایک جھونپڑی میں عبادت کرتے تھے، ایک بار ایک اہل ثروت حسین و جمیل لڑکی کے پاس سے گزری تو اسے ابو شعیب کی حالت بہت پسند آئی، اس نے ابو شعیب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے عرض کیا کہ میں آپ کی خادمہ بننا چاہتی ہوں، ابو شعیب نے کہا اس کے لئے دنیا سے تجر د اختیار کر کے زہد کے لباس کا استعمال شرط ہے۔ اسی نے کہا ہے آپ کی عائد کردہ شرط



مجھے منظور ہے۔ ابو شعیب نے کہا بہتر، اس کے بعد وہ لڑکی زاہدہ الباس اختیار کر کے ابو شعیب کی خدمت میں پہنچ گئی، ابو شعیب نے اس سے شادی کر لی۔ پھر وہ ان کے جھونپڑے میں داخل ہوئی تو ابو شعیب چمڑے کی کھال کے ایک ٹکڑے پر بیٹھے تھے، اس نے کہا جب تک آپ اس ٹکڑے کو زمین سے نہیں اٹھائیں گے میں یہاں نہیں بیٹھوں گی۔ کیونکہ آپ ہی کا قول ہے کہ زمین انسان سے کہتی ہے اے انسان آج تو اپنے اور میرے درمیان حجاب قائم کرتا ہے، حالانکہ کل تو نے میرے ہی لپٹن میں آنا ہے۔ لہذا میں اپنے اور زمین کے درمیان حجاب حائل نہیں کر سکتی۔ اس کے بعد ابو شعیب نے اسے ہٹا دیا۔ پھر وہ دونوں اس جھونپڑی میں چند سال تک احسن طریقہ سے عبادت کرتے رہے اور اسی جالت میں دونوں نے وفات پائی۔

### (۵۹۳) بنان بغدادی

۱۵۴۴۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، حسین اور احمد رازی، کے سلسلہ سند سے ابو علی روزباری کا قول مروی ہے: میں بنان کے قصہ کی وجہ سے مصر میں داخل ہوا جسکی تفصیل یہ ہے کہ بنان نے ابن طولون کو امر بالمعروف کا حکم دیا، ابن طولون نے اس کی پاداش میں انہیں درندہ کے سامنے ڈلوادیا۔ درندہ ان کو سونگھ کر ہٹ گیا، بنان سے سوال کیا گیا کہ درندہ کے سونگھنے کے وقت تم کیا کر رہے تھے، انہوں نے فرمایا اس وقت میں درندہ اور اس کے لعاب کے جھوٹے میں لوگوں کے اختلاف میں غور کر رہا تھا پھر جس وقت ابو عبد اللہ قاضی نے بنان کو سات کوڑے لگوائے اس وقت بنان نے کہا اللہ تمہیں ہر کوڑے کے عوض ایک سال تک محبوس کرے اس کی وجہ سے ابن طولون نے بنان کو سات سال جیل میں رکھا۔

۱۵۴۴۴- ابی، ابو علی روزباری کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

ایک بار بتول کے صحراء میں وحشت زدہ ہونے پر غیب سے ندا آئی اے بنان وحشت زدہ کیوں ہوتے ہو کیا تمہارا حبیب تمہارے ساتھ نہیں ہے۔

۱۵۴۴۵- محمد بن حسین، عبد اللہ بن علی، محمد بن فضل، زبیر بن الواحد کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے:

صاحب طمع آزاد انسان در حقیقت غلام اور صاحب قناعت غلام انسان در حقیقت آزاد ہوتا ہے۔

۱۵۴۴۶- محمد بن حسین، احمد بن محمد بن زکریا، حسین بن عبد اللہ قرشی کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے: نقصان دہ شئی سے سرور ہونے والا انسان کتب کامیاب ہو سکتا ہے۔

۱۵۴۴۷- احمد بن عمران ہروی، ربیع کے سلسلہ سند سے بنان کا قول مروی ہے؟

اے انسان اگر تو خاص طور پر اللہ کی عبادت کرے گا تو خاص طور پر تجھے اسکی عنایات حاصل ہوں گی۔ معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔

۱۵۴۴۸- محمد بن علی بن حبیش، اہلق بن سلمہ کوفی، محمد بن حکم محمد بن خفطان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی بکر کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت سعید کے بارے میں اللہ سے دعاء کرتے ہوئے فرمایا اے اللہ اس کی تیر اندازی درست فرما دے اور اس کی دعاء قبول فرما۔

۱۵۴۴۹- محمد بن عبد اللہ بن مرزبان، علی بن سعید، بنان صوفی، عبید اللہ بن عمرو جہلی، ولید بن مسلم، اوزاعی کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی کثیر کا قول مروی ہے:



ایک بار حضرت صدیق اکبر نے خطبہ میں فرمایا: ہشاش بشاش حسین و جمیل چہرہ والے نوجوان کہاں گئے۔ مدین کے مضبوط اہل قلعہ کہاں چلے گئے اور لڑائیوں میں بہادر بننے والے کہاں غائب ہو گئے زمانہ نے ان کو ذلیل کر دیا۔ اس وقت وہ زیر خاک قبر کی تاریکیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔

### (۵۹۴) ابراہیم خواص!

۱۵۴۵۰- ابو محمد بکر بن احمد بن مغیر، ابو بکر محمد بن عبد اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے: غیر صابر انسان ہمیشہ ناکام رہتا ہے۔ ابلیس کے دو وار بڑے مضبوط ہیں (۱) فقر کا خوف، (۲) طمع۔  
۱۵۴۵۱- ابو بکر، محمد بن عبد اللہ سلسلہ سند سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

زہد کی چند صفات جو درج ذیل ہیں،

(۱) فقر کے باوجود ہر وقت اس کے چہرہ پر ہشاش ہوتی ہے، (۲) اپنا فقر و حاجت کسی پر ظاہر نہیں کرتا، (۳) صبر و قناعت سے کام لیتا ہے، (۴) قلت مال اس کے لئے راحت اور کثرت مال پریشانی کا سبب بنتا ہے، (۵) وہ ہر وقت مسرور رہتا ہے، (۶) دوسروں پر وزن نہیں بنتا، (۷) کمزور کی عزت و عظمت کرتا ہے (۸) اپنے ساتھیوں سے بھی اپنا فقر پوشیدہ رکھتا ہے، (۹) انعامات و احسانات الہیہ ہر وقت اس کے سامنے رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں زہدین بارہ بڑی عظیم الشان صفات کے مالک ہوتے ہیں۔

(۱) اللہ کے وعدے پر مطمئن ہوتے ہیں (۲) مخلوق سے ناامید ہوتے ہیں۔ (۳) شیطان سے ان کی عداوت ہوتی ہے۔

(۴) مخلوق پر شفیق ہوتے ہیں (۵) لوگوں کی طرف کایہذا برداشت کرتے ہیں۔ (۶) حق کے مواقع میں وعظ و نصیحت کرتے ہیں (۷) بوقت ضرورت مسلمانوں کو وعظ و نصیحت کرتے ہیں، (۸) حق کے مواقع میں تواضع اختیار کرتے ہیں، (۹) معرفت الہی کے حقوق میں مشغول رہتے ہیں، (۱۰) ہمیشہ پاک رہتے ہیں، (۱۱) فقر ان کا رأس المال ہوتا ہے، (۱۲) ہر حال میں اللہ سے راضی ہوتے ہیں، نیز فرمایا چار خصلتیں بڑی عمدہ ہیں (۱) اپنے علم سے کام لینے والا عالم، (۲) عارف، (۳) بلا وجہ اللہ کے سامنے کھڑا ہونے والا، (۴) طمع نہ رکھنے والا انسان، نیز فرمایا حکمت چار چیزوں کو جگہ دینے والے قلب میں داخل نہیں ہوتی (۱) دنیا کی فکر کرنا (۲) کل کی فکر کرنا (۳) فضولیات کو پسند کرنا، (۴) حسد کرنا۔ نیز فرمایا فقر بلا دو چیزوں کے صحیح نہیں ہوتا، (۱) اللہ پر توکل کرنا (۲) اللہ کا شکر کرنا اور اللہ کے منع کو اس کی عطاء سے افضل جانے بغیر فقر کی تکمیل ناممکن ہے۔ اسکے بعد ہر چیز اسکے تابع ہو جاتی ہے۔

۱۵۴۵۲- محمد بن نصیر کے حوالہ سے ابو فضل طوسی کا قول مروی ہے: میں ایک شب ابراہیم کے ساتھ تھا تمام شب مناجات الہیہ میں مشغول رہے۔ وہ بار بار یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ مخفی شئی ظاہر ہو گئی۔ ملاقات میں راحت ہے۔ کیا دوست دوست کے بغیر راحت حاصل کر سکتا ہے۔

۱۵۴۵۳- ابراہیم بن احمد کا قول ہے:



دنیا و آخرت میں سے ایک انسان کے لئے اچھی ضرور ہوگی۔

۱۵۴۵۴- محمد بن احمد، ابو بکر انصاری کے سلسلہ سند سے ابراہیم کا قول مروی ہے:

اللہ سے قریب ہونے کے بعد انسان مخلوق سے وحشت زدہ ہوتا ہے، اور اس کا اللہ سے انس پیدا ہوتا ہے اللہ پر یقین کے بعد انسان مخلوق کے بجائے خالق سے ڈرتا ہے۔



۱۵۳۵۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن علی بن جعفر، ازدی کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے: قلب کا علاج پانچ چیزوں سے ہوتا ہے (۱) غور سے قرآن کی تلاوت کرنا، (۲) خالی بطن ہونا، (۳) قیام اللیل، (۴) تہجد میں دعا کرنا، (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرنا۔ نیز فرمایا اللہ کی فرمانبرداری کے مطابق اللہ مسلمان کو عزت عطا کرتا ہے۔

۱۵۳۵۶- ابراہیم کا قول ہے: عقوبت قلب سب سے اشد ہے۔ اس کا مرتبہ سے اعلیٰ اور اس کی کرامت سب سے افضل اور اس کا ذکر سب سے اشرف ہے۔  
۱۵۳۵۷- ابو بکر محمد بن احمد، محمد بن عبید اللہ انصاری کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے: زاہد اخلاص پر اور غنی کثرت و سادس پر عمل کرتا ہے، زاہد کا بدن کمزور لیکن اس کا توکل و معرفت قوی ہوتا ہے۔ زاہد مضبوط ایمان اور غنی مال کے ساتھ فخر کرتا ہے۔ فقیر سیر کرنے میں آزاد اور غنی مال کے ساتھ مقید ہوتا ہے فقیر دنیا کی طرف توجہ کو مکروہ اور غنی عدم مکروہ سمجھتا ہے۔ فقیر چھوٹی اور غنی بڑی باتیں کرتا ہے اور اطاعت الہی کے مطابق انسان کی مدد کی جاتی ہے۔ اسی کے ہم معنی درج ذیل شعر ہیں۔

(۱) ان کی آنکھوں کے بجائے ان کے اجسام معطل ہیں، (۲) زاہدین اہل زمین پر اللہ کے امین ہیں، (۳) وہ بدو بحر پر مکرم بادشاہ ہیں (۴) جمیع صفات کے لحاظ سے عدول و ثقہ ہیں حسن باطن کے ساتھ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ رقیق ہیں۔  
۱۵۳۵۸- ابراہیم خواص کا قول ہے:

عارف باللہ معرفت کے ذریعہ اور اس کے علاوہ تمام لوگ اجسام کے ذریعہ چلتے ہیں، دنیا کی اشیاء کو عارضی سمجھنے والے، ان کے عدم میں راحت ہے، وہ ان سے صرف وقتی فائدہ حاصل کرتا ہے۔ اور رزق میں توکل کے بجائے صبر سے کام لینا ہوتا ہے کیوں کہ رزق مقررہ وقت پر انسان کو مل جاتا ہے۔ انسان کے صبر میں معرفت کے بقدر قوت آتی ہے۔ اور صبر معرفت کے ذریعہ حاصل کیا جاتا ہے، اور صابر پر صابرین کے ثواب کے حصول تک صبر کی تکلیف برداشت کرنا ضروری ہے۔  
۱۵۳۵۹- ابوالحق کا قول ہے:

حرکت مریدین کے لئے طہارۃ اور تمام لوگوں کے لئے اباحت کا ذریعہ ثابت ہوتی ہے۔ معرفت کی حقیقت قلبی طور پر ”لاحول ولا قوۃ الا باللہ“ پر یقین ہے اور ہر چیز کا مالک اللہ کو سمجھنا ہے۔ اور قلبی طور پر دائماً حیاء دار ہونا ہے۔ یہی معرفت کی حقیقت ہے۔  
۱۵۳۶۰- ابراہیم خواص کا قول ہے:

توکل کے تین درجے ہیں (۱) صبر، (۲) رضاء، (۳) محبت۔ کیونکہ توکل کے بعد توکل پر صبر لازمی ہے۔ اور صبر کے بعد اللہ کے ہر فیصلہ پر رضاء لازمی ہے۔ اور رضاء کے بعد موافقت الہی میں اس کے فعل سے محبت لازمی ہے۔  
۱۵۳۶۱- عبدالواحد بن بکر، محمد بن عبدالعزیز کے سلسلہ سند سے ابو بکر حربی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں نے خواص سے کوئی اچھا واقعہ بیان کرنے کو کہا انہوں نے فرمایا کہ ایک بار میں مکہ سے سفر پر نکلا میں نے سفر کے دوران قادسیہ نہ دیکھنے اور ہر چیز کے نہ چکھنے پر قسم کھالی۔ ربذہ پہنچنے کے بعد ایک دیہاتی ہاتھ میں تلواریں لئے میرے سامنے آیا، اس نے کہا کہ اس دودھ کے پیالہ کو نوش کر لو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا میں نے خوف کی وجہ سے اسے نوش کر لیا: اس کے بعد اسی وقت میں قادسیہ پہنچ گیا۔  
۱۵۳۶۲- عبدالواحد بن ہمام بن حارث کے حوالہ سے خواص کا قول مروی ہے:

ایک بار میں کشتی میں سوار ہوا، اس میں ایک یہودی بھی تھا، میں نے چند روز تک غور کیا نہ وہ کھاتا پیتا ہے اور نہ کسی سے بات



کرتا ہے۔ میں نے بڑی مشکل سے اسے مانوس کیا، اسی اثناء میں ہماری کشتی دریا میں ایک جگہ پھنس گئی، اس نے مجھ سے کہا اگر تو سچا ہے تو ہم دونوں دریا میں کود جاتے ہیں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا، اس کے بعد ہم ساحل پر پہنچ گئے، پانی سے باہر آنے کے بعد اس نے مصاحبت کے لئے مسجد اور گرجا میں نہ جانے کی شرط لگائی، جسے میں نے تسلیم کر لیا، اس کے بعد ہم ایک شہر میں پہنچ گئے، وہاں پر ہم ایک کوڑے خانہ پر ٹھہرے تین روز بعد منہ میں دو چپاتی لئے ایک کتا آیا، اس نے وہ اس یہودی کے سامنے ڈال دی، یہودی نے مجھے دعوت دیئے بغیر خود ہی ان کو نمٹا دیا، پھر ایک حسین و جمیل نوجوان آیا، اس نے بڑا لذیذ کھانا مجھے پیش کیا، وہ جوان اسی وقت غائب ہو گیا، میں نے یہودی کو کھانے پر مدعو کیا، لیکن وہ نہیں آیا، میرے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس یہودی نے کہا اسلام کے عمدہ مذہب ہونے کی وجہ سے میں اسے قبول کرتا ہوں۔ پھر وہ اسلام میں ترقی کرتے کرتے تصوف کے امام بن گئے۔

۱۵۴۶۳- عبد الواحد، احمد بن علاء، محمد بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے خواص کا قول مروی ہے:

نقصان دہ شئی سے خوش ہونے والا انسان ناکام ہوتا ہے، اس کے بعد انہوں نے درج ذیل اشعار کہے:

(۱) میں نے نقصان دہ شئی کو محبوب بنا لیا، طول بلاء نے مجھے صبر پر مجبور کر دیا، (۲) میں لوگوں سے مایوس ہو چکا ہوں۔

۱۵۴۶۴- خیر النساج کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول مروی ہے:

میں ایک بار سفر کے دوران شدید پیاس میں مبتلا ہو گیا، حتیٰ کہ شدت پیاس کی وجہ سے میں گر گیا، اچانک میرے چہرہ پر ٹھنڈا پانی گرا، میں نے آنکھ کھولی تو ایک حسین و جمیل جوان ہاتھ میں سونے یا چاندی کا گلاس لئے ہوئے کھڑا تھا، میں نے اس سے نوش کیا، پھر اس نے مجھے اپنے پیچھے سوار کر لیا، دیکھتے دیکھتے ہم مدینہ پہنچ گئے، اس نے مجھے اترنے کا کہا اور کہا کہ آپ علیہ السلام سے کہہ دینا کہ آپ کے بھائی رضوان نے آپ کی خدمت میں سلام پیش کیا ہے۔

### (۵۹۵) ابو عبد اللہ خاقان

۱۵۴۶۵- جعفر حذاء کا قول مروی ہے:

خاقان صاحب آیات و کرامات انسان تھے، ابن فضلان رازی نے نقل کیا ہے ایک بار میرے والد کی دکان کے پاس سے فقراء بغداد سے ایک فقیر گزرے، میں نے ان کو ایک درہم دیا، جسے انہوں نے قبول کر لیا، اور مجھ سے کوئی بات نہیں کی، میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے ایک درہم ضائع کر دیا، پھر میں نے ان کا تعاقب کیا، وہ چلتے چلتے شونیزیہ کی مسجد میں پہنچ گئے، وہاں ان کو تین فقیر ملے، انہوں نے وہ درہم ان میں سے ایک کو دیدیا اور خود نماز میں مشغول ہو گئے، وہ فقیر دکان سے کھانا لایا، پھر ان تینوں نے وہ کھانا کھایا، اس بزرگ نے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا آج ایک جوان نے مجھے ایک درہم دیا تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کے عوض دنیا کی غلامی سے اسے نجات دلاؤں، میں ان کی ساری گفتگو سن رہا تھا، ان کی اس بات کے بعد سکوت کی مہر توڑ کر میں نے ان سے کہا آپ نے بالکل سچ فرمایا: دو جہوں کے بعد میرے والد سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ وہ شیخ خاقان تھے۔

### (۵۹۶) ابراہیم مارستانی

۱۵۴۶۶- ابو بکر محمد بن احمد بن مغیر، ابو عمرو عثمانی، کے سلسلہ سند سے عبد الصمد بن محمد جبلی کا قول مروی ہے:

جنید نے ابراہیم مارستانی کو درج ذیل باتوں پر مشتمل خط لکھا:



اما بعد:-

اے ابواسحق میں تمہارے ایک غلط کام کے کرنے پر تم سے ناراض ہوں، لیکن اس کے باوجود بھی اللہ نے تم پر رحم فرمایا، اور تم کو ایک نقصان دہ کام سے بچالیا، ورنہ تم اس میں غرق اور ہلاک ہو جاتے، اے برادرِ انعامات الہیہ تم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تم ان پر اللہ کا شکر ادا کرو، اے برادرِ غلط قسم کی تاویلوں سے احتراز کرو، کیوں کہ تاویل کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے، اور بے شمار لوگ اس کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اور میں تم کو اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اور تمہارے حق میں اس سے مدد طلب کرتا ہوں۔ نیز میں تمہارے لئے اللہ سے جنت کا سوال کرتا ہوں۔

اے برادرِ اللہ نے جو تمہیں خاص فضیلت (علم) سے نوازا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم دنیا سے کلی طور پر اعراض کرو۔ اور مصائب میں اللہ کی طرف رجوع کرو، اے برادرِ لوگوں کے لئے نفع انسان اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ آخر میں دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلاص کے ساتھ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام۔

۱۵۴۶۷- ابن حسن بن مقسم، ابو محمد جریری کے سلسلہ سند سے ابواسحق مارستانی کا قول مروی ہے:

ایک بار حضرت خضر علیہ السلام سے میری ملاقات ہو گئی انہوں نے درج ذیل دس باتوں کی مجھے تعلیم دی (۱) اے باری تعالیٰ میں فقط آپ سے سوال کرتا ہوں (۲) آپ کی طرف کان لگاتا ہوں، (۳) آپ ہی سے فہم طلب کرتا ہوں، (۴) آپ ہی سے بصیرت کا سوالی ہوں، (۵) آپ سے آپ کی اطاعت کا سوال کرتا ہوں (۶) آپ کے ارادہ پر چلنے کا آپ سے سوال کرتا ہوں (۷)۔ (۸) آپ سے خدمت و حسن ادب کا سوال کرتا ہوں (۹) آپ ہی سے تسلیم و تقویض کا سوال کرتا ہوں۔

(۵۹۶) ابو جعفر مجذومؑ

۱۵۴۶۸- ابو الفضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو حسین دراج کا قول مروی ہے:

راستوں اور پانی کے مقامات سے مطلع ہونے کی وجہ سے ہر سال حج کے موقع پر فقراء اور مساکین کی ایک جماعت نے میرے ساتھ حج کا ارادہ کیا، چنانچہ میں اکیلا گھر سے عازم حج ہو کر رخصت ہوا، راستہ میں قادسیہ کی مسجد میں ایک مجذوم شخص سے میری ملاقات ہوئی، اس نے علیک سلیک کے بعد مجھ سے حج پر جانے کا سوال کیا، میں نے بادلِ خواستہ اسے اثبات میں جواب دیا، اس کے بعد اس نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ چاہتا ہوں، پر میں نے دل میں سوچا صحیح لوگوں سے فرار ہو کر بیماروں میں پھنس گیا، میں نے جواب میں اس سے کہا قسم بخدا میں تم کو اپنے ساتھ نہیں لے جاؤں گا، اس نے کہا انشاء اللہ اللہ ضعیفوں کے ساتھ وہ معاملہ کر لے گا کہ قوی بھی حیران ہو جائیں گے میں نے کہا دیکھ لیں گے۔ اس کے بعد نماز عصر ادا کر کے میں مغیشہ کی طرف روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے دوسرے روز بوقت چاشت مغیشہ پہنچا میں اسکی مسجد میں داخل ہوا تو اسی مجذوم سے میری ملاقات ہوئی، اس نے مجھ سے سلام کے بعد کہا اللہ کمزور کے ساتھ ایسا معاملہ کرتا ہے کہ قوی بھی حیران ہو جاتا ہے اس وقت میرے قلب پر مختلف قسم کے وساوس نے حملہ کیا، لیکن ان سے متاثر ہوئے بغیر اگلی منزل پر روانہ ہو گیا، میں چلتے چلتے صبحِ قرعہ کی مسجد میں پہنچا وہاں پر بھی وہی مجذوم شیخ بیٹھے تھے، اس نے مجھ سے وہی گزشتہ جملہ کہا۔



اس وقت میں نے آگے بڑھ کر اس سے کہا میں پہلے اللہ سے پھر آپ سے معذرت خواہ ہوں۔ اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو۔ میں نے کہا تم میرے ساتھ چلو، اس نے کہا قسم کی وجہ سے میں آپ کو حاضث نہیں کرنا چاہتا، پھر میں نے ان سے ہر منزل پر ملاقات کی درخواست کی انہوں نے کہا بالکل چنانچہ ہر منزل پر ہماری ملاقات ہوتی رہی، حتیٰ کہ ہم مدینہ پہنچ گئے، اس کے بعد میری ان سے ملاقات نہیں ہوئی، مکہ پہنچنے کے بعد ابو بکر کتانی اور ابو حسن وغیرہ سے میں نے مذکورہ پیش آمدہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے ڈانٹ کر مجھ سے کہا وہ تو ابو جعفر مجذوم تھے۔ ہم تو ان سے ملاقات کے متنی ہیں۔ اب آئندہ اگر تمہاری ان سے ملاقات ہو جائے تو ہمیں ضرور مطلع کرنا ہم ان سے ملاقات کریں گے۔ اس کے بعد بسیار تلاش کے باوجود نحر کے روز رمی کے موقع پر اچانک میری ان سے ملاقات ہو گئی۔ ان کو دیکھتے ہی میری چیخ نکلی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر یوم الوداع میں مقام ابراہیم کے نزدیک میری ان سے ملاقات ہوئی، انہوں نے چیخ نہ مارنے کا مجھ سے وعدہ لیا، میں نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ آپ میرے حق میں تین دعائیں کریں گے، چنانچہ انہوں نے میرے حق میں تین دعائیں کیں جو قبول ہو گئیں۔ اس کے بعد وہ مجھ سے رخصت ہو گئے، منصور کے سوال کرنے پر دراج نے وہ تین دعائیں بتائیں۔ (۱) اے باری تعالیٰ فقر کی محبت میرے قلب میں ڈال دے۔ (۲) اے باری تعالیٰ ہر دن مجھ رزق جدید عطاء فرما، (۳) آخرتہ میں اپنا دیدار نصیب فرمانا ان میں سے دو تو دنیا ہی میں اور ایک آخرتہ میں انشاء اللہ قبول ہوگی۔

### (۵۹۷) ابو عبد اللہ مغربی

۱۵۴۶۹- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ابو عبد اللہ مغربی کا قول مروی ہے:

اولیاء اللہ پر نزول مصائب کے تین سبب ہیں (۱) ان کی لغزشوں کو ختم کرنے کے لئے، (۲) ان کے صبر و ایمان میں اضافہ کرنے کے لئے، چنانچہ آزمائش کے بعد خبر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ان کی محبت الہی میں زیادتی ہوتی ہے۔ نیز فرمایا: اوقات کی حفاظت افضل الاعمال ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: غنی کے سامنے تواضع اختیار کرنے یا بے کسی کا اظہار کرنے والا فقیر اذل الناس ہے نیز انہی کا ارشاد ہے: فقراء کی ضروریات اور حاجات کا خیال رکھنے والا غنی اغرا الناس ہے۔ فرمایا فقراء پر راضی ہونے والے لوگ زمین پر اللہ کے امین اور لوگوں پر اس کی حجت ہیں۔ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ لوگوں سے مصائب دفع کرتا ہے۔

۱۵۴۷۰- محمد بن حسین نے ورثانی کے حوالہ سے ابو عبد اللہ مغربی کے درج ذیل دو شعر مجھے سنائے۔

(۱) اے وصال کو گناہ شمار کرنے والی ذات کیسے گناہوں سے میری خلاصی ہوگی، (۲) اگر میرا آپ سے محبت کرنا گناہ ہے تو میں ایسا گناہ مکرر کرتا رہوں گا۔

### (۵۹۸) عبد الرحیم بن عبد الملک

۱۵۴۷۱- ابو بکر مغیر کے حوالہ سے ابراہیم خواص کا قول منقول ہے:

ایک روز میں مسجد توبہ گیا، وہاں پر میں نے عبد الرحیم کو ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا ہوا دیکھا، میں نے مسجد کے نگران سے پوچھا کہ یہ بزرگ کب سے اس حال پر بیٹھے ہیں اس نے بتایا یہ تین روز سے اسی طرح بلا اکل و شرب خاموش کیے بیٹھے ہیں۔ پھر میں ان کے سامنے بیٹھ گیا، شام کے وقت میں نے ان سے متعدد بار سوال کیا کہ آپ کی طہمت کس چیز کو چاد رہی ہے۔ بار بار سوال کرنے پر فرمایا گرم روٹی اور گوشت کو پھر میں نے باب شام کی طرف نکل کر گرم روٹی اور گوشت بہت تلاش کیا، لیکن میری مطلوبہ چیز مجھے نہیں ملی، میں نے دل میں سوچا کہ کاش میں بلا سوال کئے کوئی چیز خرید کر ان کی خدمت میں پیش کر دیتا۔ تو اس پریشانی و پشیمانی سے نجات جاتا۔

اس کے بعد مایوس ہو کر میں مسجد کی طرف چلا، جب دروازہ پر پہنچا تو ایک شخص مسجد کے دروازہ پر دستک دے رہا تھا، میں نے



ان سے پوچھا کون، اس نے دروازہ کھولنے کا کہا، جب میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے سر سے زنبیل اتاری، اس میں گرم روٹی اور گوشت تھا۔ میں نے ان سے کہا جب تک تم صحیح واقعہ نہیں بتاؤ گے اس وقت تک میں اسے نہیں اٹھاؤں گا، پھر اس نے کہا میں ایک تاجر ہوں، آج میں نے یہ کھانا تیار کروایا تھا شام کو دیر سے گھر پہنچا میں نے سوچا کہ مسجد توبہ والوں کو بھی اس میں سے کھلا دوں۔ اس لئے میں یہ کھانا لیکر حاضر ہوا ہوں تب جا کر میں نے ان سے کھانا قبول کیا، پھر میں نے وہ کھانا شیخ عبدالرحیم کی خدمت میں پیش کر دیا۔

### (۵۹۹) محمد السمین

۱۵۴۷۲- جعفر بن محمد، محمد بن ابراہیم، جنید بن محمد کے سلسلہ سند سے محمد السمین کا قول مروی ہے: ایک بار میں برے شوق سے مسلمانوں کے ساتھ اہل روم سے جنگ کے لئے روانہ ہوا، اچانک رومیوں کو فتح ہونے لگی، مسلمان ان کی کثرت کو دیکھ کر خوف زدہ ہو گئے، میں سخت پریشان ہو کر محل کو شوق سے غزوہ میں شرکت پر ملامت کرنے لگا۔ اسی اثناء میں نے نہر میں غسل کیا، غسل کی وجہ سے میری پریشانی میں کمی واقع ہو گئی، تازہ دم ہونے کی وجہ سے حوصلہ اور ولولہ بھی تازہ دم ہو گیا، پھر میں صفوں کو چیرتا ہوا رومیوں کے پیچھے پیچھے پہنچ گیا، مسلمانوں کی ایک جماعت بھی میرے قریب پہنچ گئی، میں نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر بلند کرتے ہوئے رومیوں پر حملہ کیا، بالآخر رومی شکست کھا کر بھاگ گئے گویا ایک نعرہ تکبیر فتح کا سبب بن گیا۔

۱۵۴۷۳- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن حسن بغدادی، محمد بن عبداللہ فرغانی کے سلسلہ سند سے مغازنی کا قول مروی ہے: ایک بار میں محمد بن سمین کے ساتھ سفر میں درندہ کی آواز پر خوفزدہ ہو گیا، انہوں نے فرمایا تمہارا توکل کہاں گیا۔

### (۶۰۰) محمد بن سعید قرشی

۱۵۴۷۴- ابو عمر عثمان بن محمد عثمانی کے حوالہ سے ابو عبداللہ کا قول مروی ہے: اللہ نے کچھ بندوں کو مخلوق سے چن کر خاص کیا ہے، ان کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کا علم عطا فرمایا ہے۔ نیز ان کو علم کے اسرار و رموز سے نوازا ہے۔ اللہ کی کرم نوازی کی وجہ سے ان کے جوارح و زبان، کان، پاؤں اور دیگر چیزیں اللہ کی مرضی کے خلاف استعمال نہیں ہوتے۔ ان کے قلوب صفات الہیہ میں متفکر رہتے ہیں۔ ان کے قلوب شکوک و شبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۴۷۵- عبدالواحد بن بکر، کے حوالہ سے احمد بن سعید کا قول مروی ہے: ابو عبداللہ قرشی سے خوف خدا کی وجہ سے گریہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خوف خدا کی وجہ سے گریہ انسان کے لئے سکون قلب کا ذریعہ ثابت ہوتا ہے۔

### (۶۰۱) علی سامری

۱۵۴۷۶- محمد بن احمد بن ابراہیم، جعفر بن محمد بن نصیر عمر بن ملکان سے ان کے والد کا قول مروی ہے: میرے اور علی بن سامری کے درمیان الفت و مودت تھی۔ ان کی وفات کے بعد ایک طویل عرصہ کے بعد میں نے حسین و جمیل صورت میں خواب میں ان کی زیارت کی، لیکن اس وقت ان کی ایک آنکھ بند تھی، میں نے ان سے اسکی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب میں فرمایا زندگی میں ایک روز تلاوت قرآن کے دوران آیت وعید پر میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے، جب میرا گریہ ختم ہو گیا تو میں نے دوسری آنکھ کو عتاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے بعد میں تجھے نہیں کھولوں گا، چنانچہ اس روز سے یہ بند ہے۔ پھر میری خواہش



پر انہوں نے درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) ایک روز میری ایک آنکھ میں آنسو بھر آئے اور دوسری نے بجل سے کام لیا، (۲) میں نے رونے والی آنکھ کو محبوب بنالیا، (۳) اور دوسری کو عتاب کے طور پر اس روز سے بند کر لیا۔

### ۶۰۲۔ ابو جعفر حداد

۱۵۴۷۷۔ عبد الواحد بن بکر، محمد بن عبد العزیز کے سلسلہ سند ہے ابو عبد اللہ حضرمی کا قول مروی ہے: ابو جعفر حداد بیس سال میں ایک دینار کما کر اسے فقراء پر صدقہ کر کے خود روزہ رکھتے تھے۔  
۱۵۴۷۸۔ ابو جعفر حداد کا قول ہے:

قلب میں خیال آنے کے بعد اگر کوئی اس کے معارض چیز پیش نہیں آئی تو وہ فراست ہے۔  
احمد بن نعمان فرماتے ہیں کہ ایک بار بلا اکل و شرب کے سولہ (۱۶) روز مجھے ایک صحراء میں گزر گئے ابو جعفر میرے قریب سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے وجہ پوچھی میں نے کہا میں اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ معرفت و علم میں سے غالب کے بارے میں مجھے علم ہو جائے اور میں اسے اختیار کر لوں۔ ابو جعفر نے فرمایا انتظار کرو انشاء اللہ ایک چیز ضرور واضح ہوگی۔

### (۶۰۳) ابو جعفر کبیر و ابو حسن صغیر

۱۵۴۷۹۔ ابو جعفر کبیر کا قول ہے اللہ تعالیٰ عظمت کے مطابق درجات بلند کرتا ہے، اور خائفین کو اپنی جو دو کرم کے مطابق امن دیتا ہے۔ اور غمزدہ لوگوں کو اپنی رحمت کے مطابق فرحت عطا کرتا ہے۔  
۱۵۴۸۰۔ ابو جعفر خیاط اصہبان، کے حوالہ سے ابو جعفر کبیر کا قول مروی ہے:

ہماری صفات نے ہمیں عجب میں مبتلا کر دیا ہے ان کے زوال کے بعد ہی ہمارے قلوب حق کو قبول کریں گے۔  
۱۵۴۸۱۔ احمد بن ابی عمران ہروی، ابو نصر ہروی کے سلسلہ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:  
میں ایک روز پیادہ پا خالی ہاتھ صحراء میں داخل ہوا، یہ بڑھ مقام پر بیٹھے ہوئے تھے مجھے خیال آیا کہ مجھ سے بڑا متوکل آج تک اس صحراء میں داخل نہیں ہوا، یکا یک غیب سے ندا آئی کب تک تم خوش فہمی میں مبتلا رہو گے۔  
۱۵۴۸۲۔ عبد المنعم بن عمر، مرتعش کے سلسلہ سند سے ابو حسن صغیر کا قول مروی ہے:

اہل حق کے نزدیک توحید کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب یا ذوغایت ہونے کی وجہ سے اس کا ادراک کیا جائے، اس قسم کے خیالات کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ بلکہ اللہ کو اولیت اور اذلیت کی صفات کے ساتھ متصف کرنے کا نام توحید ہے۔

### (۶۰۵) ابو احمد قلائی

۱۵۴۸۳۔ عبد المنعم بن عمر، ابو سعید بن اعرابی، محمد بن علی کتانی کے سلسلہ سند سے منہ بصری کا قول مروی ہے: ایک بار قلائی کے ہمراہ سفر میں ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے، اللہ نے ہمارے لئے کھانے کا بندوبست فرما دیا، قلائی نے خود کھانے کے بجائے مجھے کھانا کھلا دیا۔

۱۵۴۸۴۔ ابو احمد کا قول مروی ہے:



میں ایک بھری فقراء کی جماعت کے پاس گیا، انہوں نے خوب میرا اکرام کیا، ایک روز میں نے ان میں سے ایک سے کہا میری ازار کہاں گئی، بس اس کے بعد میں ان کی نظروں سے گر گیا، ابواحمد سے سوال کیا گیا کہ آپ کے اس مرتبہ پر قائم ہونے کا کونسا سبب ہے؟ انہوں نے فرمایا تین سبب ہیں۔ (۱) ہم دوسروں سے حق واجبی کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔ (۲) اپنے نفسوں سے دوسروں کے حقوق کا مطالبہ کرتے ہیں۔ (۳) ہم تمام برائیوں کا ملزم اپنے نفسوں کو سمجھتے ہیں۔

ایک روز قلاسی نے بھائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اللہ ہم سب کو خاتمہ بالا ایمان نصیب فرمائے۔ اور اپنی ملاقات کو ہم سب کے لئے بہتر سے بہتر بنائے۔ نیز انہی کا قول ہے: بندہ سے ظاہری اور باطنی دونوں قسم کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔ ظاہری اعمال سے مراد اعمال صالحہ کے لئے کوشش کرنا، راحت کا فکر نہ کرنا اور اس کے لئے تکالیف برداشت کرنا اور زہد فی الدنیا ہے۔ اور باطنی اعمال سے مراد تقویٰ، صدق، صبر رضا اور توکل ہے۔

### (۶۰۵) ابوسعید قرشی

۱۵۳۸۵- ابوفر ج بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے ابوسعید قرشی کا قول مروی ہے: اہل ہوئی کے قلوب اہل بلاء کی جیل ہیں، کیونکہ اللہ بلاء کو عذاب دینے کے وقت اسے اہل ہوئی کے قلوب میں محبوس کر دیتا ہے پھر بلاء اہل ہوئی کے بطون کو پیش کی وجہ سے اللہ سے ان سے خلاصی طلب کرتی ہے۔

۱۵۳۸۶- ابوسعید کا قول مروی ہے: حرص طمع، طمع امید، امید شہوۃ، شہوۃ شہوۃ، شہوۃ حرام اور حرام دخول دوزخ کا سبب بنتا ہے۔

### (۶۰۶) ابویعقوب زیات

۱۵۳۸۷- جعفر بن محمد بن نصیر کے حوالہ سے جنید بن محمد کا قول مروی ہے: ایک بار ہماری ایک جماعت یعقوب بن زیات کی خدمت میں حاضر ہوئی، انہوں نے فرمایا تم حق کے ساتھ مشغولیت کو چھوڑ کر میرے پاس کیوں آئے ہو، ہم نے عرض کیا اسحق کی وجہ سے ہم آپ کے پاس آئے ہیں، اس کے بعد ہم نے ان سے توکل کے بابت سوال کیا جسکا انہوں نے تسلی بخش جواب دیا، اس کے بعد میں نے ان سے جید عالم کے پاس لوگوں کے حلقہ لگانے کے بارے میں پوچھا؟ انہوں نے فرمایا یہ صرف تمہارے لئے درست ہے۔

۱۵۳۸۸- ابوسعید خزاز کا قول ہے:

میرے سامنے ایک بار ابویعقوب نے اپنے ایک مرید سے حفظ قرآن کے بارے میں سوال کیا؟ اس کے نفی میں جواب دینے پر ابویعقوب نے اس پر گہرے دکھ و افسوس کا اظہار کیا،

### (۶۰۷) ابوجعفر کتانی

۱۵۳۸۹- عبدالواحد بن احمد ہاشمی کے حوالہ سے ابو عبد اللہ بن خفیف کا قول مروی ہے: میں نے ابوجعفر کتانی سے سوال کیا کہ آپ کو کتنی بار حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ہوئی؟ انہوں نے فرمایا تقریباً سات سو بار، کتانی یومیہ زوال تک ایک قرآن مجید مکمل فرما لیتے تھے۔ اس کے بعد پیشاب وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے لئے بالا خانہ تشریف لے جاتے ایک مرتبہ بصارت کے کمزور ہونے کی وجہ سے بیت الخلاء میں گر گئے، جسکی وجہ سے ان کا ایک پاؤں ضائع ہو گیا،



کتانی چیتے چلاتے رہے، اور نماز میں تاخیر ہوتی چلی گئی حتیٰ کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہو گیا، اس وقت مؤذن اور دیگر نمازیوں کو پتہ چلا، وہ اسی وقت بالا خانہ پر گئے، انہوں نے کتانی کو کپڑے وغیرہ پہنا کر نماز پڑھوائی، اس سال کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت نہیں ہوئی پھر ایک ساتھی کو مدینہ جاتے ہوئے کتانی نے آپ علیہ السلام کے نام ایک رقعہ دیکر اس سے کہا کہ اسے آپ ﷺ کی قبر میں ڈال دینا، لیکن راستہ میں اس ساتھی سے وہ رقعہ گم ہو گیا اسی شب کتانی کو آپ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا اے کتانی تمہارا رقعہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

۱۵۴۹۰- عبدالواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے کتانی کا قول مروی ہے:

ایکے آشوب چشم میں مبتلا شخص نے اللہ سے عرض کیا اے باری تعالیٰ اگر آپ نے مجھے اس مرض سے نجات دیدی تو میں کبھی بھی خواہش نفس پر نہیں چلوں گا، غیب سے ندا آئی ہم نے تمہاری درخواست قبول کر لی، چنانچہ اسی وقت وہ اس مرض سے شفا یاب ہو گیا۔

### (۶۰۸) ابو بکر زقاق

۱۵۴۹۱- ابو فضل احمد بن عمران ہروی، محمد بن داؤد رقی کے سلسلہ سند سے ابو بکر زقاق کا قول مروی ہے: ایک سال مکہ کے سفر کے دوران میری آنکھ میں زخم ہو گیا، اس وقت صحراء میں میں تن تنہا تھا میرے قلب پر خیال آیا کہ علم الشرع، علم حقیقت کے منافی ہے، اسی وقت غیب سے ندا آئی اے ابو بکر زقاق ہر مخالف شرع حقیقت کفر ہے۔

۱۵۴۹۲- ابو سعید قلانی، ابو علی روزباری کے سلسلہ سند سے ابو بکر زقاق کا قول مروی ہے:

میں نے بیس سال قیام مکہ کے دوران دودھ استعمال نہیں کیا، ایک روز میرے نفس نے اس کے استعمال پر مجھے مجبور کر دیا، جسکی وجہ سے میں عسغان کی طرف نکل گیا، وہاں پر ایک حسین و جمیل لڑکی سامنے آ گئی، میں نے دائیں آنکھ سے دیکھا، اسکی محبت میرے دل میں گھر کر گئی، جب میں نے اس سے اسکا اظہار کیا تو اس نے کہا جھوٹ بولتے ہو، اب تک دودھ کی خواہش تو تم میں موجود ہے، اس کے بعد جس آنکھ سے میں نے اسے دیکھا تھا وہ ضائع ہو گئی۔ میں نے اسی وقت مکہ پہنچ کر طواف کیا، اس کے بعد خواب میں مجھے حضرت یوسف علیہ السلام کی زیارت ہوئی میں نے ان سے کہا زلیخا کے واقعہ کے وقت اللہ نے آپ کی آنکھوں کی حفاظت فرمائی حضرت یوسف نے فرمایا بلکہ اللہ نے عسغانیہ کے واقعہ کے وقت تمہاری نظر کی حفاظت فرمائی اس کے بعد انہوں نے قرآنی آیت تلاوت کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے خوف کرنے والے کے لئے دو جنتیں ہیں۔ بعد ازیں گھبرا کر میری آنکھ کھلی تو اس وقت میری آنکھ صحیح ہو چکی تھی۔ نیز انہی کا قول بیس سال سے پورا نہ کرنے کے خوف سے میں نے اللہ سے کوئی معاہدہ نہیں کیا۔

### (۶۰۹) ابو عبد اللہ حضرمی

۱۵۴۹۳- ابو حسن بن مقسم، کے حوالہ سے مرتعش کا قول مروی ہے:

ابو عبد اللہ حضرمی بیس سال سے خاموش تھے، میں نے ان سے تصوف کے بارے میں چند سوال کئے تو انہوں نے انکا جواب مجھے قرآنی آیات سے دیا۔

### (۶۱۰) عبد اللہ صراد

۱۵۴۹۴- نصیب بن ابی نصر عطار صوفی، محمد بن داؤد دینوری کے سلسلہ سند سے صراد کا قول مروی ہے:

عبودیت کا اظہار ظاہر اور حریت کا اظہار باطن اخلاق کریمہ سے ہوتا ہے۔ نیز انہی کا قول ہے: عبادت سے علماء، اشارات



سے حکماء اور لطائف سے ساداقہ واقف ہوتے ہیں۔ انھی کا قول ہے صبر کی علامت ترک شکوہ اور کتمان ضرور بلوئی ہے۔ اور اسرار کی حفاظت رجوع الی اللہ کی علامت ہے۔ اللہ کی نعمتوں کو معرفت کی دلیل سمجھنے والا انسان افضل الناس ہے۔ اور نعماء الہیہ پر حق شکر کی ادائیگی سے عجز کا دعویٰ کرنے والا انسان متواضع انسان ہے۔ عبادت کے باوجود فضل الہی کو طلب کرنے والا انسان ہی اصل انسان ہے، کیونکہ اگر فضل الہی نہ ہوتا تو انبیاء یہ (فضل الہی کے عدم کی صورت میں کچھ نہیں ہوں) نہ فرماتے۔ اس کے بعد بھی اپنی ذات پر اعتماد کرنے والا انسان معرفت کے راستوں سے گویا واقف ہے۔

### (۶۱۱) ابو عمرو دمشقی

۱۵۳۹۵- محمد بن حسین، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

ہر ناقص سے صرف نظر کر کے تمام عیوب سے پاک ذات کے مشاہدہ کا نام تصوف ہے۔

۱۵۳۹۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے، ابو بکر رازی کا قول مروی ہے:

میرے سامنے ابو عمرو دمشقی سے قول رسول اللہ ﷺ (کہ اے لوگو چاند نظر آنے پر روزہ رکھو اور چاند نظر آنے پر افطار کرو) کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اس سے استواء حال کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تمہارے صوم و فطر حضور قلب کے ساتھ ہونے چاہئیں۔

۱۵۳۹۷- ابو قاسم عبد السلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے:

عارفین کی چار خاص علامتیں ہیں، (۱) سیاست، (۲) ریاضت، (۳) حراست، (۴) رعایت۔ اول دو کا تعلق ظاہر اور ثانی دو کا تعلق باطن سے ہے۔ سیاست کے ذریعہ انسان تطہیر، حفاظت نفس اور اس کی معرفت تک پہنچتا ہے۔ ریاضت کے ذریعہ انسان تحقیق اور مخالفت نفس تک پہنچتا ہے۔ حراست کے ذریعہ قلوب میں نیکیوں کا مشاہدہ کرتا ہے اور رعایت کے ذریعہ مولیٰ کے حق کی پاسداری تک پہنچتا ہے۔ پھر سیاست کی میراث عبودیت کے مقام پر کھڑا ہونا، ریاضت کی میراث حکم الہی پر راضی ہونا، حراست کی میراث حصول مشاہدہ اور رعایت کی میراث حصول محبت ہے۔

۱۵۳۹۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے ابو عمرو دمشقی کا قول مروی ہے: جس طرح اللہ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے انبیاء پر آیات و معجزات کا اظہار فرض کیا ہے اسی طرح اللہ نے لوگوں کو فتنہ سے بچانے کے لئے اولیاء پر کرامات کے عدم اظہار کو فرض کیا ہے۔

### (۶۱۲) ابو نصر محبتی

۱۵۳۹۹- ابو حسن بن مقسم کا قول ہے:

ابو نصر محبت صاحب سخاوت و مروءۃ اور حیا دار انسان تھے۔

۱۵۵۰۰- ابو جعفر بن محمد، ابو حسن بن مقسم کے سلسلہ سند سے ابو عباس بن مسروق کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابو نصر کے ساتھ سفر پر تھا اس وقت ابو نصر کے بدن پر قیمتی ازار تھی، کرخ عبور کرنے کے وقت ایک سائل نے ان سے سوال کیا، ابو نصر نے اس قیمتی ازار کے دو حصے کر کے ایک حصہ سائل کو دینا اور ایک بدن پر ڈال دیا۔



### (۶۱۳) ابوسالم دباغ

۱۵۵۰۱- جعفر بن محمد بن نصر کے حوالہ سے ابوسالم دباغ کا قول مروی ہے:

میں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت پر آپ ﷺ کی اجازت سے آپ ﷺ کو تعوذ و تسمیہ کے بعد فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی ابتدائی، پچیس آیات سنائیں، پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ قرآن کے نزول کی مانند آپ ﷺ مجھ سے تلاوت پر مواخذہ فرمائیں آپ نے فرمایا اس صورت میں لوگ تم پر پتھروں کی بارش کر دیں گے۔

### (۶۱۴) ابو محمد جریری

۱۵۵۰۲- محمد بن حسین، ابو محمد راسبی کے سلسلہ سند سے ابو محمد جریری کا قول مروی ہے:

مجھے بذریعہ خواب بتایا گیا کہ ہر شے کے لئے اللہ کے ہاں حق ہے اور عند اللہ سب سے بڑا حق حکمت کا ہے، غیر اہل میں حکمت کو رکھنے والے سے اللہ اس کے حق کا مطالبہ کرے گا۔

۱۵۵۰۳- ذات الہی پر سب سے وزنی تین دلیلیں ہیں (۱) ظاہری طور پر اللہ کی حکومت (۲) تدبیر الہی (۳) کلام الہی۔

۱۵۵۰۴- محمد بن موسیٰ، ابو حسین فارسی کے سلسلہ سند سے جریری کا قول مروی ہے:

ادیان کا قوام، ایمان کا دوام اور ابدان کی اصلاح تین چیزوں پر موقوف ہے، (۱) اکتفاء، (۲) اتقاء، (۳) احتواء، اللہ پر اکتفاء کرنے سے انسان کا باطن، نواہی سے بچنے سے انسان کی سیرت اور غیر موافق شے کے احتراز سے انسان کی طبیعت بنتی ہے، اکتفاء کا ثمرہ خالص معرفت، اتقاء کا ثمرہ حسن اخلاق اور اکتفاء کا ثمرہ طبیعت کا معتدل ہونا ہے۔ نیز فرمایا: عمل پر اعتماد کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے خلاصی نہیں پائے گا۔

### (۶۱۵) ابن الفرغانی

۱۵۵۰۶- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ واعظ کے سلسلہ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

اے لوگو قرآن و سنت کی اتباع کرو۔

۱۵۵۰۷- ابن الفرغانی کا قول ہے:

بعض لوگ نفس و شہوۃ، بعض شیطان اور بعض ان کے علاوہ دیگر فحش چیزوں کے اسیر ہوتے ہیں۔

۱۵۵۰۸- ابن الفرغانی کا قول ہے:

حق کو پہچان رکھنے والا انسان افسق الناس ہے۔

۱۵۵۰۹- ابن الفرغانی کا قول ہے:

محبت شوق اور شوق انس کا سبب ہے۔ شوق و انس کا فاقد انسان غیر محبت ہے۔

۱۵۵۱۰- محمد بن موسیٰ، عبد الواحد بن علی یساری، ابو عباس سیاری کے سلسلہ سند سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

۱۵۵۱۱- واسطی کا قول ہے:

رضاء اور مخط حق تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔



۱۵۵۱۲- محمد بن حسین، ابو عبد اللہ حضرمی، ابو عباس سیاری کے سلسلہ سند سے ابن فرغانی کا قول مروی ہے:  
ذکر الہی میں مشغول افراد کی تعداد ان گنت ہے۔  
۱۵۵۱۳- ابن الفرغانی کا قول ہے:

طاعات پر اعواض کا مطالبہ درحقیقت فضل الہی کا نسیان ہے۔ اور ذکر الہی میں جیۃ قلوب مضمر ہے۔  
۱۵۵۱۴- ابو احمد حسونی کے حوالہ سے ابن الفرغانی کا قول مروی ہے:

لوگوں کے تین طبقے ہیں۔ (۱) جن پر اللہ نے انوار ہدایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ شرک اور نفاق سے بری ہے۔  
(۲) جن پر اللہ نے انوار عنایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے یہ طبقہ کبار و صغائر سے محفوظ ہے، (۳) جن پر اللہ نے کفایت کے ذریعہ احسان فرمایا ہے۔ یہ طبقہ اہل غفلت کی حرکات اور فساد خواطر سے محفوظ ہے۔

### (۶۱۶) ابو علی جور جانی

۱۵۵۱۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے ابو علی جور جانی کا قول مروی ہے: تین چیزیں توحید کی علامت ہیں۔ (۱) خوف (۲) رجاء (۳) محبت۔ گناہوں کی کثرت کی وجہ سے وعید کا دہان خوف کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ وعدہ کی وجہ سے اکتساب خیر کا جذبہ رجاء کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔ حائف کو ذکر محبوب سے راحت نہیں ملتی۔ خوف نار منور رجاء نور منور اور محبت نور الانوار ہے۔  
۱۵۵۱۶- محمد بن حسین، عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمن رازی ابو علی جور جانی کا قول مروی ہے:

بخل میں تین لفظ ہیں ان میں سے با سے بلاء، خاء سے خسران اور لام سے ملامت کی طرف اشارہ ہے۔  
گویا بخیل اپنی جان پر بلاء، اپنی کوشش میں نقصان اٹھانے والا اور اپنے بخل میں ملامت زدہ ہوتا ہے۔

### (۶۱۷) ابو عبد اللہ سجری

ابو محمد عبد اللہ بن محمد معلم نیسا پوری، کے حوالہ سے ابو عبد اللہ سجری کا قول مروی ہے: ہر غائب کو حاضر سمجھنے کا نام عبرت اور حاضر کو غائب سمجھنے کا نام تفکر ہے۔ ابو عبد اللہ سے پیوند لگے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بابت سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا جو انہوں نے استعمال کرنا نفاق کی علامت ہے۔

### (۶۱۸) محفوظ بن محمود

۱۵۵۱۷- ابو عمر محمد بن احمد بن حمدان کے حوالہ سے محفوظ بن محمود کا قول مروی ہے:  
اپنے کونیک و دیندار سمجھنے والا لوگوں کہ برا سمجھتا ہے، اور اپنے عیوب پر نظر رکھنے والا دوسروں کی برائی شمار کرنے سے محفوظ رہتا ہے۔ مسلمان کو فتنہ میں مبتلا کرنے والا خود فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے۔

۱۵۵۱۸- محمد بن حسین کے حوالہ سے محفوظ کا قول مروی ہے:

غفلت و طاعت پر (ریاء سے) تو بہ کرنے والا انسان درحقیقت تائب انسان ہے۔

۱۵۵۱۹- اے انسان لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے اپنی طرف دیکھ اس کی وجہ سے تجھے ان کی خوبیاں اور اپنے عیوب نظر آئیں گے۔

۱۵۵۲۰- قلب کو کینہ سے پاک رکھنے والا انسان سب سے بہترین انسان ہے۔



### (۶۱۹) ابن طاہرا بھری

۱۵۵۲۱- ابونصر نسیا پوری، عبدالعزیز، ابوبکر بن طاہر کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ نے عالمین سے استار کے پردے ہٹا کر ان کو اسرار کے خزانوں پر مطلع کر دیا۔ اور معارف و انوار کی انہیں مودت عطاء کی، اسی بنا پر ان کے قلوب شکوک و شبہات سے پاک ہیں۔

۱۵۵۲۲- ابونصر، عبدالعزیز بن محمد ابھری، کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے: کرم الہی کے ملاحظہ کے بعد قبل از کفر و بعد از کفر کے زمانہ کے تمام گناہوں کی مغفرت کی مجھے امید ہے۔

۱۵۵۲۳- ابن طاہر ابھری کا قول ہے اے لوگو اپنے عمل پر اعتماد کے بجائے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل طلب کرو۔

۱۵۵۲۴- کرم الہی کا سبب بننے والا گناہ شرف الہی کے سبب بننے والے عمل سے بہتر ہے۔

۱۵۵۲۵- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

بعض لوگ اپنے اعمال کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں اور بعض لوگ اسکی رحمت الہی کے ذریعہ اللہ سے رفع حاجات کا سوال کرتے ہیں۔

۱۵۵۲۶- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

اطاعت الہی انسان کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

۱۵۵۲۷- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول مروی ہے:

انسان پر کبار سے تطہیر اور صغائر سے اجتناب لازمی ہے اہل صفاء کے لئے تذکیر لازمی ہے۔

۱۵۵۲۸- محمد بن حسین، عبدالواحد بن ابی بکر کے سلسلہ سند سے ان کے ایک ساتھی کا قول مروی ہے:

ایک بار میں ابوبکر بن طاہر کے ساتھ ایک شخص کے جنازہ میں شریک ہوا، متوفی کے بھائیوں کو روتے ہوئے دیکھ کر ابوبکر نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھ کر درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) یہ لوگ اپنی موت کو بھول کر متوفی پر رورہے ہیں۔ اور اسے وہ اپنے غم کے زوال کا سبب سمجھ رہے ہیں۔ اگر ان میں عقل و دانش کی کچھ رمت باقی ہوتی تو یہ متوفی پر رونے کے بجائے اپنی ذات پر روتے۔

۱۵۵۲۹- ابوبکر بن طاہر ابھری کا قول ہے:

اے لوگو اپنے قلوب میں خوف خدا پیدا کرو، کیونکہ اس کے بغیر انسان ترقی نہیں کر سکتا۔

### (۶۲۰) ابوبکر ابھری

۱۵۵۳۰- ابوفضل احمد بن عمران ہروی کے حوالہ سے ابراہیم بن ابی حماد ابھری کا قول مروی ہے:

ابوبکر ابھری ابوبکر بن عیسیٰ کی نزع کی حالت میں ان کے پاس گئے، ان سے فرمایا اپنے رب کے بارے میں حسن ظن سے کام لو، ابوبکر بن عیسیٰ ابھری نے آنکھ کھول کر فرمایا مجھے تم ایسی بات کہتے ہو، ہماری حالت تو یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا فرمائی تو ہم اسکی عبادت کریں گے اگر اپنے پاس بلایا تو ہم اس پر لبیک کہیں گے۔



## (۶۲۱) ابو حسن صالح

۱۵۵۳۱- ابو سعید قلانی کے حوالہ سے ابو حسن صالح کا قول مروی ہے:  
مرید پر دنیا سے دوبار تخلیہ لازم ہے۔ (۱) دنیا کی نعمتیں، اس کے مطعومات و مشروبات کو خیر باد کہہ دے۔ (۲) اگر لوگ اعتقاد میں اس کے پاس آئیں اور اس کی خدمت میں ہدایا پیش کریں تو اس سے بے التفاتی اختیار کرے کیونکہ یہ عظیم گناہ اور فتنہ عاملہ ہے۔  
نیز انہی کا قول ہے تمنا کرنا اور امیدیں لگانا طبیعت کے فساد کی دلیل ہے۔

۱۵۵۳۲- ابو حسن صالح کا قول مروی ہے:  
تمام احوال میں احسان الہی کو یاد کرنا، منعم کے شکر کی ادائیگی سے کلی طور پر عجز کا اقرار کرنا اور تمام احوال میں مسبب الاسباب اللہ کو سمجھنا معرفت کی دلیل ہے۔

## (۶۲۲) ممشاد الدینوری

ارادہ اشیاء کا مقدمہ ہے نیک ارادہ رکھنے والے انسان کو من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہو جاتی ہے۔  
۱۵۵۳۳- انہی کا قول ہے:

مخلوق کے بجائے اللہ پر نظر رکھنے والا انسان حاصل کے اعتبار سے احسن الناس ہے، مذکورہ انسان جمیع امور میں اللہ کو کافی و شافی سمجھتا ہے۔

۱۵۵۳۴- اے انسان اگر تو اولین و آخرین کی حکمت جمع کر کے صواب و دلی کامل ہونے کا دعویٰ کرے تب بھی تو اصلاح باطن کے بغیر عارفین کے درجات تک نہیں پہنچ سکتا۔

۱۵۵۳۵- انہی کا قول ہے:  
اطاعت الہی انسان، کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

## (۶۲۳) ابوالحق قصار

۱۵۵۳۶- محمد بن موسیٰ، حسین بن احمد کے سلسلہ سند سے ابراہیم قصار کا قول مروی ہے:  
انسان کے ارادہ کے مطابق اس کی قدر و قیمت ہے اگر اس کا ارادہ دنیا کے لئے ہے تو اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ اگر اس کا ارادہ رضا الہی کے لئے ہے تو اس کی قدر کی کوئی انتہاء نہیں ہے۔

۱۵۵۳۷- ابو فضل نصر بن محمد طوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن احمد بن مولد کا قول مروی ہے:  
۱۵۵۳۸- ابوالحق قصار کا قول ہے: آپ علیہ السلام کی اتباع اور اطاعت الہی کو ترجیح دینا محبت الہی کی دلیل ہے۔ انہی کا قول ہے: نفس سے شکست خوردہ انسان اضعف المخلوق ہے۔ اور نفس کو شکست دینے والا انسان اقوی المخلوق ہے۔ نیز فرمایا انسان کے لئے دو چیزیں کافی ہیں (۱) اولیاء اللہ کی صحبت اختیار کر کے ان کی خدمت کرنا اور ان کی دعائیں لینا فقراء سے مودت و محبت کرنا اور ان کی صحبت اختیار کرنا۔

## (۶۲۴) ابو عبد اللہ بن بکر

۱۵۵۳۹- ابو عبد اللہ بن بکر کا قول ہے:  
امور کے انجام پر نظر رکھنا عاجزین کی علامت ہے۔ اور رضا بالقضاء عارفین کے احوال سے ہے۔



۱۵۵۴۰- ابو عبد اللہ بن بکر سے اصول دین کے بابت سوال کیا گیا فرمایا: اصول دین دو ہیں۔ (۱) اللہ کی طرف رجوع کرنا (۲) آپ ﷺ کی اقتداء کرنا۔ اس کے بعد فرمایا: فروع دین چار ہیں۔ (۱) عہود کی وفاء، (۲) حدود کی حفاظت (۳) موجود پر رضا، (۴) مفقود پر صبر۔

۱۵۵۴۱- ابو عبد اللہ بن بکر کا قول ہے: ربوبیت عبودیت سے مقدم ہے۔

آپ رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے ساری مخلوق پیچھے سے لمبے چوڑے دعووں میں مشغول ہے لیکن حق سامنے آتا ہے تو اندھے بہرے بن جاتے ہیں اور گویا لاش بن جاتے ہیں۔ اگر وہ دعووں میں سچے ہوتے تو حق سامنے آنے پر کھل کر سامنے آتے جیسے ہمارے نبی اکرم ﷺ آئے اور سچائی کے ساتھ ساری مخلوق پر غالب آئے جب شفاعت کا تقاضا آیا تو فرمایا میں اس کا اہل ہوں آپ کو اس کڑے وقت قیامت کا خوف مقام شفاعت سے متزلزل نہ کر سکا۔ لہذا جھوٹے دعووں کی مثال اس سے زیادہ نہیں جیسے کسی شاعر نے کہا (ترجمہ) عتاب کا وقت آیا تو پہلے ہی آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ بولنے کی کبھی ہمت مفقود ہو گئی۔ زبان پر لکنت پڑ گئی اور آنتوں میں گرہیں پڑنے لگیں۔

ایسا شخص زبان کا گونگا نہیں ہوتا جب تک صدق سامنے نہ آئے۔ جبکہ سچے شخص کا ضمیر بھی بول پڑتا جبکہ حقیقتا وہ گونگا ہو۔

### (۶۲۵) مرتعش

۱۵۵۴۲- ابو حسن بن مقسم کے حوالہ سے ابو محمد مرتعش کا قول مروی ہے:

شریعت کے مطابق عبادت کرنا اور سنت کے موافق خدمت کرنا افضل الارزاق ہے۔ عند اللہ مبغوض اشیاء کو ترک کئے بغیر وصول الی اللہ ناممکن ہے۔ اللہ کی مبغوض اشیاء درج ذیل ہیں۔ (۱) دنیا کی فضولیات، (۲) نفس کی آرزوئیں، (۳) اللہ کے مخالفین سے عداوت قائم کرنا۔ نیز فرمایا صبر و اخلاص کے بغیر معاملات کی تصحیح غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۳- محمد بن حسین کے حوالہ سے ابو بھل محمد بن سلیمان فقیہ کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے مرتعش سے وصیت کی درخواست کی فرمایا مجھ سے بہتر انسان کے پاس جا کر اس سے وصیت کی درخواست کرو۔ ایک شخص نے مرتعش سے افضل الاعمال کے بارے میں سوال کیا؟ فرمایا فضل الہی پر نظر رکھنا افضل الاعمال ہے اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر پڑھا۔

تقدیر موافقت کے وقت غیر عاقل انسان عاقل بن جاتا ہے۔

۱۵۵۴۴- مرتعش کا قول ہے:

اصول توحید تین ہیں۔

(۱) ربوبیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا، (۲) اللہ کے لئے وحدانیت کا اقرار کرنا، (۳) کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھنا۔

### (۶۲۶) النہر جوری

۱۵۵۴۵- ابو عمر عثمانی کے حوالہ سے ابو یعقوب نہر جوری کا قول مروی ہے:

محققین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ذات الہی کو غیر مفقود ہونے کی وجہ سے طلب کرنا یا ذوا دراک ہونے کی وجہ سے اس کی حقیقت کا ادراک کرنا بے محل بات ہے۔ اس قسم کے عقیدہ کا حامل انسان فریب زدہ ہے۔ انہی کا قول ہے معرفت الہی کے حصول کے بعد انسان ذات الہی کے بارے میں دھوکہ نہیں کھاتا۔ ایک بار نہر جوری نے ایک شخص کو پست ہمت کہہ کر پکارا اس نے ان سے اسکی وجہ



دریافت کی؟ فرمایا دنیا سے تیرا حصہ قلیل ہے۔ لیکن تو اس کے بارے میں بھی بخیل ہے، اور تو بخل کے ذریعہ حصول عزت کا طالب ہے یا درکھ اگر تو خرچ کرے گا تو قیل خرچ کریگا۔ اگر رو کرے گا تو قیل رو کے گا، لہذا منع کی صورت میں تو ملامت زدہ نہیں ہے اور خرچ کی صورت میں قابلِ حمد نہیں ہے۔

انہی کا قول ہے: ارواح کا مشاہدہ تحقیق اور قلوب کا مشاہدہ تعریف ہے۔

### (۶۲۷) ابوعلیٰ روزباری

۱۵۵۴۶- ابو محمد بن ابی عمران ہروی کے حوالہ سے احمد بن عطاء روزباری کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلیٰ روزباری سے ملا ہی کے سماعت کرنے والے شخص کے بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا: اس کے ذریعہ وصول الی اللہ غیر ممکن ہے۔

۱۵۵۴۷- محمد بن حسین کے حوالہ سے عبد اللہ بن محمد دمشقی کا قول مروی ہے: میرے سامنے ابوعلیٰ روزباری سے اشارہ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: اشارہ سے علل کا حصول ہوتا ہے، لیکن علل کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۵۵۴۸- ابوعلیٰ کا قول ہے:

مگناہ کے باوجود انسان سے حسن سلوک فضل الہی کی علامت ہے۔

۱۵۵۴۹- ابوعلیٰ کا قول ہے: قلوب اولاد ذات الہی کے مشاہدہ کے مشتاق ہوتے ہیں پھر ان کی طرف اسماء الہی کا القاء کیا جاتا ہے۔ پھر وہ تجلیات الہی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ نیز فرمایا مشاہدات کا تعلق قلوب سے، مکاشفات کا اسرار سے اور معائنات کا ابصار سے ہے۔

۱۵۵۵۰- ابو فضل طوسی نصر بن ابی نصر، ابوسعید کازرونی کے سلسلہ سند سے ابوعلیٰ روزباری کا قول مروی ہے:

غیر صابر کو رضاء الہی غیر شا کر کو کمال حاصل نہیں ہو سکتا اللہ کے ذریعہ عارفین اسکی محبت تک پہنچتے ہیں پھر انہوں نے اسکی نعمت پر اسکا شکر ادا کیا۔

۱۵۵۵۱- عبد الواحد بن بکر، ہمام بن حارث کے سلسلہ سند سے ابوعلیٰ کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف مشتاقین کو وصول اللہ کے حصول کے بعد شہد سے بھی شیریں حلاوت محسوس ہوتی ہے۔ نیز فرمایا تین چیزیں دیئے جانے والا انسان آفات سے محفوظ رہتا ہے۔ (۱) ملن جائع کے ساتھ قلب خاشع، (۲) فقر دائم کے ساتھ زہد حاضر، (۳) صبر کامل کے ساتھ قناعت دائمی۔

۱۵۵۵۲- ابوعلیٰ کا قول ہے:

اکتاب دنیا انسان کے لئے باعث ذلت اور کتاب آخرت اس کے لئے باعث عزت ہے۔ باعث عزت شی کو ترک کر کے باعث ذلت شے کا طالب انسان قابلِ تعجب ہے۔

### (۶۲۸) ابوبکر کتانی

۱۵۵۵۳- ابو جعفر خیاط کا قول مروی ہے:

میں چند سال کتانی کی صحبت میں رہا میں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

۱۵۵۵۴- کتانی کا قول ہے:



غفلت سے انتباہ کے وقت خوف خدا اور مخالفت نفس مرید کے لئے جن و انس کی عبادت سے بھی انقل ہے۔

۱۵۵۵۵- انہی کا قول ہے:

اے انسان اللہ سے توفیق کے سوال کے بعد عمل سے ابتداء کر۔

۱۵۵۵۶- کتابی کا قول ہے:

اللہ تعالیٰ کو برحق ماننے کے بعد ہی انسان پر عنایات الہیہ نازل ہوتی ہے۔

۱۵۵۵۷- محمد بن موسیٰ، ابو حسن قزوینی کے سلسلہ سند عنایت سے کتابی کا قول مروی ہے:

عنایت الہی اور انتقار الی اللہ ایک دوسروں کو لازم ملزوم ہیں ایک کی تکمیل دوسرے پر موقوف ہے۔

۱۵۵۵۸- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلہ سند سے کتابی کا قول مروی ہے:

شہوة شیطان کی لگام ہے۔ شہوة پرست انسان شیطان کا غلام ہوتا ہے کتابی سے تقویٰ کے بابت سوال کیا گیا فرمایا تقویٰ کی چند علامات ہیں۔ (۱) مخالفت نفس، (۲) احکام شرع کی پابندی، (۳) قرآن و سنت کی اتباع، (۴) توکل۔

۱۵۵۵۹- عبدالرحمن بن احمد صاحب اصہبانی کے حوالہ سے کتابی کا قول مروی ہے۔

غافلین حلم الہی میں، ذاکرین رحمت الہی میں، عارفین الطاف الہی میں اور صادقین قرب الہی میں زندگی گزارتے ہیں۔ انہی کا

قول ہے:

علم الہی عبادت الہی سے اعلیٰ واولیٰ ہے۔

(۶۲۹) ابن ماتک

۱۵۵۶۰- ابن فاتک سے مراقبہ کی حقیقت کے بابت سوال فرمایا گیا کام کرتے وقت اللہ کو دیکھنے والا کلام کرتے وقت اسے سننے والا اور شکوت کی حالت میں اسے جاننے والا خیال کرنا مراقبہ کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا لوگوں کی تین قسمیں ہیں، (۱) فکر معاش کی وجہ سے یاد آخرت سے غافل ہو جانا یہ شخص ہلاک ہونے والا ہے۔ (۲) فکر معاش کے بجائے آخرت کو یاد کرنا یہ شخص کامیاب ہونے والا ہے۔ فکر معاش اور فکر آخرت دونوں رکھنے والا یہ شخص بین بین ہے۔

(۶۳۰) ابن علان

۱۵۵۶۱- عبدالواحد بن بکر، عبداللہ بن عبد العزیز کے سلسلہ سند سے ابن علان کا قول مروی ہے:

جوارح کی حفاظت کرنے والے کے قلب کی اللہ حفاظت فرماتا ہے اس کے بعد اللہ اسے زمین پر اپنا امین پھر امام پھر اپنی مخلوق

پر حجت بنا دیتا ہے۔

(۶۳۱) سہل الانباری

۱۵۵۶۲- جعفر بن محمد بن نصیر، علان النبأ کے سلسلہ سند سے انباری کا قول مروی ہے:

سہل بن وہبان کا قول ہے:

اے لوگو مضمون کے لئے اہتمام مت کرو ورنہ تم کو ضامن کے لئے بھی اہتمام کرنا پڑے گا۔



## (۶۳۲) عبد اللہ بن دینار

۱۵۵۶۳- محمد بن احمد بن مغیر، ابوقاسم ہاشمی، جعفر بن عبد اللہ دینوری کے سلسلہ سند سے ابو حمزہ کا قول مروی ہے: ایک بار میں نے عبد اللہ بن دینار سے وصیت کی درخواست کی؟ انہوں نے فرمایا خلوت میں اللہ سے ڈرو، نماز کو اوقات پر ادا کرو اور نظروں کی حفاظت کرو، اسکی برکت سے تم انشاء اللہ تمام احوال میں اللہ کے مقرب بن جاؤ گے۔

## (۶۳۳) ابو علی وراق

۱۵۵۶۴- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے ابو علی وراق کا قول مروی ہے: نفس کی حقیقت جاننے کے بعد انسان اپنے سے اور دوسروں سے عدل اختیار کرتا ہے۔ لوگوں کا نفس کی حقیقت سے واقف نہ ہونا ان کے لئے سب سے بڑی آفت ہے۔

۱۵۵۶۵- محمد بن حسین، احمد بن علی بن جعفر کے سلسلہ سند سے ابو علی کاتب کا قول مروی ہے:

جب بندہ فقط اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے استغناء عطاء فرماتا ہے۔ نیز انھی کا قول ہے: فرمان ربانی ہے ہم پر صبر کرنے والا ہم تک پہنچ جاتا ہے، نیز فرمایا: خوف خدا کے قلب میں ہونے کے وقت انسان کی زبان بے محل استعمال نہیں ہوتی۔

۱۵۵۶۶- محمد بن حسین کے حوالہ سے ابوقاسم مصری کا قول مروی ہے:

ابن الکاتب سے سوال کیا گیا کہ آپ کو فقر و غنی میں سے کونسا زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے دونوں میں سے جو اعلیٰ ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے۔

اس کے بعد ابن الکاتب نے درج ذیل شعر پڑھے۔

(۱) رفعت جانب فقر میں ہونے کے وقت میں غنی کی طرف کیونکر دیکھنے والا ہوں گا، (۲) اور پیش آمدہ حالت پر میں صبر کرنے والا ہوں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے صابرین کی تعریف فرمائی ہے۔

۱۵۵۶۷- ابن الکاتب کا قول مروی ہے:

ہمت اشیاء کا مقدمہ ہے صدق ہمت والے انسان کو توابع ہمت بھی حاصل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ فروع تو اصول کے تابع ہوتے ہیں۔ کمزور ہمت والے انسان کو کمزور توابع حاصل ہوتے ہیں۔ اور کمزور شے وصول حق کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ نیز فرمایا: اللہ تعالیٰ ذکر انسان کو ذکر کی حلاوة نصیب کرتا ہے۔ پھر اگر وہ اس حلاوة پر خوش ہو کر اس کا شکر ادا کرتا ہے۔ تو اسے قرب الہی نصیب ہو جاتا ہے ورنہ ذکر کی حلاوة اس سے سلب کر لی جاتی ہے۔

## (۶۳۴) القرمیسینی

۱۵۵۶۸- ابوبکر دینوری طرسوسی کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:

لا یعنی کار سے قلب کا عاری ہونا انسان کے لئے سب سے بہترین چیز ہے۔

۱۵۵۶۹- ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن دینار دینوری کے حوالہ سے قرمیسینی کا قول مروی ہے:

مطلب یہ ہے کہ انسان امر الہی میں کوتاہی نہ کرے اور حدود اللہ سے تجاوز نہ کرے۔

۱۵۵۷۰- انہی کا قول مروی ہے:

قلب کو اللہ کے لئے اور جسم کو مخلوق کے لئے استعمال کرنے والا عارف ہے۔ اور تزکیہ قلب اور معاشی سے تائب، کردنیا



سے جانے والا انسان افضل ترین ہے۔

۱۵۵۷۱- محمد بن حسین کے حوالہ سے قریشی کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف احتیاجی ظاہر کرنے والے انسان کو اللہ تعالیٰ فقر کے ذریعہ عبودیت اور غنی کے ذریعہ ربوبیت کی شناخت کے لئے غنی عطا فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۲- انہی کا قول مروی ہے: محبت الہی کی وجہ سے قتل ہونے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے ذریعہ احیاء نصیب فرماتا ہے۔

۱۵۵۷۳- محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے: جوع مع القناعت سے تفکر پیدا ہوتا ہے اور حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں جوع مع القناعت ذکاوت کی حیاۃ اور قلب کا چراغ ہے۔

۱۵۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ روز قیامت مؤمنین کا فضل و احسان اور کفار کا حجت و عدل کے ذریعہ محاسبہ فرما یگا۔

۱۵۵۷۵- محمد بن حسین کے حوالہ سے مظفر کا قول مروی ہے:

اے انسان تیری عمر کا صرف ایک سانس باقی ہے اگر تو نے اسے نفع مند اشیاء میں فناء نہیں کیا تو پھر تو اسے نقصان دہ اشیاء میں بھی فناء نہیں کر سکے گا۔

### (۶۳۵) ابراہیم بن شیبان

۱۵۵۷۶- ابو عبد اللہ بن دینار دینوری کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے: فضولیات و ملاہی میں مشغولیت کی وجہ سے انسان کے قلب سے خوف و حذر نکل جاتے ہیں۔

۱۵۵۷۷- ابو بکر احمد طرسوسی کے حوالہ سے ابراہیم بن شیبان کا قول مروی ہے:

اصرار میں شمار ہونے اور ابرار میں تذکرہ کے لئے انسان کو اخلاص قلب سے اللہ کی عبادت کرنی چاہیے، کیونکہ عبودیت میں مجاہدہ کرنے والا انسان اغیار سے محفوظ رہتا ہے۔

۱۵۵۷۸- انہی کا قول مروی ہے:

بقاء و فناء کا مدار صدق قلب سے توحید کا اقرار کرنے اور عبودیت میں مجاہدہ برداشت کرنے پر ہے۔

اس کے علاوہ ہر علم اغالیط و اباطیل کی طرف دعوت دینے والا ہے۔ محض اخلاص کا دعویٰ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہتک ستر میں مبتلا کر کے اس کے ہمسروں میں اسے رسوا کر دیتا ہے۔

۱۵۵۷۹- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو علی قصیر، ابراہیم بن شیبان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: اے میرے لخت جگر ظاہری آداب کے حصول کے لئے علم حاصل کر۔ ورع کو آداب باطن کے لئے استعمال کر۔ اللہ سے کسی حال میں بھی اعراض مت کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلقی کے بعد مشکل سے تعلقات استوار ہوتے ہیں۔

### (۶۳۶) ابو حسین بن بنان

۱۵۵۸۰- ابو عثمان سعید بن سلام مغربی کے حوالہ سے ابو حسین بنان کا قول مروی ہے:

لوگ صحراؤں اور وادیوں میں پیاسے ہوتے ہیں۔ لیکن میں دریائے نیل و فرات کے کنارے پر ہونے کے باوجود بھی پیاسا ہوں۔



۱۵۵۸۱- ابو حسین بن بنان کا قول مروی ہے:

آثار محبت کے ظہور اور اس کی ہواؤں کے چلنے کے بعد ایک قوم کو ختم کر کے دوسری قوم کو اس کی جگہ کھڑا کرنا احاطہ ہے۔

۱۵۵۸۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر محمد بن عبد اللہ، رقاق کے سلسلہ سند سے ابو حسین کا قول مروی ہے:

معاش کی فکر نہ کرنے والے انسان کو قرب الہی نصیب ہوتا ہے۔ دنیا کے زوال وادبار کے وقت متاثر نہ ہونا سکون قلب کی نشانی ہے۔ نیز فرمایا ذکر الہی کا زبان پر جاری ہونا رفع درجات اور قلب پر جاری ہونا نزول برکات کا سبب ہے۔

(۶۳۷) علی فارسی

۱۵۵۸۳- ابوقاسم ہاشمی کے حوالہ سے ابو حسین بن ہند فارسی کا قول مروی ہے:

قلوب برتنوں کے مانند ہیں۔ اور برتنوں میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی جاتی ہیں چنانچہ اولیاء کے قلوب معرفت عارفین کے قلوب محبت، مجبین کے قلوب شوق اور مشتاقین کے قلوب افس کا مظہر ہیں۔ اور مذکورہ احوال کے کچھ آداب جنگلی عدم رعایت کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے۔

۱۵۵۸۴- محمد بن حسین کے حوالہ سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

اے انسان اللہ سے راحت طلب کر، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کنندہ انسان ناجی اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ہلاک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے راحت طلب کرنے والے انسان کا قلب بھی راحت حاصل کرتا ہے۔ اور غیر اللہ سے راحت طلب کرنے والا انسان ابدی طور پر کابلی کا شکار رہتا ہے۔

۱۵۵۸۵- محمد بن حسین، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے علی فارسی کا قول مروی ہے:

کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنے والا انسان ابدی طور پر حق کا ملاحظہ کرتا ہے۔ نیز اس پر امر دنیا و دین سب منکشف ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ اشیاء کو ان کے مقام سے حاصل کر کے ان کے مقام پر رکھتا ہے۔ انہی کا قول مروی ہے: اے انسان باب الہی کو لازم پکڑ، کیونکہ یہ سب کا ماویٰ ہے و طہاء ہے۔ کیونکہ باب الہی سے دوری کے بعد انسان سے دین پر ثابت قدمی سلب کر لی جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے درج ذیل شعر کہا: میں اپنے غم کی وجہ سے ان کی طرف بھاگا، لیکن وہ بھی میرے لئے جائے غم ثابت ہوئے اب اس کے بعد میرے لئے کہاں جائے فرار ہوگی۔

(۶۳۸) حسین بن علی

۱۵۵۸۶- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن شاذان رازی کے سلسلہ سند سے ابو بکر بن یزدانیار کا قول مروی ہے:

اے انسان طمع و حرص کے مرض سے احتراز کر۔

۱۵۵۸۷- محمد بن حسین، ابو بکر بن ساذان کے سلسلہ سند سے ابن یزدانیار کا قول مروی ہے:

روح معدن رحمت ہونے کی وجہ سے خیر اور جسد معدن شہوة ہونے کی وجہ سے شر کا مقام ہے۔ نیز روح کو خیر میں اور نفس کو ارادہ شر میں ڈھالا گیا ہے نیز خواہش جسم اور عقل روح کے لئے مدبر ہے۔ اور معرفت عقل و خواہش کے درمیان دائر ہونے والی ہے۔ اور معرفت کا مقام قلب ہے۔ اور عقل و خواہش میں عداوت ہے۔ نیز خواہش جیش نفس کی اور عقل جیش قلب کی معاون ہے۔ اور توفیق من اللہ عقل اور خذلان من اللہ موئی کی مددگار ہے۔ اور اللہ سے طالب سعادت کے لئے کامیاب ہے اور گناہ کے ارتکاب کے ساتھ استغفار کرنے والے سے توبہ کی توفیق سلب کر لی جاتی ہے۔ معرفت صحت علم باللہ کا نام ہے۔ اور عین قلب سے وعدہ الہی پر نظر رکھنے کا نام یقین ہے۔



۱۵۵۸۸- محمد بن عبد اللہ بن شاذان رازی، حسین بن علی بن یزدانیا رصوفی، محمد بن یونس کدی، ابو عاصم، ابن جریج، ابو زبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: مؤمن ایک آنت اور کافرسات آنتوں میں کھاتا ہے۔

(۶۲۹) ابراہیم بن احمد المولود

۱۵۵۸۹= ابراہیم بن احمد المولود کا قول مروی ہے:

طاعات کی حلاوت کی وجہ سے مخلص انسان سے ریاء کا مرض سلب کر لیا جاتا ہے۔

۱۵۵۹۰- عمرو بن واضح کے حوالہ سے المولود کا قول مروی ہے:

اللہ کی طرف طریق کی معرفت کے باوجود غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے والے انسان پر تعجب ہے۔

۱۵۵۹۱- اہی کا قول ہے:

اللہ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی عبادت اور امور الہی کے ساتھ اوامر کی طرف کھڑے ہونے والے انسان کی

عبادت بلا تردد قبول ہوتی ہے۔

۱۵۵۹۲- ابن احمد مولود کا قول مروی ہے:

اے انسان تیرا نفس تجھے بھگانے اور تیرا قلب تجھے اڑانے والا ہے لہذا ان میں سے وصول کے زیادہ قریب ہے اسکی معیت اختیار کر۔

۱۵۵۹۳- انہی کا قول ہے:

تصوف کی حقیقت اس میں فنا ہونا ہے۔ اس میں فنا ہونے کے بعد انسان ابدی طور پر باقی رہتا ہے، کیونکہ محبوب کی وجہ سے فنا

ہونے والا انسان مطلوب کے مشاہدہ کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ اور بقاء ابدی ہے۔

۱۵۵۹۴- ابو الفضل طوسی نصر بن محمد بن احمد بن یعقوب محمد بن یوسف، سالم بن عباس ولید حمصی، عبد الرحمن بن ایوب بن سعید، ایوب

سکونی، عطف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔

۱۵۵۹۵- محمد بن مظفر، محمد بن سلیمان، عبد الرحمن بن ایوب حمصی، عطف بن خالد، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اگر اہل جنت کو من جانب اللہ تجارت کی اجازت حاصل ہوئی تو وہ کپڑے اور عطر کی تجارت کریں گے۔

۱۵۵۹۶- ابو بکر محمد بن یحییٰ بن محمد مصری، ابن مندۃ ابو فتح احمد بن ابراہیم برہان مقری، ابراہیم بن مولود صوفی، احمد بن عبد اللہ بن علی ناقد،

ابو یزید ہراطیسی، اسد بن موسیٰ محمد بن حازم، ابو رجاء، ابوسنان، وائلہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

انسان تقویٰ اختیار کرے تو سب سے بڑا عابد بن جائیگا۔

۱- مجمع الصغیر للطبرانی ۲۴۹/۱. والعلل المتناہیۃ ۱۰۴/۲. والاحادیث الضعیفۃ ۳۸۹. ومجمع الزوائد ۲۳/۲.

۲- کنز العمال ۹۳۴۹.

۳- سنن ابن ماجہ ۴۲۱. وتاریخ أصبہان ۳۰۲/۲. والکامل لابن عدی ۲۴۳۳/۹. ومجمع الزوائد ۳۱۸/۱. والغرہب

والغرہب ۵۶۰/۲. والاحادیث الصحیحۃ ۹۳۰. والاحاف السادۃ المعقین ۱۶۰/۸.



۱۵۵۹- سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن سلم، سہل بن عثمان، محارب بن ابورجاء محرز بن عبداللہ، یزید بن شان، بکھول، واثلہ بن اسقع کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ﷺ ہے: اے ابو ہریرہ تم تقویٰ اختیار کرنے سے سب سے بڑے عابد قناعت اختیار کرنے سے سب سے بڑے شاکر بن جاؤ گے، اور اپنی پسندیدہ شئی کو دوسروں کے لئے پسند کرنے سے مؤمن اور ہمسایہ کا خیال رکھنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے۔

نیز کثرت ضحاک سے احتراز کرو، کیوں کہ یہ قلب کو مردہ کرنے والی ہے۔

(۶۴۰) علی بن عبد الحمید

۱۵۵۹۸- محمد بن حسین یقطینی، محمد بن ابراہیم، کے سلسلہ سند سے علی بن عبد الحمید کا قول مروی ہے:

ایک روز میں نے ابو حسن سری بن مغلس سقطی کے دروازہ پر دستک دی، انہوں نے فرمایا اے اللہ تجھ سے ان کی دعا کی برکت سے میں نے حلب سے چالیس پیدل حج کئے۔

۱۵۵۹۹- محمد بن علی بن عاصم، علی بن عبد الحمید عطاری، مولد بن عبداللہ، معتز بن سلیمان، سفیان ثوری، معاویہ بن صالح، محمد بن ربیعہ، عبداللہ بن عامر کے سلسلہ سند سے معاویہ کا قول مروی ہے: فرمان رسول اللہ ﷺ ہے: جس سے اللہ تعالیٰ خیر کا ارادہ کرتا ہے اسے تفقہ فی الدین عطاء فرماتا ہے۔

(۶۴۱) سعید بن عبدالعزیز

۱۵۶۰۰- محمد بن مظفر، سعید بن عبدالعزیز، بن مردان ابو عثمان، ابو نعیم عبید بن ہشام، حفص بن عمران واسطی، عمرو بن کثیر، عبدالرحمن بن ابی زناد، ابیہ، ابان بن عثمان بن عفان کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جس شخص نے بنی عبد المطلب کے کسی فرد سے خیر خواہی کی اور وہ دنیا میں اس کا عوض اسے نہیں دے سکا تو روز قیامت اسکی طرف سے میں اس کا عوض اسے دوں گا۔

(۶۴۲) ابو بکر شبلی

۱۵۶۰۱- عمر بناء مرزوق بغدادی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مخلوق کی طرف توجہ کی وجہ سے حق سے اعراض کرنے والا حق کی طرف توجہ کی وجہ سے مخلوق سے اعراض کرنے والے سے ادنیٰ ہے۔

۱۵۶۰۲- محمد بن علی بن حبیش کا قول ہے:

ایک بار شبلی بغرض علاج ہسپتال داخل ہو گئے علی بن عیسیٰ وزیران کی عیادت کے لئے تشریف لائے شبلی نے وزیر سے سوال کیا کہ تمہارے رب نے کیا کیا؟ وزیر نے جواب میں کہا وہ آسمانوں پر فیصلے کرتا ہے جو: فذہوتے ہیں۔

شبلی نے کہا میں تم سے اس رب (خلیفہ مقتدر) کے بارے میں سوال کر رہا ہوں جسکی تم عبادت نہیں کرتے؟ وزیر نے بعض ساتھیوں سے کہا دیکھو ان کو کیسی باتیں کر رہے ہیں۔

۱۵۶۰۳- ابو نصر نیساپوری، ابو زرعة طبری کے سلسلہ سند سے خیر التسانج کا قول مروی ہے:



ایک روز ہمارے سامنے شبلی نشہ کی حالت میں مسجد تشریف لائے، لیکن ہم سے گفتگو نہیں کی، اچانک خاموشی کے ساتھ جنید کے گھر پہنچ گئے، اس وقت جنید اپنی اہلیہ کے ساتھ بیٹھے تھے اور ان کی اہلیہ کے سر پر کوئی کپڑا نہیں تھا۔ جنید کی اہلیہ نے سر پر کپڑا ڈالنے کی کوشش کی، جنید نے اہلیہ سے کہا اسکی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اس وقت وہ نشہ کی حالت میں ہیں۔ کچھ دیر بعد شبلی واپس تشریف لے گئے۔

۱۵۶۰۴- محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابو محمد عبد اللہ بن محمد حربی کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل دو شعر کہا کرتے تھے۔ (۱) فصل اگر جنت میں داخل ہو جائے تو جنت دوزخ سے تبدیل ہو جائے (۲) اور وصل اگر دوزخ میں داخل ہو جائے تو دوزخ جنت سے تبدیل ہو جائے۔

۱۵۶۰۵- محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے ابو حسن مالکی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی شدید بیمار ہو گئے، حتیٰ کہ وفات کا خطرہ ہو گیا، ہم سرعت سے ان کے پاس گئے اس وقت ان کے پاس جنید کے ساتھیوں کی ایک جماعت موجود تھی۔ شبلی نے سر اٹھا کر فرمایا تم کیوں آئے ہو؟ میں نے کہا آپ کا جنازہ پڑھنے کے لئے آئے ہیں۔ شبلی اسی وقت سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے یہ مردہ لوگ زندہ کا جنازہ پڑھنے آئے ہیں۔ پھر فرمایا اگر میں مر گیا تو تم میرے ہیکل جسم کو کیسے اٹھاؤ گے۔

۱۵۶۰۶- محمد بن احمد بن یعقوب کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

مرید کے فترۃ اور عارف کے لئے معرفت نہیں، نیز معرفت کے لئے علاقہ محبت کے لئے سکون، صادق کے لئے دعویٰ، خائف کے لئے قرار اور مخلوق کیلئے اللہ سے کوئی فرار نہیں۔

۱۵۶۰۷- انہی کا قول مروی ہے:

ملاحظہ کفر، خطرہ شرک، اشارۃ مکر، لحظ حرمان، خطرہ خذلان اور اشارۃ ہجران کا نام ہے۔

۱۵۶۰۸- عثمان بن محمد عثمانی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

انفصال کے بعد اتصال اور اتصال کے بعد انفصال لازمی ہے۔

۱۵۶۰۹- ابوقاسم عبد السلام بن محمد مخزومی کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

قول باری تعالیٰ ”ادعونی استجب لکم“ کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو مجھے بلا غفلت پکارو، میں فوراً تمہاری پکار کا جواب دوں گا۔

۱۵۶۱۰- محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: عام لوگ حروف اور اہل حق حدود میں مشغول ہوئے، حروف کے ساتھ مشغول ہونے والے غلبہ اور حدود کے ساتھ مشغول ہونے والے رسوائی کے خوف سے حروف و حدود میں مشغول ہو جائے۔

۱۵۶۱۱- ابونصر نسیا پوری، ابوعلی احمد بن محمد کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: متعدد بار شفا خانہ میں داخل ہو کر دواؤں کے استعمال سے میزے جنون میں اضافہ کے علاوہ کچھ نہیں ہوا۔

۱۵۶۱۲- محمد بن احمد بن یعقوب وراق کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

حبیب کے لئے فراغت رکھنے اور رقیب پر ترک اعتراض کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۱۳- شبلی کا قول ہے:

فقدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے وجدان اور وجدان کے محسوس ہونے کے وقت مجھے فقدان حاصل ہوتا ہے۔

۱۵۶۱۴- شبلی کا قول ہے:



اولیاء کی صراطِ محبت ہے۔ نیز فرمایا قلب سے محبت کامل محبت کی علامت ہے۔

۱۵۶۱۵- ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب دراق کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

صاحب ہمت فضولیات میں مشغول نہیں ہوتا، نیز فرمایا بہت صرف اللہ کے لئے ہوتی ہے۔

۱۵۶۱۶- شبلی کا قول ہے:

اللہ بالعادۃ کا قول کرنے والا احمق اور اللہ بالعرض کا قول کرنے والا اخرق ہے۔

۱۵۶۱۷- میں نے آپکو مجلس میں یہ شعر سنا ہے (ترجمہ) عدم حضوری نداء دیتی ہے اے صبح کے غافلوا! تو میں کہتا ہوں اہلاً وسہلاً جب تک جسم میں جان ہے۔

۱۵۶۱۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن عبد اللہ رازی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

ارواح لطافت کی وجہ سے اللہ کے علاوہ کسی کو عبادۃ کا مستحق نہیں سمجھتی۔

۱۵۶۱۸- محمد بن ابراہیم ابوطاہر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: مخلوق علم میں، علم نام میں اور نام ذات میں گم ہو گیا۔

۱۵۶۱۹- شبلی اکثر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے: تمہاری داد مہجر، تمہاری محبت بغض، تمہارا وصل انقطاع اور تمہاری سلامتی حرب کا نام

ہے۔

۱۵۶۲۰- شبلی عموماً درج ذیل شعر کہا کرتے تھے۔ محبوب کے ظہور کے بعد اس کی ہیبت کی وجہ سے دن کا سورج گم ہو گیا، حتیٰ کا چاند بھی

طلوع نہیں ہوا۔

۱۵۶۲۱- ابونصیر نیساپوری، احمد بن محمد خطیب کے سلسلہ سند سے شبلی کے تلمیذ نکیر کا قول مروی ہے:

میں نے ایک بار استاذ محترم علامہ شبلی سے سوال کیا کہ میں اللہ کو کہاں تلاش کروں پھر فرمایا ساتوں آسمان وزمین کے مالک کو تم

کہاں تلاش کرو گے۔ اللہ مخلوق سے پوشیدہ نہیں ہے۔ البتہ مخلوق حسب دنیا کی وجہ سے اس کے مشاہدہ سے محروم ہے۔

۱۵۶۲۲- ابونصر کے حوالہ سے احمد بن محمد نہاوندی کا قول مروی ہے:

ایک بار شبلی کے غالب نامی لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ اسکی والدہ نے افسوس میں اپنے بال کاٹ لئے۔

شبلی نے اپنی تمام ریش کا حلق کر دیا، میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی؟ فرمایا بالوں کو قطع کی وجہ سے میں نے ایسا

کیا۔

۱۵۶۲۳- ابونصر نیساپوری، احمد بن محمد بن خطیب، کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے: علم توحید کے ایک ذرہ پر مطلع ہونے والا تمام

آسمان وزمین کو اپنی آنکھوں ایک پلک کے بالوں پر اٹھالے گا۔

۱۵۶۲۴- ابونصر کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:

بعض حضرات کا قول ہے: اے لوگو قبروں کی ظاہری صورت سے دھوکہ مت کھاؤ، درحقیقت اللہ کو پکارنے والے قبروں میں

خوش اور اس سے اعراض کرنے والے ہلاک ہونے والے ہیں۔

۱۵۶۲۵- ابوسعید عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب رازی نیساپوری کا قول ہے: شبلی سے زہد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا قلب کو اشیاء سے

رب الاشیاء کی طرف پھیرنے کا نام زہد ہے۔

۱۵۶۲۶- شبلی کا قول ہے: اللہ کی معرفت کے حصول کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے۔

۱۵۶۲۷- ایک شخص نے شبلی سے دعا کی درخواست کی شبلی نے جواب میں درج ذیل شعر کہا لوگوں کو مجھ سے سفارش کی درخواست کرتے



ہوئے ایک زمانہ گزر گیا، کیا کل آئندہ لیلیٰ کے سامنے میرے بارے میں کوئی سفارش کرنے والا ہے؟  
۱۵۶۲۸- ایک شخص نے شبلی سے کہا صاحب محبت تو محبت کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے، لیکن آپ تو قوی ہیں شبلی نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے۔

۱۵۶۲۹- ابو طاہر محمد بن ابراہیم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے: اللہ تعالیٰ ناظرین کے نزدیک صنع کے اعتبار سے موجود اور ذات کے اعتبار سے مفقود ہے۔

۱۵۶۳۰- جعفر بن محمد بن نصیر، محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

تصوف نہ تو کلام کرنے والا حال ہے اور نہ سایہ دار آسمان ہے۔

۱۵۶۳۱- ابو بکر محمد بن احمد مغیر کا قول ہے:

ایک اور اجنبی شبلی سے مخاطب ہو کر کہنے لگے اے شبلی آپ کے لئے سب سے گفتگو حرام ہے۔

کیونکہ آپ فناء فی اللہ ہیں۔

۱۵۶۳۲- محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ محمد بن عبد اللہ کا قول مروی ہے:

شبلی نے قرآنی آیت ”یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ“ فرمایا اللہ تعالیٰ شہود و عبودیت اور اس کے اوصاف سے جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور شہود و عبودیت اور اس کے دلائل سے جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔

۱۵۶۳۳- شبلی سے قول باری تعالیٰ ”وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللّٰغْوِ مُعْرِضُونَ“ کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کے ماسوا سب کچھ لغو ہے۔

۱۵۶۳۴- شبلی کا قول مروی ہے:

اغیار کی رویت سے اسرار کی حفاظت انسان پر لازم ہے۔

۱۵۶۳۵- غیرت کی دو قسمیں ہیں، (۱) غیرت بشریہ، (۲) غیرت الہیہ۔

۱۵۶۳۶- جعفر بن محمد کے حوالہ سے محمد بن ابراہیم کا قول مروی ہے:

شبلی کی وفات کے وقت میں ان کے پاس تھا ان کی جبین عرق سے شرا بور تھی، ان کے اشارہ پر میں نے ان کو وضو کرایا، میں ان کی ریش کا خلل بھول گیا، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی ریش کا خلل کیا، جسکی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۱۵۶۳۷- عبد الواحد بن محمد بن عمر کے حوالہ سے بندار بن حسین کا قول مروی ہے:

شبلی اکثر درج ذیل اشعار کہتے تھے:

(۱) الگ الگ شب روز میں میرے آنسو کے اسی دریا بھی بہہ جائیں، (۲) تب مجھے پرواہ نہیں، کیونکہ نو جوان عاشق کے

لئے یہ بہت کم ہیں، (۳) میرے اوپر شوق و ہدئی کی بارش برسانے والے بادل ہیں اور میرے نیچے خواہشات کے بہنے والے چشمے ہیں۔

۱۵۶۳۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو بکر رازی کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

شبلی درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔

اے لوگو تم مجھے زندہ سمجھ رہے ہو، حالانکہ میں مردہ ہوں ہجران کی وجہ سے میرے بعض بعض پروردگار ہیں۔

۱۵۶۳۹- احمد بن محمد بن مقسم کے حوالہ سے شبلی کا قول مروی ہے:



قرآنی آیت ”ان فی ذلک لذكری لمن کان له قلب“ اس شخص کے لئے جسکے قلب میں محبت الہی رچ بس گئی ہو۔  
 ۱۵۶۳۰- منصور بن محمد مقری، احمد بن نصر بن منصور شاذانی مقری کا قول ہے:

شبلی سے کہا گیا کہ عید کی آمد کی وجہ سے لوگ اس کی تیاریوں میں مصروف ہیں، لیکن آپ پر اگندہ حال ہیں، شبلی نے جواب میں درج ذیل اشعار کہے۔

(۱) لوگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ آپ نے عید کی تیاری نہیں کی، (۲) میں کہتا ہوں کہ فقر و صبر میرے دو کپڑے ہیں، ان کے نیچے میرا قلب ہے جو عیاد و جمعوں کی خوشی دیکھنے والا ہے۔

۱۵۶۳۱- منصور بن محمد کا قول ہے: ابو فتح بن شافع شبلی کی عیادت کے لئے گئے، شبلی نے اس وقت چیخ مار کر درج ذیل شعر کہا:

لوگوں کو میرے عاشق ہونے کا تو علم ہے لیکن میرے معشوق کا علم نہیں ہے۔

۱۵۶۳۲- محمد بن حسین بن موسیٰ کے حوالہ سے ابو قاسم عبداللہ کا قول مروی ہے:

ایک روز میں شبلی کے حلقہ کے پاس کھڑا ہو گیا، اس وقت ایک سائل نے شبلی کو یہاں جواد کہہ کر پکارا شبلی نے چیخ کر فرمایا میں اس صفت کا اہل نہیں ہوں۔

۱۵۶۳۳- منصور بن محمد کے حوالہ سے احمد بن منصور کا قول مروی ہے:

ایک روز شبلی ابو بکر بن مجاہد سے بغرض ملاقات مسجد میں تشریف لے گئے، اس وقت ابن مجاہد غائب تھے، شبلی نے لوگوں سے سوال کیا تو لوگوں نے بتایا کہ وہ اس وقت علی بن عیسیٰ کے پاس ہیں۔ اسکے بعد شبلی علی کے گھر تشریف لے گئے، بیٹھنے کے بعد ابن مجاہد نے شبلی سے کہا آپ اکل و شرب اور دیگر دنیاوی چیزوں کو حرام کہتے ہو؟ شبلی نے قرآنی آیات سے جواب دیکر ابن مجاہد کو خاموش کر دیا۔  
 ۱۵۶۳۴- احمد بن محمد بن مقسم کے سلسلہ سند سے شبلی کا قول مروی ہے:

میں نے ہر ذی ذل و عز کی طرف نظر کی، لیکن میری ذلت و عزت ان سے بڑی تھی۔

۱۵۶۳۵- ایک شخص نے شبلی سے توحید کے بارے میں سوال کیا؟ شبلی نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے، کیونکہ عبارت اس سوال کا جواب دینے والا لمحہ، اشارۃ دینے والا بت پرست، اس کے بارے میں گفتگو کرنے والا غافل اور سکوت اختیار کرنے والا جاہل ہے۔

۱۵۶۳۶- شبلی سے ذکر کی حقیقت کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا توئی کے نسیان کا نام ذکر ہے۔

۱۵۶۳۷- شبلی سے توکل کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: توکل وہ ہے جو تمہارا ابو جہ سنبھالے۔

۱۵۶۳۸- شبلی سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عدم اطمینان کا نام خوف ہے۔

۱۵۶۳۹- شبلی سے رجاء کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا فقط اللہ تعالیٰ سے خلاصی کی امید وابستہ رکھنے کا نام رجاء ہے۔

۱۵۶۵۰- شبلی سے آپ ﷺ کے فرمان پر کہ میرا رزق میری تلوار کے نیچے ہے، کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ آپ کی تلوار تھی، البتہ آپ ﷺ کی ذوالفقار تلوار لو ہے کا ایک ٹکڑا تھا۔

۱۵۶۵۱- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابو عباس محمد بن حسن خشاب کے سلسلہ سند سے شبلی کے ایک رفیق کا قول مروی ہے:

ایک بار خواب میں شبلی کی زیارت پر میں نے ان سے سوال کیا کہ اے شبلی آپ کے صحبت یافتوں میں سے کون اسعد ہے؟ شبلی

۱- صحیح البخاری ۴۹/۴۔ و مسند الامام احمد ۴۹/۴۔ و مسند الامام احمد ۵۰/۲، ۹۲۔ و سنن سعید بن منصور

۲۳۷۰۔ و المصنف لابن ابی شیبہ ۳۱۳/۵۔ و مجمع الزوائد ۶۶۷/۵، ۶۶۸/۶، ۴۹/۶۔ و انہاف السادة المتقين ۴۱۹/۵۔

و تفسیر القرطبی ۱۰۸/۸، ۱۰۸/۱۰، ۱۴۸/۱۳، ۱۴۸/۱۴۔



نے جواب میں فرمایا: حرمت الہیہ کی تعظیم کرنے والا، ذکر الہی میں مشغول ہونے والا، حق کو قائم رکھنے والا! اور مرضیات الہیہ کی فکر کرنے والا میرے صحبت یافتوں میں سے اسعد ہے۔

### (۶۴۳) ابن الاعرابی

۱۵۶۵۲- سلیمان بن احمد، ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد اعرابی، حسن بن علی بن عفان، یحییٰ بن فضیل، حسن بن صالح، جناب کلبی، طلحہ بن مصرف زر بن حبیش کے سلسلہ سند سے صفوان بن عسال کا قول مروی ہے: آپ علیہ السلام سے مسح علی الخفین کے بابت سوال کیا گیا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا مسافر کے لئے تین دن رات اور مقیم کے لئے ایک دن رات ہے۔

۱۵۶۵۳- عبدالمعتم بن عمر کے حوالہ سے ابوسعید بن اعرابی کا قول مروی ہے:

اللہ تعالیٰ نے عارفین کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول آسان فرمادیا، اگر عارف کو دنیا میں حکم دیا جائے تو وہ غم میں مرجائے، لہذا عارف کے لئے دنیا سے خروج اور جنت میں دخول لذید بنا دیا گیا۔

۱۵۶۵۴- اللہ تعالیٰ اولیاء پر رحم فرماتے ہوئے ان کے بعض اخلاق کو اپنے دشمنوں سے پوشیدہ رکھتا ہے۔

### (۶۴۴) ابو عمرو زجاجی

۱۵۶۵۵- ابوبکر رازی، کے حوالہ سے ابو عمرو زجاجی کا قول مروی ہے:

زمانہ جاہلیت میں لوگ عقول و طبائع کی مرضی کے مطابق چلتے تھے لیکن حضور علیہ السلام نے اسے اتباع شرائع کی طرف پھیر دیا، اب محاسن شریعت و قبائح شریعت کو مستحسن و قبیح سمجھنے والی عقل عقل صحیح ہے۔

۱۵۶۵۶- ابو عمرو نے حمیت کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اخلاص کو لازم پکڑنے کا نام حمیت فی القلب اور دعوة کے ترک کا نام حمیت فی النفوس ہے۔

۱۵۶۵۷- امردین کا اہتمام کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے حصہ رکھا۔

### (۶۴۵) محمد بن علیان

۱۵۶۵۸- محمد بن حسین بن موسیٰ، محمد بن احمد قراء، کے سلسلہ سند سے محمد بن علیان کا قول مروی ہے: زہد فی الدنیا رغبت فی الآخرة کی دلیل ہے۔

۱۵۶۵۹- محمد بن علیان کا قول ہے:

تقدیرات الہیہ پر رضاء اولیاء کی آیات و کرامات ہیں۔

۱۵۶۶۰- محمد بن علیان کا قول ہے: حفظ دین، صیانت نفس، اور مومنین کی حرمت کی حفاظت کا نام مروءہ ہے۔

۱۵۶۶۱- محمد بن علیان کا قول ہے:

جس ذات کے احسانات سے ایک لمحہ کے لئے بھی روگردانی ممکن نہیں اس ذات سے کیسے غیر محبت کا معاملہ کیا جاسکتا ہے۔

### (۶۴۶) احمد بن ابی سعدان

۱۵۶۶۲- محمد بن حسین بن موسیٰ، ابوقاسم رازی کے سلسلہ سند سے ابوبکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:

روایت کا علم رکھنے والا انسان علم درایت، علم درایت کا علم رکھنے والا انسان رعایت اور علم رعایت کا علم رکھنے والا انسان راہ حق



کا وارث ہے۔

۱۵۶۶۳- محمد بن ابراہیم بن احمد کے حوالہ سے ابو بکر بن ابی سعدان کا قول مروی ہے:  
رجاء الہی: پر صبر کرنے والا سب کے فضل سے ناامید نہیں ہو سکتا، زبان و قلب کو رضاء الہی کے مطابق استعمال کرنے والا  
دوسروں کو وعظ و نصیحت کرتا ہے علم کے مطابق عمل کرنے والا خود ہدایت یافتہ ہو کر دوسروں کی ہدایت کا ذریعہ بنتا ہے۔  
۱۵۶۶۴- احمد بن ابی سعدان کا قول ہے:

حصول راحت کے لئے سب سے پہلی چیز نفس کو روح عطا کی گئی، بعد ازیں حصول علم کے لئے عقل عطا کی گئی۔

(۶۴۷) ابو خیر قطع

۱۵۶۶۵- محمد بن حسین بن موسیٰ، احمد بن حسین رازی کے حوالہ سے ابو خیر کا قول مروی ہے:

اپنے عمل و حال پر لوگوں کو مطلع کرنے والا ریاء کا را اور کذاب ہے۔

۱۵۶۶۶- اسماعیل بن نجید کا قول مروی ہے:

اہل بغداد کی ایک جماعت کو دعویٰ میں مشغول دیکھ کر وہ سب خاموش ہو گئے، اور ان کے چہرے بہک پڑ گئے، اس وقت  
ابو الخیر نے ان سے فرمایا اب تمہارے دعوے کہاں گئے۔

۱۵۶۶۷- ابو الخیر کا قول مروی ہے:

حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے، فرض کی ادائیگی کی پابندی کرنے، صالحین سے محبت کرنے اور فقراء صادقین کی خدمت کرنے  
والا شریف انسان ہے۔

۱۵۶۶۸- ابو الخیر کا قول ہے:

قلوب مختلف قسم کے برتنوں کی مانند ہیں۔ بعض قلوب ایمان سے پر ہیں۔ جمیع مسلمین پر شفقت اور ان کے مصالح کی خبر گیری  
ان کی علامت ہے اور بعض قلوب نفاق سے پُر ہیں کینہ، غل و غش اور حسد ان کی علامت ہے۔

۱۵۶۶۹- ابو فضل احمد بن عمران ہروی، منصور بن عبد اللہ کے سلسلہ سند سے ابو خیر قطع کا قول مروی ہے:  
صحیح ذکر اپنے ذکر پر عوض کا مطالبہ نہیں کرتا۔

۱۵۶۷۰- ابو الخیر سے ملاقات کرنے والے ایک شخص کا قول مروی ہے:

ابو الخیر نے خواہش پر نہ چلنے کا اللہ سے وعدہ کیا ہوا تھا، ایک بار جبل لکام میں ایک درخت کا پھل خواہش کی بنا پر انہوں نے  
استعمال کر لیا، لیکن عہد یاد آنے پر فوراً اسے ترک کر دیا، البتہ معاہدہ کی خلاف ورزی پر ان کا ہاتھ قطع کر دیا گیا۔

(۶۴۸) ابو عبد اللہ بصری

۱۵۶۷۱- ابو عبد اللہ کا قول ہے:

رضاء الہی کے مطابق زندگی گزارنے والے کی کرامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۵۶۷۲- محمد بن حسین کے حوالہ سے محمد بن عبد اللہ رازی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے ابو عبد اللہ سے کسب و توکل کی حقیقت کے بابت سوال کیا فرمایا توکل آپ ﷺ کا حال اور کسب آپ ﷺ کی سنت  
ہے۔ قوی لوگوں کے لئے توکل اور ضعفاء کے لئے کسب مناسب ہے۔ البتہ دونوں کے درجوں میں فرق ہے۔



۱۵۶۷۳- ابو عبد اللہ کا قول مروی ہے:

احسان الہی کو یاد کرنا محبت الہی کی علامت ہے۔

۱۵۶۷۴- ابو عبد اللہ کا قول ہے:

انسان کی عقل، علم اور سخاوت اسکے عیوبات پر پردہ ڈال کر اسے صدق کے احوال میں کھڑا کر دیتی ہے۔

(۶۴۹) ابوالحسن البونجی

۱۵۶۷۵- محمد بن عبد الرحمن شامی، اسماعیل بن ابی ادریس، اسماعیل بن ابراہیم بن ابی حبیبہ، داؤد بن حصین عکرمہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ تمام تکالیف سے حفاظت کے لئے ہمیں مذکورہ دعا سکھاتے تھے بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر عرق نعار ومن شر حرق النار۔

۱۵۶۷۶- سلیمان ابن احمد، علی بن مبارک صنعانی کے سلسلہ سند سے اسماعیل بن ابی ادریس نے گزشتہ قول کے ماتر روایت کیا ہے۔

۱۵۶۷۷- محمد بن حسین، ابو عباس محمد بن حسین خشاب بغدادی کے سلسلہ سند سے ابوالحسن البونجی کا قول مروی ہے:

۱۵۶۷۸- ابوالحسن سے تصوف کے بارے میں سوال کیا گیا؟ فرمایا پہلے تصوف کی حقیقت تھی اب صرف کا نام رہ گیا۔

۱۵۶۷۹- ابوالحسن سے مروۃ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا حرام چیزوں سے اجتناب کا نام مروۃ ہے۔

۱۵۶۸۰- محمد بن حسین، ابوبکر رازی کے سلسلہ سند سے ابوالحسن کا قول مروی ہے:

لوگ تین قسم پر ہیں۔ (۱) اولیاء جن کا باطن ظاہر سے افضل ہوتا ہے۔ (۲) علماء جن کا ظاہر و باطن برابر ہوتا ہے، (۳) جہال جنکے ظاہر و باطن میں یکسانیت نہیں ہوتی۔

۱۵۶۸۱- ابوالحسن سے محبت کے بابت سوال کیا گیا فرمایا اللہ کی رضا کے مطابق کام کرنے کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۲- ابوالحسن کا قول مروی ہے:

اللہ کے ماسوا سے استغناء کا نام محبت ہے۔

۱۵۶۸۳- انہی کا قول ہے: اول ایمان آخر کے ساتھ لٹکا یا ہوا ہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ ایمان لا الہ الا اللہ کے ساتھ باندھا ہوا ہے اور اسلام لٹکا ہوا ہے شریعت کو اخلاص کے ساتھ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور انہیں حکم دیا گیا مگر اللہ کی عبادت کا دین میں خالص ہو کر۔

۱۵۶۸۴- محمد بن حسین، محمد بن عبد اللہ حافظ کے سلسلہ سند سے ابوالحسن کا قول مروی ہے:

ہمارے نزدیک خیر منازل اور شرفیت کا نام ہے۔

۱۵۶۸۵- ابوالحسن فتوۃ کے بابت سوال کیا گیا۔

فرمایا حسن مراعاة اور دوام مراقبہ کا نام ہے۔

(۶۵۰) قاسم سیاری

۱۵۶۸۶- محمد بن ابی یعقوب، قاسم بن قاسم سیاری مروزی، ابوموجبہ محمد بن عمرو، محمد بن حسین بن موسیٰ، عبد الواحد بن علی سیاری، ابو عباس

قاسم بن قاسم سیاری احمد بن عباد بن سلیم، محمد بن عبیدۃ ناقلانی، عبد بن عبیدۃ عامری، سورۃ بن شداد زاید، سفیان ثوری، ابراہیم بن ادہم موسیٰ



بن یزید، اولیس قرنی کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے:  
فرمان نبوی ﷺ ہے: اللہ تعالیٰ کے نواوے اسماء حسنی ہیں، ان کے ساتھ دعا کرنے والے کے لئے جنت واجب ہوتی ہے۔  
اللہ تعالیٰ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔

۱۵۶۸۷- محمد بن حسین، عبدالواحد، قاسم بن قاسم کا قول مروی ہے:  
مقدار میں گناہ لکھے جانے کے باوجود کیسے انسان اس سے محفوظ رہ سکتا ہے۔  
۱۵۶۸۸- قاسم سیار کا قول ہے:

معرفت قلب کی حیا ہے، اور معرفت کے بعد انسان متواضع بن جاتا ہے، اور قالب کو صادق بنانے کے بعد اللہ اس کی زبان پر حکمت کے کلمے جاری کر دیتا ہے۔  
۱۵۶۸۹- انہی کا قول مروی ہے:  
طمع مشاہدات کے انوار قطع کر دیتی ہے۔  
۱۵۶۹۰- قاسم سیاری کا قول ہے:

ربوبیت نفاذ امر اور عبودیت معبود کی معرفت کا نام ہے۔  
۱۵۶۹۱- بعض حکماء سے معاش کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اس ذات کے پاس جو بلا وجہ کسی کے رزق میں کمی کرے۔  
۱۵۶۹۲- قاسم سیاری کا قول ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر شے اپنی سطر کے نیچے ظاہر فرمائی ہے۔

### ( ۶۵۱ ) جعفر خلدی

۱۵۶۹۳- جعفر بن نصیر، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن بکر تھمی، حمید کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:  
آپ علیہ السلام کے دور میں ایک شخص آپ ﷺ سے اسلام کے بارے میں سوال کرتا تھا، پھر شام تک اسلام دنیا و مافیہا اس کے نزدیک محبوب بن جاتا تھا۔  
۱۵۶۹۴- جعفر بن محمد، موسیٰ بن ہارون، عقبہ بن مکرم، یونس بن بکیر، خالد بن یسار کے سلسلہ سند سے مسیب بن دارم کا قول مروی ہے:  
حضرت عثمان کے قاتل نے گناہ کی معافی کے لئے معرکہ میں قتل ہونے کی بہت کوشش کی، لیکن ان کے ارد گرد والے سب قتل ہو گئے اس شقی کی وفات بستر پر ہوئی۔

۱۵۶۹۵- جعفر کا قول مروی ہے: ریاء اور اخلاص میں فرق یہ ہے کہ ریاء میں انسان نام و نمود اور اخلاص میں وصول الی اللہ کا ارادہ کرتا ہے۔

۱۵۶۹۶- جعفر کا قول مروی ہے:  
مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور نفس کو حقیر جاننے کا نام فتوۃ ہے جعفر نے بعض ساتھیوں سے فرمایا: دعویٰ سے اجتناب کر کے اور امر کا التزام کرو۔ جنید فرمایا کرتے تھے اخلاص سے عمل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جھوٹے دعوؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔  
۱۵۶۹۷- جعفر سے عقل کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا: ہلاکت کے موقع سے حفاظت کرنے والی عقل ہے۔  
۱۵۶۹۸- ابو جعفر سے ارشاد ربانی ”ومن یکفر بالایمان فقد حبط عمله“ کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا اللہ کی معرفت میں



کوشش نہ کرنے والے کی خدمت غیر قابل قبول ہے۔

### (۶۵۲) ابو بکر طمستانی

۱۵۶۹- ابو بکر طمستانی کے سلسلہ سند سے ابو حامد احمد بن محمد بن رستہ جمال صوفی کا قول مروی ہے:

اللہ! اے لوگو، لوگوں سے مجالس قلیل اور اللہ سے کثیر کرو۔

۱۵۷۰- ابو بکر طمستانی کا قول ہے:

صراط مستقیم واضح اور قرآن و سنت ہمارے سامنے ہے۔ کتاب و سنت کی اتباع کرنے، نفس، مخلوق اور دنیا کو پس پشت ڈالنے اور قلبی طور پر اللہ کی طرف ہجرت کرنے والا شخص صادق، منضیب اور آثار صحابہ کی اتباع کرنے والا ہے۔ کیوں کہ آباء و اجداد و طنوں کو خیر باد کہنے کی وجہ سے صحابہؓ کو سائبین کا لقب عطاء کیا گیا لہذا ان کی پیروی کرنے والا بھی ان ہی میں سے شمار ہوگا۔

۱۵۷۱- انہی کا قول مروی ہے:

نفس سے نفس کے بجائے اللہ کے ذریعہ خروج ممکن ہے۔

۱۵۷۲- ابو بکر کا قول مروی ہے:

اللہ اور اپنے درمیان صدق اختیار کرنے والے کو اس کا صدق لوگوں کے ساتھ محبت سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۷۳- طمستانی کا قول ہے:

کاذب انسان کو دنیا کی فضولیات کی طرف لگا دیا جاتا ہے۔

۱۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

نفس آگ کی مانند ہے کہ ایک طرف سے اس سے اطمینان کے بعد دوسری طرف سے خطرہ ہوتا ہے اسی طرح نفس سے بھی انسان کو کبھی مطمئن نہیں ہونا چاہیے۔

۱۵۷۵- طمستانی کا قول ہے:

اے انسان لیت و لعل سے اجتناب کر کے حوصلہ سے کام کر، کیونکہ حوصلہ ہی تمام اشیاء کا مقدمہ ہے۔

### (۶۵۳) ابو عباس احمد دینوری

۱۵۷۶- محمد بن حسین، بن موسیٰ، عبد اللہ بن علی طوسی کے سلسلہ سند سے ابو عباس دینوری کا قول مروی ہے:

اعیان کے مکاشفات کا تعلق البصار اور قلوب کے مکاشفات کا تعلق اتصال سے ہے۔

۱۵۷۷- دینوری کا قول ہے:

اللہ کے ماسویٰ کی نفی ذکر کی ابتدا اور ذکر الہی میں فنایت اسکی انتہاء ہے۔

۱۵۷۸- انہی کا قول مروی ہے:

اللہ نے کچھ لوگوں کو معرفت کی عدم صلاحیت کی وجہ سے خدمت میں مشغول کر دیا۔ اور جن میں خدمت کی بھی صلاحیت نہیں تھی ان کو کسی کام میں نہیں لگایا۔ نیز فرمایا اختیار کے مراتب تک صرف صدق کے ذریعہ رسائی ممکن ہے۔

۱۵۷۹- انہی کا قول مروی ہے: محبت رضاء الہی کے حصول کے خاطر تکالیف برداشت کرتا ہے۔

۱۵۸۰- فرمایا شعر: میں نے تجھے دیکھا میرا دور ہونا بھی مجھے تیرے قریب کرتا ہے پس میں اپنے نفس سے دور ہوتا چلا گیا تاکہ تیرا قرب



پاؤں۔

## (۶۵۴) احمد بن عطاء

۱۵۷۱- ابو فضل ہروی بن عطاء سے قبض و بسط کے بابت سوال کیا گیا؟ فرمایا قبض اسباب فناء کی اور بسط اسباب بقاء کی ابتداء ہے۔

۱۵۷۲- احمد بن عطاء کا قول ہے: وجد کی ابتداء ذوق سے ہوتی ہے۔

۱۵۷۳- محمد بن حسین، ابو نصر طوسی کے سلسلہ سند ہے ابو عبد اللہ روڈ باری کا قول مروی ہے:

خواب میں مجھ سے کسی نے سوال کیا کہ نماز میں کوئی شے سب سے زیادہ صحیح ہونی چاہیے؟ میں نے کہا قصد کی صحت، اس وقت مجھے بذریعہ ندامت آیا گیا کہ مقصود کی رویت قصد کی رویت کے اسقاط کے ساتھ تام ہوتی ہے۔

۱۵۷۴- انہی کا قول مروی ہے:

اضداد کی ہم نشینی نقصان دہ اور اشکال کی ہم نشینی نفع بخش ہے مجالست کی صلاحیت والے میں موانست کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔

اور موانست کی صلاحیت والے میں اسرار کی حفاظت کی صلاحیت کا ہونا لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ اسرار کے محافظ تو فقط امناء ہی ہو سکتے ہیں۔

۱۵۷۵- ابن عطاء کا قول ہے:

قرآن کریم کے بیان کے مطابق خشوع فی الصلاة فلاح کی علامت ہے۔

## (۶۵۵) بندار بن حسن

۱۵۷۶- محمد بن حسین، علی بن عبد اللہ بن مبشر واسطی، محمد بن سنان، عبد الرحمن بن مہدی، مالک بن انس، سعید مقبری کے سلسلہ سند سے ابو سلمہ کا قول مروی ہے:

میں نے حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کی رمضان کی نماز کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے جواب میں فرمایا آپ ﷺ رمضان غیر رمضان میں گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے اولاً چار رکعت پھر چار رکعت، اس کے بعد تین رکعت، میں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ قبل از وتر سو جاتے ہو؟ فرمایا اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا قلب بیدار رہتا ہے۔

۱۵۷۷- ابو بکر بن خالد، محمد بن غالب قعنبی نے مالکؒ کے حوالہ سے گزشتہ روایت کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

۱۵۷۸- عبد الواحد بن محمد بن بندار کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے بندار بن حسن سے صوفی اور متقویٰ کے بابت سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا نفس کو تکلفات سے پاک کر کے حق پر لانے والا صوفی اور تکلفات اختیار کر کے ریاء و نمود کے لئے کام کرنے والا متقویٰ ہے۔

۱۵۷۹- بندار بن حسین کا قول ہے:

اے انسان نفس سے نزاع مت کر، اسے اس کے مالک کے حوالہ کر دے، اسکے ساتھ جو چاہے کرے۔

۱۵۸۰- بندار کا قول ہے:

اے انسان امیدوں کو منقطع کر دے۔

۱۵۸۱- انہی کا قول ہے:

قلب ایک ٹکڑا ہے جو انوارات کا محل ہے۔ اور اس کے ذریعہ اعتبار صحیح ہوتا ہے بحکم قرآن اللہ تعالیٰ نے قلب کو امیر بنایا ہے۔



### (۶۵۶) ابن حنیف

۱۵۷۲۲- ابو بکر محمد بن احمد بن شاذھر مز، زید بن اھرم، ابو داؤد، شعبہ، عبد اللہ بن دینار کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: معراج کے وقت میں نے آسمانوں پر گریہ کے ساتھ مناجات کی آواز سنی، میں نے حضرت جبریل سے سوال کیا کہ یہ کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ میں نے پوچھا یہ ایسا کیوں کر رہے ہیں فرمایا معرفت الہیہ کے حصول کی وجہ سے ہے۔

۱۵۷۲۳- قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، شعیب بن احمد دارا غی خلیل ابو عمرو عیسیٰ بن مساور، مروان بن معاویہ، قتبان بن عبد اللہ نبکی، ابن ظبیان، ابو عبیدۃ بن عبد اللہ بن مسعود، کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے معراج کے موقع پر آسمانوں پر آواز سن کر میں نے اس کے بابت حضرت جبریل علیہ السلام سے سوال کیا؟ انہوں نے فرمایا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہے ہیں۔

۱۵۷۲۴- ابن حنیف سے وجد کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا: محبوب کے ذکر کے پیش آنے کے وقت قلب کا جوش مارنا وجود کہلاتا ہے۔ نیز ان سے خوف کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا اللہ کی قہاریت کے علم کی وجہ سے قلب کے اضطراب کا نام خوف ہے۔

۱۵۷۲۵- ابن حنیف سے ریاضت کے بابت سوال کیا گیا تو فرمایا خدمت کر کے نفس کو مغلوب کرنے کا نام ریاضت ہے نیز فرمایا اللہ سے بعید کرنے والے کاموں سے اجتناب کا نام تقویٰ ہے۔

۱۵۷۲۶- انہی کا قول مروی ہے: اللہ پر اعتماد کا نام توکل ہے۔

۱۵۷۲۷- فرمایا احکام مغیبات کے ذریعہ اسرار کی تحقیق کا نام یقین ہے۔

۱۵۷۲۸- ابن حنیف کا قول ہے: من جانب اللہ بیان کردہ مغیبات پر قوی یقین کے ساتھ قلب کے مطلع ہونے کا نام مشاہدہ ہے۔

۱۵۷۲۹- انہی کا قول ہے: قلوب کے علی الانفراد اسماء الہی اور توحید الہی کے اقرار کا نام توحید ہے۔ قلوب کے مغیبات کی تصدیق کا نام ایمان ہے۔

عبودیت الہی اور اطاعت الہی کے التزام کا نام افعال ایمان ہے خدمت کے التزام کا نام انابت ہے۔ کرم الہی کے مشاہدہ کے سبب قلوب کے سکون حاصل کرنے کا نام رجاء ہے فضل الہی اور اللہ کے وعدوں سے خوش ہونے کا نام حقیقت رجاء ہے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کا نام زہد ہے۔ قوت لایموت پر اکتفاء کا نام قناعت ہے۔ مفقود سے صرف نظر اور موجود سے استغناء اختیار کرنا قناعت کی حقیقت ہے۔

۱۵۷۳۰- ابن ذکر کے بابت سوال کیا گیا؟

فرمایا مذکور ایک، ذکر مختلف اور ذکرین کے قلوب کے محل متفاوت ہیں۔ اطاعت الہی کے لزوم کا نام ذکر ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:



اللہ کی اطاعت کرنے والا گویا اسکا ذکر کرنے والا ہے۔ پھر ذکر کی دو قسمیں ہیں (۱) ظاہر، (۲) باطن۔ تہلیل، تحمید، تلاوت قرآن مجید ذکر ظاہر ہے۔

قلوب کا معرفت الہی، اسماء الہی اور صفات الہی پر مطلع ہونا ذکر باطن ہے۔ پھر ذکر ذاکرین کی ترتیب کے مطابق مرتب ہوتا ہے چنانچہ خائفین کا ذکر وعید کے بقدر، راجحین کا ذکر وعدہ پر یقین کے بقدر، مراقبین کا ذکر علم الہی پر مطلع ہونے کے بقدر اور متوکلین کا ذکر کشف کے بقدر مرتب ہوتا ہے۔

### اہل اصہبان کی محدثین کی ایک جماعت

۱۵۷۳۱- ابراہیم بن اسحاق، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، علی بن حجر، یوسف بن زیاد، یوسف بن ابی متید، اسماعیل بن ابی خالد، قیس بن ابی حازم کے سلسلہ سند سے علی بن ابی طالب کا قول مروی ہے: اے لوگو قبول عمل کے لئے اہتمام سے عمل کرنے کی کوشش کرو۔ کیوں کہ عمل بلا تقویٰ غیر قابل قبول ہے: لیکن مع التقویٰ عمل قلیل بھی قابل قبول ہے۔

۱۵۷۳۲- محمد بن احمد بن حسین، احمد بن عثمان بن ابی شیبہ، ابو نعیم ضرار بن صرد علی بن ہشام بن یزید، محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع، عمر بن علی حسین کے والد کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے: مسلمانوں کی حرمت کی تعظیم اور ان سے محبت کرنے والا لوگوں کا خیر خواہ اور عالم ہے۔

۱۵۷۳۳- عمر بن محمد بن عبدالصمد، حسین بن محمد بن غفیر بن علی سیر، خلف بن تمیم، عمر الرحال، علاء بن مسیب، عبد خیر کے سلسلہ سند سے حضرت علی کا قول مروی ہے:

مال و اولاد کی کثرت کے بجائے علم، حلم عبادت کی زیادتی نیکی، شکر اور گناہ پر توبہ انسان کے لئے خیر کی علامت ہے۔ دنیا میں دو شخصوں کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں ہے۔ (۱) گناہ کر کے اس پر توبہ کرنے والا انسان، (۲) خیر کی طرف سبقت کرنے والا انسان۔ ۱۵۷۳۴ سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبدالرزاق، معمر، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، شمر بن حوشب کے سلسلہ سند سے اسماء بنت یزید کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

ذاکرین اور عزت نفوس، طلب دنیا اور قبول خلق کے بجائے عزت اسلام اور لوگوں کی نجات کے لئے بات کرنے والا تم میں سے بہترین انسان ہے۔ یہی لوگ اپنے علم و رائے سے صحیح معنی میں کام لیکر اسلام کے شیع اور قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے والے ہیں۔

خشوع ان کا لباس، ورع ان کی زینت، علم ان کی خشیت ذکر ان کا کلام، سکوت ان کا فکر ہے۔ وہ لوگوں کے خیر خواہ ان کے عیوب سے صرف نظر کرنے والے ہیں۔ زہد فی الدنیا اور رغبت الی الآخرة ان کی وعید ہے۔

### (۶۵۷) نعمان بن عبدالسلام

۱۵۷۳۵ ابو محمد بن حیان کے حوالہ سے ابو عبداللہ کسائی کا قول مروی ہے:

ایک شخص نے خواب دیکھا کہ سور مدینہ پر ایک فرشتہ دوسرے فرشتہ کو کوچ کا کہہ رہا ہے۔ دوسرے نے جواب میں کہا نعمان بن عبدالسلام کی نماز میں مشغولیت کی حالت میں میں کیسے کوچ کروں۔



## (۶۵۸) ابن معدان

۱۵۷۳۶- ابن معدان کا قول ہے:

صاحب دنیا نا کام ہے۔ اکثر تمثیل کے طور پر درج ذیل شعر پڑھا کرتے تھے۔  
اے انسان! اگر اللہ تعالیٰ میں دنیا سے اجتناب کے ساتھ ہی نجاہ ممکن ہے۔

## (۶۵۹) عامر بن حمدویہ

آپ زہدین میں سے ہیں، ثوری کی صحبت اختیار کر کے ان سے مسائل روایت کئے۔

## (۶۶۰) عصام بن یزید

آپ تیرہ سال تک ثوری کی خدمت میں رہے، امیر المؤمنین مہدی کے پاس ثوری کے قاصد بن کر گئے، مہدی نے آپ کو مال و دولت ہدیہ کیا جسے آپ نے قبول نہیں کیا۔ واپسی پر ثوری سے کہا آپ خود مہدی کے پاس کیوں نہیں جاتے ہو؟ ثوری نے فرمایا ان کی تکلیف سے خوف کے بجائے مجھے ان کے اکرام سے خطرہ ہے۔  
ثوری کی وفات کے بعد اصمغان جا کر سکونت اختیار کر لی تھی۔

## (۶۶۱) موسیٰ بن مساور

۱۵۷۳۷- ابو محمد بن حیان کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وفات کے بعد کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو ان سے سوال کیا گیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا: فرمایا ایک خاتون کا سامان اٹھانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت کر دی۔

## (۶۶۲) محمد بن ولید

آپ اہل مدینہ میں سے ہیں۔ ثوری سے سماع کیا ہے۔ ابدال میں ان کا شمار تھا۔ مستجاب الدعوات تھے۔

## (۶۶۳) محمد بن نعمان

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن صبیح کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:

ایک لاکھ دینار صدقہ کرنے سے ایک دینار تاریکی میں ڈال دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۱۵۷۳۹- ابو احمد بن حیان، محمد بن حسین بن مہلب، محمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے محمد بن نعمان کا قول مروی ہے:

متکبر کا عمل غیر قابل قبول ہے۔

## (۶۶۴) صالح بن مہران

۱۵۷۴۳- عبد اللہ بن محمد، احمد بن علی بن جارود، محمد بن عاصم کے سلسلہ سند سے صالح بن مہران کا قول مروی ہے:

بلا آلہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا آلہ علم ہے غیر متقی عالم کی اتباع مت کرو۔

۱۵۷۴۵- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کی مفاہیج سے دنیا کے بجائے آخرت کھل گئی۔



۱۵۷۳۶- ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، محمد بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ سند سے ابوسفیان کا قول مروی ہے:  
ورع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) صواب، (۲) احمق۔ صواب تو یہ ہے کہ تم کسی سے سوال کرو کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب  
میں کہے میں بازار سے۔ احمق یہ ہے کہ تمہارے مذکورہ سوال کے جواب میں کوئی کہے من المسجد انشاء اللہ۔  
۱۵۷۳۷- انہی کا قول مروی ہے:

غیر اللہ کے لئے کئے جانے والا عمل گناہ ہے۔ اور اخلاص یقین کا نام ہے۔

(۶۶۵) عبد اللہ بن خالد

۱۵۷۳۸- ابو محمد بن حیان، ابو عبد اللہ سلیمی کے حوالہ سے یحییٰ بن مطرف کا قول مروی ہے:  
ایک روز عبد اللہ بن خالد قاضی عدالت جا رہے تھے، ان کے غلام نے ان کا بریف کیس اٹھا رکھا تھا ایک شخص کا راستہ میں  
گدھے سے سامان گر گیا، اس نے ابن خالد سے مدد طلب کی ابن خالد نے اس کا سامان گدھے پر رکھوا دیا۔ ایک روز عدالت میں فیصلے  
کے بعد محکوم علیہ نے ان کو کچھ کہہ دیا۔ اسی وقت سب کچھ چھوڑ کر چلے گئے، پھر کبھی عدالت نہیں آئے۔

(۶۶۶) رجاء بن صہیب

۱۵۷۳۹- رجاء بن صہیب کا قول ہے:  
دار دنیا وصول جنت کے لئے ایک راستہ ہے۔ دنیا کو راستہ بنانے والا دنیا سے نقصان نہیں اٹھاتا۔ دنیا عاقلوں کے لئے ایک  
ستارہ ہے جسکے ذریعہ وہ آخرت کی طرف کوچ کرتے ہیں۔

(۶۶۷) عبد اللہ بن داؤد

۱۵۷۴۰- محمد بن یحییٰ بن مندۃ کے سلسلہ سند سے عبد اللہ بن داؤد کا قول مروی ہے:  
خواہش پرست انسان سے دین کی خاطر بغض رکھنا حق کی علامات سے ہے۔ کیوں کہ حق سے محبت رکھنے والے انسان کے  
لئے یہ چیز لازم ہے۔

(۶۶۸) ابراہیم بن عیسیٰ

۱۵۷۴۱- ابو محمد بن حیان، حیوۃ بن ابی شداد ابو جعفر ذانی کا قول مروی ہے:  
میں ایک شب ابراہیم بن عیسیٰ کے پاس تھا، تہجد میں انہوں نے یہود و نصاریٰ کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا اللہم  
اللہم۔ دعا سے فارغ ہو کر فرماتے اے باری تعالیٰ اگر آپ نے میرے لئے دخول دوزخ کا فیصلہ کر لیا ہے تو تمام لوگوں کے بجائے  
میں اپنا عظیم الجثہ بنادے کہ خالی مجھ سے دوزخ پر ہو جائے نیز فرمایا کرتے تھے۔ اللہ کے ساتھ حسن ظن رکھنا، اس کے وعدہ پر یقین کرنا،  
کوئی کور قیب قرآن کو دلیل، شوق کو سواری، نماز کو خزانہ صبر کو وزیر، اور حیاء کو امیر بنانا مؤمن کا وطیرہ ہے۔

۱۵۷۴۲- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، عباس احمد بن محمد بزاز مدنی، ابراہیم بن عیسیٰ زاہد، احمد دینوری، عبد العزیز بن یحییٰ، اسماعیل بن عیاش،  
الرحمن بن عبد اللہ بن دینار، ابیہ کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا اولو گو تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آنے والا ہے۔ آپ تین روز تک مسلسل یہ الفاظ فرماتے



رہے، اور تینوں روز حضرت معاویہ تشریف لاتے رہے۔

### (۶۶۹) عبد الوہاب الضحی

۱۵۷۵۳- عبد الوہاب کا قول ہے:

ہر شے کی ابتداء ہوتی ہے اور خیر کی ابتدا استغفار ہے۔

### (۶۷۰) حامد شاذہ

۱۵۷۵۴- ابی، محمد بن احمد بن ابی یحییٰ، حامد بن مسور، ازہر بن سعید کے سلسلہ سند سے محمد بن ابی ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے رینکی کے فقط ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔ اور کرنے پر ثواب میں دس سے سات سو گناہ اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

### (۶۷۱) اسد بن عاصم

۱۵۷۵۵- عبد اللہ بن حسین بن بندار، سید بن عاصم، حسین بن حفص، سفیان، یونس بن عبید، شعیب کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد فرما کر ان کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

۱۵۷۵۶- عبد اللہ بن محمد، ابو علی بن ابراہیم، اسید بن عاصم، اسماعیل بن عمر، قیس بن عمار، ذہبی، عطیہ کے سلسلہ سند سے ابو سعید کا قول مروی ہے:

میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے لوگو قرآن کی ایک آیت کا انکار کرنے والا، اللہ پر کذب کا افتراء کرنے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا انسان بے دین ہے۔

### (۶۷۲) ابو جعفر فریابی

۱۵۷۵۷- ابی محمد بن یحییٰ بن مندہ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابراہیم، ابن سعید، اعمش، عمرو بن مرہ، حمصی، کے سلسلہ سند سے ابوالخیر کا قول مروی ہے۔

آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا، صحابہؓ نے اسے پکڑ کر گالیاں دینا شروع کر دیا۔ آپ علیہ السلام نے ان کو گالی گلوچ سے منع کر کے اس پیشاب پر پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر فرمایا تمہیں لوگوں کی گمراہی کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے تم معاند کے بجائے معلم بنو اس شخص کو بھاؤ، دوسرے روز وہ پیشاب کرنے والا دیہاتی آیا اور اس نے کہا اے اللہ آپ علیہ السلام اور فقط میری مغفرت فرما۔ صحابہ کرامؓ نے حسب سابق اس کے ساتھ وہی دشنام بازی والا معاملہ



آپ علیہ السلام نے پھر فرمایا تم لوگوں کو گمراہی کرنے کے بجائے ان کی ہدایت کی کوشش کے لئے بھیجے گئے ہو اس لئے معاند کے معلم بنو، اور اس شخص کو سمجھاؤ۔

۱۵۱- عبد اللہ، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، احمد بن معاویہ، حسین بن حفص، ابو ہانی بن سفیان اعمش، کے سلسلہ سند سے ابراہیم یحییٰ کا قول مروی ہے:

بعض اوقات ایک ماہ بلکہ دو ماہ تک مجھ پر بلا اکل و شرب گزر جاتے ہیں۔

۱- ابی و ابو محمد بن حیان، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان، منصور بن صفیہ کی والدہ کے سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے مردوں کو گالی دینے سے منع فرمایا: نیز آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز نامہ اعمال میں کثیر استغفار کے لئے خوشخبری ہے۔

۱۵۲- عبد اللہ بن محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، ابن ہانی، محمد بن ربیع، ثوری، حماد بن یحییٰ، محمد بن واسع کے سلسلہ سند سے مطرف بن شحیر کا قول مروی ہے:

خیر خواہ کے ساتھ خیر خواہی کا اور عدم خیر خواہ کے ساتھ عدم خیر خواہی کا معاملہ کیا جاتا ہے۔

۱۵۳- ابی، محمد بن یحییٰ، ہذیل بن معاویہ، ابراہیم بن ایوب، نعمان بن سفیان کے سلسلہ سند سے یحییٰ بن ابی سعید کا قول مروی ہے:

دو مسلمان معروف اور غیر معروف میں سے غیر معروف افضل ہے۔

(۶۷۳) احمد بن محمد بن اسحاق

۱۵۴- ابی، محمد بن احمد بن یزید زہری، ابو عیسیٰ، اصمعی، ابو طلحہ، ابور جال، عمدۃ کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: کھجور سے خالی گھروالے بھوک کا شکار ہوتے ہیں۔

(۶۷۴) موسیٰ بن فزار

۱۵۵- ابو محمد بن حیان کا قول ہے: موسیٰ بن فزار صاحب فضل و عبادۃ تھے، گھر میں کوشہ نشین ہو کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر سے ایست حاصل کرنے والے تھے۔

۱۵۶- عبد اللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، موسیٰ بن عبد الرحمن، ابیہ، نعمان، سفیان، عمرو بن دینار، ابوزبیر کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

فرمان رسول اللہ ﷺ ہے۔



ہاتھ سے لقمہ گرنے کے بعد اسے صاف کر کے کھالو۔ اس کو شیطان کے لئے مت چھوڑ دیکھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ کو کپڑے سے صاف کرنے کے بجائے خوب اچھی طرح چاٹ لو، کیوں کہ نامعلوم کھانے کے کس لقمہ میں برکت ہے۔

### (۶۷۵) احمد بن مہدی

۱۵۷۶۵ علی بن احمد بن محمد بن ابراہیم کے سلسلہ سند احمد بن محمد کا قول مروی ہے:

ایک بار ایک بغدادی خاتون میرے پاس آ کر کہنے لگی آپ میری پردہ پوشی فرمائیں اللہ آپ کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ میں نے اس سے اسکی تفصیل دریافت کی؟ اس نے کہا میں حاملہ ہوں اور میں چاہتی ہوں کہ میں لوگوں پر ظاہر کروں کہ یہ حمل آپ کا ہے۔ یہ کہہ کر وہ چلی گئی کچھ روز بعد محلہ کے امام نے ایک جماعت کے ہمراہ مجھے اس کے ہاں میمون لڑکے کے پیدا ہونے کی خوشخبری سنائی میں نے محلہ کے امام کے ذریعہ اس خاتون کے پاس نفقہ کے لئے دو دینار پہنچادیئے۔ اس کے بعد میں ہر ماہ اس کے پاس دو دینار پہنچاتا رہا۔ پھر دو سال بعد اس بچہ کا انتقال ہو گیا لوگ تعزیت کے لئے میرے پاس آئے اس وقت بھی میں نے ان پر اس کا راز فاش نہیں کیا۔ پھر ایک شب وہ خاتون میرے پاس آئی اور میرے دیئے ہوئے تمام دینار واپس کر کے مجھ سے کہا اللہ آپ کی اسی طرح پردہ پوشی فرمائے جس طرح آپ نے میری پردہ پوشی فرمائی۔ میں نے اس سے کہا یہ دینار تو میری طرف سے بچہ کے لئے عطیہ تھا۔ اسکی وفات کے بعد تم اس کی وارث ہو، اس لئے ان کا جو چاہو کرو مجھے اس سے کوئی غرض نہیں۔

۱۵۷۶۶ ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

احمد بن مہدی بڑے ذی ثروتہ انسان تھے، لیکن وہ تمام مدائن علم پر خرچ کرتے تھے۔ چالیس برس تک بلا بستر فرش پر سوئے۔ ۱۵۷۶۷ احمد بن جعفر بن سعید، احمد بن مہدی عمر بن خالد مصری، عیسیٰ بن یونس، سفیان، منصور، ہلال بن یساف، اغر کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۵۷۶۸ ابراہیم بن یوسف، احمد بن مہدی، سلیمان بن ایوب بن سلیمان بن عیسیٰ بن موسیٰ بن طلحہ عبید اللہ، ابی، جدی، موسیٰ بن طلحہ کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

احد سے واپسی پر آپ علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر قرآنی آیت ”رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ“ تلاوت فرمائی ایک شخص نے آپ علیہ السلام سے ان لوگوں کی علامت کے بابت سوال کیا اس وقت میں دو سبز کپڑوں میں ملبوس تھا۔ آپ علیہ السلام نے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ان ہی میں سے ہے۔

۱۵۷۶۹ ابو عمر محمد بن عبد اللہ بن محمد بن معروف، ابی تکلی بن سعید، حشیم بن حکیم کے سلسلہ سند سے ابو درداء کا قول مروی ہے: فرمان نبوی ﷺ ہے: کلمہ شہادت پڑھنے والا بالآخر جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۳۵، وسنن ابی داؤد ۳۸۴۵، ومستند الامام احمد ۱۰۰/۳، وسنن الدارمی ۹۶/۲،  
والسنن الکبری للبیہقی ۲۷/۲، والمصنف لابن ابی شیبہ ۱۰۹/۸، والکامل لابن عدی ۲۱۳/۶،  
۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۱، وتاریخ ابن عساکر ۸۰/۷، وتفسیر ابن کثیر ۳۹۴/۶، وتفسیر القرطبی ۹۴/۲۱



### (۶۷۶) ہارون راعی

۱۵۷۷۰- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، ابو عبد الرحمن راعی، وحیم، ابن قدید، یحییٰ بن ابی خالد ابن ابی سعید انصاری کے سلسلہ سند سے ان کے والد کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: ندامت توبہ کا نام ہے اور گناہ کر کے توبہ کرنے والا گناہ نہ کرنے والے کی مانند ہے۔

۱۵۷۷۱- ابو محمد بن حیان، عبد اللہ بن محمد بن عباس، ابو عبد الرحمن راعی، ہارون بن سعید، عبد العزیز بن عمران، عبد اللہ بن صالح، معاویہ بن صالح علی بن ابی طلحہ کے سلسلہ سند سے ابن عباس کا قول مروی ہے:

قرآنی آیات ۳ ”یا ایہا الذین آمنوا لا تقدموا“ کا مطلب قرآن و سنت کے خلاف بات نہ کرنا ہے۔

### (۶۷۷) عباس بن اسماعیل

۱۵۷۷۲- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

ایک بار عباس بن اسماعیل کو بیماری کی حالت میں متاسف دیکھ کر میں نے ان سے اسکی وجہ دریافت کی، انہوں نے فرمایا: بیماری کی وجہ سے ماہانہ تیس قرآن کریم کی تکمیل میں خلل آنے کی وجہ سے میں متاسف ہوں۔

۱۵۷۷۳- محمد بن زبیر اہیم، عبد اللہ بن کوشہ اصہبانی، عباس طاہری، حسین بن فرج کے سلسلہ سند سے ابن مبارک کا قول مروی ہے: اگر فضیلت جماعت میں ہے تو سلامتی وحدۃ میں ہے۔

۱۵۷۷۴- ابی، احمد بن عبد اللہ بن خلتہ صفار، محمد بن یوسف صوفی، عباس بن اسماعیل بن طاہری، یحییٰ بن ابراہیم بن موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے سلسلہ سند سے محمد بن کعب قرظی کا قول مروی ہے:

میں نے ”توراة“ پر صحف ابراہیم، میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مخاطب کر کے اس سے کہتا ہے اے انسان تو نے مجھ سے انصاف نہیں کیا، تو کچھ بھی نہیں تھا عدم سے وجود میں تجھے لایا ماد بطن میں میں نے تیرے لئے آسانیاں کیں پھر فرشتے نے میرے حکم سے ماد بطن سے صحیح سلامت تجھے باہر نکالا پھر میں نے ہی تیرے والدین کے دل میں تیری محبت ڈالی انہوں نے تیری راحت کی خاطر بڑی تکالیف برداشت کی، خود آرام کرنے کے بجائے انہوں نے تجھے آرام کرایا۔ تیری خاطر گرمی، سردی برداشت کی، اور میں نے یہ سب کچھ کسی منفعت یا لالچ کے خاطر تیرے ساتھ نہیں کیا، لیکن جب تجھے میرا رب ہونا معلوم ہوا تو تو نے میری نافرمانی شروع کر دی۔ کچھ ہوش کے چمن لے۔ مجھ سے دعا کر میں تیری دعا کا جواب دینے والا ہوں۔ مجھ سے گناہوں پر معافی طلب کر میں غفور الرحیم ہوں۔

### (۶۷۸) زکریا بن صلت

۱۵۷۷۵- زکریا بن صلت کا قول ہے:

اطاعت الہی سے انسان کے گناہوں کے لئے کوئی بڑا سفارشی نہیں ہے۔

۱۵۷۷۶- انہی کا قول مروی ہے:

بدعت کو دیکھنا بھی اس کی اعانت کے مترادف ہے۔

۱۵۷۷۷- احمد بن اسحاق، محمد بن عباس بن ایوب، زکریا بن صلت، عبد السلام بن صالح، عباد بن عوام، عبد الغفار مدنی، سعید بن مسیب کے



سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

### ( ۶۷۹ ) دو بھائی عبداللہ و ہمام

۱۵۸۷۸- جعفر بن معبد، عبداللہ بن نعمان، فروہ بن ابی عراء، علی بن مسہر، یوسف بن میمون، عطاء کے سلسلہ سند سے حضرت عائشہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

۱۵۷۷۹- عبدالرحمن بن محمد بن عمرو قرظی ہمام بن محمد بن نعمان، عباس بن یزید بن فضیل عمارہ بن قعقاع، ابو زرعہ کے سلسلہ سند سے ابو ہریرہ کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

دو کلمے زبان پر ہفیف میزان میں ثقیل اور رحمن کو بڑے محبوب ہیں، وہ دو کلمے یہ ہیں۔ (۱) سبحان اللہ وبحمیدہ۔ سبحان اللہ العظیم۔ ۷۳

### ( ۶۸۰ ) محمد بن فرج و دنکانی

۱۵۷۸۰- احمد بن جعفر بن معبد، ابو بکر محمد بن فرج، محمد بن عاصم بن عمرو ابواز ہر صواف بصری، ابو عاصم عمرو بن عثمان بن مقسم، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور عند اللہ افضل الاعمال ہیں۔

۱۵۷۸۱- ابو بکر محمد بن عبداللہ، ممشاد، ابو بکر محمد بن فرج، عبد الجبار، مروان، ابو یعقوب، ولید بن عیزار، ابی عمرو کے سلسلہ سند سے عبداللہ بن مسعود کا قول مروی ہے:

میں نے آپ علیہ السلام سے قرب الی الحجۃ عمل کے بابت سوال کیا تو آپ ﷺ نے نماز وقت پر ادا کرنا پھر والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

۱۵۷۸۲- ابو محمد بن حیان، محمود بن فرج، ابو جحر، محمد بن عبید، اعمش، ابوسفیان کے سلسلہ سند سے جابر کا قول مروی ہے:

ایک بار ابی کعب کو آپ ﷺ نے بیماری میں پچھنا لگوانے کے لئے طبیب کے پاس بھیجا۔

۱۵۷۸۳- ابو محمد، ابو عثمان کے سلسلہ سند سے سعید بن عباس کا قول مروی ہے: متواضع انسان جمیع فضائل کا جامع ہوتا ہے۔ انسان کی حفاظت کے بعد انسان کے جمیع جوارح کی حفاظت ہوتی ہے۔ اخلاص کے بعد جمیع اعمال میں قوت آ جاتی ہے۔

### ( ۶۸۱ ) ابن معدان

۱۵۷۸۴- ابو محمد بن حیان کا قول مروی ہے:

۱۔ الاحادیث الضعیفہ ۸۶۹۔ ولسان المیزان ۱۹۳۱/۲۔

۲۔ کنز العمال ۱۰۲۳۶۔

۳۔ صحیح البخاری ۱۰۷/۸۔ ۱۰۷۳۔ ۱۹۹/۹۔ و صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب ۱۰، وفتح الباری

۵۶۶۔ ۲۰۶/۱۱۔

۴۔ تاریخ بغداد ۳۲۳/۱۴۔ و کنز العمال ۱۰۶۸۱۔ و الدر المنثور ۲۲۰/۱۔



ابن معدان، مستجاب الدعوات تھے، تصوف کے امام تھے، تصوف پر بہت عمدہ کتب تصنیف فرمائی ہیں۔ انھی کا قول مروی ہے: اہل معرفت کے قلوب چار قسم پر ہیں۔

۱۵۷۸۵- ابی، احمد بن جعفر بن ہانی، کے سلسلہ سند سے محمد بن یوسف کا قول مروی ہے:

اسباب معرفت چار ہیں:

(۱) پختہ عقل، (۲) فطانت، (۳) اہل خیر کی مجالس، (۴) شدۃ عنایت امور اربعہ مذکورہ کے سبب رحمت الہی نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت کو قریب کرنے والی سب سے بڑی چیز شرک کی نفی ہے۔ اور افضل الاشیاء علم ہے۔ اور علم سے اصل مقصود اس کا نفع ہے۔ ورنہ تو غیر نافع علم کے حصول سے ایک کھجور کا اٹھانا بہتر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ السلام نے علم غیر نافع سے اللہ سے پناہ طلب کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ اے باری تعالیٰ میں غیر اللہ نافع سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے۔ نافع علم بہترین علم ہے۔ فقط علم کا حصول مخلوق سے ممکن ہے لیکن اس کا نفع کا حصول اللہ کے غیر سے ناممکن ہے۔ اور علم کی منفعت اطاعت الہی ہے۔ اور علم نافع اطاعت الہی اور غیر نافع معصیت الہی کا سبب ہے۔

۱۵۷۸۶- ابن معدان کا قول ہے:

عارفین کے قلوب ذکر کے مساکن ہیں اور قلب کی رعایت افضل الاعمال ہے۔ اور ذکر الہی قلب کی غذا ہے۔

۱۵۷۸۷- عارفین کی ہمتیں نفسانی لذتوں سے بلند ہوتی ہیں انکی بلند ہمتیں تو اپنے آقا کی محبت میں سرشار ہوتی ہیں۔ کیوں کہ اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے اور اسکے پاس انکے لئے بہترین ٹھکانا اور بندوبست ہے۔

۱۵۷۸۸- ابن معدان کا قول مروی ہے:

قبل از موت ایمان لانا معتبر ہے۔

۱۵۷۸۹- ابن معدان کا قول ہے: اللہ تعالیٰ انسان کے قلب کو نور معرفت سے نوازنے کے بعد حکیمانہ باتوں سے بھی اسے نوازتے ہیں صدق اختیار کرنے والے کو رضاء الہی انعام کے طور پر ملتی ہے۔

۱۵۷۹۰- گزشتہ پر عدم تاسف اور آئندہ کا اہتمام من، جانب اللہ توفیق کی علامت ہے۔

مناجات الہی میں مشغول ہونے والے کو جلد نعماء الہیہ حاصل ہو جاتی ہیں۔

۱۵۷۹۱- احمد بن اسحاق، محمد بن یوسف بن معدان صوفی، عبد اللہ بن محمد بن سندی، عبد اللہ بن نمیر، عبید اللہ نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: شب کو انسان پر وصیت نامہ لکھ کر سونا ضروری ہے۔

۱۵۷۹۲- احمد، محمد بن یوسف، عبد اللہ، ابن نمیر، عبید اللہ، نافع کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: غلام کو آقا کی خدمت اور اللہ کی عبادت کرنے پر ڈبل ثواب ملتا ہے۔

۱۵۷۹۳- احمد، محمد، ابراہیم بن سلام، یحییٰ بن سلیم، عبید اللہ، نافع، کے سلسلہ سند سے ابن عمر کا قول مروی ہے:

آپ علیہ السلام نے گھروں کے سانپ کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۷۹۴- ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبد اللہ محمد بن یوسف بن معدان، ابو صالح محمد بن زبور، حارث بن عمیر، حمید کے

۱۔ صحیح البخاری ۱۹۶/۳۔ و مسند الامام احمد ۲۰/۲۔ و تاریخ بغداد ۳۶۵/۱۲۔ و تخریج الاحیاء ۲۲۰/۲۔ و تاریخ

اصبہان ۱۱۳/۱۔



سلسلہ سند سے حسن کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے:

اے لوگو صدقہ کرو اس لئے کہ اس کے ذریعہ تم دوزخ سے آزاد کئے جاؤ گے۔

۱۵۷۹۵- ابو مسلم عبد الرحمن بن محمد، محمد بن یوسف بن معدان، نصر بن علی، جہضمی، نعمان بن عبد اللہ، ابو ظلال، کے سلسلہ سند سے انس کا قول مروی ہے:

فرمان رسول ہے: لوگ سلام میں بھی بخل سے کام لیتے ہیں۔

### (۶۸۲) ابو حسن بن سہل

۱۵۷۹۶- ابو عبد اللہ احمد بن اسحاق شعار کے سلسلہ سند سے علی بن سہل کا قول مروی ہے:

میں نے کبھی بھی ایک ولی اور دو شاہدوں کے بغیر فیصلہ نہیں کیا، ابو حامد اور ابو جعفر کے حوالہ سے علی بن سہل کا قول مروی ہے، میں نے شوق سے قضاء قبول کیا، لیکن اس کے بعد میں شوق سے کوئی چیز نہیں کھا سکا۔ ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہو گیا، اس میں میں نے ایک عالیشان محل دیکھا، میں نے اس کے بارے میں سوال کیا کہ یہ کس کا ہے، مجھے بتایا گیا کہ یہ محل محمد بن یوسف کا ہے، اس کے بعد میں نے اسی جیسا ایک دوسرا محل دیکھا میں نے اس کے بارے میں وہی سوال کیا؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ ابو حسن بن سہل کا ہے۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا۔

۱۵۷۹۷- ابو حسن بن سہل کا قول ہے:

میری موت دیگر لوگوں کی طرح بیماری میں نہیں آئیگی، بلکہ دعاء کی حالت میں میری موت آئیگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا اللہ تعالیٰ ان پر اور تمام مردوں پر رحم فرمائے۔

۱۵۷۹۸- سلیمان احمد، علی بن سہل، صوفی اصہبانی، ابن مہدی، علی بن صالح، قاسم بن معن، حمید الطویل کے سلسلہ سند سے انس بن مالک کا قول مروی ہے:

فرمان نبوی ﷺ ہے: اپنے بھائی چاہے وہ مظلوم ہو یا ظالم کی مدد کرو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، ظالم کی مدد کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے منع کرنا اس کی مدد ہے۔

### (۶۸۳) احمد بن جعفر بن ہانی

۱۵۷۹۹- ابی، احمد بن جعفر کا قول مروی ہے:

عبادت الہی کے بعد انسان کو من جانب اللہ انوار و مشاہدات سے نوازا جاتا ہے۔ ورنہ اسے یہ چیزیں عطاء نہیں کی جاتیں۔ اللہ کو ترجیح دینے والے کو اللہ دنیا کی ناپاکیوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۱۵۸۰۰- انہی کا قول مروی ہے:

دنیا کو حصول جنت کا ذریعہ بنانے والے کو دنیا کی گمراہیوں سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

۱- مجمع الزوائد ۱۰۶/۳، وکشف الخفا ۳۶۳/۱، والترغیب والترہیب ۲۰/۲، والدر المثور ۳۵۵/۱، وکنز العمال

۱۶۰۸۶، ۱۵۹۷۹

۲- کنز العمال ۲۵۲۶۳



۱۵۸۰۱- انہی کا قول ہے:

قلب میں خشیت کے ساکن ہونے کے بعد جوارج کو بھی اطاعت الہی کی توفیق عطا کر دی جاتی ہے۔

۱۵۸۰۲- احمد بن جعفر بن ہانی، محمد بن یوسف، عبد اللہ بن عبد الوہاب، ابی مسہر، حکم بن ہشام، یحییٰ بن سعید، ابو قرۃ، ابو خلاو کے سلسلہ سند سے فرمان نبوی ﷺ منقول ہے:

جب تم دنیا میں کسی زاہد اور کم بات کرنے والے کو دیکھو تو اس کا قرب اختیار کرو کیوں کہ ایسا شخص صاحب اطاعت ہوتا ہے۔  
۱۵۸۰۳- ابی، احمد بن جعفر، محمد بن یوسف، عبد اللہ بن عبد الوہاب، عبد اللہ بن سابق کے سلسلہ سند سے موسیٰ بن طریف کا قول مروی ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سوئے ہوئے شخص کو بیداری کا حکم دیا، اس نے کہا میں دنیا کو خیر باد کہہ چکا ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تم سو جاؤ۔

### (۶۸۴) محمد بن حسین خشوع

۱۵۸۰۴- عبد الرحمن بن محمد بن احمد واعظ، ابو عبد اللہ، محمد بن حسین خشوعی، جعفر بن امیہ، محمد بن ایوب رازی، اصمعی، ابو بکر بن عیاش کے سلسلہ سند سے عاصم بن ابی نجد کا قول مروی ہے:

مؤمن پر دو فکریں لازم ہیں۔ (۱) معاش کی فکر، (۲) معاد (آخرت) کی فکر۔

۱۵۸۰۵- ابو مسلم محمد بن ابراہیم غزالی، محمد بن حسین خشوعی، عابد حسین بن عبد اللہ بن حسن، ابو بکر بن خلاو، یحییٰ، عبد اللہ، نافع، صفیہ کے سلسلہ سند سے بعض از واج مطہرات کا قول مروی ہے:

کاہن سے سوال کرنے والے کی چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔

۱۔ انصاف السادة المتقين ۳۲۵/۹. وتخریج الاحیاء ۲۱۵/۳، ومشكاة المصابیح ۵۲۲۹، ومجمع الزوائد ۳۰۲/۱۰.

۲۔ السنن الكبرى للبيهقي ۱۳۸/۸، وصحيح مسلم كتاب السلام ۱۴۵. والترغيب والترهيب ۳۶/۳. ومشكاة المصابيح ۳۵۹۵. وشرح السنة ۱۲۸/۱۲.



## اہل شام کے مشہور عابدوں کی جماعت کے اسماء

عامر بن ناجیہ، حسن بن محمد بن یزید، قتی ذنون، احمد بن ابی الحواری، حسن بن علی بن سعید ابو علی سبیلانی، زید بن بندار وغیرہ، ابو جعفر، محمد بن جذی العابد۔ محمد بن العباس بن خالد، عبداللہ المحدث، محمد ابن عیسیٰ بن یزید السعدی، ابوبکر الطرسوسی، مسعود بن یزید، ابو عمران موسیٰ بن ابراہیم الصوفی، عمر بن عبدالرحیم بن شیب الممقری، عبید اللہ بن احمد بن عقبہ المحدث، محمد بن الحسین الجوری، ہبل بن عبداللہ، ابو عبداللہ صالحانی، احمد بن جعفر القطان، احمد بن میمون، ابو جعفر احمد بن قادی، ابوبکر بن خارج، عبید اللہ بن یحییٰ ابو عبدالرحمن المدینی، احمد بن محمد بن عمر بن ابان العبدی، محمد بن یوسف، محمد بن عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن سیاہ المذکور، محمد بن جعفر بن حفص المجدل المغازی، ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ممبشاذ المعروف، احمد بن بندار، اسحق، ابو عبداللہ محمد بن احمد بن الحسن الکسانی الممقری، عبدالرحمن بن محمد بن شہناہ القرطبی الموذن، محمد بن حیان، محمد بن جعفر، سلیمان بن شیب عبید اللہ بن یزید، ابی مسعود، حسین المروزی، عبدالجبار بن العلاء، عبدالعزیز بن محمد بن الحسن، ابوبکر عبداللہ بن ابراہیم بن واضح، عمر، ابو جعفر محمد بن الحسین بن منصور، علی بن الحسین۔

والحمد لله وحده أولا و آخر اظاهرا وباطنا  
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

ختم شد

حصہ دہم

حلیۃ الاولیاء کی تمام مجلدات مکمل ہوئیں



عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ”حلیۃ الاولیاء“ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ”حلیۃ الاولیاء“ ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اولیٰ قرن، مالک بن دینار، جنید بغدادی، سری سقطی، عبداللہ بن مبارک، بایزید بسطامی، بشر حافی، ذوالنون مصری جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلو پیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ”دارالاشاعت کراچی“ سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمد للہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk  
ishaat@cyber.net.pk  
ishaat@pk.netsolir.com

مدینۃ الاولیاء



DIU-01618